مولانا اشرف علی

- نشر الطیب فی ذکر الحبیب
- تعلیم الدین
- اکسیر فی اثبات التقدیر
- الانتباہات المفیدہ
- اصلاح الرسوم
- کلید مثنوی ۲ جلد
- مناجات مقبول
- بہشتی زیور ۱۰ حصے
- بہشتی گوہر
- تربیت السالک ۳ حصے
- ہفت اختر

مولانا عبد الغفور

- مصباح الکلام
- حدائق البیان

مولانا عبد الشکور

- اسد الغابہ ۵ جلد
- علم الفقہ ۶ حصے

مولانا خلیل احمد اسرائیلی

- آیات اللہ الکاملہ
- سفرنامہ ترک

مولانا عبد الغنی

- جواد العرب
- ارمغان اصفی
- تذکرۃ الشعرا
- سلاطین اندلس ۲ جلد

علامہ سید احمد

- حمایت الاسلام ۲ حصے
- فن ہیئت
- فن کیمسٹری

پروفیسر محمود علی

- دین و دانش
- الایمان

پروفیسر نواب علی ایم اے

- تذکرۃ المصطفیٰ
- مصالح الدین

مرزا حیرت دہلوی

- سیرۃ الرسول کامل
- کتاب الشہداء و شمائل
- مضامین حیرت
- نورجہاں بیگم

حافظ عبد الرحمن امرتسری

- سفرنامہ بلاد اسلامیہ
- الصدیق
- سیاحت ہند ۲ جلد
- عربی بول چال ۲ حصے

مولوی محمد حلیم انصاری

- تمدن اسلام ۲ جلد
- الاسلام والنصرانیۃ
- اسلام اور دیگر مذاہب
- فتح اندلس

مولوی عبد الحق بی اے

- قواعد اردو
- انتخاب کلام میر

منشی احمد علی بی اے

- تاریخ تمدن ۲ جلد
- شباب لکھنؤ

مسٹر عبد الماجد بی اے

- تاریخ اخلاق یورپ ۲ جلد
- فلسفہ جذبات
- فلسفہ اجتماع
- زود پشیماں (ڈراما)

خواجہ عباد اللہ اختر بی اے

- العشق
- حضرت زید
- ام القریٰ

منشی محمد لطیف بی اے

- اکبر
- اورنگ زیب

سید احمد حسین بی اے

- القمر
- النحل

سید ہاشمی فرید آبادی

- مشاہیر یونان و روما
- تاریخ یونان قدیم

مولوی بشیر الدین احمد

- تاریخ بیجاپور ۲ جلد
- حرز اطفال
- نشاط عمر
- عصائے پیری
- اقبال و دولت
- حسن معاشرت
- اصلاح معیشت

منشی سعید احمد مارہروی

- آثار اکبری
- حیات خسرو
- حیات صالح

خواجہ غلام الحسنین

- فلسفہ تعلیم
- دستور المعلمین
- معیار الاخلاق
- تربیت اولاد

مرزا سلطان احمد

- فنون لطیفہ
- خیالات
- امثال
- فن شاعری
- نبوت

مولوی ابو الحسن فرید آبادی

- علم السیاسات
- تاریخ مصر جدید

مطبوعات انجمن ترقی

- فلسفہ تعلیم
- رہنمایان ہند
- نپولین اعظم
- اصول ہنود
- القمر
- تاریخ تمدن
- مبادی سائنس
- فلسفہ جذبات
- فلسفہ اجتماع
- مقدمات الطبیعیات
- الطبقات الارض
- البیرونی
- مشاہیر یونان و روما
- تاریخ یونان قدیم
- تاریخ اخلاق یورپ
- علم المعیشت
- مدینۃ الخلافت
- انتخاب کلام میر
- اردو کا نیا قاعدہ
- انگلش قاعدہ
- اسباق النحو ۲ حصے
- القول الاظہر (زیر طبع)

مطبوعات الناظر پریس

- سلک الانبیاء
- محاربات صلیبی
- تسخیر فرانس
- الاحسان
- حیات نظامی
- تذکرہ خزین
- جمیل و شفیقہ
- معشوقی شوہر
- اتفاقات زمانہ
- سنگترا اور لیمو
- تذکرہ اردو منظوم سنین
- الکیمیائے خوش
- مساوات
- دولت اور جاہ و ثروت
- احسان
- ترقی زبان بشیر تمام
- نوبہار
- شمس اسید و حیم
- سلطانان اندلس
- اصول نسخ
- کلیات نعت
- واقعات کربلا
- بچوں کی تعلیم کے اصول
- کنولا
- خیابان
- عورتوں کی انشا
- اساس التعلیم
- ازدواج الانبیاء
- رموز فطرت
- تاریخ ہند کی کہانیاں
- اخوان دولت
- اسرار رنگون

مرزا محمد علی سرور

فسانۂ عجائب
الف لیلہ
گلزار سرور
انشائے سرور

مولانا عبد الحلیم شرر

فتنۂ بغداد
ابوبکر شبلی
خواجہ معین الدین
عصر قدیم
دو مہینہ عرب ۲ جلد
حروب صلیبیہ
آغائی صاحب
مخدرات
تذکرۂ مشاہیر عالم
مقدس نازنین
قیس ولبنیٰ
ایام عرب
ملک العزیز ورجنا
یوسف ونجمہ
رومۃ الکبریٰ
فلورا فلورنڈا
فردوس بریں
آغا صادق کی شادی
حسن کا ڈاکو
دربار حرام پور
خوفناک محبت
الفانسو
فلپانا
فاتح مفتوح
جویائے حق
بابک خرمی
تاریخ بغداد
حسن بن صباح
افسانۂ قیس

منشی امیر احمد مینا

امیر اللغات ۲ جلد
صنم خانۂ عشق
خطوط امیر احمد

جلال لکھنوی مرحوم

مضمونہائے دلکش
نظم نگارین
رسالۂ تذکیر و تانیث

منشی سجاد حسین مرحوم

احمق الذین
حاجی بغلول
پیاری دنیا
طرحدار لونڈی
کایا پلٹ

جوالا پرشاد برق

پنڈت رتن ناتھ سرشار

ہشو
بچھڑی دلہن
کامنی
خدائی فوجدار
فسانۂ آزاد
سیر کہسار
جام سرشار

مرزا محمد ہادی بی اے

امراؤ جان ادا
لیلیٰ مجنوں

پنڈت چکبست بی اے

صبح وطن
گلدستۂ پنچ
کملا

سید برکات احمد

حیات حافظ
حیات جامی
علوم عرب
خواتین

خواجہ عشرت

زبان دانی
اصلاح زبان اردو
شاعری کی پہلی کتاب
تذکرۂ آب بقا
گلدستۂ ظرافت
ہمجولی

منشی محمد علی شوق قدوائی

ترانۂ شوق
گنجینہ
قاسم و زہرہ

ڈاکٹر اقبال

ملت بیضا
شکوہ
جواب شکوہ
تکمیل ترانہ
رموز بیخودی
اسرار خودی
اکبری اقبال

منشی محمد حسین خاں

اجرہ
ترکوں کی معاشرت

مولانا اسلم جیراجپوری

مولوی سید سلیمان

ارض القرآن ۲ جلد
حیات امام مالک
لغات جدیدہ
مکاتیب شبلی ۲ جلد
اہل السنۃ والجماعۃ

خواجہ حسن نظامی

سیپارۂ دل
روزنامہ با تصویر
روزنامچہ
تسخیر مہر و قمر
جوگ نامہ
آتالیق خطوط نویسی
یزید نامہ
بیوی کی تعلیم
میلاد نامہ
کرشن بیتی
اردو دعائیں
محرم نامہ
غدر دہلی کے افسانے
چٹکیاں اور گدگدیاں
جگ بیتی
بچوں کی کہانیاں
خطوط حسن نظامی
کم تومت
سیر دہلی

مولانا راشد الخیری

صبح زندگی
شام زندگی
شب زندگی زیر طبع
طوفان حیات
سراب مغرب
سات روحوں کے اعمال نامے
بنت الوقت
جوہر قدامت

نیاز فتح پوری

ایک شاعر کا انجام
جذبات بھاشا
مرگئی سیاہ کی ڈائری
اکیوپڈ اینڈ سائکس
گہوارۂ تمدن؟

سیماب اکبرآبادی

نیستانِ اکبرآبادی
بنت از سوئی
سیرت حسین
جام کوثر

مسز سلطان حیدر جوش

ابن الوقت
مہرکی دیوی

صفیہ مرزا پوری

بزم خیال
مرقع ادب
نشاط سخن

مولانا حسرت موہانی

حیات تسلیم
شرح دیوان غالب
دیوان حسرت

منشی پریم چند

پریم پچیسی ۲ جلد
سیر درویش

ناظر بک ایجنسی - لکھنؤ

براہ اسپینی نہیں سمجھے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے نکالنے سے اُنکو مسرت حاصل ہوتی تھی اور تھوڑے زمانہ تک اس سے زیادہ دلاویز و دلچسپ کوئی قصہ ہی نہ تھا۔ وہاں کے شاعر لوپ ڈی ویگا نے اُس "منصفانہ فرمان" کی مدح سرائی کی جسکے ذریعہ سے فلیپ سیوم نے مسلمانوں کے آخری پسماندوں کو افریقیہ جلا وطن کر دیا اور ویلیز کزنے یادگار کے طور پر اسکا مرقع تیار کیا اور یہانتک ہوا کہ کروینٹیز جیسے نرم دل و بے تعصب نے بھی زبردستی اس فعل کو قرین انصاف قرار دیا۔ یہ لوگ یہ نہیں سمجھے کہ اپنی سونے کا انڈا دینے والی مرغی کو کھو بیٹھے۔ کئی صدیوں تک اسپین تہذیب کا مرکز، علوم و فنون کا ملجأ، تعلیم کا ہادی اور ہر قسم کی عالی خیالی کا مسکن رہا۔ یورپ کا کوئی دوسرا ملک عربوں کی ترقی یافتہ مملکت کے پاسنگ کو بھی نہیں پہونچا تھا۔ فرڈیننڈ و ایزابیلا اور چارلس پنجم کی سلطنت کی چند روزہ چمک دمک ایسی پائدار شان و شوکت کی بنیاد قائم نہ کر سکی۔ مسلمان تو ملک سے نکال دیے گئے اور تھوڑے عرصہ تک عیسائی اسپین ماہتاب کی طرح مستعار روشنی سے بارونق نظر آیا۔ اسکے بعد اُسکو گہن لگ گیا اور آج تک اُسی تاریکی میں پڑا ذلتیں اُٹھا رہا ہے۔ مسلمانوں کی سچی یادگار محض بنجر زمین کے اُن ویران قطعات میں نظر آتی ہے جہاں کسی زمانہ میں مسلمان انگور زیتون اور اناج کے زرد خوشے پیدا کرتے تھے اور اس غبی و جاہل خلقت میں جہاں کسی زمانے میں ذہانت و علمیت تر و تازہ تھی اور وہاں کے لوگوں کی اُس ٹھہری ہوئی اور تنزل کی حالت میں جسکی وجہ سے وہ کُل قوموں سے پستی و ذلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور درحقیقت میں وہ اسی قابل بھی ہیں۔

کو منا کر اور اپنی فیاضی دکھا کر بغاوت کو فرو کرے کیونکہ چار ہزار سپاہیوں کو لیکر پہاڑوں میں اُسکے
کوچ کرنے سے بہت کچھ رعب بیٹھ ہی چکا تھا لیکن گُبلِس (Gubeles) کی اتفاقی خونریزی اور لیکرول
(Claroles) میں لوگوں کی دغابازی نے بغاوت کی آگ کو جو کسی قدر بجھ چکی تھی پھر بھڑکا دیا۔
البیسین (Albayan) کے قید خانہ میں ایک سو دس مسلمانوں کے عیسائیوں کے ہاتھ سے بیرحمی
کے ساتھ مارے جانے نے اُس مظلوم قوم کو آپے سے باہر کر دیا۔ مونڈے جار اس خونریزی کے فعل میں
کسی طرح شریک نہ تھا اور اپنے جلو کے سپاہیوں کو ہمراہ لیکر ہنگامہ فرو کرنے کیلئے قید خانہ کی طرف
جا رہا تھا کہ راستہ میں اُسے القائد (داروغہ محبس) ملا اور کہنے لگا "اب جانے کی ضرورت نہیں
ہے، قید خانہ سناٹا ہے، سب مسلمان مر گئے"۔ اسکے بعد روزانہ مسلمانوں کی قوت بڑھتی ہی گئی
اور ابن اُمیہ واقع میں البگزرا کے پورے ضلع کا مالک ہو گیا۔ گر بانیہ قرطبہ کے رئیسوں کے اس
نالائق و عیاش نام لیوا نے اپنے اقتدار سے بہت ہی تھوڑے دنوں تک تمتع حاصل کیا کیونکہ ۱۵۶۹ء
کے اکتوبر میں خانگی عداوت و شبہہ کے سبب سے اُسکے ملازموں ہی نے سوتے میں اُسکا گلا دبا کر مار ڈالا
اُسکی جگہ میں ایک لائق و جاں نثار آدمی جو بغاوت کا اصل بانی اور ایسا شخص تھا کہ اپنے دوست
کیلئے جان تک دریغ نہیں کر سکتا تھا مولی عبداللہ ابن ابو کے لقب سے بادشاہ بنا۔

ابن ابو کو نئے دشمن سے مقابلہ کرنا پڑا۔ بادشاہ کا سوتیلا بھائی آسٹریا کا رہنے والا
ڈان جان، مونڈے جار کی جگہ میں سپہ سالار ہو کر مسلمانوں کے مقابلہ کے لیے آیا تھا۔ یہ اگرچہ بائیس
برس کا نوجوان تھا مگر بہت ہونہار تھا۔ بہت دنوں تک فیلیپ کے ساتھ کاغذی لڑائیاں لڑنے
کے بعد اُسے یقین دلا کر رہا کہ یہاں کی حالت نہایت نازک اور سخت تدبیروں کی متقاضی ہے
آخر ڈان جان کے پاس کوچ کرنے کے بارے میں احکام آنے مسلمانوں کو فوراً توبہ کر لینے کے سوا
کوئی توقع باقی نہ رہی۔ سنہ ۱۵۶۹ء کے جاڑوں میں جنگ شروع کی اور مئی کے مہینے میں اطاعت
قبول کرنے کی شرطیں طے ہو گئیں اور وسط کے مہینوں میں خون کی سرخ ندیاں بہتی رہیں۔
ڈان جان کا اصول یہ تھا کہ پناہ نہ دو، مرد، عورتیں اور بچے اُسکے حکم سے (اور اُسکی آنکھوں کے سامنے

کا یہ حال کہ مناروں اور برجوں میں چھپتے پھرے اور دشمن کے ناگہانی حملہ کو بہادری سے روکتے رہے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ دو عورتوں نے جو ایک برج میں تنہا پھنس گئی تھیں دروازے کو بند کر دیا۔ ان کے پاس صرف پتھر تھے جنکو وہ تاک تاک کر نالیوں سے پھینکتی تھیں۔ ان عورتوں نے تیروں سے گھائل ہونے پر بھی فقط اپنے دلوں کے زور پر حملہ آوروں کو صبح سے دوپہر تک پاس پھٹکنے نہ دیا آخر انکی خوش قسمتی سے دوپہر کو کمک پہونچ گئی۔ ایک اور کارنامہ آب زر سے لکھنے کے قابل عیسائیوں کی ایک فوج کے آگے بڑھنے کا ہے جو اس بغاوت کو فرو کرنے آئی تھی۔ اس فوج کے سپاہی تالیفہ ([illegible]) کے پرانے پل کے پاس پہونچ گئے تھے جو ایک عمیق غار سو فیٹ کے قریب گہرا ہے اور اسکی تہ پر بڑے زور و شور سے دھارا چلتا ہے۔ مسلمانوں نے پل توڑ دیا اور صرف چند ڈگمگاتے ہوئے تختے چھوڑ دیئے جن پر سے صرف ضرورت کے وقت کوئی دل چلا فوجی ہرکارہ جا سکتا تھا۔ ان تختوں کے دوسری جانب مسلمانوں کے تیرانداز کمانیں کھینچے کھڑے تھے ایسی حالت میں اگر سپاہی اسکے عبور کرنے میں جھجکے تو کچھ حیرت کا مقام نہیں ہے وہ تختوں کا ایک پہلو پر قرار نہ لینا، وہ دھارے کا شائیں شائیں بولنا، اور مسلمان تیراندازوں کا تیر برسانا سب باتیں ملکر بڑے بڑے بہادروں کے دل پانی کر دینے کو کافی تھیں۔ یہ فوج پس و پیش میں کھڑی ہی تھی کہ اتنے میں ایک رہبان سامنے آیا اور اطمینان سے لوگوں کا ہادی بنکر ان ڈگمگاتے ہوئے تختوں پر سے دشمنوں کے تیروں کے رخ پر چلا گیا۔ اسکے اس فعل سے دشمنوں پر کچھ ایسی حیرت طاری ہوئی کہ تیروں کا چلانا انہیں خیال تک نہ آیا۔ دو سپاہی اچھلکر اس جاں نثار رہبان کے پیچھے ہولیے ایک تو دوسری جانب پہونچ گیا اور دوسرا نیچے کے سخت دھارے کی نذر ہوا۔ پھر تو ساری فوج نے ہمت باندھی اور جہاں تک جلدی ہو سکا اس غار کو عبور کر کے اس طرف پہونچی اور وہاں اکٹھا جمع ہو کر تیسری جانب ٹوٹ پڑی اور دشمنوں سے مورچہ چھین کر دی۔ بس یہ ایک واقعہ ایسا ہے جو لکھنے دیا جاتا افعال کی تاریخی فہرست کے پڑھنے کے ملال و تعصب کو دل سے دور کر دیتا ہے۔ مونٹے بارکے اور کوئس نے جو غرناطہ کی فوج کا سپہ سالار تھا کوشش کی کہ لوگوں

گانؤں جن میں سے ہر ایک یا تو پہاڑیوں کے نشیب میں تھا یا ناہموار بلندی پر تاکستانوں چمنستانوں، سنگترے اور بادام کے باغوں، زیتون و توت کے جھنڈوں سے جنکے گرد تھوہڑ اور کٹاس سے حفاظت کے لیے لگے ہوئے تھے گھرے تھے اور اوپر کی پہاڑی زمینوں سے بھیڑوں اور گانؤں کی گھنٹیوں کی آوازیں آتی تھیں۔ اور الپگزرا کے ضلع کی شراب اور میوے، ریشم اور روغن، پنیر اور ریشم غرناطہ کے بازاروں اور اندلس کے بندرگاہوں میں مشہور تھےعـ۔ یہی خوبصورت ضلع تھا جسکو پادری کا تعصب سپاہیوں کی شریر بار تلواروں اور جلتی لکڑیوں کے حوالہ کرتا ہے۔

الپگزرا کی بڑی بھاری بغاوت دو برس تک رہی اور اسکے فرو کرنے میں اسپین والوں کو نہایت سخت کد و کاوش کرنا پڑی۔ اسکے روزنامچے دونوں جانب کی بیرحمانہ خونریزی، سخت تعذیب، دھوکے کے قتل، فریب، دغا اور ہیبت ناک سنگدلی کے واقعات سے معمور ہیں۔ جن سے طبیعت مکدر ہو جاتی ہے اور کچھ دلبستگی ہوتی ہے تو اس سے کہ بہادری و تحمل کے بھی بعض کارنامے ایسے ہیں جن پر ہر زمانہ اور ہر قوم فخر کر سکتی ہے۔ یہ جنگ نہایت سخت و جانگزا تھی۔ یہ عربوں کا آخری مقابلہ تھا۔ وہ سمجھے ہوئے تھے کہ ہم حیران و مضطر کیے جا رہے ہیں۔ ان لوگوں نے طیش میں آکر پہلے ہی مجنونانہ حملہ میں سو برس کی توہین اور مذہبی تعذیب کا انتقام لے لیا۔ ایک گانؤں کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور علیٰ ہذا اپنے ظالموں کے مقابلہ کیلیے اٹھ کھڑا ہوا۔ گرجوں کی توہین کی گئی، مریم عذراء کی تصویر نشانہ بنائی گئی، پادری قتل کیے گئے اور بالہٰی عیسائیوں پر ایسے عذاب کیے گئے جن سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور عیسائیوں

عـ اسپین والوں سے کبھی نہ ہو سکا کہ اندلس کی زرخیز زمین کی پوری قدر کریں حوالیِ غرناطہ کی سبزہ زار زمین کی نسبت وہاں کی سلطنت کا اس قدر پست خیال تھا کہ ۱۵۹۱ء میں وہاں کا شاہی علاقہ اس سبب سے فروخت کیا گیا جسقدر ان زمینوں میں خرچ کیا جاتا ہے اسقدر بھی اسپین والے اُنسے پیدا نہیں کر سکتے ہیں اور مسلمانوں کے زمانہ میں یہی زمینیں گویا گرم ملکوں کے ہرے بھرے باغ تھیں۔ ۱۲

عـ سر ڈبلیو اسٹرلنگ۔ کی کتاب ڈان جان آو اسٹریا۔ جلد ۱۔ صفحہ ۱۲۶ - ۲۸ -

کے مشاہیر میں سے تھا لیکن اپنے آوارہ پن سے ذلیل و خوار سمجھا جاتا تھا اندلس کا بادشاہ
منتخب ہوا اور مولی محمد بن اُمیہ اُسکا لقب قرار پایا اور ایک ہفتہ کے اندر سارا (Alpuxarra)
الپگذرا مسلح ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا اور مسلمانوں کی دوسری بغاوت شروع ہوئی (۱۵۶۸ء)
الپگذرا کا ضلع بغاوت کا ماوی و ملجا ہونے کے لیے بہت ہی مناسب واقع ہوا تھا۔ سائرا
نویدا اور سمندر کے درمیان جو تقریباً انیس میل لانبا اور گیارہ میل چوڑا پہاڑی میدان واقع ہے
وہ اس طرح ناہموار پہاڑی اور عمیق مجرائے سیل سے ٹکڑے ٹکڑے ہے کہ سارے رقبہ میں باستثناے
[...]سکے جو اینڈرکس (Andarax) کی چھوٹی سی گھاٹی میں اور میدان کے اُس منطقہ پر واقع ہے
[...]پہاڑوں اور سمندر کے درمیان حائل ہے سطح زمین کا کوئی ٹکڑا مشکل سے مل سکتا ہے۔ سائرا نویدا
[...]نکلے ہوئے تین بڑے بڑے سلسلے جن سے خود بہت سی چھوٹی چھوٹی شاخیں نکلی ہیں شمال سے
[...]تک اس میدان کو تقاطع کیے ہوئے ہیں۔ اور اس طرح سے جو گھاٹیاں بنگئی ہیں اُن میں ہو کر
[...]سے دھارے (جو جاڑوں میں بڑی ندیاں اور اکثر گرمیوں میں خشک ہو جاتے ہیں) مولی حسن
[...]ی سلے ونیٹیا کی پگھلی ہوئی برف کو بحر الروم میں پہونچاتے ہیں۔ فطرتی حسن اور بہت سی مادی
[...]، یہ پہاڑی زمین ملک یورپ کے نہایت ہی مسرت انگیز و خوبصورت خطوں میں سے ہے نیچے
[...] اور اُس تنگ میدان میں جو سمندر کے کنارے زرّیں پٹکے کی صورت واقع ہے سخت
[...]ت کی نباتات، گنوں کے کھیت اور کھجوروں کے جھنڈ ہیں اور اس سے دو ہی قدم
[...]توں، نارنج کے نشیبی کھیتوں، اور زیتون کے جھنڈوں میں ہو کر اُن پہاڑوں کے
[...]ں اور صنوبر کے جنگلوں میں آدمی پہونچتا ہے اور اُسکے اوپر بڑے بڑے چٹان ملتے
[...]لکل بیگانہ ہے اور جہاں کے طول و عمق میں برف پڑی رہتی ہے اور موسم خزاں
[...] بھی کونوں کتروں میں مل ہی جاتی ہے۔ جس زمانہ میں یہ خطہ محنتی و جفاکش
[...] آباد تھا تو یہ تنگ گھاٹیاں جنکے نیچے زرخیز زمین ہے کشت زار بنی ہوئی
[...]ر آب کیجاتی تھی کہ وسعت کا معاوضہ [...]

اور اُنکے سے پائجامے پہنا کریں۔ نہانے سے ہاتھ دھو بیٹھیں اور اپنے فاتحوں کی طرح میلے کچیلے رہیں اپنی زبان، اپنی عادات و رسوم، بلکہ اپنے ناموں کو بھی ترک کر دیں اور اسپین کی زبان بولیں۔ اسپین والوں کا برتاؤ اختیار کریں اور دوبارہ اپنے نام اسپین والوں کے سے رکھ لیں شہنشاہِ اعظم چارلس پنجم نے ۱۵۲۶ء میں اس فیصلہ کو منظور تو کر لیا مگر اُس میں اتنی سمجھ تھی کہ اسپر عملدرآمد نہیں کرایا اور اُسکے کارکن اس فیصلہ سے صرف یہ کام لیتے رہے کہ اسکے ذریعہ سے مالدار مسلمانوں سے رشوتیں اینٹھا کرتے تھے کہ ہم اسکے جاری کرنے میں دیدہ و دانستہ اندھے بنجائینگے بشرطیکہ ہمارے سرکاری اندھے پن کی قیمت دیدیجائے۔ اُس زمانہ میں تو یہ ظلم "بے تعصبی کی تجارت" سے جس سے نہایت باطمینان طرز پر خزانہ معمور ہوگیا رکا رہا۔ لیکن جس ظالمانہ قانون کو باپ نے دانشمندی سے چھوڑ رکھا تھا اُسپر عملدرآمد کرانا اُسکے بیٹے فلیپ دوم کا حصہ تھا۔ ۱۵۶۷ء میں فلیپ نے زبان و رسوم وغیرہ کے مکروہ و ناپاک قاعدوں کو نافذ کیا اور پاک و صاف رہنے کی ممانعت پر عمل کرانے کے لیے اُس نے الحمراء کے خوبصورت حماموں کو ڈھانا شروع کیا۔ لوگوں کی قومیت کو اس طرح کلیتہً مٹانا اس قسم کی کارروائی تھی جسکو کوئی گروہ گوارا نہیں کر سکتا تھا چہ جائیکہ المنصور و عبدالرحمٰن و ابن السراج کی اولاد۔ زمانہ دراز سے بھڑک اُٹھنے والے مواد تو جمع تھے ہی صرف ایک چنگاری کی ضرورت تھی۔ کسی خراج وصول کرنے والے سے جو لوگوں کو لوٹتا تھا نزاع کا ہونا تھا کہ آگ ہی تو لگ گئی۔ تھوڑے سے سپاہی کاشتکاروں کے جھونپڑوں میں شب باش تھے اُنکو کاشتکاروں نے قتل کر ڈالا۔ غرناطہ کے ایک رنگریز فارض ابن فارض[+] نے جس میں بنی السراج کا خون تھا رنجیدہ لوگوں کے ایک گروہ کو جمع کیا اور قبل اسکے کہ قلعہ کی فوج اُنکے تعاقب کا ارادہ کرے پہاڑوں میں جا پہونچا ہرنینڈو ڈی ویلا جو خلفاء قرطبہ کی نسل اور غرناطہ

عہ جہاں جہاں انفیڈل "بیدین کافر" کا لفظ اس کتاب میں مصنف نے مسلمانوں کیلئے استعمال کیا ہے ہر جگہ بطور نقل کفر کفر نباشد کے یعنی اسپین والوں کا لفظ نقل کیا گیا ہے اور انداز بیان کا مانند ہے جو دوسرے کے مقولہ کو نقل کرنے کی علامت ہے۔ اور یہیں متعصب عیسائیوں کی ایک طرح کی لطیف تعریض ہے جو "مسلمان" کے لفظ سے ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی تھی اسی لیے مترجم نے انھیں اپنی اصلی حالت پر رہنے دیا ہے+

+ Farax

عہ حاشیہ صفحہ ۲۰۱

اگر کسی شخص نے نزدیک جا کر لڑنے کی جرأت نہ کی دور ہی سے بان، تفنگ و تیر پھینکتے رہے
ان چیزوں کی ایسی بوچھاریں ہوئیں کہ اگر الانزو کے سینہ میں صدہا دل ہوتے تو بھی چھلنی ہو جاتے
سے نہ بچتے۔ آخرکار کاری زخموں کی بھرمار سے وہ غش کھا کر پٹی زمین پر ڈگمگا کے گرا اور ختم ہو گیا
لیکن ایک اور قرین قیاس داستان یہ کہتی ہے کہ مسلمانوں کے سپہ سالار نے صاف
لڑائی میں اسکا کام تمام کیا۔ وہ اپنے خاندان میں پانچواں لارڈ تھا جو غیر مذہب والوں کی
لڑائی میں مارا گیا۔ باایں ہمہ اس چندروزہ کامیابی نے صرف یہی کیا کہ عیسائی اس واقعہ سے
جل گئے اور انتقام کشی میں بہت سخت ہو گئے۔ ٹنڈیلا کے کونٹ نے غدار (مدجن) پر دفعۃً
حملہ کر دیا اور سیرین کے کونٹ نے اس مسجد کو اڑا دیا جسمیں اک سبع ضلع کی عورتیں اور بچے پناہ گزیں
تھے۔ اور خود فرڈیننڈ دروں کی کنجی یعنی لینجران* کے قلعہ پر قبضہ کر بیٹھا۔ جو کچھ باغی بچ رہے وہ مراکو
مصر، اور ٹرکی کو سدھارے جہاں اپنی لیاقت و ہنر سے روٹی پیدا کرنے لگے۔ اس طرح تو بیگنڈا
کی پہلی بغاوت فرو کی گئی۔ اسکے بعد کی آدھی صدی ایسی تھی جس میں نفرت کی آگ دلوں
میں موجود تو ضرور تھی مگر دبی ہوئی۔ بہت سے مسلمان جو ظاہراً عیسائی ہو گئے تھے بجبر و اکراہ
قدرے قلیل ان فرائض کو ادا کرتے تھے جو انکی گردن پر آپڑے تھے۔ لیکن پادری کی نظر سے
غائب ہوتے ہی اپنے بچوں کو نہلا کر اس مقدس پانی سے اک صاف کر دیتے تھے جس سے
انھیں اصطباغ دیا جاتا تھا۔ انکی شادیاں عیسائیوں کی رسم پہ ہوتی تھیں مگر گھر میں آ کر اسلامی
طریق پہ دوبارہ نکاح بھی کر لیتے تھے۔ یہ لوگ بربر کے دریائی قزاقوں کو اپنے شہروں میں آنے دیتے
اور عیسائیوں کے بچوں کو چرا لیجانے میں انکی مدد کرتے تھے۔ اگر کوئی عاقلانہ اور دیانتدار حکومت
ہوتی جو غرناطہ کی حوالگی کے وقت کے معاہدوں کی وقعت کرتی تو اسکی اس چھپی ہوئی ناراضی
کا خطرہ پیش نہ آتا مگر اسپین کے فرمانروا نہ عاقل تھے اور نہ مسلمانوں کے ساتھ برتاؤ کرنے
میں دیانتدار۔ اور جیسے جیسے زمانہ گذرتا گیا یہ اور بھی سنگدل اور چھوٹے ہوتے گئے اور عرب
کو حکم دیا گیا کہ اپنے دیسی اور خوبصورت لباس کو ترک کر دیں اور عیسائیوں کا سا [illegible]

* Lanjaron

؎ حاشیہ صفحہ ۲۰۲ پر ملاحظہ ہو

کو علیحدہ کر دیا۔

لیکن زیمنیز ایسا آدمی تھا ہی نہیں جو آسانی کے ساتھ اپنے ارادہ سے باز آجاتا اُس نے ملکہ کو بہکا کر ایک اشتہار جاری کرایا کہ مسلمان دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کریں خواہ مذہب سے ہاتھ دھو بیٹھیں خواہ اپنے وطن سے۔ اُنھیں یاد دلایا گیا کہ اُنکے اسلاف عیسائی ہی تھے اور وہ خود عیسائیت میں پیدا ہوے تھے اسلیے فطرتاً اُنھیں اس دین کو قبول کرنا چاہیے۔ اس بے رحم کارڈنیل نے مسجدیں بند کرا دیں اور بے شمار قلمی کتابیں جن میں مسلمانانِ اندلس کی مدتوں کی تعلیم کے ثمرے بھرے پڑے تھے جلوا دیں۔ اور ان دونوں دیں پناہانِ عیسوی نے جو برتاؤ کہ اُمتِ موسوی کے ساتھ جن پر مسلمانوں سے کچھ کم مصیبت نہیں آئی تھی جائز رکھا تھا، مسلمانوں کو اُسی برتاؤ کی دھمکی دے کر اور مار مار کر انجیل کی صلح جوئی اور نیک خواہی کا سبق پڑھایا فی الحقیقت اکثر نے ان چھینٹوں میں آکر مذہب عیسوی کا اصطباغ لے لیا۔ کیونکہ انکو وطن چھوڑنے سے دین سے دست بردار ہو جانا زیادہ آسان معلوم ہوا لیکن البگزرا (Alpuxarras) کے پہاڑی لوگوں میں پرانے عربی جوش کی جلتی ہوئی چنگاری باقی رہ گئی تھی۔ یہ لوگ تھوڑے عرصہ تک مقابلہ اپنے دق کرنے والوں کے اُس پہاڑ کے پرقیلے قلعوں پر قابض رہے۔ اس بغاوت کے فرو کرنے کی پہلی کوشش کا خاتمہ مصیبت اور تباہی پر ہوا۔ ڈان الانزو ڈی اگیلر جسکے بہادرانہ کارناموں کی شہرت چالیس برس سے بڑھتی ہی جاتی تھی ۱۵۰۱ء میں سیرا برمیجا (Sierra Bermeja) بھیجا گیا اور اُس نے عربوں کے ہاتھ سے نہایت ہی بُری شکست کھائی۔ ان لوگوں نے اوپر سے بھاری بھاری چٹان لُڑھکا کر اُسکے سواروں کے رسالہ کو پیس ڈالا۔ ایک کہانی کا یہ مضمون ہے کہ الانزو بجکر معدودے چند سپاہیوں کے ساتھ میدان میں چلا آیا۔ یہاں شیر ببر کی طرح کھڑا رہا اور باوجود اسکے کہ ہزاروں دشمن ہر طرف موجود تھے

کے دلوں پہ ایسا سکہ بٹھایا کہ ۱۴۹۹ء میں جب کارڈینل ذیمینیز کو ملکہ نے اسکی مدد کے لیے بھیجا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جو واقعات بیت المقدس میں اس مذہب کی ابتدا کے وقت پیش آئے تھے اُنکا چربہ غرناطہ میں بھی کھینچا جائے گا۔ ایک دن میں تین ہزار آدمیوں کو پیر پادری نے اصطباغ دیا اور انھیں جمع کرکے تولیدِ ثانی کا پانی چھڑکا۔

زیمینیز پیر پادری کے نرم طریقوں کا سخت مخالف تھا۔ وہ جہاد کرنے والے دینِ عیسوی کا حامی اور جس زمانہ میں لڑنے کے معنی روحانیت کے تھے اُس وقت کا نہایت گرمجوش آدمی تھا۔ اور چاہتا تھا کہ بقول اپنے "کافروں" کو دوزخ کی آگ سے بچاؤں گا چاہے وہ اسکو پسند کریں اور چاہے ناپسند۔ اُس نے ایزابلا کے دل میں یہ ناپاک مسئلہ بٹھایا کہ کافروں سے ایفاءِ وعدہ کرنا خدا کے ساتھ عہد شکنی ہے۔ اور اُس نیک ملکہ کے نام پر جو چند دھبے ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ آخرکار وہ مسلمانوں کو مذہب کے لیے دِق کرنے پر راضی ہوگئی۔

پہلی کوشش جو غرناطیوں پہ جبر کرنے کی کی گئی ناکام رہی۔ سخت مسلمانوں میں سے بعض نے عیسائی بنانے کے چند تازہ واقعات سے ناراضی ظاہر کی۔ اسیر وہ گرفتار کیے گئے۔ اسی حیلہ سے ایک عورت زبردستی قید میں ڈالی گئی۔ بس اس واقعہ نے البیسین (Albaycin) کے لوگوں کو بھڑکا دیا۔ اسلحہ لیکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُس عورت کو چھڑا لائے۔ سارا غرناطہ شور و غوغا اور ناکہ بندیوں کی لڑائیوں سے بھر گیا قلعہ کی فوج بلوائیوں کی کثرتِ تعداد سے مغلوب و مجبور ہوگئی۔ زیمینز بے سود ہٹھیار دانست پسپا کیا۔ لیکن وہ امن جو پیر پادری صرف اپنے صلیب بردار کو ساتھ لیے ہوئے باہر نکلا اور نڈر ہوکر البیسین میں داخل ہوا۔ فوراً لوگوں نے اُسے ہر طرف سے گھیر لیا اور اسکے کپڑوں کو بوسہ دیکر اپنے مظالم کو اُس سے بیان کرنا شروع کیا۔ کیونکہ اُسکا عادل و فیاض ثالث ہونا اُنکے نزدیک مُسلّم تھا۔ پیر پادری نے ہنگامہ کو رفع دفع اور کارڈینل

اُسکی ماں عایشہ اُسکے پاس کھڑی تھی کہنے لگی کہ "جس چیز کو تم مرد نکر نہ بچا سکے اب اُسکے لیے عورتوں کی طرح خوب روؤ"۔ جس جگہ سے ابوعبداللہ نے غم آلود الوداعی نگاہیں اپنے اُس شہر پر ڈالی تھیں، جہاں سے وہ ہمیشہ کے لیے جلا وطن کیا گیا آج تک اسپین کی زبان میں ایسے نام سے موسوم ہے جسکے معنی "مسلمان کا آخری گریہ" ہیں۔ وہ بہت جلد پار اُتر کر افریقیہ چلا گیا جہاں اُسکی اولاد شب قوت کی محتاج ہوئی اور دریوزہ گری کرنے لگی۔

پندرہویں فصل

صلیب کا نصب ہونا

ابوعبداللہ کا آخری گریہ اُس نالہ و شیون کی ہدایت تھا جو زمانۂ دراز تک اُن بدبخت مسلمانوں کا مشغلہ رہا جنھیں وہ تباہی و بربادی میں پھنسا چلا تھا۔ ابتدا میں تو فی الواقع یہی معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ منصفانہ شرطیں جن پر غرناطہ نے اطاعت قبول کی ہے تعمیل کی جائیں گی اور عبادت کی آزادی اور شرعی برتاؤ قائم رکھا جائیگا۔ پہلا بیر پادری (آرک بی شپ) ہرمینڈو نیک اور فیاض دل آدمی تھا اور اُسکی حکمت یہ تھی کہ لوگ جبراً عیسائی بنائے جائیں۔ وہ مسلمانوں کے حقوق کی بڑی عزت کرتا تھا مثال کی قوت، یکساں رحم و انصاف اور حتی الامکان اُنکے ہی طریقوں کو باقی رکھنے کے ذریعہ سے اُنکے دلوں پر فتح حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اُس نے اپنے پادریوں کو عربی پڑھوائی اور اُسی غیر صالح زبان میں اپنی عبادت شروع کی۔ اور ایسی عنایتوں سے اُسنے عامۂ خلائق

ع۵ سر ڈبلیو اسٹرلنگ کی کتاب ڈان جان آف آسٹریا۔ جلد ۱۔ صفحہ ۱۱۵۔

کہ اگر اسکے اندر امن و صلح رہی اور اگر باہر سے کمک نہیں آئی تو اس مدت کے منقضی ہو جانے پر غرناطہ دیں پناہان تثلیث کے حوالہ کر دیا جائے۔ مسلمانوں نے ٹرکی و مصر کے سلاطین سے کمک مانگی تھی بیچارے برابر انکی راہیں دیکھا کیے مگر مدد نہ آنی تھی نہ آئی۔ جب بالکل مایوسی ہو گئی تو ابو عبداللہ نے دسمبر کے آخر میں فرڈنینڈ کو کہلا بھیجا کہ آ کر اس شہر پر قبضہ کر لو۔ عیسائی لشکر صف آراستہ ہو کر سنٹیا فی سے وِگا کو طے کرتا ہوا آگے بڑھا اور بد نصیب مسلمانوں کی خون روتی ہوئی آنکھیں اُسے تاکنے لگیں۔ سب سے آگے کا دستہ الحمراء میں داخل ہوا اور فوراً بڑا نقرئی صلیب اُس بلند شہر کی چوٹی پر چمکتا ہوا دکھائی دینے لگا اور اُسکے پہلو میں سینٹ جیمس کا پھریرا اُڑ رہا تھا۔ اسکے دیکھتے ہی اُس لشکر سے جو میدان میں تھا سینٹیاگو کا نعرہ بلند ہوا۔ اس کے بعد قسطالہ و اراگان کا جھنڈا صلیب کی بغل میں نصب کیا گیا۔ فرڈنینڈ و ایزابلا دونوں نے زانو پہ سر جھکا دیے اور خدا کا شکر ادا کیا۔ اور انکے پیچھے اسپین کی ساری فوج رکوع میں جھکی اور شاہی مغنیوں نے "میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ او خدا" کا میٹھا گیت گانا شروع کیا۔ جبل الشہداء کے دامن کے قریب ابو عبداللہ جسکے جلو میں تھوڑے سے سواروں کا گروہ تھا شاہی جلوس سے ملا۔ اُس نے فرڈنینڈ کو غرناطہ کی کنجی دیدی اور اپنے پیارے شہر سے منہ پھیر کر کوہستان کی راہ لی۔ وہاں پیڈا (Padul) پر جو البگذرا کے سلسلہ کی ایک پہاڑی پر واقع ہے کھڑے ہو کر ابو عبداللہ نے پھر اُس سلطنت پر نظر ڈالی جسکو اُس نے ہاتھ سے کھویا تھا۔ وہ خوبصورت وِگا (میدان)۔ وہ الحمراء کے برج۔ وہ (Generalife) کے باغ سب اُسکے اُجڑے دیار کے حسن و شان و شوکت کو یاد دلانے لگے۔ اُس نے اللہ اکبر کہا اور خوب پھوٹ پھوٹ کر رو دیا ؎

یہ کون پھوٹ کے رویا کہ درد کی آواز
رچی ہوئی جو پہاڑوں کے آبشار میں ہے

لڑتے رہے اور جہاں کہیں انھیں قدم جمانے کی جگہ ملی وہاں ثابت قدمی کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا۔ لیکن اب تو اُنکے قبضہ میں اپنی دار السلطنت کے سوا کچھ بھی باقی نہ رہا۔ مجبور ہوکر سخت مایوسی کی حالت میں سب اُسی کی شہر پناہوں کے اندر بند ہوگئے لوگوں کو بھوکوں مار کر مجبور کرنا اُس دین پناہِ عیسوی کا ایک خوشگوار ہتھکنڈا تھا اور جیسا کہ عبد الرحمن ثالث نے طلیطلہ کے محاصرہ میں کیا تھا اُس نے بھی غرناطہ کے مقابل انھیں دنوں میں محاصرہ کی غرض سے ایک شہر تعمیر کیا جسکا نام اپنے اعتقاد کے موافق سینٹا فی یعنی "دینِ پاک" رکھا جو آجتک وہاں موجود ہے اور فرڈیننڈ کی ثابت قدمی کو یاد دلاتا ہے۔ آخر جو کام صرف بہادری سے نہیں نکل سکتا تھا اُسکو قحط نے پورا کیا۔ غرناطہ کے لوگوں نے ابوعبداللہ سے الحاح وزاری شروع کی کہ ہم سے اب اور زیادہ مصیبتیں نہ جھیلواؤ کہیں محاصرہ سے تصفیہ بھی کرلو۔ آخرکار وہ بخس طالع بادشاہ راضی ہوا۔ موسیٰ نے کہا کہ میں تو اطاعت قبول کرنے والوں کا ساتھ نہ دوں گا۔ وہ سرسے پا تک مسلح ہوا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر شہر سے ایسا نکلا کہ پھر کبھی واپس نہ آیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ سوار ہوکر چلا جاتا تھا کہ بہت سے عیسائی نائٹوں کی ایک جماعت اُسے ملی اور اُن لوگوں نے جو اُسے لڑنے کے لیے للکارا تو لڑائی شروع کردی اُن میں سے بہتوں کو اُس نے تہِ تیغ بیدریغ کیا۔ اور جب اُسکا گھوڑا زخموں سے چور ہوکر گرا تو عیسائیوں نے اُس سے کہا کہ اب ہم تپر رحم کرتے ہیں۔ مگر اُس نے تحقیر کے ساتھ اسکو نامنظور کیا اور پیادہ پا بڑی آن بان سے لڑتا رہا۔ یہاں تک کہ جب حد سے زیادہ کمزور ہوگیا اور لڑنے کی سکت اُس میں باقی نہ رہی تو گویا سنبھالا لیکر اُسنے اپنے آپ کو دریائے زنیل (Xenel) میں ڈال دیا۔ ہتھیاروں سے بوجھل تو تھا ہی فوراً تہ میں پہونچ گیا۔

۲۵ نومبر ۱۴۹۱ء کو عہد نامہ پر دستخط ہوئے اور ایک مدت معین کردی گئی

یہاں تک جرأت کی کہ شاہی خیمہ کے گویا اندر نیزہ پھینکا تو ہرنمنڈو پیرزوی پلگر سے ضبط نہ ہو سکا۔ اپنے تھوڑے سے پیرووں کو جمع کر کے سوئی رات کو سوار ہو کر ایک چور دروازہ کے پاس پہونچا اور محافظوں کو دھتا بتا کر گلیوں میں گھوڑے دوڑاتا ہوا بڑی مسجد تک پہونچا اور فوراً اُسکو مقدس دوشیزہ (حضرت مریمؑ) کے نذر کیا۔ اور اس مسجد کو عیسائی معبد بنانے کی نشانی کے لیے اُس نے ایک پرچہ جس پر "مقدس مریمؑ" منقش تھا کانٹوں سے دروازہ پر چپکا دیا۔ اتنے عرصہ میں غرناطہ کے لوگ بیدار ہو گئے تھے اور ہر جانب میں سپاہی جمع ہو رہے تھے۔ لیکن پُلگر نے اپنے گھوڑے کو مہمیز کیا اور لوگوں کو حیرت میں ڈال کر نہایت تیزی کے ساتھ غول میں گھس پڑا اور گھوڑے کی رَو میں لوگوں کو گراتا ہوا پھاٹک تک پہونچا۔ اور وہاں سے لڑ بھڑ کر راستہ نکالتا ہوا چھاؤنی میں پہونچ گیا۔ اُسی زمانہ سے پُلگر کے خاندان کو ہائی ماس کے وقت اُس مسجد میں جو اب گرجا ہے گانے والوں کی جگہ میں بیٹھنے کا حق حاصل ہوا۔

لیکن نہ ایسی دلیرانہ کارروائیوں سے محاصرہ کا زیادہ کام نکل سکتا تھا اور نہ یہ چند مٹ بھیڑیں قطعی فیصلہ کر سکتی تھیں۔ یہ سمجھکر فرڈننڈ نے اپنی پرانی چالیں پھر شروع کیں۔ وہ اپنی چھاؤنی سے جو ایک ناگہانی سبب سے جل کر خاک ہو چکی تھی باہر نکلا اور وِغا میں جو کچھ فصلیں بچ رہی تھیں اُنکو تباہ و برباد کرنا شروع کیا۔ مسلمانوں نے اپنے کھیتوں اور باغوں کو بچانے کے لیے دل توڑ کر آخری حملہ کیا اور موسیٰ اور ابو عبداللہ نے اپنے سواروں کے سپہ سالار نکرنا سور بہادروں کی طرح خوب ہی جنگ کی لیکن پیدل سپاہی جو کم ثابت قدم تھے مار کر پھاٹکوں تک بھگا دیے گئے۔ موسیٰ غم سے چور اُنکے پیچھے پیچھے وہاں پہونچا اور اُس نے مصمم ارادہ کر لیا کہ اب ایسے لوگوں کو پیچھے رکھکر کبھی کھلے میدان کی جنگ کے خطرہ میں نہ پڑوں گا۔ یہی لڑائی غرناطہ والوں کی آخری لڑائی تھی۔ دس برس تک یہ سب حملہ آوروں سے چپہ چپہ بھر زمین کے لیے

کاپوں سے وغا میں بلند ہوا تھا دکھائی دیتا تھا) مجلس شورٰی منعقد کی۔ بعض نے کہا کہ مقابلہ کرنا فضول ہے۔ لیکن موسٰی اُٹھ کھڑا ہوا اور لوگوں سے کہا کہ اپنے اسلاف کے سچے خلف ہو اور جب تک لڑنے کے لیے زور آور بازو اور حملہ کرنے کے لیے تیز گھوڑے باقی ہیں ہرگز نا امید نہ ہو۔ تمام لوگوں پر موسٰی کی گرمجوشی اثر کر گئی۔ پھر تو سارے غرناطہ میں ہتیاروں کے صاف کرنے اور سپاہیوں کے چلنے پھرنے کی آواز کے سوا کوئی آواز ہی نہیں سُنی جاتی تھی۔

موسٰی سپہ سالار ہوا اور پھاٹک اُسکے سپرد ہوے۔ جس وقت عیسائی نظر کے سامنے آئے وہ بند کر لیے گئے تھے لیکن موسٰی نے اُنھیں کھولدیا اور کہا کہ "ہمارے جسم ان دروازوں کو روکیں گے"۔ ایسے الفاظ سے نوجوانان اسلام گرما گئے اور جب موسٰی نے اُن سے یہ کہا کہ "ہمیں تو کسی اور چیز کے لیے لڑنا نہیں ہے۔ صرف اس زمین کے لیے جسپر ہم کھڑے ہیں۔ اور جب یہ نہیں تو ہمارا کوئی وطن ہے نہ کوئی ملک" تو سب کے سب اُسکے ساتھ مرنے کو تیار ہو گئے۔ ایسے سپہ سالار کی سرکردگی میں مسلمان غازیوں نے اُس میدان میں جو شہر اور عیسائیوں کی چھاؤنی کے درمیان واقع تھا بعید از قیاس بہادری کے جوہر دکھلائے۔ ایک ایک آدمیوں کا مقابلہ تو روزمرہ ہوا کرتا تھا۔ مسلمان گھوڑوں پر سوار ہو کر عیسائیوں کے خیموں کے پاس چلے آتے تھے اور کسی نائٹ کو برانگیختہ کرکے تنہا لڑنے پر آمادہ کرتے تھے۔ مگر اکثر عیسائیوں کو ایسی لڑائیوں سے واپس آنے کی نوبت نہ آئی۔ فرڈیننڈ نے جب دیکھا کہ میرے عمدہ ترین سپاہی ایک ایک کرکے مارے جا رہے ہیں تو اُس نے اپنے نائٹوں کو سخت ممانعت کر دی کہ مسلمان مبارز خواہوں کی ہرگز نہ سنیں۔ اسپین کے بہادروں پر نہایت شاق تھا کہ دلیر مسلمان سوار ہو کر اندر چلے آئیں اور اُنپر بزدلی و نامردی کے طعنوں کی بھرمار کریں اور یہ چپ چاپ اپنے خیموں میں بیٹھے رہیں۔ اور جس وقت غرناطیوں میں سے ایک نے

ٹنے کے انتظار میں کھڑی تھیں۔ فرڈیننڈ کو اچھا موقع ہاتھ آیا۔ اپنی معمولی چال
کے موافق اُس نے اپنے پچیس ہزار سپاہیوں کی فوج کو وغا پر مسلط کر دیا اور تیس دن
تک اُسے اُن لوگوں سے غارت و برباد کرایا۔ جس وقت وہ قرطبہ کو واپس چلا ہے
وہ وغا اک بڑا سا کفِ دست میدان تھا۔ ایک موسم کے لیے اسی قدر کافی تھا تاہم
اُسی سنہ ۱۴۹۰ء کے اندر فصلوں کو تباہ و برباد کرنے کی یہ بے رحمانہ کارروائی ایک مرتبہ
اور بھی کی گئی۔

آخرکار لوگوں نے ابو عبداللہ کو بھی چونکایا اور وہ بھی مایوسی کی حالت میں
دل قوی کرکے اُٹھ کھڑا ہوا۔ موسیٰ کی فطرتی جرأت و ہمت نہایت اعلیٰ درجہ کی
تھی۔ اُسی کی رہنمونی سے ابو عبداللہ نے مسلح ہوکر دشمن کے علاقہ میں بڑھکر جنگ
شروع کی۔ اطراف و جوانب کے مسلمان حصنوں نے فرڈیننڈ کی اطاعت قبول کر لی
تھی غرناطہ کے بادشاہ کو پھر جنگ کے راستہ پر دیکھکر قوی دل ہوگئے اور فوراً اپنے
وعدوں کو خیرباد کہکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُسکے ساتھ شریک ہوگئے۔ واقع میں
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ غرناطہ کے اگلے زمانہ کیسے دن پھر رہے ہیں۔ عیسائیوں سے
بعض قلعے واپس لیے گئے اور لشکر اسلام نے سرحدوں کو خوب لوٹا مارا۔ لیکن یہ
آفتاب غروب ہوتے وقت کی آخری روشنی تھی۔ اپریل ۱۴۹۱ء میں فرڈیننڈ و ایزابلا
اپنی سالانہ صلیبی لڑائی پر یہ مصمم ارادہ کرکے روانہ ہوئے کہ جب تک غرناطہ قبضہ میں
نہ آجائیگا لوٹ کر نہ آئیں گے۔ فرڈیننڈ چالیس ہزار پیدل اور دس ہزار سوار کی
فوج لیکر چلا۔ اس فوج کے سپہ سالار بھی ایسے ایسے لوگ تھے جیسے کہ مشہور شخص
پانس ڈی لیون۔ قادس کا مارکوئس۔ سنتیاگو کا مارکوئس۔ ٹمنڈیلا کا کونٹ۔ کیبرا کا
کونٹ۔ ویلینیا کا مارکوئس۔ اور نامی گرامی نائٹ ڈان الانزو ڈی اگوئلر۔ ابو عبداللہ
نے الحمراء میں (جہاں سے اُس گرد و غبار کا بادل جو عیسائی سواروں کے گھوڑوں

خوشی کو اس سے ذرا زیادہ اطمینان کے موسم کے لیے اُٹھا رکھے - باوجود اسکے کہ
ابو عبد اللہ کے کانوں میں اُسکے دار السلطنت کی گلیوں سے یہ آوازیں آتی تھیں کہ
"عبد اللہ ٹُگلی نمک حرام کافروں سے ملا ہوا ہے" اسپر بھی ایسے وقت میں کہ اُس کا چچا
بالکل بے زور ہو گیا وہ اندھا بنکر فرڈننیڈ وایزابلا کا ماتحت ہونے پر بھروسا رکھتا اور یقین
کیے ہوے تھا کہ مجھے کچھ خوف نہیں ہے - وہ اسکو بھول گیا تھا کہ جب اسنے اپنے چچا
کی احمقانہ عداوت میں عیسائی بادشاہوں سے درخواست کی تھی کہ اُسکی مملکت کو زیر فرمان
کرلیں تو (یہ شرط دنیا میں کوئی بیوقوف سے بیوقوف بھی نہیں کرسکتا ہے) اُس نے عہد نامہ
کے ذریعہ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر فرڈننیڈ الزاجل کی سلطنت معہ گاڈز ([illegible])
والمیریہ کے فتح کرنے میں کامیاب ہوگا تو میں بھی اپنی طرف سے غرناطہ حوالہ کردونگا -
چنانچہ بہت عرصہ تک وہ اس فراموشی کی حالت میں رہنے دیا گیا اور اُسکے سمت ہمانظہ
پہ تازیانہ رسید کیا گیا - فرڈننیڈ نے بذریعہ تحریر کے اُسے اطلاع دی کہ جو شرطیں عہد نامہ
میں مندرج تھیں وہ میری طرف سے پوری کردی گئیں اور لکھا کہ حسب شرائط مندرجہ
عہد نامہ اب تم غرناطہ ہمارے حوالے کردو - ابو عبد اللہ نے بالحاح وزاری مہلت کی
درخواست کی مگر سنتا کون ہے - وہ عیسائی بادشاہ تلا بیٹھا تھا - دھمکی بھیجی کہ اگر فوراً یہ
دار السلطنت حوالے نہیں کیا جائیگا تو ملاغہ کی کارروائی کا سبق دوہرایا جائے گا!
ابو عبد اللہ تو ہکا بکا ہو گیا کہ کیا جواب دوں - لیکن غرناطہ کے لوگوں نے جنکا رہنما ایک
دلیر وجری بہادر موسیٰ نام تھا اس معاملہ کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور اُس دین پناہ
عیسوی کو کہلا بھیجا کہ "اگر تم ہمارے ہتھیار لینا چاہتے ہو تو آکر لے لو!"

جس زمانے میں یہ دلیرانہ لفظ بولے گئے تھے غرناطہ کا دلکش وادی غلوں اور
میووں سے مالا مال تھا - کیونکہ جو تباہیاں امیر الزاجل وابو عبد اللہ کی باہمی لڑائیوں
میں آئی تھیں اُن سے افاقہ پاکر پھر اپنی اُمنگوں پر آگیا تھا - اور پُر شوکت فصلیں

کہ فضول حملوں میں اپنے سپاہیوں کی قوت ضائع کرائے اس پاس کی سرسبز لہلہاتی کھیتیوں کو تباہ و برباد کیا - اور اس تدبیر سے شہر والوں کو قحط میں مبتلا کر کے اطاعت پہ مجبور کیا - اس میں چھ مہینے صرف ہوئے اور بیماریوں، موسم کی سختیوں اور جنگ کے حادثوں سے عیسائیوں کے بیس ہزار آدمی ضائع ہوئے لیکن سنہ ۱۴۸۹ء کے دسمبر میں آخرکار بزا نے اطاعت قبول کر لی اور اس بڑے شہر کے نکل جانے سے الزاغل کی قوت بھی جاتی رہی - جتنے تھے الگنڈرا ([illegible]) کے میدانوں کو گھیرے ہوئے تھے سب نے ایک ایک کر کے فرڈیننڈ کی قوت بازو کا لوہا مان لیا - الزاغل نے دیکھا کہ مسلمانوں کی حکومت کا آفتاب عنقریب غروب ہونے کو ہے اسلئے اُس نے باکراہ فرڈیننڈ کی اطاعت قبول کر لی اور شہر المیریہ اُسکے حوالہ کر دیا - الگنڈرا میں ایک چھوٹا سا علاقہ اور انڈراکس ([illegible]) کے بادشاہ کا خطاب اُسکو دیا گیا - وہ اپنی ضائع شدہ شان و شوکت اور موجودہ شرم و خجالت کی سرزمین میں زیادہ عرصہ تک نہ رہا - اُس نے اپنا علاقہ چھوڑا اور افریقیہ میں چلا گیا جہاں فاس کے بادشاہ نے بے رحمی سے اُسکو اندھا کرا دیا اور اُسکی زندگی کے بقیہ دن مصیبت و دریوزہ گری میں بسر ہوئے - جہاں کہیں وہ آوارہ وطن گدائی کے لباس میں جاتا تو جو لوگ کہ گدڑی میں اُس ناسور کو پہچانتے تھے یا اُس تمغہ کے جو وہ پہنے ہوئے تھا اس عربی مضمون کو "یہ اندلس کا بیکس و بیچارہ بادشاہ ہے" پڑھتے تھے کلیجہ تھام کر رہ جاتے تھے -

اب صرف غرناطہ مسلمانوں کے قبضہ میں باقی رہا - ابو عبداللہ بہت خوش ہوا کہ اُسکے پرانے رقیب الزاغل کو دین پناہان عیسوی نے تخت سے اُتار دیا - جو قاصد اُسکے پاس یہ خبر لیکر آیا اُسکے سامنے باواز بلند کہنے لگا کہ "اب سے کوئی شخص مجھے زغیبی نہ کہے کیونکہ ہمارے دن پھرے" - جسکا جواب اُس نے یہ دیا کہ جو آندھی ایک سمت چلی ہے وہ دوسری سمت بھی چل سکتی ہے بادشاہ کو مناسب یہ ہے کہ اس

اب غرناطہ کی سلطنت کا مغربی حصہ تمام تر عیسائیوں کے قبضہ میں آیا۔ سیرنیا ڈی رونڈا (Serrania de Ronda) کے مشہور اسلامی قلعہ اور خوبصورت شہر مالقہ میں عیسائیوں کی محافظ فوجیں رہنے لگیں۔ خود غرناطہ ابو عبداللہ کے قبضہ میں تھا۔ یہ جلدی سے اپنے سرپرست بادشاہ و ملکہ کو مالقہ کی فتح پر مبارکباد کہنے کو گیا۔ لیکن مشرق میں بوڑھا الزاجل اسوقت تک حملہ آوروں کے مقابلہ میں دلیری کے ساتھ ثابت قدم رہا اور دل شکستہ مسلمانوں میں جو کچھ حُبِّ وطن کا جوش باقی رہ گیا تھا سب کو اُس نے اپنے جھنڈے کے گرد جمع کیا۔ جیان (Gaen) سے لیکر جبل الطارق تک اور المیریہ تک جو بحر الروم کے ساحل پر اندلس کا سب سے بڑا بندرگاہ ہے اُسکا راستہ اغیار سے پاک تھا اسی کے قبضہ میں نہایت کارآمد شہر گوادکس (وادی آش) بیزا (Baza) تھے اور اسی ممالک محروسہ کے اندر الپگزرا (Alpujarras) تھا جو پہاڑیوں کی ایک مضبوط و جنگجو قوم کا گہوارہ ہے اور جسکے نشیب و فراز دامن کے ساتھ میں بشیار اسی گھاٹیاں جن میں سیرا نویدا کی برفیلی چوٹیوں سے سرد پانی پہونچا رہتا تھا اور جسکے ڈھوروں اور ریوڑوں، انگوروں، نارنگیوں، اناروں، چکوتروں اور توت کے درختوں سے ایک پورے صوبہ کی دولت حاصل ہوتی تھی۔

۱۴۸۸ء میں فرڈیننڈ نے اپنے منصور و مظفر اسلحہ کو اسلامی مملکت کے اس بچے کھچے حصہ کی طرف پھیرا۔ اپنے سپاہیوں کو مرسیہ میں جمع کرکے اُس نے بہم سمت الزاجل کے علاقہ میں کوچ کیا اور بیزا پر حملہ آور ہوا۔ یہاں سختی کے ساتھ اُسکے آگے بڑھنے کو روکا گیا۔ الزاجل کے ہاتھوں میں اب تک پرانی قوت باقی تھی اور اُس نے اُسکے زور بھی دکھلا دیے کہ عیسائیوں کو بیزا کی دیواروں کے پیچھے ہٹا دیا اور خود اُن کے ملک میں تاخت و غارت کے ذریعہ سے اپنا انتقام لینا شروع کیا۔ مگر فرڈیننڈ بھی نہیں ہارا اور دوسرے سال اُس نے پھر بیزا پر نئے سرے سے حملہ کیا اور بجائے اسکے

اطاعت قبول کرلی اور الزیغری کو جو اسوقت تک جبل الفرنغ میں ڈٹا ہوا تھا اسی
کے سپاہیوں نے پھاٹک کھول دینے پر مجبور کیا اور اسکو اپنی شجاعت و بہادری کا یہ
انعام ملا کہ ایک تہ خانے میں قید کردیا گیا جہاں سے کبھی اسکی خبر بھی نہ آئی کہ کیا ہوگیا۔
اس بڑے محاصرہ کا خاتمہ ہوگیا - قحط زدہ لوگ عیسائیوں سے خوراک خریدنے
میں باہم لڑنے لگے - افریقی قلعہ دار جو باوجود اسکے کہ عرصہ تک کی لڑائی و فاقہ کشی سے
کمزور ہوگئے تھے غلام بنائے گئے اور بقیہ باشندگان شہر کو فدیہ دے کر اپنے آپ کو چھڑا لینے
کی اجازت ہوئی مگر وہ بھی اس قہریانہ شرطوں پر کہ ان لوگوں کے سارے اسباب فدیہ
کے ایک جزو کے معاوضہ میں بادشاہ کے حوالے کردیے جائیں - اور اگر آٹھ مہینے کے بعد
بقیہ جزو وصول نہ ہو تو وہ سب بھی غلامی میں در آئیں - سب کا شمار ہوا اور جامہ تلاشی
لی گئی - "اسوقت کا کچھ عجیب سماں تھا کہ بوڑھے مرد، مجبور عورتیں، نازک [illegible]
جن میں سے بعض عالی نسب مبتلائے کرب و تعب بنی تھیں، بوجھوں سے لدی ہوئی، گلیوں
میں سے القصابہ کو جا رہی تھیں" جب یہ لوگ اپنے گھروں سے چلے سر پیٹتے اور ہاتھ
ملتے اور آنسوؤں سے ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا کر کہنے لگے : اے ملاغہ!
اے وہ شہر جو ایسا شہرۂ آفاق اور حسن میں ایسا طاق تھا۔ تیرے قلعہ کی مضبوطی و قوت
کیا ہوئی اور تیرے برجوں کی شان و شوکت کہاں گئی؟ تیری عالیشان شہر پناہیں تیرے
بچوں کی حفاظت میں کیا کام آئیں؟ .... وہ سب پردیس میں ایک دوسرے پر آنسو
بہائیں گے لیکن انکے نالے اور انکی فریادیں غیر کی طعن و تشنیع ہونگی"۔ جو لوگ غریب
تھے وہ اشبیلیہ بھیجے گئے اور آٹھ مہینے تک ان سے مزدوری لی گئی اور جب آٹھ مہینے
پورے ہوگئے تو چونکہ انکے پاس کچھ تھا ہی نہیں جو اپنے فدیہ کے عوض ادا کرتے اس لیے
دائمی غلامی کی انھیں سزا دی گئی - ایسے لوگوں کی تعداد پندرہ ہزار تھی - فرڈیننڈ کی
بے رحمانہ ذہانت یہ پھل لائی۔

جانے کا قصد کیا اُنکے سروں پر اوپر کے بُرج سے بھاری بھاری پتھر لُڑھکانے لگے۔ اور بعض کو ایسا تاک کر تیر مارا کہ اس پار سے اُس پار نکل گیا۔ آخر حملہ آور فوج کے چھکّے چھوٹ گئے اور مجبور ہو کر سخت نقصان اُٹھانے کے بعد اپنے ارادہ سے ہاتھ دھو بیٹھے ۔ جب اس سے بھی ہارے تو سُرنگیں اُڑائی گئیں۔ جن میں کسی قدر کامیابی ہوئی اور اسپین کی تواریخ میں یہ پہلی مرتبہ باروت کے ذریعہ سے تھوڑی سی شہر پناہیں اُڑا دی گئیں مگر اسپر بھی محافظین قلعہ ڈٹے رہے ۔ اس وقت کُل بہادران اسپین ملاغہ کی دیواروں کے سامنے جمع تھے - خود ملکہ ایزابلا بھی پہونچی اور اُسکے آنے سے اُسکے مذہبی سواروں اور سپاہیوں کے دلوں میں تازہ جوش بھر گیا۔ فصیلوں کے مقابلہ میں ٹھہرنے کے لیے چوبی برج لائے گئے اور جو لوگ دیواروں میں سرنگ لگاتے تھے اُنکے لیے ڈھالوں کا سائبان کام میں لایا گیا مگر الزیغری اسپر بھی مغلوب نہ ہوا۔ آخر کار توپ و باروت سے بھی بدتر دشمن نے حملہ کیا۔ یعنے ملاغہ کے لوگوں کو قحط نے پریشان کیا اور اب وہ تاجروں کی صلح جو تدبیروں کو سالار فوج کے دلیرانہ مشوروں سے زیادہ تر پسند کرنے لگے۔ باہر سے مدد پہونچنے کی امید ہی نہ تھی ۔ الزاغل نے بلاشبہ اس مشہور شہر کے بچانے کی ایک مرتبہ اور بھی کوشش کی تھی۔ اسکے جو کچھ سپاہی بچ رہے تھے اُنھیں کو مجتمع کر کے وہ ملاغہ کو بچانے کے لیے گاڈز (Guadix) سے باہر نکلا۔ لیکن اسکے نحس طالع بھتیجے نے پھر بھی وہ نحوست جو اُسکی طرف منسوب تھی ظاہر کی۔ کیونکہ حسد کے مجنونانہ جوش میں اُس نے غرناطہ کے سپاہیوں کو باہر نکالا اور الزاغل کی تھوڑی سی فوج کو جو ملاغہ کے راستہ میں تھی بالکل منتشر کر دیا۔ اور وہاں الزیغری نے جو اخیر حملہ کیا وہ مہیب خیز خونریزی کے ساتھ دفع کیا گیا ۔ اہل شہر فاقوں سے جاں بلب تھے اور ماؤں نے اپنے بچوں کو سالار فوج کے گھوڑے کے سامنے لاکر ڈالدیا اور رونے لگیں کہ اب کچھ بھی کھانے کو نہیں ہے، ہم سے اپنے بچوں کا رونا دیکھا نہیں جاتا - چنانچہ شہر نے

جو ہمیشہ سے ناکامی میں آپے سے باہر ہو جاتا ہے مصیبت کے وقت میں ہم سے منہ پھیر لیا اور وہاں لوٹ گیا اور گاڈز (Gaudix) میں اُس نے اپنا دربار جمایا۔

اب تو خود ملاغہ کا بھی محاصرہ شروع ہو گیا لیکن اُسکی شہر پناہیں ایسی مضبوط تھیں کہ ہیبت ناک مصیبتوں کا سامنا تھا۔ ایک تو پہاڑوں سے محصور، دوسرے مضبوط شہر پناہوں سے محفوظ، قلعہ کے ظل حمایت میں، اور سب پر طرہ یہ کہ سب سے بلند ایک پہاڑ جبل الفروغ (روشنی دکھلانے والی پہاڑی) موجود۔ جہاں سے شہر کے محافظ اُن عیسائیوں پر جو میدان میں تھے خوب پتھر برسا سکتے تھے۔ علاوہ بریں محافظ فوج کا سپہ سالار ایک نامور مسلمان الزیغری نام تھا جو قبل میں رونڈا (Ronda) کا قائد (قلعہ دار) تھا اور عیسائیوں پر خار کیے ہوے تھا کہ ان لوگوں نے اُس مشہور پہاڑی قلعہ کو زبردستی اس سے اینٹھ لیا تھا۔ وہ اہل شہر اور اپنے افریقی ماتحت پلٹنوں کے دل بڑھاتا اور بہادرانہ تحمل و جوش پر (جسکے دبانے کی کوشش میں عیسائی بادشاہ ناکام رہا) اُنکی ہمت بندھاتا تھا۔ جبل الفروغ کے قبضہ میں رہنے کی وجہ سے باوجود اسکے کہ تجارت پیشہ لوگوں کا میلان صلح جوئی کی طرف تھا وہ شہر کو بچائے رہا۔ جس وقت بادشاہ نے اُسکو رشوت دینے کی کوشش کی اُسنے پیام لانے والے کو حقارت و تحقیر کے ساتھ نکال دیا اور جب شہر میں اطاعت قبول کرنے کے لیے پیام آیا تو تاجروں نے شوق سے رضامندی ظاہر کی۔ الزیغری نے کہا کہ میں یہاں اطاعت کرنے کو نہیں تعینات ہوا ہوں بلکہ حفاظت کرنے کو۔ فرڈننڈ نے جب یہ دیکھا تو سارا زور جبل الفروغ کے حملہ پر خرچ کیا۔ اُسکی مہیب توپ نے جو "ہیمینیز کی سات بہنوں" کے نام سے مشہور تھی اُس قلعہ کو دھوئیں اور شعلوں سے بھر دیا اور رات دن ادھر اُدھر کی آتش فشانی سے حشر برپا کر دیا۔ اب عیسائیوں نے چاہا کہ اسکو حملہ کر کے لے لیں لیکن الزیغری اور اُسکے دل نہ ہارنے والے سپاہیوں نے کھولتی ہوئی رال اور پھر برسانا شروع کیا اور جن لوگوں نے سیڑھیوں پر چڑھکر اوپر جانے

ملاغہ اس سلطنت کا دوسرا شہر تھا۔ اس شہر کے موقع کو سمندر اور پہاڑ ہر طرف سے بند کیے ہوئے تھے اور اس میں عمدہ تاکستان اور میووں کے باغ، سرسبز چمن اور تروتازہ سبزہ زار تھے اسلیے یہ شہر اسلامی سلطنت کا داہنا بازو سمجھا جاتا تھا۔ اگر ملاغہ قبضہ سے نکلا تو غرناطہ کا "سُور کا گوشت کھانے والوں" کے ہاتھ میں چلا جانا یقینی ہے۔ اضطراب دیکھکر الزاجل سے جو ہمیشہ حملہ آور کے مقابلہ پر تُلا رہتا تھا رہا نہ گیا۔ فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور وے لز کے چھڑانے کو اپنی فوج لیکر دلیرانہ روانہ ہوا۔ وہ جانتا تھا کہ میرا دغا باز بھتیجا غرناطہ میں تیار بیٹھا ہے اور وہ میرے غائب رہنے کے موقع کو غنیمت سمجھکر اپنا اقتدار پھر قائم کر لیگا۔ لیکن الزاجل کا نام جو شجاع مشہور تھا وہ بہت ٹھیک تھا۔ اُسنے کُل ذاتی خیالات کو دُور کیا اور ملاغہ کے بچانے کو روانہ ہو گیا۔ مگر اس بچارے کو عیار دشمن سے پالا پڑا۔ اس نے تو یہ تدبیر کی کہ محصورین اور کمک دینے والے دونوں ملکر محاصرین پر حملہ کریں۔ اور فرڈیننڈ یہ چال چلا کہ باہمی نامہ و پیام کو روک دیا اور اُسکی تدبیر کو پیش نہ ہونے دیا۔ ایک رات کو وے لیز کے باشندوں نے الزاجل کی فوج کے لوگوں کو اس کی بلندیوں پر آگ لانا پر اجاتے ہوئے دیکھا۔ مگر صبح کو ایک متنفس کا بھی پتہ نہ تھا۔ شبخون مارنے میں ناکامی ہوئی اور قادس کے مارکوئس کے دلیرانہ حملہ کے سامنے کمک دینے والی فوج شبنم کی طرح ہوا ہو گئی۔ جس وقت یہ دل شکستہ سپاہی غمزدہ صورت بنائے ہوئے چپ چاپ غرناطہ کے پھاٹکوں میں داخل ہوئے اہل شہر سخت برہم ہوئے اور آسانی کے ساتھ الزاجل سے منحرف ہوگئے اُسکو نمک حرام قرار دیا اور اُسکی جگہ میں ابوعبداللہ کے بادشاہ ہونے کا اشتہار دیا۔ الزاجل اپنی باقی ماندہ فوج کو لیے ہوئے جب غرناطہ کے دروازہ کے قریب پہونچا تو دروازوں کو اُس نے اپنے لیے بند پایا۔ اور اوپر نظر اُٹھا کر جو دیکھا تو الحمرا کے برجوں پر ابوعبداللہ کے پھریرے اُڑ رہے تھے۔ اس نے دیکھا کہ ہمارے شہر نے

اہل غرناطہ کا ڈانواڈول دل بھی اُسوقت آگیا۔

ادھر تو بدبخت ابو عبداللہ اپنے چچا کی کوششوں کو حتی الوسع ضائع کر رہا تھا اور ادھر عیسائی آہستہ آہستہ اُس دائرہ کو تنگ کر رہے تھے جو اُنھوں نے اس بدنصیب سلطنت کے گرد کھینچا تھا۔ شہر سب یکے بعد دیگرے اُنکے قبضہ میں چلے جاتے تھے اور دوسرے قلعوں پر ۱۴۸۴ء میں فرڈیننڈ کے نئے اور تباہ کن توپخانہ "لومبارڈ" کے ذریعہ سے قبضہ کر لیا گیا۔ دوسرے سال (Coin, Cartama, Ronda) ہاتھ سے نکل گئے مگر الزاجل کی طرف سے اسکا سخت بدلا بھی لیا گیا اور وہ یہ کہ اُس نے (Calatrava) کے مذہبی سواروں (نائٹ) کو کمینگاہ سے پکڑا اور سخت خونریزی کی۔ اسپر بھی عیسائیوں کی ملک گیری ثابت قدمی کے ساتھ جاری رہی ۱۴۸۶ء میں (Loxa) ہاتھ سے جاتا رہا اس میں انگلستان کے ایک ارل لارڈ اسکیلیس نے انگلستانی تیراندازوں کی ایک جماعت کے ساتھ حملہ کی سربراہی کی تھی۔ (Illora و Moclin) پر بھی عیسائیوں کا دستِ تصرف پہونچ گیا جسپر مسلمانوں نے تو رو کر یہ کہا کہ غرناطہ کی داہنی آنکھ اندھی ہو گئی اور عیسائیوں نے یہ رائے قائم کی کہ عیسائی بادشاہوں نے اسلامی عقاب کا داہنا بازو اُکھیڑ لیا۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اس سلطنت کے مغربی حصہ کو فرڈیننڈ اور اسکی اولوالعزم بی بی نے پہلے ہی دبا لیا تھا اور اب اُس انار (غرناطہ) کو ایک ایک دانہ کر کے چٹ کر رہے تھے۔ غرناطہ والے ناامیدی سے تنگ آ کر الزاجل کو ناپسند کرنے لگے اسلیے اُن لوگوں نے ابو عبداللہ کو پھر شہر میں بلایا۔ اُس نے دیکھا کہ چچا کے مقابلہ میں یہاں قدم جمانا مشکل ہے لیکن چہ تھوڑی سی فوجیں عیسائیوں نے اُسے دی تھیں اُنکی مدد سے تھوڑے عرصہ تک یہ مقابلہ پر ٹھیرا رہا۔ عین اُسی زمانہ میں فرڈیننڈ ولیز کا جو ملاغہ کے قریب ہے محاصرہ کر رہا تھا۔ غرناطہ میں یہ خبر جو پہونچی تو وہاں کے لوگوں کو سخت غصہ آیا۔ کیونکہ

دن بعد اُسنے دنیا کے بکھیڑوں سے ہمیشہ کیلیے نجات پائی۔ مگر اسکا مرنا معاندانہ کارروائی کے شبہ سے خالی نہ تھا۔

الزاجل اندلس کا آخری بڑا بادشاہ تھا۔ وہ بہادر سپاہی، قوی حکمراں اور عیسائیوں کا ثابت قدم مدمقابل تھا۔ اگر اُسکا بھتیجا خلل انداز نہ ہوتا تو اسکی زندگی بھر غرناطہ مسلمانوں کے قبضہ میں رہ جاتا گو آخر میں عیسائیوں کے فتحیاب ہونے کو کوئی چیز روک نہیں سکتی تھی۔ مگر بجاے اسکے کہ اس فتحیابی کا موقع نہ دیا جاتا غرناطہ کے بادشاہوں نے اپنی اندرونی نزاعوں کے ذریعہ سے اُسکے پیش رفت اور جلدی سے واقع ہونے میں اپنے حتی المقدور کوئی قصور نہیں کیا۔ جب خدا یہ حکم ناطق دیدیتا ہے کہ فلاں بادشاہ ضرور سلطنت سے کنارہ ہوگا تو وہ پہلے اُسکو حماقتوں سے معمور کردیتا ہے۔ اس زمانہ میں غرناطہ کے حکمرانوں کے دل ایسی ہی حماقتوں کا شکار بنے ہوے تھے۔ ایسے وقت میں کہ ضرورت اس بات کی تھی کہ جتنے آدمی ہاتھ آسکیں سب عیسائیوں کا حملہ دفع کرنے پر مامور کیے جائیں یہ سب آپس کی تباہ کن لڑائیوں میں اپنی قوتیں ضائع کرتے تھے۔ بلکہ اگر اُن میں سے ایک کی فوج مشترک دشمن کے مقابلہ کو جاتی تھی تو دوسرا اُسکو بھی روک دیتا تھا اور غرناطہ کے اہل شہر کا یہ حال کہ مختلف پارٹیوں (جماعتوں) میں بیٹھے ہوے اپنے بادشاہوں کو باہمی حسد میں ترغیب و مدد دیتے تھے۔ ہمیشہ ڈانواڈول اور ہر طرح کی تبدیلی چاہے اچھی ہو چاہے بُری خوش ہونے والے۔ اُنکو اس سے زیادہ اور کوئی بات خوش نہیں آتی تھی کہ بادشاہوں کو تخت سے اُتاریں اور بٹھائیں۔ جب تک کوئی فرماں روا لڑائی میں خوش قسمت رہتا اور کافروں کی سرحدوں سے قیمتی مال غنیمت لاتا اُس وقت تک یہ لوگ خوشی سے اُسکی اطاعت میں رہتے تھے اور جہاں اُسکو ناکامی ہوئی لوگوں نے اُسکے لیے پھاٹک بند کر دیے اور "خدا اُس دوسرے کی عمر دراز کرے" چلانے لگے! اب یہ دوسرا شخص خواہ ابو عبداللہ ہو خواہ الزاجل یا اور کوئی جیسے

اک بڑا سبب واقع ہوا۔ عیسائی بادشاہوں نے قرطبہ میں اُسکی بڑی عزت کی اور خود اُسکی موجودہ نا امیدی کی حالت اور اُسکے تقابل میں عیسائیوں کی فتح و نصرت کو جتلا کر دوستانہ طرز سے اُسکو سمجھایا اور ترغیب دیکر اُسکو اپنا آلہ اور ماتحت بنا لیا۔

پیش ہیں بادشاہ اور ملکہ نے جب سمجھ لیا کہ ہم نے اس کاٹھ کے اُلّو کو بالکل اپنا بنالیا تو اُسے غرناطہ جانے دیا۔ یہاں اُسکا باپ ابو الحسن پھر الحمرا پر قابض ہو گیا تھا۔ ابو عبداللہ اپنے پُرانے معاونوں کی مدد سے جو شہر کے البیسن محلہ میں رہتے تھے شہر میں داخل ہوا اور گڈھی پر قابض ہو گیا جہاں سے وہ اپنے باپ سے جو سامنے کے قلعہ میں رہتا تھا باقاعدہ لڑائیاں لڑا کرتا تھا۔ یہ نزاع ابو الحسن کی دو بیبیوں کی باہمی رقابت سے اور زیادہ تلخ ہو گئی۔ عائشہ جو ابو عبداللہ کی ماں تھی ایک عیسائیہ خاتون زورایہ نام سے جسکو ابو الحسن اور بیبیوں سے بہت زیادہ دوست رکھتا تھا بہت جلتی تھی اور بڑے بڑے اہل دربار کچھ اُسکی طرف تھے کچھ اسکی طرف۔ اسی باعث زغریوں سے جو اک بربری قبیلہ ارّاگان سے آیا ہوا اور عائشہ کا طرفدار تھا اور بنی سراج سے جو قرطبہ کا اک پُرانا خاندان تھا وہ مشہور عداوت شروع ہوئی جس کا انجام یہ ہوا کہ بنی سراج الحمراء کی محلسرا میں قتل کیے گئے۔ اگرچہ یہ امر ابھی تک مشتبہ ہے کہ اس خونریزی کا بانی ابو عبداللہ تھا یا نہیں۔ زغریوں کی مدد سے ابو عبداللہ کچھ عرصہ تک اُس گڈھی میں قدم جمائے رہا۔ لیکن تاہم بوڑھا ابو الحسن اُسکے اعتبار سے بہت زیادہ قوی تھا اسلیے ابو عبداللہ نے بہت جلد مجبور ہو کر المیریہ میں پناہ لی اور اُسوقت سے برابر غرناطہ کے دو بادشاہ رہے۔ ایک تو ابو عبداللہ جو حکمت عملی اور لڑائی دونوں میں ہمیشہ بدنصیب رہا اور جسکو اچھے مسلمان اسوجہ سے ذلیل و حقیر سمجھتے رہے کہ دشمنِ اسلام کا مطیع تھا اور دوسرا ابو الحسن یا یوں کہو اُسکا بھائی الزاغل کیونکہ وہ معمّر بادشاہ اُن مصیبتوں کے بعد جو اُسکے بیٹے کی بغاوت اس سلطنت کے سر پر لائی تھی زیادہ دنوں تک زندہ نہ رہا پہلے اُسکی آنکھیں جاتی رہیں اور اُسکے تھوڑے ہی

مسلمانوں کے لیے وہ پیچھے ہٹنا سخت شکست تھا۔ بقیۃ السیف جب بھاگ کر غرناطہ پہونچے تو سارے شہر میں کہرام مچگیا۔

ابو عبداللہ دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار ہوگیا اور قیدی بنا کر قرطبہ بھیجا گیا۔ اس اثنا میں فردینڈ نے وناکو لوٹ مار سے تباہ کیا اور بوڑھا مولی ابو الحسن جو اپنی دار السلطنت کو واپس آگیا تھا اپنی مضبوط فصیلوں کے اندر بیٹھا ہوا بیکار غیظ و غضب میں دانت پیسا کیا۔

بارہویں فصل

غرناطہ کا ادبار

ابو عبداللہ کا عیسائی بادشاہوں کے ہاتھ میں گرفتار ہوجانا اسلامی قوت کے حق میں سم ہوگیا۔ خود شاہزادہ کا ہاتھ سے نکل جانا تو فی نفسہ ایسی مصیبت نہ تھا۔ کیونکہ ابو عبداللہ اگرچہ میدان جنگ میں سچی اسلامی جرأت دکھلا سکتا تھا لیکن ارادہ کا کمزور اور متلون آدمی تھا اور ہمیشہ اس یقین کی وجہ سے پریشان رہتا تھا کہ اسکی تقدیر برگشتہ ہے وہ الزغیبی یعنی بدنصیب کے نام سے مشہور تھا اور ہمیشہ اپنی بدطالعی کو رویا کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ اسکے خلاف میں کوشش کرنا فضول ہے۔ ہر بُرے نتیجے کے بعد وہ آواز بلند یہ کہتا کہ "بیشک یہ تو نوشتہ تقدیر ہے کہ میں بدبخت ہوں اور اس سلطنت کا میرے ہی وقت میں خاتمہ ہوگا"! ابو عبداللہ آسانی سے چھوڑ دیا جاسکتا تھا لیکن وہ جس قدر بذات خود بے ضرر تھا اُسی قدر ہوشیار دشمن کے ہاتھ میں رکھکر خطرناک ہوسکتا تھا۔ اور واقعات سے ثابت ہوگیا کہ ابو عبداللہ کا فردینند کی اطاعت میں آجانا اندلس سے اسلامی قوت کے اُکھاڑ پھینکنے کا منجملہ اور اسباب کے

بچا لینے کی اسوقت فکر کیجیے۔ یہاں ٹھہرے رہنے کے معنی یہ ہیں کہ ایک وار بھی کرنے نہ پائیں اور جان گنوا بیٹھیں اور نکل بھاگنے سے مطلب یہ ہے کہ ایک ایسی جان بچا لی گئی جو عربوں سے انتقام لینے کی فکر میں مصروف رہیگی۔ سردار نے اپنے دل پر جبر کرکے اس مشورہ کو مان لیا اور پھر چلا اُٹھا "اے سارے گروہوں کے مالک! میں تیرے قہر سے بھاگتا ہوں نہ کہ ان کافروں سے۔ یہ تو ہمیں اپنے گناہوں کی سزا دینے کے لیے تیرے ہاتھ میں صرف آلے ہیں۔" یہ کہکر اُس نے راہنماؤں کو آگے بھیجا اور اپنے گھوڑے کو مہمیز کرکے قبل اسکے کہ عرب اُسکی راہ روکیں زور سے پہاڑ کی ایک گھاٹی میں ہوکر چل نکلا۔ سردار کا اپنے گھوڑے کو تیز کرنا تھا کہ اُسکے سپاہی ہر سمت میں پھیل گئے۔ تھوڑے لوگوں نے اُسی راہ سے نکل جانے کی کوشش کی مگر پہاڑ کی گتھیوں میں اُلجھکر رہ گئے۔ کچھ اِدھر اُدھر بھاگتے پھرے جن میں سے بہتیرے چٹانوں کے درمیان نیست و نابود ہوگئے اور بقیہ کو عربوں نے تہ تیغ کیا یا گرفتار کر لیا۔"

اُس رات کو ملاغہ کے پہاڑوں کے درمیان جو بلائیں عیسائیوں پر آئیں وہ کہیں آسانی سے بھول سکتی تھیں۔ وہ بدلا لینے کو بیتاب تھے۔ اور جب غرناطہ کے بادشاہ ابو عبداللہ نے جو اپنے باپ کو تخت سے اُتار کر چند روز وہاں بادشاہ بنگیا تھا عیسائیوں کی زمینوں کو لوٹنے کے لیے حملہ کیا تو ان لوگوں نے دل کھول کر انتقام لیا۔ ابو عبداللہ نے رات کے وقت چُپ چاپ کوچ کیا تھا لیکن اُسکی نقل و حرکت دیر تک چھپی نہیں رہی۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر خبردار کرنے کے لیے جابجا آگ جل رہی تھی۔ کیبرا کے کونٹ نے جو یہ شعلے بلند ہوتے دیکھے اُٹھ کھڑا ہوا اور لوگوں کو ہوشیار کرنے کے لیے اُس نے شہنا پھونکا اور ضلع کے سرداروں کو جمع کیا۔ لیوسینا کے قریب ان لوگوں نے مسلمانوں پر یورش کی اور جنگل کے درختوں کی آڑ کے باعث ایسی ہوشیاری سے اُنپر حملہ کیا کہ دشمن پسپا ہوگئے اور عیسائی سواروں نے اس نعرہ کے ساتھ کہ "ملاغہ کے پہاڑوں کو یاد کرو" مسلمانوں کے تعاقب میں گھوڑوں کو ڈالدیا اور سینٹ جیمس کا نام لیکر سب کے سب اُنپر ٹوٹ پڑے

اور پیدلوں نے اُسکی تقلید کی اور سب نے یہ ٹھان لی کہ اگر نہ بچ سکے تو بدرجۂ اقل
مرتے مرتے بھی دشمن پر وار کرینگے۔ یہ لوگ بلندی پر ڈگمگا ہی رہے تھے کہ عربوں کے پتھروں
اور تیروں کی بوچھاڑ آنے لگی اور اُسکے ساتھ یہ بھی ہوا کہ کسی چٹان کا ٹکڑا اُچھلتا ہوا اوپر
سے آیا اور اُس بلانصیب گروہ کے بیچ میں دھم سے گر پڑا۔ پیدل سپاہیوں کی یہ حالت
تھی کہ ماندگی اور بھوک سے بیہوش یا زخموں سے لنگڑے ہو رہے تھے اسلیے اور چڑھنے
میں گھوڑوں کی دُموں اور ایالوں کا سہارا ڈھونڈتے تھے اور گھوڑوں کی یہ قطع کہ ڈھیلے
پتھروں کے درمیان جو انکے قدم اُکھڑے یا دفعۃً جو اُنکو کوئی زخم پہونچا تو گھوٹا۔ سوار اور
سپاہی سب کے سب لڑھکتے ہوئے ایک کرارے سے دوسرے کرارے پر پہونچے یہاں تک
کہ درہ میں آکر اُنکے پرخچے اُڑگئے۔ اس جاں گسل کشاکش میں اُس سردار کا علمبردار معہ
اپنے علم کے ضائع ہوگیا اور علیٰ ہذا اُسکے بہت سے قریب کے رشتہ داروں اور عزیزوں
نے عدم کی راہ لی۔ باایں ہمہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر پہونچ گیا۔ مگر یہاں نئی مشکلوں کا سامنا تھا۔
چٹانوں اور ناہموار گھاٹیوں کا ایک جنگل سامنے تھا جو سنگدل دشمنوں سے بھرا پڑا تھا۔
عیسائیوں کے پاس نہ علم تھا نہ بوق۔ اب سپاہیوں کو کس کے ذریعہ سے ایک جگہ سمیٹ کر
اودھر لیجائیں۔ سب جدا جدا آوارہ گردی میں تھا۔ اور ہر شخص اسی فکر میں مبتلا تھا کہ
کس طرح اپنے آپ کو پہاڑ کے نشیب و فراز اور دشمنوں کی زد سے بچائیے۔ جسوقت
سنیشیاگو کے دیندار سردار نے اپنی بہادر فوج کو اس طرح ٹکڑے ٹکڑے اور منتشر دیکھا تو
اپنے غم کو ضبط نہ کر سکا اور بے اختیار چلا اٹھا "اے خدا آج اپنے بندوں پر تیرا بڑا قہر ہے!
تو ہی نے ان کافروں کی نامردی کو یکایک بہادری سے مبدل کر دیا اور کسانوں اور گنواروں
کو لڑائی کے سچے لوگوں پر فتحیاب کر دیا ہے!"

"وہ اپنے پیدل سپاہیوں کو جمع کر کے خوشی سے دشمنوں کے غول میں گھس پڑنے
پر راضی تھا لیکن اُسکے ہمراہیوں نے منت آرزو کی کہ آپ صرف اپنی ذات خاص کے

بچا لینے کی اسوقت فکر کیجیے۔ یہاں ٹھہرے رہنے کے معنی یہ ہیں کہ ایک وار بھی کرنے نہ پائیں
اور جان گنوا بیٹھیں اور نکل بھاگنے سے مطلب یہ ہے کہ ایک ایسی جان بچا لی گئی جو عربوں سے
انتقام لینے کی فکر میں مصروف رہیگی۔ سردار نے اپنے دل پر جبر کرکے اس مشورہ کو مان لیا اور
پھر چلا اُٹھا "اے پیارے گروہوں کے مالک! میں تیرے قہر سے بھاگتا ہوں نہ کہ ان کافروں
سے۔ یہ تو ہمیں اپنے گناہوں کی سزا دینے کے لیے تیرے ہاتھ میں صرف آلے ہیں"۔ یہ کہکر
اُس نے راہنماؤں کو آگے بھیجا اور اپنے گھوڑے کو مہمیز کرکے قبل اسکے کہ عرب اُسکی راہ
روکیں زور سے پہاڑ کی ایک گھاٹی میں ہو کر چل نکلا۔ سردار کا اپنے گھوڑے کو تیز کرنا تھا کہ
اُسکے سپاہی ہر سمت میں پھیل گئے۔ تھوڑے لوگوں نے اُسی راہ سے نکل جانے کی کوشش
کی مگر پہاڑ کی گھتیوں میں اُلجھکر رہ گئے۔ کچھ اِدھر اُدھر بھاگتے پھرے جن میں سے بہتیرے
چٹانوں کے درمیان نیست و نابود ہو گئے اور بقیہ کو عربوں نے تہ تیغ کیا یا گرفتار کر لیا۔"

اُس رات کو ملاغہ کے پہاڑوں کے درمیان جو بلائیں عیسائیوں پر آئیں وہ کہیں آسانی
سے بھول سکتی تھیں۔ وہ بدلا لینے کو بیتاب تھے۔ اور جب غرناطہ کے بادشاہ ابو عبداللہ
نے جو اپنے باپ کو تخت سے اُتار کر چند روز وہاں بادشاہ بنگیا تھا عیسائیوں کی زمینوں
کو لوٹنے کے لیے حملہ کیا تو ان لوگوں نے دل کھول کر انتقام لیا۔ ابو عبداللہ نے رات کے
وقت چپ چاپ کوچ کیا تھا لیکن اُسکی نقل و حرکت دیر تک چھپی نہیں رہی۔ پہاڑوں
کی چوٹیوں پر خبردار کرنے کے لیے جابجا آگ جل رہی تھی۔ کیبرا کے کونٹ نے جو یہ شعلے
بلند ہوتے دیکھے اُٹھ کھڑا ہوا اور لوگوں کو ہوشیار کرنے کے لیے اُس نے شہنا پھونکا اور
ضلع کے سرداروں کو جمع کیا۔ لیوسینا کے قریب ان لوگوں نے مسلمانوں پر یورش کی اور
جنگل کے درختوں کی آڑ کے باعث ایسی ہوشیاری سے اُنپر حملہ کیا کہ دشمن پسپا ہو گئے
اور عیسائی سواروں نے اس نعرہ کے ساتھ کہ "ملاغہ کے پہاڑوں کو یاد کرو" مسلمانوں کے
تعاقب میں گھوڑوں کو ڈالدیا اور سینٹ جمیس کا نام لیکر سب کے سب اُنپر ٹوٹ پڑے

اور پیدلوں نے اُنکی تقلید کی اور سب نے یہ ٹھان لی کہ اگر نہ بچ سکے تو بدرجۂ اقل
مرتے مرتے بھی دشمن پر وار کر لینگے۔ یہ لوگ بلندی پر ڈگمگا ہی رہے تھے کہ عربوں کے پتھروں
اور تیروں کی بوچھاڑ آنے لگی اور اُسکے ساتھ یہ بھی ہوا کہ کسی چٹان کا ٹکڑا اُچھلتا ہوا اوپر
سے آیا اور اُس بدنصیب گروہ کے بیچ میں دھم سے گر پڑا۔ پیدل سپاہیوں کی یہ حالت
تھی کہ ماندگی اور بھوک سے بیہوش یا زخموں سے لنگڑے ہو رہے تھے اسلیے اوپر چڑھنے
میں گھوڑوں کی دُموں اور ایالوں کا سہارا ڈھونڈتے تھے اور گھوڑوں کی یہ قطع کہ ڈھیلے
پتھروں کے درمیان جو انکے قدم اُکھڑے یا دفعتًہ جو اُنکو کوئی زخم پہونچا تو گھوڑا۔ سوار اور
سپاہی سب کے سب لڑھکتے ہوے ایک کرارے سے دوسرے کرارے پر پہونچے یہاں تک
کہ درہ میں آکر اُنکے پرخچے اُڑ گئے۔ اس جاں گسل کشاکش میں اُس سردار کا علمبردار معہ
اپنے علم کے ضائع ہو گیا اور علیٰ ہذا اُسکے بہت سے قریب کے رشتہ داروں اور عزیزوں
نے عدم کی راہ لی۔ باایں‌ہمہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر پہونچ کر رہا۔ مگر یہاں نئی مشکلوں کا سامنا تھا۔
چٹانوں اور ناہموار گھاٹیوں کا ایک جنگل سامنے تھا جو سنگدل دشمنوں سے بھرا پڑا تھا۔
عیسائیوں کے پاس نہ علم تھا نہ بوق۔ اب سپاہیوں کو کس کے ذریعہ سے ایک جگہ سمیٹ کر
اور مجتمع کریں۔ سب جدا جدا آوارہ گردی میں تھا۔ اور ہر شخص اسی فکر میں مبتلا تھا کہ
کس طرح اپنے آپ کو پہاڑ کے نشیب و فراز اور دشمنوں کی زد سے بچائیے۔ جسوقت
سنٹیاگو کے وینڈلر سردار نے اپنی بہادر فوج کو اس طرح ٹکڑے ٹکڑے اور منتشر دیکھا تو
اپنے غم کو ضبط نہ کر سکا اور بے اختیار چلا اُٹھا "اے خدا آج اپنے بندوں پر تیرا بڑا قہر ہے!
تو ہی نے ان کافروں کی نامردی کو یکایک بہادری سے مبدل کر دیا اور کسانوں اور گنواروں
کو لڑائی کے طریقوں سے اگر ہر فن آگاہ کر دیا ہے!"
"وہ اپنے پیدل سپاہیوں کو جمع کر کے خوشی سے دشمنوں کے غول میں گھس پڑنے
پر راضی تھا لیکن اُسکے مرا ایل نے نت آمدنی کی کہ آپ صرف اپنی ذات خاص کے

اور بھی ہلاک کھوہوں میں لے آئے۔ صبح کی سفیدی جو نمودار ہوئی یہ لوگ ایک تنگ مجرائے آب میں تھے جسکی سطح ٹوٹے ہوئے چٹانوں کی تھی جو پہاڑی سیلاب کے صدموں سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے تھے اور سر کے اوپر بھاری بھاری خشک چٹان لٹکے ہوئے تھے جنکی چوٹیوں پر خونخوار وشادمان دشمنوں کے پگڑی بندھے ہوئے سر دکھائی دیتے تھے ...

"دن بھر یہ لوگ پہاڑوں سے جان چھوڑانے کی بے اثر کوشش میں مصروف رہے جن بلندیوں پر گذشتہ شب کو خبر کرنے کے لیے آگ روشن تھی اُن سے ستون کی صورت میں دھواں اُٹھ رہا تھا۔ پہاڑی آدمی ہر سمت سے آکر جمع ہوگئے اور عیسائیوں سے آگے بڑھکر ہر درہ اور گھاٹی کے اوپر جھکئے۔ اور ٹیلوں اور ٹیکروں پر برجوں اور فصیلوں کی طرح پہرے بٹھلا دیے گئے۔

"جس وقت عیسائی ایک تنگ درہ میں بند تھے جس میں سے ایک گہرا چشمہ جاری تھا اور جو ایسے ٹیکروں سے گھرا ہوا تھا کہ آسمان سے باتیں کرتے تھے اور اُنھیں پر آگ بھی روشن تھی۔ رات کی تاریکی نے پھر اُنھیں ہر طرف سے گھیر لیا۔ اور دفعةً ایک نئی صدا درہ میں گونجتی ہوئی سنائی دی۔ الزاجل کی آواز ایک ٹیکرے سے گونجتی ہوئی دوسرے ٹیکرے تک پہونچی۔ سنٹیاگو کے سردار کے پوچھنے پر کہ یہ آواز کیسی ہے ایک بوڑھے عیسائی سپاہی نے کہا کہ عربوں کے سپہ سالار زاجل کا نعرۂ جنگ ہے۔ یقین ہے کہ وہ ملاغہ کی پلٹنوں کو لیے ہوئے خود ہی چلا آتا ہے۔

یہ سنکر اُس لائق سردار نے اپنے سردارانِ فوج سے مخاطب ہوکر کہا کہ "آؤ ہم اپنے دلوں کو راستہ بتا کر مرنے کے لیے مستعد ہوجائیں کیونکہ ہماری تلواروں سے تو کوئی راہ نکل ہی نہیں سکتی ہے۔ آؤ پہاڑوں پر چڑھ جائیں اور بجائے اسکے کہ چپ چاپ گلے کٹانے کو یہاں ٹھہرے رہیں اپنی جانیں گراں قیمت پر کیوں نہ بیچیں"۔

یہ کہکر وہ گھوڑے کو پہاڑ کے سامنے لایا اور مہمیز کرکے اُسکو اوپر لے گیا۔ سوار دل

برج میں پناہ گزیں تھے جو بہت بڑی بلندی پر بنا ہوا تھا نیچے شامت زدہ سواروں کو ڈگمگاتے اور چٹانوں میں ٹھوکریں کھاتے دیکھکر نعرۂ خوشی بلند کیا اور اپنے برج سے عجلت کے ساتھ نکلکر گھاٹیوں کے اوپر کی چٹانوں پر قبضہ کرلیا اور وہاں سے دشمنوں پر تیروں اور پتھروں کی بارش شروع کی۔

"اس مصیبت کی حالت میں سینیاگو کے سردار نے کمک کی تلاش میں قاصدوں کو ہر طرف روانہ کیا - قادس کا مارکوئس جیا کہ وفادار شریک جنگ کو زیبا تھا اپنے سواروں کی پلٹن کے ساتھ عجلت روانہ ہوا۔ اسکے قریب پہونچنے نے دشمن کے حملوں کو روکا اور آخر کار اُس سردار کو موقع ملا کہ اپنے سپاہیوں کو اُس نے اس عذاب سے باہر نکال لیا....

"بدرقہ یعنی راہ دکھانے والوں کو حکم دیا گیا کہ اس قتل عام کی جگہ سے باہر نکلجانے کی راہ بتائیں - یہ لوگ اس خیال سے کہ سپاہیوں کو نہایت ہی محفوظ راستہ سے لیجلیں انھیں ایک ڈھالویں اور سنگلاخ راستہ پر لائے جہاں پیدلوں کو قدم جمانا مشکل تھا لیکن سواروں کے لیے تو اُسپر چلنا گویا محال ہی تھا - اُس راستہ کے اوپر جابجا بڑی بڑی بلندیاں تھیں جن پر سے پتھروں اور تیروں کی بوچھاڑیں ایسے وحشیانہ نعروں کے ساتھ آتی تھیں کہ قوی سے قوی دل بھی خوف زدہ ہوجاتے تھے - بعض مقام ایسے تنگ ملے کہ اُس سے ایک مرتبہ ایک آدمی سے زیادہ گذر نہیں سکتا تھا وہاں اوپر سے عربوں نے ایسے بھالے مارے کہ گھوڑے اور سوار دونوں سے پار اُتر گیا اور اُنکی حالت نزع میں تڑپنے کی وجہ سے بالکل راہ بند ہوگئی۔ آس پاس کے ٹیلوں ٹیکروں پر لوگوں کو خبر کرنے کے لیے کوئی ہزار جگہ آگ جلادی گئی تھی جسکی روشنی سے وہ دشمنوں کو جو باعتبار آدمی کے اُسوقت غول بیابانی سے زیادہ ترمشابہ تھے ایک چٹان سے دوسرے پر اُچھل کر جاتے دیکھ رہے تھے۔

خدا جانے کہ خوف یا گھبراہٹ کی وجہ سے یا واقع میں اُس ملک سے ناواقف ہونے کے باعث اُن لوگوں کے راہ نما بجائے اسکے کہ پہاڑ سے باہر نکال لے جائیں اُنھیں

[illegible]

"الحمیرا" کی صدا غرناطہ میں بلند ہوئی۔ اور سب کہنے لگے کہ "الحمیٰ ہاتھ سے نکل گیا۔ غرناطہ کی کنجی کافروں کے ہاتھ میں چلی گئی"۔

اسی زمانہ سے یہ قلعہ مسلمان بادشاہوں کے لیے مایۂ آتشیں ہو گیا کیونکہ یہیں سے ٹنڈیلو کے جری کونٹ نے وغا پر حملہ کر کے بے انتہا نقصان پہونچایا تھا۔ وہ عیسائی وقائع نگار جو واشنگٹن اروِنگ کے دماغ کا گڑھا ہوا ہے یہ کہتا ہے "اُس پرہیزگار نائٹ کو اپنے پیرووں کے ساتھ ان صلیبی لڑائیوں میں سے ایک سے (جس میں ان لوگوں نے کافروں کی زرخیز زمین کو تباہ و برباد کر دیا تھا اور اس سے دھواں اٹھتا ہوا چھوڑ آئے تھے) لوٹتے ہوئے دیکھ کر جان کو خوشی اور ایمان کو تازگی پہونچتی تھی۔ خچروں اور گدھوں کی ایک لانبی قطار کافروں کے مال سے لدی ہوئی۔ اور مسلمان قیدیوں۔ مردوں۔ اور عورتوں اور بچوں کے گروہ در گروہ۔ بھینسوں، چلّانے والی گایوں اور ممیانے والی بھیڑوں کے ریوڑ کے سب دشوار گذار چڑھاؤ پر سے الحمیٰ کے پھاٹکوں میں جا رہے تھے اور کیتھلک سپاہی خاردار چھڑیوں سے انھیں ہنکاتے جاتے تھے۔ رات کے وقت چلتے ہوئے حوالیِ شہر سے دل کا دل سیاہ دھواں دھیمے رنگ کے شعلوں کے ساتھ ملا ہوا اٹھتے اور شہر کی دیواروں پر عورتوں کو اپنے مسکنوں کی ویرانی پر ہاتھ ملتے اور ڈاڑھیں مار مار کر روتے دیکھنے سے عجب افسوس و حسرت طاری ہوتی تھی"۔

دونوں فریق اپنی اپنی فتوحات سے گرما گرم اسی قسم کے قتل و غارت میں مصروف ہوئے جسکا نتیجہ عام تباہی اور سخت غصہ دلانے کے سوا بہت ہی تھوڑا تھا۔ آخر کار عیسائیوں نے ایک بڑی جنگ کرنے کی ٹھانی اور ملاقہ کے صوبہ کو حملہ کے لیے تاکا۔ چنانچہ جنوب کی فوجوں کو قادس کے مارکوس اور دوسرے مشہور جنگ آزماؤں کی ماتحتی میں جمع کر کے سب روانہ ہوئے۔

رحم آتا تھا کہ وہ جماعت جو کل شام کو خوش و خرم تھی اور امن و امان کی حالت میں بستر خواب پر آرام کرنے کو لیٹی تھی اسوقت صبح کو بلا تمیز و فرق ایک جگہ جمع ہے نہ عمروں کا لحاظ ہے نہ رتبوں کا فرق۔ نہ عورت و مرد کا امتیاز اور نہ اس جاڑے کے طوفان میں بدن پر پوری پوشاک۔ تندمزاج مولیٰ ابو الحسن نے سب لوگوں کے الحاح و زاری کی طرف سے اپنے کان بہرے کر لیے تھے۔ اُسنے حکم دیا کہ سب قیدیوں کو غرناطہ لے چلو۔ وہ شہر و قلعہ دونوں جگہ اک قوی پہرہ اس حکم کے ساتھ چھوڑ کر کہ کامل حفاظت کیجائے فتح کی خوشی سے پھولا ہوا دارالسلطنۃ کو واپس آیا اور سپاہیوں کے جلوس کے ساتھ مال غنیمت سے لدا ہوا اور تفاخراً اُن علموں اور جھنڈوں کو لیے ہوے جو زہارہ میں اُسے ہاتھ لگے تھے وہاں داخل ہوا۔ یہاں اس فتح کی خوشی میں جو عیسائیوں پر حاصل ہوئی تھی نمائشی لڑائی وغیرہ کے جلسوں کی تیاریاں ہو رہی تھیں کہ زہارہ کے قیدی اس حال سے پہونچے۔ مردوں، عورتوں اور بچوں کا ایک بدحال گروہ تھا جو چلنے کی ماندگی سے خستہ اور ہجوم یاس سے کوفتہ تھا اور جسکو اسلامی سپاہی مویشیوں کی طرح شہر کے پھاٹکوں سے ہنکائے لیے آتے تھے۔

غرناطہ کے مہذب، ابو الحسن کی بیرحمی دیکھکر کانپ اُٹھے اور سمجھے کہ انتہا کی یہ ابتدا ہے۔ وہ چلا اُٹھے کہ "افسوس ہے غرناطہ پر! اُسکی تباہی کا زمانہ قریب ہے زہارہ کی تباہی کا وبال خود ہمارے ہی سروں پر آئے گا۔"

انتقام بھی دور نہ تھا۔ قادس کے دلیر مارکوئس نے بے سان بے گمان الحمہ کے قلعہ پر قبضہ کر لیا اور اس تدبیر سے اُسنے اسلامی حدود کے قلب میں خود غرناطہ سے تھوڑے فاصلہ پر عیسائی جھنڈا گاڑ دیا۔ مولیٰ ابو الحسن نے اُس قلعہ کا محاصرہ بھی کیا مگر کچھ نہ ہوا۔ جو عیسائی اُسکے اندر تھے اُنھوں نے اُسکی حفاظت میں بہادری کی کرتبیں ظاہر کیں اور جب تک اُنکے دوست مدد کو نہ پہونچ لیے اُسپر قبضہ کیے رہے "ہاے

بھی نہیں دیکھا۔ جسوقت طوفان زبردستی پہرہ والوں کو اُنکی جگہوں سے ہٹا رہا
برجوں و فصیلوں کے گرد شور برپا کیے ہوے تھا مسلمان اوپر چڑھنے کے لیے سیڑھیاں
لگا چکے تھے اور بے کھٹکے شہر اور قلعہ دونوں پر چڑھ رہے تھے۔ جس وقت عین قلعہ کی
دیواروں کے اندر جنگ و خونریزی شروع ہوئی اُسوقت تک بھی قلعہ داروں کو کسی قسم
کے خطرہ کا گمان نہ تھا۔ خوف زدہ باشندوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہوا پر کے شیاطین
آندھیوں کے بازو لگا کر اُتر آئے اور برجوں و فصیلوں پر قابض ہو گئے ہیں۔ نعرۂ
جنگ ہر طرف گونج رہا تھا۔ اوپر سے نیچے۔ قلعہ کے برجوں اور شہر کی گلیوں میں قتل کا
جواب قتل تھا۔ دشمن تاریکی کے پردہ میں چھپے ہر حصہ میں پھیلے ہوے تھے لیکن پہلے
سے جو علامت مقرر کر رکھی تھی اُسکے موافق سب ملکر کارروائی کر رہے تھے۔ وہاں
کے سپاہی دفعۃً نیند سے چونک کر جو باہر نکلے تو فوراً تلواروں نے اُنھیں دائمی نیند
سُلا دیا۔ اور اگر کوئی زد سے بچ نکلا تو اُسے یہ نہیں معلوم کہ کہاں جا کر ٹھہرے اور کس
مقام سے وار کرے۔ جہاں کہیں روشنی نظر آئی وہاں چمکتے ہوے خنجر جانستاں
کارگذاری میں مصروف دکھائی دیے اور جسنے مقابلہ کرنے کی ہمت کی وہ طعمۂ
اجل بنا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں لڑائی کا خاتمہ ہو گیا۔ جو تلواروں کی آنچ سے بچ رہے
اُنھوں نے اپنے گھروں کی پوشیدہ جگہوں میں پناہ لی یا خود دشمنوں کے قیدی بن گئے
ہتھیاروں کی کھٹا کھٹ موقوف ہوئی اور آندھی بدستور نالے کرتی رہی جسکے ساتھ
مسلمان سپاہیوں کی چلاہٹ بھی مل جاتی تھی جو مال غنیمت کی تلاش میں گھوم رہے تھے
شہر کے باشندے اس خیال سے کانپ رہے تھے کہ دیکھیے تقدیر کیا دکھاتی ہے۔
گلیوں میں بگل کی آواز گونجی۔ جسکا مطلب یہ تھا کہ سب کے سب ہتھیار اُتار کر
[illegible]م چوک میں آکر جمع ہوں۔ یہاں صبح تک وہ سب سخت پہرے میں کھڑے رہے
[illegible]رف سے سپاہی گھیرے ہوے تھے۔ پو پھٹنے کے وقت ان لوگوں کو دیکھکر

کے لقب سے مشہور اور آتش مزاج و جنگجو تھا ارادہ کیا کہ ان دونوں کتھلک بادشاہوں سے لڑائی لڑنے کی بدایت میں میں ہی سبقت کروں۔ اسنے معمولی خراج ادا کرنے سے انکار کر دیا اور جب فرڈیننڈ کا ایلچی تقاضہ کرنے کو پہونچا تو اُس نے جواب دیا کہ "تم اپنے بادشاہوں سے جا کر کہدو کہ غرناطہ کے جو بادشاہ خراج دیا کرتے تھے وہ چل بسے ہمارے دار الضرب میں اب تلواروں کی دھاروں کے سوا اور کچھ نہیں بنتا ہے"۔ اور اسکے بعد اس نیت سے کہ میرے مطلب کے سمجھنے میں غلطی نہ ہو اُسنے عیسائیوں کے علاقوں میں لوٹ کھسوٹ شروع کرنے کا منصوبہ باندھا۔ جس جگہ کو اُسنے حملہ کے لیے منتخب کیا وہ زہارا تھی۔ امریکا کے ایک خداداد استعداد والے مصنف نے مسلمانوں کی آخری لڑائیوں کا قصہ خود اپنے پُر از بلاغت طرز میں بیان کیا ہے۔ ہم بھی زہارا کے حملہ کا حال اُسی مصنف یعنی واشنگٹن ارونگ کی زبان سے سناتے ہیں:۔

۱۴۸۱ء چودہ سو اسی عیسوی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی نہایت ہی متبرک عید سے صرف ایک یا دو رات بعد زہارا کے باشندے نہایت ہی گہری نیند سو رہے تھے۔ پہرے والے بھی اپنی اپنی جگہیں چھوڑ کر اُن سخت آندھیوں سے جو لگاتار تین راتوں سے چل رہی تھیں پناہ لینے کے لیے سایہ میں جا چھپے تھے کیونکہ بہت ہی کم قرینہ تھا کہ بادوباراں کے ایسے طوفان وہل چل میں کوئی دشمن باہر نکلا ہوگا۔ لیکن بُری روحیں طوفان ہی کے اندر زیادہ تر کام کرتی ہیں۔ بیچ رات میں زہارا کی دیواروں کے اندر سے ایک ایسا شور و غل برپا ہوا جو آندھیوں کے سخت جھکولوں سے بھی زیادہ ہیبت ناک تھا۔ مسلمان! مسلمان! کی مخوف صدا ہوشیار کرنے کے لیے گلیوں میں سے گونجی۔ مگر اُسکے ساتھ ہتھیاروں کی کھٹاکھٹ اور صدمے کی چلاہٹ اور فتح کے نعرے بھی ملے ہوئے تھے۔ واقعہ یہ تھا کہ مولائے ابوالحسن ایک بھاری فوج ساتھ لیکر غرناطہ سے باہر نکلا اور ابروباد کی تاریکی میں پہاڑیوں میں ہوکر اس طرح آ پہونچا کہ کسی نے

ہوئی چھتیں۔ سڈول منارے۔ بیشمار محرابیں۔ وہ اُنکے خوبصورت جھول کٹیلیاں کٹے سے
نقشے۔ وہ حوض کی خالی زمین جسمیں بارہ بے جان مصنوعی "شیر" کسی زمانہ میں لگاتار
سرد پانی اپنے منہ سے ڈالا کرتے تھے۔ اور سفید و شفاف سنگ مرمر کا دامن۔

اس دلکش صحن سے ایک دروازہ میں ہوکر جو نادر نقش و نگار سے مزین ہے
آدمی "ابن السراج" والے بڑے کمرہ میں پہونچتا ہے۔ یہ کمرہ ابن السراج کی طرف ایک
کہانی کی وجہ سے منسوب ہے اور وہ یہ کہ ابو عبداللہ کے حکم سے اس خاندان کے
لوگ اسی کمرہ کے اندر قتل کیے گئے تھے۔ پتھر کے فرش پر جو کم نما سے دھبے ہیں وہ
زود اعتقاد سیاحوں کے سامنے اس بات کی شہادت میں پیش کیے جاتے ہیں کہ اُس
مقام پر خونریزی ہوئی تھی۔ وہ خوش آیند و آرام دہ روشنی جو اس کمرہ میں سولہ ہوادار
روشندانوں سے آتی ہے اور وہ روشندان جو ستارہ شکل لگوان چھت میں بنے ہوئے
اور اُسکی نیلگوں و گلگوں محرابوں کو روشن کیے ہوئے ہیں سب اس سے ابا کرتے ہیں۔
کہ اس جگہ خونریزی ہوئی ہو۔ اور اگر تاریخ نہیں تو فیاض دلی ہمیں متقاضی ہے کہ ابو عبداللہ
کے نام و نشان پر ایسا دھبہ نہ لگایا جائے۔

وقت ہماری مساعدت نہیں کرتا ورنہ ہم اپنے ناظرین کو اُس وسیع عمارت کے
کل صحنوں اور کمروں کی سیر کرائیں ناچار اب ہم اُس سڑک پر جاتے ہیں جو لاس لیناس
کی گھاٹی کو قطع کرتی ہے اور جسکے کناروں پر انجیر، پستہ اور دہ مشت و گلاب کے
درخت لگے ہوئے ہیں۔ یہ سڑک ایک دوسری شاہی عمارت کو جاتی ہے جسکا نام
"بستان المناح" یعنی پیمایش کرنے والے کا باغ ہے۔ یہ بڑی عمارت کے متعلق
"بیرون شہر کا مکان ہے"۔ یہ عمارت اپنے بیرونی حصہ کے اعتبار سے مشرقی عمارتوں
کی سادگی کا نمونہ ہے۔ یہاں بغیر دریچوں کی دیواریں ہیں۔ زینے ہیں۔ بالاخانہ کے
برآمدے ہیں۔ محرابوں اور اور اُنکے ستونوں کے برابر سلسلے ہیں مگر سب کے سب

سوراخدار جالی پر نظر پڑتی ہے جو اس جلوخانہ کے دروازہ کے پاس سفید سنگ مرمر کے فرش میں اسلیے بنی ہوئی ہے کہ اُسکے نیچے جو بخور جلائے جاتے تھے اُنکی خوشبو اُن سوراخوں میں سے آکر اُس زنانہ کمرہ کی ہوا کو معطر کر دیتی تھی تو ہر در و دیوار قدیم زمانہ کے اُن تکلفات کی یاد دلاتی ہے۔ وہاں سے نیچے نظر دوڑاؤ تو باغ دکھائی دیتا ہے جسپر ارونؔ نے بھی وہیں سے نظر دوڑائی تھی جس زمانہ میں کہ وہ ان کمروں میں ٹھہرا ہوا تھا۔ اور اب اُسکی وجہ سے بھی یہ کمرے تاریخی یادگار ہو گئے ہیں۔ خود یہ باغ توقابلِ توجہ ہے کیونکہ وہ بے مرمت صحن سا ہو رہا ہے۔ لیکن اُسکے قرب میں بادشاہو کے حمام ہیں جنکے محرابوں میں نازک پھول پتیاں، پیچ در پیچ جالیاں اور چمکیلے پتھروں سے پچی کاری کے کام بنے ہوئے ہیں۔ وہاں ایک فوارہ ہے جسکا پانی دھیمی سُریلی آواز سے گرتا ہے گویا یہ اُس نغمہ و سرود کا ساتھ دیتا تھا جو خاتونان خلافت کے حمام کرنے یا طلائی بستروں پر آرام لینے کے وقت بالاخانہ سے شاہی ارباب نشاط چھیڑتے تھے۔ ہر نہانے کا حوض ایک ہی سفید سنگِ مرمر کا ترشا ہوا اپنے اپنے گنبددار کمرہ میں رکھا ہوا ہے اور اُن میں ستاروں اور گلابوں کی شکل کے کھلے ہوئے پھول بوٹوں میں سے روشنی آتی ہے۔

شاید اس ساری عمارت کا سب سے زیادہ مشہور حصہ صحنُ الاُسُود (شیروں والا صحن) ہے۔ جسکی وسعت صحن الآس سے کسی قدر کم ہے۔ ایکسو اٹھائیس پائے براق سنگِ مرمر کے ترشے ہوئے جو ایک ایک جگہ تین تین اور چار چار بہت ہی موزوں ترتیب سے نصب کیے گئے ہیں اُن پر آمدوں کا بوجھ سر پر لیے ہوئے ہیں تو بہت زیادہ بلند نہیں ہیں لیکن نظم و نثر میں جن چیزوں کی تعریف و توصیف حد سے زیادہ کی گئی ہے وہ اِن پایوں کے سروں کی جو مختلف وضع کے ہیں انتہا درجہ کی زیبائی و نازکی ہے۔ اُنکے پھول بوٹوں کی نزاکت و لطافت، اُنکا سنہری کام و رنگ آمیزی، اُنکی نارنگی شکل اُٹھی

کے سامنے جاکر کھڑے ہوتے ہیں جن سے دریائے ڈارو نظر آتا ہے تو یہ خیال
آتا ہے کہ یہیں سے عائشہ نے پانچ صدی پیشتر ابو عبداللہ کو ٹوکری میں رکھکر نیچے
اُتارا تھا اور یہیں بیٹھ کر چارلس پنجم نے اُس بدنصیب سلطان کے تذکرہ میں کہا تھا کہ "وہ
شخص بڑا بدنصیب تھا جس نے یہ سب چیزیں کھوئیں!" - پھر مصورِ خیال ہمارے سامنے
امریکہ کے دریافت کرنے والے کی تصویر اُسی رنگ روغن کے ساتھ جو روایتوں میں
مذکور ہے لاکر کھڑا کرتا ہے کہ وہ اسی مقام پر ایزابلا سے منت وسماجت کر رہا تھا کہ
براہِ مراحمِ خسروانہ آپ اجازت دیں کہ آپ کے تاج میں ایک اور پتھر اضافہ کیا
جائے (یعنی نئی دنیا جو ایک قیمتی جوہر ہے) - اور جب آدمی پیچ در پیچ و تنگ زینوں پر
چڑھتا ہوا برج کی چھت پر جانے لگتا ہے تو یہ خیال گذرتا ہے کہ کسی زمانہ میں جب کسی
فوج کی آمد آمد یا "وغا" میں کوئی جنگ ہوتی ہوگی تو خوبصورت خاتون اور بہادر شہزادہ
اس بلند برج پر سے کس ذوق و شوق یا تردد و انتشار کے ساتھ نظارہ کرتے ہوں گے -
یہاں سے ہماری آنکھیں پیناس کے پل کی اُس چوڑی محراب کو ڈھونڈھتی ہیں جہاں
کئی مرتبہ عربوں و عیسائیوں سے حکومت حاصل کرنے کے لیے لڑائیاں ہوئی تھیں -
اُسوقت یہ بھی یاد آجاتا ہے کہ جبوقت مایوس کولمبس دوسری سلطنتوں کے قصد سے
پاؤں گھسیٹتا ہوا اپنے منصوبے باندھتا چلا جاتا تھا کہ اس سے زیادہ مہربان بادشاہ مجھے ملینگے
جو میری دلیرانہ تجویز کا سرانجام کردینگے - ایزابلا کا پیامبر اسی مقام پر اُسے ملا تھا - ان
تخیلات کے دریا میں ڈوبتے وقت اسکی پرواہ نہیں ہوتی ہے کہ فقط اگلی روایتیں اور
دلفریب کہانیاں ہی الحمراء کی دلچسپی کا جزو ہیں -

جب اُن پیچیدہ نقشے کمروں کی بھول بھلیاں میں تجسس کرتے ہوئے آگے بڑھوگے
تو بادشاہ بیگم کا خلوتخانہ ملے گا جسکے جھروکوں کے سامنے بھی وہی منظر وغا کا نظر ہے
جو زیادہ تر فاصلہ کے باعث نہایت ہی دلفریب دلکش معلوم ہوتا ہے - جسوقت اُس

ہیں جو ایک سو چالیس فیٹ لانبا اور اسکا نصف چوڑا ہے۔ اسکے بہت زیادہ حصہ
میں ایک لانبا تالاب ہے یہ مقام آفتاب کی روشنی اور سنہری مچھلیوں کی اُچھل کود سے
بشاشت انگیز ہے۔ اس صحن کے بازوؤں اور کناروں کو فیل پائے اور اوپر کے
سائبانوں سے زینت ہے اور شمال کی طرف مربع بُرج (Comares) اُفق
آسمان کے مقابل کھڑا ہوا آسمان سے باتیں کر رہا ہے۔ یہ صحن امن وسکوت کا
مقام ہے۔ پانی کے گرنے کی مطلق آواز نہیں ہوتی کیونکہ وہ آہستہ آہستہ اُس بڑے
حوض میں گرتا ہے جس سے بلبلے تک نہیں اُٹھتے۔ لاکھوں سنہری مچھلیاں آفتاب
کی بیشمار کرنوں میں چمکتی دمکتی پھرتی ہیں۔ اور باہر کی کسی قسم کی شور و فریاد اسکی خاموشی
میں خلل انداز نہیں ہوتی ہے۔

یہاں بالکل سناٹا ہے مگر اداسی اور موت کی سی ویرانی وخاموشی نہیں برستی ہے
جو کچھ اثر دل پر پڑتا ہے وہ یہی ہے کہ گویا ہم اس محلسرا اور اس زمین کے اگلے
مالکوں کی صحبت سے متمتع ہو رہے ہیں۔ جب آدمی برقہ یعنی کشتی نما سامنے کے کمرے
میں ہو کر سفیروں اور ایلچیوں کے بیٹھنے کے کمرے میں داخل ہوتا ہے تو تصور بنی امیہ
کے خلیفہ کی تصویر کھینچتا ہے کہ گویا وہ کنارہ پر تخت شاہی پر جلوہ گستر ہے۔ جب
سیاح اوپر نظر اُٹھا کر اُس بلند گنبد کو دیکھتا ہے اور اُسکی نگاہیں اُس بڑے دیوان خانہ
میں ادھر اُدھر جاتی ہے تو کبھی اُٹھی ہوئی پٹریوں پر جی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے
کبھی خوش وضع عربی کتابوں پر بے اختیار زبان سے سبحان اللہ نکلتا ہے اور کبھی گچ کا
وہ نازک کام جس سے دیواریں مزین ہیں نگاہوں کو اپنے سے جدا ہونے نہیں دیتا۔
اور کبھی شہ نشینوں، سفید و نیلی و سنہری کارنسوں اور چھت گیریوں کو دیکھ کر بے اختیار
زبان سے واہ وا نکلتا ہے اور کبھی دائروں، تاجوں اور ستاروں کو جو گنبد آسمان کا
دھوکا دلانے کے لیے بنائے گئے ہیں دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے۔ جب ہم اُن دریچوں

اُنسے نہایت گرم موسم بھی معتدل ہوجاتا تھا اور وہ سرزمین سرسبزی وشادابی میں بیظیر تھی مسلمانوں نے اپنی مشہور عمارت الحمراء کے لیے جو مقام پسند کیا تھا وہ ایک اونچی سطح زمین نشیب وفراز کھیاروں سے گھری ہوئی ہے جسکے نیچے شمال کی جانب دریائے ڈاروَ کا پانی لہریں لیتا ہے۔ پتھر کی ٹھوس دیواریں استرکاری کی ہوئی اور تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے بُرجوں سے مضبوط کی ہوئی اُس سطح زمین کو گھیرے ہوے تھی۔ یہ گھری ہوئی جگہ تقریبًا صنوبری شکل کی ہے جو سب سے زیادہ شرقًا وغربًا طویل ہے (یعنی نصف میل کے قریب)

جو لوگ اُس احاطہ کے اندر جانا چاہتے ہیں اُنھیں پہلے ایک بھاری برج ملتا ہے جسپر نارنجی وسرخ رنگ کے بیل بوٹے بنے ہوے ہیں اور اُس میں ایک پھاٹک لگا ہوا ہے جسکا نام باب العدالة (انصاف کا دروازہ) ہے اسی کے اندر خلفا عبرانیوں کے حاکموں کی طرح انصاف کرنے کے لیے بیٹھا کرتے تھے۔ گچ کے فرش سے اٹھائیس فیٹ بلند نعل کی شکل کا ایک محراب ہے اُسکے اوپر دو پتھروں میں معنی خیز طرز پر ایک کنجی اور ایک بہت بڑے ہاتھ کی صورتیں بنی ہوئی ہیں۔ دیواروں کے اندر جب پہونچ گئے تو ایک مربع وسیع صحن میں داخل ہوے جسکے ایک جانب وہ ناتمام محل ہے جو چارلس پنجم نے تعمیر کرانا چاہا تھا۔ وہ پٹا ہوا برآمدہ جس میں ہوکر اب الحمراء کے اندر داخل ہوں گے اُس ویران عمارت کے ایک زاویہ متقاطع ہے اور اُس میں سے آدمی صحن الآس[عـ] میں (جو آس کی بیلوں کی کثرت کی وجہ سے جن سے اُسکے بازوؤں کی تزئین ہے اس صحن کا یہ نام رکھا گیا ہے) پہونچتے ہیں۔ پھر ایک تنگ راستہ سے دوسرے صحن میں جاتے

عـ اسکو فارسی میں "مورد" بضم اول وسکون ثانی مجہول وثالث ودال ابجد ایک قسم کی بیل ہے جسکے پتے نہایت سبز وشاداب اور صنوبری شکل کے ہوتے ہیں۔ اسکے پھول سفید یا گلابی اور ایک پھل میں کئی سیاہ رنگ کے بیج ہوتے ہیں۔ اسکی پتیاں۔ پھول اور بیج خوشبو اور دوا میں استعمال ہوتے ہیں۔ مترجم۔

نکل گیا اور پھر قبضہ میں آیا اور دوبارہ ہاتھ سے جاتا رہا۔ اور دوسرے مقامات جن میں سے مشہور مقام الجسرہ ہے عیسائی مملکت کا جزو ہوگئے تھے۔ لیکن اسلامی سلطنت کی وسعت پندرہویں صدی عیسوی کے تیسرے ربع میں بہت کچھ وہی تھی جو تیرہویں صدی کے نصف اول میں تھی۔

اس دور میں جو بہ اعتبار پہلے کے امن و امان کا زمانہ تھا۔ غرناطہ علوم و فنون کا مرکز ہونے میں قرطبہ کا قائم مقام تھا۔ اُسکے معمار سارے یورپ میں نامی و گرامی تھے ان لوگوں نے اُس حیرت انگیز محلسرا کو تعمیر کیا تھا جو الحمراء[1] یعنی سرخ محلسرا سو جہ سے کہلاتا ہے کہ جس مقام پر وہ بنا تھا اُسکی زمین آہن آمیز سرخ رنگ تھی۔ اس محلسرا کو اُن لوگوں نے مجلّا سنہری پھول پتیوں اور عربی جالدار محرابوں سے جو اس وقت تک سب ملکوں کے صناعوں کو متحیر کرنے والی ہیں آراستہ کیا تھا۔ خود غرناطہ بھی مع اپنے دونوں قلعوں کے بیش بہا موتی تھا۔ وہ ایک زرخیز سطح زمین کے کنارہ پر واقع تھا جو "وغا" کے نام سے شہرۂ آفاق اور برفیلے "جبل القمر" کے دامن میں ہے جو سیرا نویدا کے نام سے مشہور ہے۔ اس شہر کی بلندیوں پر سے اور اس سے بھی زیادہ الحمراء کے اوپر سے جو اُس سطح زمین پر پاسبان کی صورت ایتھنز کے اکروپلس کی طرح کھڑا ہوا ہے آنکھوں کے سامنے اس خوبصورت وغا (میدان) جس میں کہیں چشمے جاری ہیں۔ کہیں انگور کی بیلیں ہیں۔ کہیں میووں کے باغ اور کہیں نارنگیوں کے درختوں کے جھنڈ عجیب دلکش و دلفریب منظر جلوہ گر ہوتا ہے۔ اندلس میں کوئی شہر بہ اعتبار مقام یا آب و ہوا کے اس سے بہتر نہیں ہے۔ کیونکہ برفیلے پہاڑوں کی طرف سے جو خنک ہوائیں آتی ہیں

[1] الحمراء تیرھویں صدی میں بننا شروع ہوا تھا اور چودھویں صدی میں اتمام کو پہونچا۔ واشنگٹن اروِنگ نے جو شاہزادہ ڈالگروکی کے ساتھ ۱۸۲۹ء میں اس عمارت کو دیکھنے گیا تھا بہت ہی دلچسپ حال اس مقام کا لکھا ہے جسکو اس مقام کی تواریخ بھی کہنا چاہیے اور خیالی قصہ بھی۔

کے بادشاہ فرنینڈو ثالث اور اراگان کے بادشاہ جیمس اول نے بلنسیہ۔ قرطبہ۔ اشبیلیہ
اور مرشلیہ کو فتح کرلیا۔ اور اس زمانہ میں مسلمانوں کی حکومت صوبہ غرناطہ کے موجودہ
حدود پہ محدود تھی۔ یعنی جو علاقہ کہ سیرانویدا اور ساحل کے قریب المیریا سے لیکر جبل الطارق
تک ہے۔ لیکن اس حد کے اندر بھی اُنکی سلطنت ڈھائی صدیوں تک اور باقی رہنے
والی تھی۔ اگرچہ مسلمان ہر جانب سے گھرے ہوئے تھے مگر اُنھیں سپاہیوں کی کسی طرح
کمی نہ تھی۔ مفتوحہ شہروں کے باشندے یعنی اسلامی ریاستیں جو مغلوب ہوگئی تھیں اُنکے
نہایت ہی جری لڑنے والے آتے تھے اور ایک مسلمان بادشاہ جو باقی رہ گیا تھا اُس کے
قبضہ میں اپنی تلواریں ملازمت کے ذریعہ سے دینے کی درخواست کرتے تھے۔ تاریخ
میں درج ہے کہ پچاس ہزار عرب بلنسیہ سے بھاگ کر اور تین لاکھ اشبیلیہ۔ ذیریس اور
قادس سے بھاگ کر اُسکے ظل حمایت میں چلے آئے۔ بایں ہمہ غرناطہ قسطالیہ کے تاج کا
باجگذار بنایا گیا۔ بنی نصر کے خاندان کا بانی ایک عرب ابن الاحمر بڑا ہی جفاکش بادشاہ تھا
لیکن وہ عیسائیوں کی قوت کا جنکے قبضہ میں قریب قریب سارا اسپین تھا مقابلہ نہیں کر سکتا
تھا۔ گو اس نے فرنینڈو اور اُسکے بیٹے الفانسو صاحب علم کی اطاعت قبول کی اور انکو
خراج دینا منظور کیا مگر پہلے کئی بار اُنکے اتباعِ اطاعت سے گلو خلاصی حاصل کرنے کے
لیے لڑائیاں لڑ چکا تھا۔ اسی زمانہ سے عیسائی بادشاہوں نے غرناطہ کو معہ اُسکے آس پاس
کے علاقوں کے عموماً اپنے خرخشہ چھوڑ دیا۔ کیونکہ جو بہت وسیع علاقہ وہ فتح کر چکے تھے
اُنکے انتظام و انصرام اور اپنے یہاں کے مدعیان سلطنت کی سرکوبی کے کام اُنکی مشغولی
کے لیے کافی تھے۔ مسلمان وقتاً فوقتاً اپنے عیسائی پڑوسیوں سے لڑائیاں لڑتے رہے
لیکن آخرکار ماتحتی کے رتبہ پر راضی ہو بیٹھے۔ محمد عاشر نے سنہ ۱۲۶۳ء میں جو خراج بطور
شرط امن کے ادا کیا تھا اُسکی تعداد بارہ ہزار طلائی دینار تھی۔ ان دونوں صدیوں کے
اندر اسلامی حدود میں بہت ہی تھوڑی کمی واقع ہوئی۔ جبل الطارق ایک مرتبہ ہاتھ سے

کی جاتیں اس قدر زیادہ تھیں کہ کوئی تہا زیں زیادہ مدت تک اُن کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتا تھا۔

با ایں ہمہ موحدین کا ہرگز یہ خیال نہ تھا کہ اندلس کو اپنی حکومت کا مرکز بنائیں۔ وہ اُسپر افریقیہ سے بیٹھے ہوئے حکمرانی کرتے تھے جسکا نتیجہ یہ تھا کہ اسپین پر اُن کا قبضہ کمزور تھا۔ اندلس کے پرآشوب اضلاع کو وہ فرمانروا آسانی سے قبضہ میں نہیں رکھ سکتے تھے جو مُراکو سے نائب بھیجنے پر اکتفا اور وقتاً فوقتاً عیسائیوں کے حملے روکنے کے لیے مہیں روانہ کر دینے پر قناعت کیا کرتے تھے۔ جب یہ لوگ فوجیں لیکر آتے تھے تو اُنکی کوششیں عموماً کامیابی کے تاج سے قرین ہوتی تھیں۔ ان لوگوں نے ۱۱۹۵ء میں بیڈیجاز کے قریب الارقاص کے مقام پر بڑی پُرشوکت فتح حاصل کی جس میں دشمن کے ہزاروں آدمی تہ تیغ ہوئے اور بیشمار مال غنیمت پُرجوش مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ لیکن جب لاس نواس کے مصیبت خیز میدان جنگ نے ۱۲۱۲ء میں موحدین کی قسمت کا فیصلہ کیا تو جنگ کی قسمت پلٹ گئی۔ چھ لاکھ آدمیوں میں سے معدودے چندہی آدمی بچکر اس خونریزی کی داستان سنانے کو بھاگ نکلے۔ ایک شہر کے بعد دوسرا عیسائیوں کے قبضہ میں آتا گیا۔ اور اندلس میں جو افریقی تھے اُنکے آپس کی ناچاقیوں اور افریقیہ میں جو متقابل خاندان تھے اُنکے حملوں نے اندلس کے سرداروں کو جو اپنے بیرونی حاکموں کی متزلزل حکومت سے بیزار ہو گئے تھے ۱۲۳۵ء میں اسکا موقعہ دیا کہ موحدین کو اس جزیرہ نما سے نکال دیں۔ ایک عرب سردار نے جسکا نام ابن ہود تھا اپنے آپ کو جنوبی اسپین کے اکثر حصوں اور سبتہ واقع افریقیہ کا مالک بنا لیا۔ لیکن ۱۲۳۰ء ہی میں اُس نے قضا کی اس سبب سے اندلس کی حکومت غرناطہ کے سردار بنی نصر کے قبضہ میں آگئی۔

غرناطہ کی سلطنت مسلمانان اسپین کے لیے ایک آخری حصار تھی۔ اسوقت جو کچھ اُنکے قبضہ میں باقی رہ گیا تھا وہ کچھ زیادہ نہ تھا۔ ۱۲۳۸ء اور ۱۲۶۰ء کے درمیان قسطالہ

بارہویں فصل

سلطنت غرناطہ

پسنڈ جیسے سپاہیوں اور فرنینڈو اور الفانسو جیسے بادشاہوں کے ہوتے ہوئے عیسائیوں کا سارے اسپین کو پھر قبضہ میں لے آنا صرف مناسب وقت پر موقوف تھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر قوم کے لیے ایک تو نشو و نما کا زمانہ ہوا کرتا ہے اور ایک اُسکے شباب بہار کا۔ جسکے بعد خزاں و انحطاط کا موسم شروع ہو جاتا ہے جس طرح یونان پر ادبار آیا۔ جس طرح روما تباہ ہوا۔ جس طرح دنیا کی ہر قدیم سلطنت نے نشو و نما پائی پھلی پھولی۔ اور پھر نیست و نابود ہو گئی اُسی طرح اندلس میں مسلمانوں پر ادبار آ گیا۔ اُن کا وقت قریب آ گیا تھا۔ مروانیوں کے الحاق کر لینے سے پیشتر بھی اُنکے آپس میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی اور جب اُنکے بربری آقا نکالدیے گئے تب بھی اُنکی یہی حالت تھی۔ لیکن مروانین پورے طور سے جانے بھی نہیں پائے تھے کہ نئے دشمن آموجود ہوئے۔ موحدین نے جنھوں نے افریقہ سے مروانیوں کو اُکھاڑ پھینکا تھا چاہا کہ اپنے مفتوح سلف کی پیروی کریں اور اندلس کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیں۔ مسلمانوں کی سلطنت جو زمانہ دراز سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تھی اُسکے فرمانرواؤں کی باہمی نا اتفاقی نے اُسکے لے لینے کو ایک آسان کام بنا دیا تھا۔ ۱۱۴۵ء میں موحدین نے الجسرہ کو لے لیا اور ۱۱۴۶ء میں ان لوگوں نے اشبیلیہ وحراغہ پر قبضہ کیا اور بعد کے چار برسوں میں قرطبہ اور بقیہ جنوبی اسپین اُنکی حکومت کے تحت میں آ گیا۔ بعض فرمانرواؤں نے فی الحقیقت کچھ عرصہ تک اپنے آپ کو سنبھالا لیکن افریقہ کے موحدین

بارہویں فصل

سلطنت غرناطہ

ہسڈ جیسے سپاہیوں اور فرنینڈو اور الفانسو جیسے بادشاہوں کے ہوتے ہوئے عیسائیوں کا سارے اسپین کو پھر قبضہ میں لے آنا صرف مناسب وقت پر موقوف تھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر قوم کے لیے ایک تو نشوونما کا زمانہ ہوا کرتا ہے اور ایک اُسکے شباب بہار کا۔ جسکے بعد خزاں وانحطاط کا موسم شروع ہوجاتا ہے جس طرح یونان پر ادبار آیا۔ جس طرح روما تباہ ہوا۔ جس طرح دنیا کی ہر قدیم سلطنت نے نشوونما پائی پھلی پھولی۔ اور پھر نیست و نابود ہو گئی اُسی طرح اندلس میں مسلمانوں پر ادبار آ گیا۔ اُن کا وقت قریب آ گیا تھا۔ مروانیوں کے الحاق کر لینے سے پیشتر بھی اُنکے آپس میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی اور جب اُنکے بربری آقا نکالدیے گئے تب بھی اُنکی یہی حالت تھی۔ لیکن مروانین پورے طور سے جانے بھی نہیں پائے تھے کہ نئے دشمن آموجود ہوے۔ موحدین نے جنھوں نے افریقہ سے مروانیوں کو اُکھاڑ پھینکا تھا چاہا کہ اپنے مفتوح سلف کی پیروی کریں اور اندلس کو اپنی سلطنت میں شامل کرلیں۔ مسلمانوں کی سلطنت جو زمانہ دراز سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تھی اُسکے فرمانرواؤں کی باہمی نااتفاقی نے اُسکے لے لینے کو ایک آسان کام بنادیا تھا۔ ۱۱۴۵ء میں موحدین نے الجسرہ کو لے لیا اور ۱۱۴۶ء میں ان لوگوں نے اشبیلیہ و مراغہ پر قبضہ کیا اور بعد کے چار برسوں میں قرطبہ اور بقیہ جنوبی اسپین اُنکی حکومت کے تحت میں آ گیا۔ بعض فرمانرواؤں نے فی الحقیقت کچھ عرصہ تک اپنے آپ کو سنبھالا لیکن افریقہ کے موحدین

ت سے سوار زمین پر پڑے سسکیاں لے رہے رہے تھے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں
ت قتل و خونریزی ہوئی لیکن اس وجہ سے کہ مسلمان تعداد میں زیادہ تھے عیسائیوں کو
سخت مصیبت کا سامنا پڑا اور قریب تھا کہ غالب آجائیں۔ مگر ہیڈ نے بہت بلند آواز
سے خدا اور سینٹیاگو کا نعرہ مار کر لوگوں کے دل بڑھائے۔ اتنے میں الوار فینیز کمینگاہ
سے باہر نکلا اور جو دستہ سب سے زیادہ سمندر کے قریب تھا اُسی پر ٹوٹ پڑا اور
مسلمانوں نے خیال کیا کہ بہت بڑی قوت ہیڈ کی کمک کو پہونچی۔ پھر کیا تھا اُن کے
اوسان خطا ہوگئے اور لوگوں نے بھاگنا شروع کیا۔ اُدھر سے ہیڈ اور اُسکے ہمراہیوں
نے تعاقب کیا اور بُری طرح اُنکی خبر لینی شروع کی۔ اگر ہم چاہیں کہ تم کو یہ بتائیں کہ اس جنگ
میں ہر ایک شخص نے کیا کیا جوہر دکھائے تو امر محال ہے کیونکہ ہر شخص نے اسقدر عمدگی سے
سے کام کیا کہ کوئی شخص اُنکے کارنامے بیان نہیں کر سکتا ہے اور ہیڈ نے اس خوبی
کے ساتھ کارروائی کی اور مسلمانوں میں اس طرح کی خونریزی کی کہ اُسکی کلائی سے خون بہہ کر
کہنی تک پہونچا۔ اُس دن اُسکو اپنے گھوڑے بویا پر بڑا ناز تھا کہ اُس نے بڑی اصالت
دکھلائی۔ تعاقب کرنے میں وہ بادشاہ یوسف کے پاس پہنچ گیا۔ اور تین وار اُسپر کیے
مگر وہ بادشاہ تلوار کے نیچے سے نکل بھاگا کیونکہ ہیڈ کا گھوڑا اپنی رَو میں آگے جا پڑا اور جب
اُدھر سے پلٹا تو چونکہ بہت ہی تیز گھوڑا اُسکی رانوں کے نیچے تھا اسلیے وہ اسقدر دور نکل
تھا کہ ہاتھ نہیں آسکتا تھا۔ اور وہ ایک قلعہ میں پہونچ گیا جو عیارہ کہلاتا تھا۔ اسلیے کہ عیسا
مارتے اور قتل کرتے ہوئے بہت دور نکل گئے تھے۔ عیسائیوں نے اُنھیں دم
نہیں دیا یہانتک کہ پچاس ہزار میں سے شاید پندرہ ہزار بھی بچکر نہیں گئے ہونگے۔
لیکن جنگ کی قسمت متلون ہوا کرتی ہے۔ آخرکار حملہ آوروں نے ہیڈ کے سپا
کو شکست دی اور وہ جولائی ۱۰۹۹ء میں غم سے مرگیا۔ لوگ اُسکی لاش کو اُٹھا لےگئے
سڑنے سے محفوظ رکھنے کے لیے وہ مصالحوں سے بھری گئی اور برابر اُسکی حفاظت

کے گرجا میں جمع ہوئے اور پیر پادری ڈان ہیرونی مو نے صبح کی مناجات گائی ۔ سب نے گناہوں کے اقرار اور توبہ و نجات حاصل کرنے کی رسمیں ادا کیں۔ پیر پادری نے بہت بڑا پروانہ بیگناہی کا ان لوگوں کو دیا۔ اُس نے کہا کہ جو شخص زخم سامنے کیے ہوئے لڑتا ہوا مریگا میں اُسکے گناہوں کو اپنے سر لیونگا اور خدا اُسکی روح کو اپنے پاس رکھے گا۔ پھر اُسنے کہا کہ او ہیڈ ڈان راڈرگیو! میں تم سے ایک عنایت کا خواستگار ہوں۔ آج صبح کو میں نے تمھارے لیے مناجات گائی ہے۔ تم مجھے اسکی اجازت دو کہ اس جنگ میں پہلے زخم میرے ہاتھ کے لگیں۔ ہیڈ نے خدا کے نام پر اس درخواست کو منظور کیا۔ بالجملہ جب سب تیار ہوگیا وہ سب اُس پھاٹک سے باہر نکلے جو (باب الافعی) سانپ کا دروازہ کہلاتا ہے کیونکہ مسلمانوں کی بہت بڑی طاقت اُسی جانب تھی۔ اور تھوڑے سے آدمیوں کو اُس پھاٹک کی حفاظت پر متعین کر دیا۔ الوار فینیز اور اُسکی جماعت پہلے سے باہر نکل کر کمینگاہ میں بیٹھی تھی۔ جو لوگ میرے ہیڈ کے ساتھ باہر نکلے تھے اُنکی تعداد تیس کم چار ہزار تھی۔ یہ لوگ طیب خاطر سے پچاس ہزار پر حملہ کرنے کو باہر نکلے تھے۔ یہ سب تنگ جگہوں اور دشوار گذار دروں میں ہوکر گذرے اور کمینگاہ کو بائیں جانب چھوڑ کر داہنے ہاتھ کی طرف حملہ کیا تاکہ مسلمان اُنکے اور شہر کے بیچ میں ہو جائیں۔ ہیڈ نے عمدہ ترتیب سے سپاہیوں کو کھڑا کیا اور پیرو برمودا کو نشان لینے کا حکم دیا۔ مسلمانوں نے جب یہ دیکھا تو سخت متحیر ہوئے۔ ان لوگوں نے جلدی جلدی گھوڑوں پر زینیں کسیں اور اپنے خیموں سے باہر نکل آئے۔ تب ہیڈ نے اپنے نشان کو آگے بڑھانے کا حکم دیا اور پیر پادری ہیرونی مو نے اپنی جماعت کے ساتھ گھوڑے کو آگے بڑھایا اور اس ہوشیاری سے حملہ کیا کہ بہت جلد دونوں فوجیں مل گئیں۔ اُسوقت تم دیکھتے کہ بہت سے گھوڑے میدان جنگ میں دوڑتے پھرتے تھے جن کی زینیں پیٹیوں سے کھسک کر پیٹوں سے چپکی ہوئی تھیں اور

بلنسیہ کے مضبوط مقام سے سِڈ نے آس پاس کی سلطنتوں کو زیر کرنا شروع کیا
وہ دینیا کے مقابلہ میں لڑا اور زَیُوٹیا سے صف آرا ہوا اور جاڑے بھر وہیں قیام کیا
اور اُسکو سخت نقصان پہونچایا یہاں تک کہ اُوری ہولا سے زیوٹیا تک کوئی دیوار کھڑی
باقی نہ رہی کیونکہ اُس نے سب کو ڈھا دیا اور اُس نے کُل مالِ غنیمت اور قیدیوں کو
بلنسیہ میں لاکر فروخت کیا۔ لیکن ان مہموں میں سے ایک میں تھوڑے عرصہ کے لیے
اُسکا دار السلطنت اُسکے ہاتھ سے نکل گیا۔ ۱۰۹۰ء میں الفانسو نے پھر اسپر
نظر عنایت کی اسکو چند قلعے عطا کیے اور فرمان صادر کیا کہ جو کچھ سِڈ فتح کرے وہ اُسی
کی جائداد سمجھی جائے۔ گویا یہ سمجھنا چاہیے کہ اُسنے سِڈ کو قریب قریب خود مختار رئیس
تسلیم کرلیا۔ مگر تھوڑے ہی دن بعد وہ بادشاہ پھر اپنے قوی [illegible] سے بدگمان ہوگیا۔ سِڈ
شمال کی جانب گیا ہوا تھا اسلیے بادشاہ نے عمدہ موقع دیکھکر اُسکے خاص مقبوضہ شہر
بلنسیہ کا محاصرہ کیا۔ مبارز خواہ یہ حال سنکر طیش میں آگیا اور انتقام لینے کے طور پر
الفانسو کے اضلاع نجیرا اور ریکلیے ہارا کو تلوار کی آنچ اور آگ سے تباہ اور لوگرونو
کو ویران کرکے زمین کے برابر کردیا۔ جسکو لاطینی کی پرانی کتاب گِسٹا میں اس طرح لکھا ہے
"ہیبت ناک و بیرحمانہ غارتگری سے اُسنے اُس سرزمین کو تباہ و خراب کردیا اور اُسکی
ساری دولت چھین کر اپنے قبضہ میں کرلی"۔ الفانسو جلدی سے بلنسیہ کا محاصرہ ترک
کرکے خود اپنے ملک کو بچانے کے لیے واپس آیا۔ لیکن سِڈ چونکہ اپنا مطلب پورا
کرچکا تھا اسلیے دوسری راہ سے واپس آیا اور بلنسیہ کے پھاٹکوں کو اپنے لیے بند پایا۔
اسکے بعد نو مہینہ کا یادگار محاصرہ شروع ہوا۔ جسکے اثنا میں بلنسیہ کے لوگوں
نے بھوک اور پیاس کی سختیاں جھیلیں مگر سِڈ نے اپنا بیرحمانہ محاصرہ جو شہر پناہ کے
ہر جانب تھا باقی رکھا۔ محصورین فاقوں سے مرنے لگے اور جو لوگ [illegible] باہر نکل آتے
تھے یا جنکو شہر کے لوگ فضول بوجھ سمجھکر باہر نکال دیتے تھے وہ یا تو قتل ہوتے تھے یا

اور الوار الویرز۔ اور الوار سالویڈورنس۔ اور گلین گارشیا اراگان کا رہنے والا۔ اور
تیلز میوناز بارزخواہ کا بھتیجا تھا۔ میرا سِڈ جدھر رخ کرتا تھا اُدھر مسلمان راستہ چھوڑ
دیتے تھے کیونکہ وہ اُنھیں بیرحمی سے صاف کرتا جاتا تھا۔ اور لڑائی ہو ہی رہی تھی کہ
مسلمانوں نے الوار فینیز کے گھوڑے کو مار ڈالا اور اُسکا نیزہ ٹوٹ گیا تھا اور وہ پیادہ پا
تلوار سے لڑ رہا تھا۔ میرا سِڈ یہ حال دیکھکر ایک غازی کے نزدیک جو عمدہ گھوڑے پر
سوار تھا جا پہونچا اور اپنی تلوار سے اُسکے داہنے ہاتھ پر ایسی ضرب دی کہ اُسکے
پُرزے اُڑ گئے اور اُسکا گھوڑا الوار فینیز کو پکڑ دیا کہ لو میاں اسپر سوار ہو کیونکہ تم
میرے داہنے بازو ہو"

سِڈ کی زندگی کا بڑا کارنامہ بلنسیہ کی فتح تھی۔ ملکی دقتوں کے زور سے وہ بلنسیہ کے
مسلمان بادشاہ کا سرقسطہ کے بادشاہ کی طرف سے حامی و نگہبان مقرر ہوا۔ یہ پہلی مرتبہ
بلا مخالفت اور امن کے ساتھ داخل ہوا۔

اسکے بعد سِڈ بلنسیہ پہونچا اور بادشاہ یحییٰ بڑے اعزاز کے ساتھ اُس سے ملا اور
اُس سے معاہدہ کیا کہ فی ہفتہ چار ہزار درہم نقرئی ادا کریگا اور سِڈ اسکے معاوضہ میں قلعجات
کو اُسکی اطاعت میں لے آئے تا کہ قلعہ دار وہی محصول اُسے دیا کریں جو بلنسیہ کے
پہلے بادشاہوں کو دیتے تھے اور سِڈ سب لوگوں کے مقابلہ میں چاہے وہ مسلمان ہوں اور
چاہے عیسائی اُسکی حفاظت کرے اور بلنسیہ کو اپنا وطن قرار دے اور اپنا مال غنیمت
فروخت کے لیے وہیں لایا کرے اور اپنے انبار خانے وہیں قائم کرے۔ یہ معاہدہ ضبط
تحریر میں لایا گیا اور دونوں جانب سے وہ مکمل ہو گیا۔ میرے سِڈ نے اُن سب لوگوں کو
جو قلعجات پر قابض تھے کہلا بھیجا کہ بلنسیہ کے بادشاہ کو اُسی طرح سے محصول ادا کریں
جس طرح سے وہ اس سے پیشتر ادا کیا کرتے تھے۔ سب نے اُسکا حکم مان لیا۔ اور
ہر ایک نے اُسکی دوستی حاصل کرنے میں دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کی۔

حسین وہ گر جاتے مگر اسپر بھی اُسکے دست و بازو پر کچھ اثر نہ ہوا۔ کہیں نیزہ نے اُسکو
زخم پہونچایا اور نہ وہ لوگ اُسکو گرا سکے اور نہ اُسکے ہاتھ سے علم چھین سکے۔ کیونکہ وہ بڑا
بہادر اور قوی اور عمدہ سوار اور بڑے دل کا آدمی تھا۔ اور ہند نے جب بکو اس طرح سے
دشمنوں میں محصور دیکھا تو اُس نے اپنے لوگوں کو آواز دی کہ اُسکی مدد کے لیے آگے بڑھو۔
اسپر وہ لوگ اپنی ڈھالوں کو سینے کے آگے رکھے اور نیزوں کو جن میں پھنکے لگے ہوے تھے
جھکائے آگے کی طرف جھکے ہوے آگے بڑھے۔ یہ سب تین سو نیزہ بردار تھے اور ہر
شخص نے پہلے ہی حملہ میں اپنے مقابلہ کے مسلمانوں کو موت کا مزہ چکھایا۔ بیار زخواہ نے
آواز دی کہ بہادرو اگر نیکوکاری کو دوست رکھتے ہو تو ان لوگوں کو صاف کردو میں
روئی ذوانز بیوار کا ہند ہوں۔ اُسدن بہت سی ڈھالوں میں سوراخ ہوے۔ بہت سے
چار آئینے ٹوٹے بہت سے سفید پھنگے خون سے سرخ ہوے اور بہت سے گھوڑے بے سوار
رہ گئے۔ بد اعتقادوں نے محمدؐ کو پکارا اور عیسائیوں نے یسُوع کو۔ اور طنبور و شہنائی
مسلمانوں سے اِس کی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ اور بیرے ہند اور اُسکی جماعت نے
بیرد بر مونڈ کی مدد کی پر کی۔ یہ لوگ مسلمانوں کی جماعتوں میں گھس کر لوگوں کو راستہ میں قتل کرتے
ہوے گئے اور پھر اسی طرح سے گھوڑوں پر چڑھے ہوے واپس آگئے۔ ان لوگوں نے
اس حالت میں تیرہ سو آدمی قتل کیے۔ اگر تم جاننا چاہو کہ اُس دن کے نیکوکار لوگ
کون تھے تو مجھے مناسب ہے کہ تمھیں بتادوں۔ کیونکہ اگرچہ وہ سب دنیا سے چل بسے
لیکن یہ نہیں کہنا چاہیے کہ جن لوگوں نے اچھے کام کیے ہیں اُنکے نام بھلا دیے جائیں
اور جو لوگ کہ خود نیک کام کر چکے ہیں یا جنھیں کرنے کی امید ہے وہ بھی اسکو اچھا سمجھیں گے
اسلیے کہ اگر اچھوں کے کارنامے طاقِ نسیاں پر رکھدیے جائیں تو وہ اس طرح بھلائی کرنے
کے پابند نہ ہوں۔ ان میں ایک تو میرا ہند عقابِ جنگ کے وقت کا عمدہ آدمی جو اپنی
لمبی کالی زرہ میں چھپا ہوا خوب لڑا اور اودو کی خبر لیا۔ اور مارٹین اینٹولی نیز

اور انھیں دعا دی - ان کا ایک دوسرے سے جدا ہونا ویسا ہی تھا جیسے
زندہ گوشت سے ناخن - وہ رویا اور پھر پھر کر انھیں دیکھتا ہوا سدھارا - اسپر
الوارفنیز نے اسکے پاس آکر کہا کہ میرے ہیڈ تمھاری جرأت کہاں چلی گئی -
تم اچھا نصیب لیکر اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوے ہو - اب صرف راستہ
کا خیال کرو - یہ غم مبدل بخوشی ہو جائیں گے "

شمال کے سلمان بادشاہوں میں سے سب سے قوی سرقسطہ کا بادشاہ تھا - ہیڈ نے
اسکے یہاں ملازمت کی درخواست کی جو بڑی مسرت کے ساتھ منظور کی گئی - ہیڈ نے
اپنے ساتھیوں ہی کو ساتھ لیکر اراگان میں سخت لوٹ مچائی اور اس قدر تیزی سے گھوڑے
پر گیا کہ اُس ملک کے اک بڑے وسیع قطعہ کو پانچ دنوں میں طے کیا اور قبل اسکے کہ عیسائی
آدمی جمع کریں وہاں سے دور نکل گیا - سلمانوں کا سپہ سالار بنکر برتلونا کے کونٹ پر چڑھائی
کی اور اُسپر بڑی بھاری فتح پائی - اور کونٹ کو اپنی طرف کر لیا - اسکی کیفیت کہ ہیڈ اور
اسکے خوشیاں منانے والے ساتھی کس طرح میدان جنگ میں کامیاب ہوے "کرانکل"
کی عبارت میں ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں :

" پیرو برمیڈز سے ضبط نہ ہو سکا - اُس نے علم ہاتھ میں لیکر نعرہ مارا کہ خدا
تمھاری مدد کرے او ہیڈ مبارز خواہ - میں تمھارے علم کو اُس قلب لشکر میں رکھونگا
اور تم کو جسپر اسکی حفاظت فرض ہے میں دیکھوں گا کہ کیونکر اسکی حفاظت کرتے ہو -
یہ کہکر اُس نے گھوڑے کو آگے کی طرف بڑھانا شروع کیا - ہیڈ نے اُسے پکارا
کہ ٹھہر جاؤ - کیونکہ اُسکو دوست رکھتا تھا : لیکن پیرو برمیڈز نے جواب دیا کہ اب
مجھے کوئی شے ٹھہرا نہیں سکتی ہے - یہ کہتا ہوا وہ آگے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور اپنے
علم کو مسلمانوں کی بڑی جماعت کے بیچ میں لے گیا - مسلمان اُس علم کو لینے کے لیے
اُسپر ٹوٹ پڑے اور چاروں طرف سے اُسے گھیر کر بہتسے وار اُسپر کیے

خدا کا شکر کیا کہ اس وقت میں نے اپنے ہیڈ کا چہرہ دیکھا۔ سیڈ نے جو کچھ اُس پر گزری تھی سب بیان کر دی اور کہا کہ اب میں خارج البلد ہوں۔ پھر اُس نے پچاس پارک اپنی طرف سے اور سو ڈونا زینیا اور بچوں کی طرف سے اُسکے نذر کیے اور کہا کہ پیر و مرشد میں دو لڑکیوں کو آپ کی حفاظت میں چھوڑے جاتا ہوں آپ اِن بچوں اور میری بیوی اور اُسکی سہیلیوں کی خبر لیتے رہیے گا۔ جب یہ روپے خرچ ہو جائیں اور میں نہ ہوں تو آپ کشادہ دلی سے انھیں خرچ دیں۔ آپ انکے لیے جو کچھ خرچ کریں گے اُسکے بدلے خانقاہ کو میں ایک ایک کے چار چار دونگا۔ پادری نے نہایت خوشی کے ساتھ اسکا وعدہ کیا۔

یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ڈونا زینیا اپنے ساتھ دونوں بچیوں کو لیے ہوے آ پہونچی اور زار و قطار روتی ہوئی گھٹنوں کے بل اپنے شوہر کے سامنے جُھکی اور اُسکے ہاتھ کو بوسہ دینا چاہا۔ پھر کہنے لگی اے لو اب تکو دشمنوں نے اس ملک سے نکلوا دیا۔ یہاں میں اکیلی ننھی ننھی بچیوں کو لیکر رہوں اور تمھاری زندگی ہی میں مجھ میں اور تم میں جدائی ہو۔ پاکدامن مریم کا واسطہ۔ مجھے اب یہ تو بتاؤ کہ میں کیا کرونگی۔ سیڈ نے بچوں کو گود میں لے لیا اور اُنھیں سینے سے لگا کر رونے لگا۔ کیونکہ جان سے عزیز رکھتا تھا۔ جب آنسو تھمے تو اُس نے کہا کہ خدا اور پاکدامن مریم کی عنایت سے میں اپنے ہاتھ سے ان بچیوں کا بیاہ کرنے کو اور اے میری معزز بیوی تیری خدمت کرنے کو ابھی زندہ رہوں گا کیونکہ ہمیشہ سے میں تم کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتا ہوں۔"

"اُس دن خانقاہ میں نیکوکار رہا رز خواہ کے لیے بہت بڑی ضیافت کا سامان کیا گیا اور سینٹ پڈرو کا گھنٹہ خوشی کے نعرے بلند کرتا رہا۔ اس اثنا میں سارے قسطالہ میں یہ خبر مشہور ہو گئی تھی کہ ہیڈ اُس ملک سے اس طرح

لاٹ ماری گر کو اڑکیب کہلاتے ہیں وہ تو اچھی طرح سے بند تھے۔ اُس وقت کسی گھر سے نو برس کی ایک لڑکی نکل کر آئی اور اس سے کہنے لگی " او سیڈ بادشاہ نے ہمکو منع کر دیا ہے کہ تم سے ملیں نہیں۔ ہماری مجال نہیں ہے کہ تمھارے لیے اپنے کواڑ کھولدیں۔ اس لیے کہ ہمارے مکان چھن جائینگے اور قیمتی اور چیزیں ہیں وہ بھی جائیں گی اور ہماری آنکھیں بھی۔ سیڈ ہماری برائیاں تمکو مدد نہیں پہونچانے کی لیکن خدا اور اسکے سب اولیا تیرے ساتھ رہیں وہ لڑکی یہ کہکر اپنے گھر واپس چلی گئی۔ اور جب سیڈ کو بادشاہ کی کارروائی کا حال معلوم ہوا تو اُس دروازے سے اُس نے مُنہ موڑا اور سینٹ میری کی طرف روانہ ہوا وہاں پہونچکر گھوڑے سے اُتر پڑا اور جھک کر تہ دل سے دعا کی۔ اسکے بعد پھر سوار ہوا اور شہر سے باہر نکلا اور اپنا خیمہ آرلینزان کے قریب ریتے میں نصب کرایا۔ میرے سیڈ نے یعنی اُس شخص نے جس نے پہلے پہل اچھی گھڑی میں تلوار باندھی تھی ریت پر ٹھہرنے کا بندوبست کیا۔ کیونکہ وہاں کوئی ایسا نہ تھا جو اُسے اپنے گھر کے اندر جگہ دے لیکن ایک عمدہ جماعت اُسکے ساتھ تھی۔ وہاں وہ ایسا ٹھہرا ہوا تھا کہ گویا کوہستان کے بیچ میں ہے۔ ۰۰۰۰

جس وقت مرغ زور زور سے بانگ دے رہے تھے اور پو پھٹنا شروع ہوئی تھی یہ نیکو کار بہادر سینٹ پڈرو کے گرجا میں پہونچا وہاں کا پادری جس کا نام ڈان سانس یو ڈو تھا فجر کی نماز پڑھا رہا تھا اور ڈونا زمینا (سیڈ کی بیوی) اور اسکی پانچ اچھی خاندانی سہیلیاں پادری کے ساتھ خدا اور سینٹ پیٹر (پطرس حواری) سے میرے سیڈ کی مدد کی دعا مانگ رہی تھیں۔ جب اُس نے پھاٹک پر سے آواز دی اور وہ سب اُسکی آواز تو پہچانتے ہی تھے تو وہ پادری کیا ہر گی خوشی سے اُچھل پڑا۔ وہ سب مشعلیں اور بتیاں لیے ہوئے باہر نکل آئے۔ پادری نے

خیال رکھو کہ ہمارے راستہ میں اُنپر کسی طرح کا ظلم نہ ہونے پائے۔ اسکے بعد اُس نے اپنا گھوڑا مانگا۔ اس وقت اک بڑھیا نے جو اُسکے دروازے پہ کھڑی تھی کہا کہ "اچھی ساعت میں جاؤ اور جو چاہو لوٹ لو"۔ اس کہاوت کے ساتھ وہ یہ کہتا ہوا گھوڑے پہ سوار ہوا "دوستو! خدا کے فضل سے ہم بڑے اعزاز اور بڑے منافع کے ساتھ قسطالہ کو واپس آئیں گے۔ اور جب یہ لوگ بیوار سے باہر نکلے تو اُنکے داہنے جانب سے اور جب برگاس پہونچے تو بائیں جانب سے ایک کوّا اُڑا۔"

"میرا ہنڈ برگاس داخل ہوا اور اُسکے جلو میں ساٹھ جھنڈے تھے۔ مرد اور عورتیں اُسکے دیکھنے کو باہر نکلیں۔ اور برگاس کے مرد اور برگاس کی عورتیں اپنے اپنے دریچوں میں رو رہی تھیں۔ اسقدر اُنکو غم تھا۔ اور سبنے ایکدل ہوکر کہا" اللہ! کیسا اچھا ہیرو ہے اگر اسکو صرف ایک اچھا آقا ملتا!! اور ہر شخص خوشی سے اُسکو اپنے گھر بلا لینا چاہتا تھا مگر کسی کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہوئی کیونکہ ڈان الفانسو بادشاہ نے غیظ کی حالت میں برگاس میں خطوط بھیجے تھے کہ کوئی شخص ہنڈ کو اپنے مکان میں ٹھہرنے نہ دے اور جو شخص اس حکم کی خلاف ورزی کرے گا اُسکی ساری املاک ضبط کیجائے گی اور علاوہ یہ یں آنکھیں نکال لیجائیں گی۔ ان عیسائیوں کو اس سے بہت غم تھا اور جب وہ اُنکے قریب پہونچا تو لوگ چھپ گئے۔ اس لیے کہ وہ اُس سے باتیں کرنے کی مجال نہیں رکھتے تھے اور میرا ہنڈ اپنے پوسیڈا کی طرف سدھارا اور جب دروازے پہ پہونچا تو بادشاہ کے خوف سے کواڑ بند پائے۔ اسکے آدمیوں نے چلا کر آواز دی لیکن اندر والوں نے کچھ جواب نہیں دیا۔ ہنڈ اپنے گھوڑے کو کواڑوں کے نزدیک لے گیا۔ اور رکاب سے پانوں نکال کر دروازے میں

"ہنڈ نے اپنے سارے دوستوں، رشتہ داروں اور باج گزاروں کو بلا بھیجا اور اُن سے
بیان کیا کہ بادشاہ ڈان الفانسو نے مجھے اپنے ملک سے خارج کر دیا ہے۔ اور اُن سے
پوچھا کہ تم سے کون شخص اس اخراج میں میرا ہاتھ دیتا ہے اور کون گھر میں رہنا
پسند کرتا ہے؟ الوار فے نیز نے جو اُسکا بھتیجا تھا سامنے آکر کہا کہ اے ہنڈ ہم تو
تیرے ساتھ جائیں گے چاہے تو ویرانے میں جائے اور چاہے آبادی میں۔ اور
کبھی تیرا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ ہم اپنے خچر اور گھوڑے، اپنے مال اور اسباب
تیرے کام میں لگائیں گے۔ اور جب تک ہماری جانیں باقی رہیں گی تیرے
خیر خواہ، دوست اور تابع فرمان رہیں گے۔" پھر سب لوگوں نے الوار فے نیز
کے قول کی تصدیق کی اور ہنڈ نے اُنکی محبت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ کبھی وہ
وقت بھی آئے گا جبکہ میں تم کو اسکا صلہ دوں گا۔"

"اور جب وہ چلنے لگا تو مُڑ کر اپنے گھر پر نگاہ دوڑائی اور جب اُس نے
دیکھا کہ اسکا بڑا کمرہ سنسان اور اثاث البیت کے صندوق خالی اور دروازے
کھلے پڑے ہیں، نہ کھونٹیوں پر چُغے لٹکتے ہیں نہ سائبان میں بیٹھنے کے سامان ہیں
اور نہ اڈوں پر باز۔ اُسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اُسکی زبان سے یہ جملہ
نکلا: "یہ سب میرے دشمنوں نے کیا ..... ہر حال میں خدا کا شکر ہے" اسکے
بعد وہ مشرق کی طرف پھرا اور رکوع میں جا کر کہا "اے مادرِ متبرک مریم۔ اور
سارے اولیا۔ خدا سے میرے لیے دعا کرو کہ وہ مجھے ایسی طاقت بخشے کہ
سارے بت پرستوں کو تباہ کر دوں۔ اور اُن سے اسقدر فتوحات ہاتھ آئیں
کہ اُن سے اپنے دوستوں کو معاوضہ اور اپنے سارے پیروؤں اور معاونوں کو
صلہ دے سکوں۔ اسکے بعد اُس نے الوار فے نیز کو بُلایا اور اُس سے کہا کہ بھتیجے!
بادشاہ نے جو ہم پر ظلم کیا ہے اُس میں غربا کی مطلق شرکت نہیں ہے۔ اس لیے اب

واقعات تفصیل سے بیان ہوئے ہیں لیکن بااینہمہ اُسکی سچی ناموری کی صفت اسکی ساری تنقیصوں و تحدیدوں کے ساتھ بخوبی قائم رکھی گئی ہے اور یہ کتاب اُس ہلچل کے زمانے اور بہادرانِ اسپین کے سب سے بڑے شخص کی نہایت ہی حیرت انگیز تصویر ہے۔

صرف سڈ ہی کے قصہ سے ایک جلد پوری ہو سکتی ہے۔ یہاں جو کچھ ہم کوشش کرسکتے ہیں وہ یہ ہے کہ کرانیکل کی نہایت ہی واضح مقاموں سے کچھ انتخاب کرکے ناظرین کے سامنے پیشکش کریں۔ اس نامآور کے ایام طفولیت خلاف قیاس کہانیوں میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ وہ تاریخ کے صفحوں پر پہلے پہل سنہ ۱۰۶۴ء میں دکھلائی دیتا ہے۔ اس وقت یہ شخص اگرچہ بیس برس سے زیادہ کا نہ ہوگا لیکن تاہم نوار کے ایک نائٹ سے کشتی جیتنے نے اسکو مبارزخواہ کا خطاب دلوا دیا اور اسکے تھوڑے ہی عرصہ بعد وہ قسطالہ کی فوجوں کا سپہ سالار مقرر ہوگیا۔ قسطالہ کا بادشاہ سینکو اسی کی مدد سے اپنے بھائی الفانسو لیون کے بادشاہ پر غالب آیا۔ یہ غلبہ اگرچہ نادانستہ و فوری حملہ کے ذریعہ سے حاصل ہوا جس میں بہت زیادہ دغا و فریب کا شائبہ تھا۔ لیکن اُس اکھڑپن اور جنگجوئی کے زمانہ میں لوگ اسی کو فن جنگ کا کمال سمجھتے تھے۔ جب سینکو بیلیڈو کے ہاتھ سے زیمورا کے اندر قتل ہوا تو سڈ اُس کے جانشین کی ملازمت میں داخل ہوگیا۔ اور یہ وہی الفانسو تھا جسکو اُسنے جلاوطن کیا تھا۔ پہلے پہل تو بادشاہ نے اس مغلوب نہ ہونے والے بہادر کا اپنے دربار میں آنا بہت ہی اچھا سمجھا اور خود اپنی رشتہ کی بہن سے اُسکا بیاہ کردیا لیکن حاسدوں رقیبوں نے آخر کو بادشاہ کا دل چہ براڈریگو کے ساتھ اسکے گذشتہ مظالم کو یاد کرکے کسی قدر منحرف تھا ہی بالکل پھیر دیا اور سنہ ۱۰۸۱ء میں سڈ اُسکے ممالک محروسہ سے نکال دیا گیا۔ کرانیکل میں اُسکے الوداع کا قصہ اس طرح لکھا ہے :-

انکی شر بار آنکھوں کا تصور کر کے ہمیں مزے لینے دو۔ ہم اُن سے فلسفی خیال یا پولیٹکل
اکانومی کے اصولوں کے سخت پابند ہونے کی توقع نہیں رکھتے ہیں۔ وہ جس وضع کے
ہیں ہم اُسی پر پورے قانع ہیں یعنی ہیرو۔ لوگوں کے بہادر وجری پیشوا۔

ہیڈ اسپین والوں کے لیے ایک اصلی ہیرو تھا اولاً اس وجہ سے کہ وہ ایسی
شان و شوکت کے ساتھ لڑا اور ایک زمانہ میں یہی بات تقدس کا مستحق ٹھہرانے کے
لیے کافی سمجھی جاتی تھی۔ ثانیاً اس سبب سے کہ مذہبی کہانیوں والے برنارڈو ڈل کارپیو
اور اصلی فرنینڈو گاتر لیز کی طرح سے یہ شخص قسطالہ کا پشت و پناہ تھا۔ اور لیون کے
بادشاہ کا کھلے بندوں مقابلہ کر کے اُس نے اُس رقابت کو زندہ کیا تھا جو قدیم ایام
سے قسطالہ والوں کو اپنے اُن صاحب قوت پڑوسیوں کے ساتھ تھی جنھوں نے انکا
علاقہ دبا لیا تھا۔ اور ثالثاً اس وجہ سے کہ قومی گیتوں کے مصنف اسکو بھول گئے تھے
کہ وہ زمانۂ دراز تک عربوں کا دوست رہا تھا یا اُن لوگوں نے قصداً اس واقعہ کو
نظر انداز کر دیا تھا اور اُسکو صرف اسی اعتبار سے یاد کیا کہ وہ عیسائیوں کا بہت بڑا
پشت و پناہ کافروں کے مقابلہ میں تھا۔ لیکن وہی امر جس نے اُسکو خصوصیت
کے ساتھ قسطالہ والوں کا ممدوح بنا دیا یعنی شاہ الفانسو سے اُسکی نافرمانی اس کا
باعث ہوا کہ کرونیکا جنرل (جس کا کرانیکل آف دی ہیڈ خلاصہ ہی) کے مصنف کے نزدیک اُسکو
ایک ناقص ہیرو ثابت کرے۔ وہ مصنف یا مولف یعنی الفانسو صاحب علم لیون و
قسطالہ کا بادشاہ ہیڈ کی گستاخانہ خودسری کو جو اُس نے خود اُسی کے سلف چھٹے الفانسو
کے مقابلہ میں ظاہر کی تھی پسند نہیں کر سکتا تھا۔ اسی وجہ سے کرانیکل کے اُس ترجمہ میں
جو سودے نے کیا ہے (اور جو پوام آف دی ہیڈ وغیرہ کے انتخابوں سے مالا مال ہے)
اُن آلفوں اور قصے کہانیوں کی حد سے زیادہ قدر و منزلت سے احتراز ہے جو ہیڈ سے
متعلق ہیں اس کتاب میں جس میں ہیڈ کی اچھائی کے سوا اور سب باتیں موجود ہیں

اپنے نام آور کو تقدس کا لباس پہنایا اور ولایت کی ساری مکاریوں سے آراستہ کر دیا ہے
مگر وہ اسکو بھول گئے ہیں کہ ان میں سے بہتیری نیکیوں کو خود سِڈ یا اسکے معاصر قسطالہ والے
نہیں سمجھتے تھے اور نہ انکی قدر کرتے تھے۔ عربی مورخین عموماً زیادہ تر قابل اعتماد ہیں لیکن ایک
ایسے عیسائی کے تذکرہ میں جس نے بلنسیہ کے مسلمانوں کو ایسے روز بد دکھائے ہوں جیسے اس
نامی کیمپیڈر نے انکا فیصلہ بمشکل تعصب سے خالی ہو سکتا ہے۔ با ایں ہمہ وہ بھی اسے خدا کی
ایک عجیب نشانی کہتے تھے۔

اس نکتہ چینی کے زمانہ میں اکثر ہم اسپر مجبور کیے جاتے ہیں کہ اپنے بچپن کی تاریخوں
کے نہایت ہی دلربا روایتوں کو افسوس کے ساتھ چھوڑ بیٹھیں اور بیچارہ سِڈ بھی اس
قاعدہ سے نہ بچا۔ مشرقی زبانوں کے ایک نامی عالم نے ایک خاص کتاب یہ ثابت
کرنے کو لکھی ہے کہ وہ رعب دار بارز خواہ کسی طرح ویسا ہیرو (نام آور) نہ تھا جیسا وہ
فرض کر لیا گیا ہے اور وہ ایک دغاباز و بے رحم شخص تھا۔ قربان گاہوں کی بے حرمتی کرنے
والا اور خود اپنے اچھے دین کا خلاف کرنے والا۔ اور پروفیسر ڈوزی اسکے قائل ہیں
کہ سِڈ کی انوکھی تواریخ محض اختراعی ہے اور انھوں نے "اصلی سِڈ" کے حالات ان دعوٰی
دینے والے بیانات کو باطل کرنے کے لیے لکھے ہیں اُنھوں نے اپنی نکتہ چینیوں کی بنیاد
عربی مورخین کو قرار دیا ہے اور انکی قومی و مذہبی طرفداری پر بھی پروفیسر صاحب انکی
ایسی اندھی تقلید کرتے ہیں جیسی کہ تعلیم یافتہ لوگ "کرانکل آف دی سِڈ" (روزنامچہ سِڈ)
کی۔ با ایں ہمہ حیرت انگیز یہ امر ہے کہ جو فرق کہ "اصلی سِڈ" اور "کرانکل آف دی سِڈ" کے
انوکھے شخص کے درمیان ہے [illegible] "کرانکل آف دی سِڈ" کے خلاصہ کو الفانسو دی گرینڈ نے ہسٹا
کی وفات کے [illegible] ترتیب دیا جسکو رابرٹ سودے نے ۱۸۰۵ء میں ایسی خوبی اور خوش اسلوبی
سے ترجمہ کیا کہ اسوقت سے یہ ترجمہ بھی مستند و باوقعت سمجھا جاتا ہے جیسا کہ اصل۔ ہر شخص برائے
[illegible] قدیم کرانکل [illegible] کے واقعات کو الگ کر سکتا ہے اور

سب سے زیادہ روپیہ دیتا تھا اُسکے ہاتھ اپنی بہادری بیچتے تھے وہ روٹیوں کے لیے لڑتے تھے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ کیونکر نام آور وزیر المنصور نے خود لیون کے سپاہیوں کی ایک بڑی ہنگامی فوج کے ذریعہ سے لیون والوں کے مقابلہ میں فتحیں حاصل کیں اس لیے کہ وہ سپاہی صاف سمجھتے تھے کہ کس جانب مال واسباب ہاتھ آئے گا۔ ہسپانیہ کی گیارہویں صدی کی تواریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے کہ کرایہ کے عیسائی سپاہی والیان ملک کی ملازمتیں کرتے تھے۔ مگر ان میں سے کسی کو وہ شہرت حاصل نہ ہوئی جو ہسپانیہ کے قومی نامدار سِڈ کو۔

سِڈ کا اصلی نام رُذریق دیاز (راڈریگوڈیاز) ساکن بیوار تھا اور وہ سِڈ اس لیے کہلاتا تھا کہ اُسکے مسلمان پیرو اُسکو فطرتی طور پر یہی کہتے تھے۔ مصر وغیرہ میں مسلمان شریف کو اسوقت تک سِڈ کہتے ہیں جو سیّد کے لفظ کی جسکے معنی آقا کے ہیں کثرت استعمال کی وجہ سے بگڑی ہوئی صورت ہے۔ سِڈ کا لقب کیمپیڈر بھی تھا جسکے معنی سورما سپاہی کے ہیں یا زیادہ تر صحت کے ساتھ "مبارز خواہ" کے اس سبب سے کہ ہسپانیہ کی لڑائیوں میں دونوں فریق کے عام مڈبھیڑ سے پہلے جو تن تنہا کشتیاں ہوا کرتی تھیں اُن میں اپنی طبعی بے انتہا قوت کے باعث یہی مبارز طلب کرنے میں پیش قدمی کرتا تھا۔ اک نامور سپاہی صفوں کے آگے بڑھا کرتا اور مقابل کی فوجوں کو للکارتا تھا کہ کوئی پہلوان بھیجو۔ اور اس قسم کی لڑائیوں میں غالب رہنے کی شہرت رُذریق دیاز سے بڑھکر کسی کو حاصل نہ تھی۔ اس امر کا فیصلہ کرنا کچھ آسان نہیں ہے کہ جس قدر ناموری کی تاریخیں سِڈ کی بہادریوں کے اِردگرد جمع ہو گئی ہیں اُن میں کس قدر سچ ہے۔ عیسائی مورخوں نے جہاں اپنے قومی نام آور کا حال بیان کرنا شروع کیا ہے تو کسی مقام پر نہیں ٹھہرے ہیں۔ اور جس جوش نے یہاں تک بیان کر جانے میں پس وپیش نہ کیا ہو کہ لیون کے بادشاہ نے پیرس پر قبضہ کر لیا اور فرانسیسیوں۔ جرمنوں اطالیہ والوں اور نیز فارسیوں کو مفتوح کیا تھا اُسکا ایسے مقام میں جہاں وہ اپنے پایہ سے سِڈ کے کارنامے بتاتا ہے اور بھی کم اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ ہسپانیہ کے آلفوں نے

م ہو کر اعلیٰ درجے کے شایستہ شہری بنگئے تھے جنکو نظم اور شستہ عبارت میں حظ ملتا تھا اور
کا وقت علوم کی طلب میں صرف ہوتا تھا اور جو سب چیزوں سے بڑھکر لطف زندگانی اُٹھانا جانتے
ئے - اُنکے دماغی مذاق غیر معمولی طور پر لطیف و نازک تھے اور اُنپر ایسے جذبات کا اثر ہوتا تھا
د صرف اعلیٰ تربیت والے ہی حِس کر سکتے ہیں - یہ لوگ بلند پرواز، صاحب خیال، شاعرانہ
ج اور اہل غور و فکر تھے اور اک عمدہ لطیفہ پر اسقدر انعام دیا کرتے تھے جو ایک پلٹن کے
ہیوں کی ماہوار کے برابر ہوتا تھا - اُن میں کا نہایت ہی ظالم و سفاک حاکم بھی ذلیل سمجھا
ا تھا اگر اُس میں شاعری کا مذاق اور بدرجۂ اقل نکھری ہوئی بذلہ سنجی اور درباری زبان آوری
ذوق نہ ہوتا تھا - اس عظمت و جلال والی قوم میں موسیقی و فصاحت اور نیز علوم دقیقہ کی
بل کا میلان فطرتی معلوم ہوتا تھا اور ان میں عبارتوں کے بہت دقیق پہلوؤں پر معترضانہ
اڑا لنے اور اُنکی داد دینے کا وصف اُسی اعلیٰ درجے کا تھا جو اس زمانے میں ہم فرانسیسیوں
م کی طرف منسوب کرتے ہیں -

شمال کے عیسائی ان باتوں سے جسقدر بیگانہ تھے وہ بخوبی خیال میں آ سکتا ہے - شمالی
یں اگرچہ زیادہ تر قدیم سلطنت کی پسماندہ تھیں مگر اُن میں نئی قوموں کے اکثر اوصاف
ئے جاتے تھے - یہ لوگ اُجڈ اور ناتربیت یافتہ تھے انکے معدودے چند ہی رئیس تعلیم
بجد سے آشنا تھے - اور اسقدر مفلس کہ مسلمان بادشاہوں کے نکھرے ہوئے سامان عیش
پڑ نہیں سکتے تھے - عیسائی محض اکھڑ سپاہی تھے اور برابر لڑنے کے ویسے ہی شائق
ے اُنکے مسلمان مدمقابل - لیکن برابر سختیاں سہنے اور ناچاری سے تکلیفیں اُٹھاتے رہنے
ؤ جہت مند لڑائیوں کی مصیبتیں جھیلنے اور جان پر کھیل کر بہادری کے کام کرنے کے لیے
یادہ تیار رہتے تھے - اُن میں اُن شجاعانہ افعال کا ویسا اعلیٰ درجے کا کچھ بھی خیال نہ تھا
شاعروں نے بعد کو اُنکی تواریخ میں بھر دیا ہے - وہ تو صرف تلوار کے آدمی تھے اور کچھ
ے - وہ دستہ تھا اس کی وجہ سے ہر شخص کے ذکر چھڑنے کو تیار رہتے - جو شخص اُن کو

حدود پر آباد کیے گئے تھے بے پروائی یا آپس کی نا اتفاقی نے راہ پائی تو اُن لوگوں نے قوی
دل ہو کر آہستہ آہستہ صحرا و وادی الرمہ کے شمال کا علاقہ مسلمانوں کے قبضہ سے نکال لیا اور
اُس میں لیون کی سلطنت اور قسطالہ کی مملکت قائم کرلی اور اسی اثنا میں اور آگے مشرق کی
طرف پیرنیز کے نیچے النوار کی حکومت کی بنا پڑی - اوپر سے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ گو کہ
یہ عیسائی سلطنتیں اپنے مسلمان پڑوسیوں سے برابر جنگ کیا کرتی تھیں اور اُنکے لیے سخت
خطرناک ثابت ہوئی ہوتیں اگر خود ان عیسائی سلطنتوں کے آپس میں برابر نا چاقی نہ رہتی
جب تک قرطبہ کی سلطنت قوی و غیر منقسم رہی اور جس زمانے تک لیون و قسطالہ و نوار
کے عیسائی اپنی قوتیں خانہ جنگیوں میں ضایع کرتے رہے اُس وقت تک عرب اپنے ممالک
محروسہ کے محفوظ رکھنے پر بخوبی قادر رہے - لیکن جب قرطبہ کی سلطنت میں زوال آگیا
اور اندلس چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا شکار بن گیا جن میں سے ہر ایک کو سب سے پہلے
خود اپنے اغراض مدنظر تھے اور اُنکے بعد عام مسلمانوں کی قوت کا خیال تو عیسائی زیادہ
دلیر ہو گئے اور مسلمانوں کے ایک معتد بہ علاقہ پر قابض ہو بیٹھے - گیارہویں صدی کی
طوائف الملوکی کے زمانے میں جبکہ اندلس کا تقریباً ہر ایک شہر بجائے خود ایک ریاست
تھا عیسائیوں نے اپنی فتحمند فوجوں کے ذریعے سے بلاد اسلامیہ پر قبضہ کر لیا تھا اور اکثر
بڑے بڑے مسلمان والیانِ ریاست سے خراج وصول کرتے تھے - اسی زمانے میں
فرڈیننڈ اول نے شمال کے بہت بڑے حصے کو خود اپنے زیر حکومت کر لیا تھا - اسنے
لیون اور قسطالہ کے باہم متخاصم تختوں کو باہم متحد بنا دیا اور استوریا و غلیشیا کو اپنے
ممالک محروسہ میں ملا لیا تھا - فرڈیننڈ بادشاہ اس زمانے میں سارے ہسپانیہ میں سب
سے زیادہ مقتدر بادشاہ تھا - اس نے [illegible] - دسیو اور کو آبرا واقع پرتگال کو
[illegible] اور سرقسطہ - [illegible] - [illegible] کے بادشاہوں سے خراج وصول
لیتا - [illegible] سے [illegible] اپنی سلطنت کو اپنے تین بیٹوں اور

خلقت بنے حکمراں کی کمزوری سے چیخ اٹھی اور آخرکار طیش میں آکر اپنے نامرد حکمرانوں کو اس ملک سے نکال کر رہی۔

عربی مورخ لکھتا ہے کہ آخرکار جب اندلس کے لوگوں نے دیکھا کہ مروانیوں کی سلطنت کے پرخچے اُڑ رہے ہیں تو پھر نہ ٹھیرے بلکہ نفاق کا پردہ اُلٹ کر کھلے بندوں بغاوت کر بیٹھے۔ ہر حاکم، ہر سردار اور ہر صاحب اقتدار جس کے اختیار میں چند پیرو اطاعت کرنےکو اور ایک گڑھی ضرورت کے وقت پناہ لینے کو تھی خود سلطان بن بیٹھا اور اپنی بادشاہی کا الگ طبل و علم قائم کیا اور اندلس میں جتنے شہر تھے اُتنی ہی سلطنتیں ہوگئیں۔ ابن حمدون قرطبہ میں۔ ابن میمون قادس میں۔ ابن قیسی و ابن وزیر السداری مغرب میں۔ لمتونی غرناطہ میں۔ ابن مردانیش بلنسیہ میں یعنی کچھ اندلسی اور بربری علیحدہ علیحدہ مسلط ہوگئے۔ لیکن یہ سب سلطنتیں تھوڑے ہی عرصے میں عبدالمومن کے علم کے سامنے سرنگوں ہوگئیں۔ عبدالمومن نے ان میں سے ہر ایک کو چن چن کر حکمرانی سے خارج کیا اور سارے اندلس کو اپنی حکومت میں کر لیا۔ عبدالمومن موحدین کا جو افریقیہ و اسپین میں مروانیوں کے بعد منصرف ہوئے تھے سردار تھا۔

گیارھواں باب

سِڈ مبارزخواہ

اب اس کا موقع آگیا کہ عربوں کے شمالی دشمنوں پر نگاہ دوڑائی جائے۔ ہمکو معلوم ہوچکا ہے کہ کیونکر پلیو نے قوم قوط کے بقیۃ السیف کو کوہِ ہائے استوریا کے ناقابل دسترس کھوہوں اور گھاٹیوں میں سمیٹ کر جمع کیا تھا۔ اور کیونکر یہ تھوڑے سے پسماندہ بہت جلد اپنے ابتدائی حدود سے آگے بڑھ گئے۔ اور جب فتوحات بربریں جو ممالک اسلامیہ کے

سے خونخواری کے ساتھ بھرے ہوئے تھے ۔ لیکن انھیں اپنی فتوحات کے ثمروں سے
متمتع ہوتے ہوئے کچھ زیادہ عرصہ بھی گذرنے نہ پایا کہ وہ سب بدکرداریاں جو ہنیبال کے
سپاہیوں میں کیپوا کی عیش و عشرت سے آگئی تھیں اِن میں بھی آگئیں ۔ ان لوگوں
نے اپنے سپاہیانہ عادتوں ۔ بہادری کے کاموں کے عشق اور لڑائیوں میں سبقتیں سے
کی خوشی کو کھو دیا ۔ یعنی ان لوگوں نے اپنے سارے مردانہ پن کو ایسی تیزی کے ساتھ
بھُلا دیا کہ خیال میں نہیں آسکتا ۔ بیس ہی برس کے عرصہ میں بربریوں کی ایک فوج
بھی ایسی نہ رہی جس پر قشتالہ والوں کے نکالنے پر بھروسا کیا جاسکے بلکہ فوج کی جگہ میں ایسے
ناتجربہ کار عیاشوں و ذلیل نامردوں کا اک بے ترتیب مجمع تھا جنھوں نے اپنی جوانی کی
امنگوں کو شرابخواری و بیہودگی میں ضایع کیا اور اُن کل خواہشوں کے غلام بنگئے تھے جو مرد کو بزدل و نامرد
بناتی ہیں اور بجائے اسکے کہ امن قائم رکھیں اب خود ہی امن میں خلل ڈالنے والے بنگئے تھے! اور جو کبھی دل
کڑا کرکے مرنے بھی بیٹھتے تو بیچارے نہتے مسافروں کو لوٹنے کیلئے ڈاکو بنگئے ورنہ جہاں بھی ہو سکا تو چور بن بیٹھے ۔ ملک کی
ایسی خراب حالت ہوگئی کہ کبھی نہ ہوئی تھی ۔ چھوٹے چھوٹے خودمختار جابروں کا زمانہ بھی اس سے
اچھا تھا ۔ یہ زمانے بڑی بڑی عورتوں اور دنیادار عالموں کے اشاروں پر چلتے تھے اور
ایک دن جو حکم دیتے تھے دوسرے دن اُس کا اُلٹا حکم دیتے تھے ۔ ایسے حکمراں زمانہ
تک حکمرانی نہیں کیا کرتے ہیں ۔ اِن مردانیوں کی قوت کو افریقیہ میں تو ایک انقلاب
عظیم چوستا جاتا تھا اور اندلس میں قشتالہ والوں نے الفانسو جنگجو (الحربی) کی سرکردگی
سے اپنی لوٹ کھسوٹ پھر شروع کردی تھی ۔ سنہ ۱۱۲۵ء میں یہ لوگ جنوب کو پورے
سال لوٹتے رہے ۔ سنہ ۱۱۳۳ء میں ان لوگوں نے خود قرطبہ و اشبیلیہ و کارمونا کے حوالی
کو جلا دیا اور زیریز کو اچھی طرح سے لوٹا بھی اور جلا کر خاک سیاہ بھی کردیا ۔ اس زمانہ
میں عیسائیوں کی لوٹ کھسوٹ لیون سے آبنائے جبل الطارق تک پھیلی ہوئی تھی مگر اس پر
بھی اس مدہوش حکومت نے کوئی تدبیر ان خطروں کے دفع کرنے کی نہ کی ۔ ساری

یہود و نصاریٰ کو بہت جلد معلوم ہو گا کہ مروانیوں کی بے تعصبی کیا شے ہے۔ ان لوگوں کو
بے رحمی کے ساتھ تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ قتل کیے جاتے اور نہیں تو جلاوطن کیے
جاتے تھے۔ پرانے شرفا کے خاندان جو تھوڑے سے بچ رہے تھے اور چھوٹے چھوٹے
والیان ملک کے بقیۃ السیف نے جب یہ دیکھا کہ وہ اجنبی لوگ جن کو خود انھیں لوگوں
نے اپنی مدد کے لیے بلایا تھا اُنکے ممالک محروسہ میں ہمیشہ کے لیے گھر بنا رہے ہیں تو
سخت مایوس ہوئے اور خلافت قرطبہ کے اخیر زمانہ کی اُن کارروائیوں کو یاد کر کے
کانپنے لگے جو بربریوں کے ایسے ہی غولوں نے وہاں کی تھیں۔ لیکن عوام الناس مروانیوں
کو اس سرزمین میں ٹھہرتے دیکھکر بہت خوش ہوئے اس لیے کہ اُنکی جانیں اور مال
محفوظ ہو گئے۔ اور جب سے یہ ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بہت سی خود مختار ریاستیں
بنگیا تھا امن و حفاظت خواب خیال ہو گئی تھی کیونکہ ان خود مختار بادشاہوں میں سے
گنتی ہی کے ایسے تھے جو اپنے قلعہ کے پھاٹک کے باہر اپنی رعایا کی حفاظت کر سکتے
ہوں۔ مگر اب تو سڑکیں اُن راہزنوں سے بالکل پاک ہو گئیں جنھوں نے سالہا سال سے
سفر کرنے کو ایک امر محال بنا دیا تھا اور عیسائی بجائے اسکے کہ مسلمان گانوؤں کو دفعتہ
جا دبائیں اور ملک کو لوٹیں کھسوٹیں خود اپنی سرحد کی طرف نکال دیے گئے اور بربریوں
کی سخت ہیبت اور اُنکی باہمی ممتد مناقشت نے اُنھیں بہت دُور ڈال دیا۔ تھوڑے
دنوں کے لیے امن و عافیت کا راج ہوا۔ قانون کی توقیر ہونے لگی۔ اور پھر لوگوں کو
دولت و مسرت کے خواب نظر آنے لگے۔

مگر یہ خواب محض خیالی سراب تھے۔ مروانیوں کی رعایا کے نصیب میں خوشحالی
تھی ہی نہیں۔ جو حال رومیوں اور قوط کا ہوا تھا وہی اب بربریوں کا ہوا۔ ان لوگوں
نے جس وقت اسپین میں قدم رکھا اُس وقت سخت اُکھڑ سپاہی تھے، عیش و آرام کے
خوگر نہ تھے۔ قوت و طاقت کے کرتبوں سے بشاش ہوتے تھے اور سادہ دینی جوش

نہ سنا ہوگا اپنے عہدہ داروں میں تقسیم کردیا جنھوں نے عمر بھر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی تھی جو چمک
دمک میں ان چیزوں کے پاسنگ کو بھی پہونچتی ۔ طرطیف دسمبر میں ہاتھ آیا اور دوسرے
سال اشبیلیہ کے بہت سے بڑے بڑے شہر ۔ الفانسو نے مشہور کپتان الوارفنیز کی ماتحتی
میں ایک فوج بھیجی اُسکو شکست ہوئی اور سارا جنوب مروانی سلطان کے تحت میں آگیا ۔
ایک بلنسیہ بچ رہا جسکو اُسوقت تک کہ سِڈ اُسکی حفاظت کے لیے زندہ تھا کوئی حملہ قبضہ
میں نہیں لاسکتا تھا ۔ سنہ ۱۱۰۲ء میں اس نامور کی وفات کے بعد بلنسیہ بھی ہاتھ آگیا ۔ اور اب
سارا اسلامی اسپین طلیطلہ کے سوا مروانیوں کی عظیم الشان افریقی سلطنت کا ایک صوبہ بنگیا ۔

عوام الناس کچھ مدت تک اس سے خوش ہوے کہ ان لوگوں نے جو غیر ملک والے
سے التجا کی تھی اُسکا عمدہ نتیجہ نکلا ۔ صرف تھوڑے سے لوگ جن میں صاحب مرتبہ تعلیمیافتہ
لوگ شامل تھے اس تجربہ سے کچھ ایسے خوش نہ تھے ۔ چونکہ [illegible] کی سلطنت تو قائم ہوگئی تھی
مگر کوئی ملتمن سا شخص موجود نہ تھا جو اُسکی سختیوں کو نرمی سے بدل دیتا ۔ شعرا اور اُدبا جو [illegible]
چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں پھلے پھولے تھے جہاں نہایت ہی سفاک و خوں ریز جابر بھی اہل
کمال کی ہمیشہ دل سے قدر اور بڑی خاطر و مدارات کرتے تھے اور عموماً اُنکے قصائد کی تعریف
فی البدیہہ اشعار میں کیا کرتے تھے ۔ اِن وحشی بربریوں سے نفرت کرتے تھے جو اُنکی نفاستوں
و نزاکتوں کو سمجھ نہیں سکتے تھے اور جو ایسے تھے کہ اگر کسی وقت اسکی کوشش بھی کرتے کہ
اُن تعلیم یافتہ جابروں کا چربہ اُتاریں جو اُن سے قبل تھے تو اُنکی ایسی بھدی نقل کرتے تھے
کہ آدمی ہنسی کو روک نہیں سکتا تھا ۔ ایسے لوگوں کو جو آزاد خیال اور وسیع النظر تھے
متعصب مقتدایانِ مذہب کا (اس سبب سے کہ انھیں میں سے مروانیوں کے مشیر تھے)
برسرِ اقتدار ہونا کسی طرح دل کو نہ بھایا ۔ اس لیے کہ یہ تعصب کے پُتلے نہ صرف یہی
کرتے تھے کہ جو چیز فلسفہ سے ذرا بھی واسطہ رکھتی تھی اُسکی مخالفت کرنے لگتے تھے
بلکہ قرآن کو صرف ایک ہی تفسیر کی عینک لگاکر پڑھتے تھے اور باقی تفسیروں کو مردود سمجھتے تھے

اور یہ انتشار شقیق و بانذاتی اندلسیوں کو بہت ناگوار گذرتا تھا۔ اس لیے کہ یہ وہ لوگ تھے جو
ظلم کو اسوقت بھی نہ بھولے تھے جب گھٹنوں تک خون میں ڈوبے ہوئے تھے۔ یوسف
تو اُن لوگوں کے نزدیک محض جنگی تھا۔ لیکن یہ لوگ ظلم کی وجہ سے جو اُس سے ہٹایا سمجھتے تھے
اُس سے ہوتا کیا تھا۔ اُسکی تلوار کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں کرسکتے تھے۔ اور عامہ خلائق جنھیں
علوم و فنون سے امن و عافیت کا زیادہ خیال تھا خوشی سے اُسکو اندلس کا سلطان قبول
کرلینے پر آمادہ تھے۔ ۱۰۹۰ء میں اشبیلیہ کے بادشاہ نے پھر مروانی سلطان کے آنے اور
عیسائیوں کے مقابلہ میں جنھوں نے پہلے کی طرح نڈر ہوکر پھر سر اٹھایا تھا اور الفانسو کے مضبوط
مورچہ سے یوناتہ (بے قاعدہ) جنگ شروع کردی تھی، مدد کرنے کی درخواست کی۔ اُسنے
ظاہرا گو بانفس پر جبر کرکے اس درخواست کو منظور کیا اور اس دفعہ اُس نے جس طرح قشتالہ
کے عیسائیوں پر حملہ کرنے کی ٹھان لی اُسی طرح اندلسی والیانِ ملک پر بھی۔ ان احمق
جاہلوں نے ایک دوسرے کی مخبیانہ شکایتوں سے اُسکے کان بھر دیے اور ہر ایک نے
دوسرے سے اُسکو اس قدر بدگمان کردیا کہ بہت جلد یوسف کا اعتبار جماعت کی جماعت
سے اُٹھ گیا۔ یوسف کی جانب عوام تھے اور سب سے بڑھکر مقتدایانِ مذہب۔ ان لوگوں
نے بہت جلد اُسکو اپنے نہ الحاق کرنے کے وعدے سے ہٹایا اور یہاں تک کیا کہ اُسپر زور
ڈالا کہ خدا کے لیے تمپر واجب ہے کہ اس پُرخلل سرزمین میں امن و خوشحالی قائم کرو۔ چونکہ
یوسف ہمیشہ اپنے دینی مشیروں کے اختیار میں رہتا تھا اور خود اُسکی ذاتی حوصلہ مندی بھی
کچھ کم نہ تھی گو کوئی ایسا بیرونی محرک معلوم نہ ہوتا ہو۔ اس لیے یوسف نے جلدی سے اس
رائے کو اختیار کرلیا۔ اور قبل اسکے کہ ۱۰۹۰ء ختم ہو اُس نے اسپین کو اپنے قبضہ میں لانا
شروع کردیا۔ وہ نومبر میں غرناطہ میں داخل ہوا اور اُسکے حیرت انگیز خزانوں یعنی ہیروں،
موتیوں، یاقوتوں وغیرہ جواہرات اور اُسکے سونے اور چاندی کے اعلیٰ درجہ کے زیوروں
اور اُسکے بلوریں جاموں اور زرکار قالینوں اور ہر قسم کے مال و متاع کو جنکو کافروں نے جمع

بندرگاہ تھا اور اُسکو آئندہ حملوں کا مرکز قرار دیا۔ اسکے بعد بے روک اصلاح میں ہو کر
کوچ کیا اور زلاقہ میں جسے اسپین والے سیکرلیس کہتے ہیں اور بیڈے جاز کے قریب واقع ہے
۲۳ر اکتوبر ۱۰۸۶ء کو الفانسو سے جاکر مقابل ہوا۔ الفانسو نے جب اپنی پُرشوکت فوج
پر نظر ڈالی تو چلا اُٹھا "ایسے آدمیوں سے تو میں شیطانوں و فرشتوں و جنوں سے لڑونگا"
بانیہمہ بربریوں و اندلسیوں کی مشترک فوج کو حیرت میں ڈالنے کے لیے وہ ایک چال چلا
لیکن یوسف بھی ایسا گرگ تھا کہ آسانی سے اُسکی روباہ بازی میں نہیں آسکتا تھا۔ اس نے
بڑی چالاکی سے قشتالہ کی فوج کو آگے اور پیچھے کی صفوں میں لیلیا اور اس ترکیب سے اُنکو
دوہری آگ کے بیچ میں ڈال دیا۔ اور گو قشتالہ کے جنگ آزمودہ سپاہی اچھی طرح سے
اُسکا روکنا جانتے تھے اور ان لوگوں نے خوب روکا بھی مگر بالکل بھون ڈالے گئے۔ الفانسو
بمشکل کوئی پانسو سواروں کے ساتھ بچ نکلا۔ قشتالہ کے کئی ہزار عمدہ ترین اہل سیف اُس
خونخوار موت کے بازار میں کھیت رہے۔

اس فتح کے بعد یوسف مردانی افریقیہ واپس چلا گیا اور اُندلسیوں کی مدد کےلیے
تین ہزار بربریوں کو چھوڑتا گیا۔ اس نے وعدہ کیا تھا کہ اُندلس کے کسی حصہ کو اپنی سلطنت
میں لحق نہ کروں گا۔ اور بجز اسکے کہ اُس نے الجسرہ کے بندرگاہ کو اپنے قبضہ میں رکھا اور
طرح ایفاء وعدہ کیا۔ اُندلس والے اُس سے خوش ہوے۔ اُسکی بہادری کی مدح سرائی
کی اور اس سرزمین کے بچانے پر اُسکو آسمان تک پہونچا دیا۔ اور لوگوں نے اُسکی سادہ دینداری
کو بہت پسند کیا جس کی وجہ سے وہ کوئی کام بغیر مشورہ علما کے نہیں کرتا تھا اور جو اسکا باعث
ہوئی تھی کہ اُندلس کے کل محصولوں کو موقوف کرکے صرف اُنھیں محدودے چند محصولوں کو
قائم رکھا جن کو حضرت عمرؓ نے اوائل اسلام میں جائز رکھا تھا۔ البتہ اعلیٰ طبقہ کے لوگ اُسکی
جہالت و گنوارپن کی ہنسی اُڑاتے تھے۔ وہ بہت تھوڑی عربی بول سکتا تھا اور جب شعرا
اُسکی مدح کے قصائد اُسکو سناتے تھے تو وہ عموماً یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ کس مقام پر داد دینی چاہیے۔

کل مسلمانوں کو نیست و نابود کر چھوڑے۔ تب آخر کار مسلمان رؤسا کے کان کھڑے ہوئے اور ان لوگوں نے اپنے بچاؤ کی تدبیریں شروع کیں۔ یہ لوگ خود تو بدیست پا تھے اور باوجود اسکے کہ یہ بلا سب کے سروں پر تھی متعدد اور باہم متخالف فرقوں سے اسکی امید نہ تھی کہ سب باہم یکدل ہوکر کوئی زور آور تدبیر عمل میں لائیں گے اس لیے ان لوگوں نے صرف وہی ایک تدبیر اختیار کی جو ممکن تھی۔ یعنی غیر ملک والے سے مدد مانگی۔ لیکن اس مدد مانگنے میں جو خطرہ تھا اُسکو بعض لوگوں نے فی الواقع پہلے ہی سے سمجھ لیا تھا۔ لیکن اشبیلیہ کے بادشاہ معتمد نے سب کو یہ کہکر خاموش کیا کہ" افریقیہ کے صحراؤں میں اونٹ ہنکانا اس سے بہتر ہے کہ قشتالہ میں سؤروں کے ریوڑ چرائیں"۔ جس قوت کی ان لوگوں کو ضرورت تھی وہ کچھ دُور نہیں بستی تھی۔ شمالی افریقیہ میں بربریوں کا ایک نیا انقلاب ہوا تھا اور متعصبان مذہب کے ایک فرقہ نے جو مروانی کہلاتا تھا سارے مُلک کو الجیریا سے سینیگل تک فتح کر لیا تھا۔ یہ لوگ اُسی قسم کے تھے جیسا طارق اور اُسکے پیرو تھے اور یہ سب سمندر کو عبور کرنے اور اسپین کے سرسبز و شاداب اضلاع کو فتح کرنے پر تُلے ہوئے تھے۔ مگر اُن لوگوں نے واقع میں احسان جتلایا اور کہنے لگے کہ اندلس کی دلفریبیوں کا جادو ہم پر نہیں چلتا۔ بالجملہ وہ یہاں آئے اور صاف معلوم ہوتا تھا کہ اُنکی نیت یہاں رہ پڑنے ہی کی تھی۔

جب مروانی پہلے پہل ٹڈی دل کی طرح اُس ملک کو چٹ کرنے کے لیے ہو پہنچے جو اُنکی بھوکھ کی نذر کر دیا گیا تھا تو اُن لوگوں نے پورے طور پر میدان صاف پایا۔ اندلس کے اکثر باشندے تو یہ دیکھکر نہایت خوش ہوئے کہ ایک مرتبہ پھر اُس ہنگامہ و طوفانِ بے تمیزی کو روکنے کے لیے جس نے المنصور اعظم کی وفات کے بعد سے امن و عافیت کو مٹا دیا ہے ایک زور آور ہاتھ آ پہونچا۔ اور چھوٹے چھوٹے جابروں نے خواہ اُنھیں بلوایا تھا یا اُنھیں روک نہیں سکتے تھے لیکن بہرصورت اُنھیں اسکی خوشی تھی کہ قشتالہ والے کامیابی کے ساتھ نکالے گئے۔ مروانی بادشاہ یوسف بن تاشفین نے الجسرہ پر سب سے پہلے قبضہ کر لیا کیونکہ

تو جیسا کہ بے سر لڑائیوں کا معمول ہے اُن لوگوں نے وزیر اعظم کی خوبصورت محلسرا کو جو اُسنے
دار السلطنت کے حوالی میں خود اپنے اور سرکاری عہدہ داروں کے لیے بنوائی تھی تخت و
تاراج کرکے اپنے دلوں کا غبار نکالا - اور جب محلسرا کے انمول خزانوں پر ہاتھ صاف
کر چکے تو اُس میں آگ لگا کر اپنے دل ٹھنڈے کیے - چار دن تک بے روک ٹوک
قتل عام اور لوٹ مار ہوتی رہی - قرطبہ اچھا خاصا مسلخ بن گیا - اسکے بعد بربریوں کی باری
آئی - یعنی خود سر و سرکش غلامانِ محافظ کے بعد جن سے لوگوں کو دلی نفرت ہو گئی تھی بد
خصائل بربریوں نے شہر کی لوٹ میں لوا کیا - جہاں جہاں یہ وحشی پہونچے قتل و آتشزدگی
و بربریت ساتھ ساتھ گئی - ایک محل کے بعد دوسرا لوٹا اور جلایا گیا اور وہ حسین شہر الزہرا
خلیفۂ اعظم کے دل کا سرور و غازے قبضہ میں کرکے لوٹا اور جلایا گیا یہاں تک کہ جتنی صناعیاں
دا بونوں خلیفوں نے اسکی آرایش و تزئین میں صرف کی تھیں سب کیا میٹ ہو کر سیاہ
تودوں کا تودہ رہگیا - اُسکے محافظ تہ تیغ کیے گئے - اُسکے باشندے جامع مسجد میں جاکر پناہ
گزین ہوئے - مگر بربریوں میں نہ ایمان تھا نہ رحم - مردوں، عورتوں اور بچوں کو خدا کے
متبرک گھر میں جاکر خون بہایا - (سنہ ۱۰۱۰ء)

جس زمانہ میں کہ دار السلطنت کو غلاموں اور بربریوں کے وحشی گروہ تہ و بالا کیے
ہوئے اور ایک خلیفہ کے بعد دوسرے کو اور بنی امیہ کے خاندان کو حمود کے خاندان سے
بدل رہے یا شہر کی مجلس شوریٰ کی حکومت کا تجربہ کر رہے تھے اضلاع نے مدت دراز سے
صدر حکومت کی اطاعت سے گلوخلاصی کر لی تھی - ہر ایک شہر یا ضلع میں ایک علیحدہ خود سر
امیر تھا - یعنی المنصور کی حکومت نے جو سب کی گردنیں ایک سلطنت کے آگے جھکا دی
تھیں اُسکا اثر اس قدر جلد معدوم ہو گیا تھا - لیکن اسپین والوں نے چھوٹی چھوٹی طاقتوں
کے اس ناگہانی عروج سے بہت کم فائدہ اُٹھایا تھا - وہ دیکھتے اور نالہ و شیون ہی کرتے
رہے اور عیسائیوں نے اُنکے ملک کو آپس میں بانٹ لیا - بربری سرداران فوج جنوب سے

اچھا خاصہ مقتل بن گیا۔ ایک خلیفہ قتل کیا جاتا اور دوسرا بٹھایا جاتا تھا۔ ایک بیچارہ
کمبخت غسل خانے کے آتشدان میں جا چھپا۔ لوگوں کو معلوم ہو گیا وہاں سے گھسیٹ کر
نکالا گیا اور اپنے جانشین کی آنکھوں کے سامنے جسکی باری بھی کچھ بہت دُور نہ تھی ذبح کر
گیا۔ ہشام ثانی وہ بیچارہ غریب جسکو المنصور اور ملکہ اعرورہ نے دوامی طفولیت کی حالت
میں رکھ چھوڑا تھا مجبور کیا گیا کہ رسن پتلیوں کے تماشے میں آ کر شریک ہو۔ وہ دوبارہ بٹھایا
اور دوبارہ اُتارا گیا اور اُسکی پہلی قید جو محبانِ حرم کے جھرمٹ میں ریشمی زنجیروں کا حکم
رکھتی تھی اصلی تیرہ و تاریک قید خانے کی دیواروں سے بدل گئی۔ لیکن یہ امر کہ اسکا کیا
حشر ہوا، نامعلوم ہے۔ اُسکی عورتیں کہتی تھیں کہ وہ نکل بھاگا اور ایشیا یا مکہ میں پناہ گزیں
ہوا۔ اس بدحال خلیفہ کے نزدیک جو گوشہ گزینی و عبادت کا عاشق تھا تخت میں کچھ ایسی
دلربائی نہ تھی اور ضرور اُس نے سمجھ لیا ہوگا کہ اندلس میں اُسکا موجود رہنا حریصانِ اقتدار
کے شور و غوغا کا ذریعہ ہے اور اس سے اور بھی نزاعیں زیادہ برپا ہوں گی۔ اسلیے یہ امر
طبعی معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے یہی پسند کیا ہو کہ اپنی زندگی کے دنوں کو اسلام کی مقدس
عبادت گاہ کے اندر عبادت میں گذار دے۔ ایک مقری نے جو شکل و شباہت میں ہشام سے
بہت ہی مشابہ تھا اشبیلیہ میں اپنے آپ کو خلیفہ قرار دیا اور اُس شہر کے اقتدار والے
رئیس نے اُسکو اپنا سہل الحصول مورث بنا لیا۔ لیکن اصلی ہشام ہمیشہ کے لیے غائب
ہو چکا تھا اور پھر کبھی کسی شخص کو اُسکا حال معلوم نہ ہوا۔

اسکا پتہ کہ اُن بدبخت شاہانِ بنی اُمیہ کی کیسی قسمت پھوٹ گئی تھی جو باری باری
سے خونخوار مُرا کشیوں یا غلاموں کے ہاتھوں میں شطرنج کے مُہرے بنتے تھے اُس واقعہ سے
لگے گا جسکا ہشام ثالث کے تخت سے اُتارے جانے کے وقت ظہور ہوا۔ شہر کے بڑے
لوگوں کے حکم سے یہ نرم دل و رحیم شاہزادہ معہ اپنے اہل و عیال کے ایک تیرہ و تار گنبد
میں ڈال دیا گیا جو قرطبہ کی جامع مسجد کے متعلق تھا۔ یہاں وہ بدنصیب خلیفہ اندھیرے گھپ

کہ راہب مورخ اُسی کو المنصور کے مدفن کے لیے پسند کرتا۔

اس وزیرِ اعظم کی وفات کے بعد چھ برس تک اُسکے بیٹے مظفر نے سلطنت کی ہیئتِ اجتماعیہ کو سنبھالا۔ اسکے بعد حریص قسمت آزماؤں، معاند فرماں رواؤں اور بے حیا دعویداروں کے طوفان شروع ہوے۔ اسپینی جو بہرحال اُسی آبادی کا بہت بڑا حصہ تھے جس میں وہ ملے جُلے ہوے تھے یہ چاہتے تھے کہ اُنپر کسی بادشاہ کی حکومت ہو۔ وہ خاندان کو پسند اور بنی اُمیہ کے عظیم الشان خاندان پر تفاخر کرتے تھے۔ اک وزیر کی حکومت چاہے کیسی ہی عادلانہ وعمدہ کیوں نہ ہو اُنکے خیال کے موافق سلطنت نہ تھی۔ بادشاہ کو ضرور تھا کہ خود ہی حکومت کرے۔ اس لیے ان لوگوں نے المنصور کے دوسرے بیٹے کے خلاف میں بغاوت کی۔ لیکن اس شخص نے بھی اپنے تخت نشیں ہونے کے دعوے کو علی رؤس الاشہاد اعلان کرکے اُن لوگوں کو بھڑکایا اور اُن لوگوں نے اصرار کیا کہ خود خلیفہ عنانِ سلطنت اپنے کمزور ہاتھوں میں لے۔ اس بنا پر بدبخت ہشام اپنے حرم کی خلوت گاہ سے جہاں وہ تیس برس تک فرخناک قیدی رہا تھا کھینچ کر باہر نکالا گیا۔ اُس نے لوگوں سے الحاح وزاری کی کہ مجھسے محالات کی درخواست نہ کرو۔ مگر کون سنتا تھا۔ لوگوں نے زبردستی اُس سے حکومت کرائی پر کرائی۔ اور جب ہر شخص پر صاف عیاں ہوگیا کہ یہ کمزور ادھیڑ آدمی شیرخوارہ بچے کی طرح مجبور ولاچار ہے تو لوگوں نے اُس سے تخت خالی کرایا اور اُسکے خاندان کے ایک اور شخص کو اُسکی جگہ میں بٹھلایا۔ مگر سچ پوچھو تو اُندلس میں خاندانِ بنی اُمیہ کے دم توڑنے کے یہ سب سامان ہو رہے تھے اسکے بعد بیس برس تک خلیفہ کے بعد خلیفہ بٹھلایا جاتا تھا۔ ایک قرطبہ والوں کی پتلی تھا تو دوسرا پہرے کے غلاموں کا۔ تیسرا بربریوں کے ہاتھ کی مورت تھا تو چوتھا اشبیلیہ کے حکمران کی حوصلہ مندیوں کا با تصویر پردہ۔ اور قصہ مختصر سب کے سب کسی نہ کسی فرقے کے مرغِ دست پرورہی تھے اور کسی میں بھی اصلی حکومت کے بال و پر نہ تھے محل کا ایوانِ خلافت

قوت کا وہی نتیجہ ہوا جو اک قوی دبانے والی قوت کے اُٹھ جانے سے ہمیشہ ہوا کرتا ہے
یعنی لوگ پھر خانہ جنگی اور طوائف الملوکی میں مبتلا ہو گئے۔ مگر پھر اک خدا کا چاہیتا
بادشاہ قوم کو بلا سے چھوڑانے کے لیے آپہونچا۔ وہ کون تھا؟ خلیفۂ اعظم جس نے اپنے
سارے قلمرو میں قانون و امن پھیلایا۔ حملہ آوروں کو مار کر نکالا۔ اور باغیوں کو پامال
کیا۔ پچاس برس تک اُندلس امن و خوشحالی کا بہشت رہا۔ اگر یہ عبد الرحمن جاودانی
حیات پاتا تو اُندلس آج تک امن و عافیت میں رہتا۔ اور کبھی ہمارے کانوں میں
یہودیوں اور مسلمانوں کے دق کیے جانے یا انکوئیزیشن کی ہیبت ناک کارروائی یا
(اگر بہت چھوٹی باتوں پر بھی ہم آئیں) کارلسٹ کی آوازیں نہ پہونچی ہوتیں۔ مگر افسوس
صد افسوس کہ ایسے خواب و خیال سچ ہو نہیں سکتے ہیں۔ لیکن خلیفۂ اعظم نے ملک کو
بغیر راہبر کے نہیں چھوڑا تھا۔ اسپین کو دو مرتبہ تو بادشاہوں نے نجات دی اور اب
اُس وزیر اعظم کی نوبت آئی جس نے سلطنت کو قائم رکھ لیا۔ المنصور مغلوب نہ ہونے والا
وزیر اس لائق تھا کہ جزیرہ نما کے ہر گوشے میں اُسکی بالادست مرضی کا اثر محسوس ہو مگر
المنصور بھی فانی تھا اور جب اُس نے وفات پائی اور (جیسا کہ عیسائی راہب نے دینداری
سے امید کی تھی) "جہنم واصل ہوا" تو وہ سرزمین جسکی خوشحالی و دولت اور جس کا کامل
امن و حفاظت اُسی کی وجہ سے ہوئی تھی ساری معاند قوتوں کا شکار بن گئی۔ جنکو اُسکے
آہنیں پنجے کے سوا اور کوئی چیز دبا نہیں سکتی تھی۔ آٹھی برس تک اُندلس کو باہم حسد رکھنے
والے سرداروں اور سرکشی۔ عرب۔ غلام۔ اور اسپینی ستمگار و جنگجو ظالموں نے ٹکڑے ٹکڑے
کر رکھا تھا۔ اور اگرچہ اختلاف کی بہت سی پرانی جڑوں کو مرور زمانہ نے اُکھاڑ اور وہ باہمی
حسد جو قبیلے کی نام آوریوں کی یاد سے پیدا ہوتے تھے بعض اوقات اس وجہ سے بھلا دیے
جاتے تھے کہ لوگوں کے نسب کے شجرے ضائع ہو گئے تھے۔ تاہم اس قدر شخصی۔ قومی۔
و مذہبی رقابتیں اُندلس میں موجود تھیں جو اُندلس کو زمین ہی پر ایک دوزخ بنائے ہوئے تھا

رہ نہیں سکتا تھا اور اُسکے راہبر کے مرتے ہی سلطنت کا بھی خاتمہ ہوگیا۔ جب "قیصر اعظم
کا زوال ہوا اُسی وقت "میرا۔ تمہارا اور سب کا زوال آگیا"۔ اور اس کا سبب
جس قدر ہمدردی نہ تھا اُس سے زیادہ عدم لیاقت تھا۔ باہم معاند فریقوں اور فرقوں
کی کثرت نے مسلمانان اُندلس کی سلطنت میں اس امر کو ناممکن کردیا تھا کہ کوئی شے
پائدار انتظامِ سلطنت کے مشابہ قائم ہوسکے۔ اُندلس کے باہم متخالف مذاہب و اقوام
کی عداوت کو صرف ایک قوی ہاتھ روک سکتا تھا۔ اور جن لوگوں نے آئرلینڈ کے طور
اور تاریخ اور اُس ناقابل صلح عداوت پر غور کیا ہے، جو اُس مختلف فرقوں والے جزیرے
کے شمال اور جنوب کے درمیان ہے وہ اس بات کو تسلیم کریں گے کہ عرب ہی صرف
ایسی قوم نہ تھی جنکو مختلط اقوام و مذاہب پر دیسی بلاغلش حکومت کرنا ناممکن معلوم ہوا
تھا جیسی کسی ایک قوم پر ہوتی ہے۔

اُندلس کی تواریخ اُس حد تک کہ ہمنے اُسکو بیان کیا ہے زمانے کے نشیب و فراز
کا ایک سلسلہ ہے۔ سب سے پہلے ہماری نظر کے سامنے ایک زرق برق حملہ آتا ہے جو
پیدائشی سپاہیوں کی سرکردگی سے محض غیر مترقب فتح پر تمام ہوا تھا۔ یہ جزیرہ نما اچھی
طرح سے گویا فتح بھی نہ ہونے پایا تھا کہ اُن مختلف عنصروں کے (جن سے حملہ آوروں
کی جماعت مرکب تھی) باہمی حسد اور پھوٹ نے وہ لہلہاتی کھیتی ہی غارت ہوا چاہتی
تھی جو تلواروں کی آب سے حاصل ہوئی تھی۔ تب ایک اور زور آور شخص۔ پیدائشی
بادشاہ عبدالرحمن اول کی صورت میں آموجود ہوا اور اُندلس پھر بحسب ظاہر ایک مملکت
بنگیا۔ فارس کے بادشاہوں کو خطاب کرنے کا بندھا ہوا طریقہ یہ تھا کہ "اے بادشاہ! تو
ہمیشہ زندہ رہے" اور آدمی کو اس خیال کی رغبت ہوسکتی ہے کہ اگر یہ دعا قبول ہوجاتی
تو ساری ملکی دقتیں حل ہوجاتیں بشرطیکہ جو بادشاہ عمدہ ہوتا وہی ابدی حیات کے لیے
منتخب کیا جاتا۔ اندلس کا پہلا بادشاہ فطرتی طور پر حیات ابدی لیکر نہیں آیا تھا اور اُسکی

مضبوط مورچے کو چھوڑ کر انھیں بے اندیشہ مالِ غنیمت ساتھ لیے ہوئے جانے ہی دیا بلکہ
لوٹ کا سامان لے جانے کے لیے اپنے پاس سے باربرداری کے خچر بھی فراہم کر دیے!!
المنصور یا انھیہ اگرچہ آدمی سے مغلوب ہونے کے قابل نہ تھا مگر موت تو اس سے
نہیں دبتی تھی۔ قشتالہ پر آخر فتحیاب چڑھائی کے بعد وہ سخت بیمار ہوا اور میڈی ناسلی میں
مرگیا۔ عیسائیوں کی اسکی وفات سے جیسی سبکدوشی ہوئی اسکا ثبوت رہبان مورخ کے
صرف اس سادہ جملے سے ہوتا ہے: "۱۰۰۲ء میں المنصور مرگیا اور جہنم داخل ہوا"۔

دسواں باب

بربریوں کا اقتدار

جن ملکوں میں عمدہ ترین نظم و نسق ہوتا ہے وہاں بھی جب وہ مرضی ہٹا لیجاتی ہے
جو راہبر ہوا کرتی ہے، طوائف الملوکی ہو جاتی ہے۔ اور جو لوگ اسکے قائل ہیں کہ ملک
پر عمدہ ترین حکومت وہاں کے لوگوں کی جماعت ہی (جمہور) کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے انکے
قوی دلائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب کسی ملک کے لوگ ایک ڈوری کے سہارے
پر چلیں گے تو جس وقت وہ ڈوری ٹوٹ جائے گی یا بوسیدہ ہو جائے گی تو لوگ ہکا بکا سے
رہ جائیں گے کہ کدھر جائیں۔ بہرحال یہ اصول ایک بدیہی سچائی کا صرف عمومی بیان ہے
اور اسکا صادق آنا بہت کچھ لوگوں کے اطوار پر منحصر ہے۔ بعض قومیں ایسی ہیں کہ انہیں
ایک راہبر ڈوری کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اور کوئی قوم ابھی تک ایسی نہیں ہوئی ہے جو
ایک سب سے بالادست دماغ کی رہبری سے ہمیشہ بے سروکار ہو۔ اور ایسی بیسروکاری
مناسب ہو گی تا وقتیکہ ہم سلطنت کی نسبت یہ خیال نہ کریں کہ اس میں جتنے آدمی ہوں
سب کی عقل و فہم تلا فرق ایک ہی سی ہو۔ بہر صورت اندلس بغیر اپنے راہبر دن کے

اپنی نماز پڑھ رہا ہوں۔ فوراً اُسکو جان کی امان دی گئی اور اُس درگاہ کے ہر طرف پہرا بٹھلا دیا گیا تاکہ سپاہیوں کی زیادتیوں سے جو شہر کی ہر چیز کے تباہ و برباد کرنے پر تُلے ہوئے تھے درگاہ و راہب کو ضرر نہ پہونچے۔ المنصور واقع میں "المنصور" یعنی فتحمند کے لقب کا جو انھیں جنگوں میں سے ایک کے بعد قبول کیا گیا تھا پورا مستحق تھا۔ جب تک اُسکی زندہ رہا ہر سال عیسائی ریاستوں پر حملے کرتا رہا اور لیون اور اُسکے پڑوس کا ملک قرطبہ کی سلطنت کا محض ایک باجگزار علاقہ رہا۔ قشتالہ۔ برشلونہ۔ اور النوار کو کرات و مرات شکستیں ہوئیں۔ اس نے خود دار السلطنتوں یعنی لیون۔ پمپلونہ۔ برشلونہ۔ اور نیز سینٹیاگو ڈی کمپوسٹیلا کو لیلیا تھا۔ ایک مرتبہ اُس نے النوار کے بادشاہ سے ہاتھ جڑوائے۔ اس لیے کہ اس نہ سننے والے وزیر کو معلوم ہوا تھا کہ اُسکی سلطنت میں ایک مسلمان عورت مقید ہے۔ وہ فوراً رہا کردی گئی اور اس غفلت کی بہت سی معذرتیں کی گئیں۔ ایک اور دفعہ عیسائیوں نے عقب میں ایک ایسے مورچے پر قبضہ کرکے جسکا توڑنا ممکن نہ تھا المنصور اور اُسکی فوج کی قرطبہ واپس جانے کی راہ روک دی۔ مگر اُسکا دل کیا دہتا تھا اُس نے اپنے سپاہیوں کو آس پاس کے علاقوں پر حملے کرکے چیرڈ اپنے اور زراعت کرنے کے آلات جمع کرنے کا حکم دیا۔ فوراً عیسائیوں نے (جو حملہ کرنے کی توجرأت نہیں رکھتے تھے مگر یہ سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کو ہمنے قبضے میں کرلیا ہے) اُنکو دیکھا کہ اطمینان کے ساتھ بارکیں بنا رہے ہیں اور استقلال کے ساتھ زمین کو جوت بو رہے اور کاشت کے مختلف اغراض کے لیے تیار کر رہے ہیں۔ جب عیسائیوں نے سخت حیرت میں آکر پوچھا تو اُن لوگوں نے نہایت اطمینان کے ساتھ جواب دیا کہ "ہم آجکل گھر جانا مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ دوسری لڑائی بہت جلد شروع ہی ہونے والی ہے۔ اس لیے اس تھوڑی سی مدت کے لیے ہمنے اپنی دلبستگی کا سامان کرلیا ہے!" عیسائیوں نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کے دائمی قبضہ کا سامان ہو رہا ہے، تو سخت گھبرائے اور نہ صرف اپنے

بنا دیے جانے سے طلیطلہ میں ہیں اور اعوروہ ورمحل کی جماعت کے (جو المنصور سے تنگ آگئی اور اُس سے حسد کرنے لگی
تھی) بہکانے اور فقرو نہیں آتے جاتے ہیں۔ لوگوں کے راضی کرنیکے لیے قرطبہ کی بڑی مسجد میں پُرشوکت
اضافے کر رہا تھا اور یہ اشارہ ہیں کہ خود خلیفہ پر اپنے ذاتی رسوخ کا رعب بٹھائے ہوئے تھا اور جس اشارہ ہیں کہ
انتظامِ ملک کے ہر صیغے میں ایسی خُردہ بین نگاہ رکھتا تھا کہ کوئی شے اس سے بچ نہیں سکتی
تھی اور زبان دانی و نظم کی ترقی میں بھی کچھ کم وقت صرف نہ کرتا تھا ——— یعنی ان تمام مختلف
مشغلوں کے درمیان اس نہ تھکنے والے آدمی نے افریقیہ میں فتحمندی کے ساتھ جنگ کی
اور خلیفہ کی سلطنت کو ساحلِ بربر تک پہونچا دیا۔ اور سال میں دو مرتبہ بہار و خزاں کے موسم
ایک امرِ لازمی کے طور پر اپنے سپاہیوں کو لیون و قشتالہ کے عیسائیوں سے لیجا کر لڑاتا تھا۔
علم والے آدمی کی طرح وہ اپنی تلوار کے ساتھ اپنی کتابیں بھی لیجاتا تھا۔ اور اُسکی کتابیں
اُسکے شعراء تھے جو ہمیشہ لڑائیوں میں اُسکے ساتھ رہتے تھے۔

کبھی کوئی سپہ سالار اسقدر پے بہ پے فتحیاب نہ ہوا ہوگا۔ المنصور نے اپنے مضبوط
پردیسیوں اور نیز بہت سے ایسے عیسائیوں کی مدد سے جنکو اسکے ماہوار کا لالچ اور مالِ غنیمت
کی یقینی امید کھینچ لاتی تھی شمال کے کُل حصوں کو تہ و بالا کر دیا۔ اُس نے لیون کو لے لیا۔
اور اُسکی بہت موٹی دیواروں اور بُرجوں کو زمین کے برابر کر دیا۔ اُس نے برشلونہ پر
قبضہ کر لیا۔ اور سب سے بڑھکر یہ کیا کہ جلیقیہ کے دروں میں گھُس جانے کی جرات کی
اور سینٹیا گو ڈی کمپوسٹیلا کے شوکت دار گرجے کو جو بیشمار زیارتوں کا مرکز اور گویا یورپ
کا کعبہ بنا ہوا تھا ڈھاکر خاک میں ملا دیا۔ لیکن سینٹ جیمس کی درگاہ جہاں بہت سی کرامتیں
اُس ولی کے تبرکات کے موجود رہنے کی شہادت دیتی تھیں چھوڑ دی گئی۔ بیان کیا گیا ہے
کہ جب یہ فاتح اس ویران شہر میں داخل ہوا تو اُسکے سارے رہنے والوں میں سے صرف
اک تن تنہا راہب کو پایا جو اُس مقدس درگاہ کے سامنے عبادت میں مشغول تھا۔ المنصور
نے اُس سے پوچھا کہ تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ اُس بوڑھے راہب نے جواب دیا کہ میں اپنی

کے جنھوں نے اس سازش میں اعانت کی تھی گرفتار ہوا۔ سب پر مقدمہ قائم ہوا اور سب کو پھانسی دی گئی۔

المنصور اُس وقت قرطبہ میں سب سے بالادست تھا۔ اس لیے کہ نوجوان خلیفہ سے کوئی علامت اس بات کی ظاہر نہ ہوئی تھی کہ جو بندی اُسپر کی گئی ہے اُس سے رسیاں توڑانا چاہتا ہے اور حریم خلافت کی ملکہ یعنی اعزورد ابھی تک اس وزیر اعظم کی دوست تھی۔ صرف ایک ہی آدمی ایسا رہ گیا تھا جو المنصور کے ساتھ ایک طرح کی برابری کا دم بھرتا تھا اور یہ اُسکا سسر غالب تھا۔ فوج والے المنصور کو پسند کرتے تھے اور اس نے جو عیسائیوں کے مقابلے کی جنگوں میں بغیر فوجی تجربے کے سپہ سالاری کی تھی اس لیے وہ اسکی جرأت کو نگاہ حیرت سے دیکھتے تھے لیکن غالب کے عاشق زار تھے اور اُس کی پرستش کرتے تھے اس لیے کہ وہ سچے سپاہی کا نمونہ تھا۔ سپہگری ہی میں اُس نے تعلیم و تربیت پائی تھی اور ذاتی قوت میں مغلوب ہونے والا نہ تھا۔ اس وجہ سے غالب اُسکا خوفناک رقیب تھا۔ اور غالب کا دفع کیا جانا ضرور تھا۔ وزیر اعظم نے اس کام کو اپنے معمولی استقلال کے ساتھ خموشی کے ساتھ کرنا شروع کیا۔ جس کام کو یہ اپنے ذمے لیتا تھا اُسکو کمال لازوال اطمینان اور کوہ تمثال مرضی سے انجام دیتا تھا۔ اُسکے اس خاصۂ طبعی کا ثبوت ایک دن نہایت مؤثر طور پر اس طرح ظاہر ہوا کہ وہ وزراء کی مجلس شوریٰ میں بیٹھا ہوا تھا۔ سب لوگ بعض عمومی مسئلے پر بحث کر رہے تھے کہ دفعۃً گوشت کے جلنے کی بو کمرے میں پھیلی۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وزیر کی ٹانگ سرخ لوہے سے داغی جا رہی تھی۔ اور وہ اطمینان کے ساتھ معاملات ریاست پر بحث کر رہا تھا!! ایسے آدمی کو کسی روک کے ہٹانے میں چاہے وہ غالب ہی کیوں نہ ہو کوئی دقت نہیں ہو سکتی ہے۔ وہ بڑی ہوشیاری سے اپنی بازی بچھاتا تھا اور وہ کبھی پٹ نہیں پڑتی تھی۔ جب اُسکی تدبیریں ذرا حد سے زیادہ سخت ہوتی تھیں جنکو عامۂ خلائق فوراً مان نہیں سکتے تھے تو وہ ہمیشہ پہلے سے ایسی چال سوچ رکھتا تھا جس سے

وارونہ مجلس کا بیٹا پُرانا چُنا چبنے ہوئے زہر سے جو غالبًا اُسکے فاتح کی طرف سے تھا
قید خانے ہی میں قید ہستی سے رہا ہو گیا۔ ایسا ہی حال اُن سب لوگوں کا ہوا جو المنصور اور
اُسکے حوصلوں کے درمیان حاجب تھے۔ ایسے زمانے میں کہ ہزاروں آدمی گھٹنے ٹیکتے
ہوئے اُسکی عنایت کے امیدوار آتے تھے اور ایسے دور میں کہ لیون کا معزول بادشاہ تک
اُسکے ہاتھوں پر عاجزانہ بوسہ دینے کا خواستگار ہوا تھا ایک نوجوان نو دولت نے جسکی
خاندانی ناپرسانی نے اُسکی نطانت کو دبایا نہیں تھا اقتدار و شوکت کے کنگرے سے خاک
مذلت پر پٹک دیا۔

جس دن اس حاجب کی رسوائی ہوئی تھی اُسی دن المنصور اُسکی جگہ پر قائم ہو گیا۔
اور اب وہ اقتدار کی چوٹی تک پہونچ گیا۔ اور عملًا سارے اسلامی اسپین کا حکمراں ہو گیا۔
اندلس کا انتظام خلیفہ کونسل کے مشورے سے کرتا تھا۔ لیکن المنصور نے خلیفہ کو اُسکے
حرم میں دفن کر رکھا تھا۔ اب رہا اُن وزرا کا کونسل جو معاملاتِ سلطنت میں مشورہ دیتے
وہ فقط المنصور کی ذاتِ واحد سے عبارت تھا۔ اس لیے کہ کل عہدوں کو اُس نے اپنی ذات
میں جمع کر لیا تھا۔ یہ اپنی خلسرا سے جو والیِ شہر میں تھی ساری سلطنت پر حکمرانی کرتا تھا فرمان
و اعلان اُسی کے نام سے جاری ہوتے تھے۔ ممبروں پر اسی کے لیے دعائیں کیجاتی تھیں۔
اور سکوں کو اسی کے نام سے زینت دیجاتی تھی۔ اور وہ زریں بافتہ کا وہ خلعت بھی پہنتا تھا
جو اُسی کے نام سے بُنے جاتے تھے۔ اور بادشاہوں کے لیے مخصوص تھے۔ با ایں ہمہ وہ اپنے
دشمنوں کے حملوں سے محفوظ نہ تھا۔ حوصلہ مندی کے ساتھ اُسکے خطرے بھی ہوا کرتے ہیں
اور جو لوگ پاؤں تلے مسلے جاتے ہیں وہی اُلٹ پڑتے اور اپنا انتقام لے لیتے ہیں۔ المنصور
کے ساتھ بھی یہی حادثہ تھا۔ جس زمانے میں محل کے غلام جانشینی کے تبدل کی تدبیریں کر رہے
تھے المنصور نے اُن میں سے ایک کو سرسری طور پر برخاست کر دیا تھا۔ اُس نے المنصور کے
مار ڈالنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی اور خود مجرم معہ بہت سے صاحب رسوخ لوگوں

چالاکی سے اپنا دوست بنالیا۔ غالب نے ایسی گرمجوشی کے ساتھ اسکا اظہار کیا کہ یہ فتوحات
اُس نوجوان اہل قلم کی ذہانتوں کا ثمرہ ہیں۔ اور اُسکی دانائی کو اسقدر آسمان پر پہونچا دیا
کہ ارکان سلطنت اور رعیت کو یقین آگیا کہ فقاہت کے جبہ میں فوجی لیاقت بھی ہے۔
اور واقع میں تھا بھی ایسا ہی — ان مسلسل کامیابیوں اور غالب کی حمایتوں سے قوی دل
ہوکر المنصور نے حاجب کے بیٹے کو قرطبہ کی کوتوالی کے عہدے سے برطرف کیا اور اسکی
جگہ خود قائم ہوگیا۔ اور ایسی عمدگی سے اُس نے اس عہدے کو انجام دیا کہ اُس شہر کو کبھی
ایسا امن اور قانون کو کبھی ایسی منصفانہ حکومت نصیب نہ ہوئی تھی۔ خود اُسکے بیٹے پر
خلاف ورزی قانون کے سبب سے اسقدر دُرے پڑے کہ اُسکی جان جاتی رہی۔ اُسکا
باپ جونئیس بروٹس کی طرح قانون کے عملدرآمد میں کوئی استثناء جائز نہیں رکھتا تھا۔ یہ حکمت
عملی اُسکی نام آوریوں پر اور طرہ ہوئی۔ وہ پہلے سے سپاہیوں کے دلوں کو ہاتھ میں لا چکا
تھا ہی۔ اب اس نے پابند شرع شہریوں سے بھی اپنا کلمہ پڑھوا لیا۔ اب بڑے جوڑ توڑ کا
وقت پہونچ گیا۔ اُس نے حاجب کو غالب سے ایسی ہوشیاری کے ساتھ لڑا دیا کہ اُس
چوٹ کھائے ہوئے ہتھیار بند سپاہی اور اُس بے زور اہل قلم وزیر اعظم کے اقتدار رکھنے
والے کے درمیان جو خفیف سا رخنہ پہلے سے موجود تھا وہ بہت وسیع ہوگیا اور غالب کو
بھکا کر اُس رشتہ کو توڑ ڈالا جو حاجب دونوں خاندانوں کے اتحاد کے لیے باہم قائم کرنا
چاہتا تھا۔ اور بجائے اُسکے غالب کی بیٹی کی نسبت خود اپنے ساتھ کرالی اور اُس بڈھے
وزیر کو اس ذریعے سے اخیر میں یہ صدمہ پہونچایا۔ ۹۷۸ء میں جبکہ حکم کو مرے ہوئے صرف
دو سال ہوئے تھے المنصور شاطرانہ چال چلکر ایسی حالت میں پہونچ گیا کہ مصحفی پر بیت المال
کی خیانت کا الزام جو کافی وجوہ سے خالی نہ تھا قائم کیا اور اُسکو گرفتار کرایا۔ مقدمہ
چلایا اور سزا دلوائی۔ پانچ سال تک وہ حاجب جو کبھی برسر اقتدار تھا المنصور کے
قدموں کے نیچے ذلیل و خوار رہا اور غایت درجے کے افلاس و عسرت کی حالت میں

صرف اسی ذریعے سے اُسکو تخت پر بٹھلایا۔ اور اس تدبیر سے سرعت کے ساتھ
محل کے غلاموں کی سازش کو دبایا جو ہشام کی تخت نشینی پر چون و چرا نہیں کر سکتے ہیں
اس وقت افسر سلطنت مصحفی نامہ حاجب تھا جس نے المنصور کو اقتدار کے پہلے زینے پر
پاؤں رکھنے میں مدد دی تھی۔ منصور ستعدی کے ساتھ اپنے افسر کی حکمت عملی میں شریک ہوا
غلاموں کے دبائے جانے نے جن میں سے اکثر جلاوطن کردیے گئے ان دونوں افسروں کو
قرطبہ والوں میں بہت نیکنام بنا دیا اس لیے کہ یہ اُن بیرونی کرایہ کے لوگوں سے دلی
نفرت رکھتے تھے۔ مگر دونوں افسروں کا یہ اتحاد تھوڑی ہی مدت تک رہا۔ منصور کو
جب حاجب کے دُور دفع کرنے کی راہ مل گئی تو وہ بے پس و پیش اسپر کمربستہ ہو گیا۔
لیکن سب سے پہلے اُسکو ضرور تھا کہ خود اپنی نیکنامی کو زیادہ بڑھائے۔ فوراً ہی ایک موقع
مل گیا۔ جسکو اس نوجوان افسر نے ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ شمالی سرحدوں پر عیسائی پھر تعلی
کی لینے لگے تھے اور مصحفی حاجب چونکہ سپاہی نہ تھا اُسکو نہیں معلوم تھا کہ انکی زیادتیاں کیونکر
رد کی جائیں۔ المنصور بھی جو پہلے قاضی و محتسب تھا حاجب سے کچھ سپہگری میں بڑھکر نہ تھا۔
لیکن وہ ایک تندرست و توانا پُرانے خاندان کا آدمی تھا۔ اور اُسکے اسلاف اُن معدودے
چند عربوں میں سے تھے جو ہسپانیہ کے پہلے حملے میں طارق اور اُسکے بربریوں کی رفاقت
میں تھے۔ بغیر اسکے کہ لمحہ بھر بھی پس و پیش یا اپنی ذات پر بے اعتمادی کیے وہ
اُٹھ کھڑا ہوا کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں میں فوج کشی کروں گا۔ لیون پر جو حملہ اُس نے کیا
اُس میں ایسی کامیابی اُسکو نصیب ہوئی اور سپاہیوں کے ساتھ ایسی فیاضی کے ساتھ
پیش آیا کہ جب وہ قرطبہ کو واپس آیا تو نہ صرف فتحمند اور اہل قلم سپہ سالار بلکہ فوج کا
معبود و پروردگار

شمال کے عیسائیوں سے ایک دوسری جنگ بھی کی گئی جس میں واقع میں تو فوج
کی سپہ سالاری غالب نے کی جو سرحدی فوجوں کا افسر اور بہادر آدمی تھا جسکو منصور نے

مدرسہ کے ساتھیوں سے پوچھا کرتا تھا کہ جب میں صاحبِ اقتدار ہو جاؤنگا تو تم کون سا عہدہ پسند کروگے؟ اور یہ امر لحاظ کے لائق ہے کہ جب اس کا وقوع ہوا تو وہ اپنے وعدے نہیں بھولا۔ اُسکی زندگی کے حالات اس بات کی ایک دلچسپ نظیر ہیں کہ جرأت وذہانت وخودغرضی اک اسلامی سلطنت میں کیا کچھ کر سکتی تھی۔ جہاں فطانت وطباعی کے لیے اقتدار تک پہونچنے کی راہیں کھلی ہوئی تھیں چاہے ابتدا کیسی ہی بے اُمید کیوں نہ ہوئی ہو۔ المنصور نے جو پہلے پہل دربار کے ملازموں کی محض بطور پیشے کے خطوط نویسی کیا کرتا تھا اعلیٰ حاجب کو اپنا مہربان بنایا۔ یہ حاجب وہ اقتدارات عمل میں لاتا تھا جو اس زمانے میں وزیر اعظم کے ہوا کرتے ہیں۔ اس تدبیر سے شدہ شدہ وہ دربار کے آس پاس کے چھوٹے چھوٹے عہدوں پر سرفراز ہوتا گیا۔ یہاں اُسکی فسوں ساز اداؤں اور عاقلانہ خوشامدوں کی وجہ سے حریم سلطانی کی خاتونیں اسپر نظرِ عنایت کرنے لگیں۔ خاصکر اعروزہ جو اس زرق برق نوجوان کے دامِ عشق میں گرفتار ہو گئی۔ شہزادیوں پر ڈورے ڈالنے اور اُنکے پاس پرشوکت تحائف (جنکے لیے بعض اوقات اُسکو بیت المال پر بھی ہاتھ ڈالنا پڑتا تھا) بھیجنے کے زور سے درجہ بدرجہ اعلیٰ عہدوں پر پہونچتا گیا۔ اور اکتیس سال کی عمر میں وہ چند عہدوں پر بیک وقت آرام کے ساتھ سرفراز تھا جن میں ولیعہد کے املاک کی تولیت ایک یا دو عہدے قضا کے اور فوج محافظ شہر کے ایک دستے کی سپہ سالاری بھی شامل تھی۔ اُسکے اخلاق، اُسکی مسرفانہ سخاوت، اور اُسکی اُس عنایت کا جادو جس کے ساتھ وہ مصیبت زدوں کی دستگیری کرتا تھا ہر شخص پر چل جاتا تھا۔ اُس نے پہلے ہی سے کثیر التعداد اشخاص کو جن میں سے بعض اعلیٰ رتبے کے بھی تھے اپنے ساتھ وابستہ کر رکھا تھا اور جب خلیفہ حکم کی وفات نے اعروزہ کو کم عمر خلیفہ کی ماں ہونے کی وجہ سے بہت بڑا اقتدار بخشا تو المنصور کو وہ موقع ہاتھ آگیا جسکی ضرورت اپنی قوت جتلانے کے لیے اُسکو تھی۔ ان دونوں نے باہم مل کر کارروائی کی۔ بچہ ہشام رقیب دعویدارِ سلطنت کو قتل کیا اور

اُن میں سے ایک تو قرطبہ بھی آیا اور خاک مذلت پر سر ارادت رکھکر سلطان سے
تاج بخشی کی عاجزانہ التجا کی۔ بہت جلد کُل فریقوں کے درمیان صلحنامے تعمیل ہوگئے او
حکم کو اپنے شہرۂ آفاق کتب خانے کے جمع کرنے کی مہلت ملی۔ اُس نے کمیاب قلمی کتا
خرید کر قرطبہ لانے کے لیے ملک مشرق کے ہر حصہ میں اپنے ملازموں کو روانہ کیا۔ اُ
نائب قاہرہ و دمشق و بغداد میں برابر کتب فروشوں کی دوکانوں پر کمیاب نسخے سل
کے کتب خانے کے لیے ڈھونڈھا کرتے تھے۔ جو کتاب کسی قیمت پر نہیں مل سکتی
نقل کراتا تھا۔ اور بعض اوقات اگر وہ ایسی کتاب کا حال بھی سُن پاتا تھا جو صرف
مصنف کے دماغ میں ہوتی تھی تو وہ اُسکے پاس معقول ہدیہ بھیجکر یہ درخوا
کہ اُس ذہنی کتاب کا پہلا نسخہ قرطبہ روانہ کیا جائے۔ ایسی تدبیروں سے
تھوڑی نہیں بلکہ چار لاکھ کتابیں جمع کیں اور وہ بھی ایسے زمانے میں کہ
تک نہ تھا۔ اور ہر نسخہ مشقت اُٹھا کر عمدہ و صاف خط میں پیشے والے کاتبو
پڑتا تھا۔ لیکن صرف یہی نہ تھا کہ اتنی کتابیں اُسکے پاس تھیں بلکہ اکثر کتابیں
کے برخلاف اُسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے یہ سب کتابیں مطالعہ
حاشیے لکھے تھے۔ وہ ایسا عالم تھا کہ جو حاشیے اُس نے لکھے تھے اُنکی زما
بڑی قدر کرتے تھے۔ اور اُسکے کتب خانے کے اک بڑے حصّے کا برباد
تلف ہونا عربی علم ادب کے لیے نہایت سخت نقصان کا باعث ہوا۔
خلیفۂ اعظم کے ایک جانشین کے لیے تو ممکن تھا کہ اپنے باپ کی نا
آرام کرے اور گوشۂ عافیت میں بیٹھکر دھر کتب بینی میں مشغول
دشمن نئے سرے سے حملے کرنے کی تاک میں رہیا۔ لیکن ایسے دو با
بڑے کام کو جسکی عبد الرحمن نے تکمیل کی تھی تباہ کرنے والا اور قرطب
ویستی کی حالت میں پہونچانے والا تھا۔ حکم ثانی نے چودہ سال

[illegible]

جو اسپین کے کلاونتوں اور پرووِنس و اطالیہ کے بھانٹوں کے آلھوں یا بحر خفیف کے گیتوں کے مبنیٰ قرار پائے ہوں۔ کوئی تحریر یا تقریر کمل نہیں سمجھی جاتی تھی جب تک کہ اُس میں اشعار کی چاشنی نہ ہوتی تھی جو یا تو وہ محرر یا مقرر خود فی البدیہہ نظم کر لیتا تھا یا اپنی یاد سے کسی مشہور شاعر کا کلام ہوتا تھا۔ ساری اسلامی دنیا نظم کی عاشق معلوم ہوتی تھی۔ سلطان و کشتیان کے باہم شاعرہ ہوتا تھا اور اُندلس کے شہروں کی دلربائیاں۔ اُسکی ندیوں کے بہنے کی نغمہ سرائیاں۔ اُسکے ثابت و بے حرکت ستاروں کی چاندنی کی خوبصورت راتیں عشق و شراب کی مسرتوں کی باتیں۔ عیش و عشرت کی صحبتیں اور کمان ابرو معشوق کے ساتھ پوشیدہ ملاقاتیں اُن اشعار میں بیان کی جاتی تھیں۔

فنون میں اُندلس بہت فائق تھا۔ ایسی عمارتیں جیسی کہ مدینۃ الزہراء یا جامع قرطبہ کی تھیں بن نہیں سکتی تھیں تاوقتیکہ وہاں کے کاریگر اپنی صناعیوں میں یدطولیٰ نہ رکھتے ہوں۔ ریشم بافی کے فن کا اُندلس میں بہت زیادہ لحاظ کیا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ صرف قرطبہ میں ایک لاکھ تیس ہزار حریر باف تھے۔ لیکن ریشمی کپڑوں و قالینوں کے لیے المریہ سب سے زیادہ بلند نام تھا۔ کاسہ گری بڑے کمال کو پہونچائی گئی تھی اور جزیرۂ میجورقہ ہی سے جہاں کے کمہاروں نے یہ کمال حاصل کیا تھا کہ طلائی یا مسی چمکیلے رنگ کے ظروف بناتے تھے۔ اطالیہ کی کاسہ گری نے میجولیکا کا نام حاصل کیا تھا[1] شیشے کے ظروف اور نیز دوسرے ظروف پیتل اور لوہے کے المریہ میں بنتے تھے اور بعض خوبصورت نمونے فیل دنداں کے نازک نقاشی کے اس وقت تک موجود ہیں جن میں دربار قرطبہ کے بڑے عہدہ داروں کے نام منقش ہیں۔ یہ سب فنون بلاشبہ مشرق سے لائے گئے تھے لیکن مُرکشی کاریگر اپنے فارسی و مصری و بازنطینی کے لائق شاگرد تھے۔ زیوروں میں

[1] یعنی majolica یعنی چمکیلے اور شیشے کے سے چمکیلے ظروف بنانے کا فن۔ جو پہلے پہل جزیرۂ میجورقہ سے اطالیہ میں بارہویں صدی عیسوی میں آیا۔

جس طرح قرطبہ کے محل اور باغ حسین اور سرسبز و شاداب ہونے کی وجہ سے مدح وثنا کے سزاوار تھے اُسی طرح اُسکے اعلیٰ درجے کے امور بھی تحسین و آفرین کے مستحق تھے۔ جیسے اجسام خوش آیند تھے ویسے ہی اذہان بھی۔ اُسکے علما و معلموں نے اُسے یورپ کی تعلیم کا مرکز بنا دیا تھا۔ یورپ کے ہر حصے سے طلبہ اُسکے شہرۂ آفاق ماہران علوم سے سبق لینے آتے تھے۔ ہروسن وِنی تھانن (راہبہ) بھی دُور دراز مقام یعنی گانڈرشیم کے سیکسن خانقاہ میں بیٹھکر سینٹ پوپجی اُن کی شہادت کا ذکر کرتے وقت قرطبہ کی مدح سرائی کو ضبط نہ کر سکی اور بے اختیار اُسکی زبان سے بھی یہ لفظ نکل ہی پڑے "قرطبہ۔ جسکی دنیا میں سب سے زیادہ زرق برق شان و شوکت ہے" سائنس (علوم) کی ہر شاخ کی وہاں تعلیم ہوتی تھی اور علم طب میں جتنی ترقیاں جالینوس کے زمانے سے اُسوقت تک کُل صدیوں میں ہوئی تھیں اُس سے کہیں زیادہ اور عمدہ اضافے اُندلس کے حکما و اطبا کی تحقیقاتوں اور تجربوں سے ہوئے۔ ابو القاسم خلف جسکو یورپ والے البُوکیسس کہتے ہیں گیارہویں صدی کا ایک نامور سرجن (ماہر فن جراحی) تھا۔ اور اُسکی بعض دستکاریاں موجودہ طرز عمل کے مطابق تھیں۔ ابن الزہر نے جسکو یورپ والے اَوِن زُور کہتے ہیں اُسکے تھوڑے عرصہ بعد بہت سی اہم باتیں طب و جراحی کے متعلق نئی دریافت کیں۔ ابن بیطار عالم علم نباتات نے سارے مشرق میں جڑی بوٹیوں کا پتہ لگانے کو سیاحت کی اور اُسپر ایک مکمل کتاب لکھی۔ اور ابن رشد فلسفی (جسے یورپ والے آویروز کہتے ہیں) اُس زنجیر کی جو قدیم یونان کے فلسفہ کو متوسط زمانہ کے فلسفہ سے ملاتی ہے اصلی کڑی ہے۔ علم ہیأت۔ علم جغرافیہ کیمسٹری (علم کیمیا) نیچرل ہسٹری (علم الحیوانات) سب شوق سے قرطبہ میں پڑھے اور پڑھائے جاتے تھے۔ اور علم ادب کی موشگافیاں تو ایسی تھیں کہ یورپ میں کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا ہے جس میں ہر شخص کی زبان پر نظم ہو۔ اور جبکہ ہر طبقے کے آدمی عربی کے ایسے اشعار کہتے ہوں

ع۵ (صفحہ ۴۴ - جلد ثانی - نفح الطیب)

"خلیفہ نے ان سفیروں کے خریطے لینے کے لیے ہفتہ کا دن ۳۳۸ ہجری (مطابق ۹۴۹ء) کے ماہ ربیع الاول کی گیارہویں تاریخ۔ اور اپنے محل واقع الزہرا کا گنبددار بڑا کمرہ مقرر کیا۔ ارکین سلطنت و اکابرین فوج کو اس تقریب کے لیے تیاریاں کرنے کے لیے حکم دیا گیا۔ یہ کمرہ حسن و خوبی کے ساتھ آراستہ کیا گیا اور ایک تخت سونے و جواہرات سے مرصع چمکتا دمکتا ہوا بیچ میں رکھا گیا۔ تخت کے دونوں جانب خلیفہ کے بیٹے کھڑے ہوئے انکے بعد اپنے اپنے رتبہ کے موافق دائیں بائیں وزراء۔ انکے بعد عرض بیگی و وزراء کے بیٹے و خلیفہ کے موالی (آزاد کیے ہوئے) اور نقیب و چوبدار وغیرہ۔ اس قصر کے صحن میں نہایت ہی قیمتی قالین اور نمدے بچھائے گئے اور دروازوں و محرابوں پر نہایت ہی زرق برق ریشمی پردے ڈالے گئے۔ تھوڑی دیر میں سفیر اُس کمرے میں داخل ہوئے اور اس شان و شوکت کو جو اُنکی آنکھوں کے سامنے تھا اور اُس سلطان کے اقتدار و سطوت کو جسکے سامنے وہ آکر کھڑے ہوئے دیکھکر حیرت سے ہکا بکا سے ہوگئے۔ آخر ان لوگوں نے چند قدم آگے بڑھکر اپنے آقا قسطنطین ابن لیو مالک قسطنطنیہ کا نامہ یونانی زبان میں نیلے کاغذ پر طلائی حرفوں میں لکھا ہوا پیش کیا۔"

عبدالرحمٰن نے اپنے دربار کے نہایت فصیح و بلیغ ادیب کو اس موقع کے لیے ایک مناسب قصیدہ لکھنے کو کہا تھا۔ لیکن اُس نے پڑھنا بھی شروع نہیں کیا تھا کہ اُس مجلس کی عظمت اور جو بڑے لوگ وہاں جمع تھے اُنکے سکوت پُر از متانت کا ایسا رعب اُس پر طاری ہوا کہ اُسکی زبان تالوے لگ گئی اور وہ غش کھا کر فرش پر گر پڑا۔ ایک دوسرے شخص نے اُسکے کام کو پورا کرنا چاہا مگر تھوڑی دیر کے بعد اُسکی زبان بھی بند ہو گئی۔

خلیفہ اپنے نئے محل کی تعمیر میں ایسا مصروف ہوا کہ متواتر تین جمعے تک وہ جامع مسجد میں نہ گیا اور جب چوتھے جمعہ میں حاضر ہوا تو واعظ نے اُسکو ڈرایا کہ تم اپنی غفلت کی سزا میں جہنم میں جاؤگے۔

کہ حدودِ اسلام میں کوئی شے اسکے مماثل نہیں ہے۔ دور دست ملکوں کے سیاح، ہر طبقہ و ہر پیشہ کے آدمی، مختلف مذاہب کے ماننے والے، رئیس زادے و شہزادے، سفیرانِ الچی، حجاج وزائرین، فقہاء و شعراء، سب اسپر متفق تھے کہ ہم نے کبھی اپنی سیاحت کے عرصے میں کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی جو اسکے مقابلہ کا دم بھر سکے۔ فی الحقیقت اگر اس قصر میں بجز سفید و براق سنگِ مرمر کے زینوں کے جو منیظر باغوں کے اوپر جانب بنے ہوئے ہیں اور طلائی بڑے کمرے اور منقش نشین کے جس میں انواع و اقسام کی صناعی کے کام ہیں اور کچھ بھی نہ ہوتا (یعنی اگر اس کا مایۂ افتخار امورِ ذیل کے سوا کچھ بھی نہ ہوتا۔ عمارت کی استادانہ صناعی، بیل بوٹوں کی خوشنمائی، تناسب کی خوبصورتی، نقش و نگار کی خوبی و صفائی، اسکے پردے اور اسبابِ زینت خواہ سفید و براق سنگِ مرمر کے ہوں خواہ جگمگاتے ہوئے سونے کے۔ اسکے ستون جو اپنے تناسب اور ہمواری کی وجہ سے خراد پر چڑھے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ اسکی رنگ آمیزی جو نہایت ہی عمدہ منظر سے مشابہ تھی۔ وہ مصنوعی جھیل جو اتنا ٹھوس بنا ہوا تھا۔ وہ نالیاں جو برابر صاف و شفاف پانی سے بھری رہتی تھیں اور حیرت انگیز چشمے جن میں جاندار وں کی مورتیں تھیں) تو بھی کوئی خیال چاہے کیسا ہی بلند پرواز کیوں نہ ہو اسکا تصور نہیں کر سکتا تھا۔ الحمد للہ العلی العظیم (تعریف ہے خدائے بزرگ و برتر کی) کہ اس نے اپنی ناچیز مخلوقات سے ایسی طلسماتی محلسرائیں بنوائیں اور اس دنیا میں انکی نیکیوں کی جزائیں ایسی جگہیں رہنے کو دیں تاکہ مومنوں کو سعادت کی راہ پر چلنے کا حوصلہ ہو اور وہ یہ سمجھیں کہ گویہ عیش و عشرت مسرت بخش ہے لیکن جو نعمتیں کہ سچے مومنوں کے لیے فردوسِ اعلیٰ میں مہیا ہیں انکے مقابلہ میں یہ محض ناچیز اور ادنیٰ ہیں۔"

الزہراء ہی کے قصر میں خلیفہ نے النبیرہ کی ملکہ اور سینکو سے ملاقات کی تھی اور یہیں سلطنت کے بڑے لوگوں کی باریابی ہوا کرتی تھی۔ یہیں اس نے ان سفیروں کو خیر مقدم کہنے کے لیے جلوس کیا تھا جنکو یونان کے شہنشاہ نے قرطبہ کے دربار میں بھیجا تھا:۔

جواہرات سے مرصع تھے۔ جس وقت اِن دروازوں میں سے آفتاب کی شعاعیں آتی اور پارے کے حوض میں جنبش پیدا ہوتی تھی تو سارا کمرہ بجلی کی سی چمک سے بھر جاتا تھا اور اہلِ دربار اپنی چکا چوند لگی ہوئی آنکھوں کو چھپا لیتے تھے۔

عربی مورخ بڑی مسرت کے ساتھ مدینۃ الزہراء کے عجائبات کو بیان کرتے ہیں ایک مورخ لکھتا ہے کہ "اگر میں اُن کل فطرتی و صنعتی خوبیوں ہی کو گنوانا شروع کروں جو مدینۃ الزہرا میں پائی جاتی ہیں تو ہمارا کلام بہت طویل ہو جائے۔ وہ بہتے ہوئے چشمے، صاف و شفاف پانی، ہرے بھرے باغ، خانگی محافظوں کے لیے عالیشان عمارات، سلطنت کے اعلیٰ عہدہ داروں کے لیے پُرشوکت و شان محلات، اُسکی چوڑی گلیوں میں ہر قوم و ہر مذہب کے سپاہیوں، خادموں اور غلاموں کی ٹولیوں کا ریشم و زربفت کی پوشاکیں پہنے ہوئے ادھر اُدھر پھرنا۔ اور قاضیوں فقیہوں اور شاعروں کے گروہوں کا مناسب سنجیدگی کے ساتھ اس قصر کے عظیم الشان کمروں اور وسیع صحنوں میں ٹہلنا ایک عجیب سماں دکھلاتا تھا۔ اس قصر میں جتنے ملازم مرد تھے اُنکی تعداد کا اندازہ تیرہ ہزار سات سو پچاس ہے جن کا روزینہ علاوہ پرندوں اور مچھلیوں کے تیرہ ہزار پونڈ (جو قریب آدھ سیر کے ہوتا ہے) گوشت تھا۔ اور اس میں خلیفہ کی جتنی چھوٹی بڑی بیبیاں اور اُنکی پیش خدمتیں تھیں اُنکی تعداد چھ ہزار تین سو چودہ تک پہونچی تھی۔ غلام و خادم و خواجہ سرا تین ہزار تین سو پچاس تھے جنکو روزانہ تیرہ ہزار پونڈ گوشت راتب ملتا تھا۔ انکے رُتبے اور منصب کے اعتبار سے بعض کو کسی دس پونڈ اور بعض کو کچھ کم۔ اور مرغ، تیتر اور دوسرے قسم کے پرند اور مچھلیاں اسکے علاوہ ملتی تھیں۔ اور الزہراء کے تالاب (بحیرۃ الزہراء) کی مچھلیوں کو روزانہ بارہ ہزار روٹیاں ملتی تھیں اور اسکے علاوہ چھ چھ قنفر بھیگی مٹر بھگو کر ڈالے جاتے تھے۔ یہ اور دوسری تفصیلیں پوری تشریح کے ساتھ اُس زمانے کی تاریخوں میں ملیں گی جو اُن اُدبا و شعراء کی لکھی ہوئی ہیں جنھوں نے ان امور کے بیان میں فصاحت و بلاغت کی کانوں کو خالی کر دیا ہے۔ اور یہ سب لوگ تھے جنھوں نے لوگوں کو یہ امر تسلیم کرتے سُنا تھا

اس عروج کے عہد میں پہونچا دیتا ہے جو پھر کبھی واپس نہیں آنے کا۔

اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز گو زیادہ خوبصورت نہ تھی مدینۃ الزہراء تھا۔ جسکو عبد الرحمن (الناصر) ثالث نے قرطبہ کے مضافات میں تعمیر کیا تھا۔ ایک مرتبہ اسکی ایک [illegible] بی بی نے جس کا نام زہراء تھا اور جسکی جگہ اسکے دل میں بہت زیادہ تھی اس سے یہ آرزو ظاہر کی کہ میرے لیے ایک شہر بناؤ اور میرے ہی نام سے اسکو موسوم کرو۔ خلیفۂ اعظم اکثر سلمان بادشاہوں کی طرح عمارتیں بنوانے کا دلدادہ تھا ہی۔ یہ پیاری آرزو اسکے دل کو بھا گئی۔ اس نے فوراً ایک پہاڑ کے دامن میں جس کا نام جبل العروس تھا اور جو قرطبہ کے مقابل میں چند میل کے فاصلے پر واقع تھا ایک شہر کی بنیاد ڈالی۔ ہر سال وہ اپنی آمدنی کی ایک تہائی اسکی تعمیر میں خرچ کرتا تھا اور اسکی سلطنت کے بقیہ پچیس سال اسی برابر اسکی تعمیر جاری رہی۔ اور اسکے بیٹے کے زمانے میں بھی جس نے اس میں بہت سے اضافے کیے پندرہ سال تک یہ عمارت بنتی رہی۔ دس ہزار مزدور [illegible] کام کرتے تھے اور ہر روز پتھر کے چھ ہزار چٹان اس نئے شہر کے مکانوں کی تعمیر کے لیے تراشے اور جلا کیے جاتے تھے۔ تین ہزار کے قریب باربرداری کے جانور اسباب کے وہاں پہونچانے پر مامور تھے۔ اور چار ہزار ستون استادہ کیے گئے تھے جن میں سے بعض تو قسطنطنیہ کے شہنشاہ نے تحفہ بھیجے یا روم کا [illegible] اور دوسری جگہوں سے آئے تھے۔ انکے علاوہ خود وہاں کا سنگ مرمر تھا جو ٹرگونا (طرکونہ) اور المریہ سے نکلتا تھا۔ اس میں پندرہ ہزار دروازے تھے جنکے اوپر لوہا یا جلا کیا ہوا پیتل چڑھا ہوا تھا۔ اس نئے شہر میں خلفاء کا جو دیوان عام تھا اسکی چھت اور دیواریں سنگ مرمر کی تھیں اور اس پر سونے کا کام [illegible] ہوا ایک عجیب و غریب فوارہ تھا جو یونان کے شہنشاہ کا جس نے خلیفہ کو ایک [illegible] موتی بھی بھیجا تھا تحفہ تھا۔ اس دیوان عام کے وسط میں پارے کا ایک حوض بنا تھا اور اسکے دونوں جانب آٹھ دروازے فیل دنداں و آبنوس سے منڈھے ہوئے [illegible]

تیسرے نے ایک گنبد اضافہ کیا کہ زیادہ نمازیوں کی گنجائش ہو۔ اُنیس محرابیں مشرق سے مغر
ہیں اور اکتیس شمال سے جنوب تک۔ نمازیوں کے اندر آنے کے اکیس دروازے پیتل
مزین تھے۔ اور ایک ہزار دو سو ترانوے ستونوں پر اُسکی چھت ایستادہ تھی اور اُسکے مصلو
میں چاندی کا فرش تھا جسپر زریں پچی کاری تھی اور اُسکے ستونوں میں نبت کاری کا کام
جو طلا و لاجورد سے مرصع تھے۔ اُسکا منبر فیل دندان اور اعلیٰ ترین لکڑیوں کا بنا ہوا تھا جو چھتیس
الگ الگ تختیوں سے مرکب تھا جن میں سے اکثر میں جواہرات جڑے ہوئے تھے اور سو
کی کانٹیاں لگی ہوئی تھیں۔ اُس میں چار حوض وضو کے لیے تھے جن میں شب و روز پہاڑوں
پانی آیا کرتا تھا۔ اور مسجد کے پچھم جانب بہت سے مکان بنے ہوئے تھے جہاں غریب مسا
اور بے گھرے مقیم آکر ٹھہرتے اور اُنکی خاطر تواضع کیجاتی تھی۔ سیکڑوں برنجی قندیلیں جو گرجا ؤ
کے گھنٹوں کی بنائی گئی ہیں رات کے وقت اس مسجد کو منور کرتی تھیں۔ اور ایک بڑی سی مو
شمع جس کا وزن پچاس پونڈ (پچیس سیر کے قریب) ہوتا تھا۔ رمضان کے مہینے میں شب و
امام کے بغل میں جلتی رہتی تھی۔ تین سو خادم بخوردانوں میں عود و عنبر جلایا کرتے اور خوشبو تیل
کیا کرتے تھے جو اُن قندیلوں کی دس ہزار بتیوں میں جاتا تھا۔ اس مسجد کا حسن اب تک بہت
باقی ہے۔ سیاح ان ستونوں کے جنگل کو دیکھکر جو گویا بے انتہا روشوں کی طرف ہر جانب سے
نکلے ہوے ہیں دنگ ہو جاتے ہیں۔ اسکے سنگ سماق، زبرجد، اور سنگ مرمر اسوقت تک
اپنی جگہوں پر قائم ہیں۔ شیشہ کی پچی کاری کا وہ چکتا دکمتا کام جسکے بنانے کو بائی زنطیم کے کا
آئے تھے اس وقت تک دیواروں میں جواہرات کی طرح چمک رہا ہے۔ اُسکے مصلے کا شوخ
نمایاں کام معہ اُسکی متقاطع و کم نما محرابوں کے آج تک ویسا ہی نمایاں ہے جیسا کبھی تھا۔ اُ
صحن اب بھی نارنگی کے اُن درختوں کی وجہ سے جو ستونوں کے آمنے سامنے روش پر دو
تک لگے ہوے ہیں پتوں سے بھرا پڑا ہے۔ جب کوئی شخص اس عظیم الشان جامع مسجد کے
حسن کا نظارہ کرتا ہے تو اُسکا خیال قرطبہ کے دولت و اقبال کے زمانے اور خلیفۃ الاعظم کے

رہنا وہاں کے باشندوں کے لیے پائدار مسرت کا ذریعہ تھا۔ کیونکہ مشرقیوں کو (اور مسلمانانِ
اندلس ہر چیز میں طول بلد کے سوا مشرقی ہی تھے) کوئی منظر بہتے پانی سے بڑھ کر مرغوب نہیں ہے۔
اس دریا پر ایک عالیشان پُل سترہ محرابوں کا بنا ہوا تھا، جو اس وقت تک عربوں کی قوتِ تعمیر کی
تصدیق کر رہا ہے۔ سارا شہر عالیشان عمارتوں سے معمور تھا۔ جن میں سے پچاس ہزار سے زیادہ
امیروں وعہدہ داروں کے، ایک لاکھ سے زیادہ عام لوگوں کے مکان، سات سو مسجدیں اور
نو سو عام حمام تھے۔ حمام اسلامی شہروں کے خصائص میں سے تھے، اس لیے کہ مسلمانوں میں
صفائی و نظافت زہد و عبادت سے الگ نہیں ہے بلکہ ہر نماز و عبادت کے لازمی شرائط میں سے
ہے۔ حالانکہ متوسط زمانہ کے عیسائیوں کا یہ حال تھا کہ نہانے سے منع کرتے تھے، اس لیے کہ بُت
پرستوں کی رسم ہے۔ یہاں تک کہ ایک عیسائیہ ولیہ نے تفاخراً یہ واقعہ قلمبند کیا ہے کہ ساٹھ برس کی
عمر تک میں نے کبھی اپنے جسم کے کسی حصہ کو پانی سے ملوث نہیں کیا، بجز اسکے کہ اس کی عید میں
اپنی انگلیوں کے سرے پانی سے تر کیے۔ اور جس زمانہ میں میلا کچیلا رہنا عیسائی تقدس کا تمغہ تھا،
اُس زمانہ میں مسلمان صفائی و ستھرائی کے بارہ میں نہایت جزرس تھے۔ اور جب تک کہ اُنکے جسم
پاک و صاف نہیں ہوتے تھے اپنے خدا کے تقرب کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ اور جب اسپین
آخرکار پھر عیسائی حکمرانوں کے قبضہ میں واپس آگیا تو فلپ دوم ہماری انگلستانی ملکہ میری کے
شوہر نے حکم دیا کہ کُل عام حمام اس بنا پر ڈھا دیے جائیں کہ وہ کفر کے علامات و آثار ہیں۔

قرطبہ کی حسین و خوبصورت عمارتوں میں جامع مسجد سب سے اول درجے پر سمجھی جاتی تھی
اور اسوقت تک سمجھی جاتی ہے۔ اسکی تعمیر ۷۸۴ء میں عبدالرحمٰن (الداخل) اول نے شروع کی۔ اس نے
اس میں اسی ہزار اشرفیاں خرچ کیں جو قوم قوط سے مالِ غنیمت میں آئی تھیں۔ اور اُسکے دیندار
بیٹے ہشام نے ۷۹۳ء میں ناربون کے لوٹ کے مال سے اسکی تکمیل کی۔ پھر بعد کا ہر سلطان اسکے
حسن میں اضافہ کرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ شرقیین کے ابتدائی ہنر کا دنیا بھر میں عمدہ ترین نمونہ
ہو گئی۔ ایک نے ستونوں اور دیواروں پر طلاکاری کی۔ دوسرے نے ایک منارہ بڑھایا اور

شاندار دروازے باغوں یا دریا یا بڑی جامع مسجد کی طرف تھے جہاں سلطان جمعہ کے دن ایک ایک خاص راستہ میں سے جایا کرتا تھا جو اس سرے سے اُس سرے تک قیمتی قالینوں سے مزین رہتا تھا۔ ان محلسراؤں میں سے ایک کا نام "قصرالزاہر"[عسہ] اور ایک کا نام قصرالمعشوق" ایک کا "قصرالسرور" ایک کا "قصرالتاج" تھا۔ وعلیٰ ہذا۔ اور ایک بنی اُمیّہ کے پُرانے وطن کی یاد دلاتا اور "دمشق" کے نام سے موسوم تھا۔ اسکی چھتیں سنگ مرمر کے ستونوں پر قائم تھیں اور اسکے فرش پر پچی کاری کا کام تھا۔ اور یہ اسقدر حسین تھا کہ ایک شاعر نے اُسکی تعریف میں لکھا ہے۔ مثنوی[عسہ]

هر قصر بجز دمشق زشت ست — از میوه و بوی خوش بهشت ست

منظر عجبے۔ و آب صافی — خاکش خوشبو و قصر عالی شکیر

از صبح و شبش به نزد دانا — با عنبر و مشک بست مانا

قرطبہ کے بعض باغوں کے نام شوق انگیز ہوتے تھے۔ جسکو سنکر آدمی کا دل چاہتا تھا کہ وہاں جا کر لیٹے اور پانی کے جھرجھر بہنے کی خوش آیند آواز کے مزے لے۔ اور خوشبو اور پھولوں و میووں کی خوشبو سے دماغ تازہ کرے۔ مرج الارحاء (پن چکیوں والا مرغزار) کے نام سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ آرام سے وہاں جا کر لیٹے اور اُن پہیوں کی گھڑگھڑاہٹ کی لگاتار آواز مزے لے لے کر سنے جو پانی کھینچکر باغ کی کیاریوں میں پہونچاتے ہیں۔ مرج الماء الجاریہ (جھرجھر بہنے والے پانی کا مرغزار) قرطبہ والوں کے لیے گرمیوں کے موسم میں عجیب فرحت انگیز مقام ہوگا۔ وادی الکبیر کا خوشی کے

عسہ مقری جلد اول صفحہ ۳۰۲ - ومن قصورها المشهورة وبنائها المذکورة الکامل والمجدد والحائر۔ والروضة - والزاهر والمعشوق - والمبارک - والرشیق - وقصر السرور - والتاج - والبدیع - مترجم۔

عسہ اصل اشعار جس کا ترجمہ مصنف نے نثر میں کیا ہے یہ ہیں:-

کل قصر بعد الدمشق یذم — فیه طاب الجنی ولذ المشم

منظر رائق و ماء نمیر — وثری عاطر و قصر اشم

بت فیه واللیل والفجر عندی — عنبر اشهب ومسک احم

لیکن پُل ابھی تک وادی الکبیر پر سایہ افگن ہے اور پہلے اَموی فرماں روا کی عالیشان مسجد اس وقت تک سیاحوں کی حیرت و مسرت کا باعث ہے۔ لیکن عبد الرحمٰن ثالث کے وقت میں یا شاید اُسکے کسی قدر بعد جبکہ ایک بڑے وزیر نے جدید آبادی شہر کے باہر بڑھائی تھی تو یہ شہر اپنی عمدہ ترین حالت میں تھا۔ اُسکی وسعت کے بارے میں مورخین باہم مختلف ہیں، لیکن کم از کم دس میل کا طول نہایت ہی قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے۔ وادی الکبیر کے سواحل سنگِ مرمر کے مکانوں، مسجدوں اور باغوں سے جگمگاتے تھے جن میں غیر ملکوں کے نہایت ہی نادر و کمیاب پھول اور پودے بڑی صناعی سے لگائے گئے تھے۔ اور عربوں نے انکی سیرابی کے لیے خاص اپنا طریقہ جاری کیا تھا جو اسپین والوں کو پہلے یا اب کبھی نصیب نہ ہوا۔ خاندان بنی اُمیّہ کے پہلے سلطان نے ملک شام سے کھجور کا ایک درخت منگوا کر نصب کیا تھا تاکہ اُسکو پرانے وطن کی یاد دلاتا رہے۔ اُسی درخت کو خطاب کر کے اُس نے مختصر سی دردناک نظم اپنی جلا وطنی پر لکھی تھی۔ یہ درخت اُس باغ میں لگایا گیا تھا جسکو اس نے اپنے دادا خلیفہ ہشام کے باغ واقع دمشق کی نقل بنایا تھا۔ کیونکہ طفولیت کے زمانہ میں وہ اُس باغ میں کھیلا کرتا اور اُسکو اپنے بچپن کا دل بہلانے والا دوست سمجھتا تھا۔ اس نے اپنے کارپردازوں کو تمام جہان میں روانہ کیا تھا کہ اجنبی ملکوں کے عمدہ و کمیاب درخت، پودے اور بیج لے آئیں۔ اور اُسکے باغبان ایسے ہوشیار تھے کہ اُنکی صناعی سے اجنبی ملکوں کی چیزیں جلد وہاں کی طبیعت قبول کر لیتیں، اور شاہی محل سے سارے ملک میں پھیل جاتی تھیں۔ اسی طرح سے نمونہ کے طور پر دمشق سے انار لایا گیا تھا۔ اور جس پانی سے ان متعدد باغوں کی سیرابی ہوتی تھی وہ پہاڑوں سے لایا جاتا تھا (جہاں ان کے ذریعہ سے پانی لے جانے کے آثار اس وقت تک دیکھے جاتے ہیں) پہلے تو سیسہ کے نلوں کے ذریعوں سے متعدد خزانوں میں پہونچتا تھا جو بعض سونے چاندی کے اور بعض پیتل کے ہوتے تھے۔ اور جھیلوں، حوضوں، تالابوں اور یونانی سنگ مرمر کے چشموں میں جمع ہوتا تھا۔

سلطان کی محلسراؤں کے باب میں مورخین حیرت انگیز امور بیان کرتے ہیں۔ ان محلسراؤں کی

اُندلس کے دارالسلطنۃ میں بتاب اور جگہوں کے پایا جاتا تھا۔

اک دوسرا عربی مورخ کہتا ہے کہ قرطبہ "اک قلعہ بند شہر ہے جو پتھر کی عریض و بلند دیوارون سے گھرا ہوا ہے اور اُسکی گلیاں بہت ہی تھری ہیں۔ قدیم زمانہ میں یہ بہت سے کافر بادشاہوں کا مسکن تھا جنکی محلسرائیں ابھی تک دیواروں کے احاطوں کے اندر دکھائی دیتی ہیں۔ یہاں کے باشندے اپنی خوش اخلاقی و صفائی و ستھرائی، اپنی اعلیٰ ذہانت و طباعی، اپنی خوش مذاقی اور اپنے کھانوں، پوشاکوں اور گھوڑوں کی شان و شوکت میں مشہور ہیں۔ وہیں کا علمان فن ہر قسم کے علوم میں زرق و برق، اُمرا اپنی نیکیوں و فیاضیوں میں ممتاز۔ بہادرانِ نبرد آزما کافروں کے ملک میں جہاد کرنے میں سرفراز۔ اور سپہ سالارانِ فوج ہر قسم کی لڑائیوں کے تجربہ کار تم دیکھ سکتے تھے۔ قرطبہ ہی میں دنیا کے ہر حصہ سے نظم میں داخلت پیدا کرنے، علوم حاصل کرنے یا الٰہیات و فقہ کے سیکھنے کے شایق طلبہ آیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ کل علوم و فنون کے مشاہیر کے آپس میں ملنے کا مقام۔ علماء کا مسکن اور طلبہ کا ماویٰ و ملجا ہوگیا۔ اُسکا اندرونی حصہ سارے ملکوں کے مشاہیر و شرفا سے معمور تھا۔ اُسکے اربابِ کتب (اُدبا) و اصحابِ کتائب (اہل لشکر) نام و نمود حاصل کرنے میں سابقت کرتے تھے۔ اور اُسکے میدان ہمیشہ نام آوروں کے لیے درزشگاہ و پڑھنے والوں کے لیے جولانگاہ۔ کریوں کے مرکز اور اہل حقائق کی منزل رہے۔ قرطبہ کو بلاد اندلس سے وہی نسبت تھی جو سر کو جسد سے اور سینہ کو اسد (شیر) سے ہے"

مشرقی مدح سرائی کا بیان کسی قدر بلند پروازی کی طرف ضرور ہوتا ہے۔ لیکن قرطبہ حقیقت میں اُس مدح و ثنا کی دُرفشانیوں کا مستحق ہے جسکی بوچھار اُسپر کی گئی ہے۔ اُسکی موجودہ حالت سے ناممکن ہے کہ اُس وسعت و حسن کا تصور کیا جا سکے جو اِس پُرانے اسلامی دارالسلطنۃ کا خلیفۃ الاعظم کے زمانہ میں تھا۔ چونے کی قلعی کیے ہوے مکانوں کے پاس کی تنگ گلیوں سے اُسکی اُس پُرشوکت وسعت کا جو کسی وقت اُس میں تھی صرف دُھندلا سا خیال آ سکتا ہے اُسکی محلسرا (دالقصر) ویران ہے اور اُسکے کھنڈر قید خانہ کے بیہودہ مصرف میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

آٹھواں باب

مدینۃ الخلیفہ

ایک عربی مورخ کہتا ہے کہ "قرطبہ عروسِ اندلس ہے۔ اسی میں ہے وہ سب حسن و
زیبایش جس سے آنکھوں میں سرور اور نگاہوں میں نور ہوتا ہے۔ اُسکے سلاطین کو افتخار کا
کا تاج سمجھنا چاہیے۔ اُس کا مالا اُن موتیوں سے بنا ہے جو اُسکے غواص شعرا نے بحر ذخارسے
جمع کیے ہیں۔ اُسکی پوشاک علوم کے پرچم ہیں جنکو کاملان علوم نے بڑی مناعی سے سیا ہے۔
اور ہر ایک فن و حرفت کے ماہر اُسکے لباس کی گوٹ ہیں"۔ مشرقی مورخ نے اپنے پیارے
شہر کو ایسے دُور کے مشرقی تخیلات کے لباس میں ظاہر کیا ہے۔ لیکن قرطبہ فی الحقیقت خلیفۃ الاعظم
کے وقت میں قابلِ فخر دارالسلطنت تھا۔ اور شاید باستثناء بائی زنطیم کے یورپ کا کوئی شہر عمارتوں
کی خوبصورتی و خوش اسلوبی، بود و باش کے تکلفات وصفائی، اور باشندوں کی تعلیم و سلیقہ شعاری
میں اُسکا مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔ جب ہم یہ یاد کرتے ہیں کہ قرطبہ کی شان و شوکت کی جو تصویر ہم
عربی مورخوں کی تصنیفات سے خلاصہ کرکے کھینچنے والے ہیں وہ دسویں صدی عیسوی کی ہے
جبکہ ہمارے سیکسن آبا و اجداد لکڑی کے جھونپڑوں میں رہتے اور میلے گھاس پھونس پر اُٹھتے
بیٹھتے تھے۔ جبکہ ہماری زبان انگھڑ تھی اور اس قسم کے ہنر جیسے کہ لکھنا پڑھنا ہے گویا کہ معدودے
چند رہبانوں تک محدود تھے تب ہمکو مسلمانوں کی عجیب و غریب تمدنی حالت کا کچھ کچھ پتہ لگتا ہے
اور جب اتنا اور بھی یاد کرلیا جاتا ہے کہ اُس وقت سارا یورپ وحشیانہ جہالت اور وندا نہ
ت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اور جہاں ٹوٹی پھوٹی رومی سلطنت قدیمی تمدن و تہذیب کی علامتیں
کہ سکتی تھی یعنی صرف قسطنطنیہ میں اور اطالیہ کے بعض حصوں میں محض دبی کچھ نمو دسے
شائستگی کے پائے جاتے تھے۔ تب اُس حیرت انگیز تضاد کی زیادہ تر قدر معلوم ہوتی ہے جو

تھا۔ جیسا اسکی حکومت میں ہوا۔ کبھی اندلس ایسا قرار واقعی جوتا بویا ہوا، ایسا قدرتی نعمتوں سے ہرا بھرا، آدمی کی دانائی و صنعت سے کمال کو پہونچا ہوا نہ تھا۔ کبھی اس سلطنت کو ہنگامہ پر ایسی فتحمندی اور کبھی قانون کو اس سے زیادہ حکومت و عزت نصیب نہیں ہوئی تھی۔ اسکی خوشامد کرنے کو قسطنطنیہ کے شاہنشاہ اور فرانس، جرمنی اور اطالیہ کے شاہوں کے سفیر حاضر ہوے۔ اسکی توحّش دو دانائی و ثروت یورپ اور افریقیہ میں خواص و عوام کے زبان زد تھی۔ اور اسلامی سلطنت تا قعرِ ایشیا کی انتہائی سرحدوں تک بھی مشہور تھی۔ اور یہ حیرت انگیز تبدیلی صرف ایک آدمی کی کی ہوئی تھی باوجود اسکے کہ ہر شئے اُسکی مخالفت تھی۔ اُندلس کو قعرِ ذلت سے نکال کر اقتدار و مرتبۂ عالی کی بلندی پر صرف خلیفۂ اعظم عبدالرحمٰن ثالث کی ہی ذہانت و اُولوالعزمی نے پہونچایا تھا۔

اسلامی مورخ اس ثابت قدم آدمی کی تصویر ایسے رنگوں میں دکھلاتے ہیں جو اُسکی مضبوط جابرانہ حکمت عملی سے بمشکل مناسبت رکھتے ہیں۔ تاہم وہ تدین کے ساتھ اُسکی تصویر اس طرح کھینچتے ہیں "جتنے لوگوں نے اس ملک پر کبھی سلطنت کی ہے سب سے زیادہ نرم دل اور اعلیٰ ترین درجے کا شائستہ۔ اُسکا حلم، اُسکی فیاضی اور اُسکی انصاف دوستی ضرب المثل ہو گئی تھی۔ اُسکے اجداد میں سے کوئی بھی میدانِ جنگ کی دلیری اور مذہبی سرگرمی میں اُس سے سبقت نہیں لے گیا۔ وہ علوم کا شائق اور علما کا مربی تھا جن سے باتیں کرنے کا وہ دلدادہ تھا"۔

عربی مورخ کا بیان ہے کہ اس خلیفہ کی وفات کے بعد ایک کاغذ خود اُسکے ہاتھ کا لکھا ہوا ملا۔ جس میں وہ اپنے طویل زمانۂ حکومت کے اُن دنوں کو احتیاط کے ساتھ قلمبند کرتا گیا تھا جو [illegible] سے پاک تھی۔ اُنکی تعداد صرف چودہ تھی۔ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ۔ إِنَّ ہٰذَا [illegible] ہے۔ اے سمجھ والو! دیکھو اور تعجب کرو کہ دنیا سب سے زیادہ خوش طالع شخص کو بھی [illegible] صرف [illegible] دے سکتی ہے"۔

سنہ ۹۶۰ء میں اُسکو لیون کا تخت واپس دلوادیا۔

اسکے دوسرے سال خلیفۃ الاعظم نے سفر آخرت اختیار کیا۔ اس نے ستر برس کی عمر پائی اور اُسکی تقریباً پچاس سال کی سلطنت نے اسپین کی حالت میں ایسی تبدیلی پیدا کردی کہ غایت درجے کا تخیلی دماغ بھی اسکو قیاس نہیں کرسکتا ہے۔ جب یہ شخص اکیس برس کا نوجوان تخت نشین ہوا تھا تو اُسکی میراث ہزاروں لٹیرے سرداروں اور طالب زر ہوسناکوں کا شکار ہو رہی تھی صوبجات نے اپنے اپنے فرمانروا قائم کرلیے تھے۔ اور اُن بہتیرے فرقوں نے جن میں ساری آبادی منقسم تھی سب کے سب نے سلطان کی حکومت کو بالا بتا دیا تھا۔ اور طوائف الملوکی اور لوٹ کھسوٹ نے سرزمین کو خاک میں ملا دیا تھا۔ جنوب کی طرف افریقیہ میں فاطمیوں کا خاندان اسپین کو اپنی سلطنت میں ملا لینے کی دھمکیاں دے رہا تھا اور شمال کی طرف سے عیسائی رؤسا آنکھیں دکھا رہے تھے۔ اور اپنی جدی سلطنت پر قبضہ کرلینے اور مسلمانوں کو اس سرزمین سے نکال دینے پر آمادہ تھے۔ اس اُلجھاؤ اور قریب الوقوع تباہی سے عبدالرحمن نے ترتیب و خوشحالی پیدا کی۔ اُسکی سلطنت کا آدھا زمانہ بھی گذرنے نہیں پایا تھا کہ اُس نے سارے ممالک اسلامیہ میں اس حد سے اُس حد تک امن و نیک چلنی قائم کردی۔ فرقوں کی حکومتیں دور کیں اور اپنی رعایا کی ساری جماعتوں پر سلطان کے اقتدار کلی کا سکہ بٹھلا دیا۔ دوسرے نصف میں اُس نے بیرونی دشمنوں کے مقابلے میں اپنی سلطنت کی عزت قائم کی۔ افریقیہ والے جابروں کو دورباش کہی اُنکی سبقت کو روکنے کے لیے سبتہ میں قلعہ دار قائم کیے۔ سمندر میں اُنھیں کلہ بکلہ جواب دیا۔ اور شمال میں جو لیون، قشتالہ، اور النوار کی قوتیں بڑھ چلی تھیں اُنکو روک دیا اور اُنھیں اپنی فوقیت کا ایسا یقین دلایا کہ وہ اپنے تصفیے بھی وہیں فیصل کرانے آتے تھے اور اپنے حقوق بھی اُسی کے ذریعہ سے دلوایا کرتے تھے۔ اس نے اندلس کو خود اُنکے پنجوں سے بھی چھڑایا اور غیر ملک والوں کے حملوں سے بھی۔ اور نہ صرف اُسکو تباہی سے بچا لیا بلکہ اُسکو صاحب عظمت و مرفہ الحال بنا دیا۔ کبھی قرطبہ ایسا مالامال و خوشحال نہیں ہوا

بیاہ دے گا قید سے آزاد کردیا۔ اس بے عزتی کے بعد فرنینڈو گنزالز کو اس کا بہت کم شوق باقی رہا تھا کہ لیون والوں کے ساتھ ملکر مسلمانوں سے لڑے۔ اس نے چاہا کہ لیون والوں کو بھی اُسی کی طرح بیعزتی نصیب ہو۔ لیکن امیر واعظم کے وقت میں تو یہ بات ہونے والی نہ تھی اس واسطے کہ اُس نے ۹۵۰ء میں ٹیلیورا کے قریب مسلمانوں سے ایک اور لڑائی جیتی اور دوسرے سال اُس نے لازوال عظمت کے ساتھ وفات پائی۔

اسکی وفات کے بعد گنزالز نے بادشاہ گری اختیار کی۔ یہ سینکو کا اُسکے بھائی آرڈونو سیوم کے مقابلہ میں طرفدار بنا۔ اور جب ۹۵۵ء میں سینکو اپنے بھائی کی جگہ میں تخت نشین ہوا تو گنزالیز اُس سے پھر گیا اور نئے بادشاہ کو اُس نے لیون سے نکال دیا۔ اور ایک بدبخت لنگڑے آرڈونو چہارم کو جسکا لقب شریر تھا اُسکی جگہ میں بٹھایا۔ سینکو نے اپنی نانی تھیوڈا کے پاس جو النوار کی ملکہ تھی پناہ لی اور ان دونوں نے فوراً قرطبہ کے خلیفہ سے استغاثہ کیا کہ اس مصیبت میں اُنکی مدد کرے۔ سینکو کو حد سے زیادہ فربہی نے ادھر رکھا تھا جب تک لوگ اُسے پکڑتے نہ تھے دو چار قدم بھی نہیں چل سکتا تھا۔ اُس نے چاہا کہ قرطبہ کے ماہروں سے علاج کرائے جنکی حذاقت ساری دنیا میں مشہور تھی۔ چنانچہ ملکہ تھیوڈا نے عبدالرحمن کے حضور میں سفیر روانہ کیے۔ اور خلیفہ نے اُسکے جواب میں بڑے یہودی طبیب (Hasdai) کو روانہ کیا کہ سینکو فربہ کا علاج کرے لیکن اُس نے چند شرطیں بھی مقرر کیں جن میں چند قلعوں کا حوالہ کر دینا اور سینکو اور ملکہ تھیوڈا کا بذات خود قرطبہ حاضر ہونا بھی شامل تھا۔ اسلامی دارالسلطنۃ میں دور و دراز سفر کرکے جانا اور یہ سمجھنا کہ خلیفہ کے اقتدار کے شاہد بنکر بطور نمائش کے ہم وہاں جاتے ہیں سخت باتیں تھیں لیکن وہ ملکہ گئی اور اپنے ساتھ اپنے بیٹے النوار کے بادشاہ اور اپنے نواسے لیون کے نکالے ہوئے بادشاہ کو لیتی گئی۔ عبدالرحمن بڑے تزک و احتشام اور اُن ساری خوش اخلاقیوں کے ساتھ جو اُسکا خاصہ تھیں ان لوگوں سے ملا۔ اور نہ صرف سینکو نے (Hasdai) کے علاج سے اپنی وبالِ جان فربہی سے رہائی پائی بلکہ خلیفہ کی فوجی مدد سے شمال کو واپس گیا اور اُسی نے

آیا تھا امیدوں میں بھرا مُور سے لڑنے - عیسیٰ کے لیے مار کے مرنے

اور اُس نے گرشیا کی بیٹی سے کنزلز کے قید ہونے کا حال بیان کیا اور کہا کہ یہ اسپین کے عیسائیوں کے حق میں بہت ہی بُرا ہوا-

ہاں خوشیاں منانا ہے مسلمانوں کو زیبا - پر حد سے سوا ہے ہمیں صدما

قشتالہ نے سردار کو کیا اپنے گنوایا - اسپین ہی بے سر ہوا سارا

طوفاں کی طرح آنے لگے مُور کے لشکر - زوروں پہ ستم کا ہے سمندر

زنجیروں پہ نصرانیوں کے پڑتے ہیں پتھر - کنزلز کو دکھا جس نے پکڑ کر

اور اُس نارمن نائٹ نے اُس شہزادی سے التجا کی کہ اُس قیدی کو رہائی دلوادے۔

مُنھ سے تو وہ خاتون زیادہ نہیں بولی - پر رشکِ قمر رات کو اُٹھی

تھیں جبکہ سبھی اُسکی خواصیں پڑی سوتی - چپ چاپ وہاں سے ہوئی راہی

قائد کو مقید زر و زیور کا بنایا - عورت نے دیا مرد کو نقرا

داروغۂ[٥] غدار سے قیدی کو چھڑایا - اور دامِ محبت میں پھنسایا

پس اُس شہزادی نے کونٹ کو جیلخانے سے نکالا - اور دونوں گھوڑوں پر قشتالہ پہونچے۔

اُس زمانے میں جس کا حال میں اب بیان کرتا ہوں یہ قصہ پُرانا ہوچکا تھا اس لیے کہ کنزلز کو شادی کیے ہوئے کئی سال ہوچکے تھے اور اُس نے مصمم ارادہ کرلیا تھا کہ قشتالہ ایک جداگانہ سلطنت ہوگا - اور اب سے لیون کا ماتحت نہیں رہنے کا - اسی بنا پر اُسکو امینیو نے پھر گرفتار اور قید کیا اور صرف اُس وقت رہا ہوا جب یہ امر آشکارا ہوگیا کہ قشتالہ کے لوگ اُسکے سوا کسی اور کی حکومت قبول نہیں کریں گے اور اپنے کونٹ کی صرف ایک صورت کی بندگی بجالائیں گے مگر لیون کے گورنر کو خاطر میں نہیں لائیں گے - آخر بادشاہ نے اُس سے قسم کھلاکر کہ لیون کی سلطنت کا ماتحت رہے گا اور امینیو کے بیٹے آرڈونو سے اپنی بیٹی کو

[٥] اصل انگریزی میں بھی یہی لفظ ہے اسلیے لکھا گیا - معنی اسکے داروغۂ محبس کے ہیں -

گاؤں میں ہو کر بھاگ نکلا۔ یہ مصیبت انگیز سال زمانے تک اندلس میں "عام الخندق" کے نام سے مشہور رہا۔

اگر عیسائی اپنے فائدے کو آگے بڑھاتے چلے جاتے تو شاید اسپین کی اور طرح کی تاریخ لکھنا پڑتی۔ لیکن حسبِ عادت عیسائی رئیسوں کے آپس کا خونخوار حسد خلیفہ کی مدد کو آپہونچا۔ اور جس عرصہ میں خلیفہ کے دشمن آپس کے جھگڑوں میں مصروف تھے وہ اُس مصیبت کی تلافی سپاہیوں کی بھرتی، اور دوسری جنگ کی تیاریاں کر رہا تھا۔ جس خانہ جنگی نے خلیفہ کی اس طرح کی مدد کی اُسکی بنا لیون والوں کی بالادستی کے باعث قشتالہ کی بغاوت تھی۔ اس زمانے میں قشتالہ کا کونٹ مشہور و معروف فرنینڈ و گیرانز تھا جسکے بارے میں بہت سے کلاونتوں نے گیت بنائے تھے۔ یہ اسپین کے بڑے (ہیروز) نام آوروں میں سے ہے اور اسکا جفت بھی ایک (ہیروان) نام آور عورت سے ہوا تھا۔ دو مرتبہ اسکی بی بی ہی اُسکو اُس قیدخانہ سے چھڑا لائی تھی جہاں اسکے حاسد پڑوسیوں یعنی النوار اور لیون والوں نے ڈال دیا تھا۔ اور دوسری مرتبہ تو اس عورت نے کمال ہی کیا کہ اپنے شوہر کے کپڑے خود پہن کر قید خانے میں محافظ مجلس کے غیظ و غضب کا نشانہ بننے کو بیٹھ رہی۔ اس پہلے کا واقعہ ان دونوں کی شادی کے پیشتر کا تھا۔ یہ کونٹ اسکے باپ گرشیا کے دار السلطنۃ یعنی النوار کو اس عورت سے شادی کرنے کے لیے جا رہا تھا کہ اس دغاباز بادشاہ نے راستہ میں اُسکو گرفتار کرلیا۔ ایک آلیے میں اُسکے رہا ہونے کا حال بیان کیا گیا ہے:۔

یعنی کہ قشتالہ کے سردار کو اشرار۔ دھوکے سے پکڑلے گیے نیوار ۔
قیدخانہ میں ایسا کر ہوا بے بس و لاچار۔ اعضا ہوے مجروح تو دل زار . . . .
دشمن کے جال میں عدے اور جشن خوشی کا ۔ سو رہا گیا پکڑا
چنانچہ یہاں پہ اب شاہ گرشیا کے دونا۔ اسپین میں سب جو کیا
یہاں پہ پہلے کہ ایک نارین نائٹ النوار ہو کر گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا۔

دو بار
بہت سے
زمانے کے قر

ہی خلفاے عباسیہ کو جنہوں نے ان کا تخت اُلٹ دیا تھا خلیفہ تسلیم نہیں کیا تھا تاہم اندلس
سلاطین نے اس وقت تک اس مذہبی خطاب کا دعوا نہیں کیا تھا۔ انکا خیال یہ تھا کہ خلیفہ
خطاب اُن لوگوں کو قبول نہ کرنا چاہیے جنکی حکومت اسلام کے متبرک شہروں یعنی مکہ و مدینہ پر
ہو۔ اور اس لقب کو بلا نزاع عباسیوں ہی کے قبضہ میں چھوڑ دینے پر راضی ہو گئے تھے۔ لیکن
ب جو اندلس میں یہ معلوم ہوگیا کہ خلفاے عباسیہ کی اصلی حکومت شہر بغداد کے باہر کچھ بھی نہیں ہے
اور وہاں بھی اُنکی حالت قیدیوں کی سی ہے اس لیے بہت سے خاندان مختلف مقاموں میں خود
مختار ہوتے جاتے ہیں۔ عبدالرحمٰن ثالث نے ۹۲۹ء میں خلیفہ کا خطاب "الناصر لدین اللہ" کے
لقب کے ساتھ اختیار کیا۔

جس وقت اُس نے یہ جدید خطاب قبول کیا تھا تین برس اور بھی اُسکی سلطنت کے باقی
تھے اور اُسکی یہ ساری مدت اپنی مملکت کے اندر عاقلانہ و عالمانہ انتظام کرنے اور عیسائیوں کے
مقابلہ میں ہر سال جہادی فوجیں بھیجنے میں صرف ہوئی۔ اس لیے وہ عیسائیوں کے مقابلہ میں
اپنے مذہب کا 'ناصر' یعنی پشت و پناہ تھا۔ وہ خانہ جنگی جس نے لیون والوں کی قوت کو بے اثر
کر دیا تھا اب [illegible] تھی۔ اور آرڈونو اعظم کا ایک لائق جانشین فرمانروا مانا گیا تھا۔ ایمیرو ثانی
۹۳۱ء میں تخت نشین ہوا اور اسکے جنگجو اطوار سے جلد ظاہر ہو گیا کہ استقلال کے ساتھ خلیفہ کی
فوجوں کا مقابلہ کیا جائے گا۔ کچھ زیادہ عرصہ گذرنے نہ پایا تھا کہ شمال میں عیسائیوں اور سرقسطہ
(زیراگوزا) کے عرب حاکم کے آپس میں سازش ہوئی۔ اور عبدالرحمٰن اس سازش کو مٹانے
کے لیے بسرعت تمام روانہ ہوا۔ ۹۳۷ء میں اُس نے سرقسطہ کو سر کیا اور النوار پر دھاوا
کر کے ایسی ہیبت پھیلائی کہ ملکہ نائبۃ السلطنۃ تھیوڈا نے فوراً اُسکو اپنا بالا دست مان لیا۔ لیکن
ایمیرو ملکہ کی اطاعت گزینی کا شریک نہ تھا۔ اس نے اپنے آدمیوں کو جمع کیا اور ۹۳۹ء میں
بمقام الخندق (الہندیگا) مسلمانوں کو اک ہیبتناک شکست دی۔ پچاس ہزار مسلمان میدان جنگ
میں کام آئے۔ خود خلیفہ کی جان فراری کے لیے بچ گئی اور پچاس سواروں سے کم کے ساتھ

اُنکی منتشر صفوں کو کامل شکست دی۔ سرحد والوں کی باصرار مزاحمت سے طیش میں آ کر مسلمانوں نے میوزؔ کے قلعہ داروں کو تہ تیغ کیا اور شومیِ بخت سے یہ واقعہ سچا ہے کہ ان لڑائیوں میں سے بعض میں مسلمانوں نے بھی اپنے دشمنوں کے جنگلی پن کا چربہ اُتارا۔ خاصکر جبکہ انکے سپاہیوں میں افریقیہ کے سپاہی مل گئے جو مشہور جنگلی تھے۔

ان شکست کھائے ہوئے عیسائیوں کا بہادرانہ استقلال بےنظیر تھا۔ یہ جنگلی تو تھے مگر انہیں آدمیوں کی سی جرأت تھی۔ بار بار شکست کھا کر یہ مصیبت سے تازہ دم ہو کر پھر اُٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ اُسی سال جس سال ویل ڈی جنکیراس (تیز قلم کے درہ) میں وہ سنگین جنگ ہوئی تھی۔ شکست کے بعد آرڈونو نے جو عیسائیوں کے استقلال کی روح تھا اپنے سپاہیوں کے ساتھ سرحد پر ایک اور ہنگامہ برپا کیا اور ۹۲۳ء میں النوار والے سینکو نے جو اُس سے پیچھے نہیں رہنا چاہتا تھا بعض مضبوط قلعوں کو پھر چھین لیا۔ سلطان کو ان حرکتوں پر پھر طیش آیا اور سخت کارروائی کے ارادے سے شمال کی طرف روانہ ہوا۔ جو کچھ راستہ میں سامنے آتا گیا سب کو جلاتا اور برباد کرتا چلا گیا اور اسقدر اسکا خوف غالب ہو گیا کہ اسکے قریب آنے کی خبر سنکر شہر کے شہر خالی ہو جاتے تھے۔ اور وہ پیلونا کے دارالسلطنۃ میں جسکو باشندوں نے سلطان کی آمد کی خبر سنکر خالی کر دیا تھا داخل ہوا اور سلطان کے قریب پہونچتے ہی سینکو گھبرا کر وہاں سے بھاگ گیا۔ کتھیڈرل (علاقہ کا بڑا گرجا۔ بنزلہ پایہ تخت کے) اور دارالسلطنۃ کے بہت سے مکان بےرحمی کے ساتھ ڈھا دیے گئے۔ اور النوار اُسکے قدموں کے نیچے آ گیا۔ اسی زمانے کے قریب لیون کے آرڈونو نے وفات پائی اور اُسکے بیٹوں کے آپس میں خانہ جنگی شروع ہوئی جس سے سلطنت کو دوسرے امور کی طرف متوجہ ہونے کی مہلت ملی۔

اس کامیاب جنگ سے مظفر و منصور واپس آنے کے بعد عبدالرحمن ثالث نے اک نیا خطاب قبول کیا۔ اس وقت تک اُندلس کے فرمانرواؤں نے "امیر" سلطان، ابن الخلفا" کے خطابوں پر قناعت کی تھی۔ اگرچہ یہ خلفاء بنی امیہ کی اولاد میں سے تھے اور ان لوگوں

مسلمانوں کے درمیان متنازعہ فیہ چھوڑ دیں۔ اور اُس ضلع میں الگ ہو بیٹھیں جو خلیج بسکے کے کنارے پر ہے اور اُس وقت کے منتظر رہیں جب اُنکی تعداد اس قدر وسیع رقبہ پر قابض ہونے کے قابل ہو جائے۔

نویں صدی میں اُنکی ایسی حالت ہوئی کہ اس علاقے کی طرف بڑھ آئیں جس کا ایک جز وہ مسلمانوں کے قبضہ سے پہلے ہی نکال چکے تھے۔ یہ لوگ لیون کے علاقے میں پھیل گئے اور زیمورا۔ سان ایسٹرن ڈی گارمز۔ آسما۔ اور سیمنکاز کے قلعے دشمن کو آنکھیں دکھانے کے لیے تعمیر کیے اب متنازعہ فیہ زمین پہلے سے بہت تنگ رہ گئی۔ اور سرحد پر مختلف مقاموں میں مخالف فوجوں سے مقابلہ ہونے لگا دسویں صدی کے آغاز میں سرحد کے مسلمانوں نے اپنے قبضہ سے نکلے ہوئے علاقوں کو واپس لینے کے لیے اک سخت جد و جہد کی۔ لیکن عیسائیوں نے طلیطلہ کے لوگوں اور النوار کے بادشاہ سینکو کی مدد سے جو شمال میں عیسائیت کا حصار بنگیا تھا مسلمانوں کو سخت شکست دی اور سرحد پر کے ملک کو لوٹنا اور برباد کرنا شروع کر دیا۔ عیسائیوں کے یہ ہنگامے جنپر ہوتے تھے اُنکے لیے سخت عذاب کا سامنا تھا۔ اس لیے کہ وہ کندہ ناتراش و جاہل تھے اور ان میں معدودے چندہی ایسے تھے جو کچھ پڑھ سکتے تھے۔ اور جیسی اُنکی تعلیم تھی ویسے ہی اُنکے اطوار بھی تھے۔ اور اُنکا مذہبی جنون اور اُن کی سنگدلی ویسی ہی تھی جیسی ایسے جنگلیوں سے امید کی جا سکتی تھی۔ لیون کے سپاہی شاذ و نادر ہی کسی نہتے دشمن کو اپنے پاس جگہ دیتے تھے اور عربوں کے شائستہ مردانگی اور بے تعصبی کا اُن میں کہیں پتہ تک نہ تھا۔ جہاں یہ شریفانہ طور پر امان دیتے تھے۔ لیون اور قشتالہ کے اکھڑ لوٹیرے سارے قلعہ داروں اور باشندوں سے بھرے ہوئے شہروں میں قتل عام کرتے تھے اور جنکو وہ قتل نہیں کرتے تھے اونھیں غلام و لونڈی بناتے تھے۔

عبد الرحمٰن ثالث کو تخت پر بیٹھے ہوئے دو برس بھی نہیں ہوئے تھے کہ لیون کا سپہ [illegible] دونو ثانی میریڈا کی دیواروں تک لوٹ مار کرتا ہوا پہنچ گیا۔ اور بیدیحاز

جن لوگوں کو اس نے اعلیٰ عہدوں پر مقرر کیا تھا وہ نودولت اور رذیل النسب تھے جو اس
سبب سے اور بھی اپنے آقا کے جاں نثار تھے کہ اگر وہ نہ ہو تو قدیم عرب کے خاندان انھیں
پامال ہی کر چھوڑیں۔ صدر حکومت کو قائم رکھنے کے لیے اس نے اک بڑی جرار فوج تیار
رکھی تھی جسکے افسر اُسکے منتخب باڈی گارڈ کے غلام یعنی زرخرید غیر ملکی تھے۔ یہ غلام اصل میں
تو اسلیو(عہ) نین تھے لیکن رفتہ رفتہ ان میں فرنیک(عہ) جلیقیہ والے لومبارڈ(سہ) اور سب قسم کے لوگ
شامل ہوتے گئے جنکو یونان و وینس کے تجار اُندلس لے آتے اور کمسنی ہی میں سلطان کے ہاتھ بیچ ڈالتے
تھے۔ اور جنکی تعلیم و تربیت مسلمانوں کی طرح ہوتی تھی۔ ان میں سے بہتیرے اعلیٰ درجے کے
تعلیم یافتہ اور فطرتی طور پر اپنے آقا کے جاں نثار تھے۔ یہ بہت سی باتوں میں مملوکوں کے
اُن رسالوں کے مشابہ تھے جن کو صلاح الدین کے جانشینوں نے مصر میں باڈی گارڈ
بنایا اور جو بعد کو ایسے نامآور ہوئے کہ مصر و شام کے سلطان ہوگئے۔ اُسی زرخرید ترکی و
سرکیشین غلاموں کی جماعت کی طرح خود اسکے پاس بھی اپنے غلام تھے اور انھیں بھی سلطان
کی طرف سے جاگیریں ملتی تھیں۔ اور اک قسم کے فیوڈل زمیندار تھے اور خود اپنے ماتحتوں
کے سرگروہ بنکر اپنے بادشاہ کا حکم بجالانے کو مستعد رہتے تھے۔ جب کبھی اُسکی طرف سے
طلبی ہوتی تھی۔ اور مصری ہی مملوکوں کی طرح تھوڑے عرصے کے بعد یہ بھی استقدر سرچڑھ گئے
کہ جب عبدالرحمن ثالث اور اُسکے جانشین کی وفات کے بعد صدر حکومت میں زوال آیا
تو ان لوگوں نے اس موقع کو غنیمت سمجھکر خود اپنے خود مختار خاندان قائم کر لیے اور اسپین سے
اسلامی سلطنت کو قطعی طور پر اُکھاڑ پھینکنے میں گویا شریک ہوے۔

عہ اِسلووینا یعنی پولینڈ کے قدیم باشندے ۱۲۔

عہ ترک اور دوسرے مشرقی لوگ انگریز و فرانسیسی و اطالیہ والوں کو کہتے ہیں۔ اور فرنیک اُن قدیم جرمنوں کو بھی کہتے ہیں جنھوں نے فرانس کو فتح کیا اور وہیں بود و باش اختیار کی تھی۔ اور فرانسیسی کو بھی کہتے ہیں۔ ۱۲

سہ لومبارڈی واقع اطالیہ کے رہنے والے۔ ۱۲

ایسی محتاطانہ انصاف پسندی و خودداری دیکھ کر کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی اپنے عہدناموں پر کامل ایمان کے ساتھ قائم رہتا ہے اور جو لوگ اسکی اطاعت قبول کر لیتے ہیں اُنپر مدد رجہ کا رحم ظاہر کرتا ہے ایک قلعہ کے بعد دوسرا برابر تابع فرمان ہوتا چلا گیا۔ ابن حفصون بذاتِ خود اپنے پہاڑی مامن میں ہمیشہ کی طرح غیر مفتوح و سرکش ہی رہا۔ لیکن بوڑھا ہوگیا تھا موت نے جلد اُسکو وہاں سے ہٹالیا۔ اسکے بعد سلطان کے سپاہیوں کا خود بوباسترو کے اندر بھی گھس جانے کے لیے صرف تھوڑی سی مہلت درکار تھی اور کچھ بھی نہیں اور جب آخر کو سلطان اس ہیبت ناک قلعہ کی فصیلوں پر چڑھا اور اُسنے دماغ کو چکر لانے والی بلندی سے پہاڑ کے اُن ٹیلے اور ٹیکروں پر نظر ڈالی جو اس قلعہ کو جسے مرکز بغاوت کہنا چاہیے دائرہ کی طرح ہر طرف سے گھیرے ہوئے تھے تو اُسکا دل بھر آیا۔ اور اس عظیم الشان فتح پر خدائے قادر کا شکر بجا لانے کو سجدے میں گر پڑا۔ اسکے بعد وہ مہربانی و معافی کے کاموں کی طرف متوجہ ہوا۔ اور جب تک اس قلعہ میں رہا خلوص سے خدا کے لیے روزے رکھتا رہا

مرشیہ نے بھی اس وقت آکر سلطان کی اطاعت قبول کر لی اور صرف طلیطلہ غیر مغلوب باقی رہ گیا۔ ٹیگس پر کے اس مغرور شہر نے گستاخی کے ساتھ اُس معافی نامہ کو نامنظور کیا اور بھروسے کے ساتھ محاصرہ کا انتظار کرنے لگا۔ لیکن اب اُسکو اور طرح کے حملہ آور سے سابقہ پڑا تھا یہ اُن کمزور دل کے سپہ سالاروں کا سا نہ تھا جنھوں نے وقتاً فوقتاً اس شاہانہ شہر کی دیواروں کے نیچے ذلتیں اُٹھائی تھیں۔ اس شہر کے محافظوں پر یہ امر ثابت کرنے کیلیے کہ میرا محاصرہ کوئی عارضی دھمکی نہیں ہے۔ سلطان نے عجلت کے ساتھ ایک چھوٹا سا شہر سامنے والے پہاڑ پر تعمیر کر ڈالا۔ جسکا نام اُس نے مدینۃ الفتح رکھا۔ اور وہاں اُس نے اطمینان و تسکین کے ساتھ خیمے کے اندر بود و باش اختیار کی۔ آخر کال سے مجبور ہو کر اس شہر نے اطاعت قبول کر لی۔ اور عبدالرحمن ثالث اُس مملکت کے اخیر وارث طلیطلۂ بغاوت کے ... نل ہوا جو اُسے وراثۃً اپنے ہمنام عبدالرحمن اول سے ملی تھی اور جواب ایک

یا بوڑھے ہوگئے تھے اور اُنکے پیرو دں پر اطمینان و امان کی حالت طاری ہوگئی تھی۔ لوگوں کے دلوں میں خود بخود یہ سوال پیدا ہونے لگا تھا کہ سو ہاتھ اس واقعہ سے کیا آیا؟ یہ سب انقلابات جو ہوئے اُن سے کون سی خوبیاں پیدا ہوئیں جو ان لوگوں نے اندلس کو کافروں سے چھڑایا نہیں بلکہ کافروں کی جماعت کے بدترین لوگوں کے پنجوں میں یعنی ڈاکو سرداروں اور نہایت ہی بدمعاش اُٹھائی گیروں کے ہاتھوں میں پھنسا دیا۔ ملک کو اس سرے سے لیکر اُس سرے تک رہزنوں کے غولوں نے غارت غول کر دیا تھا۔ جنھوں نے جُتتے ہوئے کھیتوں اور ہرے بھرے نخلستانوں کو ویران کر دیا۔ اور زمین کو سنسان بیابان بنا دیا۔ لوٹ کی زبردستی سے ہر شے بہتر معلوم ہوتی تھی۔ سلطان قرطبہ معاملات کو اس سے اور کیا بدتر بنا سکتا تھا۔ اور عام میلان یہی تھا کہ دیکھیں سلطان ان خرابیوں کو رفع کر سکتا ہے یا نہیں؟

اس سب کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب عبد الرحمن نے باغی علاقوں پر فوج کشیاں شروع کیں تو باغیوں کو اطاعت قبول کرنے پر آدھے سے زیادہ رضامند پایا۔ اُنکے سپاہی اپنے بہادر نوجوان بادشاہ کو اپنے سروں پر دیکھکر پھولے نہیں سماتے تھے اور جوشوں میں بھرے ہوئے تھے۔ اسلیے کہ بہت برسوں سے عبد اللہ کے ہاتھوں اُنھیں یہ دولت نصیب نہیں ہوئی تھی۔ باغیوں نے جو اپنی طوائف الملوکی کی حالت سے تنگ ہوگئے تھے، صرف ایک دکھاوے کی مزاحمت کے بعد دروازے کھول دیے۔ سکے بعد دیگرے اندلس کے بڑے بڑے شہروں نے سلطان کو اپنی دیواروں کے اندر بلا لیا۔ سب سے پہلے اُس علاقہ نے اطاعت قبول کی جو قرطبہ کے جنوب میں ہے۔ پھر اشبیلیہ نے اپنے دروازے کھول دیے۔ جیَّم کے بربری سر کیے گئے اور الغرب کا رئیس خود خراج دینے کو دوڑ آیا۔ اسکے بعد سلطان ضلع ریگیو کے عیسائیوں کے مقابلہ کے لیے آگے بڑھا۔ یہاں تیس سال سے پہاڑی مورچے ابن حفصون کی نذر رعایا کو بچائے ہوئے تھے اور جسکی نسبت عبد الرحمن سے بہتر کسی کو علم نہ تھا کہ جلدی فتح نہیں ہونے کی۔ اسپر بھی درجہ بدرجہ یہ علاقہ بھی زیر ہوا۔ سلطان کی

کہ اپنے معیت کے زمانے میں اک محض نوجوان شخص کی تخت نشینی کی ضرور مخالفت کریں گے۔ گر کسی شخص نے چون وچرانہ کی۔ بلکہ برعکس اسکے اسکی سند نشینی پر چاروں طرف سے اطمینان کے ساتھ صدائے مبارک باد بلند ہوئی۔ یہ نوجوان شہزادہ پہلے ہی عوام الناس وارکان دولت کے دلوں پر قبضہ کرچکا تھا، اسکی دلکش ادا اور شاہانہ اکر مکر نے جسکے ساتھ نادر الوجود خوش خلقی اور سلیم دماغی قوتیں ملی ہوئی تھیں اُسکو عام طور پر نیکنام بنا دیا اور قرطبہ والے کہ اُسکی رعایا میں گویا صرف یہی رہ گئے تھے پھر نئی امیدوں کے ساتھ اس نئے سلطان کی پہلی کارروائیوں کو دیدے گڑو کر دیکھنے لگے۔ عبدالرحمن نے اپنے ارادوں پر پردہ ڈالنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اسنے اکدم سے ہمیشہ کے لیے اپنے دادا کی حکمت عملی کو خیرباد کہا جس نے کبھی تو ضعف اور کبھی بیرحمی کی وجہ سے سلطنت کو ایسا کچھ ضرر پہونچایا تھا۔ اور اُسکی جگہ میں اُس نے اعلان کردیا کہ میں اسکو جائز نہیں رکھوں گا کہ اس ساری مملکت کے اندر کسی قسم کی نافرمانی بنی امیہ کی کی جائے۔ اسنے ناراض امرا اور روسا کو طلب کیا کہ میری حکومت کی اطاعت قبول کرو۔ اور اُس نے واضح طور پر لوگوں کو سمجھنے دیا کہ وہ اپنی سلطنت کا کوئی جزو باغیوں کے اختیار واقتدار میں نہ رہنے دے گا۔ یہ تدبیر اس قدر دلیرانہ تھی کہ جو لوگ سب سے زیادہ امیدوں سے بھرے ہوئے تھے اونکے دل بھی دھڑکنے لگے۔ بلکہ ہر طرح سے گمان غالب یہی تھا کہ اس سے تو کُل حصوں کے سارے باغی باہم ملکر اک بڑا جتھا قائم کرکے اس نڈر نوجوان شہزادے کو پیس ڈالیں گے۔ لیکن عبدالرحمن تو اپنے ملک والوں سے واقف تھا اور اُسکی دلیری عمدہ بناد پر قائم تھی۔ تقریبًا اک نسل گذرچکی تھی جب سے ابن حفصون اور دوسرے باغیوں نے علم سرکشی بلند کر رکھا تھا اور ہر شخص حس کرنے لگا تھا کہ بغاوت وسرکشی جتنی ہوسکتی تھی وہ ہوچکی۔ وہ ابتدائی جوش جس نے اسپینی، مسلمان، اور عیسائی کو یکساں طور پر اُبھار کر قومی آزادی کے لیے لڑنے پر آمادہ کیا تھا اب ٹھنڈا پڑگیا تھا۔ اس لیے کہ ایسے جوش کبھی دیرپا نہیں ہوتے ہیں، تاوقتیکہ پہلے ہی جوش کی فوری گرمی میں کمل کامیابی حاصل نہ کرلی جائے۔ جو سرغنا تھے وہ یا تو مرچکے تھے

بڑبڑاتے تھے اس لیے کہ اُنھیں تنخواہ نہیں ملتی تھی۔ اضلاع سے محاصل کا آنا جدا بند ہو گیا تھا اس سبب سے خزانہ خالی پڑا تھا۔ جو کچھ روپیہ سلطان کو قرض کے ذریعہ مل سکا تھا اُسکو اس نے معدودے چند عربوں کو رشوت دینے میں صرف کر ڈالا تھا جو ابھی تک جھوٹوں یہ ظاہر کرتے تھے کہ اضلاع میں ہم سلطان کی تائید کرتے ہیں۔ اُجڑے ہوئے بازار صاف کہ رہے تھے کہ تجارت خاک میں مل گئی۔ روٹی کی قیمت اس قدر گراں ہو گئی تھی کہ عقل میں نہ آئے۔ کسی شخص کو امید و بہبود نہ تھا۔ سب دلوں پر گہری مایوسی چھائی ہوئی تھی۔ متعصبین جو کل عوبی کمبختیوں کو عذاب الٰہی سمجھتے اور ابن حفصون کو قہر الٰہی کا تازیانہ کہتے تھے منحوس پیشنگوئیوں سے شہر پر اور بھی قہر ڈھاتے تھے۔ وہ چلا چلا کر کہتے تھے کہ "دریغا اے قرطبہ دریغا! او قرطبہ تجھپر ویل ہے۔ تو ناپاکی و تباہی کا بڑا مولد مصیبت و تکلیف کا منبع۔ تو جسکا کوئی دوست ہے نہ آشنا۔ جب وہ امیر لشکر بڑی ناک اور قبیح چہرے والا جسکے آگے مسلمان محافظت کرتے ہیں اور پیچھے بت پرست۔ یعنی ابن حفصون تیرے پھاٹکوں کے سامنے آموجود ہوگا۔ اُس وقت تیری منحوس تقدیر کا فیصلہ ہو جائیگا!"

جس وقت اس خلافۃ کی نزع کی حالت شروع ہوئی تو اس نے سنبھالا لیا اور دار الخلافۃ کے رہنے والوں کو اُمید کے بجھتے ہوئے چراغ میں جھلملاہٹ سی معلوم ہوئی۔ عبداللہ نے جو ویسا ہی نا امید ہو رہا تھا جیسی اُسکی رعایا۔ دل توڑ کر ایک جرأت کی حکمت عملی امتحاناً اختیار کی اور باوجود اسکے کہ اُسکے پیروؤں نے اُسکو بددل بھی کیا اور جو دشمن کہ ہر طرف سے اُسے گھیرے ہوئے تھے اُنکی تعداد بھی بہت زیادہ تھی اُس نے چند باتیں مفید کر ہی چھوڑیں۔ اور پھر جہاں تک اُسکے امکان میں تھا ملک کی بھلائی کی کوشش کی۔ اور ۱۵/ اکتوبر ۹۱۲ء کو اڑسٹھ برس کی عمر میں چوبیس سال کی ناخوش و بے مزہ سلطنت کے بعد تمام قصوں و جھگڑوں سے پاک ہو گیا۔ لیکن اُسکے جانشین کے ایام حکومت میں دفعۃً پہلی ضائع شدہ قوت کا تکمیل کے ساتھ واپس آنا مقدر تھا۔

یہ نیا سلطان عبدالرحمن ثالث عبداللہ کا پوتا تھا۔ اسکی عمر صرف چوبیس سال کی تھی۔ جب یہ مسند خلافت پر بیٹھا تھا۔ اور اُسکے بہت سے چچا اور رشتہ دار ایسے تھے جن سے یہ امید ہو سکتی تھی

یقین تھا کہ رئیا : تیر مقدم کیا جائیگا۔ صرف ایک مرتبہ حجاج کا بیٹا ابراہیم ایک شاعر کے ساتھ کسی قدر کج خلقی سے پیش آیا تھا۔ یہ شاعر اُن لوگوں میں سے تھا جو سمجھتے تھے کہ یہ رئیس اُمرائے قرطبہ کی ہجو سے خوش ہوگا۔ اسلیے کہ اشبیلیہ کے حکمرانوں کے خیالات اُنکی نسبت اچھے نہ تھے۔ ابن حجاج نے کہا کہ "اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ مجھ جیسے کسی آدمی کو ان پاجیانہ ہجاؤں کے سُننے سے خوشی حاصل ہوگی تو تم سراسر غلط ہو"

باایںہمہ تہذیب شائستگی کی یہ شعاعیں جو کبھی کبھی جھلک اُٹھتی تھیں اُس طوائف الملوکی کی عام تاریکی کی تلافی نہیں کرسکتی تھیں جس میں اُندلس مدر حکومت کے ضعیف ہو جانے اور بشیار چھوٹے چھوٹے حکمرانوں و رئیسوں کے شاہی علاقوں کو وابٹنے سے۔ گھرا ہوا تھا۔ ایک افسوسناک حالت میں تھا اور خود قرطبہ پر جسکو اس وقت ابن حفصون اور اُسکے جری کوہیوں کے ہاتھوں سے مفتوح ہو جانے کا ڈر لگا تھا غم انگیز اُداسی چھائی ہوئی تھی۔ عربی مورخین کہتے ہیں کہ "بغیر اسکے کہ اُسکا واقعی محاصرہ کیا جائے۔ وہ شہر خود ہی محاصرہ کی ساری تکلیفیں جھیل رہا تھا۔ قرطبہ کی حالت سرحدی شہر کی سی ہوگئی تھی کہ دشمنوں کے سارے حملوں کا نشانہ بنا ہوا تھا" دریا کے اُس پار سے مصیبت زدہ و پریشان کاشتکار جب ڈاکوؤں کی تلواریں اپنے گلے پر چلتی دیکھکر روتے اور چلاتے تھے تو بارہا قرطبہ کے باشندے آدھی آدھی راتوں کو اپنی میٹھی نیندوں سے چونک چونک اُٹھتے تھے۔ اُسی زمانے کے ایک چشم دید گواہ نے لکھا تھا کہ "اس سلطنت کے کامل تباہی کے آثار نظر آرہے ہیں۔ لگاتار مصیبت پر مصیبت چلی آتی ہے۔ چوری، رہزنی، زوروں پر ہے ہماری بیبیاں اور بچے زبردستی پکڑ کر لونڈیاں اور غلام بنائے جاتے ہیں"

سلطان کی کاہلی، اُسکی کمزوری، اور اُسکی دناءت سے سارا زمانہ نالاں تھا۔ سپاہی الگ

عہ حاشیہ۔ نفح الطیب جلد ثانی صفحہ ۱۱۰ میں اصل اشعار یہ ہیں:-

یا فی المغارب من کریم یرتجی | الا ملیک الجود ابراہیم
انی حللت لدیہ منزل نعمۃ | کل المنازل ما عداہ ذمیم

اور پھوٹ نے مت کے ہاتھ سے گئے ہوئے علاقہ کو پھر فتح کر لینے سے باز رکھا۔ اُندلس پر اگر کوئی اولوالعزم حملہ آور چڑھائی کرتا تو ٹھیک طور سے اُسکی مزاحمت نہیں ہو سکتی تھی۔ اسلیے کہ وہ ایسی متعدد چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا جو کسی ایسی سلطنت کے اجزاء نہیں معلوم ہوتی تھیں جو کبھی زوردار تھی بلکہ زمینداریاں اور فیوڈل بیرنوں کے تعلقے معلوم ہوتی تھیں۔

اس میں شک نہیں کہ اِن ساری طوائف الملوکیوں کے درمیان کچھ روشنی کی جھلک بھی تھی۔ ہم کہہ چکے ہیں کہ مرسیا کے علاقے پر ایک روشن دماغ و نیکو کار رئیس حکمران تھا۔ کازلونا کا رئیس بھی شعرا و فنون کی قدردانی میں ممتاز تھا۔ اُسکے بڑے کمرے سنگِ مرمر کے ستونوں پر استادہ تھے اور دیواریں سنگِ مرمر و سونے کی پچی کاریوں سے مزین تھیں اور قیمتی چیزیں کہ زندگی کو بامزہ بنا سکتی تھیں سب اُسکی محلسرا میں موجود تھیں۔ ابن الحجاج اشبیلیہ کا عربی بادشاہ بھی (اس لیے کہ وہ کسی طرح بادشاہ سے کم نہ تھا) جس نے سلطان کو اپنے ساتھ صلح کرنے اور دوستی قائم کرنے پر مجبور کیا تھا۔ اپنے غیر محدود اقتدار کو نہایت ہی شریفانہ طور پر کام میں لاتا تھا۔ اُسکے شہر پر قابلِ مدح حکومت ہوتی تھی۔ امن و امان کا بے خلش دَور دورہ تھا اور بدکرداروں کو سخت سزائیں دی جاتی تھیں مگر انصاف کے ساتھ۔ وہ اپنی ریاست کو شہنشاہ کی طرح رکھتا تھا۔ پانچ سو سوار اُسکے جلو میں چلتے تھے۔ اور اُسکی قبائے شاہی زربفت کی ہوتی تھی جسپر اُسکا نام و خطاب سونے کے کلابتون سے منقش رہتا تھا۔ سمندر پار کے سلاطین اُسکے پاس تحائف بھیجتے تھے۔ مصر سے ریشمی کپڑے، مدینہ سے شرع کے علما، اور بغداد سے بے مثل گویّے اسکے پاس آتے تھے۔ خوبصورت خاتون قمر جو حُسنِ صورت، بلاغتِ کلام، اور دلسوز نظم میں شہرۂ آفاق تھی اُسکی تعریف میں یوں زمزمہ سنج ہے:

*نیست در مغرب کریمے کز وے داری چشمہا	جز ابراہیم کو ہم عہد باشد با سخا
نزد او در منزلِ نعمت فرد کش گشتہ ام	غیر آں ہر منزلے زشت است دیر از عیبہا

خود قرطبہ کے شعرا اُسکے زرق برق دربار کی طرف کھنچے جاتے تھے۔ جہاں کی نسبت انھیں

*بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آئندہ۔

لوگوں نے حکومتِ سلطان کی اطاعت کا ادعا بھی بالکل چھوڑ دیا اور اپنا پرانا طریقہ جرگہ کی حکومت کا اختیار کر لیا تھا۔ ہسپانیہ کے مغربی اضلاع مثل اسٹریمیڈورا کے اور پرتگال کے دکھن۔ اب بربریوں کے خود مختارانہ قبضے میں تھے۔ اور وہ خود اندلس میں مختلف اہم عہدوں پر بھی مامور تھے۔ بربریوں کا وہ خاندان جسکا نام ذوالنون تھا اور جو ایک بڑے بدمعاش اور قابلِ نفرت چوتھے" باپ موسیٰ اور اسکے تین بیٹوں سے جو اپنی جسمانی قوت اور عدیم النظیر حیوانیت میں اپنے باپ کے مثنیٰ تھے مرکب تھا۔ سارے ملک میں قتل و غارت مچائے ہوئے تھا جہاں ان چاروں غولان بیابانی کا غول جاتا تھا آتشزنی، لوٹ، قتل و غارت ساتھ ساتھ چلتی تھی۔

مسلمان اسپینی جنھوں نے اپنے نئے دین کے ساتھ کسی قدر عربی شائستگی سے بھی اپنی زیب و زینت کر لی تھی کسی طرح بربریوں کے ایسے وحشی نہ تھے مگر صدر حکومت کی عداوت میں یہ بھی ان سے کم نہ تھے اور اندلس کے اندر بہت سے خود مختار شہر و اضلاع پر یہ بھی قابض تھے ملک میں کل نہایت ہی کار آمد شہر خفیہ یا علانیہ باغی تھے۔ عربی حکام، بربری سردار، اسپینی نومسلم، سب عبداللہ کی شاہی حکومت کو اٹھا دینے یا خاطر میں نہ لانے پر متفق تھے۔ اور سب سے بڑا صاحبِ قوت ابن حفصون نصرانی جس نے غرناطہ کے علاقے کے کوہیوں کو ابھارا تھا اپنے پہاڑی علاقے میں نہایت ہی بے کھٹکے حکومت کرتا اور آس پاس کے علاقوں میں قانون جاری کرتا تھا۔ سلطان نے بار بار اس پر حملے کیے اور ہر مرتبہ شکست کھائی۔ تب وہ اپنی صلح والی بدنام حکمتِ عملی پر مائل ہوا۔ ابن حفصون نے بھی صرف اسے فریب دینے کے لیے فوراً قبول کر لیا۔ فرتیا یعنی "تھوڑے سے میری نگہ" ایک نرم دل و تعلیمیافتہ نومسلم رئیس کی کی ماتحتی میں خود مختار ہو گئی۔ یہ اپنی رعایا پر عاقلانہ حکومت کرتا تھا اور رعایا اس سے محبت کرتی تھی۔ شاعری پر دلدادہ تو تھا لیکن ایک بڑی فوج رکھنے سے بھی غافل نہ تھا۔ جس میں پانچ ہزار فقط سوار تھے۔ طلیطلہ حسبِ معمول باغی ہو رہا تھا اور صرف شمال کے عیسائیوں کے حسد

سنہ ۸۹۰ء میں اُسکو قتل کرکے یہ حکمت عملی روک دی گئی اور اُسکا بھائی عبداللہ جس نے اس قتل کی ترغیب دی تھی اس قابل نہ تھا کہ جس خطرے میں سلطنت پھنسی ہوئی تھی اُسکے چند در چند اسباب کو دلیری کے ساتھ دفع کرے۔ اسکی حکمت عملی ٹالے بالے بتانے اور دنیا سازی کرنے کی تھی۔ یہ علیٰ سبیل البدلیۃ جنگ و صلح کے آثاروں کو آزماتا تھا جسکا معمولی نتیجہ یہی ہوتا تھا کہ دونوں تدبیریں ناکارہ ہوجاتی تھیں۔ اور وہ بذات خود ایسا دنی الطبع، بے رحم، اور ذلیل تھا کہ اُسکی مملکت کے کُل فرقے اُس سے نفرت کرنے اور اُسکی حکومت کو بالاے طاق رکھدینے پر یکدل و یکزبان معلوم ہوتے تھے۔ اسکو سلطنت کرتے ہوے تین سال بھی نہیں ہوے تھے کہ اُندلس کا بہت بڑا حصہ خود بخود خود مختار ہوگیا۔ سلطنت کے کُل مختلف فرقے اب پھر صدر حکومت کی مخالفت میں مستعد و سرگرم ہوگئے۔ ہر ایک امیر یا سردار چاہے وہ عرب ہو یا بربری یا اسپینی، ایک بُرے و کمزور سلطان اور عام طوائف الملوکی کے موقع کو غنیمت جان کر آدھنی کے ایک حصہ کو خاص اپنے انتفاع کے لیے دبا بیٹھنے اور اپنی بلند فصیلوں کے پیچھے سے سلطان کو نیچا دکھانے لگا۔ پُرانے عربی اُمرا اُن عربوں کی اولاد جنھوں نے ہسپانیہ کی فتح کو مکمل کیا تھا معدودے چند اور دوسری قوموں سے تعداد میں کم تھے لیکن اگرچہ لازم تو یہ تھا کہ انکا ضعف انھیں قرطبہ کی عربی سلطنت کا وفادار رکھتا مگر وہ بھی اُس سے پھر گئے اور انھوں نے بھی اپنی خود مختار ریاستیں قائم کرلیں خصوصاً اشبیلیہ میں جو قرطبہ کا ہولناک رقیب ہوگیا۔ دوسرے شہروں میں اگرچہ عرب اس قدر زور آور نہ تھے کہ کھلے بندوں سلطان کی مخالفت کرسکیں لیکن وہ بھی صرف برائے نام اطاعت کا دم بھرتے تھے اور یورقا و سرقسطہ کے حاکم حقیقۃً اپنے ضعیف بادشاہ سے بالکل الگ ہوگئے۔ قرطبہ میں تو سلطان کے کرایہ والے سپاہی لوگوں کو اک طرح کی ظاہری اطاعت پر مجبور کرتے تھے مگر اس سے باہر کسی مقام میں عربوں پر بنی اُمیہ کی قوت کے استحفاظ کا بھروسا نہیں ہوسکتا تھا۔

۱ بربری تعداد میں عربوں سے زیادہ اور ناراضی میں بدرجۂ اقل اُنکے ہم پلہ تھے۔ لین۔

تھے بے وجہ اپنی جانیں معرض تلف میں ڈالتے تھے لیکن جسقدر انکی عقل قابل افسوس ہے اُسیقدر اُنکی جرأت قابل ستایش ہے۔ فادرا اس حالت میں بھی ویسی ہی اصلی بہادر تھی جیسی کسی پسندیدہ اَمر کے لیے جان فدا کردینے پر ہوتی۔ یولوجی اس با وجود اپنے سارے بے تعصبات کے سچے نام آور کے کینڈے کا تھا۔ اور ان سارے قومی یا مذہبی بڑے جھگڑوں میں جاں نثاری و استقلال کے ایسے بیشمار افعال ہیں کہ گو وہ مورخ کی نظر سے بچ جائیں لیکن اُنکے لیے بھی اُسی قدر استقلال و تحمل کی ضرورت ہوئی ہوگی جس قدر سپاہیوں کی نہایت ہی جھلکتی دمکتی بہادریوں کے لیے۔ اکثر بہادری کے چھوٹے ہی کاموں میں بنی نوع انسان کے سخت سے سخت فرائض پائے جاتے ہیں اور جب انسان کی بڑی جماعتوں کے درمیان نزاعیں ہوتی ہیں تو بے انتہا موقعے اُنکے کام میں لانے کے پیدا ہوتے ہیں۔

کسی ایک شخص کی بہادرانہ وضع کا پتہ لگانا اس سے زیادہ آسان ہے کہ پوری قوم بلکہ ایک شہر کے بھی سب لوگوں کا حال دریافت کیا جائے۔ اور اب ہم ایک ایسے شخص کے اوضاع و اطوار کے قریب آرہے ہیں جو بادشاہی عظمت کے اُس اعلیٰ تصور کے قریب پہونچا تھا جس تک معدودے چندہی بادشاہ کبھی پہونچے ہوں گے۔ اک بڑا بادشاہ اک بڑی ضرورت کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔ جب قوم حد درجہ پریشان حال ہوجاتی ہے، جب زمانے کے ہر خط و خال سے خرابی کے آثار ٹپکنے لگتے ہیں اور افق پر بربادی کے پرنحوست آثار دکھائی دیتے ہیں، تب اک بڑا بادشاہ اس لیے آتا ہے کہ اپنی قوم کو ہلاکت سے بچائے۔ امن و خوشحالی پھیلائے اور اک ایسے ملک پر حکمرانی کرے جو اُسکی کوششوں سے دوبارہ خوش و خرم و خوشحال بنگیا ہو۔ دسویں صدی کے آغاز میں اُندلس کے لیے ایسے حکمراں کی سخت ضرورت معلوم ہوتی تھی۔ قرطبہ کے عیسائیوں کی مجنونانہ حرکت کے بعد اضلاع کی بغاوت کا ظہور ہوا جو اُس سے بھی زیادہ خطرناک اور دُور دُور پھیلی ہوئی تھی۔ تخت نااہل بادشاہوں کے قبضے میں تھا۔ کیونکہ سنہ ۸۹۶ء میں اپنے باپ محمد کی جگہ میں بیٹھا اور ستمدانہ حکمت عملی سے کام بننے لگا لیکن

میں نے خاص کر اقوام و مذاہب کے بڑے ہنگاموں سے دلچسپی ظاہر کی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس کتاب کی ابتدا طارق اور اُسکے بربریوں کے سخت جنبش ڈالنے والے حملہ اور عظیم الشان فتوحات سے کی گئی ہے جو قصہ کہانیاں نہیں بلکہ ویسی ہی یقینی امور ہیں جس طرح اُنیسویں صدی کی تواریخ ٹورس کی اہم و فیصلہ کرنے والی جنگ تو بیان ہوئی مگر اسکی تفصیلیں نہیں لیں جو سب سے زیادہ دلچسپ و دلکش ثابت ہوتیں۔ اور فرنگیوں سے دوسری لڑائیوں اور رانس ویلس کی تباہیوں کے جو حالات ہیں اُن میں افراط کی خرابی ہے۔ کیونکہ یہ واقعات وہمی خیالی باتوں کے ایسے بالکل گھرے ہوئے ہیں۔ اُس روز سے اس وقت تک سو برس کا زمانہ گذر گیا اور ہم اُس زمانے میں پہونچے جبکہ یولوجی اس مارا گیا اور اس وجہ سے عیسائی شہیدوں کا زوال ہوا۔ اور اس ساری صدی میں اُن مختلف قوموں اور مذہبوں کے جھگڑوں کے سوا جن سے جزیرہ نماے ہسپانیہ کی آبادی مرکب تھی۔ ہم کچھ نہیں پاتے۔ لیکن باہمہ عظیم الشان کارنامے شاذ و نادر ہوتے ہی ہیں اور اکثر تو یہ شعرا کی طبیعت کا نتیجہ ہوتے ہیں جو لڑائی کے اصلی مجمل نتیجہ کو خیالی شجاعت و بہادری کے لباس میں جلوہ گر کرتے ہیں۔ اور ایک قوم کا دوسری قوم سے اور ایک مذہب کا دوسرے مذہب سے باہم جھگڑنا تو ایسا امر ہے کہ جب سے حضرت انسان پیدا ہوے ہیں برابر دنیا گیتی ہی دیکھتی رہی ہے۔ ہمکو نہیں چاہیے کہ اپنے دلوں میں یہ خیال آنے دیں کہ اِن بڑے بڑے ہنگاموں کی تواریخ اس لیے غیر دلچسپ ہے کہ اس میں خصوصی اشخاص کی بہادریوں کے کارنامے نہیں ہیں۔ قرطبہ والی شہادت کے قابل افسوس زمانے میں جو ہشیار مردوں اور عورتوں نے حسنِ عقیدت سے اس طور پر جانیں گنوائیں کہ کوئی خبر بھی نہ ہوئی اُس میں شاید اُس سے زیادہ اصلی شجاعت و بہادری پائی جاتی ہے جو اکثر سپاہی میدان جنگ میں ظاہر کیا کرتے ہیں۔ فوری جوش میں بہادر و دلیر ہو جانا اس سے زیادہ آسان ہے کہ آدمی زمانہ دراز تک قید کی سختیاں و مصیبتیں جھیلے اور غیر مغلوب جرأت کے ساتھ قتل کے دن کی راہیں دیکھتا رہے اور اس ساری مدت میں قوی دل رہے۔ یہ عیسائی شہدا غلط کار

کہ کافر (مسلمان) کے تازیانے کھائے۔ وہ بآوازِ بلند کہنے لگا کہ "قاضی صاحب! اپنی تلوار کو تیز کیجیے۔ میری روح کو میرے خالق سے ملنے کے لیے بھیجیے۔ لیکن اسکا خیال بھی اپنے دل میں نہ لائیے کہ میں اپنے جسم کو تازیانوں سے زخمی ہونے دونگا" یہ کہکر اُس نے محمدؐ اور اُنکے دین کو بُرا کہنا شروع کر دیا۔

قاضی اپنی ذات پر یولوجی اس کے ایسے نامی مقتدا کی سزائے موت کا حکم دینے کی جرات نہیں لے سکتا تھا۔ اسلیے وہ پادری شاہی مجلس شوریٰ کے روبرو حاضر کیا گیا۔ اس جماعت کے ایک شخص نے اُسکو سمجھانا شروع کیا اور کہا کہ تم عاقل و عالم آدمی ہوکر اپنی خوشی سے کیوں سر پہ کھیلتے ہو۔ میں سمجھا تھا کہ ایسا تو حمقاء و مجانین کیا کرتے ہیں۔ مگر تم تو اور ہی قسم کے آدمی ہو۔ مگر سمجھنے سمجھانے کا وقت گذر چکا تھا۔ یولوجی اس اگرچہ خود اپنے آپ کو نمونہ بنانے سے اسکو بہتر سمجھا تھا کہ لوگوں کو شہید ہونے کی تعلیم دیا کرے۔ لیکن اگر وہ خود ذرہ پر پہونچکر پسپا ہوجاتا تو اُسکی عزت و وقعت کو داغ لگجاتا۔ اُسکو ضرور تھا کہ بغیر منہ پھیرے ہوئے اخیر تک چلا جانے کو ناگوار کیوں نہ لگے۔ بالجملہ اُس نے اپنے قول سے باز آنے سے انکار کیا اور فوراً مقتل کو پہونچایا گیا۔ اور ۱۱ مارچ ۸۵۹ء کو دلیری و حسنِ عقیدت کے ساتھ اُسکی روح تن سے جدا ہوئی۔

نصرانی شہیدوں کا جب مقتدا اُٹھ گیا تو سب کے دل چھوٹ گئے۔ اور پھر ہمارے کانوں میں اُنکی مجنونانہ جاں نثاری کی آوازیں نہیں آئیں۔

باب چھٹا

الخلیفۃ الاعظم

میرے ناظرین شاید مایوس ہوگئے ہوں کہ ابھی تک میں نے صرف گنتی ہی کی بڑی لڑائیاں اور نامور آدمیوں کی کارروائیاں قلمبند کی ہیں اور بجائے اسکے کہ شخصی کارنامے بتاؤں

صرف فقہاء ہی اُسکو پسند کرتے تھے اسلیے کہ قرائن سے معلوم ہوتا تھا کہ پُرجوش عیسائیوں نے دینِ محمدی پر جو توہین کی بوچھاریں کی تھیں اُن کا پورا انتقام یہ لیگا۔ گرجے مسمار کردیے گئے اور ایسی سخت مذہبی تعذیب قائم کی گئی کہ اگرچہ بہت سے عیسائی اُسی وقت مسلمان ہوگئے تھے جسوقت بشپیوں نے باضابطہ طور پر خودکشی کی شہادتوں کو ناجائز ٹھہرایا تھا تاہم اب اور بھی بہتیرں نے اُنکی مثال کی پیروی کی اور حقیقت میں بقول یولوجی اس، اور الُوِرُوکے بڑا گروہ اپنے قول سے پھر گیا۔ عبدالرحمن اور اُسکے وزرا کا یہ حال تھا کہ جب عیسائی بوالفضولی سے اپنی جانوں پر کھیلنے کو مستعد ہوجاتے تھے تو وہ اغماض کرجاتے تھے۔ اس عاقلانہ و مترحمانہ حکمتِ عملی کی جگہ بھی اب بے رحمانہ وبا ؤکی حکمت عملی قائم ہوئی اور اس لیے کوئی حیرت کی بات نہیں ہر کہ بطور قاعدہ کے منافقت کا رواج ہوگیا۔ اسپر بھی فدائیان مذہب کے چھوٹے سے گروہ کا رسوخ قوی تھا اور اسکا اثر قرطبہ کی سرحدوں سے بہت دُور آگے تک پہونچ گیا تھا۔ طلیطلہ والوں نے یولوجی اس کو اپنے یہاں کا بشپ بنایا۔ اور جب سلطان نے اپنی منظوری دینے سے انکار کیا تو وہ جگہ اُس وقت تک خالی رہنے دی گئی جب تک کہ اُس فدائی کو اجازت نہ ملے۔ دو فرانسیسی رہبان اسلیے قرطبہ آئے تھے کہ اُن مقدس شہیدوں کے کچھ تبرکات حاصل کریں اور ایک تھیلے میں اُنکی ہڈیاں بھر کر سینٹ جرمین۔ ڈی۔ پرے۔ کو واپس گئے اور وہاں جاکر یہ ہڈیاں پیرس کے دینداروں کو دکھلائی گئیں۔ لیکن عنقریب فدائیانِ مذہب کو اک سخت صدمہ پہونچنے والا تھا۔ وہ یہ تھا کہ ایک اور لڑکی نے یولوجی اس کی اقتدا کرنے کے لیے اپنے والدین کو چھوڑ دیا۔ اس دفعہ وہ مقتدی اور اُسکا امام دونوں قاضی کے پاس لائے گئے۔ یولوجی اس صرف مذہب تبدیل کرانے کا مجرم تھا اس سبب سے اُسکی شرعی سزا صرف تازیانے مارنا ہوسکتی تھی۔ لیکن وہ پادری اس قماش کا آدمی ہی نہ تھا کہ تازیانہ کو برداشت کرسکے۔ گو وہ اپنے خدا کے سامنے منکسر اور زمانے تک تکلیفیں اُٹھاتا رہا تھا اور ایمان کے خاطر اپنے جسم پر ہر قسم کا عذاب لینے کو موجود تھا لیکن وہ اسپر رضامند نہیں ہوسکتا تھا

اُسکے لیے کوشش کرنے میں اُس نے کبھی کوتاہی نہ کی۔ بلکہ اُس نے ایک پورا رسالہ فلورا کو (جس کے تئیں اُسکی بہت ہی کم ضرورت تھی) یہ یقین دلانے کے لیے لکھا کہ جو شہادت مذہب کے لیے ہوتی ہے وہ نہایت درجے کی دلربا، دلکش اور پُرشان و شوکت ہوتی ہے۔ وہ شب و روز اِس خیال سے لکھنے پڑھنے میں مصروف رہتا تھا کہ جو خیالات رحم و محبت کے اُسکے دل میں تھے وہ دفع ہو جائیں اِس لیے کہ اُن سے اُسکے ارادے میں فرق آ جانے کا اندیشہ تھا۔ مگر وہ حد سے زیادہ مضبوط تھا۔ فلورا اور میری (مریم) باوجود اسکے کہ قاضی نے انھیں بچانے کی تہ دل سے کوششیں کیں مستقل و غیر مضطرب رہیں اور آخری ملاقات کے بعد جب حکم موت صادر کیا گیا تھا یولوجی اُس فلورا سے ملا۔ اور بعد کو روحانی فتح کے تفاخر میں اُسنے یہ لکھا: "وہ مجھے فرشتہ معلوم ہوئی۔ ایک آسمانی روشنی اُسکو گھیرے ہوئے تھی۔ اُسکا چہرہ مسرت سے دمکتا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اُسی وقت آسمانی وطن کی مسرتوں کے مزے لے رہی تھی.... جب میں نے اُسکے شکریں لبوں کے الفاظ سُنے میں نے چاہا کہ اُسے وہ تاج دکھلا کر جسکا وہ انتظار کر رہا تھا اُسکے ارادے پر مستقل کر دوں۔ میں نے اُسکی پرستش کی۔ میں نے اُس فرشتے کے سامنے سجدہ کیا۔ اور اُس سے التجا کی کہ اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھے۔ اور اُسکی گفتگو سے قوی دل ہو کر اپنے حجرے کو لوٹ آیا"۔

بالآخر فلورا اور اُسکی ساتھی میری (مریم) ۲۴ نومبر ۸۵۱ء کو قتل کی گئیں اور یولوجی اُس نے اِس واقعے کو جسکو اُسنے کلیسا کی اک بڑی فتح خیال کیا شہرت دینے کے لیے مبارک باد کا اک گیت تصنیف کیا۔

اسکے بعد فوراً یولوجی اُس اور دوسرے پادری قید خانے سے رہا کر دیے گئے اور دوسرے سال عبدالرحمٰن ثانی نے داعیِ اجل کو لبیک کہا اور اُسکی جگہ اُسکا بیٹا محمد تخت نشین ہوا۔ یہ شخص مزاج کا سخت اور سنگدل و خود بین تھا اسکے وزرا کی تنخواہوں میں سے جو پسماندہ ہوتا تھا اُسکو بھی اینٹھ لیتا تھا اور اُسکی دناءت و نالائقی کی وجہ سے ساری دنیا اُس سے نفرت کرتی تھی

پھر ہوگئی۔ جسکی صورت یہ ہوئی کہ فلورا ایک دن کسی کلیسا میں تہ دل سے دعا مانگ رہی تھی کہ اُس نے اپنی بغل میں اپنی ہی سی اک مذہب کی فدائی کو دیکھا۔ یہ اُس آئزک (اسحاق) نام رُہبان کی بہن تھی جو اوائل کے "شہدا" میں سے تھا۔ اور اسکا نام میری (مریم) تھا۔ میری چاہتی تھی کہ اپنے بھائی سے آسمانی بادشاہت میں جا ملے۔ فلورا نے کہا میں بھی تیرا ساتھ دونگی۔ دونوں قاضی کے پاس پہونچیں اور محمدؐ اور اُنکے مذہب پر لعن وطعن کرکے قاضی کو اپنے مقدور بھر غصہ دلانے لگیں۔ دو نوجوان حسین لڑکیاں نہایت خلوص کے ساتھ "زین پر امن اور لوگوں کی خیرخواہی" کے مذہب کی ماننے والیاں قاضی کے سامنے گالیوں اور تلخ کلامیوں سے آلودہ لبوں کے ساتھ اُسکے مذہب کو "شیطانی کام" کہتی ہوئی کھڑی تھیں لیکن وہ نیکدل قاضی اس آسانی کے ساتھ بھڑکایا نہیں جا سکتا تھا۔ وہ ان سب مجنونانہ حرکتوں سے بہ تنگ آگیا تھا۔ اور جب لوگ زبردستی موتیں خریدنے آتے تھے تو وہ بہت دفعہ اپنے آپ کو بہرا ظاہر کرتا تھا۔ اُس نے اُن دونوں لڑکیوں سے کہا کہ مجھے تمھاری حالت پر افسوس آتا ہے۔ تم کیوں باؤلی ہوگئی ہو۔ اُس نے چاہا کہ کوشش کرکے اُنھیں اس بات کی ترغیب دے کہ اپنے قول سے مُکر جائیں۔ یا ایسا کرے کہ گویا اُس نے سنا ہی نہیں۔ مگر اُن دونوں نے اپنے بہادرانہ مقصد پر ہٹ کی اور اُسکو مجبوراً اُنھیں قیدخانے بھیجنا پڑا۔

یہاں زمانۂ دراز کی قید میں ان بالی بھولیوں کے دل دبے اور قریب تھا کہ اپنی جانوں پر کھیل جانے کے جوش کو خیرباد کہیں کہ یولوجی اس اُنکی ڈھارس بندھانے اور اُنکو خاک میں ملانے کو آموجود ہوا۔ اسکا کام دنیا بھر کے کاموں سے زیادہ سخت تھا۔ یعنی اُن عورتوں کو جنھیں وہ جان و دل سے پیار کرتا تھا جانیں گنوا دینے پر آمادہ کرتا۔ تاہم ہر فطری و انسانی جذبے کے علی الرغم اس لوہے کے بنے ہوے شخص نے دل کڑا کرکے یہ ارادہ کرلیا کہ ان دونوں کی حمیتِ مذہبی کو بھڑکا کر شوقِ شہادت کا شعلہ بنا دے۔ اس مصیبت زدہ پادری کے لیے یہ خیال روزانہ کا سوہانِ روح تھا۔ لیکن جس امر کی نسبت اُس نے یقین کرلیا تھا کہ نیک کام ہے

کی اس سے وہ متحیر و متوحش ہوئے۔ ان لوگوں نے اس مخوف طوفان کو اپنے بھائیوں پر
کارروائی کا بے نتیجہ ہونا ثابت کرکے ٹالنے کی کوشش کی۔ ان لوگوں نے انھیں سمجھایا اور
یاد دلایا کہ دیکھو مسلمانوں نے ہمیشہ عیسائیوں کے ساتھ کیسی بے تعصبی ظاہر کی ہے اور انجیل کی
صلح جو تعلیمات اور حواری کے یہ الفاظ کہ "بدزبانیاں کرنے والے آسمانی بادشاہت میں داخل
نہیں ہونے کے" انھیں یاد دلائے اور اُن سے کہا کہ سلطان ان موتوں کی ذرا بھی پروا نہیں
کرتے۔ اس لیے کہ وہ استدلال کرتے ہیں کہ "اگر تمھارا مذہب سچا ہوتا تو خدا اپنے شہیدوں کا
انتقام لیے ہوتا۔"

عام قسم کے ان لایق عیسائیوں نے جو یہ جانتے ہی نہ تھے کہ روحانی عروج کا نیکی یا
بدی پر کیا زور ہوتا ہے اور صرف اپنے پڑوسیوں کا حق ادا کرتے اور اپنی نمازیں سادہ پُرانی
وضع کی طریقے پر پڑھ لیا کرتے تھے۔ سرگرم مذہب لوگوں کو دبا دینے کی کوشش کی گر محض بے ثمر۔
ان لوگوں کو صاف نظر آتا تھا کہ اِن لگاتار توہینوں اور اُنکی فوری سزاؤں کا نتیجہ آخریں
ضرور اصلی مصیبتیں ہونگی۔ اور برعکس اسکے یولوجی اس جو اُنکے اعتراضوں کا جواب کتاب
مقدس اور اپنے اولیا کے سوانحِ عمری سے دینے کو مستعد ہو بیٹھا تھا ایسے ہی نتیجے کی طمع رکھتا
تھا اور سرگرمانِ مذہب مذہبی تعذیب کی آگ کو سب سے زیادہ بھڑکانے کے آرزومند ہو رہے
تھے۔ کلیساؤں کے اہلِ حکومت جن پر اعتدال پسند جماعت اور نیز اسلامی سلطنت نے اثر
ڈالا تھا اسکو جایز نہیں رکھ سکتے تھے کہ بغاوت کا جوش کچھ زیادہ عرصے تک بلا سرزنش باری
رہے۔ اور شبیوں نے اشبیلیہ کے بڑے کلیسا کے پادری کی صدارت سے ایک مجلس منعقد کی
اور اگرچہ پہلے مقتولوں کی "شہادتوں" کو ٹھیک طور سے منسوخ نہیں کر سکے اس لیے کہ کلیسا
اپنی رسم کے موافق ان مصیبت زدوں کے نام شہیدوں کی فہرست میں داخل کر چکا تھا تاہم
ان لوگوں نے فیصلہ کیا کہ اب اس طرح کا اظہارِ مذہب نہ کیا جائے۔ اور اس فیصلے کے نفاذ
کے لیے سرگرم لوگوں کے سرغنہ قید خانے بھیجے گئے۔ یہاں یولوجی اس کی ملاقات فلورا سے

کا وہ شہید تھا اور اُسی کے گرجا میں یہ مقتول عبادت کرانے کو مقرر تھا۔ اور فوراً اسکو ایک ولی قرار دے دیا۔ اُسی شام کو دو مسلمان ڈوب گئے۔ اسکوان لوگوں نے یہ سمجھا کہ خدا نے پرفکٹس کے قاتلوں کو سزا دی۔ اور حبشی غلام نصر نے جسنے اُسکے قتل کی نگرانی کی تھی اُسی سال کے اندر وفات پائی اور نصرانیوں نے تفاخر کے ساتھ اعلان کیا کہ پرفکٹس نے اُسکی علالت کی نسبت پیشینگوئی کی تھی " یہ اک دوسرا بدلا تھا!"

اسکے بعد ہی ایک رُہبان آئزک (اسحاق) نام نے قاضی سے اس بہانے سے ملاقات کی کہ میں دینِ محمدی قبول کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن جوں ہی اُس ذی علم قاضی نے اسلام کے عقائد بیان کیے اُس رُہبان نے آنکھیں بدل دیں۔ اور اُس مذہب پر سب وشتم کی بوچھاریں شروع کر دیں جسکے سکھانے کی اُس نے درخواست کی تھی۔ یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے کہ قاضی نے اس کے ایک گھونسا رسید کیا۔ اور کہا کہ " تو جانتا ہے یا نہیں کہ ہمارا قانون ایسے لوگوں کو موت کی سزا دیتا ہے جو ایسی باتیں کرنے کی جرأت کرتا ہے جیسی تو نے کیں "۔ اُس رُہبان نے جواب دیا کہ " میں جانتا ہوں۔ مجھے موت کی سزا دو۔ میں تو اسکی آرزو رکھتا ہوں اس لیے کہ میں جانتا ہوں کہ خدا نے کہا ہے کہ مبارک ہیں وہ لوگ جو نیکوکاری کے لیے ستائے جاتے ہیں اس لیے کہ اُنھیں کے لیے آسمان کی بادشاہت ہے "۔ قاضی کو اس شخص پر افسوس آیا اور سلطان سے التجا کی کہ اُسکے جرم سے چشم پوشی کیجائے مگر بزرانی نہیں ہوئی آئزک (اسحاق) کا سر اُڑا دیا گیا اور اس بنا پر وہ ولی ہو گیا۔ اور قطعی طور پر ثابت کیا گیا کہ اس سے نہ صرف اُسکی طفولیت ہی کے زمانے سے بلکہ اس دنیا میں آنے سے بھی پہلے ہی بہت سی کرامتیں ظہور میں آئی تھیں۔

اسکے قریب ہی سلطان کے ایک پہرے والے نے جسکا نام سینکو تھا اور جو یوجی آئس کا شاگرد تھا محمد صلعم کو گالیاں دیں اور اپنے سر پر کھیل گیا۔ دوسرے اتوار کو چھ رُہبان قاضی کے پاس دوڑے ہوئے آئے اور چلا کر کہنے لگے " ہم بھی وہی کہتے ہیں جو ہمارے مقدس بھائیوں

آئزک وسینکو نے کہا تھا"۔ اور فوراً محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینی شروع کردیں اور کہنے لگے "اپنے .... پیغمبر کا انتقام لو! ہمارے ساتھ اپنا سارا غصہ صرف کردو!" انکے سر بھی اُڑا دیے گئے۔ تین پادری یا راہبان اور بھی اس خودکشی کی متعدی تپ سے متاثر ہو کر اس لیے دوڑے آئے کہ اپنے سروں کو جلاد کی نذر کریں۔ اس طرح سے ۸۵۱ء کے موسم گرما کے اندر دو مہینے سے کم کے عرصے میں گیارہ آدمی طعمۂ اجل ہو گئے۔

عیسائیوں کی بڑی جماعت اپنے بھائیوں کی احمقانہ مذہبی سرگرمی سے پریشان تھی۔ اس امر کو بھولنا نہیں چاہیے کہ ہسپانیہ والے مذہبی گرمجوشی میں کچھ ایسے سربرآوردہ نہ تھے۔ اُنکے مذہب نے اُن پر خفیف سا تسلط کر رکھا تھا اور ان میں سے اسقدر لوگوں نے دین محمدی قبول کر لیا تھا کہ دونوں مذہب اور دونوں قومیں بہت کچھ دوستانہ طور پر شیر و شکر ہو گئی تھیں۔ نصرانی اپنی قدیم لاطینی زبان اور علم ادب سے نفرت کرنے لگے تھے اُنھوں نے عربی سیکھ لی اور جلد ویسی ہی عربی لکھنے لگے تھے جیسی خود عرب لکھتے تھے۔ خود یولوجی اس اس تبدیلی پر روتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ عیسائی بجائے کتب مقدس اور پیشوایان مذہب کی تصنیفات کے عربی اشعار اور حکایات سے دلبستگی کرتے ہیں۔ نئی پود صرف عربی ہی جانتی ہے۔ وہ مسلمانوں کی کتابیں، اُنکے بڑے بڑے کتبخانوں سے لیکر شوق سے پڑھتی اور اُنھیں کو مرغوب سمجھتی ہے اور کسی عیسائی کتاب کو ترچھی نگاہوں سے بھی نہیں دیکھتی۔ وہ کہتا ہے کہ وہ خود اپنی زبان بھولتی جاتی ہے اور ہزار میں ایک آدمی بھی لاطینی میں درست خط شاید ہی لکھ سکتا ہو اور تاہم عربی میں عمدہ اشعار کہتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ عیسائیوں کو عرب کے قصّوں کہانیوں اور اُنکے اشعار کلیسا کے پیشواؤں کی تصنیفات سے بہت زیادہ دلآویز و دلچسپ معلوم ہوئے۔ وہ زیادہ سے زیادہ عرب بنتے، زیادہ شائستہ ہوتے، زیادہ تہذیب اختیار کرتے جاتے تھے۔ اور مذہبی تفرقوں سے بھی زیادہ بے پروائی کرنے لگے تھے۔ وہ مسلمانوں کے شکرگزار تھے کہ اُنکے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے تھے اور اُنکے برگشتہ مزاج بھائیوں نے جو فتنۂ عداوت ظاہر

کا وہ شہید تھا اور اُسی کے گرجا میں یہ مقتول عبادت کرانے کو مقرر تھا۔ اور فوراً اسکو ایک ولی قرار دے دیا۔ اُسی شام کو دو مسلمان ڈوبے۔ اسکو ان لوگوں نے یہ سمجھا کہ خدا نے پرفکٹس کے قاتلوں کو سزا دی۔ اور حبشی غلام نصر نے جسنے اُسکے قتل کی نگرانی کی تھی اُسی سال کے اندر وفات پائی اور نصرانیوں نے تفاخر کے ساتھ اعلان کیا کہ پرفکٹس نے اُسکی علالت کی نسبت پیشینگوئی کی تھی" یہ اک دوسرا بدلا تھا!"

اسکے بعد ہی ایک رُہبان آئزک (اسحاق) نام نے قاضی سے اس بہانے سے ملاقات کی کہ میں دینِ محمدی قبول کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن جوں ہی اُس ذی علم قاضی نے اسلام کے عقائد بیان کیے اُس رُہبان نے آنکھیں بدل دیں۔ اور اُس مذہب پر سب وشتم کی بوچھاریں شروع کر دیں جسکے سکھانے کی اُس نے درخواست کی تھی۔ یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے کہ قاضی نے اس کے ایک گھونسا رسید کیا۔ اور کہا کہ" تو جانتا ہے یا نہیں کہ ہمارا قانون ایسے لوگوں کو موت کی سزا دیتا ہے جو ایسی باتیں کرنے کی جرأت کرتا ہے جیسی تونے کیں"۔ اُس رُہبان نے جواب دیا کہ" میں جانتا ہوں۔ مجھے موت کی سزا دو۔ میں تو اسکی آرزو رکھتا ہوں اس لیے کہ میں جانتا ہوں کہ خدا نے کہا ہے کہ" مبارک ہیں وہ لوگ جو نیکوکاری کے لیے ستائے جاتے ہیں اس لیے کہ اُنھیں کے لیے آسمان کی بادشاہت ہے"۔ قاضی کو اس شخص پر افسوس آیا اور سلطان سے التجا کی کہ اُسکے جرم سے چشم پوشی کیجائے مگر بلا نتیجہ۔ آئزک (اسحاق) کا سر اُڑا دیا گیا اور اس بنا پر وہ ولی ہوگیا۔ اور قطعی طور پر ثابت کیا گیا کہ اس سے نہ صرف اُسکی طفولیت ہی کے زمانے سے بلکہ اس دنیا میں آنے سے بھی پہلے ہی بہت سی کرامتیں ظہور میں آئی تھیں۔

اسکے قریب ہی سلطان کے ایک پہرے والے نے جسکا نام سینکو تھا اور جو یولوجی اس کا شاگرد تھا محمد صلعم کو گالیاں دیں اور اپنے سر پر کھیل گیا۔ دوسرے اتوار کو چھ رُہبان قاضی کے پاس دوڑے ہوئے آئے اور چلا کر کہنے لگے" ہم بھی وہی کہتے ہیں جو ہمارے مقدس بھائیوں

جرأت نے اس لڑکی کو اُسکی آنکھوں میں ولایت کی صورت میں جلوہ گر کیا - اور اس پہلی ملاقات کی ذرا ذرا سی باتیں بھی چھ برس تک اُس پادری کو نہیں بھولی تھیں - جبکہ اُس نے اُس لڑکی کو یہ الفاظ خط میں لکھے تھے : "تو نے اے میری مقدس بہن اسکو روا رکھا تھا کہ مجھے اپنی وہ گردن دکھلانے جو دُرتے سے پاش پاش تھی اور جسکے اوپر سے وہ خوبصورت زلفیں کاٹ لیگئی تھیں جو کبھی اسکے اوپر لٹکتی تھیں اسکی وجہ یہی کہ تو نے مجھے اپنا روحانی باپ سمجھا اور مجھے بھی اپنا ہی سا پاک دپارسا یقین کیا تھا۔ ہلکے سے میں نے اپنا ہاتھ تیرے زخموں پر رکھا - میں نے اپنے دل میں یہ ارادہ کیا تھا کہ اُنھیں اپنے لبوں سے اچھا کرنے کی کوشش کروں بشرطیکہ مجھے اسکی جرأت ہوتی کہ .... جب میں تجھ سے جدا ہوا تو میری حالت اُس شخص کی سی ہو گئی جو خواب میں چلتا پھرتا ہے - اور میں برابر ٹھنڈی سانسیں بھرتا رہا "

فلورا اور ایک اور دیسی بہن جو گرمجوشی میں اُسکی شریک تھی ایک محفوظ جگہ میں رکھی گئیں اس لیے یولوجی اس نے اسکو پھر کچھ عرصے تک نہیں دیکھا۔

اس اثنا میں قرطبہ کے عیسائیوں کی سرگرمی گل کھلا رہی تھی - ایک احمق پادری کو جسکا نام پرفکٹس تھا لوگوں نے بہکا کر شاہی مذہب کو بُرا کہلوایا - اور جس دن وہ قتل ہوا مسلمانوں کی عید کا دن تھا جبکہ ساری دنیا سینہ بھر کے سخت روزوں کے تمام ہونے کی خوشیاں منا رہی تھی مسلمان مردوں و عورتوں سب نے اس عید کو ایک خاص موقع خوشیاں منانے کا قرار دیا تھا اور اُس مجرم پادری کے قتل نے اُن مجمعوں کو جو گلیوں میں ٹھہرے ہوئے اور دریا میں خوش فعلیاں کر رہے اور شہر کے باہر بڑے میدان میں اُدھم مچا رہے تھے اور بھی برانگیختہ کر دیا - یہ غریب پادری بہادری کے ساتھ محمد صلعم اور اُنکے مذہب کو اخیر سانس تک گالیاں دیتا ہوا نفریں کرنے والے اور رحم نہ کھانے والے مسلمانوں کے بڑے غول سے گھرا ہوا اس دُنیا سے رخصت ہوا - قرطبہ کا بشپ جسکے پیچھے پیچھے پادریوں اور مریدوں کی ایک فوج تھی اُسکی لاش کو اُٹھا لیگیا - اور سینٹ اسس کلس کے تبرکات کے ساتھ اُسکو دفن کیا اس لیے کہ ڈاوک لے شین کے زمانے

خفیہ طور سے اُسکو اپنے مذہب کی تعلیم دی تھی۔ بہت زمانے تک فلورا ظاہرا ہر طرح مسلمان
رہی۔ لیکن آخر کار شہادت و گرمجوشی کے ویسے ہی جوش سے جس نے یولوجی آس کو بھڑکایا تھا
اور بائبل (کتاب مقدس) کی ایسی عبارتوں سے جیسی کہ یہ ہے "وہ شخص جو لوگوں کے سامنے
مجھ سے انکار کریگا، اُس سے میں بھی اپنے اُس باپ کے سامنے جو آسمان میں ہے انکار کرونگا"
برانگیختہ ہو کر وہ اپنے بھائی کے مکان سے (اُسکا باپ مر چکا تھا) بھاگ گئی اور عیسائیوں میں جا کر
پناہ گزیں ہوئی۔ اُسکے بھائی نے جو مسلمان تھا اُسکو بہت ڈھونڈھا مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ بہت سے
پادری اس الزام میں قید کیے گئے کہ بھگا لیجانے میں شریک تھے۔ اور فلورا چونکہ نہیں چاہتی تھی
کہ اُسکے قصور سے اور لوگ مصیبتیں جھیلیں، گھر واپس آئی اور اپنے عیسائی ہونے کی مقر ہوئی
اُسکے بھائی کے امکان میں جہانتک تھا اُس نے کوئی سخت تدبیر اُسکے اسلام میں واپس لانے
کی اُٹھا نہیں رکھی اور آخر کار اُسکی ہٹ سے غیظ میں آکر اُسکو قاضی کے پاس لے آیا۔ اور اُسکو
مرتد ہو جانے کی مجرم ٹھہرایا۔ مسلمان کی اولاد گو اُسکی ماں عیسائیہ ہو اسلامی قانون کے
رو سے پیدائشی مسلمان سمجھی جاتی ہے۔ اور مرتد ہو جانے کی سزا ہمیشہ سے موت ہے۔ اس زمانے
میں بھی ترکی میں یہ قانون جاری ہے۔ گو بغیر کہے ہوئے چالیس برس سے یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ
اسپر عملدرآمد نہ ہوگا لیکن ایک ہزار برس پیشتر کی نسبت ہم کو ضرور یہ امید رکھنا چاہیے کہ مرتدوں
پر اب سے کم سختی کی جاتی ہوگی۔ اسپر بھی اُس قاضی نے جسکے سامنے فلورا حاضر کی گئی تھی
اس کمبخت لڑکی پر کچھ رحم کھایا۔ قاضی نے اُسکے قتل کا حکم نہیں دیا، جیسا کہ شرعاً اُسکو کرنا
واجب تھا بلکہ اُسکے قید کرنے کا بھی حکم نہیں دیا۔ اُس نے اُسکو خوب دُرّے لگوائے اور اُسکے
بھائی سے کہا کہ اُسکو گھر لے جاؤ اور دین اسلام کی تلقین کرو۔ لیکن وہ پھر بھاگ نکلی اور اپنے کسی
عیسائی دوست کے پاس جا کر اُس نے پناہ لی۔ یہاں پہلے پہل یولوجی آس سے اُسکی ملاقات
ہوئی۔ جسکو اس حسین و بدنصیب کمسن مذہب کی فدائی سے ویسی پاک و بیباک محبت ہوگئی جیسی
دو ہمشیروں کی آپس میں ہو سکتی ہے۔ اُسکی بڑھی ہوئی خدائیت، صوفیانہ معرفت، اور مغلوب ہونے والی

پاہیے۔ یہ ایک سخت اور وحشیانہ قانون ہے۔ لیکن ہم جس زمانے کا حال لکھ رہے ہیں اُس سے
بہت بعد کے زمانے میں دنیا نے ایسے ہی بُرے اصول کی متحدہ فیلڈ اور آکسفورڈ کے لکڑی کے
ڈھیروں پر اپنی آنکھوں سے تعمیل ہوتے دیکھی ہے۔ قصداً مذہبی نزاع برپا کرنا اور عمداً کسی دوسرے
مذہب کو بُرا کہنا عیسائیوں کا کام تو ہے نہیں۔ اپنی خوشی سے ایسے قانون کی خلاف ورزی کرنا
جس میں سزائے موت ہے شہادت نہیں بلکہ خودکشی اور خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا ہے۔
اور جو رحم دافسوس ہم کو قرطبہ کے "شہیدوں" پر بساختہ آتا ہے وہ اُسی قسم کا ہے جو لوگوں کو
بہت سے مجنونوں اور مالیخولیا والوں کی حالت پر آسکتا ہے۔ یہ مظلوم واقع میں شہید تو ہوے
مگر بیماری کے ہاتھوں سے۔ اور انکی قسمت اُسی قدر قابلِ رحم ہے جس قدر کہ اُس وقت ہوتی جب
یہ حقیقت میں دین کے لیے شہید ہوئے ہوتے۔

ان خودکشیوں کا اصل بانی یولوجی اُس تھا۔ یہ قرطبہ کے ایک پُرانے خاندان کا
جو ہمیشہ سے عیسوی جوش میں نام آور تھا پادری تھا۔ یولوجی اُس نے سالہا سال نماز و روزہ
اور سخت مجاہدہ و ریاضت میں صرف کیے تھے۔ اُس نے اپنے آپ کو ایسی بیخودی و جذبے کی
حالت پر پہونچا دیا تھا جو اس قسم کے افعال کا باعث ہوا کرتا ہے کہ گمراہی کے تو ہوتے ہیں مگر
جاں نثارانہ عقیدت سے خالی نہیں ہوتے۔ اُس میں کوئی دنیاوی بات باقی نہیں رہی تھی،
نہ اُسکو اپنی ذات کا خیال تھا اور نہ کسی ذاتی حوصلے کا۔ اُسکے مقاصد صرف یہ تھے کہ مسلمانوں
کے جھوٹے دین پر سبّ و شتم کی بوچھاریں کریں اور اپنے ہم مذہبوں کے درمیان اعلیٰ درجے کی
عقیدت کی آگ کو بھڑکا دیں۔ ان مقاصد میں اُسکو ابتدا سے انتہا تک قرطبہ کے ایک دولتمند
نوجوان سے جسکا نام اَلوُیرو تھا، اور پادریوں کی ایک جماعت سے جسکی تعداد کم اور سرگرمی
زیادہ تھی۔ اور رُہبانوں اور عورتوں اور معدودے چند دیندا روں سے مدد ملی۔ اُن
لوگوں میں سے جو اس خوش عقیدہ جوان پادری سے بہت مماثلت رکھتے تھے ایک خوبصورت
لڑکی فلورا (زُہرا) نام تھی۔ وہ مسلمان و عیسائیہ کی شادی کا ثمرہ تھی۔ اُسکی عیسائیہ ماں نے

عیسائیت اپنے پیروں کو یہ نہیں سکھاتی ہے کہ صرف اس وجہ سے کہ اذیت دیے جانے یا قتل کیے
جانے میں انکو خوشی ہوتی ہے بستی سے اپنی جانوں کو برباد کرو۔ یہ اس سبب سے تھا کہ عیسائی اپنے
مذہبی امور کے انجام میں تنگ کیے یا روکے جاتے تھے۔ یہ اس وجہ سے تھا کہ مسلمان عیسائیت سے
ناواقف تھے اور اسکی ضرورت تھی کہ انکے سامنے عیسائیت کی تبلیغ کی جاتی تھی۔ یہ لوگ الہامی کتاب
کو خود بہت سے عیسائیوں سے زیادہ جانتے تھے اور کبھی حضرت عیسٰی مسیح کا نام بغیر "علیہ السلام"
کے نہیں لیتے تھے۔ مسلمان حضرت عیسٰی کے مُلہم من اللہ ہونے کو تسلیم کرتے ہیں اور انکی بہت زیادہ
تعظیم کرتے ہیں۔ مسلمان عیسائیت سے ناواقف نہ تھے بلکہ وہ اپنے مذہب کو اسپر ترجیح دیتے تھے
اور جب اُن لوگوں نے عیسائیوں کو اپنی حالت پر رہنے دیا تھا تو انھیں کوئی وجہ نہ تھی کہ مظلوم
دینداروں کا شجاعانہ رویہ اختیار کریں۔ فی الواقع شہادت کے درجے تک پہونچنے کی کوئی
قرین عقل راہ نہ تھی۔ اس لیے کہ جب عیسائیوں کو اجازت تھی کہ اپنے مذہب کی تعلیم و تلقین
بلا روک ٹوک بے مزاحمت کریں تو انکو کوئی جائز بنیاد اپنے آپ کو مظلوم قرار دینے کی نہیں مل سکتی
تھی تاوقتیکہ یہ نہ کہا جائے کہ اُن لوگوں نے انجیل کی راہیں چھوڑ دی تھیں اور حضرت عیسٰیؑ کی
اس بڑی ہدایت کو پس پشت ڈال دیا تھا "اپنے دشمنوں سے محبت کرو۔ اُن لوگوں کے
ساتھ بھلائی کرو جو تمکو بُرا سمجھتے ہیں۔ اور انکے لیے دعا کرو جو عداوت کا برتاؤ تم سے کرتے ہیں اور
تمکو ایذائیں دیتے ہیں"۔ انکے ساتھ عداوت کا برتاؤ ہوتا تھا نہ انکو ایذائیں دی جاتی تھیں۔
عیسائی من حیث المجموع بے خلش تھے اور اگرچہ بعض اوقات گلیوں کے لونڈے اور عوام الناس
پادریوں کی ہنسی اُڑاتے تھے لیکن اعلیٰ طبقے کے مسلمان کبھی اس میں شریک نہیں ہوتے تھے!
بایں ہمہ یہ ذلیل عیسائی اپنے ان نرم مزاج دشمنوں کو دوست رکھنے کی کوشش تو کیا کرتے
اپنی راہ سے اسقدر دور جا پڑے کہ اُنپر لعن اور اُنکے مذہب پر طعن کرنے لگے جس سے
سادہ لوحی کے ساتھ یہ نیت تھی کہ وہ رنجیدہ ہو کر ہمکو شہید کر ڈالیں گے۔ اور اسلامی ملکوں کا ایک
مشہور قانون ہے کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اُنکے مذہب کو بُرا کہے اسکو ضرور مار ڈالا

وہ اپنے کلیساؤں کے اگلے اقتدار و فارغ البالی کو یاد کرتی تھیں اور پادری خاصکر اب اُس نفرت کو ضبط نہیں کر سکتے تھے جو اُنھیں سلمانوں سے اس سبب سے تھی کہ اُنھوں نے اُنکے ہاتھوں سے اُنکی سلطنت چھین لی تھی - اور عیسیٰ مسیحؑ کے دین کی جگہ اک جھوٹا مذہب لاکر قائم کر دیا تھا - سلمانوں کی خود بے تعصبی نے ایسی جوشیلی طبیعتوں کو اور غصہ دلا دیا تھا - وہ اسکو اچھا سمجھتے تھے کہ قدیم زمانے کے فدائیان مذہب کی طرح دق کیے جائیں - وہ آرزو کرتے تھے کہ شہید ہوں اور اُنکو سلمانوں پر اس بات کا غصہ تھا کہ وہ ہمکو پابندی مذہب کی خاطر تنگ کیوں نہیں کرتے ہیں " ان با اخلاص لوگوں کے نزدیک سلمانوں کی کھلی ہوئی خوشوقتیاں اور نفس پرستی کی ستھرائیاں خاصکر نفرت انگیز تھیں - اِنکا زندگی اور اُسکی ساری مسرتوں سے حظ اُٹھانا - اِنکی موسیقی اور انکا گانا - بلکہ اُنکے علوم اور اُنکا پڑھنا پڑھانا - ان رہبانوں کے لیے نفرت خیز تھا - اُنکے خیال میں سچے دینداری زندگی کے معنی صرف یہ تھے کہ تازیانے کھائے اور روزے رکھے - توبہ و استغفار کیا کرے - تکلیفیں سہکر صفائی حاصل کرے - گوشت و پوست کو ذلیل و خوار کرے اور روح کی تنزیہ و تقدیس کرے - جو کچھ واقع ہوا سچ تو یہ ہے کہ محکوم لوگوں نے عیسائیت کی رہبانی صورت کا اظہار و اعلان کیا تھا - اُس وقت تک ہسپانیہ کی عیسائیت کا جو خاصہ بے پروائی و بے تعلقی کا عام طور پر مروج تھا - اُسکی جگہ میں دفعۃً اک ہولناک گرمجوشی قائم ہوئی اور شہادت کی سابقت شروع ہو گئی -

نیکو کار لوگوں کو فقط اک خواب و خیال پر خود اپنی جانیں اور دوسرے لوگوں کی جانیں گنواتے ہوئے دیکھکر سخت افسوس آتا تھا - اُندلس کی یہ خود کشیاں تعل کے پوجاریوں کی مصیبت انگیزیوں سے جو چھریوں سے اپنے آپ کو کاٹ ڈالتے ہیں ، یا ہندوستان کے جوگیوں کی نفس کشیوں سے جو اپنے ناخنوں کو اپنی ہتھیلیوں کے اندر بڑھنے دیتے ہیں واقع میں ذرہ برابر بھی زیادہ عقل کے موافق یا سچے مذہب کے مطابق نہ تھیں - یہ واقعہ کہ اندلسی " شہداء " ایک بہتر چیز کے دیوانے تھے اُن سے دیوانہ پن کے الزام کو کچھ ہلکا نہیں کرتا

وضعدار دنیا اُسی کی پیروی کرتی تھی۔ کوئی چیز ایسی نہ تھی جسکی نسبت یہ فرح مند خوش فدا حکیم
لوگوں کو اسکا یقین نہیں دلا سکتا ہو کہ یہ شے ضروری اور دلربا دونوں ہی ہے۔

لیکن جس زمانے میں کہ ایوانِ خلافت نئے گانوں کے مزے لے رہا یا نئی قطع کے
بالوں میں اُلجھا ہوا تھا سلطان کی رعایا میں خود قرطبہ کے اندر کچھ ایسے سنجیدہ لوگ بھی تھے
جو زیادہ تر گہرے خیالوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔ وہ کوئی بیرونی دشمن نہ تھا جس نے
اس اسلامی سلطنت کے امن کو خطرے میں ڈال رکھا تھا۔ ہمیں بھی کوئی شبہہ نہیں ہے کہ
عبد الرحمٰن ثانی جس میں ذاتی جرأت اور فوجی ناموری کی محبت کی کمی نہ تھی بہت مرتبہ اپنی
فوجوں کو شمال کے عیسائیوں کے مقابلے پر جو لُوئی۔ دی۔ ڈیبونیر کی دست برابر
سرحدوں پر ہنگامے و فساد مچایا کرتے تھے لیگیا اور کامیابیاں حاصل کر کے مظفر و منصور
واپس آیا تھا۔ اور یہ چھوٹی چھوٹی لڑائیاں اس وقت تک ایسی سنگین نہیں ہوئی تھیں کہ اسلامی
حکومت کی بنیاد کو ہلا دیں۔ لیکن جس واقعہ کا ذکر کرنا ہم چاہتے ہیں وہ قرطبہ کے تھوڑے سے
عیسائیوں کی حد سے باہر بلند حوصلگی سے پیدا ہوا تھا۔ اکثر عیسائی حقیقت میں کسی طرح اس کے
دلدادہ نہ تھے کہ اپنی دینداری کا بہت زیادہ اظہار کریں۔ وہ دیکھتے تھے کہ اُنکے ساتھ عمدہ
برتاؤ ہوتا ہے، اُنکو آزادی ہے کہ جسکی چاہیں پرستش کریں۔ حکمرانوں کی طرف سے کسی قسم کی
مزاحمت نہیں ہوتی ہے۔ اور اُنکو اسکی بھی آزادی ہے کہ تجارت کریں اور اپنے مسلمان
پڑوسیوں کی طرح مالدار ہو جائیں۔ اس سے زیادہ اور کس بات کی خواہش ہو سکتی تھی۔ بجز اسکے
کہ اپنی پرانی سلطنت کو واپس لینا چاہتے؟ اور چونکہ یہ امر اُس وقت امکان سے باہر تھا۔ وہ
اسپر قانع تھے کہ اپنی حالت میں چین کریں اور اپنے نرم دل و بے تعصب فرمانرواؤں سے
جہاں تک ہو سکے متمتع ہوں۔

طبیعت کا یہ انداز اندلس میں عام تھا لیکن خال خال اولوالعزم یا پُرجوش طبیعتیں بھی
تھیں جو بقول اُنکے "کافروں" کی حکومت سے اس طرح قانع ہو جانے پر دانت پیستی تھیں۔ وہ

کہانیاں اور دانشمندی کے مقولے جو وہ بے انتہا کتابوں کے مطالعے کی وجہ سے بیان کرسکتا تھا، گھنٹوں سنتا رہتا تھا۔ اسکو ایک ہزار سے زیادہ گیت (غزلیں) زبانی یاد تھے اور ہر ایک کی لے جداگانہ تھی جنکی نسبت وہ کہتا تھا کہ گانے کے موکلوں نے مجھے سکھائے ہیں۔ اس نے طنبورے میں اک پانچواں تار بڑھایا تھا۔ اور اس شخص کے بجانے کا طریقہ کسی شخص سے نہیں ملتا تھا اس لیے جو کوئی ایک مرتبہ اسکو سن لیتا تھا وہ پھر اور کسی کو نہیں سن سکتا تھا۔ وہ اپنے موسیقی کے شاگردوں کے ساتھ عجیب غریب طریقہ برتتا تھا۔ وہ نوآموز گویے کو بٹھا کر کہتا تھا کہ جسقدر زور سے تم گا سکتے ہو گاؤ۔ اگر اسکی آواز کمزور ہوتی تو اس سے کہتا کہ اپنی کمر پر ایک تسمہ باندھ تاکہ آواز کی ضخامت زیادہ ہو جائے۔ اگر وہ ہکلاتا یا اسکے بولنے میں کوئی نقصان معلوم ہوتا تو زریاب لکڑی کا ایک ٹکڑا اسکے منہ میں رکھواتا تاکہ اسکے جبڑے ٹھیک طور پر پھیل جائیں۔ اسکے بعد جب وہ نوآموز اس قابل ہو جاتا کہ آہ کو نہایت زور سے کہنے لگتا اور اسپر اپنی آواز کو قائم رکھ سکتا تو وہ اسکو شاگرد بناتا اور جی لگا کر اسکو تعلیم دیتا ورنہ اسکو نکال دیتا تھا کبھی کوئی شخص ایسا سنجیدہ۔ ایسا ذہین وفطین۔ ایسا دل خوش کن نہ ہوا جیسا زریاب تھا۔ یہ بہت جلد اندلس میں نہایت ہی مشہور آدمی ہو گیا۔ اور پٹرونیس یا بو برمل کی طرح وضع وطرز (فیشن) کا تصفیہ کرنے والا ٹھہرا۔ اس نے لوگوں سے بالوں کے رکھنے کی وضع بدلوا دی اسی نے اندلس میں مارچوبہ (ناگ دون) اور مصالحہ دار کوفتہ کھانے کا رواج نکالا۔ اور ایک کھانا بہت زمانہ بعد تک زریابی قلیہ کہلاتا رہا۔ اسی نے بجائے فلزات کے ظروف کے شیشے کے ظرف میں پانی پیا۔ چرمی تو شکوں پر سونا۔ چرمی دسترخوانوں پر کھانا اور بہت سی ستھرائیاں لوگوں کو سکھلائیں۔ اور اسکے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی سکھلایا کہ درجہ بدرجہ باعتبار موسم کے لباسوں میں تبدیلی کی جائے یعنی بجائے اسکے کہ دفعۃً لباسوں میں تبدیلی کریں جیسا کہ اس وقت تک لوگ کیا کرتے تھے۔ آہستہ آہستہ جاڑوں کے بہت موٹے کپڑوں کو لئے ہوئے گرمیوں کے باریک کپڑوں تک پہونچائیں۔ جو کوئی وضع وہ ایجاد کر دیتا تھا

اسکے حصے میں نہیں آیا۔ عبدالرحمٰن ثانی نے قرطبہ کو بغدادِ ثانی بنا ڈالا۔ اور ہارون الرشید عظم
کی فضولخرچیوں کی نقل کی۔ جو اُس زمانے کے قریب ہی اپنے بیہودہ دل لگیوں کی تماشا گاہ سکو
چھوڑ کر ملکِ آخرت کو سدھارا تھا۔ عبدالرحمٰن نے بہت سے محل بنوائے۔ باغ لگوائے۔ اپنے
دارالخلافہ کو مسجدوں، عالیشان عمارتوں، اور پلوں سے زیب زینت دی۔ کُل تعلیمیافتہ مسلمان
بادشاہوں کی طرح اسکو بھی نظم سے عشق تھا اور خود بھی عالی رتبہ شاعر ہونے کا دعوے کرتا تھا۔ گو
بعض اوقات اُسکے اشعار اوروں کے کہے ہوئے ہوتے تھے جنکو اُجرت دی جاتی تھی۔ اسکا
مذاق بگڑا ہوا تھا اور اُسکی طبیعت نرم تھی اور آسانی سے قبضے میں آجاتی تھی۔ اُسکے سارے
زمانۂ حکمرانی میں چار آدمیوں کی حکومت اُسپر رہی۔ ایک تو گویا تھا، دوسرا فقیہ، تیسری ایک
عورت، اور چوتھا ایک حبشی غلام۔ ان میں سب سے زیادہ اقتدار فقیہ کا تھا۔ یہ فقیہ وہی
بزرگ یحییٰ نام تھے جنھوں نے طلبہ کو حکم کے خلاف میں اُبھارا تھا۔ اور اب نئے سلطان کے
دل پر پورے قابض و دخیل ہو گئے تھے۔ لیکن طروب ملکہ اور نصر غلام کا بھی ملکی حالات میں
کچھ کم زور نہیں چلتا تھا۔ مگر زریاب مغنی (گویا) نے اپنے اغراض کو مذاق و فنون ہی تک محدود
رکھا تھا اور گنواری ملکی جھگڑوں میں دخل دینے سے انکار کرتا تھا۔ یہ شخص فارس کا رہنے والا
اور بغداد کے مشہور مغنی اسحاق موصلی کا شاگرد تھا۔ زریاب اپنے اُستاد کے ساتھ رہا کرتا تھا۔
ایک دن اسکی شامت جو آئی تو ہارون الرشید کے سامنے گانے میں سبقت لیگیا۔ حاسد اُستاد
سے بھلا یہ کہاں برداشت ہو سکتا تھا فوراً ہی اُس نے اپنے شاگرد سے کہا کہ یا تو تم اس ملک کو
چھوڑ کر اور کہیں کی راہ لو یا ملکِ عدم جانے کے لیے تیار ہو بیٹھو۔ اُس نے جلاوطن ہونا قبول کیا
اور جب اندلس پہونچا تو قلیم ایتہ سلطان نے اُسکی بڑی قدر کی اُسکا معقول وظیفہ مقرر ہوا اور
خوراک، مکانات اور دوسرے عطیے اور انعام اسکے علاوہ ملے۔ یہانتک کہ اس خوش نصیب مغنی
کی بیباک آمدنی ہو گئی ــــ سلطان زریاب کی ذہانت و فطانت کی اسقدر قدر کرتا تھا کہ اُسکو
اپنی بغل میں بٹھاتا اور اپنے خاصے میں اُسکو شریک کرتا اور اُسکے راگ وہ قدیم زمانے کی حیرانگیز

ے علاوہ پندرہ ہزار تھی اور بعد کو سمندر سے پار اُتر کر کریٹ پہونچے اور کچھ فارس کو سدھارے
افریقیہ میں ہے - ان لوگوں کی مجموعی تعداد آٹھ ہزار تھی - جو لوگ جلا وطن ہوئے اُن میں
ت بڑی تعداد اُن لوگوں کی تھی جو ہسپانیہ کے قدیم باشندوں کی اولاد تھے اور اسلام لائے
تھے لیکن عربوں کی حکومت سے جو قومی نفرت انکو تھی اُسکے اظہار کے لیے حیلہ ڈھونڈھتے
تھے - لیکن اصل بانی فساد دینیات کے طلبہ یعنی فقہا بے سزا چھوڑ دیے گئے - جسکی وجہ بیشبہہ
پہ تو یہ تھی کہ اِن میں سے اکثر عرب تھے - اور کچھ یہ تھی کہ اُنکی فقاہت کی عزت کی گئی - اِن
ہا کا ایک افسر کشاں کشاں حکم کے پاس لایا گیا اور اُس نے حرارت دینی کے غیظ میں
لطان سے کہا کہ تجھسے نفرت کرنے میں میں نے خدا کے حکم کی تعمیل کی - حکم نے یہ یاد رکھنے کی
ل جواب دیا: "وہی اللہ جسکی نسبت تو مدعی ہے کہ تجھے مجھسے نفرت کرنے کا حکم دیا ہے
سی نے مجھے حکم دیا ہے کہ تجھے معاف کر دوں - جا اور خدا کی حفاظت میں رہ -"

بدی را بدی سہل باشد جزا ‏ ‏ ‏ ‏ اگر مردی احسن الی من اسا

پانچواں باب

عیسائی جاں نثاران مذہب

چھبیس سال سلطنت کرکے سلطان حکم نے ۲۰۶ھ میں وفات پائی - اس نے
عتبار سابق کے سلطنت کو امن و امان کی حالت میں اپنے بیٹے عبد الرحمن ثانی کے لیے
وراثت چھوڑا - قرطبہ کے نومسلم مغلوب جلا وطن ہو چکے تھے - متعصبوں کو ایسا سبق دیا جا چکا
تھا جسکو وہ غالباً بھول نہیں سکتے تھے - صرف عیسائی سرحدوں پر پُرانے ہنگامے رہ گئے تھے -
جنکے فرو کرنے کی وقتاً فوقتاً ضرورت پڑتی تھی - عبد الرحمن ثانی نے وراثت میں اپنے باپ سے
عیش تو لیا مگر اُسکا وہ قابو اپنی رعیت پر جو آرام طلبی کی تجربہ ضعف ہونے سے محفوظ رکھتا تھا

حملوں کو رد کر رہے ہیں۔ لیکن اس جانکاہ خطرے کے وقت بھی اُسکے اوسان خطا نہ ہوئے اور کیوں خطا ہوتے۔ یہ تو بڑے لوگوں کی فطرت میں داخل ہے۔ اپنے بڑے کمرے میں جاکر اُس نے یاسمین نام اپنے شاگرد پیشہ سے زباد کا شیشہ منگوایا اور اطمینان سے سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو معطر کرنے لگا۔ اُس شاگرد پیشہ کو ایسے وقت میں کہ بلوائیوں کا گروہ پھاٹک پر حملے کر رہا تھا سلطان کے ایسے کام سے سخت حیرت ہوئی اور اُس سے یہ حیرت و تعجب ضبط نہ ہو سکا۔ لیکن حکم نے جسکو خطرے کی پوری حالت معلوم تھی اُسکو جواب دیا "خاموش حرامی! اگر میرا سر معطر نہیں رہے گا تو بلوائی اُسکو اوروں سے کیونکر تمیز کریں گے"۔ اسکے بعد اُس نے افسروں کو بلوایا اور حفاظت کے لیے اپنی تدبیریں عمل میں لائیں۔ یہ تدبیریں بالکل سیدھی سادی تھیں مگر کارآمد نکلیں۔ اُس نے اپنے چچازاد بھائی کو سواروں کی ایک فوج کے ساتھ پھیر کے راستے سے جنوبی حوالی شہر کی طرف بھیجا۔ اس نے وہاں پہونچکر وہاں آگ لگادی اور جب سب لوگ خوف زدہ ہوکر ایوان خلافت کا محاصرہ چھوڑ کر اپنی بیویوں اور بچوں کو اپنے شعلہ فشاں گھروں سے نکالنے کو دوڑے تو حکم اور باقی قلعہ داروں نے پیچھے سے اُنکی خبر لینی شروع کی۔ ان دوطرفی حملوں سے کمبخت باغیوں کے ٹکڑے اُڑ گئے مہیب صورت حکم گھوڑوں پر سوار اُنکے غول میں گھس گئے اور سیکڑوں کو کاٹتے چلے گئے اور اگر کسی نے گڑگڑا کر رحم کرنے کو کہا تو یا تو سمجھے ہی نہیں اور اگر سمجھے بھی تو مطلقاً اُسکا خیال نہیں کیا۔ حکم کی اس چال نے ایوان خلافت و خاندان خلافت دونوں کو بچالیا اور بغاوت عام بدل کر پورا قتل عام بن گئی۔

تاہم اپنی فتح کے وقت بھی سلطان نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ وہ اپنی کامیابی کو کھینچکر انتہائی حد تک نہیں لیگیا بلکہ اسی پر قناعت کی کہ بیرون بلدہ کی جس آبادی سے بغاوت کی آگ پھیلی تھی وہی خاک میں ملادی جائے اور اُسکے باشندے جلا وطن کر دیے جائیں۔ چنانچہ وہ جبراً نکالے گئے۔ کچھ تو اسکندریہ چلے گئے جنکی تعداد عورتوں اور بچوں

مد خرچ	سنہ ۱۸۵۵ و ۵۶ء	سنہ ۱۸۵۶ و ۵۷ء	سنہ ۱۸۵۷ و ۵۸ء	سنہ ۱۸۵۸ و ۵۹ء	سنہ ۱۸۵۹ و ۶۰ء	سنہ ۱۸۶۰ و ۶۱ء
عہدہ داران پرگنات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف سایر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف فوجداری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
انعام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تفصیل مصارف چھ سال

مد خرچ	سنہ ١٨٥٥و٥٦ء	سنہ ١٨٥٦و٥٧ء	سنہ ١٨٥٧و٥٨ء	سنہ ١٨٥٨و٥٩ء	سنہ ١٨٥٩و٦٠ء	سنہ ١٨٦٠و٦١ء
پنشن از تہیہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف ریاست	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خراج سرکار انگریزی	[illegible] لاکھ	[illegible] لاکھ	[illegible] لاکھ	[illegible] لاکھ	[illegible] لاکھ	[illegible] لاکھ
کوٹھیار خرچ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
فوج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سررشتہ تعلیم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سود قرضہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف تحصیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سررشتہ تعمیرات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ادائے امانت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تفصیل آمدنی چھہ سال

مد آمدنی	سنہ ۱۸۵۴و۵۵ء	سنہ ۱۸۵۵و۵۶ء	سنہ ۱۸۵۶و۵۷ء	سنہ ۱۸۵۷و۵۸ء	سنہ ۱۸۵۸و۵۹ء	سنہ ۱۸۵۹و۶۰ء
مالگذاری [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سایر و راہداری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
دار الضرب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
رسوم عدالت دیوانی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پولیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
محکمہ جات مختلفہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نذرانہ مسند نشینی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خراج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سود	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ	جمع	خرچ
۱۸۶۰و۵۹	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۶۱و۶۰	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۶۸و۶۷	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۶۹و۶۸	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۷۰و۶۹	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۷۲و۷۱	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۷۳و۷۲	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۷۴و۷۳	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۷۵و۷۴	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۷۶و۷۵	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]

جمع وخرچ راج جیپور بابت سنوات گذشتہ

سنہ	جمع	خرچ
۱۸۵۰ و ۴۹	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۱ و ۵۰	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۲ و ۵۱	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۳ و ۵۲	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۴ و ۵۳	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۵ و ۵۴	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۶ و ۵۵	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۷ و ۵۶	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۸ و ۵۷	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۹ و ۵۸	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]

پنڈت شیودین کے انتقال کے بعد مہاراجہ صاحب نے انتظام مصارف پر
بہی بہت توجہہ کی تہی جو لوگ مفت خورہ وسفارشی نوکر ہوگئے تہے موقوف ہوئے
ملازمان کی سواری کیواسطے خوراک ملتی تہی بجاے اوسکے زرنقد مقرر ہوا
خزانہ کا ایسا بندوبست کیا کہ بلا حکمنامہ دستخطی خاص ایک روپیہ نہین ملتا تہا
اور روزمرہ کا سیاہہ پیش ہوکر جانچ کر لیجاتی تہی ان تدبیرون سے بڑی کفایت
ہوئی قرضہ سابق ونیز وہ جو مہاراجہ صاحب کی شادی پر لیا گیا تہا کل بقدر نو لاکہہ
روپیہ تہوڑے عرصہ مین ادا ہوگیا اور آیندہ کیواسطے خرچ بقدر پینتیس ۳۵ لاکہہ
روپیہ سالانہ مقرر ہوا۔

سنہ ۷۴-۱۸۷۳ء مین مہاراجہ صاحب نے مبلغ ایک لاکہہ ستر ہزار روپیہ صرف خیرات
مین خرچ کیا اور اوسکے سواے پچیس ہزار روپیہ قحط زدگان بنگالہ کے
چندہ مین عطا کیا اور پچہتر ہزار روپیہ حسب درخواست گورنمنٹ مندر گوبند
دیوجی واقع بندرابن مین اور اپنے بزرگون کے بنائے ہوئے ایک اور مکان
واقع اکوآ علاقہ حیدرآباد مین خرچ کیا۔

نقصان اور ایک مقام پر محصول لینے کی تجویز کی مگر انواع خود اختیار و قدیمی
حقوق مخلوط ہین اور راجپوت لوگ دستور جدید سے بہت متعصب ہین اس
تجویز کا اجرا مشکل ہے مگر اقتضا مدت اور عاقلانہ تدبیر سے امید ہے کہ اسکا
عملدرآمد ہوجاوے نقشہ شرح محاصل جو مال تجارت پر لیا جاویگا کہ اوسکے بغیر
تاجرون کا بڑا نقصان تہا آخرکار تیار ہوا اوسکے علم سے تکلیف آیندہ سے
بچین گے اکثر اجناس جنپر راج کا محصول نہین لیا جاتا ہے درج حساب نہین ہوتے
ہین اور جواہرات کی قسم ایسی مخفی نکالی ہین کہ خبر ہی نہین ہوتی ہے —

سنہ	درآمد	برآمد	راہداری
۷۱ و ۱۸۷۲	[illegible]	[illegible]	٠
۷۲ و ۱۸۷۳	[illegible]	[illegible]	٠
۷۳ و ۱۸۷۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷۴ و ۱۸۷۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مشہور ہے کہ ہندوستانی ریاستون مین عہدہ ہاے راج رعایتاً یا بالعوض نذرانہ
کہ ہم معنی رشوت ہے دئے جاتے ہین اگرچہ اہالیان جے پور ایسا نہین کرتے
ہین مگر ایک اور دستور ہے کہ اگرچہ ایسا قابل اعتراض نہین مگر نتائج مین اوسیقدر
پر ضرر ہے وہ یہہ ہے کہ اہلکار با اختیار اپنے متوسل اور مقربون کو بلالحاظ
لیاقت ذمہ وری و معتمدی کے عہدون پر مقرر کردیتے ہین جہان مثل
دارالضرب کے علاوہ تنخواہ مقررہ خرید و فروخت مال پر دستوری لینے
کا رواج اگر صریح اجازت سے نہین تو چشم پوشی سے جاری ہو وہان
ریاست کی تجارت اور آمدنی مین کیون نہ خلل واقع ہو۔

اگرچہ جے پور مین صرافی کا دین لین بکثرت ہے مگر سکہ جے پور کے کل روپیہ
کی تعداد کہ علی العموم بازار مین چلتا ہے پندرہ ہزار سے زیادہ نہین ہے
اس سے ظاہر ہے کہ تجارت پر بہت قید ہے اور مستعد و کارگذار آدمی کی
نگرانی کی بہت ضرورت ہے اور جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ شروع سنہ مین
جب نیا روپیہ جاری ہوتا ہے پہلے روپیہ کو بٹہ لگجاتا ہے تو ظاہر ہے کہ داروغہ
دارالضرب کو کمائی کرنیکا اختیار اور آسانی حاصل ہے اور راج کا نقصان ہوتا ہے
دوسرے یہہ امر بھی خلل انداز تجارت ہے کہ محاصل و دیگر راہداری کی لاگین
کئی نام اور حیلون سے لیجاتی ہین اور اون کے سواے بڑے چھوٹے
ٹھاکر و بھومیہ اپنے اپنے علاقہ مین علیحدہ محصول لیتے ہین کہ اونکو اوسکی ایصال
کا قدیم سے استحقاق حاصل ہے۔

دربار کو جب سے ان موجبات کے مضر نتائج کا حال معلوم ہوا ہے دفعیہ

या

لاکہہ سے زیادہ نہین آیا مگر گرانی غلہ کیوجہہ سے اکثر نے دفینہ نکالا دفن کرنے اور قحط سے سونے کی قیمت مین بہت کمی ہوئی ۔

اس سال کی تعداد مال درآمد مال برآمدہ کی تعداد سے زیادہ دریافت ہوکر تحقیقات کیگئی تو معلوم ہوا کہ منجملہ دیگر موجبات کے ایک یہہ تہا کہ جواہرات اور فلزات برآمدہ داخل نقشہ ہوئی تہی یہہ ہر دو اجناس ابتدائی حالت مین یہان آئین اور کارخانہ مین بشکل دیگر مبدل ہوگئین اور زیادہ تر دولتمند مارواڑی سکنان علاقہ شیخاواٹی اور بیکانیر کے پاس بہیجی گئین ۔

دوسرے قحط مین غلہ وغیرہ اجناس کی درآمد بہت اور برآمد کم ہوئی ۔

تیسرے ممکن ہو کہ درآمد مال کا حساب صحیح وتفصیل وار لکہا گیا ہو اور جواہرات وغیرہ بیش قیمتی اجناس انواع طور سے غیر ملک کو مخفی نکل گیا ہو اور انکا حساب نہ لکہا گیا ہو ۔

چوتہے ساہوکاران جےپور کی کوٹہیان بہی کلکتہ وغیرہ بلاد علاقہ انگریزی مین مقدار کثیر مال درآمد کی قیمت بذریعہ ہنڈویات معرفت کوٹہیات مذکورہ دیجاتی ہین خرید اجناس کے حساب مین درج ہونے سے وہ اجناس حساب کلی اجناس درآمد کے شمار مین نہین آتی ہین ۔

سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء مین درآمد مال للعہ لاکھ صہ ہزار روپیہ اور برآمد صرف صہ لاکھ صہ ہزار کی ہوئین کہ سالگذشتہ کی نسبت طرفین کی تجارت مین افزونی ہوئی ہے درآمد مین جو کسیقدر کمی ہوئی اوسکا باعث یہہ ہے کہ ملک مین پیدا ہونے سے غلہ کم آتا ہے ۔

موجبات خارج تجارت یہہ ہین ۔

جے پور کہتے ہین کہ ہمکو اس ترمیم کا اختیار حاصل ہے اور بنظر فائدہ راج و
تاجران کہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے اوسکے خلاف نہین کرسکتے ۔
راج جے پور مین ایک مد آمدنی دار الضرب کی بہی ہے اس دار الضرب سے بجز
خفیف بٹہ کے سرکار انگریزی کا کچھہ نقصان نہین ہے دس برس کے عرصہ
مین کرنل ہین صاحب کے پاس کوئی شکایت نہین آئی صرف پوسٹماسٹر نے
ایک دفعہ شکایت کی تہی کہ فروختگی ٹکٹ ڈاکخانہ مین جے پور کا پیسہ آتا ہے اوسکے
تبادلہ مین سرکار کا نقصان ہوتا ہے مگر اس معاملہ مین سرکار براہ انصاف
کچھہ مداخلت نہین کرسکتی ہے راج جے پور کو اپنا سکہ بقدر مناسب اپنے علاقہ
مین جاری کرنے کا اختیار ہے ۔

تجارت جیپور

۱۸۷۶ء مین جے پور مین بیس لاکھہ روپیہ کا غلہ بالعوض طلا رکے آیا
جے پور سے کل راجپوتانہ کو سونا چاندی وجواہرات جاتا ہے مگر دو برس
گذشتہ مین اسکی بہت کمی ہوگئی ہے جے پور مین ساہوکاری کوٹھیان
بہت ہین ظاہرا اسقدر تجارت نہین معلوم ہوتی ہے سبب یہہ کہ ہنڈوی
کی خرید و فروخت زیادہ ہے مال کا اون سے کم تعلق ہے سات کوٹھیون مین
ڈہائی تین کرور روپیہ سالانہ کی تجارت ہوتی ہے اور چھہ کرور کا لظرہ
ہے اور لاکھہ سے کم سرمایہ کے سیٹھہ بہت ہین اون کی کل تجارت ایک
کرور کے قریب ہے ۱۸۶۷ء سے پیشتر قریب پچہتر لاکھہ روپیہ کا سونا
آتا تہا اکثر ساہوکارون نے دفن کردیا تہا اوسکے بعد دو سال تین پیسہ

جاوے۔

جب سے علاقہ جےپور ہوکر ریل جاری ہوئی ہے دربار کو شکایت ہے کہ آمدنی محصول راہداری مین بہت کمی ہوئی ہے کیونکہ جو مال تجارت آگرہ واجمیر کے درمیان آتا جاتا ہے اوس کا محصول نہین لیا جاتا معاف ہوگیا ہے مگر اجراے ریل سے آرام وآسایش رعایا و اضافہ تجارت و پیداوار ملک ہوکر اسکا بدل کافی ہوجاویگا چنانچہ ۱۸۸۵ء ۱۸۸۴ء کے حساب سے ہی ثابت ہے کہ صرف محاصل درآمد و برآمد کی آمدنی سالہاے گذشتہ کی کل آمدنی سے کسیقدر زیادہ ہوئی ہے۔

حال مین شرح محاصل ومقامات ایصال محصول بدلنے سے بندوبست سایر مین ترمیم ہوئی ہے سابق مین چند مقامات مختلفہ پر علیحدہ محصول لیا جاتا تہا اب اندرون سرحد راج صرف ایک چوکی مین کل محصول وصول ہوکر رسید ملجاتی ہے اور اوسکے ذریعہ سے تاجر علاقہ راج کے اندر جہان چاہتا ہے لیجاتا ہے کہین مطالبہ محصول نہین ہوتا اس ترمیم انتظام سے راج اور تاجران طرفین کا فائدہ ہے کیونکہ جابجا وصول ہونے سے راج کے محصول مین غبن وتغلب ہوتا تہا وہ موقوف ہوگیا اور تاجران کو یہہ فائدہ ہوا کہ ایک دفعہ محصول دیکر مطالبہ آیندہ سے بالکل ایمن ہوجاتے ہین اس ترمیم پر ریاست ٹونک سے اعتراض ہوا اس وجہہ سے کہ علاقہ ٹونک کے گرد ہر طرف جےپور کا علاقہ ہے سرحد پر اضافہ محصول ہونے سے وہان کے تاجرون کو نقصان ہوا ہے اور تجارت مین کمی عاید ہوئی ہے مگر اہالیان

یہی ایک سررشتہ ہے جسکی کارروائی کسی تعریف کے لایق نہین ہے اور
اسی سررشتہ کے ظلم و تعدی کی شکایتین بہت ہوتی ہین اگرچہ مہاراجہ صاحب
سے زیادہ اس سررشتہ کی اصلاح و درستی کا خواہان کوئی نہین ہے مگر مشکل
یہہ ہے کہ اس کام کا انجام دینے والا آدمی نہین ہے اور جہانتک ممکن ہو
مہاراجہ صاحب پردیسی آدمی کو یہہ کام دیا نہین چاہتے ہین —

ملک خالصہ کی پیمایش کیواسطے عملہ سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ع سے مقرر ہے اور قریب نصف ملک
کے پیمایش سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ع تک ہوچکی تہی اوسوقت بند وبست سہ سالہ کرنے کے
ارادہ سے مہاراجہ صاحب نے محب علی نامی ایک شخص کو کہ سابقاً علاقہ
انگریزی مین ڈپٹی کلکٹر تہا اور اب پنشن دار ہے اس کام کیواسطے مقرر
کیا اور دوسرے سال چند دیگر اشخاص ویسے ہی ہوشیار و تجربہ کار نوکر
رکہے اونکو ہدایت ہوئی کہ پیمایش ٹوپوگرافی کے نقشہ جات منگاکر اون سے
کام لین چنانچہ یہہ تجویز پسند ہوئی مگر دربار کو اس خرچ کا متحمل ہونا گوارا نہوا
سنہ ۱۸۶۵ع مین دربار نے بدریافت اس امر کے کہ جمعبندی سابقہ جو مدت سے
غیر مبدل رہی ہے غلطی پر مبنی ہے کل پیمایش اراضی کی ترمیم و نظر ثانی کیواسطے علیحدہ
عملہ مقرر کیا اور پٹہ جات سابق کی میعاد منقضی ہونے پر جمعبندی جدید کرنی چاہی مگر تا تکمیل پیمایش و بند وبست
حسب قاعدہ جمعبندی سابقہ مین خلل انداز ہونا قرین مصلحت نہ سمجہا گیا اگرچہ حسب راے کرنل بینن صاحب
اکثر موجبات مخصوص الموقع سے جمعبندی کا ہونا دشوار ہے مگر مہاراجہ
صاحب کی تدبیرون سے امید ہے کہ شاید تشخیص جمع واجب اور بند وبست
مالگذاری کہ راج و رعایا دونون کے حق مین مفید ہے آخرکار تکمیل کو پہنچے

جمع کامل حسب قرارداد ادا کرنیکا ذمہ ور ہوتا تھا اور اوس پر فرض تھا
کہ جمع معینہ سے جو زیادہ آمدنی ہو اوسکا راج مین حساب دے یہہ ٹھیکہ جات
علی العموم سیٹھون اور دیگر دولتمند آدمیون کو ہوتے تھے اور وے ضلعدار
ہو کر بجز ایصال روپیہ کے اور کسی کام سے کچھہ تعلق نہ رکھتے تھے اور اس سے
انواع خرابی و ابتری پیدا ہوتی تھین —

اب یہہ سلسلہ موقوف ہو گیا ہے اور اکثر مقامات پر ضلعدار جو نالایق تھے
موقوف ہو کر ہوشیار و لایق آدمی مقرر ہوتے ہین بندوبست جدید مین کل
دیہات مین سے دو ثلث کا زمینداران کو پانچ سال کیواسطے ٹھیکہ دیا گیا ہے
اور باقیماندہ ایک ثلث کہ جنوب مغرب ریاست مین ہین قحط سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ع سے
ایسے تباہ و برباد ہو گئے ہین کہ اون سے چند سال کے ٹھیکہ کیواسطے تشخیص
جمع غیر ممکن تھی اسواسطے صرف ایک سال کے ٹھیکہ جات دئے گئے ہین قحط زدگی
سے زمینداروں کا یہہ حال ہوا کہ پرگنہ پہاگی سے جسکی جمع بہتر ہزار روپیہ
تھی سترہ ہزار روپیہ بمشکل تمام وصول ہوا —

پیمایش ملک اور بندوبست مالگذاری کا سلسلہ زمانہ نابالغی مہاراجہ صا.
سے جاری ہے اور مہاراجہ صاحب بہی کل علاقہ کی پیمایش حسب قاعدہ
علمی اور یکسان و باقاعدہ بندوبست مالگذاری کرنا چاہتے رہے ہین
مگر اس سررشتہ کا کام ایسی بدتدبیری سے ہوتا ہے اور اوسمین ایسے
انقلاب ہوئے ہین کہ ابتک کوئی خاطر خواہ نتیجہ حاصل نہوا اور کام بدستور
[illegible] لت مین ہے اور کل سررشتہ جات انتظام راج مین

سررشتہ مال پر توجہہ کی کہ اول سال مین ہی پینتالیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی ہوگئی مگر یہہ اضافہ جمع بند وبست خالصہ سے ہوا تہا حقیقت مین بمقابلہ اجارہ کے خالصہ کا بند وبست بہتر ہوتا ہے مگر اس وجہہ سے کہ روپیہ یکمشت اور جلد وصول ہوجاتا ہے راج کے لوگ اجارہ کو بہتر سمجہتے ہین یہہ نہین خیال کرتے کہ اجارہ دارون کے ظلم سے رعایا تباہ ہوجاتی ہے افسوس ہے کہ پنڈت شیودین کے مرنے سے چار مہینے بعد مہاراجہ صاحب نے حسب صلاح اہلکاران اجارہ دینا جاری کردیا وجہہ یہہ کہ اہلکارون کو اس اجارہ مین فائدہ ہے اسم فرضی سے خود یا اونکے سررشتہ دار ومتوسل اجارہ لیتے ہین سررشتہ مال کا حال صاحبان پولیٹکل ایجنٹ سے مخفی رکہا جاتا ہے اس سے صحیح کیفیت نہین معلوم ہوتی ہے ہمیشہ یہہ خیال کیا گیا تہا کہ اصل آمدنی راج کی پچاس لاکہہ یا اوس سے زیادہ ہوتی ہے اور چالیس لاکہہ سے کم ظاہر کرتے ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ع کی چہٹی قلم مین قرار پایا تہا کہ علاوہ خراج معینہ کے اگر آمدنی ریاست چالیس لاکہہ سے تجاوز کرے تو ایزادی پر چہہ آنہ فی روپیہ خراج زیادہ لیا جاوے اگرچہ مابعد کی ترمیم شرایط خراج سے یہہ شرط ضمناً رفع ہوگئی تہی مگر اوس پر اعتبار نہ تہا اور نہ امید تہی کہ تا وقتیکہ دفعہ مذکور عہدنامہ سے بالکل منسوخ ہوجاوے راج کا یہہ خوف رفع ہو۔ سنہ ۱۸۷۰ع مین اجارہ دینے کا دستور پہر موقوف ہوا اجارہ دار کہ ایک ہی حالت مین ٹہیکہ دار وضلعدار ہوتا تہا بموجب قبولیت کے پرگنہ کی

ہے تعمیر کرانا تجویز کیا ہے کہ یہہ امر اون عمدہ نتائج و برکات کا جو سلطنت کے
وارث آیندہ کی تشریف آوری سے حاصل ہونگے عمدہ آغاز ہے شہزادہ صاحب
نے مہاراجہ صاحب پر مہربانی کرکے اس مکان کی بنیاد کا پتہر قایم کیا —

راج جے پور مین ایجنسی کی معرفت سرداران کوٹہری ہاے علاقہ ہاڑوتی کا خراج
بقدر للعہ ۱۲ر جمع ہوتا ہے ان سرداروں کے عدم ادا سے خراج کی راج
جے پور سے مدت سے شکایت رہی ہے اور اس بے ترتیبی سے ادا ہوتا ہے
کہ سنہ ۱۸۶۱ع مین ستر ہزار روپیہ چڑہ گیا اور اس باب مین نواب گورنر
جنرل صاحب بہادر کے سررشتہ ممالک غیر کو تحریر کرنیکی ضرورت ہوئی اس
سے بقایا صرف پانچ ہزار روپیہ رہ گئے اور اوس کے بہی جلد وصول
کرنے کی تجویز عمل مین آئی —

سررشتہ مال

جے پور مین یہہ سررشتہ محکمہ دیوانی کے نام سے مشہور ہے سابق مین اسکا
اہتمام پنڈت شیودین کو تہا اوسکے انتقال کے بعد جب کونسل مقرر ہوئی
اوس وقت سے کل ملک دو اضلاع مین منقسم ہوکر دو اہلکاروں کی
اہتمام سے کام ہونے لگا جمع خرچ زمانہ انتظام ایجنسی کا جب تک مہاراجہ
صاحب نابالغ تہے و نیز اوس زمانہ کا جب پنڈت شیودین نے کام کیا
بروک صاحب کی تاریخ سے دریافت ہوا اور نقشہ مندرجہ ذیل مین
شامل کیا گیا ہے بعد وفات پنڈت شیودین کے اول مہاراجہ صاحب نے

لارڈ منٹو صاحب مرحوم کی تشریف آوری سے فواید کہ کل راجپوتانہ کو حاصل ہوئے اون کے ثبوت کامل ہین۔

جس حالت مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کو اپنی سلطنت آیندہ کے اس جزو اعظم کے اقوام خلایق و مذاہب و پیشہ جات وغیرہ سے واقفیت ہوئی ہر دران حال رئیسون اور سردارون کے دلون پر اپنے سرپرست سرکار کی طرز حکومت وطریقہ انتظام کے خیالات جب سے ابتک تھے اوس سے زیادہ استقلال اور تیزی سے منقوش ہوئے انکے سواے مقدم ترین فائدہ یہہ ہے کہ ہر دو ممالک کے روابط و تعلقات کو زیادہ استحکام ہوگا اور ہر دو اقوام کے درمیان مغایرت کا فصل کم ہوکر دونون کے متفق فوائد مین اضافہ ہوگا علی الخصوص سکنا جیپور کے حافظہ مین شہزادہ صاحب کی رونق افروزی بہت خوشی سے تازہ رہیگی اور پشتین تک بطور واقعہ عظمت و بختیاری جےپور کے جسکی اس ملک کی تاریخ مین نظیر نہین ہے بڑے فخر اور عزت سے یاد کرتے رہینگے ۔

خود مہاراجہ صاحب کو یہہ خوشی بیحد و پایان ہوئی ہے پیشتر سے بہی امید تہی کہ یہہ الوالعزم و عالی حوصلہ رئیس جس قوم کی شفقت و عنایات کا ممنون و شکرگذار ہے اوس کے فرمان رواے آیندہ کی اطاعت و تعظیم مین ہر طرح کوشش بلیغ و جہد کامل کریگا اور جو خیر خواہی و وفاداری اوس کے کل عہد مین ظہور پذیر ہوتی رہی ہے اوسکو اس موقع پر بدرجہ غایت ثابت کریگا ۔

اس اعزاز و امتیاز بخشنے کی یادگار مین اونہون نے اپنی دار الحکومت مین ایک مکان بنام نہاد البرٹ ہال اوسی عظمت و رفعت کا جو اوسکے نام سے عیان

خوش ہوکر شکریہ ادا کیا۔ ۱۸۷۴ء مین اوسکا انتقال ہوا اور منشی دہنا لال کہ وہ بہی بہت ہوشیار ہے بجاے اوسکے مقرر ہوا ایام رونق افروزی شہزادہ پرنس آف ویلز مین اس شخص نے اپنا کام بہت تندہی و جانفشانی سے انجام دیا اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی بہت مدد کی۔

प्रिंसआफवेल्स

مہاراجہ صاحب بہادر جےپور ۱۸۶۹ء سے نواب گورنر جنرل صاحب ہندوستان کی کونسل تجویز قانون کے ممبر مقرر ہوئے اور تین مرتبہ علی التواتر اس کام پر ممتاز ہوکر اوقات معینہ پر بموجودگی کلکتہ و شملہ انصرام کار کرتے رہے ہین ۱۸۷۵ء مین جب ملہار راؤ گایکواڑ رئیس بڑودہ ملزم زہرخورانی صاحب رزیڈنٹ ہوا اور اوسکی تحقیقات کیواسطے کمیٹی روساء ہندوستان و صاحبان انگریز مقرر ہوئی تب مہاراجہ صاحب بہی اوسکے ممبر مقرر ہوئے تہے اور بڑودہ جاکر تحقیقات و تجویز مقدمہ مین شریک ہوئے۔

मल्हारराव गायकवाड वडोदा

دسمبر ۱۸۷۵ء مین لارڈ نارتہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند اور فروری ۱۸۷۶ء مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر رونق بخش جےپور ہوئے دونون مرتبہ مہمانداری و تواضع بہت عمدگی سے ہوئی مہاراجہ صاحب نے سامان میزبانی کو ہرطرح عظمت موقع کے موافق کرنے مین محنت و خرچ سے کسیطرح کوتاہی نکی اور رئیس سے رعایا تک ہرایک متنفس کمال خیرخواہی اور صفاء ارادت سے رفیع الشان مہمانون کی تشریف آوری کی شادی و مبارکبادی مین بدل مصروف ہوا ان مبارک تقریبون کے دوامی فواید بنظر شایستگی معاملات ریاست و آراستگی اخلاق و عادات دونون صورتون سے حد بیان سے باہر ہین اور ۱۸۷۷ء مین

नोर्थब्रुक

باستعفاء مہاراجہ صاحب منظور کیا اور فروری ۱۸۸۲ء سے اوس عہدہ
کا کام شروع کیا۔
نواب فیض علیخان کے مستوفی ہونے سے عہدہ خالی ہوا اوسپر ٹہاکر فتح سنگہ
مقرر ہوا اوس نے بہی انتظام ملک کے مشکل و دقیق کام مین مہاراجہ صاحب
کو بہت مددی اور انتظام راج کی عمدگی و شائستگی قایم رکہنے مین کوشش
کامل کی مگر باوجودیکہ کونسل راج مین آٹھہ ممبر مقرر ہین اور مہاراجہ صاحب
صرف اوسکے پریزیڈنٹ ہین اصل مین کام خود مہاراجہ صاحب کرتے ہین۔
کوئی امر خواہ کیسا ہی خفیف ہو ایسا نہین ہے کہ مہاراجہ صاحب کے معرض
اطلاع مین نہ آتا ہو فوجداری دیوانی کی عدالتین اور محکمہ پولیس و محکمہ دیوانی
بلکہ کل انتظام ریاست کے سررشتہ جات حسب ضابطہ علیحدہ افسرون کے تحت
مین ہین مگر سب پر مہاراجہ صاحب کی نگرانی خاص ہے یہہ نگرانی بسہولیت ہونے
کی غرض سے اونہون نے محل کے بڑے صحن مین وسیع مکانات بنوائے ہین
اور اونمین سب دفتر و کچہریان رہتی ہین۔
راوت رامکمار ساکن چوموں کہ ابتدا مین ٹہاکر لچھمن سنگہ کا وکیل عہد ایجنسی
کرنل ٹریوک صاحب سے راج کا وکیل مقرر ہو گیا تہا اوس نے مدت دراز تک
اپنا کام نہایت محنت و تندہی سے بخیر خواہی صادق مہاراجہ صاحب و سرکار انگریزی
اور حسب اطمینان صاحبان پولیٹکل ایجنٹ انجام دیا خصوص جس زمانہ مین کپتان برٹ
فورڈ صاحب واسطے تحقیقات و انتظام امور راج بیکانیر کے گئے تہے اوس نے بہت
مددی تہی کہ صاحب موصوف نے اوسکی لیاقت و ہوشیاری و وفاداری سے

چہارم ملک کی آمدنی و خرچ کی نسبت علی العموم معقول تجویزین کرنا۔

ہفتہ مین ایک روز کونسل معاملات پیش کردہ کمیٹی کی سماعت و بحث کیا کرے ممبران کمیٹی - پنڈت روپ نراین - منشی دہنالال - سیٹھ نتھمل - لالہ چہترمل - سیٹھ راؤتیج مل - نگرانی مصارف ریاست اور جمع خرچ کے صحیح و معتبر نقشہ جات کی عدم موجودگی سے ابتک راج کا بہت نقصان ہوتا رہا ہے بوجہہ غیر مکمل و ناکارآمد ہونے نقشہ جات کے جو ابتک آتے رہے ہین حسابات کی جانچ و پڑتال مین اہالیان راج کو بڑی دقت رہی ہے بلکہ جمع خرچ کا صحیح حال معلوم ہونا غیر ممکن رہا ہے اور اس شعبہ مین خصوص جب سے تعمیرات کا خرچ روز بروز زیادہ ہوا ہے لوگون کو فریب دہی اور تغلب کا موقع بہت ہاتھہ آیا ہے کمیٹی اس نقص کے رفع کرنے کیواسطے مقرر ہوئی ہے اور اوسمین اس کام کے لایق اشخاص تجویز کئے گئے ہین اور اگرچہ اونہون نے معلومات جیسی چاہیے جمع نہین کئے ہین مگر سبب اسکا یہہ ہے کہ لوگ ان حالات کا اظہار بڑی مشکل سے کرتے ہین اور اہالیان کمیٹی مین سے پنڈت روپ نراین حال مین اون سے علیحدہ ہوکر راج الور کی کونسل مین داخل ہوگئے ہین۔

सेठ नथमल
छीतरमल
तेजमल

نومبر ۱۸۸۲ء مین نواب فیض علیخان بہادر سی - ایس - آئی نے بحصول رخصت مکہ شریف کی زیارت کرکے مارچ ۱۸۸۳ء مین معاودت کی اور تہوڑے دنون بعد ایسی نوکری کو جسپر بیس برس سے نہایت خیرخواہی اور وفاداری سے کام دیا تہا استعفا دیا اوسکے تجربہ کامل اور خوش چلنی اور لیاقت انتظام کے لحاظ سے گورنمنٹ ہندوستان نے اوسکو منتظم راج کوٹہ مقرر کیا کہ اوس نے اون

سمت ۱۹۲۶ مین تیئیس ۲۳ ہزار سے کم رہگئی اور سالہاے مابعد مین اوس سے بھی کم ہوئی مگر ابتری کار عدالت کی صرف یہی ایک وجہہ تھی یکا یک اسقدر کمی آمدنی رسوم مین عاید ہونے سے ظاہر ہے کہ رعایا کو حکام عدالت کی کارروائی پر اعتبار نہ رہا تہا مگر جب ان خرابیون پر مہاراجہ صاحب کی توجہہ ہوئی جلد انسداد ہوگیا۔

دوسری کمیٹی کا کام بہی ایسا ہی مفید ہے اوس کے تقرر کا مقصود کونسل کی تجویز مورخہ ۲۲- مئی مین مفصل درج ہے کہ بہتری انتظام راج اور کل سررشتہ جات کے حسابون کے واسطے بہتر قاعدہ مقرر کرنے کی غرض سے کہ آمدنی ومصارف ماضی وحال واستقبال کی کونسل نے کیفیت مفصل طلب کی ہے ایک منتخب کمیٹی ممبران مفصلہ ذیل کی مقرر کیجاتی ہے اور بحسب کمی وبیشی آیندہ کے جو کونسل کی راے مین مناسب ہون اوسکو راج کے کل سررشتہ جات اور محکمہ جات سے حساب طلب کرنے اور اونکی جانچ وپڑتال کرنے اور کل کی ترتیب دینے اور کونسل مین پیش کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے اور اونکو مراتب ذیل پر نظر رکھنے کی ہدایت کیجاتی ہے۔

اول بطرز مناسب خرچ کی تخفیف کرنا۔

دوم مصارف بلا منظوری ومنظور شدہ غیر ضروری کا کم کرنا کہ کونسل کی راے اگر کمیٹی مین اس کام کو ہوشیاری واستقلال سے کریگی تو بہت کفایت ہوگی۔

سوم اجناس دینے کا دستور جو راج مین بکثرت جاری ہے اور جس سے کونسل کی راے مین نقصان عظیم ہوتا ہے بجاے اوسکے نقدی دینے کے حسن وقبیح کا اظہار کرنا

کو جو مہاراجہ صاحب سے شناسائی رکہتا ہے کمال خوشی حاصل ہوئی اسوجہہ سے
کہ رئیس کے عنقریب نابینا ہونے سے انتظام ریاست مین خلل واقع ہونیکا خوف
تہا بنظر اسلوبی کاروبار ریاست و استقلال خوش انتظامی سرکار انگریزی
کو کمال خوشی حاصل ہوئی۔

۱۸۶۸ء مین مہاراجہ صاحب نے بہ تحت روائل کونسل دو محکمہ جات بنام
نہاد کمیٹی مقرر کئے اونکی کارروائی اگرہہ دیانت و ہوشیاری کیجاوے تو نہایت
مفید ہو گی ایک کمیٹی تجویزین قانون کی ہے کہ اوسکے ممبرون نے وقت تقرر
سے اپنا کام بہت شایستگی سے شروع کیا اونکی محنت و تدبیرون کی کہ مہاراجہ صاحب
کی منظوری کیواسطے پیش ہوئین عمدہ نتایج حاصل ہوئے۔

ان تدبیرون مین اول ترتیب مجموعہ ضوابط فوجداری و دیوانی۔
دوم حکام اضلاع و دیگر اہلکاران راج کیواسطے عملدرآمد کے قواعد و ہدایت
کا مرتب کرنا الغرض کل انتظام ریاست کیواسطے مناسب و محدود سررشتہ جسکے بغیر
اوسوقت تک بڑا نقصان ہوا تہا اور اصلاحات مرقومہ مین بہت خلل پڑا تہا
جاری کرنا داخل تہا۔

اس سے مقدم فایدہ تو یہہ ہوا کہ فوجداری و دیوانی کی عدالتین جنکی کارگذاری
اوس وقت تک بہت ناقص تہی آیندہ کو صاف و درست ہوگئین ان عدالتون
مین بڑی خرابی یہہ تہی کہ پابندی ضابطہ بالکل نہ تہی علانیہ بلا تامل بے سررشتگی
ہوتی تہی اہلکار بدچلنی اور بے ایمانی کی سزا سے بالکل بے خطر تہے نقشہ جات
آمدنی سے تحقیق ہوا کہ رسوم عدالت جو ۱۸۶۸ء مین ایک لاکہہ سے زیادہ تہی

رعایا کو بہت فکر ہوا اس بیماری کا مقدمہ سبب ضعف بصارت تہا کہ اوس مین مدت سے فرق آگیا تہا اور اوسکے سبب سے کل جسم ضعیف ہو گیا تہا چشم راست مین جالہ کامل ہو گیا تہا مگر چشم چپ بہی بتدریج اوسیطرح دبی جاتی تہی اس تکلیف سے براہ واجب خایف ہو کر اور عمل جراحی نہ کرانے کے ارادہ سے اطبا ہندوستان کے معالجہ کا امتحان کرنا چاہا اور اس غرض سے کلکتہ سے دو ڈاکٹر بلائے مگر اونکی تجویز پر خاطر خواہ عمل نہوا اور نہ کچہہ فائدہ ہوا اگست مین وہ شملہ کو گئے وہان ضعف و نقاہت بالکل رفع ہو گیا مگر بصارت کی نسبت ثابت ہوا کہ عمل جراحی کے بغیر آرام ہونا غیر ممکن ہے کلکتہ گئے تب ڈاکٹر میکنامارا صاحب مشہور معالج چشمان سے عمل جراحی کی صلاح لی اونہون نے کہا کہ ایک آنکہہ عمل کیواسطے تیار ہے مگر یہہ عمل کمال تندرستی اور قوت جسمانی کی حالت مین ہونا چاہیے چونکہ گذشتہ سال مین شملہ کی بود و باش سے بہت فائدہ ہوا تہا برسات کے بعد کہ وہ عمل جراحی کیواسطے عمدہ موسم ہوتا ہے شملہ پر عمل کرنا قرار پایا اس عارضہ سے نہ فقط مہاراجہ صاحب کے مزاج و چہرہ مین سستی آگئی تہی بلکہ کل سر رشتہ جات ریاست مین افسردگی تہی اگرچہ یہہ حال کم و بیش ہر ایک ہندوستانی ریاست مین ہوتا ہے مگر جے پور مین اس حد کو پہونچا کہ اور جگہہ کم ہوتا ہے شروع موسم سرما ۱۸۸۱ع مین مہاراجہ صاحب نے بمقام شملہ ڈاکٹر میکنامارا صاحب سے عمل جراحی کرایا اس معالجہ سے ضعف بصارت سے کہ مدت تک باعث رنج و تکلیف رہا تہا شفاء کلی حاصل ہوئی اون کے صحت پانے سے کل ملازمین و رعایا ریاست بلکہ ہر ایک شخص

عجب سوگ کا عالم تہا کل کی چہاتی بہری ہوئی اور دم بند تہا آنکہون سے قطرات اشک روان تہے گردن جہکی ہوئی تہی سکتہ کا عالم تہا کسی کی زبان یاری نہ دیتی تہی کہ ایک لفظ زبان سے نکالے کاروبار ریاست کل بند رہا لیڈی میو صاحبہ اور دیگر صاحبان اہل قبیلہ لارڈ صاحب مغفور کو تعزیت نامجات لکہے گئے فصیل قلعہ سے ۴۹ توپون کی ماتمی سلامی ہوئی اور ایک ہفتہ کیواسطے کل ریاست مین شادیانہ رسمیات تہوار وغیرہ کی موقوف رہین سب درباریون کو ماتم کرنیکی ہدایت ہوئی اور خود مہاراجہ صاحب نے بہی آستین چپ پر کریپ یعنی پارچہ سیاہ کہ علامت ماتمی ہے لگایا۔

مہاراجہ صاحب چند روز تک تنہائی مین رہے وقوع حادثہ پر کمال رنج و افسوس اور مرتکب قتل پر نہایت نفرت وتحقیر کرتے رہے اور پس ماندگان ویسراے صاحب مرحوم کے ساتہہ نہایت فکر سے دردمندی ظاہر کی اس سے ظاہر ہے کہ اونکو لارڈ میو صاحب سے کمال محبت تہی اور اون پر یہہ صدمہ سخت گذرا اور اہالیان کونسل کو نہایت غم والم ہوا بلکہ روساء شہر بہی وقوع حادثہ جانکاہ وفعل قبیح پر نہایت غمزدہ اور پریشان ہوئے لارڈ میو صاحب نے راج کی ترقی وبہبودی مین کمال توجہہ فرمائی تہی اس شفقت وعنایت کی یادگار مین مہاراجہ صاحب نے لارڈ صاحب کے ہمشکل برنجی صورت جدید باغ مین تیار کرانا تجویز کی اور لیڈی میو صاحبہ سے اس باب مین اجازت حاصل کی۔

اوسی سال کے شروع مین مہاراجہ صاحب کی طبیعت علیل ہوگئی کہ اوس سے کاروبار ریاست مین بہت خلل واقع ہوا اور اون کے ملازمین اور کل فرقہ

گذرے سب نے مبارکبادی دی اور اون کے قیام کے کل عرصہ مین خوش چلنی ظاہر کی اور اس موقع کو پرحشمت و تجمل کرنے کیواسطے ہرایک تدبیر کی اس سے اونکی خیرخواہی اور حسن نیتی عیان تھی مہاراجہ صاحب اور اون کے ملازمون نے سامان میزبانی بہت تکلف سے کیا اور شہر کو ہرطرح کی حسن و لطافت سے آراستہ کیا اسمین صاحبان انگریز ملازم دربار نے بڑی کوشش اور محنت کی اور جو لوگ شامل ہوئے اون سب کی محنت و تندہی تحسین و آفرین کے لایق ہے۔

نواب صاحب نے مہاراجہ صاحب کے کل سررشتہ جات مفید خلایق کو بہت خوشی سے دیکھا اور ہر ایک کی ترقی و رونق کی خواہش ظاہر کی اس سے مہاراجہ صاحب کو مہمات پُرخیر پر متوجہہ ہونے کی ہمت ہوئی اس موقع پر سب سے مقدم کام شہر کے بڑے اسپتال کی تعمیر کا جاری ہوا کہ یہہ اسپتال لارڈ صاحب کے نام سے نامزد ہوا اور اوس سے شہر کو بڑا آرام و فائدہ ہوگا اور تشریف آوری نواب صاحب کا ہمیشہ یادگار رہیگا عظیم الشان وزیر سلطنت کے حاکم کا مثل معمارون کے کرنی ہتہوڑہ ہاتہہ مین لیکر اسپتال کی بنیاد قایم کرنا ناظرین کو کمال خوشی کے ساتہہ ہمیشہ یاد رہیگا بلکہ واقع تاریخی ہوکر ہمیشہ اس عمارت سے متعلق رہیگا۔

دوسرے سال لارڈ میو صاحب جزیرہ انڈیمن مین ایک بدمعاش مجرم کے ہاتہہ سے قتل ہوئے میجر بین صاحب کو نہایت غم و الم سے اطلاع مقتولی لارڈ صاحب مرحوم حسب ضابطہ مہاراجہ صاحب کو دینی پڑی خبر تو پیشتر پہونچ گئی تھی مگر جسوقت دونون ملاقی ہوئے

دیجاوے جن طالب علمون کا امتحان اچھا ہوا اونکو تنخواہ وانعام ملا کرین طالب علمون
کیواسطے وسیع بورڈنگ ہوس بنایا جاوے اوسمین تعلیم گاہ سواری اسپ و
اکہاڑہ بنوائین اور سواری اور فنون شمشیر وغیرہ ریاضت جسمانی کیواسطے اوقات
مناسب مقرر کرین تاکہ طالب العلم تربیت روحانی وجسمانی سے اپنے اعلے رتبہ کو
لایق ہون —

बोरडिंग हौस

اکتوبر ۱۸۷۰ء مین اثنار راستہ اجمیر لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے وگورنر
جنرل ہندوستان بجے پور مین رونق افروز ہوئے لارڈ صاحب نے مہاراجہ
صاحب کی چند موقون پر عزت وتعظیم کی تہی اسوجہہ سے مہاراجہ صاحب کو
اونکی تشریف آوری سے کمال خوشی حاصل ہوئی اور اونہون نے اپنے
قول وفعل سے ہر طرح اپنی خیر خواہی ونیکو سگالی بجانب حضرت ملکہ معظمہ فرمانروائے
ہندوستان وانگلستان ثابت کی اور اونکی رعایا بہی اپنے آقا کے اسطرح
ممتاز ہونے سے ازبس شادان ہوئی اکثر لوگون کو ابتک سرکار انگریزی
مین کسی ایک شخص کے مختار کلی ہونیکا حال معلوم نہ تہا بلکہ مجمع عام صاحبان
انگریز کو حکمران سمجہتے تہے اونکا اشتباہ وغلط فہمی رفع ہوگئی شیخاواٹی کے
وحشی صفت سپاہیون کے دلون پر جو کچہہ گمان ہوا ہوگا اوسکا صحیح حال تو معلوم
نہین مگر تشریف آوری نواب ویسرائے صاحب مین جو نوکری اون سے لیگئی
اوسکو اونہون نے بہت خوشی سے انجام دیا اونکی دہقانی وضع اور بہادرانہ
شکل سے تماشہ زیادہ دلچسپ اور خوشنما نظر آیا —

लार्ड मेयो

الغرض اس موقع پر ہر قسم کے لوگون کو خوشی حاصل ہوئی جسوقت شہر مین ہوکر

کونگریس اس کام کے سرانجام کا دعوی کرتی ہے اور مین مترصد ہون کہ وہ بخوبی
کامیاب ہو اس مجلس کی اول تجویز یہہ ہے کہ سرداران ریاست کے لڑکونکی
تعلیم کا بندوبست کیا جاوے اور جسطرح سے مہاراجہ صاحب نے کونگریس کی
اس تجویز کو پسند کیا ہے بہت مستحسن ہے یہہ تجویز بہت ہوشیاری سے اسطرح
لکھی گئی ہے کہ مہاراجہ صاحب کیطرف سے بطور حکم کے نہ سمجھی جاوے تاکہ اوسکو
وے اپنی آزادی مین خلل انداز نہ سمجھین مگر صرف بطور صلاح کے کہ گویا
فوائد ذاتی اور اصلاح و آراستگی اخلاق کی غرض سے بطور خانگی دیگئی ہے
اس مجلس و نیز دیگر کارخانجات سے متعلق کہ دربار نے رفاہ عام کیواسطے مقرر
کئے ہین اور جنکا مقصود رعایا کے اخلاق و عادات کی ترقی ہے ڈاکٹر ویلٹیر
صاحب کا نام بہت خوشی سے ظاہر ہونا چاہیے یہہ شخص نہ صرف بوجہہ ان بیش بہا
کارخانونکا بانی ہونیکے بلکہ اونکے اجرا و ترویج و حصول مقصود خاص مین بے
غرضانہ کوشش و تندہی کرنے کے سبب سے تحسین و آفرین کے لایق ہے ۔

تجویز محولہ بالا کا یہہ مضمون ہے اس نظر سے کہ سرداران جےپور کو حسن انتظامی
ریاست اور عافیت و بہبودی رعایا کی ترقی کی قابلیت حاصل ہو سوسائٹی
کی درخواست ہے کہ مہاراجہ صاحب سردارون کے لڑکون کو تعلیم کیواسطے جیپور
مین آنیکی ترغیب دین ۔

اور یہہ بھی درخواست ہے کہ ایک مدرسہ سرداران جسمین عربی فارسی سنسکرت
ہندی اردو انگریزی کے اوستادونکا عملہ وافر مقرر ہو علوم طبعی پر لیکچر دیے
جاوین اور اخلاق و آداب کی اعلے تر تربیت جو عام مدرسون مین نہین ہے

تائید کی اوسپر لوگون کا اسقدر اعتبار ہوا کہ یکبارگی بیس ہزار روپیہ چندہ کا جمع ہوگیا اس امداد و اعانت سے سوسائٹی سے ریاست جے پور کو کہ اگرچہ اب بہی بہت تربیت یافتہ ہے عمدہ ترین ہندوستانی ریاستون سے اگر فوقیت نہین تو برابری ضرور حاصل ہوجاویگی —

عمدہ تدبیرون مین ہمیشہ امداد کامل کرنے کی وجہہ سے مہاراجہ صاحب کی سخاوت و علو حوصلگی کی جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے اور اوسیطرح نواب محمد فیض علیخان بہادر وزیر اعظم ریاست کی ذیشعوری و خیر سگالی و حسن نیتی لایق تحسین ہے

رای صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر

اگرچہ مجھکو یقین ہے کہ کونگریس جس کام کی اوس سے توقع ہے اوسکو بالکل انجام دے سکیگی مگر سرداران ریاست سے مہاراجہ صاحب کو بجا آوری تدبیرات مفید خلایق مین بخوشی خاطر وہ امداد ملی ہے جسکے بغیر انواع مشکلات پیش آتین اور رہبران حال سرداران کو یہہ امر بخوبی معلوم ہوجاویگا کہ صرف بذات خاص مصروف ہوکر اور باہمی امداد کرکے اپنے مجمع مین وے اصلاح و آراستگی کے متوقع ہوسکتے ہین —

گو اب تک تربیت یافتگی کے کل ترکیبون و فواید سے محروم رہ کر سرداران و ٹھاکران نے اس امر اہم کے انصرام مین کچھہ نہین کیا ہے —

اسواسطے اونکا فواید تربیت کی قدردانی کی لیاقت حاصل کرنا اور اوسکے رواج مین سعی کرنا حصول تربیت کامل کیواسطے صریح لابدی ہے —

ایسی ہی دیگر مجلسون سے خط وکتابت کرکے اور اون کے تجربہ سے بذریعہ یورپ کے فائدہ حاصل کرکے اپنے راجپوتانہ کی کارروائی سے اونکو آگاہ کرنا۔

اجراے اخبار سوسائٹی جسمین جلسون کی تقریرین مضامین علوم وفنون ومطالب مفید عام درج ہون سوسائٹی مین پیٹرن وایس پیٹرن پریزیڈنٹ دو وایس پریزیڈنٹ دو سیکرٹری اور اونریری اور معمولی ممبر مقرر ہونگے۔

پیٹرن
وایس پیٹرن
پریزیڈنٹ
وایس پریزیڈنٹ
آنریری
ممبر

ہر ایک صاحب خواستگار داخلہ مجلس کو کوئی ممبر پیش کرے دوسرے جلسہ مین مقرر کیا جاوے گا اور جب تک دس روپیہ سالانہ چندہ دیتا رہے بدستور ممبر رہیگا۔

کرنل کیٹنگ صاحب نے مہاراجہ صاحب اور ڈاکٹر ویلنٹین صاحب اور کل حاضرین جلسہ کا مربی وسرپرست بنانیکے عوض مین شکریہ ادا کیا اور بشرط حسن تعمیلی اس مجلس سے جو فواید حاصل ہونیوالے ہین اونکا بالاختصار بیان کیا کہ اس مجلس کا مقصود اعظم یہہ ہے کہ ہر طرح کے علوم کو رواج دے مہاراجہ صاحب نے خلایق کی تعلیم وتربیت مین بہت سعی کی ہے مگر لڑکون کو پڑہنا لکہنا حساب و دیگر ابتدائی علوم سکہانا کچہہ اور ہے اور لوگون کو علوم کے تعجب انگیز راز وحقایق اور اونکی کاروبار دنیوی مین مستعمل ہونے کے طرز وطریقہ سے آگاہ کرنا بالکل علیحدہ ہے اس مجلس کے ممبرون نے اس کام کو اختیار کیا ہے اور ہر ایک شخص پر جو کچہہ لیاقت رکہتا ہے فرض ہے کہ اس پسندیدہ اور دشوار کام مین ہر طرح اعانت کرین یہہ تجویز ایسی جدید ہے کہ شاید کل حاضرین جلسہ کی سمجہہ مین اوسکا مطلب نہ آیا ہو مگر جس تدبیر کو مہاراجہ صاحب نے شروع کیا اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے

یا سڑک نام کیواسطے نہین ہین یہی دستور رہا ہے کہ ہرایک کام مین رعایا راج سی
امید وار رہتی ہے اس مجلس کا مطلب یہہ ہے کہ ایسے کامون کو اپنے ذمہ لے
مہاراجہ صاحب نے جس حالت مین کہ بطور حاکم و فرمانروائے ریاست امداد و اعانت
کرتے رہینگے فی الحال پانچہزار روپیہ چندہ مین دیا ہے اور چہ سو روپیہ سالانہ
دینے کا اقرار کیا ہے اور اس سوسائٹی سے اخبار جاری ہوگا اوسکے چالیس نمبر
اہلکاران و سررشتہ جات مین تقسیم کرنے کیواسطے خرید کئے ہین حکیم محمد سلیم خان نے
اپنا مطبع اسی مجلس کو دیدیا ہے۔

ہرایک صاحب شریک مجلس کی صداقت و تندہی اور آپ کی امداد و دستگیری اور
خدا تعالےٰ کے فضل و کرم پر اعتبار کرکے اہالیان جلسہ اوسی روز کے متوقع
ہین جب اون مہمات کو کہ خیرخواہان راجپوتانہ کی تمنا دلی ہین حاصل کرینگے اس
مجلس کے مقاصد خاص یہہ ہین۔

فوائد عام مثل صفائی و حفظان صحت و تدبیرات انسداد امراض وبائی کل اطراف ریاست
مین رعایا و زراعت پیشہ کی آسودگی و بہبودی مین بذریعہ تعمیر چاہات و تالاب
وغیرہ ذریعہ آبپاشی و اجراء عمدہ تر آلات کشاورزی اور اظہار علوم و تکسیب فنون
کے کہ موجب ازدیاد دولت و پیداوار ملک ہین کوشش و پیروی کرنا۔

مدارس تعلیم المعلمین اور دیہاتی مکتب زیادہ کرکے عوام الناس مین تحصیل علم کا رواج
دینا علم روحانی و علم اخلاق کی تربیت کیواسطے جماعتین مقرر کرنا۔

تا وقت تیاری مکان جدید میڈیکل ہال مین ہر پانزدہ روزہ پر جمع ہوکر بذریعہ
لیکچر یعنی تقریر کی علم و آگہی کی ترقی اور تدبیرات مذکورہ کی تعمیل کرنا۔

लोकच

ہین با وصف کثرت کار علی الخصوص قحط کے کہ بمقتضاء مرضی خدا وند کریم اس
ملک مین واقع ہوا ہے اور اوس کے سبب سے آپ کو نہایت عدیم الفرصتی ہے
آپ نے اس مجلس کا مربی و سرپرست ہونا اور اپنی صلاح و نصیحت سے دستگیری
کرنا منظور فرمایا ہے اسکے بہت احسانمند ہین سوسائٹی کی کارروائی صرف اوسی
تجویز پر مبنی ہوگی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے بلکہ وہ فقط نمونہ ہے اور جو امور
زیادہ تر پیش نظر ہین اوس مین درج ہین اور جو امور آیندہ کو اوسکی کارروائی
سے برآمد ہونگے یا ایسے موجبات سے پیدا ہونگے جنکا حال اب معلوم نہین ہے
وقتاً فوقتاً بروے کار آتے رہینگے۔

کونگریس اگرچہ اول جے پور مین مقرر ہوئی ہے اور اسوجہہ سے معاملات متعلقہ
ریاست مذکور پر زیادہ تر متوجہہ ہے مگر راج سے کچھہ تعلق نہین رکھتی ہے اور
مقصد اوسکا یہہ ہے کہ کل ہندوستانی ریاستون اور اضلاع اجمیر و میرواڑہ
کو واسطے علمی عملی و دنیوی ترقی کے رابطہ احدیت و اتفاق برادرانہ مین منسلک کرے
اسوجہہ سے مجوزین نے اوسکو بہت خبرداری سے راج سے غیر متعلق رکھا ہے اور
اس اعتبار سے کہ ہندوستان مین ہر طرح کی ترقی کا کام رعایا کیطرف سے
ہونے پر کارگر ہوگا اور سرکار سے صرف اوسیقدر مدد جو نہایت ضرور ہو عندالضرورت
ملیگی پاس ریاست کے معاملات کی حالت پر لحاظ کرنیکا عمدہ موقع پاکر اونہون نے
یہہ تجویز کی تھی قریب بیس برس سے مہاراجہ صاحب نے ریاست کے کل اضلاع
مین سڑک تالاب و چاہات تعمیر کرائے ہین اور مدارس و دیگر کارخانہ جات مفید
خلائق جاری کئے ہین تاہم بجز ملک خالصہ کے کسی اور مقام پر کوئی مدرسہ و شفاخانہ

سوشیل کانگریس سوسیٹی

مارچ سنہ ۱۸۶۹ء مین جے پور مین ایک جلسہ بنام سوشیل سائنس کونگرس المختصر سوسائٹی مقرر ہوا اوسکی کیفیت اول اخبار دہلی گزٹ مین اور بعد ازان رپورٹ ایجنسی مین لکہی گئی اوسکی نقل یہان درج کیجاتی ہے۔

مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی دار الریاست مین خود اپنی سرپرستی سے جلسہ ترقی علوم دنیوی جس سے اونکی رعایا کو فائدہ کثیر حاصل ہوگا منعقد کیا ہے یہہ اونکی علو حوصلگی و خواہش ترقی و بہبودی رعایا و ملک کی قوی دلیل ہے۔

اس جلسہ کے انعقاد کی رسم بتاریخ ۲۶ - مارچ بموجودگی کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ادا ہوئی اور صاحب موصوف اس جلسہ کے مربی و دستگیر ہوئے اس جلسہ کیواسطے میڈیکل ہال کا مکان کہ یہہ بہی مہاراجہ صاحب کے مقرر ہوئے جدید مفید عام سررشتہ جات مین سے ہے تجویز ہوا تہا وہین مہاراجہ صاحب مع امراء و سرداران و اہلکاران راج و کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و میجر بینن صاحب پولیٹیکل ایجنٹ و اکثر صاحبان انگریز و معزز باشندگان شہر جمع ہوئے۔

میڈیکل ہال

ڈاکٹر ویلنٹین صاحب جنکے مشورہ و تجویز سے مثل دیگر مفید تجویزون کے یہہ مجلس بہی مقرر ہوئی ہے اور وے اس مجلس کے وائس پریزیڈنٹ ہین حسب اجازت مہاراجہ صاحب مقصود اجتماع کا اظہار کرنے کیواسطے کہڑے ہوکر کرنل کیٹنگ صاحب سے اسطرح مخاطب ہوئے۔

ڈاکٹر ویلنٹین

وائس پریزیڈنٹ

حسب خواہش صاحبان مجوز راجپوتانہ سوشیل سائنس کونگرس عرض کرتا ہون کہ آپ نے اس تجویز پر توجہہ فرمائی ہے اس سے وے آپ کے بہت شکرگذار

وقلعہ و محل آمیر-

فہرست مفروری رعایا بوجہہ قحط-

نام ضلع	تعداد مفروران	تعداد واپسی	باقیماندہ	نام ضلع	تعداد مفروران	تعداد واپسی	باقیماندہ	
مادھوپورہ	۳۶۰۰	۸۰۰	۲۸۰۰	تعلقہ وزیرپور	۱۰۰	۴۰	۶۰	माधोपुरा वजीरपुरा
بھگونت گڑھ	۲۸۰	۲۰	۲۶۰	مالپورہ	۳۵۰۰	۵۵۰	۲۹۵۰	भगवंतगढ़ मालपुरा
کھنڈار	۷۵۰	۱۰۵	۶۴۵	ٹوڈہ رائسنگ	۳۵۰۰	۵۰۰	۳۰۰۰	खंडार टोडारायसिंह
ملارنہ ڈونگر	۱۶۰۰	۲۰۰	۱۴۰۰	جمبہ	۵۰۰	۲۵۰	۲۵۰	मलारनाडूंगर जम्बा
پرگنہ بونلی	۳۲۰۰	۲۰۰	۳۰۰۰	تعلقہ پہنوہ	۳۵۰	۰	۳۵۰	बोली पनवा
ملارنہ چوڑ	۱۰۰	۰	۱۰۰	پھاگی	۲۵۰۰	۷۲۵	۱۷۷۵	मलारना चौर फागी
منڈاوری	۱۰۰	۰	۱۰۰	پرگنہ [illegible]	۳۰۰۰	۵۰۰	۲۵۰۰	
تعلقہ کھرنی	۱۵۰	۰	۱۵۰	پرگنہ نرائنہ	۱۲۰۰	۲۲۵	۹۷۵	खिरनी नरायना
تعلقہ گنگاپور	۸۰۰	۲۰۰	۶۰۰	پرگنہ چاٹسو	۲۵۰۰	۱۵۰۰	۱۰۰۰	गंगापुर चाटसू
تعلقہ باندولی	۲۰۰	۰	۲۰۰	پرگنہ نوائی	۵۰۰	۲۵۰	۲۵۰	बांदोली निवाई
تعلقہ ہنڈون	۱۶۰۰	۴۰۰	۱۲۰۰	مادھوراجپورہ	۴۲۵	۴۵۰	۳۷۵	हिंडोन माधोराजपुरा

مزدوری دی گئی بذریعہ چٹھی سیکریٹری گورنمنٹ ہندوستان مورخہ ۲۱ - جنوری سنہ ۱۸۹۸ء سرکار کیطرف سے مہاراجہ صاحب اور کمیٹی کا شکریہ ادا کیا گیا ۱۳۱۶۵۲ - آدمیون کو کہانا تقسیم ہوا مارچ مین پردیسی لوگ اپنے گہر کو جانے لگے اونکو زاد راہ دیا گیا اور ۲۲ - مارچ کو کام بالکل ختم ہوگیا قحط زدون مین سب سے زیادہ مارواڑی تہے -

بارش دیر سے تو سب جگہہ ہوئی مگر پہاگی - مالپورہ - چاٹسو - سوائی - مادہوپور ملارنہ - واقع جنوب مین بہت قلت سے ہوئی تالابون مین مطلق پانی نرہا اور چاہات مین اتنا نہ تہا کہ زراعت کے کام آسکے ان اضلاع مین ہر دو فصلون کی پیداوار آٹہوین حصہ کی ہوئی ہے اور اضلاع گنگاپور و ٹوڈہ بہیرون و ہنڈون مین اوسط مقدار سے چہارم پیداوار ہوئی پرگنات شمال و مشرق - لال سوٹ - بسوہ - بیراٹہہ و دوسہ وخاص جےپور مین پیداوار چہارم سے بہی کم ہوئی شیخاواٹی مین صرف ایک فصل پیدا ہوتی ہے چنانچہ اس سال مین باجرہ بافراط ہوا تورا واٹی اور پرگنہ رامگڈہ مین پیداوار اچہی ہوئی دربار نے بقایاء جمع بقدر ایک لاکہہ روپیہ کا مطالبہ ملتوی کردیا اور اسیقدر نذرانہ مسند نشینی موقوف رکہا تعمیرات مفصلہ ذیل پرورش غربا کیواسطے جاری ہوئین -

मरम्मत قلعہ			
مرمت قلعہ رنتہمبور (रणथम्भोर)	مرمت قلعہ مہوہ (महवा)	مرمت قلعہ باوڑی (बावड़ी)	مرمت قلعہ مادہوراج پورہ (माधोराजपुरा)
لہ معہ	صہ ماله عہ	لہ ماعہ	الہ صا
مرمت قلعہ نصیردہ (नसीरदा)	مرمت قلعات شاہ گڈہ (शाहगढ) وسودرشن گڈہ وانباگڈہ وگنیش گڈہ		
اعہ	لہ صماله عہ		

Marginal Devanagari glosses: फागी, मालपुरा, चाटसू, सवाई माधोपुर, मलारना, गंगापुर, टोडाभैरव, हिन्डोन, लालसोट, बसवा, बैराठ, दौसा, तोरावाटी

गणेशगढ, अम्बागढ, सुदरशनगढ

یقین ہے کہ یہہ اول قدم بجانب راستی ہے اور آئندہ اونکی اس شاخ انتظام
مین زیادہ وسیع اور شایستہ تدبیرات عمل مین آوینگی ان معاملات مین مہاراجہ
صاحب نے مجھسے ہمیشہ صاف صاف تقریر کی ہے اور جہانتک ممکن ہوا اور باعتبار
میرے عہدہ کے واجب متصور ہوا اونکے حصول مقصد کیواسطے مین نے مناسب صلاح
دی اور مجھکو کمال خوشی ہے کہ ہمیشہ وے ان سب تدبیرات مین میری صلاح
کی قدر دانی کے لایق پائی گئی بلکہ میری صلاحون کو اپنے فوائد راج کے باعث
سمجھکر اون پر عمل کرنیکواسطے خواہشمند و مستعد ہوئے۔

اسباب مین مہاراجہ صاحب کے خلوص ارادت اور اونکی خواہش خبرگیری رعایا
اور ملک کی حکومت ایسی طرز سے جو گورنمنٹ اعلے کو پسندیدہ اور قابل اعتبار ہو
کرنیکی تمنا پر یقین کامل ہوا ہے تب مین نے اس معاملہ مین اس طوالت سے لکہا ہی اسواسطے
متصدعہ ہون کہ اون کی کارروائی آپکو اور نواب گورنر جنرل صاحب کو پسند ہو
اور یقین ہے کہ آپ ایسی ثناخوانی کے ساتہہ اس معاملہ کو ظاہر کرینگے کہ مہاراجہ
صاحب کو کوئی تازہ سند خوشنودی و قدردانی گورنمنٹ کی حاصل ہو اور ایسی
مستحسن جہات پر زیادہ کوشش سے آمادہ ہونے کی تحریک ہو۔

قحط اگرچہ کل راجپوتانہ مین تہا مگر جےپور اور علی الخصوص شیخاواٹی مین بہت سختی سے
تہا اگست مین جب قحط کی سختی نمودار ہونے لگی مہاراجہ صاحب نے سبکو جمع کرکے
چندہ فراہم کیا کہ سات سو روپیہ ماہوار فراہم ہوگیا اس روپیہ کے خرچ کیواسطے کمیٹی مقرر
ہوئی اور میر جیون علی و لالہ سندر لال نے بہ تحت کپتان جیکب صاحب خرچ روپیہ
کا اہتمام کیا علاوہ اس کے سڑک و تالابون و دیگر تعمیرات پر غریبون کو خاطر خواہ

जेकब

سے ممتاز و منور ہوا ہے اور سرکار انگریزی سے بالاستحقاق انعام و تحسین و آفرین
پائے ہین آپ کو یاد ہوگا کہ اون کی فیاضی سے صرف اصلاح و ترقی عام کی تدبیرات
ہی جاری نہوئی ہین بلکہ تعلیم و سخاوت و ترقی علوم و فنون کو کل ملک مین بڑی
استعانت و تحریک ہوئی ہے اور اون کے اعمال سابقہ مین منشاء سرکار اعلےٰ کی
بجا آوری اور خواہش حصول خوشنودی و رضاجوئی با وصف انقطاع اپنی فوائد
کی نظیرین بکثرت موجود ہین ۔
مگر جس تدبیر کو مین بخصوصیت لکہتا ہون وہ باعتبار رحم و ترک فوائد ذاتی کل پر
فایق ہے کاغذ معطوفہ اوس اشتہار کی نقل ہے جو مہاراجہ صاحب نے کل محاصل
راہداری اور راج کی لاگ آمد و رفت غلہ اپنے علاقہ کے بالکل و بلا شرط معاف
کر کے جاری کیا ہے اس تجویز کا مقصود یہہ ہے کہ اونکی رعایا کی تکلیفات مین تخفیف
ہو اور انگریزی و دیگر علاقہ جات مین جو علاقہ جے پور مین ہو کر رسد پہونچنے
کے محتاج ہین غلہ پہونچنے کی آسانی ہو اونکا یہہ عمل تحسین و آفرین کے لایق ہے
اگر دیگر ثبوت جو بکثرت موجود ہین نہوتین تو بہی اس ایک غیر مطلوبہ و بالارادہ
رعایت اور ترک فواید سے اونکی صدق دلی اور راسخ الاعتقادی اور صفائی
خواہش ترقی و بہبودی رعایا مین مقام شک و اشتباہ کا نرہتا تجارت غلہ
کی قیود رفع کرنے کی تدبیر اگرچہ ضروریات وقت سے ابہی ظہور پذیر ہوئی ہے
مدت سے بلحوظ خاطر دربار تہی بمرور زاید از ایک سال مہاراجہ صاحب نے اس
باب مین مجہہ سے مشورہ کیا تہا اور معافی محصول بلکہ اپنے علاقہ کے سایر کے سررشتہ
مروجہ علاقہ انگریزی سے مطابق کرنے کی تجویز سے اطلاع دی تہی اور مجہکو ہر طرح

کیٹنگ

شہر کے دولتمندون نے بہی بہت خیرات کی گورنمنٹ نے مہاراجہ صاحب کی
تدبیرات پرورش غربا و دستگیری قحط زدگان کی قدر دانی کرکے اونکی سلامی
سترہ توپ سے باضافہ دو کے اونیس توپون کی کردی اسباب مین ہیجر بینن
صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے بتاریخ ۱۹- ستمبر ۱۸۶۸ء کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ کی خدمت مین رپورٹ کی اوسکی نقل کیجاتی ہے -
رپورٹ سابق مراسلہ نمبری ۱۵۹ مورخہ ۲۲- ماہ حال مشعر کشش بارش دیا ہر
پیداوار زراعت اس علاقہ کے ابلاغ کیا تہا اب پہر اوسی باب مین آپ کی
خدمت مین لکہتا ہون -
اگرچہ افسوس ہے کہ پیداوار فصل کی ناامیدی ابتک بدستور ہے مگر مہاراجہ صاحب
اور اون کے راج کا اولوالعزم اور مستحسن میلان دربارہ تخفیف صعوبت اوس
آفت کے کہ اونکی رعایا پر زور و شور سے آنے والی ہے دیکہکر اطمینان اور
خوشی حاصل ہوئی ہے باوصف اس مصیبت زدگی کے جے پور کو اپنی خوش نصیبی
پر نازان ہونا چاہیئے کہ اوسکو ایسے حاکم کے جو ہر حوادث موقع کے ضروریات
کو بخوبی جانتا ہے اور جہان اوسکی رعایا کی عافیت و بہبودی مضمر ہے ایسی
کوشش و جانفشانی کرنیکو ہر دم تیار ہے جس سے راج کی رونق اور اوسکی
قدر و نیکنامی ہوئی ہے بلحاظ و دردمندی حاصل ہے مہاراجہ صاحب کی نیکنامی
کا باعث صرف یہی ایک کام نہین ہے جو مین اس مراسلہ کے ذریعہ سے آپکی خدمت
مین لکہتا ہون بلکہ آپ کے دفتر کے کاغذات اور میرے متقدمین کی متواتر
رپورٹون سے بلاشبہ آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اون کا عہد ایسے ہی اکثر کامون

اور جو تدبیرین مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا کیواسطے کین ظہور مین نہ آتین تو معلوم نہین کہ لوگون پر کیا سخت مصیبت نازل ہوتی بجز خفیف بارش جون و جولائی کی کل برسات مین مطلق بارش نہوئی یہہ قحط صرف اسی ریاست مین نہین ہوا ہے بلکہ ضلع اجمیر و دیگر ریاستو مین بہی ہوا ہے بہترین اضلاع مین بہی جہان آبپاشی کا عمدہ سامان ہے پیداوار معمولی صورتون کی نسبت صرف بقدر چہارم ہوا اور بارانی زمین پیداوار خشک اضلاع مثل شیخاواٹی مین مطلق نہوا سب سے زیادہ چارہ کی قلت تہی یہانتک کہ راج کو اوسکا دیگر ریاستون مین جانا بند کرنا لازم آیا شروع اگست سے جب آثار قحط نمودار ہوئے تخفیف آفات مین بڑی کوشش کی اول بتاریخ ۲۰ - ستمبر حکم معافی محصول غلہ جاری کر کے تجارت غلہ کی مطلق آزادی کردی ایسے حکم کا جسمین ریاست کا نقصان کثیر ہوا اور انتظام مین انقلاب عظیم پیدا ہوا ایسی بڑی ریاست مین عمل مین آنا آسان نہ تہا علاوہ فائدہ خاص رعایا راج کے اس حکم سے یہہ بڑا فایدہ ہوا کہ مہاراجہ صاحب کی اس فیاضی کو دیکہکر دیگر روسائ کو بہی وہی عاقلانہ تدبیر کرنے پر آمادگی ہوئی خصوص رعایا اجمیر و نصیر آباد کے حق مین کہ وہان زیادہ تر اجناس جے پور سے ہوکر جاتی ہین یہہ آزادی تجارت از حد مفید پڑی ہے جے پور مین اگرچہ ایکدفعہ زیادہ گرانی ہوگئی تہی مگر نرخ غلہ کا آٹھہ سیر سے کم نہوا اور پہر تیرہ سیر تک رہا مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا کیواسطے تعمیرات جاری کین اوسکا مفصل حال تعمیرات مین درج ہے اون سے محتاجون کو بہت فائدہ پہونچا ہے جو لوگ محنت کرنے کے لایق نہ تہے اون کیواسطے دہرم سالہ مقرر ہوئین راج کی سخاوت کو دیکہکر ریاست کے سردارون اور

خصوص سرحدات پر جہان واقع مین تازہ فساد کی صورت بندھ گئی تہی زیادہ
ہوتا تہا ایسے موقع پر اگر برضامندی فیصلہ ہو سکے تو بہی انسداد آیندہ کرنا ضرور
ہوتا ہے اسواسطے بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کپتان روبرٹ صاحب نے تحقیقات ملتوی کی اسطرح مقدمات متدعویہ الور کا
تصفیہ ہوکر کچھہ عرصہ بعد مقدمات متدعویہ جے پور کی تحقیقات کی ضرورت نرہی کہ
مہاراجہ صاحب نے بشرط آیندہ کو اس دیرپا مخمصہ سے محفوظ رہنے کے اپنے
دعوی نسبتی ریاست الور سے دست بردار ہونا قبول کیا اسوجہہ سے و نیز
دعوی الور کے غیر مکمل ہونے اور اصل مجرم لکھہ ہیر سنگہ کے معاف ہوجانے سے
دربار الور کو معاوضہ نملا اور تحقیقات ختم ہوئی کہ بذریعہ چٹہی صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل مورخہ یکم فروری ۱۸۶۸ء منظور ہوکر ہر دو ریاستون کو اطلاع دیگئی —
تازہ نزاع و فساد جنکا مذکور ہوا ہے خفیف تہی اور صرف ایک دو مرتبہ وقوع
مین آئی اسواسطے محکمہ پنچ و کلا راجستان مین فیصلہ کیواسطے سپرد ہوئے
اور راج جے پور کو تاکید ہوئی کہ امن و عافیت قایم رکہین اور سرحد پر کسیطرح
کا نزاع و تکرار پیدا نہونے دین اور رابطۂ دوستانہ و موافقت پیدا کرین اور
یہی الور کو ہدایت ہوئی کہ طرفین سے فساد موقوف ہوگیا —

قحط ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء

رعایا کی خوش نصیبی سے جے پور کے علاقہ کے کنوئین دیگر ریاستون کی نسبت پانی
زیادہ رہتا ہے اون کے ذریعہ سے چاہی زمین پر کاشت اچہی ہوگئی اگرچہ تہوڑی

مقامات پر الور کی فوج سے سخت مقابلہ ہوا اور جے پور و الور کی سرحد پر بالکل
غدر ہو گیا راستے بند ہو گئے تجارت موقوف ہوئی اور طرفین سے حفاظت و
انتظام امن کی تدبیر کرنی لازم آئی مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی رعایا کو امتناع
شراکت لکھدہیر سنگہ کا اشتہار دیا اور اوسکی تعمیل کیواسطے فوج متعین کی قصور
خواہ کسی طرف کا ہو اصل اس ہنگامہ کی یہہ تہی کہ لکھدہیر سنگہ اپنی جاگیر منضبطہ
کے لینے کیواسطے الور پر حملہ آور ہوا تہا اور جے پور سے اعانت ہوئی اور شیخاواٹی
سے فوج بہرتی کرنے سے دربار جے پور کو صاف انکار ہے البتہ یہہ کہتے ہین
کہ اگر جے پور کے مفسد باروٹہیہ بغرض غارتگری وطمع لوٹ اوسکے شامل ہو گئے
ہون تو عجب نہین ہے جے پور سے لکھدہیر سنگہ صرف پرستش گاہ کی زیارت کیواسطے
گیا تہا جولائی مین پہر صاحب پولیٹکل ایجنٹ جے پور نے مہاراؤ راجہ صاحب اور
لکھدہیر سنگہ کے درمیان صلح کرانے مین کوشش کی مگر کارگر نہوئی دسمبر مین
لکھدہیر سنگہ پہر جے پور کو آیا اور اوسکو صدر سے حکم ہوا کہ علاوہ الور وجیپور
کے جہان چاہے رہے اس فساد سے جے پور و الور دونون ریاستون کا
نقصان ہوا اوسکے دعوی کی کپتان روبرٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر
جنرل نے تحقیقات کی الور سے ۱۲ لکہ ۱۵/۶/۲ روپیہ پائی کا دعوی ہوا اور جے پور سے
دو لاکہ روپیہ کا بابت اوس نقصان کے جو راج الور کی فوج کے نوہ دیہات
راج جے پور پر ایک سو گیارہ دفعہ حملہ کرنے سے ہوا ماہ نومبر مین حسب درخواست
دونون ریاستون کے تحقیقات بند ہوئی کہ مقدمات مرتبہ مین ملاحظہ شہادت
وتجویز کرین اس خیال سے کہ بحث بہت طوالت پکڑ گئی تہی اور آپسمین رنج ونزاع

جاگیر وغیرہ حقوق مین کچھہ دست اندازی نہین کی جو لوگ گئے ہین اپنی خوشی سے گئے ہین اور اختیار ہے کہ اگر چاہین واپس آجاوین راج سے کچھہ تشدد و مواخذہ نہین ہے ۔

سنہ ۱۸۶۳ء مین مہاراجہ صاحب والی الورنے اختیار ریاست حاصل کیا اوسیوقت سے ٹہاکر لکھدہیر سنگہ سردار ریاست مذکور مہاراؤ راجہ صاحب کے سخت عداوت سے ناراض ہوکر جے پور مین مسکن گزین ہوگیا تہا حکام انگریزی نے اون کو باہم رضامند کرنے مین کوشش کی مگر سودمند نہوئی عندالفہمایش حکام کے مہاراؤ راجہ صاحب نے اوسکو واپس بلانے سے انکار کیا بلکہ یہہ بہی کہا کہ اوسکو ہرگز نہ آنے دونگا اپریل سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراؤ راجہ صاحب نے افواہا ارادہ حملآوری لکھدہیر سنگہ اور اوسکو جے پور سے مدد ملنے کا حال سنکر درخواست انسداد کی دربار جے پور نے مدد دہی سے مطلق انکار کرکے لکھدہیر سنگہ کا پرستش گاہ واقع شیخاواٹی کو جانا لکہا اخیر اپریل مین آغاز فساد اور لکھدہیر سنگہ کے قلعہ لال پورہ کو چہین لینے کی شکایت آئی اور دربار جے پور کو بالکل علیحدہ رہنے اور اپنے علاقہ مین فساد نہونے دینے کی ہدایت ہوئی دربار الور نے استغاثہ کیا کہ راج جے پور سے لکھدہیر سنگہ کو حملہ آوری کیواسطے زر نقد ملا ہے اور جاگیرداران و دیگر ٹہاکران محکوم راج کے نام اوسکی امداد کیواسطے احکام جاری ہوئے ہین اور دربار جے پور نے اپنے علاقہ مین بہی وقوع فساد و خونریزی کی شکایت کی آخر کار فساد اس حد کو پہونچا کہ لکھدہیر سنگہ نے لال پورہ پر قبضہ کرنیکے بعد قصبہ ناراین پور کو تاخت و تاراج کیا باندرول کے گہاٹہ اور چند دیگر

लालपुरा

नारायनपुर
वांदरोल

صاحب سے خلاف مذہب ہین شہر سے خارج کئے جاوینگے نہایت رنج و تردد ہوا
مگر مہاراجہ نے اونکو ہر طرح باور کرایا کہ اگرچہ ہمارا اعتقاد تم سے خلاف ہے مگر
تمکو اختیار ہے کہ جاہو جس طریقہ پر چلو با وصف اس تشفی و دلاسا کے افواہ زیادہ
ہوتا گیا اور جولائی مین گوکل چندر مان کے مندر کا مہنت پرتمان کو لیکر سرباز
شہر سے نکل گیا اور اوسکے ساتھہ ہزارون آدمی شور و غل کرتے اور شہر
جیپور کی مصیبت زدگی کا اظہار کرتے ہوئے نکلے ایک ہفتہ تک مہنت شہر سے
دو میل پر مقیم رہا اور اکثر لوگ اوسکے پاس جاکر واپسی کیواسطے کہتے رہے
اور یقین ہے کہ اگر مہاراجہ صاحب کیطرف سے کسیقدر تحریک ہوتی تو ضرور
آجاتا مگر مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ وہ اپنی خوشی سے گیا ہے اوسے
اختیار ہے کہ اوسیطرح آجاوے کوئی اوس سے مزاحم نہین ہوتا ہے چند
دیگر مہنت جے پور کے بیشنو مندرون کے اسی تعصب کے خوف سے نکل کر
چلے گئے مہاراجہ صاحب نے یہ اظہار واجبیت اس کارروائی کے ایک کتاب
تصنیف کراکر چہپوائی اور شایع کی ہے بنارس و متہرا کے پنڈتون نے بہی اسباب
مین بہت بحث کی ہے اور اکثر اخبارون مین حال لکہا گیا ہے اگرچہ یہہ امر بہت
مشہور ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب بیشنوون کے ساتھہ بہت سختی و تشددسے
پیش آئے ہین اور اس ظلم سے مجبور مہنت و دو دیگر بیشنو نکل گئے ہین مگر مہاراجہ
صاحب اور معتبر لوگون کے بیان سے دریافت ہوا ہے کہ یہہ امر محض غلط ہے
مہاراجہ صاحب بہت تحمل سے کاربند ہوئے ہین اور اگرچہ کہتے ہین کہ مہاراجہ
صاحب کی وفات کیواسطے جادو ہر لوگ کے گئے تہے مگر اونہون نے مندرون

गोकुल चंद्र प्रतिमा

वैष्णव

वैष्णव

प्रयोग

اوسمین ترقی و اصلاح کرنا چاہیے ہین کل ریاست کا کام خود کرتے ہین اور
حتی الامکان کشادہ دلی سے کیا چاہتے ہین مگر ان تدبیرون کے عمل درآمد مین
دیانت دار اہلکار کے محتاج ہین اون کے عادات اور طریقے بہت سادہ ہین
مثل دیگر رئیسون کے زیور و زرق برق کی پوشاک نہین پہنتے مصارف ذاتی
مین بہت کفایت شعار ہین اور مفید عام کامون مین نہایت فیاض ہین اون کے
مزاج مین صرف یہہ نقص ہے کہ نرمی و بردباری زیادہ ہے اور جہان سختی کرنا
چاہیے معاف کر دیتے ہین اور اپنے احکام کی تاکید سے تعمیل نہین کراتے ہین
سرکار انگریزی کے دلی خیرخواہ ہین اور ہر ایک تدبیر مجوزہ حکام انگریزی پر
بہت کوشش سے عمل کرتے ہین خواہ وہ اونکی تجویز کے خلاف ہو یا اوسمین کسیقدر
اونکا نقصان ہو چند سال سے اونہون نے انگریزون کے ساتھہ تکلف کم کر دیا
ہے سابق مین ایجنسی مین صرف دو مرتبہ ایک تقرر صاحب ایجنٹ جدید پر اور تہوار
روز کلان کو آیا کرتے تھے اور کل مراتب رسمیہ طے ہوتے تھے اب صاحب ایجنٹ کی
پاس اکثر خانگی ملاقات کیواسطے چلے جاتے ہین اور کسی رسم و قاعدہ کے پابند
نہین ہین انگریزون کی دعوت مین سابقًا کہانا ختم ہو جانے کے بعد ملتے تھے
اب وقت تناول طعام بہی مہمانون کے پاس موجود رہتے ہین ۔

سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراجہ صاحب نے کئی مرتبہ محل کے اندر شہر کے مندرون کے
مہنتون وغیرہ سے مذہبی بحث کی مہاراجہ صاحب کا اعتقاد و قول ہے کہ بشنوی
پوجا جو جاری ہے شاسترون کے خلاف ہے اکثر مندر والون کی رائے اس سے
خلاف تھی اونکو اور اونکے پیرون کو بدریافت اس حال کے کہ جو لوگ مہاراجہ

वैष्णवी

باوصف کوتاہیون کے جو روائل کونسل کی نسبت لکھی گئی ہین راج جے پور کا
انتظام فی الجملہ بہت اچھا ہے بلکہ چند سال گذشتہ مین ایسی بے نظیر و عاقلانہ تدبیرین
کہ ہر ایک ریاست مین نہین ہوتی ہین عمل مین آئی ہین اگرچہ اب بھی اصلاح و
آراستگی کیواسطے بہت گنجایش ہے مگر جو کچھ ابتک ہوا ہے انقضاء مدت اور مہاراجہ
صاحب کی فرصت کو دیکھتے ہوئے بہت ہے ہندوستانی ریاست کے رسم ورواج
اور خرابیون مین اختراع و اصلاح کرنے کیواسطے جو مدت اور توجہ چاہئے وہ
ابتک نہین ہوئی ہے مگر اس عمدہ آغاز سے امید قوی ہے کہ انجام بہت اچھا ہوگا
مہاراجہ صاحب کی تدبیر علی العموم استقلال اور فراخ دلی سے ہے اور اوس کی
دلیل کافی یہہ ہے کہ ملک فارغ البال اور رعایا خوشحال ہے اور ہندوستانی
ریاستون مین جے پور بہت آراستہ اور تربیت یافتہ سمجھا جاتا ہے ۔
مہاراجہ صاحب کو صاحب پولٹیکل ایجنٹ کا بہت اعتبار ہے ہمیشہ اون سے صلاح
لیتے ہین اور اوسپر عمل کرتے ہین مگر مثل دیگر رئیسون کے ایسے نہین ہین کہ خود
کچھہ نہ سمجھتے ہون یا تجویز مناسب نکر سکتے ہون یا اپنی تجویز کو بمقابلہ تجویز مشیران
راج بلکہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ ظاہر نکر سکتے ہون برعکس اسکے وے ہر خفیف
و سنگین معاملہ مین رائے صائب سے تجویز کرتے ہین اور جو اونکی رائے مین مناسب
ہوتا ہے اوسکے وجوہات معقول اور دلائل شافی پیش کرتے ہین اور گورنمنٹ
کی خواہش پر ہمیشہ بہت خوشی و مستعدی سے عمل کرتے ہین ۔
طبیعت سے مہاراجہ صاحب بہت بامروت و متحمل ہین ہر معاملہ کو بہت جلدی و
صفائی سے سمجھتے ہین اپنے ملک کے بدل خیرخواہ ہین اور مثل دانشور حکام کے

بیڈفورڈ

میری یعنی میجر بریڈ فورڈ صاحب کی رائے سے متفق ہے ۔

۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ع اگرچہ سابقاً نواب محمد فیض علیخان بہادر کی تعریف ہو چکی ہے مگر اوسکی خوش چلنی و عمدہ خدمات کی یہان بہی تعریف لکہنی ضرور ہے یہہ مہاراجہ صاحب اور راج کی خوش نصیبی ہے کہ عہدہ وزارت پر ایسا لائق شخص ہے اور سرکار انگریزی کو بہی بڑا فائدہ ہے کہ جس حالت مین وہ اپنے آقا کا وفادار اور دیانت دار ہے سرکار انگریزی کا بہی صادق خیرخواہ اور مددگار ہے اور تصدیق اسکی یہہ ہے کہ اکثر دقیق و پیچدار معاملات جو متواتر پیش آئے ہین اوسکی کوشش سے بآسانی طے ہوئے ہین بجلدوے حسن خدمات گورنمنٹ نے اوسکو خطاب نواب ممتاز الدولہ اور تمغا ستارہ ہند درجہ سوم عطا کیا ہے رسم عطاء تمغا کہ خود مہاراجہ صاحب نے گرینڈ کمینڈر ستارہ ہند ہونے کی وجہ سے ادا کی تہی بہت دلچسپ ہوئی اور خاص کر ایسے ذریعہ سے کہ امراء ریاست کو جو بدگمانی سرکار انگریزی سے یہہ عزت ملنے پر ہوتی تہی

ڈ کمانڈر

۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ع وزیراعظم راج جےپور ممتاز الدولہ نواب محمد فیض علیخان بہادر سی ایس آئی جیسا کہ پیشتر لکہا گیا ہے نہایت تحسین و آفرین کے لایق ہین اس لائق و تجربہ کار اہلکار کی خدمات بجانب آقاء خود کے جسقدر تعریف کیجاوے تہوڑی ہے اور بہر ان حال نواب کے برابر سرکار انگریزی کا مدد و معاون و خیرخواہ و رفیق صادق ہونا محال ہے ایسا وفادار و متدین و معتبر وزیر ہونے سے مہاراجہ صاحب کی کمال خوش نصیبی ہے کہ وہ ہر طرح سے اس عظیم الشان عہدہ کے لایق ہے ۔

ہونیکا یقین کلی ہوگیا نواب فیض علیخان کی تعریف مین صاحبان پولٹیکل ایجنٹ نے متواتر رپورٹون مین جو لکہا ہے اوسکی بجنسہ نقل کیجاتی ہے سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ ع مہاراجہ صاحب آٹھ ممبران کونسل کی مدد سے ریاست کا کام کرتے ہین اونمین نہایت معتمد ولیئق ترین و نہایت دانشور نواب فیض علیخان ہے کہ مہاراجہ صاحب کو راج کی اصلاح و ترقیون مین بہت مدد دیتا ہے۔

سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ ع نواب فیض علیخان بہادر سرگروہ کونسل اور مہاراجہ صاحب کے مشیر دست راست کی حسن خدمت کا اظہار کیئے بغیر مین اس رپورٹ کو ختم نہین کرسکتا ہون مہاراجہ صاحب کا اعتبار اور قدر اور وزیر اعظم کا ذمہ ور عہدہ حاصل کرسکے ایسے اہلکار کا ضبط و اقتدار اعلےٰ درجہ کا ہونا چاہیئے اور مین بہت خوشی سے شہادت کامل دینے کے قابل ہون کہ اوس نے اپنے فرائض کو بڑی مستحسن و پسندیدہ طریقہ سے ادا کیا ہے بڑے تجربہ اور وسیع و عاقلانہ خیالات اور پُرخیر و صاف رویہ سے متمتع ہوکر نواب سے راج کو بے حساب فائدہ پہونچا ہے اور اون عاقلانہ تدبیرات کے اجراء و بجا آوری مین جنکا اس رپورٹ مین مفصل حال لکہا گیا ہے اور جن سے راج کی بڑی نیکنامی ہے مہاراجہ صاحب کو بڑی امداد و اعانت ملی ہے مہاراجہ صاحب کی کمال خوش نصیبی ہے کہ اونکو نواب سا خیرخواہ ولیئق وزیر ملا ہے اوسکے حسن خدمات کی جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے۔

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ ع ممتاز الدولہ نواب فیض علیخان بہادر وزیر کی حسن خدمات پیشگاہ جناب ملکہ عالیہ انگلستان مین معلوم ہوکر اونکو تمغا و خطاب ستارہ ہند درجہ سوم عطا ہوا ہے اونکی نسبت سال گذشتہ مین جو کچھہ میجر بینن صاحب نے لکہا ہی اوسمیں

کرسکتے ہین اور کاروبار روزمرہ اور خفیف مقدمات کے سواے کسی بڑی
معاملہ کے مواخذہ مین پڑنا نہین چاہتے ہین تاوقتیکہ اونکو وہ اختیارات جو
ابتدا مین تجویز ہوئے تھے ندئے جاوین مہاراجہ صاحب اور کونسل کو تقرر کونسل
سے خاطرخواہ فائدہ نہ پہونچے گا سنہ ۱۷۱۰ء مین مقدمات سنگین مین کونسل بے
اختیار تہی اول ایسے مقدمات مصاحب کے ملاحظہ کیواسطے رکھے جاتے تہے وہ
یاتو خود طے کرتا تہا یا مہاراجہ صاحب کے لاحظہ کیواسطے رکھدیتا تہا اور جب
اونکو فرصت ہوتی تب پیش ہوتے تہے ۔
مہاراجہ صاحب کو اس نقص سے متواتر آگاہ کیا گیا اور فہمایش ہوئی کہ ہندوستان
کی ترقی روز افزون کہ علاقہ انگریزی مین اور اوسکے پرتوے سے ہندوستانی
ریاستون مین ہوتی ہے مقتضی اسکی ہے کہ جو قواعد سرکار انگریزی مین جاری
ہین وہی ریاستون مین بہی ہوتے جاوین اور محکمہ جات با اختیار اپنا کام
بہ اختیارات خود کیا کرین تو مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ یہہ سب صحیح
ہے مگر جسقدر ترقی جے پور مین ابتک ہوئی ہے خلاف دستور قدیم و رواج
مستمرہ ہونے سے لوگون کو بہت ناگوار ہے اور عوام اوسکے بہت خلاف ہین
اسواسطے ہم اپنے اختیار سے کام کرنا مصلحت سمجہتے ہین کہ کوئی خلل انداز
نہو سکے ۔
مہاراجہ صاحب اور راج کی خوش نصیبی سے اون ایام مین مصاحبت کی عہدہ
پر نواب محمد فیض علیخان بہادر تہا جس نے مدت کی کارگذاری سے نہ فقط مہاراجہ
صاحب کا اعتبار اور قدر حاصل کی بلکہ اونکو اوسکے منتظم ولیئق و وفادار

مناسب ہو تجربہ سے اختیارات کثیر الوسعت کا استعمال کرنے کی قابلیت
اور اون عاقلانہ و نیز سخاوت تدبیرات سے جو مہاراجہ صاحب کی خوش انتظامی
مہمات کی کارروائی سے ظہور پذیر ہین واقفیت ہوتی ہے ٹھاکران و اہلکاران
قدیم کو کہ رواج ستمرہ کے پابند ہین اس کونسل کا تقرر پسند ہوا اون
ہی کہ اوس مین ہارج و خلل انداز ہون گے باوصف اس اختلاف کے مہاراجہ
صاحب کی مستقل مزاجی مستحکم ہو گئی اور اچھی طرح کام کرنے لگے بطور مجمع مشیران کونسل
کی کارروائی بہت عمدہ ہوئی کہ سررشتہ جات انتظام کی اصلاح و ترقی مین اوس
سے مہاراجہ صاحب کو بہت مدد ملی اور بطور مجمع منتظمان بھی اوسکی کارروائی
کم ہوئی اجراء کار مین بہت چستی و سہولیت ہو گئی کہ مقدمات علاقہ غیر کی کارروائی
اور تحریرات سرکار انگریزی کی تعمیل و تحریر جواب جلد ہونے لگی تاہم یہہ مجمع
جیسا مفید ہونا چاہیے ویسا نہین ہے سبب یہہ کہ اوسکے ممبر و ممین لئیق و
کارکن جو اپنی ہی مستعدی و کارگذاری سے فوائد راج کو درجہ کمال کو پہونچاتے ہین
اور اسلوبی امور و آراستگی کار سے راج کو رونق و ترقی دین نہین ہین و
خود اختیاری سے کام نہین کرتے اور اسی سبب سے سررشتہ جات ماتحت کے
لوگ چستی و ہوشیاری سے کام نہین کرتے ہین افسوس ہے کہ راج کے کسی
و سررشتہ کی کارروائی آزادی و خود اختیاری سے نہین ہوتی مقدم
اسکا یہہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کام مین زاید از حد واجب مداخلت کرتے ہین
اس سے اہلکارون کو اپنے عمل پر اور آپسمین کسی دوسرے شخص پر اعتبار نہ
ممبران کونسل جو اختیارات اونکو حاصل ہین اونکا بھی کامل استعمال نہین

انصرام کار ریاست مین شریک کرنے اور اون سے صلاح لینے کیواسطے کی ہے مہاراجہ صاحب تحسین و آفرین کے لایق ہین۔

سابقاً بحیات پنڈت شیو دین مہاراجہ صاحب بذات خود کار ریاست پر کم توجہ تہے مگر شیو دین کے انتقال کے وقت سے جب اونکی نظر مین کوئی ایسا معتبر شخص نہ رہا جسکے اعتبار پر کام چہوڑین کل کام خود اونہین کے ذمہ آپڑا تب اونکو کام کی کثرت اور اختیارات کی وسعت کا صحیح حال معلوم ہوا اوس حالت مین کہ جب کوئی مددگار نہ تہا اونہون نے کمال استقلال اور محنت سے کام شروع کیا تہوڑے عرصہ مین ایسی مہارت اور واقفیت حاصل کی کہ انتظام ریاست مین کوئی دقیقہ باقی نہ رہا اور کوئی کام ایسا نہ رہا جو اونکی توجہ و تحقیقات سے بچا ہو اور تقرر روائل کونسل صرف اس نظر سے کیا کہ انتظام کا فراخ تر سرشتہ جسمین راج کے سرداروں اور ٹہاکروں کو مشورہ اور انصرام کار ریاست مین شریک کیا جاوے جاری ہوا اور رہبران حال مثل پنڈت شیو دین کسی ایک شخص کو اختیار مطلق نہو کیونکہ ایسے شخص کو جو اوسکی سی دیانت اور وفاداری نہین رکہتا وہ اختیار دینا صریح پُر ضرر تہا۔

چونکہ کار ریاست اس کثرت سے ہے کہ مہاراجہ صاحب اگر چاہتے توبہی تن تنہا اون سے اس کام کا اہتمام غیر ممکن تہا محکمہ کونسل سے اونکو بہت مدد ملتی ہے کہ بغیر اسکے کہ کسی ایک شخص کو اختیار کلی ہو جملہ ممبران کونسل کے اہتمام سے کل مقدمات کی ترتیب و تحقیقات و صفائی ہو کر حکم اخیر کیواسطے مہاراجہ صاحب کی خدمت مین پیش ہوتے ہین اور علاوہ سہولیت کار کے ممبران کونسل کو وقت آیندہ مین

کو دو حصوںمیں منقسم کیا اول مصاحبت جسمین بخشی فیض علیخان سپہ سالار اور پنڈت بشمبھر دین خلف شیو دین تھے دویم دیوانی یعنی انتظام مال مین منشی کشن سروپ اور پروہت ہر پرشاد مقرر ہوئے اور مہاراجہ صاحب بطور رئیس مجلس ہفتہ کے ایام معینہ پر کام کرنے لگے انمین سے صرف ایک شخص بخشی نواب فیض علیخان ہوشیاری ولیاقت و مستعدی سے ہر طرح اس کام کے لایق تھا اوس نے کار مفوضہ کو بکوشش و تندہی انجام دیا بشمبھر دین و کشن سروپ کام نکر سکے اور مہاراجہ صاحب کو اونکا اعتبار نرہا پروہت رام پرشاد محض ناخواندہ ہے کہ دستخط بھی نہین کر سکتا مگر دیانت دار اور راج کا دلی خیر خواہ ہے اس جلسہ کو بجز تشخیص مقدمات کے کچھ اختیار نہ تھا ہر معاملہ مین مہاراجہ صاحب سے عرض کرنے کی ضرورت ہوتی تھی اور جو مقدمات اونکی تجویز سے فیصل ہوتے تھے وہ بھی حسب مرضی مہاراجہ صاحب بدل جاتے تھے کہ اسطرح اجرا کار نہو سکا تو ستمبر ۱۸۹۶ء مین مہاراجہ صاحب نے اوسی جلسہ مین چار شریک اور مقرر کرکے اوسکا نام رو آئل کونسل رکھا اور تبدل انتظام کو عظمت دینے کیواسطے اس محکمہ کو رسمیات شوکت و تجمل سے جاری کیا ممبران کونسل سے بہ دیانت و عدالت کام کرنے کیواسطے حلف لیا گیا خود مہاراجہ صاحب کونسل کے پریزیڈنٹ ہوئے انتظام کار تحریر کیواسطے ایک سیکرٹری مقرر ہوا اور انعقاد جلسہ بسلامی شاہی سر ہوئی قدیم اہلکاران ریاست و عموماً رعایا کو تقرر کونسل ناپسند ہوا سب نے اوسکو خلاف دستور مروجۂ قدیم اور ناپائدار ظاہر کیا اس اصلاح کی بابت کہ خود اپنی ہی عاقلانہ تجویز سے اہلکاران و موروثی سرداران کو

रोयेलकौंसिल

प्रेज़िडंट

सेक्रटरी

سے اعلےٰ ترین عہدہ ریاست پر پہونچا تہا پس عجب نہین کہ عوام الناس خصوصاً تہاٹ
ٹہاکر جو اوسکو پردیسی سمجہتے تہے اور جنکو اوس نے اونکی پشتینی و موروثی عہدہ سے
بیدخل کیا تہا اوسکے مخالف ہوگئے اوسکے دشمن اوسپر اتہام رکہتے تہے کہ وہ
طامع اور کینہ ور ہے اور رکہتے تہے کہ اوس نے کل عہدون پر اپنے دوست
و رشتہ دارون کو مقرر کردیا تہا کارسرکار مین کسی افسر سررشتہ کو اپنی تجویز
پر عمل نہین کرنے دیتا تہا اور مخالفون کو خزانہ راج سے روپیہ دیکر خاموش
رکہتا تہا اسمین شاید کسیقدر صحیح ہو کیونکہ پنڈت شیودین عیب سے خالی نہ تہا
مگر یہہ شکایت زیادہ تر براہ عداوت مبالغہ سے تہی اور جسقدر صحیح تہی محتاج
ثبوت نہین ہے —

اسمین شک نہین کہ اوسکو ہر فریق کے رضامند کرنے کی قابلیت حاصل تہی
اور مخالف سردارون مین بہدگر اتفاق کرانے مین ساعی رہتا تہا ہر مفید عام
تدبیر مین دل وجان سے کوشش کرتا تہا ریاست مین جو ترقی ہوئی ہے اوسکی
باعث سے ہے —

شیودین کے انتقال سے مہاراجہ صاحب کو سخت صدمہ پہونچا خصوصاً اسوجہ
سے کہ کل راج مین ایسا لایق اور معتبر شخص کوئی نہین نظر آتا تہا جو مصاحبت کی
عظیم الشان عہدہ پر مقرر ہونے کے لایق سمجہا جاوے ابتداء مین مہاراجہ صاحب
نے چاہا تہا کہ بنظر قدامت وحسن خدمت پنڈت شیودین کے خلف بشمبہردین کو
بجاے اوسکے مقرر کرین مگر بیست سالہ طفل کو ایسا مشکل و دقیق کام سپرد کرنا
مناسب نظر نہ آیا اسواسطے محکمہ کونسل بطور جلسہ وزراء مقرر کرکے کل انتظام

اس زمانہ مین انتظام ریاست براے نام ٹہاکر لچھمن سنگہ ناتہا وت چوہون والہ کو سپرد تہا مگر اصل مین کل کام پنڈت شیودین مہاراجہ صاحب کا وزیر خاص و مشیر کرتا تہا اوسکو اختیار کلی حاصل تہا یہہ شخص علاقہ انگریزی کا رہنے والہ برہمن تہا اوس نے گورنمنٹ کالج آگرہ مین تربیت پاکر اعلے ترین درجہ کی علمیت حاصل کی تہی ۱۸۳۵ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اوسکو مہاراجہ صاحب کا اوستاد مقرر کیا تہا۔

شیودین نے خوش اخلاق و دیانت و محنت و لیاقت و نیز فریب و چالاکی سے اپنے شاگرد کا اعتبار کلی حاصل کیا تہا اور اسی سبب سے مئی ۱۸۶۲ء مین ٹہاکر لچھمن سنگہ کے انتقال پر راج کا اعلے ترین عہدہ یعنی مصاحبت اوسکو حاصل ہوا کارکردگی پنڈت شیودین کے زمانہ مین کار ریاست دانشوری و خوش تمیزی سے ہوتا تہا اور علی العموم اوس سے سب لوگ خوش تہے اسوقت مین جو تدبیرات اصلاح و ترقی انتظام و اجراے کار عدالت ظہور مین آئین اوس مین اوسکی کارگذاری نہایت تحسین و آفرین کے لایق تہی سررشتہ مال کو اوسکے زمانہ مین ایسی ترقی ہوئی کہ چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی زیادہ ہوئی اور جب سے شیودین کو اختیار سلطنت ہوا آمدنی مین اور بہی اضافہ ہوا کہ اخیر مین تینتالیس لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوگئی۔

میجر بینن صاحب کے جے پور مین پہونچنے پر پنڈت شیودین سخت بیمار تہا اگرچہ بیماری مہلک نہین معلوم ہوتی تہی مگر اسقدر ضعیف ہوگیا تہا کہ جانبر نہو سکا ۱۲ جون کو اوسکا انتقال ہوا اور سبکو کمال غم و افسوس ہوا پنڈت شیودین آدنے درجہ

تہی افسرونکی رای کو منظور کیا اور جلیپو کو واپس آئے جے پور کی فوج مین جن اقسام کے لوگ ہین اونکو دیکہتے ہوئے اوسکے باغی نہونے سے افسرونکی کمال لیاقت وخیراندیشی ثابت ہے اسمین شبہہ نہین کہ یہہ اقسام وہی ہین جنکے لوگ انگریزی فوج مین تہے اور موجبات بغاوت جو وہان تہے یہان بہی موجود تہے احتمال قوی تہا کہ فساد ہو جاوے مگر مہاراجہ صاحب کے حسن نیت و متواتر خبرگیری اور بنتظام راج خصوص پنڈت شیودین کی خوش تدبیری سے ہر طرح خیریت رہی کسیطرح کا فساد نہونے پایا مہاراجہ صاحب نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے قبایل کو اپنے محل مین پناہ دی اور باوجودیکہ فوج باغی چہاونی نصیرآباد و نیمچ نے کمال گستاخی سے اونکی سپردگی کی درخواست کی مگر مہاراجہ صاحب نے اوسپر مطلق التفات نکیا اور اپنے مہمانون کی عافیت مین کسی طرح خلل واقع نہونے دیا بلحاظ ان خیرخواہیون کے نواب ویسراے وگورنر جنرل صاحب نے مہاراجہ صاحب کی بڑی عزت و توقیر کی اور پرگنہ کوٹ قاسم کہ شاہ مخروج دہلی سے ضبط ہوا تہا مہاراجہ صاحب کو عطا کیا۔

فروری سنہ ۱۸۶۲ع مین مہاراجہ صاحب نے جودہپور تشریف لیجا کر دو شادیان کین مارچ سنہ مذکور مین کرنل بروک صاحب پولٹیکل ایجنٹ بعلت رخصت ولایت کو گئے اور میجر بینن صاحب نے ۱۴ - مارچ سنہ ۱۸۶۲ع کو ایجنٹی اون کے کام کرنا شروع کیا مہاراجہ صاحب جودہپور سے واپس آئے تب اونکو گورنمنٹ ملکہ عالیہ فرمان رواے انگلستان سے تمغاء وخطاب ستارۂ ہند درجہ اول حاصل ہوا۔

वायसराय

कोटकासम

ब्रुक

वेनन

اونہون نے کرنل سرہنری لارنس صاحب سے جو بجاے لوصاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوئے تہے صلاح لی اونہون نے بڑی شفقت وصفائی سے صلاح دی مہاراجہ صاحب نے اوسپر بلا فروگذاشت عمل کیا۔ راول عہدہ سے موقوف ہوا اوسکا بہائی ٹہاکر لچہمن سنگہ کہ زیادہ لائق اور خبردار تہا بجاے اوسکے مقرر ہوا اور اوسکے مقابلہ مین پنڈت شیو دین کہ ابتک اتالیق تہا حاکم مال مقرر ہوا اور فوج کی افسری پر ایک اور خود اختیار شخص کا تقرر عمل مین آیا بقول لارنس صاحب کے جے پور کے راج مین سب کیواسطے گنجایش تہی اس بند وبست سے ٹہاکر لچہمن سنگہ کی لیاقت وستعدی بدستور انتظام راج مین مستعمل رہی اور ناتہاوتون کا اختیار کم ہوکر ریاست اونکی قید و دباؤ سے نکل گئی۔

सरहेनरी लारें

جب مہاراجہ صاحب ہوشیار ہوئے اونہون نے اپنے راج کی بہبودی مین ایسی توجہ کی کہ جو امید اون سے اوایل مین تہی اوس سے بہی زیادہ خوبیان ظہور پذیر ہوئین ۱۸۵۷ء مین غدر ہوا تب اونہون نے شہر کی حفاظت کیواسطے صرف سات سو سپاہی اور ا ٹہانہ سو ناگہہ رکہکر تہہ سات ہزار سپاہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے ساتہہ بہیجے کہ ریواڑی وگورگانوہ ہوکر پلول داخل ہوئے وہان سے مجمع کثیر صاحبان انگریز کو کہ غدر کی آفتون سے متفرق ومنتشر ہو رہے تہے بحفاظت تمام آگرہ کے قلعہ مین پہونچایا اور میواتی غارتگرون کے چند دیہات کو سزادی آخر کار فوج مین ہیضہ کا مرض پہیل گیا بعض لوگ بہاگنے لگے اور زمانہ کو دیکہکر سپاہیون کے دل برگشتہ ہونے لگے افسران فوج نے جے پور کو واپس آنا مناسب سمجہا ایڈن صاحب نے کہ بجاے رکارڈیس صاحب ۱۸۵۶ء مین مقرر ہوئے

रिवाड़ी
गुरगावा
पलवल
ईडिन

ہم جنسون کے حق مین بالکل مفید نہین ہین بڑی عزت و توقیر ہوتی ہے جس انسر
نے بے رحم اعتقاد کو بیخ و بن سے رفع کرنے مین سب سے سبقت کی اور جسکو
بطور عادل و مستعد حاکم کی ریاست مین ابتک یاد کرتے ہین وہ بلا اجر و قدردانی
انگلستان مین پڑا ہے —

پنچایت سرداران ماتحت میجر لڈلو صاحب نے صرف انسداد ستی کا ہی قانون جاری
نہین کیا ہے بلکہ دختر کشی و بردہ فروشی و مطالبہ شدید بہاٹ و چارنون کے
امتناع کیواسطے مہاراجہ صاحب کی نابالغی مین قانون جاری کرائے ہین —
مہاراجہ صاحب کو انتظام راج سپرد ہونیکے بعد ہی راول عہدۂ وزارت پر بحال
آیا چونکہ وہ بذات خود بہت فضول خرچ اور نہایت غافل تہا آمدنی ریاست
خود اوسی کے غیر ضروری مصارف مین ضایع ہوتی تہی خود راول نے مصاحبت
کے نام پر قناعت کرلی تہی محنت و ذمہ وری اوسکے متوسلون مین سے جس نے
چاہا لے لی افواج و سررشتہ جات کی تنخواہ مدت کی چڑہ گئی اور خرچ زیادہ ہوتا
گیا اراضیات جو کپتان رکارڈس صاحب نے ضبط کی تہین واگذاشت ہوگئیں
علاوہ اسکے ملک مین قحط ہوگیا کہ اس سے بہی آمدنی مین کمی ہوئی اور ساہوکارون
کو جو پرگنات بالعوض قرضہ دیئے تہے علیحدہ ہوجانے سے راج کا اعتبار جاتا رہا
۱۸۵۸ء مین مہاراجہ صاحب کے بااختیار ہونے سے تین سال بعد سترہ لاکہہ
روپیہ کا قرض ہوگیا —

مہاراجہ صاحب کی ہنوز ایسی عمر نہ تہی کہ ریاست کا کام سنبہال لیتے نرم مزاج اور
گوشہ گزین ہونے سے ذی اقتدار راول کے مغلوب ہوگئے تہے اس حالت مین

بہی مبالغہ معلوم ہوتا ہے اوسکے فوائد پر خیال کرنے مین جے پور کی حالت بدنظمی پر بہی جو ابتدا مین تہی غور کرنا چاہیے مخالف فریقون کی نزاع اور راجہ صاحب کی مداخلت کے نقص اور ایک زبردست فریق کی موجودگی یہہ سب امور قابل لحاظ ہین معرفت راول کے بامداد صاحب پولٹیکل ایجنٹ انتظام راج کرانے کی تجویز پیشتر ناکارآمد ثابت ہوچکی تہی بعد ازان اوسیطرح کی دوسری تجویز ہونی ممکن نہ تہی اور نہ کوئی خیال مین آئی تہی مگر تقرر پنچایت سے کل سردار جو بشکل دیگر مخالف رہتے صاحبان ایجنٹ کی طرف ہوگئے ۔

یہہ بہی خیال کرنا چاہیے کہ اتنی مفید و عمدہ تدبیرات جو تہوڑے عرصہ مین راج جے پور مین بذریعہ پنچایت سرداران عمل مین آئین ہندوستان کی اور کسی ریاست مین نہین ہوئی ہین اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ باتفاق ایک ہندوستانی مصاحب کے کام کرتے تو کبہی ظہور مین نہ آتین اگر پنچایت سے صرف ایک انسداد ستی کا قانون جاری ہوا ہوتا تو وہ بہی اونکے انتظام کی عمدہ کارگذاری کی دلیل ہوتا انسداد ستی کی بابت بشمول جے پور دربار لاہور و دیگر دربارون کے گورنمنٹ گزٹ مین تعریف لکہی گئی ہے مگر دربار جے پور بلکہ پنچایت سرداران وبخصوصیت ٹہاکر بہوپت سنگہ جہلا والہ جنہون نے اول اپنی نسل کے عقاید کو منسوخ کیا زیادہ تعریف کے مستحق ہین میجر لڈلو صاحب بہی جنہون نے ان تدبیرون مین اونکی رہنمائی کی تہی اپنے انعام سے محروم رہے ہین کل اقوام یورپ کے خلاف سرکار انگریزی مین یہہ بڑا نقص ہے کہ جو خدمتین متعلق بہ فوج نہین ہین اونکا انعام کم ملتا ہے جس حالت مین اکثر لوگون کے جنکے اعمال

ہون کہ اونہون سے انتظام جے پور کا اسیطرح کیا اونہون نے قبول کیا کہ اصل
مین اختیار عملی ہندوستانی صاحب یعنی راول کو حاصل ہے اور مجھکو اوسپر
نگرانی کرنے کا اختیار نہین ہے پس اون کے ہی اقبال سے اونکی بہی تجویز ویسی
ہی ناکارآمد تہی جیسی وہ جسکو اونہون نے ناپسند کیا تہا کرنل لو صاحب کی راے
بہی اون سے متفق ہوئی اور راون کے نزدیک بہی پنچایت ویسی ہی فضول
اور ناکارآمد متصور ہوئی اور ترقی ریاست جو ہوئی صاحبان پولٹیکل ایجنٹ
کی لیاقت و دیانت و تندہی سے سمجھی گئی نہ کہ پنچایت کی خوبی سے اس سے عیان
ہے کہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ سردارون سے صلاح نہین لیتے تہے سردارون
سے زیادہ تر تعمیل احکام کا کام کراتے تہے اور بجاے مشیرونکے اونکو عامل راج
سمجہتے تہے کہ وے اوسی کے لایق تہے اوس زمانہ مین سڑک نہ تہی رینے کی سبب سے
شہر مین پہونچنا محال تہا مگر سردار ہفتہ مین ایک دو گہنٹہ تدبیرات انتظام کی صلاح
کرنے کیواسطے جمع ہو سکتے تہے اور واسطے اجراے کار تعمیل کے ایک سردار
کو جسکے ذمہ کا وہ کام ہوتا چہوڑ سکتے تہے اس صورت مین کل کام بہ جلسہ مشترک
سرداران و صاحب ایجنٹ ہو سکتا تہا نہ کہ اور کسیطرح کار روزمرہ کی کثرت
سے بچانے کیواسطے صاحب ایجنٹ کے پاس ایک نائب بصرف راج مقرر کیا
جاتا کہ اسطرح اونکو معاملات عظیم پہ غور کرنے کی فرصت ملتی سررشتہ جات مال
وخزانہ اون کے تحت خاص مین رہتے کہ اس سے اونکا اختیار مطلق ہوتا
اور راصل مین منتظم راج ہو جاتے ـــــ
اگرچہ حسب تجویز مرکوزہ کام نہو سکا مگر پنچایت کی نسبت جو لکہا ہے اوس مین

پولیٹکل ایجنٹ کسی طرح ہم صلاح و شریک جلسہ نہین ہوئے ہین اصل مین کرنل سنڈر لینڈ
صاحب کی یہہ تجویز تھی کہ چھہ صاحب ایک مقام پہہ جمع ہو کر معاملات راج کی
نسبت صلاح کیا کرین یہان شروع سے ہی تجویز و تعمیل مین اختلاف واقع ہوا
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ہر روز دیوانخانہ مین نہین جا سکتے تہے اور نہ پانچون
سردار کوٹھی ایجنسی مین آنے کیواسطے اپنے غرور و تمکنت کو چھوڑ سکتے تہے اگر
ایک دو دفع صاحب ایجنٹ گئے تو اونکی موجودگی سے سب ناخوش ہوئے پہر
صاحب ایجنٹ کی مستعدی اور صاف گوئی اور سردارون کی کاہلی اور مکاری
مین زمین و آسمان کا فرق تہا اونکو عادت تہی کہ اورون کے اتفاق سے کام
کرین اور سردار طریقۂ انصرام کاروبار سے محض ناواقف تہے صاحب اپنی
راے علانیہ ظاہر کرتے تہے سردارون کو اگر کوئی آمادگی و تحریک نہ دیتا تو
کسی راے پر قایم نہین ہو سکتے تہے اور قایم ہوتے تو اوسکے اظہار مین پس و
پیش کرتے غرض انگریزی اور ہندوستانی طریقہ کے جو اختلاف ہین یہان
سب جمع تہے اور باہمی رضامندی یا ضرورت سے یہہ جلسہ اختتام کو پہونچا
صاحب پولیٹکل ایجنٹ حاکم مطلق ہو گئے نہ راے دیتے تہے اور نہ بحث و صلاح
مین شریک ہوتے تہے صرف سردارونکی تجویزونکو بنظر ثانی دیکھکر منظور یا نامنظور کر دیتے
تہے پس جس فیصلہ کو اونہون نے منظور کیا ملک کیواسطے قانون ہو گیا اور جسکو
نامنظور کیا وہ منسوخ ہو گیا —
کپتان رکارڈس صاحب کی راے مین تقرر پنچایت کارآمد نہوا اونکو بہتر نظر
آیا کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ صرف ایک ہندوستانی مصاحب کے ساتھ ہم جلسہ

تجربہ کار لوگ بہی ہین اسوجہہ سے حکام انگریزی بضرورت صلاح و مشورہ نہ بطور
کارکن اونکو اپنے شامل رکہکر فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہین گورنمنٹ ہندوستان
کی بہی رائے کرنل سدرلینڈ صاحب سے متفق ہوئی اور حکم دیا کہ اگر پنچایت مین بعض
سردار ناکردہ کار ہین تو بہی چند ذی رتبہ اور صاحب اقتدار لوگون کو شریک جلسہ
رکہنا ایک شخص کو راج کی کل حکومت کا اختیار دینے سے بہتر ہے میجر لڈلو صاحب
اور پنچایت کے درمیان جو کسیقدر اتفاق رہا ہے اوسکا ذکر بیشتر ہوچکا ہے
ناتہاوتون سے جو رنج اونکو تہا اوسکو کبہی مخفی نہین رکہتے تہے اونکا قول جیپور
مین بخوبی مشہور رہے کہ جسطرح جودہپور سے ناتہون کو نکالا تہا جے پور سے ناتہاوتون
کو نکالونگا اور بیل کی ناک مین بہی ناتہ نہ چہوڑونگا ایک ناتہاوت کو اسطرح بہ
نکالا کہ دوسرا بہی جو اپنی جاگیر مین تہا ناخوش ہوگیا اور پنچایت مین خالی عہدون
پر اون کے مخالفون کو مقرر کیا اونمین چند ایسے شخص تہے کہ جنکے سبب سے پنچایت
مین نااتفاقی ہوگئی اور کچہہ عرصہ بعد اونہین کے زمانہ مین پنچایت برائے نام
رہگئی —

کپتان رکارڈس صاحب نے کہ ازبس ذکی و متین تہے حسب الارشاد کرنل لوصاحب
پنچایت کی نسبت اپنی رائے لکہی ہے اوس سے طریقہ کارروائی صاف عیان
ہوتا ہے اور ناکامیابی پنچایت کے سبب صریح ظاہر ہین حسب ارشاد آپ کی
پنج سرداران راج اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے بشراکت کام کرنے سے مہاراجہ
صاحب کی ریاست اور رعایا ملک کو جو نقصان یا فائدے پہونچے ہین اونکی
نسبت مین اپنی رائے واشگاف لکہتا ہون کہ واقع مین پنچسردارہ اور صاحب

اور کام کرنے کے عادی ہین ٹہاکر ان جے پور بخصوصیت کاروبار ملکی کے انجام دہی کے لایق نہین ہین خودسر ہین اور اپنے ہمسرون کی رائے کو نہین مانتے ہین۔ بخلاف اسکے کرنل صدرلینڈ صاحب نے کہا کہ ابتدا مین یہہ ارادہ تہا کہ ہر فریق کو پنچایت مین داخل کیا جاوے اور امید تہی کہ ادنے درجہ کے لوگ بہی کام کر سکین گے بہرحال یہہ مجمع محبوب العوام تہا اونکو اوسکی برخاستگی منظور نہوئی اکثر کارجلسہ مین سے بہوہت سنگہ حقدار مسند نشینی بہی تہا اوسکو علیحدہ کرنا چاہا تہا ناتہا او نکا اختیار کم کرنے کیواسطے پنچایت مقرر کی گئی تہی تاہم اونمین سے دو شخص جنکو بابو ان مدد دینے کے سبب سے سب لوگ انگریزون سے ناراض ہو گئے رکہے گئے تہے وقت تقرر پنچایت یہہ تجویز پسند ہوئی اور نظم ونسق راج جے پور مین ابتک جاری رہے سرداروں کی پنچایت خواہ انجام دہی کار مین کارگر نہو راجپوتانہ مین مجمع قانونی سمجہا جاتا ہے سرداران پنچایت کی لیاقت کی نسبت کرنل سدرلینڈ صاحب نے لکہا کہ سرداران راجپوتانہ لیاقت انتظام سے بے بہرہ نہین ہین راج کے انتظام سے اونکی جاگیر کا انتظام بہتر ہوتا ہے اونکی رعایا علاقہ انگریزی کی رعایا سے خوشتر اور فارغ البال ہوتی ہے اور اسوجہہ سے کہ اونکی جاگیرون مین سردار تک ہر ایک شخص کی رسائی ہے اور وے رعایا کے نقصان و فائدہ کو اپنا نقصان و فائدہ سمجہتے ہین رعایا پر زیادہ توجہہ و التفات کرتے ہین البتہ یہہ امر صحیح ہے کہ سرداران کو اونکے مالک کے خفیف کامون پر ملتفت کرنا مشکل ہے کیونکہ وے بدرجہ غایت تنگ چشم اور خودغرض ہین اور مدت دراز کی بدنظمی سے باہم حسد و نفرت کرتے ہین تاہم تحقیقات سے پایا گیا کہ باوصف ناتربیت یافتگی اونمین

ہے دولاکہہ نشترہزار روپیہ بقایا راج بابت تعمیر چاہات وتقاوی زمینداران
وصول کیا گیا ہے خرچ صرف ع لکہہ لعہ کا بتلاتے ہین سے لکہہ
ساہوکارون کو ادا کیا گیا اور ڈہائی لاکہہ روپیہ پیس انداز ہوا کیم جون تک
کی تنخواہ کل ہلازمین اور فوج کی ادا کی گئی یہہ کل حساب مشتبہ تہا مگر صاحب پولٹیکل
ایجنٹ اوسکا امتحان بہی نہین کرسکتے تہے واقع مین اسوقت دس لاکہہ روپیہ
کا قرضہ تہا اور بجاے اسکے کہ بلا وجہہ معقول ایک سال مین نو لاکہہ روپیہ جمع
مین زیادہ ہو گیا ہو قرضہ کا ہونا زیادہ قرین قیاس ہے -
انجام یہہ ہوا کہ کرنل لو صاحب نے ریاست کی ترقی سے گورنمنٹ کو مطلع کرکے
بلا تامل لکہدیا کہ مہاراجہ صاحب کو اختیارات حکومت ہوکر پنچایت سے نگرانی
اوٹہالیجاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور خلعت بلا مواخذہ قیمت کہ گورنمنٹ سے
منظور ہو چکا تہا اونکو دیا گیا قبل اختتام اس مضمون کے ضرور ہے کہ پنچایت سرداران
کا حال جسکی نسبت مختلف راے ہین تحریر کیا جاوے -
سنہ ۱۸۳۱ع مین میجر تہوربی صاحب نے ناکارگر ہونے کی وجہہ سے برخاستگی کی
تجویز کی تہی اون کے نزدیک مناسب تہا کہ مہاراجہ صاحب کیطرف سے پولٹیکل
ایجنٹ اور ایک ہندوستانی مصاحب مستعدی سے کام کرین اونہون نے کہا
کہ پنچایت امتحاناً مقرر کی گئی تہی جب وہ کارگر نہوئی تو بنظر فائدہ عام لازم ہے
کہ برخاست کیجاوے تقرر اوسکا لابدی نہین ہے کیونکہ زمانہ سلف مین جاگیرداران
کی صلاح صرف صلح وجنگ کے معاملات مین لیجاتی تہی انتظام اندرونی کی نسبت
نہین لیجاتی تہی فی الجملہ وے سب لوگ حکومت کے لایق نہین ہین اور نہ ایما

خرچ ہو گیا تہا۔

دوسرے سال مین بہی زیادہ تر ۱۸۴۸ء کے قحط کے سبب سے کہ نرخ اجناس گران ہو گیا تہا خزانہ مین دس لاکہہ ۱۰۰۰۰۰۰ روپیہ کی کمی واقع ہوئی اسوقت تک قرضہ پر چوبیس فیصدی کا سود دیا جاتا تہا اب حسب استرضاے ساہوکاران نو روپیہ فیصدی مقرر ہوا تعمیرات کا خرچ بند کیا گیا بعض جاگیرین و پنشن قرق ہوئین اور خرچ کی تخفیف کی گئی۔

۱۸۴۸ و ۱۸۴۹ء مین ۱۱ لاکہہ ۱۱۰۰۰۰۰ روپیہ کی آمدنی ہوئی اور ۱۵ لاکہہ ۱۵۰۰۰۰۰ روپیہ کا اخراج ہوا اور رفع کمی کیواسطے ۴ لاکہہ ۴۰۰۰۰۰ روپیہ قرض لینا پڑا اخیر رپورٹ مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے مہاراجہ صاحب کو راج سپرد کرنا تجویز کیا تہا مگر اونکی عمر پندرہ سال کی تہی اور انتظام راج کرنے کے لایق نہ تہے علاوہ بران کرنل لو صاحب اور رکارڈس صاحب کی یہہ راے ہوئی کہ مہاراجہ صاحب کو ریاست اوس حالت مین سپرد کرنی چاہیے کہ قرضہ سے سبکدوش ہو بلکہ خزانہ مین کسیقدر روپیہ پس انداز ہو یہہ حال اہلکاران راج کو بہی معلوم تہا ستمبر ۱۸۵۰ء مین ختم ہونیوالے سمت کی آمدنی اونہون نے بہ تعداد ۹ لاکہہ ۹۰۰۰۰۰ روپیہ یعنی خرچ سے نو لاکہہ روپیہ سواے دکہلائی اس حساب کے نسبت کہتے ہین کہ مہاراجہ صاحب کے حصول اختیارات مین خلل واقع نہونے کی غرض سے مصنوعی بنایا گیا تہا ریاست کی اس فارغ البالی کو دیکہکر صاحب ایجنٹ تعجب مین آگئے مگر اونکو کچہہ شبہہ نہوا اونہون نے لکہا کہ سب روپیہ جمع ہو جاویگا تو بعد اداے قرضہ کے بہی ڈہائی لاکہہ روپیہ بچیگا کپتان رکارڈس صاحب نے لکہا کہ شرح حال مین حسن کارگذاری

रकाईस

اونکی جگہہ کپتان رکارڈس صاحب مقرر ہوئے اور اوسی زمانہ مین بجاے کرنل
سدرلینڈ صاحب کرنل لو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوئے پولٹیکل ایجنٹ جدید
کے تقرر پر راول جے پور مین پہر آیا اور پنچایت مین داخل ہوا کرنل لو صاحب نے
کہا کہ اگرچہ سابق مین ناتہا و توان کے غلبہ سے خرابی ہوئی تہی مگر اب اون کے ہونے
کے سبب سے اجراے کار روزمرہ مین زیادہ ابتری ہے اور واقع مین یہہ حال تہا
کہ پنچایت کی کارروائی سے خود مہاراجہ صاحب بہی شاکی تہے اور ہر شخص کو شکایت
تہی او سرداران پنچایت ہر ایک کام کے انصرام مین دانستہ خلل انداز ہوتے تہے
اور جب تک اون کے ساتہہ مین سے کوئی بحصول فائدہ ذاتی رضامند نہو جاتا
کسی کام کو جاری نکرتے اس سستی اور رشوت ستانی کہ رفع کرنے کیواسطے دیگر سرداران
کی نسبت راول کو زیادہ اختیار دئے گئے اور وہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو جوابدہ
متصور ہوا اس تبدل کا یہہ نتیجہ ہوا کہ دیگر سرداروں نے کام کرنا چھوڑ دیا اور
راول باختیار خود کل کام کرنے لگا کام بہت جلد اور آسانی سے ہونے لگا اور
کار مرجوعہ کے اجرا کیواسطے سردار کارکن کو بلا وساطت لکہنے کا طریقہ جاری ہوا
مگر بجاے صاحب پولٹیکل ایجنٹ و پنچسرداران منتظم راج صرف صاحب موصوف و
راول رہے۔

اس زمانہ مین ملک کی آمدنی اٹھائیس لاکہہ سے تیس[۳۰] لاکہہ تک ہوئی اور خرچ پچیس[۲۵]
چھبیس لاکہہ رہا ۱۸۴۷ء مین میجر لڈلو صاحب نے رپورٹ کی تہی کہ قرضہ ادا ہوگیا
ہے مگر اونکو جیب خاص کا قرضہ تعدادی ساڑہے تین لاکہہ اور دیگر قرضہ تعمیرات
مفید عام یاد نرہا کہ صرف ایک بند کی تعمیر پر تین برس کے عرصہ مین چھہ لاکہہ روپیہ

نہین ہوا تہا اوسطرف نشیب کی زمین تہی اسواسطے جب ۱۸۵۵ع مین دروازہ شہر تک پانی پہونچا اوسیوقت بند ٹوٹ گیا اور محنت و زر ضایع گیا زیادہ تر افسوس کی بات یہہ تہی کہ اسکی تعمیر مین رعایا سے بطور محصول روپیہ وصول کرکے لگایا گیا تہا اس سبب سے فن انجینیری صاحبان انگریز کا اعتبار جاتا رہا۔

میجر لڈلو صاحب نے اپنی رپورٹ مین مہاراجہ صاحب کے رحم اور فراخ حوصلگی کی بہت تعریف لکہی گیارہوین برس تک بجز فنون سپہ گری اونکی تربیت کی کچہہ تدبیر نہوئی ۱۸۴۵ع مین پنڈت شیودین طالب علم آگرہ کالج عہدہ اتالیقی پر مقرر ہوا اگرچہ تہوڑی دیر پڑہتے تہے مگر بہت ترقی کی جب سے مہاراجہ صاحب کو ثابت ہو گیا کہ صاحبان انگریز کو فائدہ راج کے سواے اور کچہہ غرض نہین ہے اونہون نے کاروبار راج مین بالکل دست اندازی نکی اونکی مہاراجہ صاحب کی شادی کا بہت فکر تہا اور ریوان کی ریاست مین پیغام بہی ہوگیا تہا۔

کرنل سدرلینڈ صاحب نے عزل و نصب کیا اسپر بہی پنچایت نے کام اچہا نکیا ٹہاکر لچہمن سنگہ کی برخاستگی کے بعد راول اپنے گہر کو چلا گیا اور ڈہائی برس وہان رہا جہلاے کا ٹہاکر روپ سنگہ بیمار تہا جب آرام ہوتا تہا کام کرتا تہا مگر بہت کم میگہہ سنگہ ٹہاکر ڈگی کے بیٹے کو پنچایت مین مقرر کیا تہا اوس سے بہی کچہہ فائدہ نہوا کیونکہ اوسمین اپنے باپ کے سب اوصاف موجود تہے اخیر مین ثابت ہوا کہ اوس نے ڈونگر سنگہ عرف ڈونگجی مشہور غارتگر کے ہمراہیون کو پناہ دی اس جرم مین علاوہ ضبطی چہارم حصہ جاگیر کی پنچایت سے موقوف ہوا دسمبر ۱۸۴۷ع مین میجر لڈلو صاحب جےپور سے گئے مگر ایسی نیکنامی سے کہ ابتک سب لوگ اونکو احسانمندی سے یاد کرتے ہین۔

रीवां

برآمد ہوا کہ اوسمین سے یک لاکہ پانچ ہزار روپیہ واپس کردیا گیا مگر تعداد زر تغلب شدہ
وجمع دیہات سترده غلط معلوم ہوتے ہین۔
عرصہ تک جیپور سے ملک کی آمدنی ترقی پاتی رہی اخیر ۱۸۴۴ء مین روپابڈاران نے
اس غرض سے کہ پہر رسوخ حاصل کرے جہوتہا رام کا رکہا ہوا زرامانت جوکسان
متعلق زنانہ ڈیوڈہی کے پاس تہا ظاہر کیا کہ لیکر خزانہ راج مین داخل کیا گیا اوسا ہوکارون
کے قرضہ مین دیا گیا اس سے قرضہ کہ بتعداد لعہ لاکہ تہا صرف لاکہ باقی
رہگیا اس خزانہ کے پانے سے پیشتر سبکدوشی راج کیواسطے سرداران پنچایت
نے اپنی تنخواہ بقدر ستر ہزار روپیہ سالانہ کم کردی تہی اور راجی صاحب نے پینتیس
ہزار روپیہ سالانہ جمع دیہات اور دیگر رانیون نے اس سے دو چند جمع کے
دینے قبول کئے تہے مگر جب خزانہ ملگیا تو اون سے مزاحمت نہ کیگئی اوسی سال
مین بارش بہی کم ہوئی اور ٹیڈیون نے زراعت کا نقصان کیا اس سبب سے
اور قرضہ ادا نہو سکا۔
میجر لڈلو صاحب کے زمانہ مین تعمیرات مفید عام بہت جاری رہین شہر کے قریب
پہاڑ کے درمیان راستہ ہے جسے گہاٹ کہتے ہین سڑک بنائی گئی اور طرفین کو
باغ لگائے گئے شہر مین شفاخانہ تعمیر ہوا اور مدرسہ جاری ہوا شہر مین صاف
پانی پہونچانے کیواسطے تجویز ہوئی کہ نالہ امانی شاہ پر کہ شہر سے ڈیڑہ میل کے
فاصلہ پر مغرب مین ہے بند باندہ کر بذریعہ نہر کے پانی پہونچایا جاوے اسکی تکمیل
کیواسطے لفٹنٹ ہورٹن صاحب انجنیر لڈلو صاحب کے پاس متعین ہوئے تہے
مگر قبل تیاری اوسکے ۱۸۴۹ء مین چلے گئے نالہ کے مغرب مین پشتہ اچہا تیار

मोरटन
इनजिनयर

لچھمن سنگہ نے کہ فوج کا ہی افسر تہا اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے سبکو خایف
کر دیا راول البتہ معقول تہا مگر لچھمن سنگہ کے روبرو اوسکی کچھہ پیش نجاتی تہی
دیگر سردار ناراض ہوکر اپنے اپنے وطن کو چلے گئے تن تنہا صاحب ایجنٹ رہگئے
اون سے خرابیون کا انسداد ہونا محال تہا کرنل سدرلینڈ صاحب نے کہ کیپ سے
واپس آگئے تہے جے پور کو اس حالت مین دیکھکر کہا کہ پنچایت مین ایک عہدہ
خالی رہنے سے دونون بہائیون کا اختیار بہت ہو گیا ہے اب دونون مین
سے کسی کو علیحدہ نہین کر سکتے اسواسطے ابتداء مین ہی دونون کو جو
اختیار دیا گیا ہے بڑی غلطی ہوئی ہے افسران مال و خزانہ نے شکایت کی
کہ دونون بہائی غبن کرتے ہین اور اپنے متوسلون کو جاگیرین دیتے ہین
کرنل صاحب موصوف کی رائے مین پنچایت کا از سر نو مقرر کرنا ضرور ہوا
اور سردارون کو طلب کرکے ٹہاکر لچھمن سنگہ کو بعد برخاستگی اوسکے گھر بہیجا اور بجائے
اوسکے اور ٹہاکر تجیورے کے کہ مرگیا تہا دو سردار دیگر مقرر رکئے میجر لڈلو صاحب نے
شکایت کی تہی کہ سردار کارکن نہین ہین اسپر ہر ایک سردار کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کے دفتر اور دیگر محکمہ جات مین جاکر اجراء کار کے واسطے بطور وکیل ایک ایک
متصدی رکہنے کی اجازت ہوئی روانگی کے وقت کرنل سدرلینڈ صاحب نے ناتہاوت
بہائیون کے غبن و تغلب کی تحقیقات کرنیکا پنچایت کو حکم دیا راول نے بہت جاگیرین
دی تہین مگر ساڑہے دس برس کی مدت یعنی تقرر پنچایت سے پہلے کی ہی
تحقیقات ہوئی ؏ ساہ؏ روپیہ سالانہ کی جاگیرین ضبط ہوئین ۔۔۔ کے
جمعی دیہات ناواجب دئے ہوئے ثابت ہوئے اور ۔۔۔ کا تغلب

جے پور مین ابتک یہہ رسم جاری ہے کہ فصیل شہر کے اندر شادی ہونے پر کوئی
بہاٹ یا چارن کچھہ نہین مانگ سکتا ہے مدت تک مہاراجہ جے سنگہ کے عمدہ قواعد
جاری رہے مگر مغرور لوگون نے شیخی سے اپنے ہان شادیون مین زر کثیر خرچ
کرکے فسخ کر دیئے اور غریب لوگون کے واسطے خرابی پیدا ہوئی میجر لڈلو صاحب
نے ان قواعد کو از سر نو سرسبز کرنا چاہا نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس
کونسل لکھا کہ یہہ تجویز نہایت پسندیدہ ہے مگر اسپر عمل ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے
مگر بہرحال بطور کارروائی ریاست کے نہ بطور حکم سرکار انگریزی کی
منظور کیا بہاٹ و چارنون کی آمد رفت ٹہاکرون کے دیہی مسکنون پر محدود
رہی پہر ۱۸۴۲ع مین پنچسرداران نے ایک اور قانون جاری کیا کہ آمدنی جاگیر
کے آٹھوین حصہ سے زیادہ بہاٹ و چارنون کو کوئی نہ دیا کرے مگر قانون کے
واجب التعمیل ہونے کیواسطے جو امر ضرور تہا وہ نہوا یعنی قانون کی یہہ عبارت
ہے کہ جاگیرون کی آمدنی کے آٹھوین حصہ سے زیادہ مانگنے والے طلب نکر سکین
مگر جو زیادہ دیا چاہین اونکو اختیار ہے اسواسطے دولتمند سردار بہت فضولی
سے روپیہ خرچ کرتے ہین اور اون کے برادرون کو جو خاندان و برادری
مین اونکی برابر مگر تنگدست ہین اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے سوا اسکے
ایسے قانون کی ضرورت تہی کہ دولتمند بہی حد معینہ سے زیادہ خرچ نہ کیا کرین
پنچسرداران نے اپنا کام غفلت و عدم تندہی سے کیا سرداران پنچایت مین
سے ایک مرگیا اور دونون ناتہاوت یعنی راول اور اوسکے بہائی ٹہاکر لچھمن سنگہ
نے زبردست ہوکر کل انتظام ریاست اپنے اختیار مین لیا علی الخصوص ٹہاکر

مین نام کو بہی غلام نرہے ہندو ریاستون مین سب سے پہلے جے پور نے رسم
ستی کو موقوف کیا ہے اور ٹہاکر بہوپت سنگہ والی جہلار جس نے کل راجپوتون
سے ترک ستی مین پیش قدمی کی تعظیم و تکریم کے لایق ہے دیگر رئیس و امیرون
نے بہی طوعاً و کرہاً طریقہ جے پور کی پیروی کی بہاٹ و چارنون کو تیاگ دینے
کی مخالفت مین منتظمان راج زیادہ متفق الراے ہوئے جودہ پور کے ایک
رئیس نے تیاگ کا مطالبہ شدید موقوف کرنیکا دعوی کیا تہا مگر جے پور کی پنچایت
نے اسباب مین ایک اشتہار مجریہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب دکہلا کر تصدیق
پہونچائی کہ رئیس جودہ پور نے جے سنگہ کے بعد ہوا ہے اسی اشتہار کے منشار
پر عمل کیا تہا مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب کی تجویز ایسی دانشوری اور
فراخ حوصلگی کی تہی کہ اوسکا نقل کرنا ضرور ہے ۔

مہاراجہ صاحب نے ترہیٹن کہہوایہ کی شاخون اور کل امرا و وکلا ریاست
غیر اور پنڈتون کو جمع کرکے فرمایا کہ والدین اپنی دخترون کو مارتے ہین
یہہ نہایت سخت گناہ ہے آیندہ کو راج جے پور کی سرحد کے اندر کوئی راجپوت
دختر کو نہ مارے اور مہاراجہ صاحب نے وکلاء ریاست غیر کو بہی ہدایت کی
کہ اپنے اپنے آقا کو لکہکر یہی عمدہ قاعدہ وہان بہی جاری کراوین اور
حکم دیا کہ اگر کوئی کہہوایہ محتاج ہو اور دایجہ یعنی جہیز اور تیاگ ندے سکے تو
اپنی دختر کی شادی جے پور مین آکر کرے یہان اوسکو راج سے مدد ملیگی اور
بہاٹ و چارن تیاگ کا مطالبہ نکر سکے گی اور چارنون کو بہی حکم ہوا کہ شہر
مین شادی ہو تو تیاگ طلب نکرین کہ اونہون نے قبول کیا ۔

दायजा

اضافہ ہوگا مگر اگست ۱۸۴۶ء مین پنچ سرداران راج نے باتفاق راے کل
علاقہ راج کے اندر ستی کو جرم لایق سزاے تعزیری قرار دیا اور اگرچہ یہہ امر
احاطہ تحریر مین نہ آیا مگر اونہون نے ظاہر کیا کہ ہماری لڑکیان جو غیر نسلونمین
بیاہی جاوینگی ستی نہون گی ہر ایک شخص جو ارتکاب ستی مین مدد کرے یا اوسکے
امتناع مین کوشش نکرے بطور معاون مجرم متصور ہوکر لایق سزا ہوگا راج
جے پور مین پہلے سے ستی زیادہ نہین ہوتی تہین مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب
کی راے کل وحشیانہ وظالمانہ حرکات کے خلاف تہی اور انسداد حاکمانہ کیواسطے
صرف ایسے قانون کا جاری ہونا ضرور تہا وقت اجراء اس حکم سے مہاراجہ صاحب
کے با اختیار ہونے تک پانچ برس کے عرصہ مین صرف ایک عورت اپنے بچے
کی نعش کے ساتہہ ستی ہوئی تہی پنچ سرداران نے فوراً اپنے حکم کی تائید کی لوگ
متعلقہ گرفتار ہوئے مگر چونکہ مرتکبان جرم سکنائے علاقہ مارواڑ تہے اور قوانین
جے پور سے واقف نہ تہے سزا سخت نہ دیگئی اسواسطے صرف مختلف میعادونکی
قید یعنی چہہ برس سے دس برس تک کی سزا دیگئی ۔

بردہ فروشی وتجارت غلام وکنیز جو اوسکے اصل معنی ہین اوسطرح کے راج
جے پور مین نہین ہوتی تہی کہ قانون مجریہ ۱۸۳۹ء سے موقوف ہوچکے تہے
البتہ ایسے لوگ تو اکثر ہین جو اپنے قرضخواہون کی نوکری بطور غلام اپنی خوشی
سے کرتے ہین اور خانگی غلام بہی مثل دیگر اطراف ہندوستان ہین بردہ فروشی
اور انسان کو مثل حیوانات خرید و فروخت کرنا راجپوتون کو ہمیشہ ناپسند تہا
اب حسب ہدایت میجر لڈلو صاحب کمال تاکیدی احکام جاری ہوئے اور ملک

مگر انقضاء مدت پر معلوم ہوا کہ واقعی آمدنی اس تکدمہ سے کم ہوئی -
بوجہہ بیماری کرنل سدرلینڈ صاحب کو کیپ آف گوڈ ہوپ کو جانا پڑا میجر تھورسبی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوئے اور میجر لڈلو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مارواڑ جے پور کو تبدیل ہو کر ۲۴ - جنوری ۱۸۴۳ء سے کام کرنے لگے -

केपआफगुड

लडलो

میجر لڈلو صاحب نے ابتداء ہی آئینی رسمیات و طریقے جو اگرچہ انگریزون کی نظر مین ازبس بیرحم و ناپسندیدہ ہین مگر مدت کے رواج سے مراسم مذہبی مین داخل ہوگئے ہین اور راجپوت لوگ بوجہہ اتفاقی باہمی اون کو ترک نہین کر سکتے تھے موقوف کرنے مین کوشش کی ستی و بردہ فروشی اور بہاٹ چارنون کو شادی دختران پر تیاگ بطور خیرات زر کثیر دینا جس سے دختر کشی نے رواج پایا رسمیات بطریق مذکورہ ہین میجر لڈلو صاحب نے پنج سرداران جیپور سے ستی کے باب مین رائے لی راجاوت بہوپت سنگھ ٹہاکر جہلائے کہ مسند راج کا حقدار اول اور راج کا معزز سردار ہے رسم ستی کو فی الفور متروک کیا اور چند دیگر ٹہاکرون کی یہی رائے تھی میجر تھورسبی صاحب نے سوچا تھا کہ سرکار انگریزی کا کل غیر ریاستون سے جو طریقہ عام کارروائی کا جاری ہے اوس سے خلاف ورزی نہ کیجاوے اور منشاء عہدناموجات کے خلاف عمل کر کے مرافعہ کی گنجایش پیدا کیجاوے چونکہ سرکار انگریزی کو ان ریاستون کا بنا بوجہہ ملکفول کرنے اونکی خود اختیاری کے کوئی قانون انسداد جرایم جاری کرنیکا منصب نہین ہے پس اگر کوئی علانیہ بحث کیجاوے تو اوسکے نتایج بہتر ہونگے اور اونکے خلاف ورزی سے جن جرایم کا انسداد چاہتے ہین اونمین

त्याग

سنہ ۱۸۶۱ء مین میجر تہور بسی صاحب نے سہ سالہ بندوبست کیا چونکہ اونکو
بضرورت انصرام کاروبار عہدہ کے بیرونجات مین جانیکی فرصت نہوئی اور
اچھے آدمی تجربہ کار معاملات بندوبست ومعتمد میسر نہ آئے اونکو ریاست کی
قواعد مستمرہ پر عمل کرنا پڑا دو طرح کے اقرارنامجات تحریر ہوئے اول اون
پرگنات سے جنکی پیداوار بالکل موسمی بارش پر موقوف نہین ہے اور جنمین
دونون فصلون کی پیداوار ہوتی ہے دوسرے وہ جنمین صرف ایک فصل
ہوتی ہے اوراس سبب سے وے بالکل بارش پر منحصر ہین اونکے پٹہ جات
شرطیہ ہوئے۔

کسی پرگنہ مین ممکن نہوا کہ کاشتکار خود زمین کا پٹہ لیوین اور نہ یک فصلی
پرگنون مین ٹہیکہ داران نے چند سال کا ٹہیکہ منظور کیا اس صورت مین میجر
تہور بسی صاحب نے اس شرط سے ٹہیکہ جات مقرر کیے کہ پیداوار کم ہو
تو ٹہیکہ دار کو دس فیصدی کی منہائی مجرا ملی اور پیداوار اچھی ہو تو جو کچھ
ٹہیکہ دار شرائط مندرجہ پٹہ سے زیادہ وصول کرے اوسکی دس فیصدی
سے زیادہ مین سے نصف راج لیوے اس بندوبست سے سالہا آئندہ
کی آمدنی کا تکلمہ علاوہ آمدنی نمک سانبہر کے کہ پچاس ہزار تہی اس تفصیل
سے ہوا۔

اول ۱۸۶۱ء لکھہ ۱۱٫۱۱٫۱۱
دوم ۱۸۶۲ء لکھہ ۱۱٫۱۱٫۱۱
سوم ۱۸۶۳ء لکھہ ۱۱٫۱۱٫۱۱

آدمی دیگر مقتول و مجروح ہوئے جےپور کی فوج بہی ملازمان برگڈ سے بازی
بد کر خوب لڑے مگر اس شکست سے حملہ آورونکی ہمت مین کمی نہ آئی قلعہ کا لک
جیپور کے توپخانہ کے قابو کا نہین تہا اسواسطے تجویز ہوئی کہ نصیر آباد سے قلعہ
شکن توپین منگائی جاوین اور اون کے آنے تک جن مقامات کو لے لیا ہی
اونپر قابض رہین مگر نصیر آباد کا توپخانہ صرف دو یا تین منزل چلا تہا کہ کشن سنگہ
نے بلا شرط قلعہ خالی کر دیا قرین قیاس تہا کہ راجی صاحبہ اور اون کے متوسل
جو در پردہ مرتکب شور و فساد ہوئے تہے اپنی کوششون کی ناکامیابی سے
مایوس ہو کر آیندہ کو کچھہ نکرینگے مگر ایسا نہوا ایک فتنہ کا انسداد ہوئے دیر
نہوئی تہی کہ دوسرا ویسا ہی بیہودہ اور برپا ہوا اور ہر ایک کا مقصد
راول کی بے اختیاری تہا جولائی ۱۸۴۳ء مین بحالت عدم موجودگی میجر
تہورسبی صاحب کہ کہیتڑی کو گئے تہے قریب سو کس سے زیادہ پردیسی فغانون
نے جو سرکاری فوج کے ساتھہ آئے تہے یکبارگی شورش کر کے بلا امتیاز
کل کو مارنا شروع کیا مقصود یہہ تہا کہ فساد کر کے حکومت مین انقلاب
پیدا کرین حسنات اتفاق سے ٹہاکر لچھمن سنگہ فی الفور موقع پر پہونچا
اور مفسدون پر حملہ کر کے بعض کو مار ڈالا اور باقی ماندہ کو گرفتار کر لیا
دو سرغنون کو توپ سے اوڑا دیا اور راجی صاحبہ کے بہائی کو جسنے انکو
نوکر رکہا تہا آتھہ برس کیواسطے جلا وطن کیا گیا یہہ فساد بہی ضعیف الطبع
اور ناخواندہ عورتون کی حکومت مین انتظام ریاست سپرد کرنے کی
بدتدبیری کی ایک نظیر ہے ۔

कालक قلعہ کالک پر کہ جےپور سے بیس میل مغرب مین واقع ہے اور اوس نواح کا مالک
اور سا نبہر کا جہیل اوس سے دبے ہوئے ہین قبضہ کرلیا وہان کا
قلعہ دار ناتہاوت تہا اوس نے تین ہزار روپیہ نقد اور چند کہنگاروتون
کے دیہات کا غلہ لیکر کشن سنگہ و بشن سنگہ رشتہ داران میگہہ سنگہ کو قلعہ خالی کردیا
جن لوگون نے یہہ سازش کی بمقام پشکر قریب اجمیر جمع ہوئے تہے اور
چند ٹہاکران مارواڑ جن کی جےپور کے کہنگاروتون سے قریب رشتہ داری
تہی اور بحسب ضرورت فریقین ایک دوسرے کی مدد کرتے تہے اون کے شامل
ہوئے تہے اس وجہہ سے کہ اگر جےپور مین کہنگاروت جمع ہوتے تو فوراً معلوم
ہوجاتا اور نگرانی کامل رکہی جاتی بشن سنگہ کے ساتہہ کیواسطے مارواڑ کے
لوگ فراہم ہوئے ۱۵ - نومبر ۱۸۴۱ع کو قلعہ پر یکایک قبضہ کرلیا اور جمعیت قلعہ
کی کمک کیواسطے سواران مارواڑ کا گروہ کثیر کالک سے مغرب مین مارواڑ
اور کالک کے درمیان جمع ہوا -
میجر تہوربسی صاحب نے بفور استماع خبر مع کل فوج جےپور کی جاکر قلعہ کا محاصرہ
کیا اس قلعہ کا موقع از بس مہیب و دشوار گذار معلوم ہوا مگر اوسکے استحکام
و قابلیت کا حال فتح کیوقت تک صحیح معلوم نہوا میجر فوسٹر صاحب کا برگیڈ جہونجہونون
سے آکر شامل ہوا موضع کالک جو قلعہ کے نیچے دامن کوہ پر واقع ہے فوراً
لے لیا کہڑے پہاڑ پر واقع ہونے سے قلعہ کی فصیل کا توڑنا غیر ممکن تہا اسواسطے
حملہ کرکے لینا چاہا مگر مضبوطی قلعہ اور بلندی موقع کی وجہہ سے پس پا ہوا
خود میجر فوسٹر صاحب اور اون کے دونون بیٹے مجروح ہوئے اور تیس سوار

بحساب چار لاکہہ روپیہ لینا منظور کیا بعد ران حال سانبہر راج کو سپرد کر دیا اور برگیڈ شیخاواٹی کو فوج انگریزی متصور کرکے اوسکا خرچ اپنے ذمہ لیا اور خراج مین سے اوسکا خرچ ادا کرنیکا حکم دیا اس سے فوج خرچ شیخاواٹی بہی کہ از بس ناپسندیدہ تہا یکبارگی موقوف ہو گیا۔

کورٹ آف ڈائرکٹرس نے اس تجویز کو منظور کرکے علاوہ اوسکے بذریعہ مراسلہ یکم نومبر ۱۸۴۳ء یہہ بہی ہدایت کی کہ ریاست کو خفیف مصارف سے بچانے کے واسطے مناسب ہے کہ خراج سرکاری باقی رکہکر قرضہ واجب الاداء ساہوکاران یکبارگی ادا کر دیا جاوے کہ اسمین ہمکو سواے سود کے اور کچہہ نقصان نہین ہے۔

اس فیاض حکم کے پہونچنے پر جےپور بلکہ کل راجپوتانہ بہت خوش و شکر گذار ہوا اسکو سرکار انگریزی کی بیغرضی اور خیر خواہی ریاست کا یقین کامل ہو گیا اسلئے بقایا خراج جو بفور ثبوت گرانی وزیر باری راج دریا دلی سے معاف کیا گیا بہ تعداد ۴۶ لاکہہ ۰۰۰ تہا اسپر بہی ماجی صاحبہ اور میگہہ سنگہ راول کی پیچ کنی اور اپنے بااختیار ہونے کی تدبیرون سے باز نہ آئے شہر کے مجرون کی ترغیب سے ہنڈون مین ایک پلٹن باغی ہوئی اوسکے مقابلہ کے واسطے فی الفور جےپور سے راج کی فوج جو بسبب بے اعتباری بخشی منالال راول کے محکوم کی گئی تہی متعین ہوئے شہر کی پلٹنین وفاداری مین مستقل رہین باغیون نے دیکہا کہ کوئی اور شریک نہین ہوتا مجبور ہتیار ڈالدئے اور تنخواہ لیکر موقوف ہوئے چند روز بعد ماجی صاحبہ نے بہ اتفاق میگہہ سنگہ

نابالغی مین اختیار انتظام ریاست میرے ہاتھہ مین رہے تو کل بقایا رخراج یکمشت ادا کر دونگی اور آیندہ کیواسطے کفالت دونگی خراج سالانہ تین لاکھہ روپیہ مصارف برگڈ شیخاوائی اور ترقی پیداوار سانبہر تیرہ لاکھہ روپیہ سالانہ کا مطالبہ ہے اس صورت مین اگر سرکار انگریزی کیطرف سے مدد ونرمی نہ کیجاوے تو سرکار سے اتفاق کرنے کی وجہہ سے یہہ راج ایسی تباہی و زیر باری مین آویگا کہ اوس سے سبکدوش ہونا مشکل ہوگا میجر تھورسبی صاحب اور کرنل سدرلینڈ صاحب کی درخواست منظور ہونے سے پیشتر گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ ۲۲- مارچ ۱۸۴۱ع ضرور سمجھا تھا کہ اسقدر آمدنی کثیر کے نقصان اوٹھانے کی ضرورت شدید بوجہہ معقول لکھی جاوے اور یہہ بھی حکم دیا کہ پس انداز آمدنی کے حساب مین نہ فقط ضروریات ریاست پر بلکہ مصارف ترقی پر بھی جو عموماً وظاہراً لابدی سمجھے جاوین لحاظ رکھنا چاہیے اور ہمکو یہہ بھی منظور رہے کہ بندوبست جدید مین برگڈ شیخاواٹی کے برقرار رکھنے کی جو تجویز کیجاوے گی اوسے بھی ہم خوشی سے منظور کرینگے۔

کورٹ آف ڈائرکٹرس کو بھی جمع خرچ جے پور کی نسبت وہی فراخدلی مدنظر ہوئی اور حکم دیا کہ جس تاریخ سے مناسب ہو بقایا رخراج ذگی ریاست معاف کیاجاوے۔

اسواسطے سال آیندہ مین گورنر جنرل صاحب نے بذریعہ مراسلہ ۸- جولائی ۱۸۴۲ع معافی بقایا رخراج کی ضرورتون کو تسلیم کر کے اور میجر تھورسبی صاحب کی درخواست مین جاے اعتراض نہ دیکھکر یکم نومبر ۱۸۳۰ع سے خراج سالانہ

سابق مین بجاے لفٹنٹ کرنل لوکٹ صاحب شیخاواٹی مین فوج کے ساتھہ ر
تھے اور تحقیقات واقعات قتل بلیک صاحب کی کمیشن مین شریک تھے اس
سبب اونکو ہر فریق کے لوگون سے بخوبی واقفیت تھی علاوہ اسکے معاملات
مال مین اچھا سمجھتے تھے اور کاروبار نظم ونسق مین اونکو بڑا علم تھا اسوجہہ سے
وے پنچایت سرداران کے افسر ہونیکے ہر طرح لایق تھے ۔

میجر تھورسبی صاحب نے اول ہی کل سرشتہ جات راج کے ملازمون کی حاضری
لی اس غرض سے کہ جہانتک بمقتضاے اجراء کار ممکن ہو مصارف کم کرین
نجیبون کی پلٹنین پانچ مین سے دو کم کرکے تین رکھی گئین اور ہر ایک پلٹن
مین بجاے پانچ کے دو دو توپ رہین اس سے چالیس ہزار روپیہ سال
کے خرچ کی تخفیف ہوئی ۴۱۹۵ سلح پوش تنخواہ دار دو لاکھہ روپیہ سالانہ
کی بہی تخفیف ہوئی سواران و پلٹن تلنگان و افواج متعینہ قلعات جنکی معاش
مین زمین تھی سب برطرف نہین کی ہوئی مگر علاوہ بریگیڈ شیخاواٹی کے جسکا ذکر
شیخاواٹی کے حال مین ہوگا اس تخفیف سے صرف ساٹھہ ہزار سالانہ کا خرچ
کم ہوا دار الریاست مین دیوانی اور فوجداری کی عدالتین مقرر ہوئین
کہ اوسوقت سے ابتک حسب خواہش عوام وبہ اسلوبی تمام کام انجام دیکر
بہت فائدہ پہونچاتے ہین محاصل سایر کی ترمیم ہوئی اور کوٹھیار کا خرچ جو
راجپوتانہ کی ریاستون مین بہت ہوتا ہے کم کیا گیا اول سال مین میجر تھورسبی
صاحب کو دستور ٹھیکہ پرگنات موقوف کرنے اور بندوبست مالگذاری کرنے
کی فرصت نہوئی اوس سمت مین جو ستمبر سنہ ۱۸۴۶ء مین ختم ہوا ملک کی آمدنی

نگرانی نہونے سے خود مختار ہوجاوینگے اونکی صلاح و اجازت کے بغیر کام کرینگے
اور بلا منظوری اونکے احکام جاری کرینگے اسواسطے پنچایت کو ہدایت کی کہ
تمہارا یہہ کام ہے کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے تحت مین کام کرو اور تدبیرات
مفید ریاست مین اونکو اپنا افسر سمجھو اور صاحب موصوف اپنی خدمت کی
انجام دہی مین صرف سرکار انگریزی کو جوابدہ رہین یہہ ہدایت ہونیکے بعد
اجراے کار ریاست مین کوئی مشکل پیش نہ آئی ۔
یہہ خیال مین نہین آسکتا تہا کہ ماجیصاحب جو بوجہہ والدہ فرمان رواے آیندہ
ہونیکی با اختیار تہین اوس اختیار کو جد و جہد کئے بغیر چہوڑ دینگی اونہون نے
پنچایت سے علانیہ مخالفت کی اور ہر فرقہ کے لوگون کو پنچایت کی تحقیر اور عدم
تعمیل پر آمادہ کیا پنچایت کو بے اختیار کرنے کیواسطے ٹہاکر میگہہ سنگہ ڈگی والا
سے سازش کی کہ وہ پانچ ہزار آدمی کی فوج لیکر بحیلہ لانے خریطہ اسمی میجر
روس صاحب کے جے پور کو آیا اوسکی یہہ حرکت صرف ماجیصاحبہ کی حمایت سے
تہی کہ وے اپنے فریق کے آدمیون کو پنچایت مین داخل کرنے اور اپنے حقوق
با اختیاری کو ثابت کرنے مین ساعی تہین ۔
زبردست فوج مثل برگڈ شیخاواٹی کو بہ تحت حکومت پنچ سرداران رکہنا ضرور
ہوا ٹہاکر لچہمن سنگ فوج لیکر میگہہ سنگہ کے مقابلہ کیواسطے عازم ہوا وہ ڈو ڈو
کو چلا گیا وہان برگڈ شیخاواٹی نے برابر سے آکر اوس مجمع کو منتشر کر دیا میجر
روس صاحب کو بوجہہ بیماری جے پور سے جانا پڑا اور میجر تہورسبی صاحب
نے مقرر ہوکر ۱۴ - اگست ۱۸۳۹ع کو اہتمام کار شروع کیا تہورسبی صاحب

راول صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے محل مین جاکر ملاقات کی۔ ماجی صاحبہ نے جو
سابق مین بموجودگی راول مخاطب نہوئین تہین بذات خاص پردہ مین آکر کرنل
سدرلینڈ صاحب سے گفتگو کی جو حال راول سے کہا گیا تھا وہی اون سے کہا گیا اور علاوہ
اوسکے یہہ بھی کہ آیندہ آپکو انتظام راج مین مداخلت کرنیکا اختیار نرہیگا اسپر ڈری از حد
ناراض ہوئین اور جیساکہ پیشتر سے معلوم تہا ملاقات رنجش کے ساتہہ ختم ہوئی۔
اب سردارون کی پنچایت کا مقرر کرنا باقی رہا چنانچہ میجر روس صاحب نے راول
اور اوسکا بہائی ٹہاکر لچہمن سنگہ اور ٹہاکر جہلارکہ بروے وراثت حقدار مسند
ریاست ہے اور دو شخص دیگر کہ سب زبردست اور اعلےٰ درجہ کے سردار تھے
تجویز کئے میجر روس صاحب کی یہہ تجویز بہت صحیح تہی اس غرض سے کہ پنچایت مین
مقرر و با اختیار ہونے سے یہہ زبردست لوگ راجپوتانہ کے تجربہ جدید مین ہماری
طرف ہوجاوینگے اور چونکہ عظیم الشان راج کے انتظام کی کل ذمہ وری اور
جوابدہی صرف ایک صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے سرپہ ہوگی لازم ہے کہ شرکاء
کونسل کو اتنا زیادہ اختیار نہوکہ باہم نزاع اور فساد کرین اور انتظام مین خلل
واقع ہو مگر کرنل سدرلینڈ صاحب کا یہہ منشاء ہوا کہ پنچایت کو زیادہ اختیارات
دیکر زبردست اور وسیع العمل کیا جاوے یہہ شکل البتہ پنچایت مجوزین قانون
کیواسطے بہتر ہوتی مگر انتظام عملی کیواسطے کہ زبردست و کارگر ہونیکی غرض ہے
یا اختیار مطلق ہونا چاہیئے ایسی تجویز کارآمد نہین ہے۔
میجر روس صاحب نے اول ہی پنچایت کو اجازت دی کہ بہ اختیار خود کام کرین
مگر کرنل سدرلینڈ صاحب کو اوسکے نقص معلوم ہوگئے کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی

ہوا اور بجائے جزوی اور متامل نگرانی کے جو ابتک ہوئی تھی قوی تر مداخلت
کرنا قرار پایا لفٹنٹ کرنل سدرلینڈ صاحب رزیڈنٹ گوالیار راجپوتانہ مین ایجنٹ
گورنر جنرل مقرر ہوئے اونکو اس باب مین اختیار کلی حاصل ہوا بذریعہ مراسلہ
یکم اپریل ۱۸۳۹ع گورنمنٹ نے لکھا کہ دستورات خواستگار استحقاق مداخلت کاروبار
راج جےپور کی حرص کو قبول کرنے کی تدبیر سے ہمکو تجربہ کامل ہو چکا ہے اور
اس باب مین تجویز قطعی کرنیکا وقت آگیا ہے کہ نظم و نسق راج مین چند سال تک
زیادہ اختیار کا مستعمل ہونا موجب بہبودی ملک ہے یا نہین جےپور پہونچتے ہی
کرنل سدرلینڈ صاحب نے ایجنسی جےپور کے بالاستقلال جاری رہنے کی درخواست
کرکے راول سے کہا کہ باوصف امداد و اعانت سرکار انگریزی ابتک راج مین
کچھہ ترقی نہین ہوئی اور تمہاری زیادہ تر امداد کی درخواست کرنے سے ثابت
ہے کہ تم سے سب لوگ ناراض ہین اب انتظام کی تین صورتین ہین یا تو سرکار
انگریزی بالکل علیحدہ ہو جاوے جب مثل سابق ابتری و خرابی انتہائی درجہ
کو پہونچے تب حکام انگریزی کے از سر نو آینکی ضرورت ہو یا مثل ناگپور اس راج
کا بھی اختیار کلی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہو اور وے بطور منتظم خود کام کرین
یا جسطرح ریاست کچھہ مین بہ تحت کرنل پوٹینجر صاحب بڑا فائدہ ہوا ہے صاحب
پولیٹکل ایجنٹ بذریعہ پنچایت سرداران محدود اختیارات کا استعمال کرین مجھکو
تیسرا طریقہ کہ راجپوتون کی خواہش کے موافق ہے پسند ہے راول نے بھی
اسی طریقہ کو پسند کیا لازم آیا کہ ماجی صاحبہ کو بھی اوس انقلاب سے جو انتظام
ملک اور خود اون کے منصب مین ہونیوالا تھا آگاہ کیا جاوے بلا موجودگی

लैफ्टकरनल रैलैन्ड

नागपुर

कच्छ पोटिंजर

حکم سے مطلق انکار کیا جب نصیرآباد کی فوج نے جاکر دبایا تب اونہون نے
اطاعت اختیار کی باجی صاحبہ نے راول کو مہر دینے سے انکار کیا اور
دسہرہ پر تلوار نہ لیجانے دی سرکار انگریزی کیطرف سے مقرر ہونیکی وجہ
سے لازم آیا کہ راول کی صاحب پولیٹکل ایجنٹ مدد کرین مگر اس بات پر
بہی کمال لحاظ تہا کہ عوام کے نزدیک سرکار انگریزی کا منشا صرف بہتری
ریاست پایا جاوے نہ کہ طرفداری کسی خاص فریق کا —
درباب خراج وپیداوار راج جسکی تحقیقات کیواسطے مقرر ہوئے صاحب
نے لکہا کہ منجملہ پانچ لاکہہ روپیہ کے جو حال مین وصول ہوا ہے ساڑہے تین
لاکہہ روپیہ سال آیندہ کی جمع پر بطور قرض لیا ہے پس راج کی آمدنی سے
صرف ڈیڑہ لاکہہ آیا ہے بقایا خراج بقدر بیس لاکہہ ہے اور ساہوکارونکا
قرضہ ساڑہے آٹہہ لاکہہ آمدنی سالانہ ساڑہے تیئیس لاکہہ ہے اور خرچ
سالانہ بتیس لاکہہ سال گذشتہ مین صرف بیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی ہوئی
اس صورت مین اگر حسب تجویز کرنل الویس صاحب خراج مین دو لاکہہ
ہوکر آٹہہ لاکہہ سے صرف چہہ لاکہہ رکہا جاوے تو بہی بہت کم سکدوشی
ہوگی ڈہائی لاکہہ کے خرچ مین کمی ہوسکتی ہے اور چار پانچ لاکہہ کی جاید اد
ضبط ہوسکتی ہے اسواسطے راج کو زیرباری سے بچانے کیواسطے صرف
یہی تدبیر مناسب ہے کہ عمدہ انتظام اور خبرگیری سے آمدنی زیادہ کیجاوے
یہہ امر حکام انگریزی کی دست اندازی کئی بغیر نہو سکیگا —
اب سرکار انگریزی کو معاملات جے پور مین بڑا انقلاب پیدا کرنا منظور

مراسلہ ۱۷- فروری ۱۸۲۶ء تحریر کیا کہ اگر خراج گران ہے اور ایک ثلث
नरेबिलकोर्ट फडेर कटर्स
آمدنی راج سے بھی زیادہ ہے تو حسب منشاء حکم انریبل کورٹ آف ڈائرکٹرز
جب بالکلیت ریاست ایصال اوسکا غیر ممکن ہو جاوے کلی یا جزوی معاف
کر دیا جاوے۔
مگر ریاست کی آمدنی حال و قابلیت اضافہ و مصارف ضروری کے دریافت
کرنیکا کوئی ذریعہ نہ تہا اسواسطے نواب گورنر جنرل صاحب کو میجر الویس صاحب
کی تجویز منظور کرنی پڑی اور جے پور کی آمدنی و خرچ کی تحقیقات کیواسطے
ایک صاحب انگریز مسٹر روس صاحب متعین ہوئے حسب مراسلہ مورخہ
मिस्तर रौस
۱۶- اکتوبر ۱۸۳۸ء نواب گورنر جنرل صاحب نے اونکو لکہا کہ ہمکو آپکی
دانشوری سے امید ہے کہ آپ کاروبار راج مین دست اندازی کرنے
سے کہ سابقًا بالکل بے فائدہ بلکہ مضر ہوئی تہی پرہیز کرینگے اور یقین ہے
کہ آپ کا تقرر جو بضرورت تخفیف خراج ہوا ہے مرغوب العوام ہوگا بتاریخ
۲۹- ستمبر ۱۸۳۸ء میجر روس صاحب جے پور مین داخل ہوئے اور دیکہا
کہ راج جے پور جسطرح سابق مین کئی فریقون مین منقسم ہو رہا تہا اوسیطرح
اب بہی منقسم ہے ماجی صاحبہ تو راول کے با اختیار ہونے سے ازحد ناراض
تہین اور اوسکو بیدخل کرنے مین وہی تدبیرات کر رہی تہین جو اوسکے
باپ کی بیدخلی مین کارگر ہوئین اون تدبیرون کے شروع مین [illegible] فوج
کی بغاوت ہوئی تہی چنانچہ اب بہی وہی ہوا رامگڈہ مین دو پلٹنون نے فساد
کیا اور وہان ہی دو ہزار ناگے اون سے شامل ہو گئے اور اطاعت

ہوئی اور جہوتہارام وحکم چند کیواسطے حبس دوام قلعہ چنار مین اور دیگر
مجرمون کیواسطے مختلف میعادون کی قیدین تجویز ہوئین۔
سرکار انگریزی کے واجبی غضب سے کہ بہ پاداش ایسے جرم سنگین کے کہ خود
گورنر جنرل صاحب کے قایم مقام صاحب ایجنٹ پر عین محل کے دروازہ مین
بلا اشتعالک اور کسی وجہہ کے حملہ ہوا ضرور انتقام واجب تہا راجی صاحبہ اور
راول دونون کو بڑا خوف ہوا اور احتمال ہوا کہ شاید راج ضبط ہوجاوے
قلعہ کا خزانہ کہولدیا اور رفع ناراضگی کیواسطے چہتیس ۳۶ لاکہہ روپیہ بقایا خراج
یکمشت ادا کردیا بعد ازان اس مقدمہ مین کچہہ کارروائی نہین ہوئی اور نہ
کاغذات موجودہ ایجنسی سے کچہہ ثابت ہے۔
چہتیس ۳۶ لاکہہ روپیہ یکمشت بصیغہ خراج خزانہ سے نکلنے پر ریاست مین تنگی
ہوگئی علاوہ آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ خراج کے اوس زمانہ مین جے پور سے
ساڑہے چار لاکہہ روپیہ سالانہ برگڈ شیخاواٹی کا خرچ لیا جاتا تہا اور جہوتہارام
کے انتظام مین ملک مفلس اور ریاست زیر بار ہوگئی تہی اب سبکدوشی مشکل
نظر آئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے نزدیک انسداد فضول خرچی کیواسطے
جے پور مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا متعین ہونا ضرور متصور ہوا مگر چونکہ
سابقًا ایجنٹ کی تعیناتی سے انواع دقت و خرابیان پیدا ہوئین تہین گورنمنٹ
کو اسمین شبہہ ہوا کرنل الویس صاحب نے لکہا تہا کہ بقایا خراج وصول
کرنے اور ریاست کو قرضہ سے سبکدوش کرنیکا صرف یہی ایک ذریعہ ہے
کہ انتظام ریاست خود صاحب پولیٹکل ایجنٹ کرین مگر گورنمنٹ نے بذریعہ

चनार

[illegible]

کہ فساد کی تجویز جہوتہارام اور اوسکے بہائی امرچند اور ہدایت اللہ خان اور
چند متوسلان خاص کے سوائے اور کسی کو ظاہر نہوئی تہی ۔
اسوقت راول نے بڑی مستعدی ظاہر کی ایجنسی کو جہان بلیک صاحب
کی نعش پہونچ گئی تہی اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے زخمون پر مرہم پٹی
ہو رہی تہی کسیطرح کا پیغام بہیجنے سے پہلے راول نے پہرہ والہ مینہ ہای
اصل قاتلون کو گرفتار کرکے مندر کے آگے پہانسی دیدی اور کل شرکاے
مفسدہ کی گرفتاری مین سعی کامل کی ۔
سرکار انگریزی سے کل حالات کی تحقیقات اور مجرمون کی سزا دہی کیواسطے
کمیشن مقرر ہوئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ جہوتہارام اور حکم چند اوسکے بہائی
نے راول کو متہم کرنے کیواسطے یہہ خونریزی کرائی تہی ساہ شیولال گماشتہ
اور فتح لال خلف جہوتہارام کی نسبت بحالت عدم موجودگی جہوتہارام و حکم چند
کہ قلعہ دیوسہ مین قید تہے جے پور مین اہتمام فساد اور مفسدون کا اطمینان
کرنا ثابت ہوا دیوان امرچند اور اوسکے نائب امرچند بہوسہ کی نسبت آغاز
فساد کا بندوبست کرنا ثابت ہوا اور بخشی منالال کی نسبت فوج کو جو پہلے سے
راجی صاحبہ کیطرف تہے متفق رکہنا پایا گیا ۔
کمیشن نے عرصہ تک تحقیقات کی اور جہوتہارام ۔ حکم چند جو قبل صدور حکم
مرگیا ۔ امرچند ۔ ہدایت اللہ ۔ ساہ شیولال ۔ مانکچند بہوسہ کیواسطے
سزاے پہانسی اور دیگر مجرمون کی نسبت مختلف میعادون کی قیدین تجویز
کین مگر اخیر مین بحکم گورنمنٹ صرف دیوان امرچند اور ہدایت اللہ کو پہانسی

कमिशन

روکا اور نہ کسی کو معلوم ہوا کہ کون جاتا ہے اور دیگر دو صاحب پہلے ہی گہوڑون
پر سوار ہوکر شہر سے نکل گئے تہے بہت دیر بعد مسٹر بلیک صاحب ہاتہی پر سوار ہوئے
قاتل کا شہرہ پہیل گیا ماجی صاحبہ کی طرف کے لوگ بافسری ہدایت اللہ خان دروازہ
پر جمع ہوکر فساد معلومہ کیواسطے تیار ہوئے جسوقت مسٹر بلیک صاحب خون آلودہ
برہنہ شمشیر ہاتہ مین لئے ہوئے اور خون افشان کپڑے پہنے ہوئے باہر نکلے
تب مشہور ہوا کہ اونہون نے صغیر سن مہاراجہ صاحب کو مار ڈالا ہے جو کچھہ
کسی کے ہاتہ مین آیا وہی لیکر سب نے یکبارگی اون پر حملہ کیا اس ارادہ سے
کہ شہر سے باہر نکل جاوین اونہون نے ہاتہی کو دبایا مگر دروازہ بند پایا خواصی
مین چپراسی تہا وہ مارا گیا اور فیلبان زخمی ہوا مجبور ہوے ہاتہی کو ایک مندر
کے برابر لگا کر اوسکے برآمدہ مین چڑہ گئے اور صحن کے اندر جاکر کواڑ بند کر لئے اس
مندر کے دروازہ کے قریب مینون کا پہرہ رہتا تہا اونہون نے گو سبب فساد
کچھہ معلوم نہ تہا سب سے مار مار کا غل سنا اور دیوارون پر ہوکر مندر مین جاکر
بلیک صاحب کو قتل کیا اور نعش کو بازار مین ڈالدیا کہ وہان اوسکی اور بہی
ذلت ہوئی تین چپراسی اور ایک چہتری بردار اور ایک فیلبان مارے گئے
جسوقت یہان یہہ حال ہو رہا تہا جواہر سنگہ راؤ منوہر پور فوج لیکر محل پر پہونچا
وہان راول اور دیگر سردار جمع تہے اونہون نے دروازے بند کئے منوہر پور
والون نے کہولنے مین جہد کیا جب راول کے ہمراہیون نے مقابلہ کیا تب
باز رہے اور اسوجہہ سے کہ کوئی مارنے کو باقی نہین رہا اور نہ مفسدون
کا ارادہ شہر مین اچہی طرح مشہور ہوا تہا زیادہ فساد نہوا ایسا معلوم ہوتا ہے

غرض راول کو بصراحت متروک العوام ثابت کرنے کیواسطے اس تجویز پر عمل کیا
گیا علی العموم ہندوستان مین مشہور تہا کہ فلان روز فساد ہونیوالا ہے مگر مطلع
فساد ظاہر نہین ہوا تہا ورنہ حکام انگریزی خبر پاکر انتظام کرتے عوام کا دل
فساد کیواسطے مستعد تہا چنانچہ خفیف اشتعالک سے کمال سخت اور مہلک
نتائج کے ساتھہ برپا ہوا۔

تحقیقات مابعد اور مراسلات گرفتار شدہ سے تحقیق ہوا کہ اس سازش کا بانی
مبانی جہوتہا رام تہا قرار پایا تہا کہ اوسکا رشتہ دار دیوان امرچند بدمعاش
لوگون کو نوکر رکہکر اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل پر حملہ کرکے آغاز فساد کرے جب
شہر مین شورش ہوجاوے تب جواہر سنگہ خلف چمن سنگہ ٹہاکر ساپواڑہ کہ راؤ منوہر
پور کا رشتہ دار ہے راؤ مذکور کی حویلی واقع جے پور سے مسلح جمعیت لیکر سیدہا محل
مین آجاوے اور صبح کے وقت ماجی صاحبہ کے فریق کے اور لوگ راول کو
مار ڈالین گورنمنٹ کا حکم راول شیو سنگہ کو انتظام ریاست سپرد کرنے کیواسطے
صادر ہوا تہا اوس سے دربار کو مطلع کرنے کے واسطے بتاریخ ۴۔ جون سنہ ۱۸۳۵ء
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مع اپنے اسسٹنٹ مسٹر بلیک صاحب اور دو دیگر
صاحبون کے محل مین آئے جسوقت صاحب موصوف واپس چلے تب ایک شخص
نے عقب سے برہنہ شمشیر سے اون پر حربہ کیا اور تین ضرب مارکر مجروح شدید
کردیا مسٹر بلیک صاحب نے اس قاتل کو گرفتار کرلیا تلوار چہین کر اور مشکین باندہ
کر تیار پالکی پر ڈالکر جیلخانہ کو بہیجدیا۔

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو سواری پالکی ایجنسی کو روانہ کیا راستہ مین نہ کسی نے

اور اوسکے متوسلون کو خارج کیا اور راول کو مختار مطلق کیا ملک کے انتظام
آیندہ کی تجویزین پیش ہوئین -

سرکار انگریزی کے متزلزل اور متحمل تدبیر کے نتایج بدجسقدر پہلے مخالفون کی
سرکشی سے پیدا ہوئے تہے اوس سے زیادہ شرارت کے ساتہہ بشکل ہلاکت مسٹر
بلیک صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل اور مجروحی خود صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل کے پیدا ہونے والی تہی ظاہر ہے کہ جے پور مین ہر انقلاب سے پیشتر
فساد ہوا تہا اور ہر فساد کے بعد سرکار انگریزی کی تدبیر بدل گئی گویا ہر مرتبہ
تبدیلی تدبیر کا باعث فساد ہی تہا اس صورت مین عجب نہین ہے اگر فریق متعلق
زنانہ ڈیوڈہی نے براہ حماقت و شرارت امید کی ہو کہ صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل سے راول کو موقوف کرانیکا تحقیق ذریعہ شہر مین فساد کرانا ہے اور
یہہ خیال کیا ہو کہ جسطرح سابقاً بعہد اکٹرلونی صاحب ہوا تہا راول کی موقوفی
پر ماجی صاحبہ کو وزیر مقرر کرنیکا اختیار ہو جاوے اسکے علاوہ براول بیریسال
کا انتقال ہو گیا تہا اور اوسکا بیٹا شیو سنگہ جسکو ویسی لیاقت نہ تہی اور انگریز
بہی اوسکو کم جانتے تہے جانشین ہوا تہا متعلقین فریق ماجی صاحبہ نے سوچا
کہ فساد مین راول مارا جاوے تو حکام کو یقین ہو گا کہ عوام الناس اوسکو اچہا
نہین سمجہتے ہین اور مفسدہ کی جوابدہی بہی اوسی کے ذمہ ہو گی اور یہہ
بہی اونکو بخوبی معلوم تہا کہ سرکار انگریزی کسی کو حاکمانہ زبردستی سے وزیر
نہین کرتی تہی اور سب فساد کو بدمعاشون کی سرکشی سے نہین بلکہ جس
شخص کے خلاف کیا جاوے اوسکی کج خلقی اور بدمزاجی سے منسوب کرتی ہے

کہ راج مین پہوبہی صغیر سن رئیس ہوا اور میری حکومت بدستور جاری رہے اپنی جوان
آقا کی ہلاکت کا باعث ہو کر سواد الوجہہ فی الدارین ہوا اگرچہ اس ہلاکت کا کوئی
گواہ رویت نہین ہے کیونکہ اندرون پردہ کے حالات تک کسی کی رسائی نہین
ہوتی ہے مگر مہاراجہ صاحب کا یکایک مرنا اون کے جنازہ کو بعجلت تمام خفیہ
لیجانا اور مراسم تجہیز و تکفین کو نہایت جلدی سے انجام دینا اگرچہ حسب ضوابط
قانونی واسطے ثبوت اوس جرم کے جسکا جہوتہارام آج تک ملزم سمجہا جاتا ہی
شہادت کافی نہین ہے مگر عوام الناس کے دلون پر یقین کامل پیدا کرتے ہین
شروع ۱۸۳۵ء مین مہاراجہ جے سنگہ صاحب سوم کا انتقال ہوا۔

लविस

بعد استماع اس خبر کے کرنل الویس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کہ
شیخاواٹی مین تہے جے پور کو آئے اور فی الفور اوس ملعون کو جسکے واسطے
والیسی جے پور کی اجازت نہوتی تو بہتر ہوتا شہر بدر کرنیکی تدبیر کی۔
جہوتہارام۔ ہردو کنیزکین۔ دیوان امرچند۔ بخشی منالال۔ سرمی جی مہنت
میگہہ سنگہ ڈگی والہ۔ چند شیخاوت مثل شیام سنگہ ٹہاکر بساؤ جس نے جاگیر
لینے کیواسطے اپنے چچا اور بہائی کو مارا تہا اور ہنونت سنگہ راؤ منوہرپور

सायवाड

اور جیت سنگہ ٹہاکر سانیواڑ رفقا جہوتہارام جو اشخاص سابق مین بااختیار
تہے نہ ہی اس زمانہ مین تہے مہاراجہ جے سنگہ کے انتقال پر رانی چندراوت
جی صاحبہ ماجی مختار راج ہوئین اور جسقدر بہٹیانی جی تہین اوسیقدر راول
کے مخالف اور اس بدمعاش گروہ کی خیرخواہ ہوئین ایجنٹ گورنر جنرل صاحب
نے جہوتہارام کو موقوف کر کے دیوسہ کے قلعہ مین قید کیا اور روپابدارن

جے پور چودہ لاکھ روپیہ ہوا اور اوسکے وصول ہونے کی صورت اطمینان نہین
تہی اسواسطے مناسب متصور ہوا۔

کہ سرکار انگریزی کچہہ کفالت مادی اپنے اختیار مین لے چنانچہ نصف تالاب
سانبہر مملوکہ جے پور پرتا وقت ایصال زر فوج خرچ قبضہ کیا گیا اس سے جیپور
مین اور بہی زیر باری ہوئی اور ایصال فوج خرچ زیادہ تر مشتبہ ہوا تالاب
سانبہر کے حصہ جے پور کی آمدنی بعد ادائے مصارف قریب ڈیڑہ لاکھ روپیہ
سالانہ کے تہی مارواڑ کا حصہ تالاب مذکور بہی اوسی ضرورت سے قرق ہو کر
کپتان مارلیسن صاحب کل کے منتظم مقرر ہوئے۔

मारिस

ستمبر ۱۸۳۱ء مین خراج سرکار انگریزی بارہ لاکھ چڑہ گیا اور ملک مین بدنظمی و
خرابی ہو گئی اور اکثر لوگون کو یقین ہوا کہ سواے بربادی ملک کے اور کچہہ انجام
نہوگا بعض لوگون نے بانی فساد یعنی جہوتہا رام کو قتل کرنے کی تجویز کی چنانچہ
ایک سازش بہ تحت بیجے سنگہ بہاہٹی و وکیل کہیتڑی وچہہ کس دیگر ثابت ہو کر اونکو
سزا ہوئی مہاراجہ صاحب جواب جوان ہو گئے تہے اور اکثر باہر آیا
کرتے تہے ذیشعور و خوش مزاج تہے اونکی شادی بہی ہو گئی تہی کہ رانی
چندراوت جی صاحبہ سے مہاراجہ سوائی رام سنگہ صاحب فرمان رواے
حال اگست یا ستمبر ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوئے اور اونہین ایام مین ماجی بہٹیانی
جی صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔

विजयसि

चंद्राव

مہاراجہ صاحب کی بہبودی آیندہ کی امید مبدل بہ مایوسی ہوئی وہی بدمعاش
جہوتہا رام جس نے راج پر انواع مصیبتین نازل کین اس مرادسے

لگے اوسی زمانہ مین دہونکل سنگہ نامی دعویدار مسند مارواڑنے جے پور و
شیخاواٹی سے فوج کثیر بہرتی کی دربار جے پور نے اوسکے انسداد کی کچہہ تدبیر
نکی بلکہ برعکس اسکے اونکو علانیہ مدد دی اسپر سرکار انگریزی سے جے پور
کو بہت تاکید ہوئی اور صاف لکہا گیا کہ جسقدر دہونکل سنگہ مارواڑ مین
نقصان کریگا اوسکا عوض جے پور سے دلوایا جاویگا —

بتاریخ یکم دسمبر ۱۸۲۹ع کپتان لو صاحب نے پہر کلارک صاحب سے لیکر ایجنسی
کا کام شروع کیا مگر اونہین ایام مین رزیڈنٹ گوالیار ہوکر چلے گئے اور ایجنسی
नरे विल कोवेंडिश
جے پور کا کام اونرایبل کونڈش صاحب سپرنٹینڈنٹ اجمیر کو سپرد ہوا چند
लोकट
مہینے کے بعد یہہ خدمت کرنل لوکٹ صاحب کو ملی اور ۱۸۳۲ع مین جب لارڈ
ولیم ہینٹنکس صاحب اجمیر مین تہے لاکٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
مقرر ہوئے مسٹر کونڈش صاحب کی روانگی کے وقت سے ستمبر ۱۸۳۹ع
تک بباعث جلد جلد بدلنے حکام کے دفتر ایجنسی مین تحریرین بہت کم ہین —

بظہور بدنظمی و فساد کے شیخاواٹی مین نصیرآباد سے انگریزی فوج متعین
ہوئی تہی اوس نے سرکوبی مفسدان کرکے ملک مین امن کر دیا جب رسالہ جات
जर फौसटर
میجر فوسٹر صاحب کی شکل بندہ گئی فوج انگریزی جو اوس ملک مین اور
تورواٹی مین کہ وہ بہی قزاق اور رہزنون کا مسکن ہے پہیل رہے تہے
بتدریج برخاست کی گئی فوج انگریزی کا خرچ بکثرت ہوا تہا اور انتظام
ملک کی جوابدہی جے پور کی تہی اسواسطے جن ریاستون کی بدنظمی کے سبب سے
فوج کی تعیناتی لازم آئی تہی اونہین کے ذمہ فوج خرچ لگایا گیا زرذگی

اور خلاف ورزی معاہدات مستحکم سے سرکار انگریزی کے استقلال وقایم مزاجی
مین فرق ظاہر ہوکر سبکی ہوئی اور افسران متعینہ موقع کے اعتبار مین خلل آیا
راجپوت ٹہاکر علانیہ ناراض ہوگئے مسٹر کلارک صاحب نے لکہا کہ اپنے آقا
کیواسطے ایسا خلاف معدلت تربیت خانہ مقرر ہونیکو موجب بداخلاقی سمجہکر
سردار لوگ بہت رنجیدہ ہین اور اب اونکی ذلت جسپر کل ہندوستان طعن
کرتا ہے تکمیل کو پہونچ گئی ہے غالبًا راجپوتون کے آمادہ ہونیکا وقت قریب
آگیا ہے یہہ امر جہانتک صرف ہتک مقصود ہے وہانتک توصحیح ہے مگر ذلت
سے اون کی جاگیر و معاش مین کچہہ خلل واقع نہوا جو تہا رام رضاجوئی کی
تدبیرون مین بہی غافل نہ تہا اوس نے عنقریب کل ناراض سردارون کو
طلب کرلیا اور اکثر کو خدمتون پر متعین کیا تین برس کے عرصہ مین بجز
راول کے سب ٹہاکر رضامند ہوگئے بلکہ راول کو بہی جب اوسکا چہوٹا بیٹا
کشن سنگہ ٹہاکر چوہون کا متبنی ہوا پگڑی بہیج گئی جہوتہا رام نے سرکار انگریزی
کا خراج اداکرنے مین بہی توقف نہ کیا آٹہہ لاکہہ روپیہ بقایاء خراج جلد
اداکردیا اور خراج آیندہ اداکرتا رہا علاوہ اسکے دو لاکہہ روپیہ بابت
خراج کے کسی ساہوکار کا تہا وہ اداکردیا چند سال سے مہاراجہ مان سنگہ
والی مارواڑ نے اپنے راج کے سردارون پر بہت تشدد و زیادہ ستانی
کی اس سے فساد پیدا ہوا اوسکے دفعیہ کیواسطے مارواڑ مین انگریزی
فوج کا جانا لازم آیا اکثر مخروج سردار اپنے رشتہ داران سکنا ءجی پور
کے پاس پناہ پذیر ہوئے اور وہان مقیم ہوکر مارواڑ مین تاخت کرنے

जहوتہارام کی وزارت پر مقرر ہونیکا حکم جارج کلارک صاحب نے سنایا اور محل مین بڑی شادمانی ہوئی شہر وراج مین مشہور ہوا کہ فساد اور بدنظمی کے سبب سے سرکار انگریزی نے ملک ضبط کرنے کیواسطے جہوتہارام کو مقرر کیا ہے گورنر جنرل صاحب نے مراسلہ ۲۵ - اپریل ۱۸۳۲ع مین کولبروک صاحب کو لکہا کہ تقرر وزراے حال سے جو متوسلان ماجی صاحبہ کو خارج کرکے ہواہی ملک خراب ہوتا ہے اور سرکاری خراج وصول کرنے مین بہی بڑی دقت ہوتی ہے جہوتہارام کے لائق ہونے مین کچہہ شک نہین ہے اور یہہ بہی امید ہے کہ وہ فوائد سرکار انگریزی اور بہبودی عوام پر اپنی لیاقت کو صرف کریگا ظاہر ہے کہ باوصف ہماری ممانعت کے جہوتہارام ماجی صاحبہ کے مزاج پر بہت تسلط ہے اور اس حالت مین وہ اپنے اقتدار کو بجز خاص اپنے فوائد کے اور کسی طرح مستعمل نہین کرسکتا ہے اصل مین اوسکو وزیر سے کچھ کم اختیار نہین ہے مگر اوس عہدہ کے ساتہہ جو عزت اور ذمہ وری ہوتی ہے وہ نہین ہے لارڈ ولیم بینٹنکس صاحب کے عہدۂ گورنری پر کلکتہ مین پہونچنے پر یہہ انقلاب ظہور مین آیا تہا اگرچہ فی الجملہ یہہ تدبیر صحیح اور پسندیدہ تہی مگر طریقہ مروجہ تدبیر سابقہ کے لحاظ سے ناگہانی تہی اور اوسکے اجرا مین بلالحاظ حالات موقع وہر خاص مقدمہ اور حکام سابق کے معاہدون کی بہت عجلت عمل مین آئی اور اوسکا اعلان بہی بہت شہرت سے کیا گیا۔

गوزران سابق نے جو دربار جے پور پر جہوتہارام اور اوسکے متوسلون کے باب مین تاکید وتنبیہہ کی تہی یکبارگی منسوخ ہوگئی اور مخالفت تدبیرات

कोलवुरुक

विलियम

کی لوان مین فوج بہیجکر ٹہاکر کے مسکن پر حملہ کردیا کہ اوسکے چند آدمی قتل ہوئے
اور ایک مکان کو جسمین چند آدمی پناہ پذیر ہوئے تہے لکڑی و اپلہ سے بہروا کر
سخت بے رحمی سے جلوادیا کہ مردمان موجودہ جلکر خاکستر ہوگئے جہلار کے
ٹہاکر کا ایک بڑا گانو لوٹ لیا اوسکو راج سے معاوضہ دلایا گیا تب راج کی
زیادتیون کا انسداد ہوا۔

ماجی صاحبہ اور راول کی عداوت بدستور جاری رہی اور مہاراجہ صاحب
کے اول دربار مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے راول اور دیگر سرداران مخالف
ماجی صاحبہ کو طلب کیا تو یہہ عداوت اور بہی زیادہ ہوئی اور اس حد کو پہونچی
کہ صفائی غیر ممکن ہوگئی۔

حکم گورنمنٹ بمنظوری معاودت جہوتہارام صادر ہونے اور کپتان لو صاحب کے
داخل جے پور ہونیکے بعد بہت جلد جہوتہارام جے پور مین آگیا مگر اوس نے
اوسوقت راج کے کام مین مداخلت نکی تہوڑے دنون بعد جب کام
کرنے لگا جو فساد اوسکی کارکردگی کے ساتہہ لگا ہوا تہا اوسمین بہی دیر
نہ لگی فوج پہر باغی ہوگئی اور شہر کو گہیر کر دروازون پر توپین لگا دین
جہوتہارام پر مجمع خلایق کا خوف غالب ہوگیا اوس نے محل مین زنانہ ڈیوڑہی
پر پناہ لی عرصہ تک فوج نے سرکشی نہ چہوڑی جب اونکی تنخواہ تقسیم ہوگئی
اور کپتان لو صاحب نے بہت کچہہ سمجہایا تب محاصرہ موقوف کیا لو صاحب
کو علالت طبیعت کی وجہہ سے پہاڑ پر جانا ضرور ہوا اور بجاے اون کے
سر جارج کلارک صاحب مقرر ہوئے۔

کرنے سے اونکی راے پر عمل کرنا لازم نہ آیا اور بخصوص اس خیال سے کہ ہر ایک
کو صاحبان انگریز کی نسبت بپاس خاطر راول یہہ تدبیر کرنیکا گمان ہوگا۔
سر چارلس ہٹکاف صاحب کو جو اسوقت جےپور مین آئے تہے یقین ہوا کہ انہا کا ان
کا جمع کرنا بیجا ہے اور راجی صاحبہ کو بے اختیار کرنے کیواسطے کوئی قانون یا
رواج راج مویدہ نہین ہے اور یہہ بہی سوچا کہ راول کی صلاح پر زیادہ از حد
اعتبار کرکے براہ غلطی پنچایت جمع کی ہے اور یہہ امر کہ راجی صاحبہ کی اختیار
سے علی العموم کل سردار ناراض ہین دو مخالف فریقون کی موجودگی سے ہی
غلط ہوگیا ہے ہٹکاف صاحب نے سردارون کو پہر جمع کیا اور راہنی دست
اندازی کا گمان رفع کرنے کیواسطے ہر فریق سے دو دو سردار جمع کرکے راے
لکہوائی اس مرتبہ پچاس سردار تہے اونمین سے اٹھائیس سردارون نے راجی
صاحبہ کے موافق راے دی اور بائیس اون سے مخالف رہے راجی صاحبہ
با اختیار راج کے وزیرون کی موجودگی مین سردارون کی راے لینے سے
لازم آیا کہ جن سردارون نے اونکے خلاف راے دی تہی اونکو تکلیف و
نقصان نہ پہونچنے کی سرکار انگریزی سے کفالت دیجاوے اس کفالت سے
دربار جےپور کو بہت رنج ہوا اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو بہی بہت تکلیف
ہوئی کیونکہ سرداران مذکور کو دربار کے خلاف دستور زیادتی و تشدد سے
بچانا پڑا اور سردارون نے دربار کے احکام واجب کی بہی تعمیل چہوڑدی
اور نا واجب امور مین صاحب ایجنٹ سے امداد و اعانت کے خواستگار
ہوئے راجی صاحبہ نے ابتدا سے ہی اس کفالت مین خلل اندازی شروع

جلد ثابت ہوا کہ راجپوت سرداروں مین بوجہہ باہمی حسد وتعصب وطمع فواید
خاص دیانت وخیرخواہی وطن نہین ہے اور اس سبب سے اونمین باہم اتفاق
ہونا غیر ممکن ہے بلکہ اپنے صحیح منشا کو ظاہر کرنے کی بہی ہمت اور خود اختیاری
نہین رکہتے ہین خودغرضی اور آرام طلبی کے سبب سے سرداران راجپوتانہ
تا وقتیکہ اونکی معاش وجایداد مین خلل واقع نہو اپنے آقا سے ہر طرح کی
ذلت اوٹہانے کیواسطے موجود ہین اور معاش مین خلل آنیکا چندان خوف نہا
کیونکہ [illegible]اج کو اوسکی طمع نہ تہی باجی صاحبہ کے انتظام مین رعایا پر کسی طرح کا
جبر نہو [illegible] بمقابلہ سرداران جودہپور جیپور کے سردارونکو دیکہنے سے اون پر
کچہہ تشـ[illegible] زیادہ ستانی ہونا پایا نہین جاتا ہے پس سرداروں کو باجی صاحبہ
سے [illegible] اور اونکی بے اختیاری چاہنے کی کوئی وجہہ نہ تہی علاوہ
اسکے [illegible] قوم خصوصا ٹہاوت کے جو دیگر راجپوتوں سے لئیق و
[illegible] سے ہمیشہ مطمع حسد وتعصب رہے ہین مقصدی
[illegible] ہونے کو بہتر سمجہتے ہین —

[illegible] مہاراجہ صاحب کا باہر آنا دوم باجی
[illegible] راج سوم تقرر مختار منتظم کاروبار
[illegible] کسی نے کچہہ جواب ندیا آخرکار
[illegible] ہر ایک کا علیحدہ جواب
[illegible] معلوم ہوئے مگر
[illegible] اقتدار پر لحاظ

نہین کرتی ہے بلکہ یہہ خیال کیا کہ جے پور سے خوف کہا کر دست اندازی
موقوف کردی ہے اس سے نہ فقط منتظمان و اہلکاران راج کو بلکہ سرکش
وبدبر باشندگان ملک کو بہت غرور اور حوصلہ پیدا ہو گیا۔
ماجی صاحبہ منتظم راج نے بالکل بے خوف وخطر ہو کر اپنے حریص اور بیرشر
خواہشون کو جولانی دی اور اونکی باندی روپا کو راج ٹیداران کا خطاب
اور خلعت ملا کہ گویا وہی نظم ونسق امور ملکی کی مختار مطلق ہو گئی اپنی حکومت
جمانے کیواسطے اوس نے اپنے مخالفون کو علانیہ قتل کیا اور اس نظر سے
کہ باشندگان ملک کو عبرت ہو محل کا کچہہ ادب ولحاظ نکیا کمال فضول خرچی سے
اوس نے اور اوسکے ہمراہیون نے ملک کی آمدنی کو برباد کیا اور ضروری
مصارف کے اجرا کیواسطے سال آیندہ کی آمدنی رہن کردی سرکار انگریزی
کے خراج کی مطلق خبر نہ لی کہ آٹہہ لاکہہ روپیہ باقی رہگیا راول کے عہد انتظام
مین خراج بروقت ادا ہوتا رہتا تہا اور بعد ادائے مصارف اوس نے
لاکہہ روپیہ داخل خزانہ کیا تہا اب کل ملازمان راج تنخواہ کے واسطے شور
وغل کرنے لگے اور فوج نے اپنی تنخواہ کے واسطے محل مین توپین لگادین
ماجی صاحبہ کو جہوتہارام کے بلانے کا کمال شوق تہا بلکہ ایک دفعہ طلب
کرلیا تہا اسپر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے دہمکایا کہ اگر خلاف حکم گورنمنٹ
ایسا ہوگا تو ہم چلے جاوینگے مگر جے پور سے روانگی کیوقت اپنی راے مین
لکہا کہ اگرچہ انتظام راج مین بہتری کی امید نہین ہے لیکن اگر جہوتہارام
کے نہ آنے کی قید برخاست ہوجاوے تو مناسب ہے کیونکہ راج کا کام

राजवडामल

جہوتہارام کے فریق کے لوگ مقرر ہوئے میگہہ سنگہ ڈگی والہ سرپنچ ہوا حکم چند برادر جہوتہارام اوسکا نائب ہوا اور رامچند کو اہتمام سرشتہ مال مفوض ہوا لفٹنٹ کرنل ریپر صاحب نے کہا کہ اس انتظام مین خرابی کے سوا کسیطرح فائدہ کی صورت نہین ہے۔

راول کل معاملات مین انصاف سے کام کرتا تہا مگر اوسکو ہمت نہ تہی اور نہ اپنی رائے پر اعتبار تہا اوسکی برخاستگی کے باب مین گورنر جنرل صاحب نے بعد ملاحظہ کیفیت حال جے پور بذریعہ مراسلہ ۱۰- اپریل سنہ ۱۸۳۵ع حکم دیا کہ راول کی موروثی جاگیر بدستور بحال رہی اوس سے محاسبہ طلب نہو اور راوس کا وکیل صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے پاس حاضر رہا کرے اور انتظام جدید کو اس شرط سے منظور کیا کہ اگر کاروبار ریاست مین ہماری مداخلت کی پہر ضرورت ہوگی تو ترمیم و اصلاح کیجاوے گی اور یہہ بہی حکم دیا کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ انتظام راج مین مداخلت نکرین اور جہوتہارام کی نسبت ماجی صاحبہ کو صاف ہدایت ہوئی کہ ایسے بدمعاش و رشوت خوار شخص کے حق مین جلاوطنی کا حکم ہوا ہے وہ مسترد نہین ہو سکتا۔

ماجی صاحبہ نے سمجہا کہ میری شورش اور حصول رسوخ صاحب رزیڈنٹ و سرکار انگریزی سے یہہ آزادی حاصل ہوئی ہے اور باوجود ارادہ مستحکم امداد و اعانت راول کے یکبارگی اختیار راج ماجی صاحبہ کو ملجانے سے عوام الناس نے یہہ نہ سمجہا کہ سرکار انگریزی ہندوستان کے رئیسون کو اپنی ریاستون کا مختار مطلق سمجہکر براہ انصاف اونمین دست اندازی

ٹہاکر کشن سنگہ چوموں والہ سرگروہ نا بہادران مین طلب کیا اور سری جی مہنت
کو بہی بلاکر شورش و فساد پیدا کرنے مین کمال کوشش کی اون کے حکم سے
فوجین مع پچیس توپون کے سانگانیر دروازہ جمع ہوئین کپتان ریپر صاحب
نے اس موقع پر کمال ضبط و دانائی سے کام کیا برگڈیر صاحب نصیر آباد سے
فی الفور مدد کی درخواست کی اور جب ماجی صاحبہ نے اونکے خفیہ پیغام پر کہ
بہ امتناع فراہمی و برخاستگی فوج جمع شدہ بہیجا تہا کچہہ التفات نکیا تب نجرد
شہر سے علیحدہ ہو گئے شہر کی دوکانین بند ہو گئین اور تجارت موقوف ہو گئی
دو مہینے تک یہی حال رہا راول کو اپنی زندگی کا خوف ہوا شہر سے نکلکر صاحب
ایجنٹ کے پاس آگیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ نرمی و استقلال سے اپنی
سرکار کے حکم پر قایم و مستحکم رہے غالب ہے کہ اگر راول اور اوسکے شریک
ٹہاکر شہر سے نکل نہ جاتے تو شہر لٹ جاتا اور بڑا ہنگامہ برپا ہوتا۔
یہہ خبر سنکر سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب رزیڈنٹ دہلی سے آئے اور شہر مین مقیم
ہوئے اونہون نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی کارروائی کی کہ شہر سے باہر تہے
کچہہ پروا نکی اور باوجودیکہ سابقاً خود لکہہ چکے تہے کہ انتظام ملک کیواسطے
سب سے بہتر راول ہے ماجی صاحبہ کے عذرات کو بخوبی سنکر راول کے
بذلت موقوف کرنے کی اجازت دی یہہ تو صریح ظاہر ہے کہ ماجی صاحبہ
کی مختاری کے ساتہہ راول کا اپنے عہدہ پر بدستور بحال رہنا ممکن نہ تہا مگر اسکی
بہی کوئی وجہہ نہ تہی کہ راول اپنے عہدہ سے دست بردار ہو کر ذلت
اوٹہاوے اب ماجی صاحبہ کی تجویز سے انتظام جدید ہوا او سین بالکل

نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل راول بیری سال کو بلامداخلت
ماجی صاحبہ اور صرف بہ تحت و ذمہ وری بجانب سرکار انگریزی صغیرسن مہاراجہ
صاحب کے حقوق و فوائد کا محافظ اور راج کا مختار مقرر کیا اور ماجی صاحبہ
کو مطلع کیا کہ سرکار انگریزی نے راول بیری سال کو اہتمام نظم و نسق راج کا
مختار مطلق اور جہوتہارام اور اوسکے متوسلون کو کل کاروبار ریاست سے
بے تعلق کیا ہے ماجی صاحبہ امور انتظام راج مین مداخلت کرنے سے بالکل دست
بردار ہون اور صرف مہاراجہ صاحب کے ذاتی کام اور اندرون محل کی
نگرانی سے اپنا تعلق رکہین —
مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اس حکم کی حد غایت تک تعمیل کرنا مناسب نہ سمجھکر ماجی
صاحبہ کو برائے نام مختار رکہا اور راول بیری سال سے راج کا کام کرایا
میگہہ سنگہ اپنی جاگیر کو بمقام ڈگی چلاگیا جہوتہارام جاتراکو گیا اور اوسکے فریق
کے اور لوگ متفرق ہوگئے ماجی صاحبہ نے بظاہر فرمان پذیر ہوکر راول کو
بعطائے خلعت ممتاز کیا —
۲۳ - اپریل ۱۸۴۲ء کو کپتان سٹوورٹ صاحب جے پور سے گئے اور میجر ریپر
صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے ماجی صاحبہ نے اس تبادلہ کو اپنے دیرینہ
خواہش اخراج راول کے حاصل کرنے کیواسطے موقع غنیمت سمجہا اس غرض
سے اونہون نے سرداران فوج راج سے سازش کی اور اکتوبر ۱۸۴۲ء
مین بحیلہ طلب تنخواہ اونکو جے پور مین جمع کیا اور ٹہاکران شیخاواٹی کو بہی اپنی
طرف کرکے بغرض اخراج ناتہاوتان کہ راول بیری سال ٹہاکر ساموداور

लांबा

وجاگیر لانبہ کی ضبطی کی درخواست کی ۔
لانبہ پرگنات اجمیر سے ملحق ایک مختصر جاگیر ہے جب دیگر جاگیرداروں سے دیہات
خالصہ کہ اونہوں نے مرہٹون کی حملہ آوری پر بلا اجازت لے لئے تہے مسترد
کئے گئے یہہ جاگیر کسی خاص وجہہ سے ضبطی سے رہ گئی تہی اگرچہ دیہات مذکورہ
کی ضبطی کو چار برس گذر گئے اور لانبہ کی بابت میگہہ سنگہ سے کچہہ مزاحمت نہوئی
تہی مگر اب صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے لکہا کہ میگہہ سنگہ راجی صاحبہ کے مزاج پر
بہت حاوی ہے اور راول سے عداوت رکہتا ہے اسواسطے راجی کے فریق
کی تضعیف کیواسطے لانبہ کا ضبط ہونا ضرور ہے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کی اس
سختی وتشدد کے عوض مین اگر فریق ثانی نے بہی سرکشی سے مقابلہ کیا تو مقام

रुगिड

تعجب نہین ہے لانبہ کے قلعہ پر نصیر آباد سے انگریزی فوج کا برگڈ حملہ آور ہوا
قلعہ والون نے بہت جوانمردی سے مقابلہ کیا انگریزی فوج مین سے بہت
آدمی مقتول ومجروح ہوئے مگر قلعہ خالی ہوگیا ۔
بعد ازان حال راجی صاحبہ کے بے ایمان صلاح کارون نے راول کی حویلی
واقع شہر پر حملہ کیا کہ اوسکو اونکا مقابلہ کرنا پڑا راول کے بہائی ٹہاکر کشن سنگہ
نے ایجنسی کے پاس آکر ڈیرہ کیا جس کسیکو راجی کے فریق سے کچہہ شکایت ہوئی
رہی وہان جمع ہوتا گیا راجی صاحبہ نے چند ٹہاکرون کے دستخط سے راول
کی بحرمیت کا اشتہار جاری کیا اور صاحب نے راجی صاحبہ کے فریق کی نسبت
وہی عمل کیا مگر لانبہ کی فتح اور گورنمنٹ کے حکم محکومہ ۱۸ - مارچ ۱۸۲۳ء سے
صورت حال بالکل بدل گیا اور مخالفان صاحب پولیٹیکل ایجنٹ منتشر ہوگئے ۔

اشخاص کو نکالا جاوے اور اس کام کیواسطے فوج انگریزی کی امداد ضرور
سمجھی سرکار سے فوج دینے مین انکار ہوا تب اوس نے مجبور ہو جھو تہارام کے
ساتھہ کام کرنا قبول کیا فروری ۱۸۲۳ء مین جب صاحب رزیڈنٹ جے پور
کا دورہ کرکے چلے گئے ماجی صاحبہ نے اپنی بے اختیاری سے تنگ آکر راول
کو دربار مین آنے سے منع کردیا اور میگہہ سنگہ ٹہاکر ڈگی کو کہ سینہ زور اور
مفسد آدمی تہا صلاح کارونمین شامل کیا چونکہ راول بہ تحت حکومت و بکفالت
صاحب پولیٹکل ایجنٹ مصاحبت کا کام کرتا تہا اور اوسکے ذمہ کوئی الزام
نتہا صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جھوتہارام اور میگہہ سنگہ کو موقوف کرنا چاہا ماجی صاحبہ نے انکار کیا گر صاحب نے جھوتہارام سے
بلا اجازت اونکو استعفالیا اور میگہہ سنگہ کو ماجی صاحبہ نے صاحب کے پاس بہیجا تہا
وہان سے بہی نکالدیا اور ماجی صاحبہ سے کہلا بہیجا کہ اوسے پہر ایجنسی مین
نہ بہیجین اور یاد رکہین کہ جو لوگ کاروبار ریاست مین کہ بلا شراکت غیرے
راول بیری سال کو مفوض ہوا ہے اور اوس سے مختار ریاست سمجھکر معاملات
مین گفتگو کیجاتی ہے دست اندازی کرتے ہین اونکو ہم دشمن سمجھین گے۔
اسطرح صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے کلی اقتدار سے دب کر جھوتہارام نے استعفا
دیدیا مگر تاہم اپنی تدبیرین کرتا رہا ماجی صاحبہ صرف اوسکی تدبیرون پر عمل
کرتی تہین اور دو باندیون کی معرفت جنکی اوسکے پاس آمدرفت تہی صلاح
کیا کرتی تہین اس غرض سے کہ اونکی صلاح و مشورہ کا انسداد ہو ماجی صاحبہ
کے فریق کو ایک اور بہی زک پہونچی اور راول زیادہ تر مستقل ہو جاوے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اکٹرلونی صاحب کی خدمتمین ٹہاکر میگہہ سنگہ کے قلعہ

رچند جہو تہارام اور اوسکے نائب امرچند نے کہ سررشتہ مال کا افسر تہا انہین بہت
عرائض کیا مگر کچہہ سماعت نہوئی -
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی زبردست حمایت سے جہو تہارام راول کا ماتحت ہو گیا
مگر راجی صاحبہ کیطرف سے کہ اونکے مزاج پر جہو تہارام حاوی تہا اب بہی شک
رہا اسواسطے یہہ تجویز کی کہ اگر راجی صاحبہ مخالفان تدبیرات سرکار انگریزی کے
کہنے پر عمل کرین تو جسطرح مہاراجہ پرتاب سنگہ کی راجی کو کیا تہا اوسیطرح
ٹہاکرون کو متفق کرکے اونکو بہی کاروبار راج سے بیدخل کیا جاوے مگر
راول نے اس تجویز کو پسند نہ کیا اس نظر سے کہ ٹہاکرون کے اجتماع سے شور
ہو جاویگا اور کچہہ نتیجہ حاصل نہوگا اسواسطے مناسب ہے کہ سرکار انگریزی صرف
راجی صاحبہ کے بیصلاح کارون یعنی دونون باندیون کو علیحدہ کردے کہ یہی کافی
ہوگا -
بعد ان حال صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جو راول کے اختیارات کی کفالت دی
تہی اوسکی بذریعہ مراسلہ ۲۲ ستمبر [illegible]ع پیشگاہ گورنمنٹ سے منظوری آگئی اور
انتظام راج کا کل اختیار صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہو گیا اونہون نے راول کی
معرفت راج کے کل صیغہ جات مال و عدالت وغیرہ مین مقتضا فوائد راج
ضروری اصلاح دی اس بندوبست سے راجی صاحبہ بہت ناراض ہوئین اور
راول کے ساتہہ جہو تہارام کو شریک کرنے مین اصرار کیا اس پر راول نے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے درخواست کی کہ راجی صاحبہ کے معتمد مشیرون یعنی
جہو تہارام و بہرو دکنیزکان اور راوسکے گرو سرہی جی مہنت اور چند دیگر

जी महंत

مین ساٹہہ لاکہہ ہوجاوے گی مگر جو لوگ تجربہ کار تہے اون کے اندازہ مین
چالیس لاکہہ سے زیادہ ہونا محال تہا اور واقع مین چونتیس ۳۴ لاکہہ سے زیادہ
اوسوقت تک کبہی نہین ہوئی تہی —

کپتان سٹوورٹ صاحب کو گمان تہا کہ جب تک جےپور مین مختلف فریقون کی
یہی کیفیت رہیگی تدبیرات ترقی پیداوار کارگر نہونگی اور ماجی صاحبہ محا
منتظم راج کے حسد وشک سے خلل واقع ہوتا رہیگا اسواسطے تاوقتیکہ راول
کو مختار مطلق کیا گیا اور اوس نے بالکل حسب ہدایت واحکام صاحب پولیٹکل
ایجنٹ کام کرنا شروع نکیا تدبیرات مذکورہ کا عملدرآمد ملتوی رہا اپنے اختیا
کے احکام اور جہوتہارام کی بے اختیاری مطلق کیواسطے راول نے ماجی
صاحبہ سے درخواست کی نظم ونسق ریاست مین ترمیم اور اپنے خانگی کار
بارمین اصلاح کرین ماجی صاحبہ نے ناراض ہوکر ان درخواستون کو
نامنظور کیا مگر کمال ضبط کے ساتہہ اس ناراضگی کو عرصہ تک ظاہر نکیا اور راول
اور جہوتہارام کے درمیان صلح وصفائی کرانی چاہی مگر اوسی سال یعنی
سنہ ۱۸۲۱ء کے اگست مین راول نے اس شرط پر کہ خدمت مصاحبت کو
مستعدی ولیاقت ودیانت داری سے انجام دیکر انتظام کی اصلاح
کرے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے اپنے اختیار حکومت کے استقلال کی کفالت
حاصل کرلی اس کفالت کے ہوتے ہی راج کے کل حساب وکتاب وکاروبار
پیشگاہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ مین آگئے اور کل راج مین تین سال کیواسطے
پٹہ جات مالگذاری بکفالت صاحب ایجنٹ دیئے جانیکا اشتہار جاری ہوا

بندوبست کرین اور شرائط مندرجہ پٹہ جات کی سرکار انگریزی سے کفالت
ہوجاوے گورنمنٹ نے اس تجویز کو پسند کیا گورنر جنرل صاحب نے باجلاس
کونسل تحریر فرمایا کہ جو حفاظت راج جے پور کی سرکار سے کیجاتی ہے وہ ریاست
کیواسطے فایدہ بے بدل ہے پس اگر اسوجہہ سے کہ فریق ثانی ایسا مفلس ہے
کہ اس مصارف کا ایک جزو ادا کرنے کی بہی قابلیت نہین رکہتا اور حسب
شرائط مندرجہ عہدنامہ ہم مفت مین اعانت کرین تو براہ واجب خواستگار
ہوسکتے ہین کہ اس مدت سے جو فوائد اونکو حاصل ہون اونکا اچہی طرح
استعمال کیا جاوے ۔

اوسی مراسلہ اسمی اکٹرلونی صاحب مورخہ ۲۰ - جون ۱۸۲۱ء مین بعد اظہار
مراتب رہنمائی تدبیر گورنمنٹ کے لکہا ہے کہ نواب گورنر جنرل صاحب نے تعلقات
فیمابین سرکار انگریزی و راج جے پور اور رئیس کی نابالغی کے حالات پر متواتر
بہت توجہہ سے غور کرکے اجازت دی ہے کہ جیسا آپ کے اور کپتان سٹورٹ
صاحب کے مراسلون مین بہت لیاقت سے شرح لکہا ہے انتظام ریاست
مین بطرز واجب مداخلت کیجاوے اور بہت امتیاز و سہولت سے کہ شایان
مصلحت وقت ہو عمل کیا جاوے ۔

اس خیر طلب مگر رنج آور مداخلت کے پُر ضرر نتایج گو اوسوقت بالکل معلوم
نہوئے مگر اب بخوبی ظاہر ہوگئے ہین اوسوقت دوہرہ حکومت کا تجربہ بہت
کم ہوا تہا صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو اضافہ آمدنی راج کی بڑی توقع تہی یہہ
خیال کرتے تہے کہ اول سال مین چالیس لاکہہ دوم مین پچاس لاکہہ اور سوم

اون کی تدبیرون مین سدّ راہ ہوئی اون کے اور راجی صاحبہ کے درمیان
جہوتہارام اور باندیون کی وساطت سے گفتگو ہوا کرتی تھی تحقیق نہ تہا کہ ایک
کا صحیح منشا دوسرے پر ظاہر ہوتا ہے یا نہین چونکہ صاحب رزیڈنٹ کو معلوم
نہ تہا کہ یہہ گفتگو جو ہوتی ہے راجی صاحبہ کرتی ہین یا اور کوئی راجی بہٹیانی جی
صاحبہ کو سب لوگ ریاست کے کلی مالک سمجہتے تہے اور اونہون نے کل کام کا
حصر جہوتہارام پر رکہا تہا راول کو جو برائے نام مصاحب راج تہا بدنظمی کی
شکایت تہی اوسکے دو برس کی مصاحبت مین ریاست کی آمدنی بہت کم ہوگئی
دونون فریق یکسان بددیانت تہے سب رشوت خوار تہے مگر البتہ جسقدر اور
کوئی ہوتا اوس سے راول کم تہا مہاراجہ سوائی جے سنگہ کے وقت تک جب
الور و ٹونک جے پور مین شامل تہے ایک کرور کی آمدنی ہوتی تہی اور ہوبن رام
ناظر کے سخت انتظام مین چونتیس ۳۴ لاکہہ روپیہ بیٹہے تہے مگر راول کے انتظام
مین صرف دو لاکہہ رہگئی اپنے متوسلون اور دیگر زبردست اہلکارون
کے رشتہ دارون کو پرگنات قریب نصف جمع پر ٹہیکہ دیدیئے اور دیگر
پرگنات کے پٹونمین بلا وجہہ بطور سرسری جمع اسقدر کم کردی کہ کسی بندوبست
کے استقلال پر اعتبار نرہا —

بدنصیبی ریاست سے بموجب شرط تعین خراج مندرجہ عہدنامہ کے صاحب
پولٹیکل ایجنٹ کو لازم تہا کہ بنظر حفظ فوائد سرکار جمع زاید از چالیس لاکہہ
پر جہہ مین سے پانچ جزو وصول کرنے کیواسطے مال کے حساب کی جانچ کرین
صاحب رزیڈنٹ نے درخواست کی کہ راج کے اہلکار میرے ساتہہ سہ سالہ

گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل حکم دیا کہ ہر چند ہمکو خواہش مداخلت معاملات
راج سے اجتناب ہے مگر شہر مین امن وعافیت رکہنے اور خطرہ عظیم کا انسداد
کرنے اور مہاراجہ صاحب ورعایا کی بہبودی محفوظ رکہنے اور حالات واقعی
کی خبرگیری کرنے کیواسطے لازم ہے کہ ایک افسر دربار جے پور مین متعین کیا جاوے
چنانچہ کپتان سٹوورٹ صاحب قایم مقام رزیڈنٹ گوالیار تعینات ہوئے مگر
جے پور کے کل نزاع وفساد کی مفصل کیفیت لکہنے سے پیشتر ضرور ہے کہ جس شخص
کے پرمضرت اقتدار نے چند سال تک اسقدر فساد برپا کیا اور آخر کار ریاست
کو تباہ کر دیا اوسکا بہی کچھہ تذکرہ کیا جاوے یہہ شخص سنگین جہوتہا رام تہا کہ
جو بد نامی سے اس راج کی تاریخ مین بہت مشہور ہے مگر خاندان مین کم رتبہ
آدمی تہا اور سابقاً فوجی رام متوفی کا نائب تہا اوسکے اور گناہون مین سے
ایک یہہ بہی تہا کہ بنظر حصول عہدہ فوجی رام کی ہلاکت کا باعث ہوا ماجی صاحب
بالکل اس شخص اور دو باندیون یعنی کنیزکون کے اختیار مین تہین اور اون پر
کمال مہربانی تہی جہوتہا رام بے ایمان فضول گو اور فاسد تہا بیباکی اور بیحیائی
سے دغا وفریب کرتا تہا اور اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے اوسکو کسی سختی اور
کمینگی مین پس وپیش نہ تہا اوسی کے شامل حال دو باندیان تہین اون مین سے
روپا بڈارن خصوصاً نہایت شریر تہے —

کپتان سٹوورٹ صاحب نے دیکہا کہ ماجی صاحبہ اونکی تقرر سے از حد ناراض
ہین اور منسوخی حکم تقرر کیواسطے راول جی کو دہلی بہیجا ہی شہر مین صاحب کے دروازہ
پر پہرہ مقرر کر دیا تاکہ اونکے پاس کوئی آنے جانے نہ پاوے اہالیان دربار

قایم سنگہ بلبہدر روت - لچھمن سنگہ جہونجہنون والہ - اودے سنگہ کہنگار وت -
راجہ ابہی سنگہ کہیڑی والہ - راو چتر بہوج - مان سنگہ کہنگار وت - سروپ سنگہ بنیرہ
بخشی سری نارائن - بہار تہہ سنگہ چانپاوت - امان سنگہ بچپاوت - سلح سنگہ
بچپاوت - ساردول سنگہ نروکہ - کرپارام وقایع نویس - لچھمن سنگہ - کرپارام
چیت رام ساہ - منگل سنگہ کہوسبانی بانس کہوہ - سوائی سنگہ کلیاوت -
راے جوالا ناتہہ - دیوان امرچند - راے امرچند پلی وال - سنگی ہنالال -
بالم سنگہ راناوت - رام لال دہابہائی - آڑہت رام مدکی - راول بیری سال

عرضی ہندی

متصدیان راج بخدمت بائی بہٹیانی جی صاحبہ مورخہ ۱۲ - مئی ۱۸۱۹ء سب متصدیان
کیطرف سے بائی جی صاحبہ کو معلوم ہو کہ جب تک مہاراجہ سری سوائی جے سنگہ
صاحب سن تمیز کو پہونچین گے دربار سے جو کام ہمارے سپرد ہے اوسکی انجام
دہی مین اور احکام نافذہ کی تعمیل مین شرایط ذیل سے کاربند ہونیکا اقرار
کرتے ہین اپنا کام دیانت داری سے انجام دینگے اور کسی سے رشوت نہین
لینگے فصل لفصل دیوان کی معرفت حساب داخل کرتے رہین گے بجز اون کے
جو قصور کرین کسی پر جرمانہ نکرین گے معاملات راج مین ہم آپسمین خفیہ و علانیہ
نزاع نکہین گے -

دستخط

راے جوالا ناتہہ - منشی دیاچند - دیوان امرچند - شوجی لال - کرپارام -

انگریزی سے منظور کیا جاوے سرڈیوڈ اکٹر لونی صاحب نے فی الفور منظور کیا اور بڑے سرداروں اور رانیون کی درخواست کی سرکار سے منظور ہوتی ہے کل ملک مین امن ہوگیا –

اسوقت راج نے سرکار انگریزی سے یہہ درخواست کی کہ جو دیہات امرا ریاست نے چہین لئے ہین اون سے واپس دلائے جاوین اور جو درجہ و مراتب اونکا قدیم سے ہے اوسپر قایم کئے جاوین چنانچہ بوساطت سرڈیوڈ اکٹرلونی صاحب ملازمان و سرداران راج کیطرف سے عرائض بطور قولنامہ لکھی گیئن اونکے ذریعہ سے اونہون نے دیانت و خیرخواہی سے راج کی نوکری کرنیکا اقرار کیا اور راج سے اونکے قدیم حقوق و مراتب مکفول ہوئے –

عرضی

بخط ہندی دستخطی ٹہاکران و ملازمان راج بخدمت بائی بہٹیانی جی صاحبہ مورخہ ۱۲ – مئی ۱۸۱۹ء جسکی نقل جنرل اکٹرلونی صاحب کے پاس راجی جوالا ناتہہ اور دیوان امرچند کی معرفت بہونچی ٹہاکران و متصدیان کیطرف سے بائی صاحبہ کو واضح ہو کہ جب تک مہاراجہ سری سوائی جے سنگہ صاحب سن تمیز کو بہونچین ہم مین سے کوئی دیہات خالصہ کو اپنے تصرف مین نہ لاویگا اور سب اپنی اپنی نوکری راج مین کرتے رہین گے –

دستخط

راول بیری سال – باگہہ سنگہ چتربہوجوت – کشن سنگہ – بہادر سنگہ راجاوت

خواجہ سرایان اور بدمعاش درباریون کے اختیار مین ہوگئے تہے اسو
بتاریخ ۲۱ - دسمبر ۱۸۱۸ء اون کے انتقال پر ناظر موہن رام افسر خواجہ سرا
نے کہ لیئق و حریص آدمی تہا کل انتظام راج اپنے قبضہ مین لیکر اعلان کیا
کہ اپنی وفات سے پہلے مہاراجہ جگت سنگہ صاحب نے موہن سنگہ خلف راجہ محزوج
نرور کو کہ اوس ابتدائی نسل مین سے ہے جسمین سے بمر ورد آٹہہ سو برس
مہاراجگان جے پور نکلے ہین متبنی لیا تہا باشندگان محل کی مدد سے جنکا ناظر
کے با اختیار رہنے مین بڑا فائدہ تہا موہن سنگہ مسند نشین ہوا اور سرداران
راج کو نذر دینے کیواسطے بلایا مگر باستثناء ٹہاکر میگہہ سنگہ ڈگی والہ کے کہ گنہگار
راجپوتون مین اول تو نہین مگر بڑی ریاست رکہتا ہے اور ناظر کی بے ایمانی مین
شریک ہوا تہا کل سردار اپنی اپنی جاگیرون کو چلے گئے سب نے مخالفانہ جواب
بہیجے اور ٹہاکر جہلاء کے جو بجز کامہ کے محزوج خاندان کے مہاراجہ مرحوم کا قریب
ترین وارث تہا شامل ہوگئے -

مہاراجہ جگت سنگہ کے انتقال کی خبر سنتے ہی سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب نے نگرانی
واقعات کیواسطے اپنے معتمد منشی کو جے پور مین متعین کیا ناظر نے منشی کو با سانی
ملا لیا اور صاحب رزیڈنٹ نے اونکی تحریرون پر کلی اعتبار کرکے گورنمنٹ
مین نرور والہ کی منظوری کی درخواست کردی گورنمنٹ نے مبارکبادی
کا خریطہ لکہہ بہیجا اور موہن سنگہ بلقب مانسنگہ موسوم ہوکر مسند نشین ہوا -
مگر حسب خواہش ایک ناظر کے یہہ جبریہ مسند نشینی ہونے سے رانیان علی الخصوص
راٹہور جو ہمیشہ مہاراجہ مارواڑ و علی العموم کل باشندگان ملک بجز فرذلت

کچھہ عرصہ مین راج کی ضرورتین زیادہ ہوئین قرب وجوار کی ریاستون سے عہد
وپیمان ہوے سرکار انگریزی کی حفاظت سے خارج ہونیکا خوف ہوا امیرخان کی
فوج جسکو اجازت تہی کہ جب تک جے پور تدبیر عام استیصال پنڈارہ مین شریک
نہوا وس ملک مین رہے متواتر تاخت وتاراج کرتے تہے اور جے پور کے
تحت کی چہوٹی ریاستون سے تعہد سرکار انگریزی کہ اس سے راج جے پور
بہت خفیف رہجاتا شروع ہوا ان متفق موجبات سے آخرکار انکار رفع ہوا
اور تاریخ ۲- اپریل ۱۸۱۸ع کو درمیان سر چارلس مٹکاف صاحب اور ٹہاکر
راول بیری سال کے دس قلمون کا عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر دوم منضبط ہوا-
اس عہدنامہ کی شرائط یہہ ہین راج جے پور اپنی حیثیت کے موافق اپنی فوج
سے سرکار انگریزی کی مدد کرے سرکار کو اپنا سرپرست سمجہے اور اطاعت کرے
خراج سالانہ کہ اس تعہد سے چہٹے برس مین بہ تدریج آٹہہ لاکہہ ہوجاوے اور
جب تک آمدنی ملک چالیس لاکہہ سے تجاوز نکرے اسیقدر رہے اور اوس سے
زیادہ آمدنی ہو تو اضافہ مین سے پانچ چہٹا حصہ جو علاوہ آٹہہ لاکہہ کے ہو داخل
کیا کرے سرکار انگریزی نے اپنی طرف سے دوامی دوستی واحدیت اور
غیر دشمنون سے محفوظ رکہنا کاروبار اندرونی کی مداخلت سے پرہیز کرنا اور
ریاست جے پور کی بہبودی وفایدہ کا مدنظر رکہنا منظور کیا-
وقت انضباط اس عہدنامہ کے جے پور کے راجہ جگت سنگہ عیاش وبدچلن تہے
کہ اونکی اوباشی وبدتدبیری سے ریاست معرض زوال مین آئی شبانہ روزی
زنانہ مین اور خوشامدی لوگون کی صحبت مین رہنے سے کاروبار ریاست بالکل

کی عافیت اور سرکار انگریزی کی نیکنامی مین خلل واقع ہوا یعنی سنہ ۱۸۰۵ء مین
بعہد حکومت لارڈ کورن ولس صاحب جنکو ریاستون سے عہد و پیمان کرنا لार्ड कोर्न
قرین مصلحت معلوم نہوا عہد نامہ فسخ ہو کر جے پور کو بے مدد چہوڑا گیا کہ مرہٹون
نے سرکار انگریزی کا رفیق ہونے کی وجہ سے زیادہ تر بیباکانہ تاخت و
تاراج کیا تاہم مہاراجہ صاحب نے بشمول لارڈ لیک صاحب ہلکر سے بدل و جان
مقابلہ کر کے اپنی طرف سے تعہد کو قایم رکہا اور صاحب موصوف نے سرکار انگریزی
کی حفاظت بدستور جاری رکہنے کا اقرار کیا مگر سر جارج بارلو صاحب کو بہی اپنی सरजार्ज
متقدم لارڈ کورن ولس صاحب کی رائے پسند ہوئی اور لارڈ لیک صاحب کے
عذرات پر مطلق التفات نکیا اسی موقع پر جے پور کے وکیل نے لارڈ لیک
صاحب سے عرض کیا تہا کہ ہندوستان مین انگریزی عملداری ہونیکے وقت
سے صرف اسی مرتبہ سرکار انگریزی نے اپنے ایمان کو آسایش پر موقوف رکہا
ہے اس عہد شکنی پر حکام انگلستان نے بہت اعتراض کیا اور سنہ ۱۸۱۳ء مین
حکم صادر ہوا کہ جب موقع ہو جے پور کو از سر نو حفاظت انگریزی مین لیا جاوے
مگر بسبب درپیشی جنگ نیپال بہتر متصور ہوا کہ جب تک بشمول تدبیر عام استیصال नेपाल
پنڈارون کے پیش نظر نہو اس حکم کی تعمیل ملتوی رہے۔
اسی سبب سے جب سنہ ۱۸۱۸ء مین مارکوئیس آف ہیسٹنگس صاحب نے راجپوتانہ मारक्वेस हास्टिंग
کی ریاستون کو بالاشتراک سرکار انگریزی کے عقد اتحاد و یگانگت مین منعقد
کرنا چاہا تو عرصہ تک راج جے پور نے ایسی سرکار کے ساتہ جس نے تہوڑے
دنون پیشتر اوسکو بے تکلف چہوڑ دیا تہا اتفاق کرنے سے کنارہ کیا۔

۱۲	۱۱
جاگیرات خفیفہ دو لکہہ	کردہر پوتہ [illegible]

خراج مقررہ راج جیپور

لکہہ [illegible]

کانسلی	اودے پور دبائی	فتح پور	کہنڈیلہ	سانولی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

راج جے پور سنے اون سے بہت کم خراج لیا ہے امیر خان نے البتہ بیس ہزار روپیہ وصول کیا تہا۔

شیخاواٹی کی آمدنی کرنل ٹوڈ صاحب کے زمانہ مین حسب تفصیل ذیل تہی اور امید تہی کہ ملک مین امن و امان ہوجانے پر زیادہ ہوگی عنقریب نصف ملک سرداران سیکر و کہیتڑی کے قبضہ مین تہا۔

١ پچہمن سنگہ سیکر والہ مع کہنڈیلہ ملے لکھہ	٢ ابہی سنگہ کہیتڑی والہ مع کوٹ پوتلی عطیۂ لارڈ لیک صاحب سے لکھہ
٣ شیام سنگہ بساؤ والہ مع چالیس ہزار حصہ برادر رنجیت سنگہ جسکو اوس نے مارا تہا۔ वसाऊ	٤ گیان سنگہ منڈاوہ و نول گڑہ नवलगढ मंडावा
٥ پچہمن سنگہ بہنڈسر والہ یکجدی نول سنگہ	٦ ٹائین و دیہات مقبوضہ نبیرہ ہا زور آور سنگہ डाई یکسا لکھہ
٧ اودے پور واٹی یک لکھہ	٨ سنو ہر پور
٩ لاڈ خانی یکصد اکہرہ	١٠ ہر رام جس کی

वाघसिंह
اوس نے اپنے بہتیجے باگہہ سنگہ والی کہیتڑی کے چہوٹے بیٹے کو تبنی لیا پہاڑ سنگہ
کے انتقال پر وہ لڑکا ایسا صغیر سن تہا کہ اپنی جائداد سلطانہ کے انتظام کی قابلیت
نہین رکہتا تہا اسواسطے وہ اپنے اصلی باپ کے پاس رہا آیا اب غور کرنا چاہیئے
کہ انتقال حقوق ملکی نے محبت پدری کو کیسا کند بلکہ زایل کر دیا کہ اس بیرحم باپ
نے اپنے بیٹے کو ہلاک کیا اور جایداد سلطانہ کو کہیتڑی مین شامل کیا مگر یہہ اوسکو
हत्यारा
ایسا داغ لگا کہ کل برادری نے خارج از قوم و ہتیارا کر دیا خود اوسکی عورت نے
بہی اوسکی شکل دیکہنی چہوڑ دی اور اپنے بڑے بیٹے ابہی سنگہ کی جایداد کا
بندوبست کرتی رہی اوس پر یہہ گناہ ایسا غالب آیا کہ وہ اپنی حیات کے
باقیماندہ بارہ سال مین اپنے مکان واقع قلعہ کہیتڑی سے باہر نہ نکلا۔

علاوہ راجپوت و سادہانیون کے شیخاوتون مین لاڈخانی اور تاج خانی دو شاخین
اور ہین یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اون کے نام کے ساتہہ لفظ خان کیونکر لگا ہے شاید
مثل شیخ جی کے کسی مسلمان فقیر کی دعا سے پیدا ہوئے ہون لاڈخان نے اپنی
جایداد دانتہ رامگڈہ کو کہ سرحد مارواڑ علاقہ سانبہر مین ہے فتح کیا عجب نہین ہے اگر یہہ
جایداد اوسکو اپنے باپ کے دربار مین صاحب رسوخ ہونے سے ملی ہو اس علاقہ کے
लोहसल
سوائے لاڈخانیون کے قبضہ مین لوہسل کا پٹہ اور ہے اور راجگان مارواڑ
و بیکانیر نے بہی اپنے علاقون مین واردات نکرنے کی مراد سے اونکو چند دیہات
पिंडारा
دے رکہے ہین لاڈخانی مشہور غارتگر ہین مثل پنڈارہ و قزاقون کے اون کے
نام سے خلایق ترسان و لرزان رہتی تہی پانچ سو سوار تک جمع ہو جاتے تہے اور
ملک مین تہلکہ ڈالدیتے تہے اونکی تہدید سنی اور رامگڈہ کے مضبوط مقام ہونے سے

چوکڑی مع بارہ دیہات متعلقہ ملی اور ہاتھی پالکی وغیرہ لوازمہ ریاست داری
بہی اوسکو حاصل ہوئے اگرچہ انقلاب زمانہ سے رئیس کہیتڑی اولاد خلف دوم
یعنی کشن سنگہ کو عظمت حاصل ہوگئی مگر ولادت کا امتیاز تقدیری اولٹ پہیر پر ہمیشہ
فایق سمجہا جاتا ہے اسواسطے چوکڑی کا ٹہاکر جسکے علاقہ مین چہوٹے چہوٹے بارہ
گانو ہین عزت مین کہیتڑی کی ابہی سنگہ سے جو پانچ سو گانو کا مالک تہا برتر سمجہا
جاتا تہا باقی چار پسران سادہول سنگہ کی اولاد مین سرداران مفصلہ ذیل تہے۔
ابہی سنگہ والی کہیتڑی۔ شیام سنگہ بساؤ۔ گیان سنگہ نولگڈہ۔ سیر سنگہ سلطانہ۔
علاوہ جایداد موروثی تقسیم شدہ کے پرگنات سنگہانہ وجہونجہنون وسورج گڈہ
معروف [illegible] بہوے لڑکون کی اولاد مین مشترک رہے چنانچہ سنگہانہ پر مع ایک سو
پچیس [illegible] ابہی سنگہ نے قبضہ کرلیا تہا مگر اوسکے اور بہائی بہی اپنے زور آور
دعوی [illegible] شریک رہے آئے سادہانیون مین سے ابہی سنگہ
نے [illegible] سلوتون مین سے لچہمن سنگہ نے کی تہی سیکر والہ نے
[illegible] ان کی بڑی شاخ مین سے تہے محروم الارث
[illegible] شاخ کو ہی محروم الارث کرنے پر قناعت
[illegible] کیا جس معاملہ کے انجام مین نیر سنگہ
[illegible] کہ بنظر تشریح اس امر کے کہ زمین
[illegible] کرسکتے ہین اوسکا لکہنا

[illegible] ایک لڑائی مین مارا گیا

کہ وہ اس ناشکری شجاوت کے اخراج کیواسطے آدمی جمع نہ کرسکا مجبور
وہ جہوجہنون سے بہاگ کر فتح پور گیا یہہ مقام یا تو اوسی کے علاقہ مین تہا
یا اوسکے کسی رشتہ دار کے قبضہ مین تہا اور وہان سے اوسکے نکالنیکی
تدبیر کی اس ضرورت پر سادہو نے اپنے باپ سے درخواست کی کہ برادری
کے لوگ جمع کرکے وہان پہونچے اوس نے اوسکی ملک گیری کی لحاظ سے اوسکا
قصور معاف کرکے اپنے دوسرے بیٹے کو جو مرزا راجہ جے سنگہ کے ساتہہ بادشاہی
فوج مین نوکری پر تہا مدد دینے کیواسطے لکہا اوس نے سادہو کی کمک پر
فوج و توپخانہ بہیجے کہ اوسکے زور سے سادہو نہ صرف جہوجہنون پر بدستور
قابض رہا بلکہ فتح پور بہی اوسکے قبضہ مین آگیا سادہو نے فتح پور مع اوسیقدر
دیہات کے جتنے جہوجہنون مین ہین اس مدد کے عوض مین اپنے بہائی کو دئے
اور حسب شرائط سابقہ دونون نے راجہ جے پور کو خراج سالانہ اور لاولد
مرنے پر نذرانہ دینا قبول کیا چند روز بعد سادہو نے دوسرے قایم خانی سے
سنگہانہ مع ایک سو چپیس دیہات کے چہین لیا اور اونہین ایام مین گوڑ
راجپوتون سے سلطانہ مع چوراسی دیہات کے اور تور راجپوتون سے کہیتڑی
مع متعلقات کے فتح کرکے اپنے قبضہ مین لایا اسطرح تہوڑے سے عرصہ مین
ایک ہزار قصبات و دیہات کا ملک اوسکے قبضہ مین آگیا اپنی وفات سے تہوڑے
دنون بیشتر اوس نے یہہ ملک اپنے پانچ بیٹون کو جنکی اولاد اوسکے نام سے
سادہانی کہلاتی ہے تقسیم کردیا ۔ زورآور سنگہ ۔ کشن سنگہ ۔ نول سنگہ ۔
کیسری سنگہ ۔ پہاڑ سنگہ ۔ علاوہ معمولی حصہ کے زورآور سنگہ کو بوجہہ بزرگی

साधू

सिंघाना

सुलताना

खेतड़ी

[illegible]

حاصل کیا مگر اس سے پروہت مصاحب کو حسد پیدا ہوا اور لچھمن سنگہ کا بہت
نقصان ہوا اسکا سبب یہہ کہ ایک برہمن نے دیہات کہنڈیلہ کا ٹھیکہ لیا تھا اور بسبب
تشدد و زیادہ ستانی کے وہ وہان سے بذلت نکالا گیا مگر وہ اپنی بلند ہمتی
کی تدبیرین کرتا رہا اوس نے اپنے مربی مصر شیو نراین کا اقتدار کم کیا کہ اوسکو
خودکشی کرنی پڑی اوسکے بیٹے کو بہی مایوس کردیا اور فریب و دغا بازی سے
خود آمیر کی مصاحبت پر مقرر ہوا لچھمن سنگہ زبردست آدمی تہا اوس سے
ہر موقع پر صلاح لیجاتی تہی اوسکو یہہ امر ناگوار تہا اسواسطے اسکے بہی پست
کرنے کی تدبیر کی اور چاہا کہ وہ اپنے آقا سے برسر مقابلہ ہوجاوے اس
غرض سے کہنڈیلہ پر حملہ کرنیکا حکم ہوا ساد ہانی طمع اور حسد کے جوش مین آکر
اپنے اصلی فوائد کو بہول گئے اور راج کی فوج کے شامل ہوئے کہنڈیلہ کا
محاصرہ ہوا اس موقع پر لچھمن سنگہ نے بڑی دانائی سے کام کیا خود تو بہ اطمینان
جے پور مین موجود رہا کہ اس سے پروہت کا کینہ رفع ہوا اور کہنڈیلہ کی حفاظت
کیواسطے جمشید خان نامی ایک شخص کو روپیہ دیکر اوسکی پلٹن پروہت پر چڑہوا دی
اسطرح لچھمن سنگہ کی حسن تدبیری سے لاچار ہوکر برہمن نے محاصرہ چہوڑ دیا
اور جے پور کو چلا آیا وہان اوس نے سب پردہ اوٹھا کر اوسکو قید کرنے
کی تدبیر کی رئیس سیکر بمشکل تمام بچکر گیا پچاس سوار لیکر بہاگا دشمن متعاقب
ہوا اوسکی اور اوسکے شریک سردار سامود کی جایداد ضبط ہوئی ساد ہانیون
نے بافسری سرداران کہیتڑی و لبہا آو پروہت کے چلے جانے پر بہی حملہ کیا
اور ابہی سنگہ نے جسکو ایک دفعہ پہر بہی اوسکے زاد بوم دکہلانے کیواسطے

پر قبضہ کر لیا مگر ابہی سنگہ کو جسمین رایسل کی ہمت تہی گوارا نہوا کہ اپنے مجرم رشتہ دار
و ماتحت کا احسانمند ہوا گر پرتاب سنگہ بہی ایسا کرتا تو بہتر ہوتا کیونکہ لچہمن سنگہ مالک
کہنڈیلہ کو ان سرداران کو اون کی موروثی زمین پر رہنے دینے کا بہت افسوس
تہا اور اونکو خارج کرنے مین وہ صرف اسیکا انتظار کرتا تہا کہ ملک مقبوضہ پر
بہ استقلال قابض ہوجاوے سنہ ۱۸۱۴ء مین دونون شریک یعنی ابہی سنگہ دیپ سنگہ
جہونجہنون مین جاکر رہے اور ہر ایک ساد ہانیون کے مشترک خزانہ سے پانچ
روپیہ یومیہ پانے لگا اور اونکو پہر کہنڈیلہ ملنے کی کچہہ امید نرہی سنہ ۱۸۱۴ء مین
مسٹر شیونارایں مصاحب جے پور کو روپیہ کی ضرورت شدید پیش آئی اور میر خان
کا مطالبہ ادا کرنے کیواسطے اوس نے چاہا کہ سرداریسکر سے جو مدت سے خواہان
تہا کہ میری تحصیلات ناجایز دربار سے منظور ہوجاوین کچہہ لیوے اسواسطے یہہ
قرار پایا کہ پانچ لاکہہ اپنے پاس سے اور چار لاکہہ بہ امداد حکومت جے پور ساد ہانیون
سے وصول کرکے کل نو لاکہہ روپیہ داخل کرے اور کہنڈیلہ کا پٹہ حاصل کرے میر خان
وکیل طرفین اس زمانہ مین رانولی مین مقیم تہا لچہمن سنگہ نے اوس سے وہان
ملکر روپیہ داخل کیا اور اوسکی رسید راج مین داخل کرکے پٹہ لیا -
بعد ازان لچہمن سنگہ دربار مین گیا اور ایک سال کا خراج کہ آیندہ کیواسطے ستاون
ہزار روپیہ سالانہ مقرر ہوچکی دیکر اپنے آقا راجہ جگت سنگہ سے خلعت مسند نشینی
حاصل کیا اسطرح سیکر والون کی طمع اور دربار کی تلون طبعی اور ساد ہانیون
کے حسد اور حرص سے وارثان رایسل کا حق موروثی تلف ہوگیا -
لچہمن سنگہ نے بذریعہ لیاقت اور دولت کے دربار جے پور مین جلد رسوخ

صرف ہنونت سنگہ اور چند سو آدمی اوسکے خاندان کے رہ گئے تین مہینے تک وے
قلعہ سے باہر ایک مقام سے لڑتے رہے آخر مین جب بہت قریب مورچے آگئے
لوگون نے اوسکو قلعہ مین جانیکی فہمایش کی اوس نے بہادری سے انکار کیا
کہ اگر ہم دیوار کے پیچھے جاکر پناہ لینگے تو کہنڈلہ ہمیشہ کو جاتا رہیگا اور بہائیون کو
ہدایت کی کہ یا تو فوج کو پس پا کرو یا مر جاؤ اونہون نے بزور شمشیر فوج کو توپون
سے ہٹا دیا اور مورچے خالی کرالیئے وہ بہت خوش ہوا مگر دشمن نے پہر لڑائی کی
کہ صبح سے شام تک جاری رہی پہر حملہ ہوا اور دشمن کو ذلت سے ہٹا دیا مگر جسوقت
ہنونت سنگہ اپنی جمعیت سے دشمن کی توپون پر پہونچا اوسکے گولہ لگا فتح تو اونکی
ہی رہی مگر اونکا افسر مارا گیا اس سے ہراسان ہوگئے اور قلعہ کے اندر چلے گئے
یا تو پٹہان اور سیکر والے اور اوسکی ہمراہی سب اوسکے جنازہ کے ساتہ گئے دوسرے
روز مجروح و مقتولون کو اوٹہانے کے واسطے وقفہ ہوا تب پیغام صلح ہوا مگر
قلعہ والون نے انکار کیا سردار اودےپور کے پاس جو ابتدا سے حق بجانب
رہا تہا جسوقت انتقال ہنونت سنگہ کی خبر پہونچی اوس نے آدمی اور رسد بہیجکر
مدد کی اور کہیتڑی کا سردار بہی اپنے گھر پر ہوتا تو وہان سے بہی بہت مدد ہوتی
مگر وہ دربار مین تہا اور اپنے بیٹے کو ہدایت کی تہی کہ جس طرح سردار بسا اوکی صلاح
ہو ویسا کرے مگر وہ ملک مقبوضہ مین سے حصہ لینے کی طمع سے سیکر کا شریک ہوگیا
تہا تاہم قلعہ کی فوج باوصف ہر طرح کی تکلیف کے پانچ ہفتہ تک اور بہی لڑی
اور اونکی خورش خشک غلہ پر جو بینے لاتے تہے منحصر رہگئی اسوقت مین دس گانو
کا اقرار ہوکر اونہون نے قلعہ خالی کردیا پرتاب سنگہ نے تو اپنے حصہ کے دیہات

मीसोद

اور وہان سب تکلیف تہ کرکے سیسوہ پر حملہ آور ہوا اور پٹہانون کو جنسے ابھی
لڑ رہا تہا بعد صلح ومصالحت دو لاکہہ روپیہ دینا کرکے اون سے دودستہ
فوج بہ تحت ستو ومہتاب خان حاصل کی مہتاب خان سے چند روز پیشتر ہی
ہنونت سنگہ منتظم جاگیر صغیر سن راجگان سے بالعوض عدم مداخلت وحفاظت جاگیر
مذکور کے پچاس ہزار روپیہ لیا تہا مگر اسپر بھی بے ایمان ہو گیا۔
بہادر ہنونت سنگہ جس نے اپنی دلاوری سے ریاست بحال کی تہی مستعد مقابلہ
ہوا اوس کے دشمن نے روپیہ کو کہ بے ایمانی سے جمع کیا تہا بہت فضولی سے
خرچ کرنا شروع کیا اور رلواسہ وغیرہ کے چند سردار اوسکی طرف ہو گئے تین ہفتہ
تک عنقریب مسمار قلعہ سے دشمن کا مقابلہ کرکے وہ دست بقبضہ ہو کہ باہر نکل آیا
اور کوٹ فتح کر لیا وہان اوس نے اپنے خاندان کے وفادار لوگون کو جمع کیا
اور کہنڈیلہ کیواسطے مرنے یا فتح کرنیکا قطعی ارادہ کر لیا دیگر سردارون نے
صغیر سن راجگان پر اسطرح بلا اشتعال وصرف بطمع زیادتی کرنے کو بہت برا سمجہا
اور نہ صرف بوجہہ بے انصافی بلکہ رایسلوت کے چھوٹے خاندان کی ناواجب
حرص اور کل کے دشمن کو حامی بنانیکے سبب سے بہت رنجیدہ ہوئے اکثر اوسکے
خلاف مستعد جنگ ہوئے اور بعض ملک کا حصہ بطور رشوت لینے کیواسطے اوسکے
شریک ہوئے بعض جو ایسے ایماندار تھے کہ رشوت لینے پر رضامند ہوئے
اپنے گہرونکو بچانیکی ضرورت سے بخوف فوج میرخان مطلوبہ سیکر علیحدہ ہو گئے
دربار نے بسبب فساد بہوم گڈہ کے جسکو سب نے کہنڈیلہ والون کی شرارت
سے منسوب کیا کچہہ مزاحمت نکی۔

تھی اوسکا نتیجہ نہایت پر مضرت ہوتا اس بیڈہنگی فوج مین سے کہ تحت آمیر کے ہر قسم
کے لوگون سے مرکب تھی شیخاوتون کے گروہ نے ٹونک کے علاقہ کا ایک گانو
لوٹا وہان ایک گوگاوت راجپوت رہتا تھا اوسکا بھی سب مال لٹ گیا اوسکا لڑکا
فوج کے افسر چاندسنگہ کے پاس کہ اوسکا ہمقوم تھا مستغیث ہوا چاندسنگہ نے
اوسکے ساتھ سلح پوش کر دئے کہ اوسکا مال واپس کرا دین شیخاوتون نے انکار
کیا اور جمع ہوکر مستعد مقابلہ ہوئے چاندسنگہ نے بھی اور آدمی بھیجے راجگان
کھنڈیلہ بذات خود اور کل شیخاوت بجز راو راجہ سیکر موقع پر پہونچے ادہر سے
چاندسنگہ نے نہ فقط بطور سردار گوگاوتونکے بلکہ بحیثیت سپہ سالاری جےپور فوج
کا ایک ایک آدمی جو مل سکا بھیجدیا اسطرح اسباب کی چند گاڑیون پر جےپور
کی کل فوج جمع ہوکر آپسمین خونریزی پر مستعد ہوگئی تلوارین میان سے باہر
ہوگئی تہین کہ ایک کہنگاروت سردار نے درمیان مین آکر ثالثی کر دی کہ اول
گاڑیان سرداران کھنڈیلہ کے ڈیرہ پر جاوین اور وے اونکو اپنی خوشی سے
سپہ سالار فوج کے پاس بھیجدین شیخاوتون نے منظور کرلیا اور فساد موقوف ہوا
مگر چاندسنگہ کو رنج ہوا کہ اگرچہ بطور سپہ سالار فوج کے اسکی اطاعت ہوئی مگر گوگاوتون
کی سرداری کیوجہہ سے سبکی ہوگئی۔
لچھمن سنگہ سردار سیکر جو شیخاوتون سے علیحدہ رہا اوسکی یہہ غرض تھی کہ اگر یہہ
لوگ ہار جاوین تو مجھکو حاکم کھنڈیلہ ہونیکا موقع ملجاوے شیخاوتون کی علیحدگی
سے بھومسگڈہ کا محاصرہ موقوف ہوکر فوج کا کوچ ہوا تو جس حالت مین سب
جےپور کے راستہ سے پھیر کھاکر جاتے تھے سیکر والہ براہ راست اپنے وطن کو

वापूसेंधया
द्यौसा
टांका

کو واگذاشت کرے اسواسطے راجگان کہنڈیلہ بضرورت معاش ڈیڑہ سو سوار لیکر
راجہ بختاور سنگہ والی الورکے پاس گئے مگر اوس نے کچہہ التفات نہ کیا کہ وے پندرہ
روز بعد وہان سے چلے گئے پرتاب سنگہ مع اپنے بیٹے کے باپو سیندہیہ مرہٹہ
کے پاس کہ دیوسہ مین مقیم تہا گیا اور موہن سنگہ نے حسب رواج قدیم اپنے
خاندان کے گوبند گڈہ لینے کا ارادہ کیا اوس نے لباس بدلکر کل حال دریافت
کیا اور اپنے خاندان کے ساٹہہ آدمی جمع کرکے ایک نالہ مین چہپا دئے شب کو
کمند ڈالکر قلعہ مین داخل ہوا قبل اسکے کہ خفتہ سپاہ بیدار ہو پہرہ والون کو قتل
کر ڈالا قلعہ پر قبضہ کر لیا اور باقیماندہ سپاہ کو نکالدیا رالسلوتون کا نقارہ بجتے
ہی لاڈخانی اور مینا اور دیگر راجپوت قلعہ مین جمع ہو گئے اور چند ہفتون مین ہنونت سنگہ
کے تحت مین بدعہد راج کے مقابلہ کیواسطے دو ہزار آدمی جمع ہو گئے کہنڈیلہ
اور گرد نواح کے قصبے خالی ہو گئے فوجین بہاگ گئین اور خوشحالی داروغہ
اس ذلت وخرابی کی خبر لیکر جے پور کو گیا یہہ اوسی کی حرام خوری کا نتیجہ تہا کہ
راج سے سو آدمیون کی تنخواہ لیتا تہا اور صرف پینتیس ۳۵ آدمی رکہتا تہا جے پور
سے رتن چند مع دو پلٹن اور توپون کے متعین ہوکر خوشحالی کو حکم ہوا کہ اگر کہنڈیلہ
پر پہر قبضہ نہ کر لیگا تو سخت سزا پائیگا ہنونت سنگہ نے انتظار حملہ آوری نکرکے اور
شہر سے نکلکر مقابلہ کیا اور ایک حملہ مین خوشحال کو مفرور کر دیا اور اگر اوسوقت وہ
مجروح نہوتا اور لاڈخانی پیچہے نہ ہٹ جاتے تو فوج دربار کو شکست مطلق ہو جاتی
مجبور ہنونت سنگہ بہاگ کر شہر مین گیا اور دو حملون کا مقابلہ کیا ایک معرکہ مین تیس ۳۰
سلح پوشون کو کہ راجہ کی خاص چوکی کے ملازم تہے ہلاک کیا قلعہ مین صرف ٹانکہ کا

वैदया

ساتھہ جہان اوسکا ارادہ ہوجانیکے واسطے تیار ہوئے اور صرف ایک پٹیہ یعنی خوراک
روزمرہ جبتک پردیس مین رہین لینا قرار پایا اس قرارداد کے بعد شیام سنگہ چانپاوت
سردار پوہکرن کا بہتیجا اور کرپارام ملکر کہیتڑی کو گئے اور وہان سے دہونکل سنگہ کو
لشکر مین لائے اثناء راستہ مین اونکو انندی کنور دختر راجہ پرتاب سنگہ مرحوم و
بیوہ راجہ بہیم سنگہ والی مارواڑ والدہ دہونکل سنگہ کو ملی اوس نے دہونکل سنگہ کو بطور
پسر تبنی اپنی گود مین لیا اور سب متفق ہوکر شہر جے پور مین جہان مارواڑ پر حملہ کرنے
کو فوج جمع ہوتی تہی پہونچے۔

चांपावत
पोहकरन
आनन्दीकंवर

فوج کا کوچ ہوکر بمقام کہاٹو کہ کہنڈیلہ سے دس میل ہے مقام ہوا وہان راجہ بیکانیر
و دیگر مددگارون کا انتظار تہا کہ شیخاوتون نے راجگان کہنڈیلہ کی رہائی کی تاکید
کی کہ ہم اپنے ہی سردارون کے تحت مین جو اس فوج متفق کی ہر ایک سردار سے
زیادہ نامور و مشہور ہین چلینگے اب اسمین عذر کرنا غیر ممکن تہا چندر و زمین اونکے
سردار عزت و تکریم سے اونکے سپرد کیئے گئے کہ اونہون نے شیخاوتون کی درمیان
کہ رایسلوت - سادہانی - بہوجانی - لاڈخانی وغیرہ بلکہ بار وٹہیہ بہی زرد جہنڈہ
کے گرد سب جمع تہے ڈیرہ کیا اور سب خوش ہوئے اس مہم کے حالات تاریخ
مارواڑ مین جہان اونکا مناسب موقع ہے مفصل لکہے جاوینگے یہان اسیقدر
کافی ہے کہ اس لڑائی کی نیکنامی و بدنامی مین شیخاوت ہر طرح شریک رہے اور
وطن کو معاودت کرنے سے پیشتر راؤ نرسنگ اور اوسکے باپ دونون کو کہوبیٹہی
اتہی سنگہ خلف نرسنگ واس اپنے باپ کا جانشین ہوکر فوج مین شامل رہا اور جب
لڑائی ختم ہوئی کہنڈیلہ کو واپس آیا مگر دربار جے پور یہہ نہین چاہتا تہا کہ کہنڈیلہ

खाटू
रायसलोत
साधानी
भोजानी
लाडखानी

ہزار آدمی جمع کرلئے ہین اوسنے قصبون کا لوٹنا اور ساہوکار و دیگر آسودہ حال باشندون
سے مصادرہ لینا شروع کیا جنہون نے اداے زر سے انکار کیا اون کو بطور اول
گرفتار کرکے لے گیا اور بعد ایصال زر رہا کیا قصبہ مادہوپور جاگیر رانی کا اوسنے
محاصرہ کیا تہا کہ عندالمقابلہ اوسکے گولی لگی اوس کی لاش کو رانولی مین لیجا کر داغ
دیا اور بشمول دیگر جہوجہار یعنی شہیدان جنگ کے اوسکی چہتری تعمیر ہوئی اوسکا بیٹا
بہی مدت تک اوسیطرح غارتگری کرتا رہا آخر کار راج سے اوسکو قدیم جاگیر سوجاوان
واگذاشت ہوئی اور اوس نے وہان بود و باش اختیار کی۔

झुंझार

شیخاواٹی مین یہہ شر و فساد ہو رہا تہا کہ اسی اثنا رمین تاریخ راجپوتانہ کا نہایت
مشہور واقعہ ظہور پذیر ہوا لبطا ہر اوسکا سبب دعوی مناکحت کشن کنور فخر راجستان
دختر رئیس اودے پور تہا مگر تمہید اوسکی شیخاواٹی خصوص سادہانی سرداروںکی
طرف سے پیدا ہوئی تہی اور مقصود خاص یہہ تہا کہ راجہ مانسنگہ والی جودہ پور کو
بیدخل کرکے دہونکل سنگہ کو بجاے اوسکے مسندنشین کیا جاوے اوس زمانہ مین
جے پور کا مصاحب راے چند تہا اوس نے اس غرض سے کہ اوسکے آقا کا دعوی
ازدواج کشن کنور پیش جاوے دہونکل سنگہ کی تائید و دستگیری کی۔

وزیر نے شیخاوتون سے مدد لینے کیواسطے اپنے بہائی کرپارام کو بہیجا اونہون نے
اپنی طرف سے کشن سنگہ کو ثالث مقرر کیا اور اودے پور کے گہاٹہ مین کہیڑ جمع

खेड़

کی اوسی مقام پر عہدنامہ جدید منضبط ہوا اوسکی مقدم شرط یہہ تہی کہ راجگان کہنیٹہ
کو قید سے رہا کیا جاوے اور تا وقتیکہ خراج معینہ ادا ہوتا رہے معاملات شیخاواٹی
مین راج سے مداخلت نہوا کرے بعد ازان دس ہزار شیخاوت جمع ہوکر اپنے مالک کے

علاقہ جے پور مین جاکر تاخت و تاراج شروع کیا راج سے اور فوج متعین ہوئی کہ
اوسکے زور سے اونکی جمعیت منتشر ہوئی رانولی وغیرہ کے چند سردارون نے صلح
کر لی مگر چھوٹے سردارون نے یہان سے مفرور ہو کر ملک مارواڑ و بیکانیر مین

सुजावास

پناہ لی سنگرام سنگہ سوجاواس کا کہ پرتاب سنگہ کا چچازاد بہائی تہا مارواڑ مین
گیا اور باگہہ سنگہ و سورج سنگہ کو رئیس بیکانیر نے زمین دی مدت تک بامید انصاف
و دستگیری راج کے بسر اوقات کرتے رہے مگر جب اوس سے مایوس ہوئے تب
شہر جے پور کے دروازہ تک شورش و فساد برپا کیا۔

बारोठया

ام سنگہ نے سرگروہ بارہٹہیہ یعنی باغیان ہو کر ڈہونڈار کو تباہ و ویران کیا
اکثر مقامات پر رکہوالی مقرر کی اور جہان کہین راج کا تہانہ تہا قتل کر ڈالا جے پور
چند میل پر قصبہ کہوہ ہے اوسکو لوٹ کر قتل کیا اور شہر جے پور کی فصیلون کے
سے اپنی سواری کے واسطے گہوڑے لیگئے انجام کار باغیون کے کئی سو سوار
ہو گئے اور کل رعایا اونکی ظلم و تعدی سے نالان و دادخواہ ہوئی اسپر راج نے
اسنادہانی سردار بساؤ کی معرفت بچن دیکر سنگرام سنگہ کو بلوایا جب وہ جے پور مین
آیا کل شہر والے اور خصوص سکہہ سوار ملازم راج اوسکے گرد جمع ہوئے اور سبنے
اپنے گہوڑے اونٹ و ہتیار وغیرہ مال مغروقہ شناخت کئے مگر اوسکے خوف سے کسی
کی یہہ جرأت نہوئی کہ اونکے واپسی کا دعوی کرے مصاحب راج کا یہہ دعوی تہا
کہ خواہ شیام سنگہ کی بدنامی ہو جاوے سنگرام سنگہ کو گرفتار کر لینا چاہئے شیام
سنگہ نے اس حال سے مطلع ہو کر اوسکو بہی مطلع کر دیا دن رات مین یہہ خبر پہونچی کہ
سنگرام سنگہ تورا واٹی مین پہونچ گیا اور تورا اور لاڈخانیون مین سے اوس نے

بمقام رانولی یہہ حال سُنا وہ وہان سے واپس آیا اور قلعہ پر حملہ کیا شہر کے لوگ
بھی جو جوان سردار کی ہلاکت پر بہت ناراض ہوئے تھے اوسکے شامل ہوئے گرمی
شدت سے پڑتی تھی اور قابضان قلعہ جنکو اپنے سردار کی معافی کی امید نہ تھی بہتر
لڑائی مین مصروف تھے حملہ آورون کو سامان رسد خاطر خواہ پہونچتا تہا اور کسیطرح
کچھ خوف نہ تہا تا بجدیکہ عورتین بھی اون کے پاس خنجر جا لیتی تہین اور جسوقت کہ
زینہ لگایا گیا مبارکباد گاتی تہین انجام قلعہ مین سے چادر پہری اور دروازہ کہلا
مگر قاتل گرفتار نہو سکا مفرور ہو گیا ۔

मानजीदास

جے پور مین دینارام کی جا پر رائجی داس مصاحب ہوا اور دینارام باوجود شکست
اور ذلت کے ٹہاوا ای مین تحصیل خراج کرتا رہا اوس نے کہنڈیلہ کی مالگذاری
ایک برہمن کو بیس ہزار روپیہ سال مین ٹہیکہ دی اوس برہمن نے بشراکت ایک
اور شخص کے جے پور کے راہداری کا ٹہیکہ لیا ان دونون ٹہیکادون سے بہت
فایدہ اوٹھایا اوہنون نے کہنڈیلہ کے اراضی ضبطہ کا ٹہیکہ لیا اول سال مین نقصان
ہوا اسپر دو سال آیندہ کا ٹہیکہ لیا اوسکے ساتھ سلح پوشون کی جمعیت تھی اوس کی
مدد سے اوس نے باشندگان علاقہ کو جا و بیجا مطالبہ سے تنگ کر دیا اور جس نے
عذر و انکار کیا اوسکو زد و کوب کیا تا بجدیکہ بعض سردارون کے تعلقات مین دخل
کر لیا اس تشدد و زیادتی سے رایسلوتون کا ضبط ہاتھہ سے جاتا رہا اور اوسی
اثنا مین مجبوس سردارون کے پاس سے اپنی رہائی سے مایوس ہوکر پیغام
آیا کہ اسپر وہ علانیہ باغی ہوگئے اور ایکبارگی کہنڈیلہ پر حملہ کر کے باوجود مقابلہ
سات ہزار دادو پنتھیون کے پروہت کو نکالدیا اور سپاہ کو قتل کیا بعد ازان

माफी
राहदारी

दादू पन्थियों

بھاگ گئے اس سپہ سالار کی بزدلی اور بدچلنی سے جو نقصان ہوا اوسکا تلافی
کرنے کیواسطے سردار جومون نے غول بنایا اور اوسے لیکر نوٹاس صاحب
کے دستہ پر اونکی توپون تک حملہ آور ہوا طرفین سے بڑا کشت وخون ہوا اور
اوسکا مطلب یعنی راج کی توپون کا واپس لینا حاصل ہوگیا خود سردار جومون
جسکا نام رنجیت سنگہ تہا مجروح شدید ہوا اور بہادر سنگہ وپہاڑ سنگہ گہنگار وت
مع دیگر سرداران گراپ کے گولون سے مارے گئے توپین لے کر ناس صاحب
اور اون کے ہمراہی فتح سے محروم ہوکر انجام مین مفرور ہوئے کہنڈیلہ کے
قیدی سردارون نے اس فساد اور اپنے وطن دارون کی احدیت کو اپنی
رہائی کیواسطے موقع مناسب سمجھکر اونکو اس باب مین لکھا اور ہمدران حال
روڑارام سے امداد چاہی اوس نے اس شرط سے کہ رایسلوتون کی جمعیت
کیثر اوسکے شامل ہوکر اونکی درخواست کے موافق کام کرے مدد دینے کا اقرار
کیا سب نے باگہہ سنگہ کو پسند کیا کیونکہ فریقین اوسکو معزز سمجھتے تھے منتظم کہنڈیلہ
لے بہی کہ راج سے مقرر ہوا تہا بضرورت انتظام مالگذاری اوسکو رکہنا ضرور
سمجھکر جمعیت قلیل برادران قلعہ کہنڈیلہ مین رہنے دیا تہا مگر جب وہ بہ تحت
سپہ سالار راج افسر فوج شیخاواٹی مقرر ہوا کہنڈیلہ مین اوس نے اپنی طرف سے
اپنے چھوٹے بہائی لچھمن سنگہ کو چھوڑا۔
جسوقت یہہ خبر ہنونت سنگہ سلحدی والہ خلف پرتاب سنگہ محبوس کے پاس پہونچی کہ باگہہ سنگہ
فوج مین شامل ہوگیا اوس نے فوراً قلعہ مین دخل کرنیکا قصد کیا رات ہوتے
ہی کمند ڈالکر اندر داخل ہوا اور قلعہ کی سپاہ کو قتل کر ڈالا جب باگہہ سنگہ نے

हनवंतसिंह
सलहदीवाल

رئیس اور مصاحب اس تدبیر کی کامیابی پر بہت خوش ہوئے کہنڈیلہ خالصہ
ہوگیا اور فوج مین سے پانچ سو آدمی کی جمعیت متعین ہوئی چھوٹے سردار
باقرار اداے خراج وعدم مداخلت خالصہ کہنڈیلہ اپنی اپنی جاگیرون پر قابض
رہے۔

दीनाराम

یہہ واقعات سنہ ۱۷۹۰ء کے ہین جس زمانہ مین دینارام بوہرہ جے پور کا وزیر
تہا بفور استماع خبر فتح آسارام سکے وہ بہی اوسیطرف روانہ ہوا اور راو دیپور
مین اوسکے شامل ہوکر دونون سادہانیون سے خراج وصول کرنے کی غرض
سے کوچ کرکے پرسرام پورہ مین پہونچے اور بطور تاکید کل ٹہاکرون پر دہونس
جاری کی سادہانیون نے ازحد ناراض ہوکر دینارام کو لکہا کہ فوج برخاست
کرلے اور جہونجہنون کو چلاجاوے زرخراج کہ دس ہزار روپیہ سردست موجود
ہے کل جمع کرکے داخل کیاجاویگا اور ایسا نکریگا تو بہتر نہوگا یہہ امر سب نے
منظور کرلیا تہا مگر باگہہ سنگہ برادر سردار کہنڈیلہ کہ باوصف خیرخواہی راج کے
بدعہدی ہونے پر بہت افروختہ تہا بزور اسلاح مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوا پانچسو
آدمی کہیٹری کے اوسکے شامل ہوگئے انہون نے سنگہانہ اور فتح پور سے روپیہ

जार्ज तामस

جمع کرکے جارج تامس صاحب کو ان ریاستون مین بتلاش معاش پہرتا تہا
نوکر رکہا اس موقع پر جے پور کی کل نقدی اور جاگیر کی فوج جمع ہوگئی تہی مگر
باوجودیکہ وہ شیخاوتون سے تعداد مین زیادہ تہے تامس صاحب اور راو کی
قواعددان فوج کے ذریعہ سے شیخاوتون کے کہیے کا معاوضہ ہوگیا تہا لڑائی
شروع ہوتے ہی فوج جے پور محکوم روڑارام تاب مقابلہ نہ لاسکی چند توپچی کر

قصبون پر دخل کر لیا۔

اسی اثنا رمین نرسنگ داس سے بقایا زر خراج کا تقاضا ہوا اوس نے براہ
نادانی اہلکار راج کو کہ وزیر کا بہائی تہا پتہرون سے مارا اوس نے فوراً چیپو
جاکر راجہ کے پیرون پر پگڑی ڈالی وہان سے ضبطی کہنڈیلا ور گرفتاری
نرسنگ داس کا حکم ہوا اوس نے قلعہ گوبند گڑہ مین بیٹہہ کر مقابلہ شروع کیا
مگر پرتاپ سنگہ جس نے کوئی امر نا واجب نہین کیا تہا بدستور کہنڈیلہ مین رہا
راج کی فوج محکوم آسارام نے کہنڈیلہ کو گہیر لیا اور دونون سردارون کو گرفتار
کرنا چاہا پرتاب سنگہ کو جو موجود تہا کچہہ تکلیف ندی اور نرسنگ داس کی گرفتاری
کیواسطے فریب پیدا کیا سردار منوہر پور کے بچن سے اوسکو بلوایا وہ بچن کے
اطمینان پر بخوشی آگیا آسارام نے براہ فریب اداے خراج کا اقرار کر دیا اور
وقت اداے مقرر کر کے وہان سے کوچ کیا اور نرسنگ داس کہنڈیلہ مین رہنے
لگا اسطرح اوسکو دہوکہ دیکر آسارام تیسرے روز اولٹا پہرا اور رات کیوقت
نرسنگ داس کا مکان گہیر کر اوسکے لیجانیکا حکم دیا اول تو اوس نے خودکشی کا
اقدام کیا مگر جب لوگون نے اوس سے بازرکہا تو مجبوراً آسارام کے پاس گیا
پرتاب سنگہ عندالطلب ازخود آگیا نرسنگ داس سے رہائی کا پیغام ہو رہا تہا
اور پرتاب سنگہ کو کچہہ بہتری کی امید تہی کہ اسطرح دونون کے متوسل
غافل ہوگئے ایک روز جسوقت کہانا کہاتے تہے مسلح آدمیون نے گہیر لیا اور
بعد گرفتاری پردہ دار گاڑی مین سوار کرا کے پانسو سپاہیون کی حراست
سے صدر کو چالان کیا وہان سے پہونچتے ہی آمیر کے محبس مین قید ہوگئے

वचन

شیخاوتون کے اجتماع کو غنیمت سمجھکر اون سے ہلدیہ کو گرفتار کرانا چاہا مگر اونکو تجربہ سے بہت عقل ہو گئی تہی اس موقع پر اونہون نے بہت مفید شرطین منظور کرالین اور راون کے ذریعہ سے صرف اسی خدمت کا اجر کافی نہین لیا بلکہ اپنے اور دربار کے درمیان روابط آیندہ کی بابت اطمینان کرلیا۔

شرط اول یہہ تہی کہ قصبات تہوئی و گوہاکہ وغیرہ جو ہلدیہ نے ضبط کئے تہے فوراً واگذاشت کردئے جاوین۔

دوسرے یہہ کہ بجز اوس خراج کے جو اونہون نے بخوشی قبول کیا تہا اور دار الحکومت مین داخل کرتے رہینگے دربار دیگر خراج کے مطالبہ سے دست بردار ہو جاوے۔

تیسرے یہہ کہ کہنڈیلہ مین راج کی فوج کے جانے سے بڑی مصیبت نازل ہوئی اسواسطے آیندہ کو راج کی فوج شیخاواٹی مین نہ بہیجی جاوے گی۔

چوتہے یہہ کہ شیخاواٹی سے نوکری کیواسطے فوج دربار مین رہے گی اور راج سے اوسکی تنخواہ ملے گی۔

یہہ عہدنامہ منضبط کرکے اور دس ہزار روپیہ بطور پیشگی تنخواہ لیکر شیخاوت اپنے آقا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بہ تعمیل حکم ہلدیون کی گرفتاری مین مصروف ہوئے مگر جلد دریافت ہوا کہ دربار کا قول و فعل یکسان نہین ہے اور ہلدیون کی فوج برخاست ہو جانے سے بجز اسکے کہ بجائے اوسکے روڑا رام متعین ہوا اور کچہہ نتیجہ نہ نکلا مجبوراً اونہون نے بزور بازو انصاف حاصل کرنا چاہا یعنی جن مقامات پر فوج تہی حملہ کرکے فوج کو نکالدیا اور اپنے اپنے

घाई गुहाला

تکلیف دینے لگے اونہون نے اس وقت تک راج جیپور کو صرف بطور بزرگ
کے قابل ادب وتعظیم سمجہہ رکہا تہا مگر خراج گذاری قبول نہین کی تہی اب فوجون
کے متواتر آنے سے اونکو فکر ہوا اور اپنے بچاؤ کی کچہہ تدبیرین کین قصبات
تہوئی دلو گڈہ اون سے چہینے گئے اور پرتاب سنگہہ کے تابعین کیواسطے رانولی
لی گئی اس رنج سے کل سادہانیون نے اپنی باہمی شکایت اور نا اتفاقی کو
رفع کرکے اودے پور مین پنچایت کی اوسمین اکثر راٹہور ہی شامل ہوئے
اور بنظر استحکام احدیت واتفاق اور رفع احتمال انحراف وخلاف ورزی کے
رسم نوتن ڈاب گلانے کی کہ دلیل عہد واثق ہے ادا کی اور یہہ قرار پایا کہ اب تک
آپسمین جس کسیکو دوسرے سے رنج ہے اوسے سہو اور رفع کردین اور آئندہ کو
کسی کو شکایت پیدا ہو اوسکا تصفیہ پنچایت برادری جمع کرکے بمقام اودے پور
کرلیا کرین راج جے پور مین کوئی استغاثہ نکرے مگر اس جلسہ مین سرداران کہنڈیلہ
کہ اون کے درمیان حال مین ہے کشت وخون ہوچکا تہا شریک نہوے۔
چونکہ شیخاوتون مین یہہ صورت مقابلہ آرائی افسر فوج راج کی کثرت تشدد سے
پیدا ہوئی تہی دربار مین اوسکی کارروائی ناپسند ہوکر بجاے اوسکے روڑارام
مقرر ہوا اور اوسکو یہہ بہی حکم ہوا کہ ہادیہ کو گرفتار کرے وہ تو مفرور ہوکر قیدی
سے بچ گیا مگر اوسکے بہائی وزیر کی جاگیر مع کل جایداد ضبط ہوگئی کیونکہ جے پور مین
معزول وزیر بمنزلہ دشمن متصور ہوتا ہے اور واقعی احتمال تہا کہ اگر اوسکو
قید نہ کیا جاوے تو راج سے مقابلہ آرائی پر مستعد ہوگا اسواسطے روڑارام کو
کہ قوم خیاط تہا ہدایت ہوئی کہ جسطرح ممکن ہو اوسکو گرفتار کرے اوس نے

थाई

नोनबाव

یُدھ رنولی — युद्ध रनोली

ودخل کرکے ریواسہ پر چڑہا اوسکو فتح کرکے بامداد ہلدیہ گوبندگڈہ کا محاصرہ کیا
وہان سے دو کوس کے فاصلہ پر بمقام گوڈہ فرو کش تہا کہ رانولی کے سردار
نے جو ابتک اپنے قریب رشتہ دار نرسنگ داس کی مددپر تہا اپنے کامدار
کو ہلدیہ کے پاس بہیجا اور خراج ذگی نرسنگ داس ادا کرنیکا اقرار کرکے
حقوق قدیمی پر قابض کرنیکے عوض مین نذرانہ دینا منظور کیا۔
وہ کہنڈیلہ گیا اور نرسنگ داس کے محل مین مضبوط جمعیت رکہکر اشارہ کردیا
کہ گوبندگڈہ سے نرسنگ داس کے آدمی آکر اوسکو نکالدین چنانچہ سورجمل
وباگہہ سنگہ برادران نرسنگ داس ڈیڑہ سو آدمی لیکر رات کیوقت پہونچے
اور ہلدیہ کی فوج سے برائے نام لڑائی کرکے اپنے قدیم مکان پر قابض
ومتصرف ہوگئے اس سے پرتاب سنگہ بہت رنجیدہ ہوا اور اوس نے محل
سے اوپر ایک مقام پر قبضہ کرلیا اب نرسنگ داس کی فوج بکثرت آگئی اور
وہان ہی اوسپر حملہ کیا اوس نے کل تالاب وکنوون کا بندوبست کرکے اوکا
پانی بند کردیا اس سبب سے سخت مجادلہ ہوا طرفین سے بہت آدمی مارےگئے
جب دغاباز ہلدیہ نے راج کا پچرنگ جہنڈہ درمیان مین ڈال کر لڑائی ہوقوف
کرائی اسی اثنا مین نرسنگ داس بہی اپنے آدمیون مین آکر شامل ہوگیا
اور باہم صلح ہوکر ریواسہ بقبضہ پرتاب سنگہ رہا اور نرسنگ داس اپنے
کہنڈیلہ کے حصہ پر قابض ہوگیا۔
رائیسلوتون کی باہمی نزاع وفساد سے راج جےپور کی مداخلت زیادہ ہوتی
گئی اور ساد ہانیون یعنی سرداران شمالی حصہ شیخاواٹی کو بہی اوسکے بدنتایج

کیونکہ اگر اوسکو ٹہیراتا تو اوسکی حمایت مین جہد کافی کرنا پرتا اور اپنے اوپر بھی
آفت لاتا اسواسطے ساٹہہ آدمی ساتہہ دیکر اوسکو سرشام نول گڈہ پہونچا دیا
اور وہان سے صبح کیوقت وہ اپنے گوبندگڈہ کے قلعہ مین پہونچ گیا دربار سے
سردار چوہون پرتاکید ہوئی کہ نرسنگ داس کو کیون جانے دیا اوس نے جواب دیا
مین نے راجپوتی کا کام کیا ہے جو ہوگا سو دیکھ لونگا۔
چوہون اور ساہمو دنا تہا دلتون کی مقدم جاگیرین ہین بڑے خاندان کو راول
کا لقب ہے اور وہی گروہ کثیر نا تہاوتون کا سرپرست ہے مگر دونون خاندانون
مین مدت تک نزاع رہا ہے جب نرسنگ داس کو بہجدیئے پر اندرسنگہ پر عتاب
ہوا چوہون والہ دربار مین حاضر ہوا اور بڑے خاندان کے حقوق اور منصب
حاصل کرنے کے عوض نذرانہ پیش کیا روپیہ کی طمع اور انتقام خلاف ورزی
کی نظر سے اندرسنگہ کے نام کہ ابتک تحصیلدار خراج کے ساتہہ نوکری پر تہا
حکمنامہ ضبطی ساہمود جاری ہوا مثل اطاعت گزین محکومون کے اوس نے حکمنامہ
کو سر پر رکھا اور ساہمود جاکر مع اپنے قبایل اور مال و اسباب کے مارواڑ کو
چلا گیا کسیقدر عرصہ بعد اوسکی رانی کو پیپلیہ جاگیر مین ملا اندرسنگہ نے جب دیکھا
کہ موت کے دن قریب آگئے ہین تو اس مراد سے کہ کچھواہون کی زمین مین مرے
وہان آکر اپنی بقیہ عمر بسر کی اس لئے اپنے سوآم دہرم پر عمل کیا کیونکہ اگر ایسے
ناواجب حکم کی تعمیل نکرکے برسر مقابلہ ہوجاتا تو بیجا نہ تہا۔
اسطرح پرتاب سنگہ نے کل کہنڈیلہ حاصل کرکے اوس دروازہ کو جہان سے
اوسکے مخالف نے اوسکے قلعہ پر حملہ کیا تہا مسمار کیا اور کہنڈیلہ مین بخوبی عمل

पीपलया

स्वामधर्म्म

موقع کو ریواسہ پر حملہ کرنیکے واسطے مناسب سمجھا تھا مگر اوسکے انتقال سے
ارادہ فسخ ہوگیا اوسکے اولاد نہ تھی اسواسطے لچھمن سنگھ خلف ٹھاکر شاہپورہ
کو متبنی لیا مگر دربار جے پور نے جسطرح کہ رئیس سیکر کو کمال بے انصافی سے
تضعیف برادرون پر ظلم کرنے مین مدد دی تھی اوسیطرح نند رام ہلدیہ برادر
دولت رام ہلدیہ وزیر راج کو تحصیل خراج شیخاواٹی پر مقرر کرکے سیکر پر حملہ
کرنیکے واسطے متعین کیا دربار کا یہہ حکم مشہور ہوتے ہی بارہ وٹھیہ لوگ اپنی
اپنی جاگیرون کے واگذاشت کیواسطے کہ سیکر مین ضبط ہوگئی تہین راج کی
فوج مین شامل ہوئے علاوہ خود رئیس کہنڈیلہ کے سرداران کا نسلی بلارہ
ودیگر سرداران خاندان ترمل بھی شریک ہوئے بلکہ ساد ہانی بھی جنہون نے
ابتک رایسلوتون کے معاملون مین بہت کم مداخلت کی تھی روز افزون ریاست
سیکر کے پست کرنیکی غرض سے اپنا اپنا خراج اور جمعیت لیکر راج کی فوج
مین آملی اسطرح عنقریب کل شیخاواٹی کے لوگ سیکر کے مقابلہ مین مجتمع ہوگئے مگر دیبی سنگھ
جس نے کل ملک کو ناراض کیا تھا اوسکے نتایج سے غافل تھا اور جو ملک حاصل
کیا تھا اوسپر قابض رہنے کی مراد سے دربار کے اکثر لوگون سے دوستی کی
تھی خصوص وزیر سے اوسکی کمال راہ و رسم تھی کہ اب کارآمد ہوئی ایک عجیب تدبیر سے
سردار اور سیکر کا دیوان اور دہابھائی ملکہ ہلدیہ کے پاس گئے اور رئیس
متوفی کیطرف سے اوسکی التجا کی کہ اوسکے نابالغ بچہ کو ہاتھ سے خراب نہ کرائیے
اوس نے کہا صرف ایک صورت ہے جس سے مجھکو بجا آوری حکم دربار مین
تامل ہوجاویگا کہ تم سیکر مین فوج کثیر جمع کرلو تاکہ میری نسبت گمان سازش

रेवासा
शाहपुरा
हलदिया
बिलारा
तिरमल
चूंडावत

نے تلوار نکالی مگر اوسکا استعمال نکر سکا ایک مرہٹہ نے گولی ماری کہ وہ مرگیا اوس
کے ساتھیون نے اوسکا انتقام لینا چاہا مگر وے بھی سب مارے گئے عین اوس
وقت مین کہ یہہ سب لوگ قتل ہو رہے تھے نند سنگہ بھی پہونچ گیا اوسکو
لوگون نے فہمایش کی کہ چلا جاوے اوس نے کہا یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین
رشتہ دارون کے قتل کا بدلا لئے بغیر جاکر ذلت اوٹھاؤن اور اپنے گہوڑے
کو چھوڑکر سب یکبارگی حملہ آور ہوئے اور وہین کام آئے صرف دلیپ سنگہ
چند زخم کہاکر جانبر ہوا ۔
پرتاب سنگہ جو اپنے باپ کے حصہ کا وارث ہوا اپنی والدہ کیسے ساتھ بمقام
سکرائے کہنڈیلہ سے دس میل کے فاصلہ پر تہا بھیجا اور ضعیف [illegible] بچانے
کیواسطے اہالیان ریاست نے غلہ کی گہاس فروخت کی اور [illegible] ادا
کیا تب مرہٹے ساو بانیون کے ملک کی روانہ ہوئے اول حملہ کرکے [illegible] کو
قتل کیا اور خزانہ کی تلاش مین مکانات کو مسمار کیا چار روز تک تباہ و ویران
کرکے جہونجہنون سے کہانہ اور کہیتری کو کوچ کیا اونکی روانگی کے بعد پرتاب سنگہ
اور نرسنگہ نے کہنڈیلہ مین بود و باش شروع کی مگر ہنوز نقصان کی تلافی نہو سکی تہی
ہنوز سنبہلے بہی نہوئے تہے کہ راج آمیر نے خراج کا مطالبہ شروع کیا پرتاب سنگہ
نے اپنی ریاست کی چہارم آمدنی دینی کرکے صلح کرلی مگر نرسنگہ داس نے
اس ناواجب مطالبہ سے محض انکار کیا اسی زمانہ مین دیبی سنگہ مہرو نے کہ
کہ نراورتل کا نسلی والدکی اولاد مین تہا آبہوہ ولوہا کر دغیرہ پچیس مجادت [illegible]
کرا اپنی ریاست کو وسعت دی اوس نے اہالیان دربار سے سازش کرکے ام

مغلیہ صرف برائے نام رہگئی تہی اور راج جے پور سوائے ادائے خراج و
اطاعت کے اون کی خوداختیاری مین خلل انداز نہین ہوا تہا مگر اب ایک
اور گروہ دشمنون کا پیدا ہوا کہ با وصف ہند و ہونیکے مسلمانون سے زیادہ
ضرر رسان تہا میٹرتہ کی مہلک لڑائی کے بعد خونخوار مرہٹے ملک شیخاواٹی مین
غارتگری و کشت و خون کرنے لگے اور بمراد حصول زر سرداران اور اونکے
بچون کو گرفتار کرکے لیجانے لگے جب کوئی اپنا مال و اسباب بیچکر اون کے عوض
زر کثیر ادا کرتا یا مدت تک قید رکہنے سے شب و روز کے کوچ و مقام مین اونکے
ہی قیدیون کا رکہنا گران ہوجاتا تب اوسکو رہا کرتے تہے —

बाई

جنگ میٹرتہ کے بعد اونہون نے شیخاواٹی مین داخل ہوکر بائی پر حملہ کیا باشندگان
قصبہ اون کے خوف سے مال و اسباب لیکر گرد نواح کے دیہات کو بہاگ گئے
اسّی راجپوتون کی جمعیت قلعہ مین تہی سو برسر مقابلہ ہوئے راجپوت ایک
ایک کرکے مرگئے اور قلعہ شکست کرکے قصبہ کو لوٹ لیا وہان سے کہنڈیلہ کو

होदेगंग

روانہ ہوئے جب دو کوس کا فاصلہ رہا ہودے گنگ پر ٹہر گئے اور ایک
پنڈت کو راؤ اندر سنگہ کے پاس بہیجا کہ اوس نے بیس ہزار روپیہ مصادرہ
اور تین ہزار روپیہ گہوس یعنی رشوت اپنی مقرر کی نول سنگہ اور دلیل سنگہ دو
سردار جنہون نے راجگان کہنڈیلہ کیطرف سے معاملہ کیا پنڈت کے ساتہہ
مرہٹون کے لشکر کو گئے چونکہ اونکو اسقدر روپیہ کے دینے کا اختیار نہین تہا
اون کے ساتہہ دو اہلکار مال بہی بطور اول کے آئے مگر دکہنیون نے اون کو
قبول نکرکے سردارون کو اول مین رکہنا چاہا اسپر اونمین تکرار ہوئی نول سنگہ

खेतड़ी
बसाऊ
साधानी

اور باگہہ سنگہ ٹہاکر کہیتڑی اور سورجمل ٹہاکر بساؤ وغیرہ سرداران سادہانی
کو جو روپیہ نہ دے سکے گرفتار کر کے لے گیا اور اون سے کئی لاکہہ روپیہ
لیکر رہا کیا اونہون نے یہہ روپیہ زمینداروں اور ساہوکاروں سے
وصول کیا۔

بندرابن نے حسب ہدایت برہمنان بطور کفارۂ قتل برادران و عزیزان
کے قطعات اراضی اور زر کثیر برہمنون کو خیرات کیا اوسکے ولیعہد گوبند سنگہ
نے اعتراض کیا اسکا انجام یہہ ہوا کہ بندرابن اپنی معاش کیواسطے پانچ گانو
اور محصول راہداری کہنڈیلہ لیکر ریاست سے دست بردار ہوا اور اوسکے
بیٹے گوبند سنگہ کہنڈیلہ مین اور رگناتہہ سنگہ کوجری مین مالک رہے گوبند سنگہ
زیادہ عرصہ تک حکمران نرہا جس سال مین مسندنشین ہوا اوسی مین قلت
پیداوار کی شکایت سنکر حسب درخواست ٹہاکر رانولی بغرض تخفیف جمع
زراعت کو دیکہنے گیا تہا اثنار راستہ مین ایک ملازم سے جو کہیجرولی کا راجپوت
تہا کوئی بیش قیمتی چیز گم ہو گئی اوس نے اوسکو چوری کا ملزم کر کے زجر
و توبیخ کی ہرچند اوس نے اپنی بے قصوری کا اظہار کیا مگر پذیرا نہوا
مجبور جب دیکہا کہ گہر پہونچکر سزاے سخت دیگا تو بوقت شب وہان ہی اوسکو
قتل کر ڈالا گوبند سنگہ کے پانچ پسر تہے نرسنگ داس سورجمل ٹہاکر دودیہ
باگہہ سنگہ جوان سنگہ رنجیت سنگہ نرسنگہ داس مالک ریاست ہوا باوصف
نااتفاقی باہمی و تاکید و تنبیہہ و مطالبہ زر افواج شاہی و راج آمیر کے مجمع
شیخاوتون کے ملک اور آبادی کی روز بروز افزونی ہوتی رہی سلطنت

दोदया

اوسمین شامل ہوگیا اس معرکہ مین اوس نے بہت اچہا کام دیا اور پچاس ہزار
روپیہ دیکر اپنا کہنڈیلہ کا حصہ بذریعہ پٹہ راج جےپور حاصل کیا مگر دونون سرداران
مین کہ ہر ایک علیحدہ محل اور قلعہ رکہتا تہا متواتر جنگ وجدل ہوتی رہی۔
بمقابلہ طاقت بندرابن داس کے اندر سنگہ محبوب العوام ہونے سے دعوی برابری
کرتا تہا اوس نے اودے گڈہ پر حملہ کیا اور رگناتہہ سنگہ پسر خورد بندرابن
اوسکا شریک ہوا اس لڑکے کو کوچری جاگیر مین ملی تہی اور تین گانو اوس نے
اپنی جایداد مین اور شامل کئے تہے بندرابن نے اپنے مخالفون مین تفرقہ پیدا
کرنے کے ارادہ سے کوچری پر حملہ کیا اوسکے مقابلہ کیواسطے رگناتہہ سنگہ مع
اپنے بہتیجے پرتہی سنگہ ٹہاکر رانولی اور اپنے متوسلون کے فتح گڈہ کا محاصرہ
چہوڑ کر گیا مگر اون کے پہونچنے سے پہلے ہی بندرابن کوچری سے پس پا ہوکر
کہنڈیلہ کو جاتا تہا کہ اونہون نے اثنار راستہ اوس سے لڑائی شروع کردی
شہر سے باہر لڑائی ہوئی اور شہر کے دروازے بند ہوکر فریقین کی آمد رفت
موقوف ہوئی ہمدران حال فتح گڈہ کا محاصرہ بدستور جاری رہا قلعہ کے اندر
سے بندرابن کا بڑا بیٹا گوبند سنگہ برسر مقابلہ تہا اور ناہر سنگہ چرانہ والہ کہ
قریب رشتہ دار تہا فوج حملہ آور کی افسری کرتا تہا چند روز تک ایسا ہنگامہ رہا
کہ باپ بیٹے چچا بہتیجے بہائی ایک دوسری کی خونریزی کرتا رہا آخر کار متخاصمین
تنگ ولاچار ہوگئے اور صلح ہوکر اندر سنگہ نے اپنے حقوق کو حاصل کیا۔
اس زمانہ مین نجف قلی خان سپہ سالار نے مع راؤ راجہ ماچہڑی اور فوج شاہی
شیخاواٹی مین آکر سرداروں سے مطالبہ زر کیا اور نول سنگہ ٹہاکر نول گڈہ

कोचरी
रानोली
चिराना
नवलगढ़

پیرولی مین رہا مسند نشینی آمیر کے نزاع مین بندرابن داس نے مادہوسنگہ کی (पिपरोली)
ایسی خیرخواہی کی کہ اوسکی درخواست کے بموجب مادہوسنگہ نے تقسیم حصص کہنڈیلہ
منسوخ کرکے بندرابن داس کے مالک کلی کہنڈیلہ ہونیکا حکم دیا اور آنندسنگہ نبیرہ (इंद्रसिंह)
دیوسنگہ کو خارج کرنے کیواسطے پانچہزار فوج اوسکے ساتہہ متعین ہوئی جندمہینے (देवसिंह)
تک اندرسنگہ لڑتا رہا مگر انجام مین تنگ آکر پرسولی کو بہاگ گیا اور وہان بہی (परसोली)
لڑتا رہا عنقریب تہا کہ شکست کہاوے مگر غیر مترقبہ حسن اتفاق سے تقدیر نے ایسا
زور مارا کہ صرف جلا وطنی سے ہی نہ بچا بلکہ اپنے حقوق پر قابض ہوگیا۔
فوج متعینہ کا کل خرچ بندرابن داس کے ذمہ تہا اوسکے بزرگون نے کوئی خزانہ
نہین چہوڑا تہا اسوجہہ سے وہ اپنی رعایا سے مصادرہ لیکر کارروائی کرتا تہا
اور اس مصادرہ سے برہمن وغیرہ مذہبی لوگون کو بہی نہ بخشا ہرچند دولتمند
برہمنون نے اپنی معافی کیواسطے اوس سے التجا کی مگر چونکہ اوسکا کل کام اسی
پر منحصر تہا اونکی معروضہ پر مطلق التفات نہوا مجبور اونہون نے انتقام کا وہ طریقہ
اختیار کیا جسے راجپوتانہ مین چاندی کہتے ہین یعنی اپنے آپ کو قتل کرکے اپنے (चांदी)
خون سے راجہ کو افشان اور آخرین بددعا سے اوسکی حیات کو مکروہ و ملعون
کیا کہ اسطرح بندرابن داس برہم ہتیا مین گرفتار ہوا اور اوسکے دوست آشناؤن (ब्रह्महत्या)
نے بہی اوسکو خارج از برادری کردیا مادہوسنگہ نے یہہ حال سنکر بغرض علیحدگی
اپنی شرکت گناہ سے فوج برخاست کرلی اور اپنے شہر کے برہمنون کو بیس ہزار
روپیہ تقسیم کیا اس عرصہ مین اندرسنگہ کو فرصت مل گئی اوس نے اپنے متوسلون
کو جمع کیا اور جےپور کی فوج بہ تحت بوہرہ خوشحالی رام راؤ ماچہڑی پر جاتی تہی

کرادی جے سنگہ کو مدت دراز کی محنت رائگان جانے اور رچورامن کو شکست
نہونیکا بہت افسوس ہوا اور اپنی بادشاہی فوج محکوم بازیدخان کو لیجاکر
اودے سنگہ کے قلعہ اودے گڑہ کو گہیر لیا اودے سنگہ نے ایک مہینے
مقابلہ کیا مگر آخر کار ترو واقع مارواڑ کو بہاگ گیا اور اوسکے خلف سوائی سنگہ
نے کلید قلعہ پیش کرکے فتحمند سے مغفرت چاہی راجہ نے اوسکی تشفی کی اور بشرط
خراج گذاری آمیر معاف کردیا اوس نے مثل سردار کے ایک لاکہہ روپیہ سالانہ
خراج دینے کا اقرارنامہ لکہدیا اسمین سے ایک دفعہ پندرہ ہزار اور دوسری
دفعہ بیس ہزار معاف ہوکر پینسٹہہ ہزار روپیہ سالانہ کہنڈیلہ کا خراج مقرر ہوا کہ جب
تک پٹہان اور مرہٹون کی حملہ آوری نے آمیر کو ضعیف اور کہنڈیلہ کو محتاج کرکے
اوسکی تعداد غیر معین کردی بدستور جاری رہا راجہ جے سنگہ نے اپنا اقرار لنگ
یاد کرکے وہی تقسیم جو فتح سنگہ کے قتل سے بیشتر ہوئی تہی بہر بحال کردی یعنی تین
حصہ سوائی سنگہ کو دلواکر شیخاوتون کا سردار کیا اور دو حصص دہیر سنگہ خلف
فتح سنگہ کو دلوائے اور دونون بہائی اپنی اپنی فوج سے آمیر مین نوکری
کرنے لگے اودے سنگہ نے اونکی عدم موجودگی کو موقع غنیمت سمجہکر بہ امداد
باغی لاڈہنانیون کے یکایک حملہ کرکے کہنڈیلہ پر قبضہ کیا مگر اوسکے بیٹے سوائی سنگہ
نے بامداد فوج جے پور سعادتمندی سے اوسکو نکالدیا کہ وہ جہہ نرو کو چلا گیا اور
تاحیات اپنے وہین اپنے بیٹے سے پانچ روپیہ روز لیکر بسر اوقات کرتا رہا
مگر وہ سوائی سنگہ کی وفات سے بعد تک نہ زندہ رہا سوائی سنگہ کے تین بیٹے ہوئے
اون مین سے اول بندرابن کہنڈیلہ کا راجہ ہوا شمبہو سنگہ کو رانولی ملی اور کشن سنگہ

نرو
सवाईसिंह
विंद्रावन
शम्भूसिंह

جے پور مین پناہ پذیر ہوا اور منوہر پور محفوظ رہ کر کانسلی ہمرض زوال مین آئی
آمیر مین اوس زمانہ مین سوائی جے سنگہ راجہ تہا اوس نے دیپ سنگہ کی بہت
خاطر کی اور بشرط اطاعت و خراج گذاری دستگیری کا اقرار کیا دیپ سنگہ نے
اقرار اداے چار ہزار روپیہ خراج سالانہ کرکے آمیر کی اطاعت اختیار کی۔
اسطرح مدت دراز کے بعد شیخاوتون کے مجمع پر آمیر کی مداخلت از سر نو شروع
ہوئی اتفاقاً اوسی زمانہ مین راجہ آمیر بہ تقریب گرہن گنگا اشنان کیواسطے گیا
اور اشنان کیوقت دان لینے والے برہمن و کبیشر و پروہتون کو طلب کرکے
کہا کہ دان لینے والہ کون ہے سردار کانسلی نے دامن پہیلا کر کہا مین دان
مانگتا ہون راجہ نے متعجب ہوکر پوچہا کہ کیا چاہتے ہو اوس نے کہا آپکی
مدد سے فتح سنگہ کے بیٹے کو کہنڈیلہ مین اوسکے باپ کا حصہ ملجاوے کہ یہہ درخواست
منظور ہوئی۔

یہہ حال ۱۷۱۶ء مین واقع ہوا کہ اونہین ایام مین بہرت پور کی طاقت روز
بروز زیادہ ہوتی جاتی تہی اور چہوٹے چہوٹے راجہ مع اپنی فوجون کے بہ تحت
جے سنگہ اعظم بادشاہ کی نوکری کرتے تہے قروکی۔ بہداور۔ شیوپور وغیرہ
کے ساتہہ کہنڈیلہ کا اودے سنگہ بہی وہان تہا تہون کے محاصرہ پر بعلت
غفلت اودے سنگہ کو تاکید و تنبیہہ ہوئی مگر باوصف دوطرح کی افسری راجہ جے سنگہ
کی یعنی بزرگی خاندان اور حکومت عطیہ شاہی کے وہ جے سنگہ کی سخت گفتگو
کا متحمل نہو سکا اور فوج مین سے علیحدہ ہوکر چلا گیا اور عین اوسوقت مین
کہ تہون فتح ہونے والی تہی چوڑامن والی تہون اور سید وزیر کی صلح

करौली
भदावर
श्योपुर
धून

चूरामन

محکم سنگہ کا گوشت وخون تصدق کرکے دیوی کی پوجا کی مگر کچہہ کار آمد نہوئی شاہی
فوج غالب رہی کیسری سنگہ مارا گیا اودے سنگہ کو گرفتار کرکے اجمیر لیگئے وہان
تین سال قید رہا اسوقت اودے پور کانسلی کو سرداروں نے کہنڈیلہ کی فوج
کو قتل کرنیکا ارادہ کیا مگر اس خیال سے کہ شاید یہہ امر اودے سنگہ کے حق مین مضر
پڑے قبل بجا آوری اپنے ارادہ کے صوبہ دار اجمیر کو مطلع کیا تاکہ اوسکا شبہ
اودے سنگہ کی نسبت نہو بعد ازان کہنڈیلہ پر حملہ کیا اور دیوناتہہ اور تین سو देवनाथ
ستر کون کو قتل کر ڈالا صوبہ دار نے اودے سنگہ سے صلاح لی اوس نے بشرط
رہائی پہر قابض کردینے کا ارادہ کیا اور اپنی والدہ کو آول مین چہوڑ کر رہا ہوا
اوس نے اپنے عہد کا وفاداری سے ایفا کیا صوبہ دار ایسا خوش ہوا کہ نذرانہ
لیکر کہنڈیلہ اوسکو دیدیا۔

اودے سنگہ نے اول ہی اپنے بہائیون کو جمع کرکے بالعوض دغابازی کے
منوہرپور والہ کو سزا دینا چاہا دہا بہائی جو مشیر افسر فوج ہوکر آیا تہا پہر متعین ہوا
مگر اودے سنگہ کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر بہاگ گیا منوہرپور کا محاصرہ ہوگیا
اونہون نے جب دیکہا کہ بغیر فریب کے اور کسیطرح چارہ نہین تو کہیجڑولی کے खेजड़ोली
دوٹہاکر ان اولاد نونکرن کو جنگلی دیپ سنگہ کانسلی والہ کا مدار راجہ کہنڈیلہ سے عداوت
تہی منوہرپور کے شامل کیا اور اون کے زبانی دیپ سنگہ سے کہلا بہیجا کہ منوہرپور
کے فتح ہوتے ہی اوسکو کانسلی سے بیدخل کیا جاویگا اس خوف سے جسوقت لڑائی
شروع ہوئی کانسلی کا سردار اپنی جاگیر کو بہاگ گیا اودے سنگہ فتح منوہرپور
کی قابلیت نہ دیکہکر دیپ سنگہ کا متعاقب ہوا دیپ سنگہ اوسکے مقابلہ کی تاب نہ لاکر

کیسری سنگہ کو اپنی کل حکومت اور گیا ہوا ملک و مال از سر نو حاصل کرنے کے بعد
یہہ خیال پیدا ہوا کہ خراج شاہی جوریواسہ کی بابت خزانہ اجمیر مین اور کہنڈیلہ
بابت نارنول کے خزانہ مین دیاجاتا تہا بند کر دیا جاوے سید عبداللہ وزیر
نے اوسکی سزا دہی کیواسطے فوج متعین کی رائیسل کی اولاد کے کل ٹہاکرون
نے ترک کے مقابلہ کیواسطے فوج جمع کی بلکہ اونکے دشمن رئیس منوہرپور نے
بہی بحمایت قومیہ اپنی فوج بسروری دہا بہائی متعین کی اسطرح کیسری سنگہ نے
بجمعیت کثیر قصبہ دیولی کے پاس بادشاہی فوج کا مقابلہ کیا جسوقت شیخاوتون
کی فتح ہونیوالی تہی منوہرپور والون کو از سر نو حسد و عداوت پیدا ہوئی اور
میدان جنگ مین سے علیحدہ ہو کر بہاگ گئے ہمدران حال کانسلی کا رئیس مارا
گیا اور تکمیل تباہی کیواسطے داںتہ کا لاڈخانی سردار بنظر فوائد خود ریواسہ پر
قابض ہونے کی غرض سے لڑائی سے کنارہ کش ہوا کیسری سنگہ اس خرابی کے
عین وقت مین بہت ناامیدی سے پکارا افسوس اگر فتح سنگہ ہوتا تو وہ اسوقت
نچہوڑتا مگر پہر بہی رائیسلوتون کیطرح مرنے پر آمادہ ہو کر لڑتا رہا اودے سنگہ
نے برادر خورد کو میدان جنگ پر طلب کر کے گہر جانیکے واسطے کہا اوس نے
ایسے حکم کی کہ باعث ذلت تہا اطاعت کرنے سے انکار کیا بلکہ کیسری سنگہ کو جانے
کیواسطے کہا اوس نے کہا مجہکو اب زندگی نہین چاہیئے میرے نام پر دو داغ
تو پہلے ہی سے لگ رہے اول اپنے بہائی کا قتل کرنا اور بیکانیر کے چارنون کو
شادی کی خیرات ندینا اگر یہان سے بہاگونگا تو تیسرا داغ اور لگیگا آخر کار اوسکے
کہنے سے اودے سنگہ چلا گیا اور کیسری سنگہ نے ہرچند اپنے اور اپنے چچا

नारनोल

देवली

दान्ता

اور جب سلطنت مین سید با اختیار ہوئے وہ ہر ملک پر قابض ہوگیا مگر بادشاہی فوج کو رکھہ لیا اور اوسکی تنخواہ ادا کرتا رہا اوسکے تین اولاد کیسری سنگہ فتح سنگہ اور اودے سنگہ ہوئے

केसरीसिंह फ़तहसिंह

कैसरीसिंह

کیسری سنگہ نے مثل اپنے باپ کے بادشاہ کی نوکری کرکے جاگیر پر قابض رہنے کی غرض سے اپنے متوسلون کو جمع کیا اور چھوٹے بھائی فتح سنگہ کو ساتھہ لیکر لشکر شاہی مین گیا سردار منوہرپور کہ بڑی شاخ مین ہے پہلے سے بادشاہی لشکر مین موجود تہا اور کہنڈیلہ کے تنزل سے اوسکا بہت رسوخ ہوگیا تہا کیسری سنگہ کے پہونچنے سے ناراض ہوا اوس نے فتح سنگہ کو اغوا کرکے اونکے گہر مین نزاع کرا دیا اور کل جایداد کو مساوی حصون مین سے تقسیم کرانے پر آمادہ کیا دیوان نے جب دیکہا کہ آپسمین فساد کرکے بگڑجاوینگے اونکی والدہ گوڑجی کی معرفت تقسیم جایداد کرائی کل زمین کی پیمایش اور باشندون کی خانہ شماری کی کل جایداد پانچ حصون مین منقسم ہوئی اون مین سے دو فتح سنگہ کو ملے اور تین راجہ کیسر سنگہ کے پاس رہے قصبہ بہی اسطرح منقسم ہوگیا دونون بہائیون مین آمدرفت و گفت و شنود نرہی کیسری سنگہ نے کاوٹہ کی بودباش اختیار کی اور جب وہ کہنڈیلہ مین آتا فتح سنگہ چیلا جاتا مدت تک یہی حال رہا آخر دیوان نے راجہ کو تحریک دی کہ فتح سنگہ کو مار کر جس تعہد سے تنخواوتون مین منوہرپور والون کا رسوخ ہوگیا ہے اوسکو فتح کرنا چاہیے اور کاوٹہ مین دوستانہ ملاقات مقرر کرکے فتح سنگہ کو بلایا اور مرواڈالا مگر مفسد دیوان کو بہی وہان ہی سزا مل گئی وقت مقتولی فتح سنگہ تلوار کا پہلہ اوسکی گردن مین لگا اور وہ مجروح ہوکر مرگیا۔

फतहसिंह

गोड़जी

कावटा

کہا کہ اگرچہ بادشاہ کا حکم ہے کہ اس مندر کو زمین سے ہموار کردو لیکن اگر اطاعت
کرلو تو مندر کے صرف طلائی کلسون کے توڑنے پر قناعت کیجاوے اونہون
نے اس ارادہ سے باز رہنے کی فہمایش کی مگر جب وہ نمانا تو ایک نے مٹی کے
ڈلے اوٹھا کر کہا کہ کلس توڑنا تو مشکل ہے اس ڈلے کو نہ توڑ سکوگے اوسکی اس
ہمت پر دشمن بہی تعریف کرنے لگا اور دونون کو اپنے لشکر سے رخصت کردیا
اوس زمانہ مین کہنڈیلہ مین قلعہ یا فصیل نہ تہی صرف اثناء راستہ محل واقع بالائی
کوہ ایک دروازہ تہا اور مندر اوس سے ملحق تہا اون مین سے ایک گروہ تو
دروازہ پر بیٹہا اور خود سجانسگہ مع باقیماندہ جمعیت مندر مین مستعد مقابلہ رہا
جب مسلمان حملہ آور ہوئے اول دروازہ والے اور بعد ازان سجان کی جمعیت
برہنہ شمشیرون سے دشمن پر پڑی اور صدہا آدمیون کو مار کر خود بہی طعمہ اجل
ہوئے فوج نے مندر مسمار کردیا اور بت کو شکست کر ڈالا اور بجاے اوسکے
اوسی مصالحہ سے مسجد تعمیر کرائی راجپوتانہ مین شاید کوئی ایسی ریاست ہو جسمین
اورنگ زیب کی ظالمانہ مداخلت مذہبی کے خلاف اپنے مندرون کی حفاظت
مین دلیری و ہمت سے مر مارکر نیکی روایت جاری نہین ہے اوسوقت سے
کہنڈیلہ مین بادشاہی فوج متعین ہوئی مگر فتح مندون نے قدیم اہلکاران
ملکی و مالی کو بدستور بحال رکہا۔
بہادر سنگہ اوسی قرب وجوار کے ایک قصبہ مین رہنے لگا اور اپنے دیوان کی
معرفت پیداوار زراعت مین سے فی من اور مال تجارت پر فی روپیہ ایک پیسہ
محصول لیتا رہا کچہہ مدت کے بعد اوسکے مکان سکونت اور باغ واگذاشت ہوئے

اور وہان ہی مرگیا -
بعدازان بہادر سنگہ راجہ ہوا اورا درنگ زیب کے ساتہہ دکن کی مہم مین فوج لیکر شامل ہوا اپنے ہمنام کسی مسلمان سردار سے اوسکا نزاع ہوگیا اور بادشاہ نے انصاف نکیا اسواسطے چہوڑ کر چلا گیا اوسکا منصب دارون مین سے نام کٹ گیا - اوسی زمانہ مین ظالم نے ہنود پر محصول جزیہ لگایا تہا اور اون کے مندرون کی مسماری کا حکم دیا تہا اوسکے دشمن کو کہنڈیلہ کا محصول وصول کرنے اور عظیم الشان مندر کو منہدم کرنے کی خدمت مفوض ہوئی مگر بہادر سنگہ اپنے نام کو بٹہ لگاکر بہاگ گیا کل ملک مین مشہور ہوا کہ بہادر سنگہ مفرور ہوا اور ترک مندر شکست کرنے پر آمادہ ہے سجان سنگہ رئیس چاپولی کو کہ بہوجراج خلف دوم رایسل کی اولاد مین سے تہا خبر پہونچی رایسل کیسی بہادری سے اوس نے مندر کو بچانے اور اوسکی حفاظت مین جان دینے کا ارادہ کیا خبر پہونچنے کے وقت وہ مارواڑ کی سرحد پر شادی کرنے کیواسطے گیا تہا اوسکے ہمراہیون نے فہمایش کی کہ یہہ بہادر سنگہ کا کام تہا تمکو اس سے کیا غرض ہے اوس نے بالکل نہ مانا اور جواب دیا کیا مین رایسل کی اولاد مین نہین ہون جو ٹہاکر کے مندر کو توڑنے دون اور اوسکے بچانے مین کوشش نکرون کیا یہہ راجپوتی ہے اسطرح وہ ساٹہہ آدمی لیکر چلا راستہ مین بہادر سنگہ کے آدمی بہی اوس کے شامل ہوئے اور کہنڈیلہ مین داخل ہوئے بادشاہی سپہ سالار نے اس غیر معلوم مقابلہ کی خبر پاکر یا تو بخوف بہادری راجپوتون کے یا اس قلیل جمعیت کی ہمت مقابلہ فوج کثیر پر خوش ہوکر اونمین سے دو آدمیون کو اپنے پاس طلب کیا اور اون

सुजानसिंह चापोली

ایسا سخت عتاب ہوا کہ اوس نے دوارکا داس کو اوسکے مارنیکا حکم دیا اوس نے
دوستی کے لحاظ سے اوسکو اطلاع دیکر بہاگ جانے کی فہمایش کی مگر وہ دہی بہاگنے
والا نہ تہا بادشاہ کے حکم سے دوارکا داس حملہ آور ہوا باہم مقابلہ ہوا اور ایک
دوسرے کے ہاتہہ سے دونون مارے گئے بیر سنگہ دیو جو دکن کی مہم مین
مع اپنی فوج کے گیا تہا اور خود فتح کرکے پرنالہ کا حاکم مقرر ہوا دوارکا داس
کا بیٹا تہا کہنڈیلہ کا مورخ لکہتا ہے کہ یہہ شخص خودمختاری سے بادشاہ کی
نوکری کرتا تہا مگر اوس زمانہ مین مرزا راجہ جے سنگہ کل امراء سلطنت اور کل
راجپوتون مین سب سے زیادہ زبردست اور ممتاز تہا غالباً یہہ اوس کے
تحت مین تہا۔

वीरसिंहदेव
परनाला

بیر سنگہ دیو کے سات بیٹے تہے اونمین سے بہادر سنگہ ولیعہد ہوکر کہنڈیلہ مین
رہا اور امر سنگہ ۔ شیام سنگہ ۔ جگدیو ۔ بہوپال سنگہ ۔ موکری سنگہ ۔ اور پیم سنگہ
کو جاگیرین ملگئین جس زمانہ مین راجہ بیر سنگہ دیو دکن مین تہا اوسکو خبر پہونچی
کہ بہادر سنگہ نے راجگی کا خطاب اور اختیارات حاصل کرلئے ہین یہہ سنتے ہی
چار سوار لیکر کہنڈیلہ کو روانہ ہوا جب کہنڈیلہ دو کوس رہگیا وہ ایک جاٹنی کے
گہر ٹہرا اوسکے ہان کہانا کہا کر آرام کیا اور اوس سے اپنے گہوڑے کی حفاظت
کیواسطے کہا کہ کوئی چورا نہ لیجاوے جاٹنی نے تیزی سے جواب دیا کیا بہادر سنگہ
حاکم نہین ہے جو کوئی گہوڑا چرا لیجاوے تو چاہے شاہراہ مین سونا رکہکر سو جا
کوئی ہاتہہ نہ لگا سکیگا بیر سنگہ دیو کو اپنے سعادتمند بیٹے کی اداے فرایض حاکمانہ
کی تعریف سنکر ایسی خوشی اور طمانیت ہوئی کہ وہان سے ہی دکن کو واپس چلا گیا

अमरसिंह
श्यामसिंह
जगदेव
भोपालसिंह
मोकरीसिंह
पेमसिंह

آگ کی چنگاری پگڑی مین رکہدی اول تو اوس نے ضبط سے تحمل کیا تا بجدیکہ پگڑی
سر پر جلنگی مگر جب اوسکی تلوار تیار ہوگئی ایک ضرب سے مسخرہ کا سر تن سے علیحدہ
کردیا وہ امرا سلطنت مین سے کسی کا آدمی تہا دہ مع اپنی کل جمعیت کے فوراً راجہ
کہنڈیلہ پر حملہ آور ہوا راجہ مع اپنے ہمراہیون کے جمنا مین نہانے کیواسطے گیا
تہا اور برہنہ تن و تہیدست غسل کر رہا تہا مسلمانون نے اوسی مقام پر کل ہمراہی
اور خود راجہ کو قتل کیا۔

کردہر کے چند لڑکے تہے اون مین سے دوارکاداس وارث ریاست ہوا مگر جلد — द्वारिकादास
رئیس منوہرپور پراولاد رنمل کے حسد سے مارا گیا بادشاہ نے شکار مین بڑی کوشش — मनोहरपुर
کرکے ایک شیر گرفتار کیا تہا رئیس منوہرپور نے کہا کہ میرا بہائی رایسلوت نرسنگہ جی کا — नरसिंह
اتشٹ رکہتا ہے وہ اس شیر سے لڑ سکتا ہے دوارکاداس اوسکی چالاکی کو سمجہہ گیا
مگر خوشی منظور کیا اشنان پوجن سے فارغ ہوکر اور پوجن کا سامان لیکر وہ بے باکانہ
شیر کے پاس گیا اور اوسکے چندن کا تلک لگا کر اور مالا پہنا کر حسب قاعدہ پرستش
اوسکو دنڈوت کی شیر آہستہ سے اوسکے پاس آیا اور زبان سے اوسکے جسم کو
چاٹ کر کہ حیوانات مین محبت کی علامت ہے اوسکو رخصت کردیا۔

بادشاہ نے اوسکے معجزہ پر نہایت متعجب ہوکر فرمایا کہ جو تیری خواہش ہو مانگ
اوس نے عرض کی ہین تو آپکے اقبال سے بچ گیا ہون مگر اور کسی شخص کو ایسے
کام کا حکم نہوا کرے دوارکاداس اوس زمانہ کے نہایت دلاور شخص خانجہان
لودہی کے ہاتہہ سے مارا گیا تہا اور شجاعتون مین مشہور ہے کہ لودہی بہی اوسکے
ہاتہہ سے مارا گیا دونون کے درمیان بڑی دوستی تہی ایکدفعہ خانجہان پر بادشاہ کا

ساتھہ رایل بھی تہا اوسکے انتقال کا حال کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا ہے مگر
اوسکی تاریخ سے راجپوتون کی بہادری اور دیبی داس کے قول کی راستی بخوبی
تحقیق ہوتی ہے ۔

رایسل کے انتقال پر بہت آراستہ اور مالامال ریاست تہی اوس نے اپنے سات
بیٹون کو جنکی اولاد مختلف نامون سے مشہور ہے حسب تفصیل تقسیم کردی تہی ۔

۱	گردہر	جسکی اولاد گردہر جیکی کہلاتی ہے		کہنڈیلا اور ریواسہ	गिरधर
۲	لاڈخان	ایضاً	لاڈخانی ایضاً	کہاچر یاداس	लाड़खां / बाघेरयांवास
۳	بہوجراج	"	بہوجانی "	اودے پور	भोजराज
۴	ترمل راؤ	"	"	کانسلی	तिरमलराव
۵	پرسرام	"	پرسرام پوتہ	بائی	परसराम / वाई
۶	ہررام	"	ہررام پوتہ	مونڈری	हरराम / सुंदरी
۷	تاج خان	"	تاج خانی	ـــ	ताजखां

گردہر اپنے باپ کی طاقت اور جوانمردی کا وارث ہوا اوس نے بادشاہ سے
راجہ کہنڈیلہ کا خطاب حاصل کیا اس زمانہ مین سلطنت مین بدنظمی ہوگئی تہی اور
میوات کے باشندون نے بہت سرکشی کی تہی گردہر نے اپنی مختصر مگر جرار فوج سے
اونکو شکست دیکر پست کیا مگر اوسکا فروغ زیادہ نرہا ایک اتفاقیہ نزاع سے
جمنا مین نہاتا ہوا قتل ہوا ۔

اس سردار کے ہمراہیون مین سے ایک شخص آہنگر کی دوکان پر تلوار صیقل کرانے
گیا وہان سے کسی مسلمان نے اول اپنی زبان مین اوس سے مذاق کیا اور پہر

اونہین کو لیکر دہلی پہونچا اوسی زمانہ مین دہلی پر کوئی پٹھان حملہ آور ہوا تہا اور
بادشاہی فوج اوسکے مقابلہ کیواسطے تیار ہو رہی تہی یہہ بہی اوسمین شامل ہوا
لڑائی مین اوسکے ہاتہہ سے دشمن کی فوج کا ایک افسر مارا گیا اس چہپے رستم کی
سبکو تلاش ہوئی مگر وہ عمداً اپنے ہموطنون کے لشکر سے علیحدہ فروکش ہوا تہا
اس بہادر کی تلاش کیواسطے فوج کے کل سردارون کی دعوت ہوئی اور
ہر ایک سردار سپہسالار کے روبرو ہوکر گذرا اوس نے رایسل کو شناخت کیا اور
شاہنشاہ اکبر کی خدمت مین پیش کیا اوس نے بعطاے خطاب رایسل درباری
و پرگنات ریواسہ و کاسلی کہ اوسوقت تک چندیلہ راجپوتون کے قبضہ مین تہے
ممتاز کیا اوسکے بہائی لُون کرن کو بہت حسد ہوا اور وہ اوسکے جانے پر بہت
ناراض ہوا مگر بادشاہی حکم کے مقابلہ مین اوسکی خفگی کیا پیش جا سکتی تہی یہہ
اوسکی ترقی کا آغاز تہا کیونکہ اوسکو ان پرگنات پر قابض ہوئے دیر نہوئی تہی
کہ بہٹنیر کی فوج کشی مین شریک ہونے کیواسطے اوسکو بلایا گیا اس لڑائی کے فتح ہونے
پر اوسکی اور بہی عزت ہوئی کہنڈیلہ اور اودے پور کہ اوسوقت تک نربان
راجپوتون کے قبضہ مین ہے. اور ملے اوس نے نربانون کو بیدخل کرکے اپنا قبضہ
کر لیا۔

اُسوقت سے کہنڈیلہ شیخاواٹی کا صدر متصور ہونے لگا اور رایسل کی اولاد کہ
کل جنوبی شیخاواٹی مین ہین رایسلوت کہلانے لگی تہوڑے دنون بعد رایسل نے
اودے پور پر بہی قبضہ کیا یہان بہی نربان تہے اور شہر کا نام کسونبی تہا رانا
پرتاب والی میواڑ کے مقابلہ مین شاہی فوج کا افسر مانسنگہ ہوکر گیا تب اوس کے

रेवासा
कासली
चंदेला

भटनेर

खंडेला
उदयपुर
सिरवान

रायसलोर

कसूंबी

[illegible]

پہنا کرے سور کا گوشت نکہا وے اور ہر ایک گوشت سے جسمین خون رہے
یعنی جو شرعاً ذبح نکیا گیا ہو پرہیز کرے اور ہر ایک شیخاوت کے لڑکا پیدا ہونے پر بکرا
حلال کیا جاوے کلمہ پڑہا جاوے اور بکرے کا خون بچہ پر چہڑکا جاوے اب
اگرچہ چار سو برس گذر گئے ہین مگر جو امور موکل جی نے قبول کئے تہے شیخاوتون
مین بدستور جاری ہین جنگلی سور کو جو قدیم سے راجپوتون کی پسندیدہ غذا
ہے اور کم سے کم سال بہر مین ایک دفعہ کہانا فرض ہے شیخاوت شکار بہی نہین
کرتے ہین اور اگرچہ بدہی کا درگاہ مین لڑکا ناچہوٹ گیا ہے مگر اون کے بچے بدہیان اور
نیلہ کورتہ ٹوپی پہنتے ہین علاوہ اسکے زردنشان پر کہ شیخاوتون کا خاندانی جہنڈا
ہے نیلی جہنڈی ادہر لگتی ہے شیخاوتون کا اعتقاد ہے کہ جنہون نے غفلت
یا بعد مسافت یا بے اعتقادی سے بدہی کے درگاہ مین رکہنے مین کوتاہی کی
ہے وہ پہلے پہولے نہین ہین اور سب سے زیادہ راجپوتون کی سریع الاعتقادی
اور بے تعصبی اس سے عیان ہے کہ باوجودیکہ امرتسر مع دیہات متعلقہ آمیر مین
ضبط ہو گیا ہے شیخ برہان کی درگاہ اب تک سرنا یعنی جاے پناہ گنہگاران سمجہی
جاتی ہے اور اوسکی اولاد کے سو قبیلون کو جو قصبہ ٹالہ مین رہتے ہین معافی
مل رہی ہے –

شیخ جی نے اپنی موروثی ریاست مین گردنواح کا ملک فتح کرکے بہت اضافہ کیا
اور تین سو ساٹہہ دیہات کو قبضہ مین لیکر اپنی حکومت اور اقتدار کو مستحکم کیا کہ اس
سے اوسکے سرپرست والی آمیر کو حسد ہوا وہان سے فوج متعین ہوئی مگر اوس
نے بیٹے پٹہانون کی مدد سے اوسکا خوب مقابلہ کیا مگر اوسوقت تک والی آمیر کو اپنا

انمین سے اول اپنے باپ کی جا پر امرتسر کا مالک ہوا دوسرے کی اولاد بالا پوتہ مشہور ہوئی کہ اونمین سے ایک کچھوایون کی بارہ کوٹھری مین داخل ہے تیسرے کا بیٹا کومن تہا اوسکی اولاد کو مہاوت کہلاتی ہے اور اب بہت کم ہے ۔

موکل جی کے ایک اہل اسلام صاحب کرشمہ فقیر کے معجزہ سے جسکی دعا نے اس لاولد سردار کو اس گروہ عظیم کا کہ راجپوتانہ کے جزو اعظم پر قابض ہے مورث اعلی بنایا ایک لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کا نام شیخ جی رکہا گیا اس فقیر کا نام شیخ برہان تہا اور وہ اچرول سے چہہ میل اور موکل جی کے مسکن سے چودہ میل پر ایک مقام پر رہتا تہا چونکہ اوسی زمانہ مین تیمور ہندوستان پر حملہ آور ہوا تہا غالبًا یہہ شخص ملانہ تہا کہ جنگجو مگر غیر متعصب راجپوتون کو راہ اسلام پر لانے کیواسطے یہان ٹہیر گیا تہا اس نظر سے کہ اگر یہہ لوگ اسلام قبول نکرینگے تو بہی خاطر داری و مہمان نوازی تو ضرور کرینگے دورہ کرتا ہوا شیخ برہان امرتسر مین بہی پہونچا اور موکل جی سے سوال کیا کہ کچہہ ہمارے واسطے بہی ہے اوس نے جواب دیا باباجی جو آپ چاہین وہی ہے اوس نے صرف ایک پیالہ دودہ مانگا موکل جی نے بخوشی دینا کیا شیخاوتون کا اعتقاد ہے کہ شیخ برہان نے خالی بہینس کے تہنون سے بمقدار کثیر دودہ نکالا موکل جی کو یقین ہوا کہ وہ اور بہی معجزہ کر سکتا ہے اور اوسکی التجا کی کہ آپ کے ذریعہ سے مین لاولد نہ ہون تہوڑے دنون بعد اوسکے لڑکا ہوا فقیر کی ہدایت کے بموجب اوسکا شیخ جی نام رکہا گیا اوس نے یہہ بہی نصیحت کی تہی کہ لڑکے کو بدہی یعنی ڈورہ پہنایا جاوے جب وہ اوتارے درگاہ کے گنبد سے باندہا جاوے وہ نیلہ کو رتہ ٹوپی

वालापोता

कुमन

शेखबुरहान

कचरोल

شیخاواٹی

اب شیخاوتون کے مجمع کا حال لکھا جاتا ہے جو اصل مین راج جے پور سے نکلکر اقتضاء مدت اور اتفاقات زمانہ سے راج مذکور کے برابر زبردست اور صاحب حشمت ہوگیا ہے اگرچہ اوسمین نہ کوئی قانون تحریری ہے اور نہ اتفاق واحدیت ہے اور نہ کوئی اوسکا افسر مقبول العموم ہے مگر صرف بسبب شراکت فوایداور یکسانی حالات ہر ایک جاگیر کے بنا ہوا ہے مگر یہہ بہی متصور نہین ہو سکتا کہ اس مجمع مین صلاح و تدبیرات کا کوئی رشتہ نہین ہے کیونکہ جب کسی معاملہ متعلق ذات خاص یا فواید عام مین خلل واقع ہوتا ہے سرداران شیخاواٹی تدبیر مناسب کرنیکے واسطے اودیپور مین جمع ہوتے ہین -

बालोजी

راجہ اودے کرن سنہ ۱۳۸۹ء مین آمیر کا حاکم تہا اوسکے پسر سیوم بالوجی کی اولاد شیخاوت ہین کل ملک جو اب شیخاواٹی کہلاتا ہے اوس زمانہ مین چوہان اور تنور راجپوتون مین منقسم تہا اوس سے پیشتر تو اون کے بزرگ دہلی کے بادشاہ تہے مگر اسوقت مین بہی اونہون نے جسقدر مسلمانون کے زور شمشیر سے لاچار آئی اوس سے زیادہ کسی کی اطاعت نکی -

अमरतसर

اگرچہ ابتدا مین علاقہ امرتسر کی جایداد بالوجی کو حاصل ہوئی تہی مگر نہ معلوم کس سبب سے اوسکے نبیرہ شیخ جی کی شہرت زیادہ ہوئی اوسکو کم جانتے ہین -

शेखजी

بالوجی کے تین بیٹے تہے -

موکلجی کہیمراج کہارد

मोकलजी

खारद खेमराज

	نمبر	نام شاخ	نام کوٹھری	اول سردار کی سالانہ آمدنی	تعداد سرداران تخت	کل سرداروں کی آمدنی
सुलतानोत सूरत	۵	سلطانوت	سورت	[illegible]	.	[illegible]
खंगारोत डिग्गी	۶	کہنگاروت	ڈگی	[illegible]	[illegible]	ے لکھہ
राजावत चंदलाय	۷	راجاوت	چندلائے	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible]
परतापजी	۸	پرتاپجی	معدوم	.	.	.
वलभद्रोत अचरोल	۹	بلبہدروت	اچرول	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible]
श्योदासजी	۱۰	شیوداسجی	معدوم	.	.	.
कल्यानोत रतवार	۱۱	کلیانوت	رتوار	[illegible]	[illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
चत्रभुजोत बगरू	۱۲	چتربہوجوت	بگرو	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ
गूगावत दूनी	۱۳	گوگاوت	دونی	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible]
खुम्बानी बांसखोह	۱۴	کہوبانی	بانسکہو	[illegible]	[illegible]	[illegible]
कुम्पावत महार	۱۵	کہوپاوت	مہار	[illegible]	[illegible]	[illegible]
श्योवरणपोता नींदर	۱۶	شیوبرنپوتہ	نیندر	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر بموجب ریکہہ	تعداد اسیان بموجب ریکہہ	معافی	باقی نوکری والے	
۲۳	ہاڑہ	[illegible]	للعہ	للعہ	.	हाड़ा
۲۴	اوگراوت	[illegible]	؏	؏	.	उग्रावत
	میزان	[illegible] لکہہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

مہاراجہ صاحب جے پور کے یکجدی سرداروں کی کوٹہریوں کے دو نقشجات ایک کرنل ٹوڈ صاحب کا اور دوسرا مسٹر انجنین صاحب کا باب دوم مین لکہے گئے ہین اب تیسرا نقشہ مرتبہ کرنل بروک صاحب کہ اون نقشوں کی نسبت زیادہ معتبر ہے لکہا جاتا ہے ۔

نمبر	نام شاخ	نام کوٹہری	اول سردار کی سالانہ آمدنی	تعداد سرداران تحت	کل سرداروں کی آمدنی	
۱	پورنملوت	نیمڑی	[illegible]	یک	[illegible]	नीमड़ी
۲	بہیم پوتہ	معدوم	.	.	.	भीमपोता
۳	ناتہاوت	چوموں	[illegible]	[illegible]	[illegible] لکہہ [illegible]	नाथावत चौमू
۴	پچیانوت	لانبرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	पिचानोत लांबरा

	نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر موجب پٹہ	تعداد اوسان موجب رکھ	معافی	باقی نوکری والے
वांकावत	۲۱	بانکاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
गूगावत	۲۲	گوگاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
पवार	۲۳	پنوار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
राणावत	۲۴	راناوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•
नरूका	۲۵	نروکہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
पिचानोत	۲۶	بچاونت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
वनवीरपोता	۲۷	بنبیرپوتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
चौहान	۲۸	چوہان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
वालापोता	۲۹	بالاپوتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
सीकरवाल	۳۰	سیکروال	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]
राजगढ़का	۳۱	راجگڈہ کا	[illegible]	یک	یک	•
हमीरदेका	۳۲	ہمیردیکا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر بموجب ریکھ	تعداد اسامیان بموجب ریکھ	معافی	باقی نوکری والے	
۹	سلطانوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	सुलतानोत
۱۰	شیخاوت	یک لاکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	शेखावत
۱۱	شیوبرہم پوتہ	یک لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	…वब्रह्मपोता
۱۲	سوباسرپوتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	…मासरपोता
۱۳	بڈگوجر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	बड़गूजर
۱۴	بلبھدروت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	बलभद्रोत
۱۵	گوڑ	[illegible]	[illegible]	[illegible]		गोड़
۱۶	چتربھوجوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	चत्रभुजोत
۱۷	چندراوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	* १७
۱۸	جادون	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]	जादों
۱۹	پورنملوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	पुरणमलोत
۲۰	دہیراوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	धीरावत

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
जयसिंह	۳۳	جے سنگہ سوم	۔
महाराजसवाई रामसिंहसाहव	۳۴	مہاراجہ سوائی رام سنگہ صاحب بہادر	۔

فہرست جاگیرداران راج جے پور

	نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر بموجب ریکھہ	تعداد اسپان بموجب ریکھہ	معافی	باقی نوکری والے
नाथावत	۱	ناتہاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
राजावत	۲	راجاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
खुम्भानी	۳	کہومبانی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
कुम्हावत	۴	کوبہاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
कछवाहा	۵	کچھواہہ	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]
कल्यानोत	۶	کلیانوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
खंगारोत	۷	کہنگاروت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
राठोड़	۸	راٹہوڑ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
			کلیان سنگہ چاندلاے हिम्मतसिंह ہمت سنگہ راجاوت
महासिंह	۲۲	مہاسنگہ	जुझारसिंह جہوجہار سنگہ جہلاء
जयसिंघ	۲۳	جے سنگہ اول ملقب مرزا راجہ	.
रामसिंह	۲۴	رام سنگہ	कीरतसिंह کیرت سنگہ کامہ والہ
किशनसिंह	۲۵	کشن سنگہ	.
विशनसिंह	۲۶	بشن سنگہ	.
जयसिंह	۲۷	جے سنگہ دوم ملقب سوائی	.
ईश्वरीसिंह	۲۸	ایشری سنگہ خلف جے سنگہ	.
माधोसिंह	۲۹	مادہو سنگہ خلف دوم جے سنگہ	.
पृथ्वीसिंह	۳۰	پرتہی سنگہ خلف مادہو سنگہ	.
परतापसिंह	۳۱	پرتاپ سنگہ خلف دوم مادہو سنگہ	.
जगतसिंह	۳۲	جگت سنگہ دوم	.

भिलाय

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ	
चंद्रसेन	۱۶	چندرسین		
पृथीराज	۱۷	پرتھی راج	खुम्भावत کہومباوت مہار کی	महार
वहारमल	۱۸	بہارمل	पूर्णमल پورنمل نہیڑی भीमजी بہیم جی جسکا بیٹا آسکرن نرور مین تہی ابلی रचानोत بچانوت सरथानोत شرتہانوت سوروٹہ مین खंगारोत کہنگاروت ڈگی مین नाथावत ناتہاوت چوموں وسامود مین रूपसिंगोत روپ سنگوت راجاوت बलभद्रोत परताप जी پرتاپ جی بلبہدروت कल्यानोत کلیانوت चत्रभुजोत چترہبوجوت	नीम्डी नरवर सूरोठ डिग्गी
भगवानदास	۱۹	بہگوانداس	माधोसिंह مادہو سنگہ सूरसिंघ سور سنگہ जगतसिंह جگت سنگہ	
मानसिंह	۲۰	مان سنگہ خلف جگت سنگہ	अभयराज ابہی راج	
जगतसिंह	۲۱	جگت سنگہ	भीमसिंह بہیم سنگہ अर्जुन सिंह ارجن سنگہ शक्तसिंह سکت سنگہ بہاری कल्याणसिंह	धूलेश फ़ागली

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ	
राजदेव	۸	راج دیو		
कोल्हन	۹	کولن		
कुंतल	۱۰	کونتل		
जोनसी	۱۱	جونسی	हमीरजी ہمیرجی جسکی اولاد دُونی کے گوگاوت ہین लखोजी لکھوجی کی اولاد بالنسری ہین ہے ۔	दूनी गूगावत
उदयकरण	۱۲	اودے کرن	खम्बानी کہومبانی بانس کہوہ مین	वांसखोह
नरसिंघ	۱۳	نرسنگہ	वीतलपोता بیتل پوتہ पतिलपोता پتل پوتہ श्योवरणपोता شیوبرن پوتہ نیندر مین ہین नरूका نروکہ शेखावत شیخاوت	नींदर
वनवीर	۱۴	بنبیر	۔	
उदयकरन	۱۵	اودے کرن	वरनजी برن جی जरोजी جروجی वरोजी बेत بیت मलक ملک بشروجی ان سب کی اولاد بنیر پوتہ کہلاتی ہے	वनवीरपोता

دہرم شاستر اور رواج راجپوتانہ کے بموجب جے پور کی سند نشینی کیواسطے
ہونیکا حق اول جہلاوالون کو ہے کہ وے جگت سنگہ خلف مان سنگہ کی اولاد ہین
ہین دوم مانسنگہ کے مساوی الدرجہ سرداران کو ہے جنمین چندلاوت وہمت سنگوت
دڈہوکیہ و بہارمل داخل ہین تیسرے سورسنگہ و مادہوسنگہ کی اولاد بڑی کی
اولاد سمجھی جاتی ہے اور پسران پرتھی راج کی اولاد اوس سے بہت دور
سمجھی جاتی ہے۔

झिलाय
चंदलाय
हिम्मतसिंगोत
ढोलया
भारमल

کرسی نامہ مہاراجہ صاحبان جیپور

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
ढोलाराय	۱	ڈہولارائے	.
कनकुल	۲	کنکل	.
हनूजी	۳	ہنوجی	.
जानरदेव	۴	جانردیو	.
फचून	۵	پچون	.
मालेसी	۶	مالیسی	.
विजल	۷	بجل	.

تجویز کی اور اگر رس کپور کو ناہر گڈھ مین قید نہ کر دیا جاتا تو یقین ہے اس تجویز
پر ضرور عمل کرتے آخرکار بتاریخ ۲۱- دسمبر ۱۸۱۸ع مین جگت سنگہ نے اپنی منحوس
حیات کو اختتام کو پہونچایا اوسکی وفات پر کسیکو افسوس نہوا بلکہ کل راجپوتون نے
بالاتفاق کہا کہ آج بیکنٹھ کا دروازہ کہلا ہے راجہ جگت سنگہ لاولد تہا مسند نشینی کے
واسطے کسیکا گود لینا ضرور ہوا اور ریکجدیون مین کوئی ایسا نہ تہا جو بلا اعتراض
راجہ ہوسکے اسواسطے لوگون نے موہن سنگہ مخزوج رئیس نرور کو کہ سیندہیہ
نے نکالدیا تہا راجہ کرنا چاہا اس تجویز کے بانی مبانی موہن ناظر خواجہ سرا اور
میگہہ سنگہ کہنگاروت ٹہاکر ڈگی کے تہے مگر سرداران ریاست اور رانیونکو
منظور نہوا کیونکہ موہن سنگہ اسکرن خلف بہیم کی اولاد مین سے کہ منجملہ کوٹہریون
کے ہے دور کا رشتہ دار تہا اوسکی مسند نشینی خلاف رواج راج اور باعث
حق تلفی رئیس جہلاء اور دیگر قریب تر ریکجدیون کے تہی چنانچہ سردارون نے موہن سنگہ
کو خارج کرنے کیواسطے فوج کشی کی مگر اوسیوقت بہٹیانی جی نامی ایک رانی نے
آٹہہ مہینے کی حاملہ ہونا ظاہر کیا بڑے گہرون کی رانی اور ٹہکرانیون نے جمع
ہوکر حمل کی تصدیق کی اور ۲۵- اپریل ۱۸۱۹ع کو مدت معینہ گذر کر لڑکا پیدا
ہوا وہ راجہ ہوا اور نرور والہ مفقود الخبر ہوگیا اس راجہ کا نام جے سنگہ سیوم
تہا اوس نے بہی ساڑہے سترہ برس کی عمر مین ایک لڑکا مہاراجہ سوائی رام سنگہ
صاحب رئیس حال بعمر ۱۷ ماہ چہوڑ کر ۱۸۳۵ع مین انتقال کیا مہاراجہ کی ابتک
کوئی اولاد نہین ہوئی ہے اور نہ اونہون نے کسیکو متبنی لیا ہے —
راج جے پور کی مسند نشینی کا استحقاق راجاوت نسل مین ہے اگرچہ رئیس حال سے

नाहरगढ
वैकुंठ
नरवर
खंगारोत डिग्गी

عہد کے واقعات لکھنے کے قابل ہوتے تو اوسکی تاریخ کی ایک علیحدہ جلد ہوتی مگر
وہ ایسے لغو اور فحش ہین کہ اونکے لکھنے مین اپنے وقت کا ضایع کرنا اور ناظرین
کے دلون مین مطالعہ کتاب سے نفرت پیدا کرنا ہے مگر مختصر یہہ ہے کہ اوسکے
عہد مین غیر ریاستون کی حملہ آوری شہرون کا محاصرہ غارتگرون کے تاخت و
تاراج ملک کی خرابی رعایا کی تباہی متواتر جاری رہین رس کپور نامی ایک ادنے
کسبی نے وہ فروغ پایا کہ اوسکے مقابلہ مین عمدہ خاندان کی جو وہی و جیسی و راٹہور
و بہٹیانی رانیان گرد ہوگیئن اوسپر یہانتک عنایتین ہوئین کہ اوسکو راج کے
نصف ممالک کی رانی کر دی اور راج کا کل سامان بلکہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ کا
کتب خانہ تک نصف اوسکو تقسیم کر دیا جے مندر کا خزانہ جسکی حفاظت مین کالی کہوہ
کے سینے دل و جان تصدق کرتے تہے مفت فضول خرچی مین تلف کر دیا
تجارت مین خلل واقع ہوا زراعت جلد موقوف ہوگئی کسی روز روڑا رام خیاط مختار ہوا دوسرے روز
کوئی لقال ہوا تیسرے روز برہمن مقرر ہوا اور ہر ایک باری باری سے ناہرگڈہ کے جیلخانہ
مین بہیجا جاتا تہا رس کپور کے نام سے سکہ جاری ہوا راجہ کے ساتہہ ہاتہی
پر سوار ہوکر نکلتی تہی سردارون کو حکم تہا کہ مثل رانیون کے اوسکا ادب
اور تعظیم کرین اگرچہ مصر شیو نراین برہمن کہ مصاحب تہا اوسکو بائی جی یعنی
دختر کہکر بولتا تہا مگر چاند سنگہ سردار دونی نے ہر جلسہ مین جسمین وہ کسبی
موجود ہوتی شریک ہونے سے انکار کیا اس علت مین اوسپر دو لاکہہ روپیہ
کہ اوسکی چار سال کی آمدنی تہی جرمانہ ہوا سرداران ریاست راجہ اور
اوسکی حکومت سے ایسے تنگ ہوگئے تہے کہ ایک دفعہ اوسکو گدی سے اوتارنیکے

रसकपूर

कालीखोह

रोड़ाराम

گہوڑا جوڑا پگڑی سوجہین اور تلوار چہوڑکر بہاگ گئے اسکے بعد راٹہورون نے
مقام میڑتہ پر بہی لڑائی کی مگر کامیاب نہوے ان دونون لڑائیون کے بعد مرہٹون
نے جودہپور سے ساٹہہ لاکہہ روپیہ لیا اور جسقدر روپیہ میسر نہ آیا اوسکے عوض مین
مال واسباب فروخت کرایا اور آدمی اول مین رکہے۔

मेड़ता

پرتاب سنگہ کے پچیس برس کے عہد مین اس ریاست پر بڑی آفتین آئین وہ
بہادر اور صاحب تمیز رئیس تہا مگر اندرونی نزاع اور اطراف کے غارتگر دشمنون
کے مقابلہ مین نہ اوسکی بہادری کام آسکتی تہی اور نہ دانائی ریاست ماچہڑی
کے علیحدہ ہوجانے سے جےپور پر سخت صدمہ پہونچا اور غارتگرونکو متواتر روپیہ
دیا گیا اس سے خزانہ خالی ہوگیا مگر جےپور کے خزانہ مین اس کثرت سے روپیہ
تہا کہ باوجودیکہ مادہو سنگہ نے حصول ریاست کے واسطے زرکثیر برباد کیا اور
ایام نابالغی پرتہی سنگہ و پرتاب سنگہ مین مصارف عظیم ہوتے رہے ۱۷۸۹ء
مین تونگہ کی فتح پر پرتاب سنگہ نے صرف خیرات مین چوبیس لاکہہ روپیہ تقسیم کیا۔
۱۷۹۱ء مین پاٹن کی لڑائی اور راٹہورون سے اتحاد فسخ ہونیکے بعد تکاجی ہلکر
نے جیپور پر حملہ کیا اور خراج سالانہ جو بعد ازان امیرخان کو اور پہر سرکار انگریزی
کو منتقل ہوا مقرر کیا وقت انتقال پرتاب سنگہ یعنی ۱۸۰۳ء سے سندہیہ کی فوجین
بہ تحت ڈیبائنی صاحب و پیرن صاحب و دیگر غارتگرون کے لشکر اس ملک کو
متواتر تباہ کرتے رہے اور اکثر اوقات مال مغروقہ کی تقسیم پر آپسمین فساد کرتے
رہے سمت ۱۸۰۳ مین جگت سنگہ مسندنشین ہوا اور سترہ برس حکمران رہا وہ اپنی
قوم اور زمانہ مین سب سے زیادہ عیاش اور بدچلن رئیس ہوا ہے اگر اوسکے

तुकाजी होलकर

पेरन

گیا اور کئی سال تک اس شکست کے نقصان کی تلافی نہ کرسکا راجپوتون کو
فتح کامل حاصل ہوئی راٹہورون نے دہا بہائی کو بہیجکر اجمیر پر قبضہ کرلیا اور
عہدنامہ خراج گذاری کو منسوخ کردیا جنرل کومٹی ڈبائنی صاحب کو اس شکست
سے بڑی غیرت آئی اوس نے بامداد جوانمردی سیندہیہ کے ایسی قواعد دان

जनरल कोमटी डिवायनी

فوج تیار کی کہ اوسوقت تک کبہی دیکہنے مین نہ آئی تہی اور راجپوتانہ کو روانہ
ہوئی راٹہورون نے اپنے علاقہ تک پہونچنے اور حملہ کرنیکا انتظار نکرکے اور
بمقام پاٹن واقع توراواٹی کہ جے پور سے شمال مین ہے کچہواہون کے شامل
ہوکر مرہٹون کی فوج محکوم افسران فرانس کا مقابلہ کیا اگر دونون ریاستون

पाटन

کی فوج اوسی اتفاق واتحاد کے ساتہہ مقابلہ کرتی جیسا تونگہ کی لڑائی
مین رہاتہا تو ممکن نہ تہا کہ مرہٹے باسانی فتح پاتے مگر ایک خفیف بات پر باہم نزاع
ہوگیا یعنی راٹہورون کے بہاٹ نے ایک کبت اس مضمون کا تصنیف کیا کہ آمیر
کو مفتوح ہونے سے راٹہورون نے بچایا ہے اسکا کچہواہون کو رنج ہوا اونہون
نے اپنے ملک مین مداخلت نکرنے کی شرط پر مرہٹون سے خفیہ اقرار کرلیا کہ ہم
لڑائی سے علیحدہ رہینگے اپنی عادت معہودہ کے موافق راٹہورون نے ڈبائنی
کی توپون کی مہریون تک حملہ کیا اور جو مقابل مین آیا اوسکو تہ تیغ کیا مگر بغیر مدد
کے گراپ گولونکی بوچہار سے ہزارون طعمۂ اجل ہوکر مجبور میدان جنگ سے بہاگے
اور اونکو معلوم ہوا کہ اپنی اور پرائی زمین پر لڑنے مین بڑا تفاوت ہوتا ہے
عند الفرار راستہ مین عورتون نے بہی گہوڑے چہین لئے جے پور کے بہاٹون
نے جواب مین اس مضمون کا کبت تصنیف کیا کہ پاٹن کے میدان مین راٹہور

لشکر مین راؤ راجہ باجہڑی سے مساوی درجہ کی ملاقات کی اوس نے دلین
حسد مگر بظاہر دوستی کرکے اوسے زہر دیکر مار دیا باتفاق بوہرہ خوشحالی رام
کاروبار راج مین با اختیار ہو گیا اوسی اثنار مین باجی کا بہی انتقال ہو گیا اور
راجہ پرتاب سنگہ ایسا ہوشیار نہین ہوا تہا کہ بلا اعانت انتظام راج کر سکتا راؤ
راجہ اور بوہرہ دونون حریص تہے اونمین بہت جلد نا اتفاقی پیدا ہو گئی خوشحالی رام
نے فوج شاہی کا ایک دستہ بہ افسری ہمدان خان طلب کیا اس پر وہ نزاع و
فساد پیدا ہوئی جسکے سبب سے مرہٹون کی مداخلت ہوئی ایک روز بادشاہی
فوج کو خارج کرنے کیواسطے تعہد ہوتا تہا دوسرے روز فسخ ہو جاتا تہا جب تک پرتاب سنگہ
سن تمیز کو پہونچا یہی حال جاری رہا اوس نے ہوشیار ہوتے ہی اس قید سے
رہا ہونے مین جہد کیا اور وہ اتفاق پیدا کیا جسکے انجام مین تونگا کی فتح حاصل
ہوئی اور جس سے کچہہ عرصہ کیواسطے کل دشمن یعنی بادشاہی اور مرہٹہ پس پا کئے
گئے ۱۷۸۶ء مین اوس نے مہاراجہ بجے سنگہ والی مارواڑ کے پاس وکیل بہیجکر
مرہٹون کو نکالنے مین مدد چاہی اوس نے جے پور کی کل شکایتون کو سہو کرکے
اپنی بہترین فوج بہ تحت سردار ریاہ کہ نہایت وفادار تہا متعین کی اور پرتاب سنگہ
خود اس قوم کے ساتہہ چڑہا بمقام تونگہ کہ لال سوٹ کے قریب ہے اونکا مرہٹون
سے مقابلہ ہوا راٹہور و کچہوایون کی متفق فوج مین اسمعیل بیگ و ہمدانی افسران
فوج شاہی بہی مع اپنے دستون کے شامل ہوئی - ریاہ کے راٹہور نے کمال
بہادری سے حملہ کیا اور سیندہیہ کی فوج کو جسمین ڈیبائنی صاحب کی قواعد دان
پلٹن بہی تہی شکست فاش دی سیندہیہ میدان جنگ سے بہاگ کر متہرا کو

तुंगा
रियाह

خوشحالی رام خطاب راجہ سے ملقب ہوکر مصاحب ہوا اوس نے اپنے
مخالف فیروز فیلبان کو کمزور کرنا چاہا اور اس غرض سے جو تدبیرین کین اون
سے اوسکے آقا سابق یعنی راؤ ماچہڑی کو خود اختیاری حاصل ہوئی پرتابسنگہ
کی مسندنشینی پر وہ جےپور سے اپنے وطن کو چلا گیا تہا خوشحالی رام نے
فیروز کی بربادی کیواسطے ریاست مین ہر طرح بدنظمی پیدا کی یہانتک کہ
زمینداروں کو اداے مالگذاری راج سے خفیہ منع کر دیا لیکن اگر وہ
بقیہ طاقت سلطنت مغلیہ کو حصول مدعا مین حاصل و مستعمل نکرتا تو شاید یہہ
خفیف تدبیرین کارگر نہوتین اونہین ایام مین افواج شاہی کا سپہ سالار
نجف خان مرہٹون کی مدد سے بہرتپور والون کو آگرہ سے بیدخل کرنے کیواسطے
آیا تہا اور اوس نے زمانہ حکومت مہاراجہ نول سنگہ کے بہرتپور پر بہی حملہ
کیا رئیس ماچہڑی شاہی فوج کی قریب الزوال طاقت سے متوقع حصول مراد
خود ہوکر مع اپنی فوج کے نجف خان کے شامل ہوگیا اس ضرورت کیوقت
شامل ہونے اور بہرتپور کے فتح ہوجانے سے اوسکو بادشاہی سے راؤ
راجہ کا خطاب اور ماچہڑی کی سند بلاتعارف جےپور حاصل ہوئی خوشحالی رام
جس نے یہہ طریقہ بتلایا تہا اپنے قدیم آقا کی کامیابی سے فیلبان کی بیخ کنی کا
خواہان ہوا جس خیرخواہی سے اوس نے راؤ ماچہڑی کو رہنمائی کی تہی اوسی
سے مع افواج آمیر شاہی لشکر مین شامل ہونیکا ارادہ کیا رانی صاحبہ نے خوشحالی رام
کی اس تجویز کو پسند کیا مگر بجاے اوسکے فیلبان کو بہیجکر اوسکی اور بہی ترقی
کرنی چاہی اسیطرح فیروز نے سپہ سالار فوج آمیر ہوکر افسر فوج شاہی کے

بوہرہ مصاحب تہے اگرچہ یہہ دونون شخص بہت ہوشیار تہے مگر فیلبان رانی صاحبہ
کے مزاج پر ایسا حاوی تہا کہ اوسکے روبرو کسی کی پیش نہین جاتی تہی نو برس کے
عرصہ مین بہت ابتری رہی کہ آخرکار پرتہی سنگہ گہوڑے سے گرکر مرگیا اوسکے
انتقال پر یہہ بہی شبہ ہوا کہ رانی نے اپنے بیٹے پرتاب سنگہ کیواسطے گدی خالی
کرانیکی غرض سے اوسے زہر دلواکر مارا ہے اوس روز کے غم آلودہ واقعات
رانی کی نیکنامی کے باعث نہین ہین اسوجہہ سے کہ پرتہی سنگہ کی وفات مین
اوسکی خاص غرض تہی باوصف پٹ رانی ہونیکے اوسکا مختار ریاست ہونا انصاف
ومصلحت کے خلاف تہا پرتہی سنگہ کی باوجودیکہ ہنوز سن تمیز کو نہین پہونچا
تہا اور راجی چونداوتنی جی کے پاس رہا کرتا تہا دو شادیان ہوگئین تہین ایک
بیکانیر مین دوسری کشنگڈہ مین کشنگڈہ والی رانی سے مان سنگہ لڑکا پیدا
ہوگیا تہا اوسکو بخوف ہلاکت اول کشنگڈہ لے گئے اور جب وہان بہی صورت
امن کی نظر نہ آئی تو گوالیار کے لشکر مین بہیجا گیا کہ مہاراجہ سیندہیہ کے ہان سے
پنشن پایا کیا دو تین مرتبہ اوسکی مسند نشینی کا موقع ہوا ایک دفعہ تو صاحب ریذیڈنٹ
گوالیار نے بذریعہ مراسلہ ۲۷ - مارچ ۱۸۱۲ء گورنمنٹ مین سفارش کی تہی دوسری
دفعہ جب ۱۸۱۸ء مین سرداران جےپور جگت سنگہ کی بدوضعی سے ناراض ہوگئے
اور تیسری دفعہ ۱۸۲۰ء مین جگت سنگہ کے انتقال پر اخیر موقع تو واقع مین اوسکی
مسند نشینی کے واسطے مناسب تہا اور اوس زمانہ مین سرکار انگریزی حاکم ہوگئی
تہی مگر اوسکا حال یا تو کسی نے مفصل ظاہر نہین کیا یا سمجہہ مین نہ آیا پرتہی سنگہ
کے انتقال پر رانی چونداوت جی نے پرتاب سنگہ کو فوراً مسند نشین کردیا اور

اپنے آقا کے یا صرف اپنی قوم کی حمایت اور طرفداری کے جوش سے بہرتپور
چہوڑکر امیر کو چلا گیا اور بشمول دیگر کچہواہون کے بہرتپور والون سے برسر
مقابلہ ہوا اس خیرخواہی کے عوض مین مادہو سنگہ نے اوسکا قصور معاف کردیا
اور راجہ چہڑی کی جاگیر بدستور دیگر مورد عنایت کیا۔

اس لڑائی سے چار روز بعد سترہ برس راج کرکے مادہو سنگہ نے بعارضہ [illegible]
انتقال کیا اگر وہ زندہ رہتا تو یقین ہے جو نقصان اوسکی مسند نشینی اور بہرتپور
کی لڑائی سے اس راج کو ہوا تہا اوسکا خاطر خواہ تلافی کرتا مگر اوسکے جانشین کی صغر
کی نابالغی اور اوسکے لابدی نتایج سے کچہواہون کی طاقت اور جے پور کی رونق
و بہبودی مین زوال آگیا مادہو سنگہ نے چند شہر آباد کئے منجملہ اون کے
مادہو پورہ جو اوسی کے نام سے مشہور ہے اور پہاڑون کے قلب مین مضبوط
مقام پر قلعہ رنتہنبور کے قریب واقع ہے بڑی تجارت گاہ اور وسعت مین شہر
جے پور سے دوم درجہ پر ہے۔

مادہو سنگہ کے بعد پرتہی سنگہ دوم راج ہوا وہ صغیر سن تہا اسواسطے اوسکے
چہوٹے بہائی پرتاب سنگہ کی والدہ منتظم و محافظ ہوئی یہ چہوٹی رانی بہت
اولی العزم اور بلند ہمت تہی مگر اوسکی فیروز نامی فیلبان پر بہت مہربانی تہی
اوسکو پنچایت سرداران راج مین مقرر کیا اس سبب سے سرداران راج ناراض
ہوکر اپنی اپنی جاگیرون کو چلے گئے رانی نے بلا امداد سرداران اجراء کار ریاست
کرنا چاہا اور اس غرض سے امباجی نامی پردیسی کے تحت مین فوج نوکر رکہکر
اوسکی معرفت ملک کی جمع وصول کی اس زمانہ مین آترہت رام دیوان اور خوشحالی

अम्बाजी

جواہر سنگہ سنہ ۱۱۸۲ ہجری مین مع لشکر عظیم جے پور کے علاقہ مین ہوکر پشکر اشنان
کیواسطے گئے اور وہان مہاراجہ بجے سنگہ والی مارواڑ سے بہ تبادلۂ دستار
رابطۂ اتفاق واتحاد مستحکم کیا یہہ امر باشتعالک ہر سہاے وگور سہاے مشیران
ریاست مہاراجہ مادہو سنگہ والی جے پور کو ناگوار ہوا کہ اونکی صلاح سے اوسنے
ایک خط باشناع معاودت براستہ واقع ریاست خود بہیجا اور سرحدران حال داران
ریاست کو مقابلہ کیواسطے جمع کیا مہاراجہ جواہر سنگہ نے والی جے پور کی اس
تحریر پرکہ بیوجہہ اور بے معنی تہی لحاظ نکرکے اوسی راستہ سے مراجعت کی
اثناء راہ جے پور کی فوج سدراہ ہوئی اور بمقام مانوڈہ دونون افواج مین
سخت مجادلہ وخونریزی وقوع مین آئی مہاراجہ جواہر سنگہ باوصف نقصان
کثیر ملازمان وفادار کی صحت وسلامتی سے داخل بہرت پور ہوئے مگر راج جیپور
وہان عنقریب کل نامی سرداروں کے مارے جانے سے تباہ وبرباد ہوگیا
ماچہڑی یعنی الور کی علیحدہ ریاست ہونیکا باعث یہی لڑائی تہی راو پرتاب سنگہ
نروکہ والے ماچہڑی کو مادہو سنگہ نے کسی قصور پر ناراض ہوکر علیحدہ کردیا
تہا اوسنے جاکر بہرت پور مین مہاراجہ جواہر سنگہ کے پاس پناہ لی اور وہان
سے اوسکی جاگیر مقرر ہوگئی پرتاب سنگہ کے خانگی دیوان اور وکیل خوشحالی رام
اور نندرام تہے کہ اوسکی طرف سے دربار مین حاضر رہا کرتے تہے اوسکے
مخروج ہونے پر وے بہی اوسکے ساتہہ بہرت پور مین آکر پناہ پذیر ہوئے
جب مہاراجہ جواہر سنگہ کا ارادہ علاقہ جے پور مین ہوکر پشکر جانیکا ہوا پرتاب سنگہ
باوصف اس پناہ دہی اور مہمان نوازی کے یا تو بغرض حصول رضامندی

मांवडा

माचहड़ी
अलवर

مفرور ہوئے اس فتح سے ایشری سنگہ کا حوصلہ بڑہ گیا اور اوس نے باتفاق
سیندہیہ کے کوٹہ وبوندی کے ہاڑون پر جو اوسکے مخالف کے شریک حال تہے
حملہ کیا کوٹہ کا محاصرہ ہوا ہاڑون نے کمال تہوری سے مقابلہ کیا کہ اس لڑائی
مین آپاجی سیندہیہ کا ایک ہاتہہ ٹوٹ گیا اور طرفین کا بہت نقصان ہوا مہارانا
نے اپنے سردارون کے خلاف ورزی سے از حد ناراض ہوکر ملہار راؤ ہلکر
کی فوج نوکر رکہی اور چہہ محالات مقبوضہ مادہوسنگہ اور چونسٹہہ لاکہہ روپیہ نقد
دینا کرکے اخراج ایشری سنگہ کیواسطے جےپور پر متعین کی ایشری سنگہ کہ
آرام طلب اور ضعیف الطبع تہا ہلکر کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکا اور ہتک آیندہ
سے بچنے کیواسطے زہر کہاکر مرگیا اسطرح تہوڑے سے زہر نے مادہوسنگہ کو
جےپور کی گدی اور ہلکر کو چونسٹہہ لاکہہ روپیہ اور عمدہ محالات دلوائے اور ہزارہا
مخلوق خدا کی جانین بچادین۔

مادہوسنگہ نے حکمران ہوکر کمال ہوشیاری ولیاقت ظاہر کی اور اگرچہ اپنے
تعہدادائے زرنقد وممالک سے منحرف نہوا مگر مرہٹون کو اچہی طرح ثابت کردیا
کہ اس راج مین آیندہ کو مداخلت نکرنے پاوینگے اور اگر بہرتپور کے زبردست
مہاراجہ سے نا اتفاقی ہوکر اوسکے راج مین خلل وضعف واقع نہوا ہوتا اور اوسکی
عمر نے بہی وفا کی ہوتی تو غالب ہے کہ وہ راٹہورون سے ملکر مرہٹون کو بالکل
مغلوب کرلیتا۔

بہرتپور مین مادہوسنگہ کے ہمزمانہ مہاراجہ جواہرسنگہ صاحب تہے اس راج
کی روزافزون ترقی سے جےپور کے رئیس اور سردارون کو گونہ حسد تہا مہاراجہ

आपाजी

کی دختر سے جو لڑکا پیدا ہو باوصف موجودگی پسر کلان کسی اور رانی کے راج کا وارث ہووے راجہ سوائی جے سنگہ نے اس عہدنامہ کے استحکام و عمل درآمد کیواسطے رئیس اودے پور کی دختر سے شادی کی حالانکہ اوسکا بیٹا ایشری سنگہ اس شادی سے پہلے جوان ہو گیا تہا مگر اس شادی کے بعد یا شاید اودیپور والی رانی سے مادہو سنگہ پیدا ہونیکے بعد اوس نے اس تعہد کے خلاف انصاف و مصلحت ہونے سے آگاہ اور اپنے فعل سے پشیمان ہو کر اوسکے نتایج بد کے انسداد کی تدبیر کی یعنی ایشری سنگہ پسر کلان کی شادی دختر رئیس سلومر کے ساتہہ کر دی کہ وہ رئیس راج اودے پور کا زبردست سردار اور وہان کی فوج کا موروثی سپہ سالار ہے اور ہمدران حال مادہو سنگہ کو چار پرگنات ٹونک ورامپورہ و پہاگی و مالپورہ دیکہ علیحدہ جائداد مقرر کر دی بلکہ بالعوض پرگنات رامپورہ و بہان پورہ کہ اوسکو راج اودے پور سے ملے تہے بجمعیت ایکہزار سوار اور دو ہزار پیادون کے اوس راج مین بطور جاگیردار نوکری کرنیکی اجازت دی تہی۔

टोंक
रामपुरा
फागी
मालपुरा
भानपुरा

غرض ایشری سنگہ کے مسند نشین ہونے پر حسب شرایط عہدنامہ مادہو سنگہ دعویدار راج ہوا ایشری سنگہ نے اپنی مدد پر سیندہیہ کو بلایا اور مہارانا اودے پور اپنے نواسہ کا مددگار ہو کر اوسکے ساتہہ بذات خود حملہ آور ہوا راج محل کے مقام پر لڑائی ہوئی مگر اس سبب سے کہ اودے پور کی فوج راؤ سلومر کی محکوم تہی اور وہ بخلاف خواہش اپنے آقا کے بپاس دامادی ایشری سنگہ کا خیرخواہ تہا سپہسو دیون نے عمداً گریز کیا اور مہارانا صاحب شکست فاش کہا کر

راجہ جے سنگہ کو سلطنت سے سوائی کا خطاب ملا تہا کہ اون کے خاندان مین
ابتک چلا آتا ہے لفظ سوائی کے معنی تو ظاہر ہین اور غرض اس سے یہہ ہے
کہ اہل خطاب اپنے کل ہمعصرون مین سوایا ہے ۔
چوالیس برس حکومت کرکے سنہ ۱۷۹۹ع مین سوائی جے سنگہ نے انتقال کیا اوسکے
ساتہہ تین رانیان اور چند کنیزین ستی ہوئین اور علم بہی اوسکے جنازہ کے
ساتہہ ہندوستان سے اوٹہہ گیا ۔
اس زمانہ مین اودے پور وجے پور وجودہ پور کی تینون ریاستون کے
درمیان مسلمان بادشاہون کے خلاف اتفاق ہوا تہا جس حالت مین راٹہورون
نے گجرات کو مارواڑ مین داخل کیا کچہواہون نے گرد نواح کے ملک کو امیر
کے راج مین شامل کیا اور شیخاواٹی کے خودسر رئیسون کو مغلوب کرکے اپنا
خراج گذار بنایا اور ہر طرح ریاست کو رونق وترقی دی ۔ جب ایشری سنگہ
مسندنشین ہوا ریاست محدود اور وسیع تہے خزانہ مالا مال تہا اہلکار رونمین
بہت زیرک وسنجیدہ ودانا آدمی جمع تہے اور فوج آراستہ و زبردست تہی
مگر فتنہ وفساد کی بنا رجو باعث خرابی راج اور تباہی رعایا ہوئی پیشتر سے قایم
ہوچکی تہی یعنی راجپوتانہ کی تینون بڑی ریاستون کے درمیان مسلمانون کے
مقابلہ کیواسطے عہد نامہ ہوا تہا اوسمین اس غرض سے کہ بادشاہان اہل اسلام
کے ساتہہ رشتہ داری کرنے سے روسا جے پور وجودہ پور کے خاندان
کی اودے پور سے رشتہ داری متروک ہوگئی تہی از سر نو جاری ہو جب اوسکے
منجانب روسا جے پور وجودہ پور یہہ شرط بہی قرار پائی تہی کہ رئیس اودیپور

بوجہہ تعلق مذہبی زیادہ استحکام وتیزی سے اثر پذیر ہوسکتے ہین مثل دیگر ہنود
کے جے سنگہ کو کچھہ مذہبی تعصب نہ تہا برہمن ومسلمان وجینیون پر اوسکی یکسان
مہربانی تہی بلکہ فضیلت علمی کے سبب سے اوسکو جینیون سے بہت اُنس تہا اور
اونکی تاریخ وعقائد مذہبی سے واقفیت کامل رکہتا تہا بدیا دہر جو تحققات نجوم
مین اوسکا بڑا مشیر تہا اور جسکی تجویز سے شہر جے پور آباد ہوا ہے جین مذہب
رکہتا تہا کہتے ہین کہ وہ ہیماچاریہ نہروالہ سِدہ راج جے سنگہ کے وزیر اور
گورو کے چیلون مین سے تہا۔

हेमाचार्य
सिद्धराज

راجہ جے سنگہ کی بیہودگی یہہ تہی کہ باوجودیکہ اوسکو شاستر سے معلوم ہوگیا تہا کہ
جنمیجے پانڈو کے وقت سے جے چند اخیر راجہ قنوج تک جس کسی نے ارادہ
کیا وہی مرگیا اوس نے اسومید جگ کرنا چاہا تہا یہہ گویا فرمانروائی عالم کا
دعوی تہا اگرچہ شاید اسوجہہ سے کہ اوسکو دہلی کے دربار مین رسوخ حاصل
تہا دریاے گنگ کے کنارہ پر اوسکا گہوڑا پہر آکرتا کوئی مزاحم نہین ہوسکتا
لیکن اگر جنگل کیطرف چلا جاتا تو راٹہورون کے طویلہ مین باندہ دیا جاتا یا
اگر چراگاہ لب دریاے چمبل پر چلا جاتا تو باوصف خطرۂ جان اور گری
کے اوسکو ہاڑا پکڑ لیتے پس اوسکا یہہ ارادہ صریح خام خیالی تہی البتہ جگ
شالا کا مکان بہت عمدہ تیار ہوا ہے کہ اوسکی چہت اور ستونون پر چاندی
کے پترے لگے ہوئے تہے مگر اوسکے فضول خرچ وعیاش نبیرہ جگت سنگہ
نے اونکو اوتار لیا اور بجاے اوسکے کچھہ کم قیمت آرائش بہی نکی تاہم یہہ
مکان شہر کی عمدہ عمارتوئین سے ہے۔

जन्मेजय
अश्वमेध

جے سنگہ کے عیبون مین سے ایک شرابخواری تہی کہ اوسکے مورخ نے اکثر مقامات پر اوسکی ہوشیاری اور بیہوشی کی حالتون کا بیان کیا ہے اور ایک دفعہ نشہ کی حالت مین وکیل بیکانیر اور بخت سنگہ راجہ ناگور کی تحریک سے ابہی سنگہ والی مارواڑ سے نااتفاقی پیدا کرکے اور جودہ پور پر فوج کشی کرکے شکست فاش کہائی -

تاہم باوصف کئی عیبون کے جے سنگہ کا نام ہمیشہ بڑی شہرت و ناموری سے یاد رہیگا -

جے سنگہ کے وقت تک آمیر کا محل کہ مان سنگہ کا تعمیر کرایا ہوا اور جے پور کے اکثر باشندون کے مکانات سے کمتر ہے راجونکی بود و باش کا مکان تہا - مرزا راجہ نے چند مکانات کا اضافہ کیا تہا مگر وہ بہت خفیف تہا سوای جے سنگہ نے بود و باش کچہوایون کے مکان کو ایسا عمدہ تعمیر کرایا کہ اوسکی بلندی اور دسے پور کے محلون کی سی شہرت ہوگئی ۱۷۲۸ء مین اوس نے شہر جیپور کی آبادی شروع کی تہی اوس زمانہ مین راجہ مل مصاحب کرپارام وکیل دہلی تُبدہ سنگہ کہو میانی وکیل آرد ولینی لشکر دکن سب بہت ہوشیار اور مستعد اہلکار تہے - انتظام مصارف شادی کے عمدہ قوانین بغرض انسداد جرایم دختر کُشی وستی مہاراجہ سوائی جے سنگہ نے کل راجپوتانہ مین جاری کرنے کیواسطے ترتیب دئے تہے برآمد ہوکر از سر نو جاری کیے جاوین تو مناسب ہے کہ اونمین دہرم شاستر کے عمدہ قول مضمون توہین و امتناع ان جرایم قبیح کے منتخب کرکے جمع کیئے گئے ہین کہ باشندگان ملک کے دلون پر بجاے صرف حکم سرکار کے

اور فوج کے پہونچتے ہی مر مار کر خود بہی قتل ہوا راجور کی رانی کہ چوہون کے
کچھوایہ سردار کی ہمشیرہ تہی او نہین ایام مین وضع حمل کرنیوالی تہی وہ فتح سنگ
سے مخاطب ہو کر کہنے لگی بہائی مجھکو میری کوکہہ کا دان دے یعنی جو شے میری
رحم مین ہے اوسکو بخش —

ہنوز او س نے جواب ندیا تہا کہ رانی نے یاد کیا کہ یہہ سب فساد میری ہی
بدزبانی سے برپا ہوا ہے ایسی پر شر حیات کو طوالت دینا اور آیندہ کیلئے
مایۂ نزاع پیدا کرنا عبث ہے یہہ کہکر اور اپنے ہاتہہ سے چہاتی مین خنجر مار کر
مر گئی فتح مند لوگ مقتول بڈگوجرون کے سرون کو رومالون مین باندہکر
واپس پہرے جے سنگہ نے اونمین سے اپنے قاتل کا سر روبرو طلب کیا
موہن سنگہ نے جسوقت اپنے رشتہ دار کا سر دیکہا اوسکی آنکہون سے آنسو
ٹپکنے لگے جے سنگہ نے اوسکی صلاح کو جس سے یہہ انتقال ایک ہفتے موقوف
رہا تہا یاد کرکے اوس سے کہا کہ جس روز میرے قتل کے اقدام مین بہالا
چلا تہا تمہاری آنکہہ سے ایک بہی آنسو نہ نکلا یہہ کہکر چوہون نے ضبط کیا اور
اوسکو ملک ہونڈار سے نکالدیا اوس نے رانا اودے پور کے پاس جاکر پناہ
لی اسطرح سے جے سنگہ نے دیوتی اور راجور سے بڈگوجرون کو بیدخل کیا
اور اونکے ملک پر قبضہ کیا کل ملک جو اب الور کی ریاست مین داخل ہے اونہین
کے قبضہ مین تہا راجور بہت قدیم مقام اور بڈگوجرون کا دار الحکومت ہے
چند بہاٹ نے اوسکا حال بہت لکہا ہے اور پرتہی راج کی لڑائیون مین
بڈگوجرون کا بہت ذکر ہے —

چلا یا تہا اگر چار روز کے فاقہ سے نہوتا تو بہالا ضرور کارگر ہوتا جے سنگہ
نے شاہانہ بردباری سے اوسکو رہا کیا اور گہوڑا اور خلعت دیکر اور پچاس
سوار ساتہہ دیکر راجور کو بہیجدیا جب اوس نے جاکر اپنی بہاوج سے سرگذشت
بیان کی اوس نے کہا غضب کیا زہری سانپ کو زخمی کردیا
اور راجور کی ریاست کو پانی دیدیا اوسکو معلوم تہا کہ جے سنگہ کو صرف حیلہ
چاہیے سو ہوگیا بڑے بوڑہون کی صلاح سے عورت بچون کو انوپ شہر بہیجا
اور دیوتی اور راجور کے قلعجات مقابلہ کیواسطے تیار ہوئی —
تیسرے روز جے سنگہ نے سردارون کا جلسہ کرکے دیوتی کے فتح کا بیڑہ رکہا
مگر موہن سنگہ چوہون کے سردار نے صلاح دی کہ اس ارادہ مین بڑا خطرہ
ہے کیونکہ بڈگوجر راجہ کی بادشاہی دربار مین بہت قدر و منزلت ہے اور
اسکے سواے وہ اپنی فوج سے نوکری کرتا ہے امیر کے اول سردار کی اس
راے نے سب سردارونکو ڈرادیا اس مہم کے قبول کرنیکی کسیکو ہمت
نہوئی ایک مہینے بعد پہر حملۂ دیوتی کی تدبیر پیش ہوئی مگر کوٹہری بند ونمین سے
کسی کی تاب نہ تہی کہ اپنے سرگروہ کے خلاف عمل کرے آخر کار فتح سنگہ نبیر پوتہ
نے کہ ڈیڑہ سو ٹہاکرونکا افسر تہا بیڑہ اوٹہایا اور اوسکے تحت مین جانیکے
واسطے پانچہزار سوارونکی تیاری کا حکم ہوا یہہ خبر سنکر کہ بڈگوجر گنگا ور منانیکیواسطے
راجور سے جاتا ہے وہ بہی روانہ ہوا اور قاصد کی زبانی کہلا بہیجا کہ فتح سنگہ
نبیر پوتہ نے سلام کہا ہے اور خود بہی آتا ہے نوجوان بڈگوجر نے کہ لڑائی
سے بالکل بے خبر اور تہوار کی خوشی مین مصروف تہا قاصد کو مروا ڈالا

नमवीरपोना

کیا تہا بڈگوجرون نے حفظ عزت مین ساکہہ کرکے دوامی ناموری حاصل کی
جس زمانہ مین راجہ سوائی جے سنگہ بطور صوبہ کے ملکون کی حکومت کرتا تہا بڈگوجر
اپنے مختصر ریاست سے سلطنت کی نوکری کرتے تہے اور اوس زمانہ مین آنوپ شہر
لب دریاے گنگ مین متعین تہے رئیس نوکری پر تہا اوس زمانہ مین اوس کا
چہوٹا بہائی ریاست کا کام کرتا تہا وہ ایک روز سور کے شکار کیواسطے تیار
ہوا اور کہانا جلد تیار ہونے کی تاکید کی اوسکی بہاوج نے طعنہ دیا کہ ایسی
جلدی کرتا ہے کیا راجہ جے سنگہ پر بہالہ ماریگا اس قول نے اوسپر نہایت
تیز اثر کیا کیونکہ نرور سے آنیکے بعد کچھواہون نے اول بڈگوجرون سے دیوسہ
لیا تہا اور نہایت افروختہ ہوکر جوابدیا کہ ٹہاکرجی کی قسم پہلے جے سنگہ کے بہالا
مارونگا جب اگر تمہارے ہاتہہ سے کہانا کہاؤنگا یہہ کہکر اور دس سوار لیکر
راجور سے چلا اور آمیر مین آکر دہولکوٹ کے نیچے ڈیرہ کردیا۔
مدت گذر گئی مگر اوسکا قابو نہ لگا ایک ایک کرکے سب گہوڑے بیچ کہائے اور
ہمراہیون کو رخصت کردیا تاہم جہد کرتا رہا اور بجز بہالہ کے سب ہتیار اور
کپڑے بہی فروخت کردئے آخرکار تیسرے فاقہ مین نصف پگڑی بیچکر کہانا کہایا
اوس روز راجہ جے سنگہ سکہاسن مین سوار ہوکر قلعہ سے موڑ کے راستہ
سے نکلے اوس نے بہالا چلایا کہ سکہاسن مین لگا یکبارگی صدہا تلوارین
اوسکے قتل پر برہنہ ہوئین مگر راجہ نے حکم دیا کہ اسے زندہ گرفتار کرو اور
آمیر کو لیچلے وہان اوس سے پوچہا گیا تو کون ہے تو اوس نے بیباکانہ کہا کہ
مین دیوتی کا راجپوت ہون بہاوج کے طعنہ پر تمہاری ہلاکت کیواسطے بہالا

اطراف سے منقسم نہوئی آمیر کی ریاست راج کہلانے کے لایق نہوئے اس
انقلاب کے زمانہ مین جے سنگہ کے حاکم آگرہ ہونے سے کہ اوسی صوبہ مین
اوسکے ممالک موروثی داخل تہے وہ اختیار حاصل ہوا جسکے ذریعہ سے اوسنے
اپنی ریاست مین اضافہ کیا اور استحکام دیا جسطرح سے اوس نے دیوتی (देवनी)
اور راجور کی ریاستون کو اپنے ملک مین شامل کیا علی العموم کل راجپوتون (राजोर)
اور خصوص جے سنگہ کے طریقہ کی عمدہ نظیر ہے۔
راجہ جے سنگہ کے مسند نشین ہونے پر آمیر کے راج مین صرف تین پرگنات
آمیر دیوسہ اور بسوہ تہے مغربی پرگنات ضبط ہوکر اجمیر کے بادشاہی ضلع مین
داخل ہوگئے تہے ٹہاکران شیخاواٹی اپنے مرلی راج سے قوی تر اور خودسر
ہوگئے تہے راج کی حدود یہہ تہین جنوب مین چاٹسو کا تہانہ مغرب مین سانبہر (चाटसू)
کا تہانہ شمال مغرب مین ہستنہ کا تہانہ اور مشرق مین دیوسہ اور بسوہ تہے (हस्तना)
بارہ کوٹہری بندجاگیردون کے قبضہ مین بہت قلیل ملک تہا اور میواڑ کے
زبردست سردارون سے مغلوب ہو رہے تہے چنانچہ پیشوا سلومر کے سردار
کو رئیس جے پور کے برابر سمجہتا تہا۔
راجور دیوتی کی قلیل ریاست کا بہت قدیم دارالحکومت تہا وہان کے
حاکم بڈگوجر نسل کے راجپوت تہے کہ نسل کچہوایون کے رام چندر کے دوسرے
پسر لو کی اولاد مین تہے راجور کے بڈگوجرون نے بادشاہون کی شہداری (लव)
سے نفرت کرکے زمانہ حال کے راجپوتون مین بہت شہرت حاصل کی تہی اور
جس حالت مین کچہوایون نے بہ مذلت نظیر پیدا کرکے ترقی و اقتدار حاصل

بیٹ مین ہے ہم دونون بشن سنگھ کے بیٹے ہین اور مین بڑا ہون اگر تمہاری
یہہ خواہش ہے کہ وہ راج کرے تو مجھکو مار ڈالو اور اوسکو نکال لو مین نے تو
تمہارے واسطے اپنا ایمان کھویا ہے کیونکہ اگر بجے سنگھ حسب ارادہ اپنے
ہمارے اور تمہارے دشمنون کو لے آتا تو تم ضرور مارے جاتے یہہ سنکر سردار
حیرت مین آگئے اور خاموش ہوکر محل سے نکل گئے چھہ ہزار سوار شاہی جو بجے سنگھ
کی حفاظت کیواسطے متعین ہوئے تھے باہر کھڑے تھے اونہون نے پوچھا کہ
بجے سنگھ کہان ہے جے سنگھ نے جواب دیا تمہین کچھہ کام نہین ہے یا تو چلے جاؤ
ورنہ تمہارے گھوڑے مانگ لئے جاوینگے اونکو بجز اسکے کہ چلے جاوین کچھہ
چارہ نہوا مجبور چلے گئے اور اسطرح بجے سنگھ قید ہوگیا جے سنگھ کے اس گناہ
کی نسبت کہ واقع مین اوگن تھا اہل اخلاق خواہ کچھہ کہین اسمین شک نہین کہ
نہایت عقلمندی سے کیا تھا اور اس حالت مین کہ وزیر سلطنت بجے سنگھ کا
حامی تھا اور وہ پس وپیش جے سنگھ کو خارج کرکے بجے سنگھ کو رئیس کرتا ایسے فریب
وچالاکی کئے بغیر چارہ نہ تھا مثل دار الریاست کے ریاست کی بھی ترقی جے سنگھ
کے ہی عہد مین ہوئی تھی اوس سے پیشتر بجز اوسکے جو رئیس کی ذاتی لیاقت
یا عنایات دربار شاہی سے وقتاً فوقتاً کم وبیش ہوتی تھی ریاست کو کچھہ عظمت
وقوت حاصل نہ تھی اور باوجودیکہ راجگان آمیر کا بابر سے لیکر اورنگ زیب
کے وقت تک خاندان شاہی سے بہت ربط وضبط رہا پچون کے بعد کہ
اخیر راجپوت بادشاہ دہلی کا ہم عصر تھا اوسکے موروثی ملک مین نہایت خفیف
اضافہ ہوا تھا اور جب تک انتقال اورنگ زیب کے بعد سلطنت تباہ ہوکر

کوئی آٹھ دن تہا شہر سے سواری روانہ ہوئی راستہ مین جو لوگ ملے اونکو امر
رفع مزاج کی خوشی مین فرشی باجی نے ہمراہی زر کثیر بخشتے ہوے چلے گئے —
سانگانیر مین سواری پہونچی دونون بہائی ملاقی ہوے تب جے سنگھ نے اسپر دکو
پتہ دیکر براہ محبت کہا کہ اگر تمکو ایہ لینی ہو تو مین اوسکی بیٹی دونگا اور اسپر
پر قناعت کرو ان کا جے سنگھ نے از راہ شفقت سے مغلوب ہوکر جواب دیا کہ
میری مراد پوری ہوئی اختتام ملاقات کیوقت ناظر باجی کیطرف سے پیغام لایا
کہ اگر سردار علیحدہ ہو جائین تو مین یہان آکر اپنے بچون کو دیکہون اور
دست دونون میرے پاس آجاوین جے سنگھ نے سرداروں سے پوچہا کہ جیسا تم
کہو ویسا کیا جاوے سرداروں نے صلاح دی کہ آپ جاکر باجی سے ملین
چنانچہ دونون ہاتھ مین ہاتھ ڈال کر محل کے اندر گئے — دروازہ پر پہونچکر
جے سنگھ نے اپنی تلوار کمر سے کہولکر ناظر کو سپرد کر دی اور کہا کہ یہان اسکی
کیا ضرورت ہے جے سنگھ نے بہی اس نظر سے کہ میری بات سے اعتبار مین
کوتاہی نہو اوسیطرح تلوار کہولکر دیدی ناظر نے دروازہ بند کیا اور اندر
قدم رکہتے ہی جے سنگھ بجاے باجی کے پر محبت آغوش کے ہوا جی کے نرغہ
پنجہ مین گرفتار ہوگیا اوس سے فوراً ہاتھ پاؤن باندہکر اور چہپا کر ڈول مین رکہکر
زنانی سواری کے طور روانہ کیا ایک کپتان جے سنگھ کے پاس خبر پہونچی کہ
قیدی بحفاظت تمام بہیجکر محل مین قید کر دیا گیا ہے تب وہ اپنے سرداروں
کے پاس آیا اونہون نے دیکہا کہ صرف راجہ چند آدمیوں کے آیا ہے ایک
دوست کیطرف تکتے تہے اور پوچہا جے سنگھ کیا ہوا راجہ نے جواب دیا کہ

کر دینگے راجہ نے اوسیوقت بسوہ کا پٹہ لکھواکر اور سب طرح مرتب کرکے سردارون
کو سپرد کیا اور اپنی طرف سے اونکو مختار کیا۔ آمیر کے پنچون یعنی سردارون نے
ببجے سنگہ کے پاس اپنے وکیل بہیجے اوس نے جواب دیا کہ مجہکو بہائی کا اعتبار
نہین ہے اسپر اونہون نے اپنے اور کچہوایون کی بارہ کوٹہری کے ستیاری
یعنی کفالت دی اور کہلا بہیجا کہ اگر جے سنگہ اپنے قول پر ثابت قدم نہ ہیگا تو ہم
تمہاری طرف ہون گے اور خود تمکو آمیر کی گدی پر بٹہا دینگے۔

सीतारामी

اوس نے اونکی ثالثی اور بسوہ کا عطیہ منظور کیا مگر جب قمرالدین سے یہہ حال
کہا گیا اوسکی تسلی نہوئی آخر الامر اوس نے خاندوران خان اور کرپارام کو تعین
کیا کہ اوسکو بسوہ پر قابض کرا آوین سردارون نے اس غرض سے کہ دونون
بہائیون مین سلوک ہوجاوے ببجے سنگہ کو ملاقات پر آمادہ کیا مگر اوس نے
آمیر جانے سے انکار کیا اسواسطے ملاقات کیواسطے چوموں کا مقام مقرر
ہوا اور اخیر مین سانگانیر کہ جے پور سے چہہ میل جنوب مغرب مین ہے قرار پایا
ببجے سنگہ نے وہان اپنا ڈیرہ کیا جب جے سنگہ بہائی سے ملاقات کرنیکیواسطے
چلنے لگا ناظر ماجی کیطرف سے پیغام لایا کہ دونون لالجی کی ملاقات اور راضی نامہ
مین بہی اپنی آنکہہ سے دیکہون تو کیا ہرج ہے راجہ نے سردارون سے پوچہا
اونہون نے کہا کچہہ ہرج نہین ہے۔

सांगानेर

ناظر نے زنانہ سواری کیواسطے ڈہاڈول اور تین سو رتہہ تیار کئے مگر بجاے
ماجی کے سواری کے ڈہاڈول مین اوگرسین بہاٹی بیٹہا اور ایک ایک رتہہ
مین دو دو مسلح پوشش سوار ہوئے اس دغا سے راجہ اور ناظر کے سواے

उग्रसेन भाटी

راج جیپور کے بہترین پرگنات مین سے ہے لینا چاہا تہا مگر جب یہہ اوسکے بہائی
دا قار جے سنگہ نے دینا منظور کیا تو اپنی مان کی تحریک سے اوس نے اور
بہی ہوس پہیلائی اور ریاست حاصل کرنے کی غرض سے پانچ کرور روپیہ اور
پانچہزار سوار کی نوکری دینا منظور کیا بادشاہ نے ضمانت مانگی تو وزیر خود ضامن
ہوگیا اوسکو آمیر ملنے اور جے سنگہ کے بیدخل ہونے کی سند تیار ہوتی ہتی کہ
خان دوران خان نے جو جے سنگہ کا پگڑی بدل بہائی تہا کرپارام وکیل
جے پور حاضرباش دربار کو اس حال سے مطلع کیا اوس نے جے سنگہ کو مطلع
کیا خط کے پہونچتے ہی جے پور مین شور ہوگیا اور ہر ایک کو جے سنگہ کی بیدخلی
صریح نظر آنے لگی کیونکہ قمرالدین با اختیار مطلق تہا جے سنگہ نے خط معتمد ناظر کو
حوالہ کیا اوس نے کہا اس معاملہ مین زور کر نہین سکتے دولت سے کاربراری
غیر ممکن ہے پس فقط فریب سے کرنا لازم ہے اور دغا کا علاج صرف دغا سے
ہی ہوسکتا ہے ۔

حسب صلاح ناظر سرداروں سے مشورہ کیا موہن سنگہ ناتہاوت رئیس چومون
کہ راج کے موروثی سپلار اور آمیر کے پٹیل ہین اور دیپ سنگہ کہومبانی
بانس کہوہ زور آور سنگہ شیوبرن پوتہ ہمت سنگہ نروکہ کسل سنگہ جہلا روالہ
بہوج راج موضع آباد کا اور فتح سنگہ ماولی کا یہہ سب سردار جمع ہوئے اون
سے کہا کہ تم نے مجہکو آمیر کی گدی پر بٹہایا ہے میرے بہائی کو جو بسوہ لینے پر
رضامند ہے نواب قمرالدین وزیر بہ زبردستی آمیر دیتا ہے اونہون نے کہا
آپ اطمینان رکہین بشرطیکہ آپ اپنے بہائی کو بسوہ دیدین ہم اسکا بندوبست

मोहनसिंह नाथावत चौमू पटेल
दीपसिंघ खुम्वानी वासखोह
जोरावरसिंह श्योवरण पोता
हिम्मतसिंह नरुका
कुशलसिंह खिलाय
भोजराज मोजावाद
फतहसिंह मावली

و واجبیت متصور نہوا یہہ تو تحقیق نہین کہ اوسکے اور باجی راؤ کے درمیان کیا
کیا عہد و پیمان ہوئے مگر یہہ ظاہر ہے کہ جے سنگہ کی سفارش و کوشش سے وہ
سنہ ۱۷۳۴ع مین صوبہ دار مالوہ مقرر ہوا اگرچہ مورخ کہتے ہین کہ اسکا باعث صرف
دونون کی ہم مذہبی تہی مگر غالبًا باعث ترغیب اسکے سواے کچہہ اور ہی ہوگا اس
فعل کی نسبت خود اوسی کے ہموطن کہتے ہین کہ جے سنگہ نے دکہنیون کو ہندوستان
کی کنجی سپرد کر دی مگر مرہٹون کے ساتہہ مسلوک ہونا اوسکے آقا کے حق مین بہی
مفید پڑا کیونکہ وے اوس ظلم و تعدی سے جو اخیر مین دار السلطنت تک پہونچ
گیا کچہہ عرصہ تک باز رہے چند سال بعد سنہ ۱۷۳۹ع مین نادر شاہ حملہ آور ہوا اور راجپوت
بنظر حفظ فواید خود ایسے معاملہ سے جسمین کسی کی دانشوری کارآمد نہین ہوسکتی
تہی کنارہ کش رہے بادشاہ کی تعظیم و تکریم کرتے رہے مگر ضابطۂ حکومت نے ان
بہادر ارکان سلطنت کو مدت سے نخیر اور بے تعلق کر دیا تہا اب راجہ جے سنگہ کے
ایک سو نوگنون مین سے ایک جسمین اوسکی وفاداری کا امتحان ہوا بطور نظیر کے
لکہا جاتا ہے اور اوس سے یہہ بہی ثابت ہوگا کہ اخلاق اور ریاست داری
کی خرابیان جنہون نے راجپوتانہ کے شاہی خاندانون کو رنج پہونچایا ہے کم سے
کم نصف کثیر الازدواجی سے پیدا ہوئی ہین مہاراجہ بشن سنگہ کے دو بیٹے تہے ۔
اول جے سنگہ ۔ دوم بیجے سنگہ کی ماں نے جان کا خطرہ سمجہکر بیجے سنگہ کو اپنے
پیہر کہیچی واڑہ مین بہیجدیا تہا جب وہ جوان ہوا تو دربار مین بہیجا گیا بذریعہ
تحفہ تحایف خصوص زیور و جواہرات کے جو اوسکی ماں نے دئے تہے اوس نے
قمر الدین وزیر سے موافقت پیدا کی اول تو اوس نے صرف پرگنہ بسوہ کہ

पीहर खीचीवाडा

बसवा

ڈیلا ہائرصاحب کا نقشہ راجہ جے سنگہ کو دکہایا راجہ نے اوس نقشہ مین نصف
درجہ کی غلطی چاند کی گردش مین اور اوس سے کم دیگر سیارون کی حرکت
مین ثابت کی اور یہہ ہی کہ اوسکے بموجب گرہن پندرہ پل یعنی چو تہائی گہڑی
پہلے یا پیچہے نکلتا ہے اور جسطرح اوس نے ترکی منجم کے آلات کو ناقص سمجہا
تہا اسیطرح ان غلطیون کو بہی نقص آلات اور کم قطر کے دائرون سے منسوب کیا
اپنے مختلف مقامات کے مناظرون سے اوس نے نقشہ حرکات اجسام فلکی
مرتب کیا اور اوسکا زیچ محمد شاہی نام رکہا اوسکے ذریعہ سے ابتک نجوم کے کل
حساب اور ترتیب پترہ ہوتی ہے اور اوس نے تحریر اقلیدس و اصول مثلث
سطحی وکرئی اور ڈون جان نیپیر صاحب کا لوکارثم ترجمہ کرایا تہا اور با اینہمہ
وہ نہایت خدا پرست اور ایماندار تہا۔
علاوہ تعمیر مکانات و تیاری آلات استعمال علمی کے اوس نے اکثر ممالک مین مسافرون
کے آرام کیواسطے اپنا روپیہ خرچ کرکے کاروان سرائے تیار کرائی ہے۔ جب
خیال کیا جاتا ہے کہ متواتر جنگ وجدل اور نزاع و مناقشہ دربارہی مین جے سنگہ
نے اپنے پسندیدہ شغل کو نچہوڑا اور اون کے بد اخلاق ترغیب و تحریک سے گمراہ
نہوا اور جس زمانہ مین سلطنت مغلیہ روز بروز معرض زوال مین آتی جاتی تہی
اور مرہٹے زور پکڑتے جاتے تہے وہ نہ صرف اپنے طریقہ پر قایم و مستحکم رہا بلکہ
اوس نے آمیر کو کل ریاستون سے برتر و بہتر کردیا تو یقین ہوتا ہے کہ اوسکو
کمال دانائی اور بیدار مغزی حاصل تہی باوجودیکہ سلطنت مغلیہ کے زایل ہونے
کے علامات اوسکو پیشتر سے نظر آگئے تہے اور اوسکے اجزا رباقیماندہ سے اپنی ریاست

डिलाहायर

नेपियर

وہ اپنے زمانہ کا افلاطون تہا اور انہین اوصاف سے اوسکا نام ایسا مشہور
ہوا ہے۔

कल्पद्रुम
जैसिंघनवगुरा

کتاب کلپدرم اور جے سنگہ لوگن اور خود اوسکے مراسلات اسمی روسا ہمزمانہ
سے ثابت ہے کہ راجہ جے سنگہ نہایت مدبر و منتظم وصاحب علم فرمانروا تہا کہ
راجپوتانہ کا کوئی رئیس اوسکا ہمسر نہین ہوسکتا جے پور شہر کو اوس نے آباد
کیا ہے کہ اوسکے نام سے موسوم ہوکر ریاست کا دارالحکومت ہوا کل ہندوستان
مین صرف یہی ایک شہر باقاعدہ آباد ہوا ہے جسکے بازار اور کوچے راست اور
باہم قایم الزاویہ ہین بدیا دہر نامی ایک شخص متوطن بنگالہ نے کہ جے سنگہ کے
دربار مین معزز اور علوم تاریخ و نجوم مین اوسکا مشیر باتدبیر تہا اس شہر کی تجویز
و تعمیر کی تہی اگرچہ راجپوتانہ کے کل رئیس نجوم سے کسیقدر وقوف رکہتے تہے مگر
جے سنگہ نے ایسا کمال حاصل کیا تہا کہ محمد شاہ نے پترہ نجوم کی اصلاح کا کام اوسکو
مفوض کیا اوس نے اپنے ہی آلات کے ذریعہ سے دہلی و جیپور و اوجین و
بنارس و متہرا مین عمدہ مناظر گاہ بنائی اور اون سے ایسے نتایج حاصل ہوئے
کہ بڑے باعلم لوگون کو تعجب ہوا ابتدا مین اوس نے الغ بیگ سمرقندی کے
آلات کا استعمال کیا تہا مگر اون سے اوسکی کاربراری نہو سکی مختلف مقامات کے
مناظرون سے سات برس مین اوس نے نجومی نقشہ تیار کیا جس زمانہ مین وہ
اس نقشہ کی تیاری مین مصروف تہا پرتگال کے پادری مینوول صاحب سے وہان
کی ترقی علم نجوم کا حال سنکر اون کے ساتہہ چند ہنرور شخصون کو ایمنوول بادشاہ
کے دربار مین بہیجا شاہ پرتگال نے زیویہر ڈسیلوہ صاحب کو بہیجا کہ اوس نے

विद्याधर

...गाल
मेन्युवल
इमेन्युवल
जेवियरडिसील्वा

مین زہر دیکر مروا ڈالا مگر ایسے نامعقول پدر کش سے خلق اللہ کا رضا مند ہونا محال
تہا رعیت نے سرکشی کی اور کیرت سنگہ کو قصبہ کامہ حال علاقہ راج بہرت پور مین بود
باش کرنی پڑی کہ اس گناہ کی پاداش مین اوسکی اولاد برائے دوام استحقاق
مسند نشینی سے محروم ہوگئی ہے رام سنگہ جو مسند نشین ہوا بعطائے منصب چہار ہزاری
ملک آسام کی فتح کیواسطے بہیجا گیا اوسکے مرنے پر بشن سنگہ کا منصب سہ ہزاری [विशनसिंह]
رہگیا اور تہوڑے دنون راجہ رہا ١٦٩٩ء مین جے سنگہ دوم اورنگ زیب کے [जैसिंघ]
عہد کے چوالیسوین سال مین اور اوسکے انتقال سے چہہ برس پیشتر مسند نشین ہوا
اوس نے دکن مین عمدہ خدمتین کین اور تخت نشینی پر لڑائی ہوئی تب بیدار بخت
خلف اعظم شاہ کا جو اورنگ زیب کی وفات پر بادشاہ ہوگیا تہا رفیق و خیر خواہ رہا
اونکے ساتہہ ہوکر جون ١٧٠٧ء مین بمقام دہولپور لڑائی کی کہ اوسکے انجام مین [धोलपुर]
وے مارے گئے اور شاہ عالم بہادر شاہ تخت نشین ہوا اس مقابلہ آرائی کی علت
مین آمیر ضبط ہوئی اوسپر قبضہ کرنے کیواسطے شاہی حاکم متعین ہوا مگر جے سنگہ
اپنے راج مین دست بقبضہ ہوکر داخل ہوا اور بادشاہی سپاہ کو نکالکر اجیت سنگہ [अजीतसिंह]
والی مارواڑ سے بنظر حفاظت باہمی اتفاق پیدا کیا -
اگرچہ اپنے چوالیس برس کے عہد مین جے سنگہ سلطنت کی ہر ایک عزل و نصب و
شورش و فساد مین کہ سلطنت تیموریہ کے زوال پر وقوع مین آئی دست اندازی
کرتا رہا مگر اوسکی سپاہیانہ لیاقت و جوانمردی ایسی نہ تہی جو صدہا سال تک شہرت
و ناموری کے باعث ہوتی بلکہ بخلاف اسکے اوسکو ہمت و جنگجوئی کا وہ جوش
نہ تہا جو راجپوت بہادر کیواسطے ضرور ہے البتہ علم انتظام و سیاست مدنی مین

ہوئی ہے تو اوس سنے بلحاظ رشتہ داری راٹہور و کچھوا ہون کے جواب دیا کہ حضو
کے محل سرا کی بیگمات مین سے جس کو آپ فرماوین سلام کرونگا مگر جودہ بائی کو نہین
کر سکتا۔ اسپر جودہ بائی نے خوش طبعی سے ہنسکر کہا کچھہ مضایقہ نہین مین نے تمکو
آمیر کا راج دیدیا ۔
جے سنگہ نے سلطنت کی بڑی خیر خواہی کی اور مرزا راجہ کا خطاب اور شش ہزاری
منصب حاصل کیا اوس نے سیواجی مرہٹہ کو گرفتار کرکے دربار شاہی مین پہونچایا
تہا مگر جب دیکہا کہ میرے قول مین فرق آتا ہے اوس کی مفروری مین بہی
مددگار ہوا ۔
مگر اس خوش عہدی سے زیادہ اوسکی بدنامی دارا شکوہ کے ساتھہ دغا کرنیمین
ہوئی کہ اس سبب سے وہ مایوس ہو گیا اور اوسکا بیٹا سلیمان شکوہ مر گیا ۔
جے سنگہ کے تحت حکومت مین بائیس ہزار راجپوت سوار تہے اور بائیس زبردست
سردار اوسکے محکوم تہے اس سے اوسکو کمال غرور تہا اوسکی عادت ہو گئی تہی
کہ اپنے سرداروں کو جمع کرکے اور دونون ہاتہون مین دو پیالہ لیکر کہتا کہ ایک
دہلی یعنی عالمگیر ہے اور دوسرا ستارہ یعنی سیواجی پہر ایک کو دست چپ سے پہینکر
کہتا کہ ستارہ تو یہہ جاتا ہے اور دہلی میرے دست راست مین جب چاہونگا اسی
طرح اوسکو بہی توڑ دونگا یہہ خبر اورنگ زیب کے کانمین بہی پہونچی اوس نے
اسکے غرور و سرکشی سے رنجیدہ ہو کر اوسکے مارنیکا قصد کیا مدت تک اس کام کا
انجام دینے والا کوئی آدمی نملا آخرکار اوسکے پسر خورد کیرت سنگہ سے یہہ اقرار
کرکے کہ بجائے رام سنگہ پسر کلان کی تجہکو ریاست مین مسندنشین کیاجاویگا اوسیون

सेवाजी
सितारा
कीरतसिंघ
रामसिंघ

چاہ در پیش جسوقت معجون تقسیم کی مانسنگہ کو خالص دیدی اور زہر آلودہ کو خود کہا کر
مرگیا۔ جس خوف سے عالی حوصلہ شخص مثل اکبر کو ایسی نامعقول حرکت پر آمادہ کیا
تہا یہہ تہا کہ اکبر کے انتقال پر بمقابلہ سلیم یعنی جہانگیر کے مان سنگہ خسرو خلف
جہانگیر اپنے بہانجہ کو تخت نشین کرنا چاہتا تہا چنانچہ اکبر کی حالت نزاع مین مانسنگہ
سے اپنی تجویز کا عمل درآمد شروع کیا بادشاہ نے اوسکو بنگالہ کی صوبہ داری
پر جانیکا حکم دیا اور خسرو کو قید کر دیا راجہ مان سنگہ اگرچہ ایسا زبردست تہا کہ
بادشاہ کو اوسکے مقابلہ کی ہمت نہوئی مگر وہ علانیہ بغاوت کرنا مقتضاے مصلحت
نہین سمجہتا تہا بہ تعمیل حکم بنگالہ کو چلا گیا مسلمان مورخ لکھتے ہین کہ راجہ مان سنگہ
سنہ ۱۶۱۵ء مین بنگالہ مین مرگیا اور راجپوتانہ کے ایک مورخ نے لکہا ہے کہ
وہ دو برس بعد غلزیون کے مقابلہ مین میدان جنگ پر مارا گیا تہا۔

मानसिंह
जगतसिंह
महासिंह
कुमारसिंह

مان سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا جگت سنگہ اور جگت سنگہ کے بعد مہا سنگہ مسند نشین
ہوئے جگت سنگہ کے دوسرے بیٹے بہو جہار سنگہ کو جہلاے الیسر وغیرہ دیگر
مقامات ملے جگت سنگہ اور مہا سنگہ کی کم حوصلگی سے دربار سلطنت مین روسار
جودہ پور کا اقتدار زیادہ ہوگیا۔

मिरजाराजा
जैसिंघ
जोध बाई
रायसिंह

اب ایک مشہور جنگ آور اور نامور شخص یعنی مرزا راجہ جے سنگہ آمیر کا حکمران
ہوا کہتے ہین کہ اسکی مسند نشینی شاہنشاہ جہانگیر نے اپنی بیگم جودہ بائی دختر راجہ
راے سنگہ والی بیکانیر کی سفارش سے منظور کی تہی جسوقت راجہ محل سرا مین
بادشاہ کو سلام کرنیکو اسطے گیا اور وہان جودہ بائی بہی موجود تہی بادشاہ
نے اوسسے جودہ بائی کو سلام کرنیکا حکم دیا کہ اوسی کے ذریعہ سے تمکو مسند حاصل

اطاعت اختیار کی وہ بابر کا شریک رنج و راحت ہوا اور ہمایون سے پنجہزاری منصب

एलफिंसटन

اور راجہ آمیر کا خطاب حاصل کیا الفنسٹن صاحب نے اپنی تاریخ ہندوستان
کی ۴۳۹ صفحہ مین لکہا ہے کہ بہارمل نے اپنی دختر کو اکبر سے منسوب کیا تہا مگر ٹوڈ

भगवानदास

صاحب سے اوسکی تصدیق نہین ہوتی ہے بہگوانداس خلف بہارمل نے سلطنت
مین اوس سے زیادہ رسوخ حاصل کیا اوس نے اکبر سے دوستی پیدا کی اور
سلیم عرف جہانگیر شہزادہ سے اپنی دختر کی شادی کی کہ اوس سے بدنصیب
خسرو پیدا ہوا تہا۔

मानसिंह

مان سنگہ کہ بہگوانداس کا بہتیجا اور جانشین تہا اکبر کے دربار اور ہندوستان
کی جنگی تاریخ مین بڑا نامور ہوا ہے اوس نے بادشاہ کیطرف سے کل اڑیسہ
فتح کیا اور اس حسن خدمت کے جلدوے مین بنگالہ بہار اور دکن کا حاکم مقرر
ہوا اوس نے ملک آسام کو سلطنت کا خراج گذار کیا اور صوبہ کابل ہوکر وہان
کا انتظام کیا۔

راجہ مانسنگہ کے طریقہ سے ثابت ہوا کہ راجپوت رئیسون کو رفاقت مین رکہکر اکبر
نے اپنی سلطنت کو زیردست کرنا چاہا تہا یہہ امر خالی از شر و خطر نہ تہا اس اختلاط
کیوجہہ سے اونکو کار و بار سلطنت مین ایسا اقتدار ہو گیا تہا کہ اکثر بادشاہ
کے منشا سے خلاف ورزی کرتے تہے خصوص مانسنگہ نے ایسی طاقت حاصل
کی تہی کہ عین عروج سلطنت کے زمانہ مین اکبر کو اوسکے مغلوب کرنیکے واسطے
بجز ناشایستہ تدبیر مروج ممالک ایشیائی یعنی زہرخورانی کے اور کچہہ نہ سوجہا اوسنے
معجون تیار کرائی اوسمین سے کسیقدر مین زہر ملایا مگر مشہور ہے کہ چاہ کن را

حاصل کی تہی –

مالیسی کے بعد بجل – راج دیو – کیتن – کونتل – جونسی – پانچ راجہ ہوئے اونکے
عہد مین کوئی امر قابل تحریر وقوع مین نہ آیا – جونسی کے بعد اودے کرن ہوا
اوسکے پسر بالوجی نے باپ کا گہر چہوڑکر امرتسر کے شہر وضلع کو حاصل کیا شیخ جی
جسکی اولاد مین کل شیخاوت ہین اودے کرن کا پوتا تہا سیکر وکہیتڑی ولسباؤ
وغیرہ کے شیخاوتون کے سوائے الور اور راونیار دہ کے نروکہ بہی اونہی کی اولاد
مین شمار کیے جاتے ہین –

درمیان مین نرسنگ – بن بیر – اودہارن – کہندرسین چار راجہ ہوئے جنکے
زمانہ مین کوئی واقعہ تحریری ظہور پذیر نہوا –

راجہ پرتہی راج اودے کرن سے پانچوین پشت مین تہا اوسکے سترہ بیٹے ہوئے
اونمین سے بارہ جوان ہوئے تب اوس نے ہر ایک کو علیحدہ جاگیرین دین
کہ وہ جاگیرین بنام بارہ کوٹہری کچہوایون کے نامزد ہین اگرچہ اب کوٹہریان تعداد
مین زیادہ ہین بعض علیحدہ جاگیرین پہلے رئیسون کے وقت سے کوٹہری مشہور
ہوگئی ہین اور بعض کوٹہریان معدوم ہوگئی ہین خود پرتہی راج کا یہہ حال ہے کہ
وہ سندہ ندی کے دہانہ پر دیول کی زیارت کیواسطے گیا تہا اور اوسکو خود
اوسکے پسر بہیم نے جسکا جنون کا سا چہرہ تہا مار ڈالا تہا اس والدکشی کا خوب بدلا
ہوا کہ اسکرن خلف بہیم نے بہائیون کے اغوا سے بہیم کو مار ڈالا اور بطور زیارت شیخہت
تیرتہہ جاترا کو چلا گیا پہر اسکرن نروریں مین ہتنیٔ ہوگیا پرتہی راج کے بعد بہارمل
راجہ ہوا آمیر کے رئیسون مین سے یہی شخص اول تہا جس نے مسلمان بادشاہونکی

दिजल
राजदेव
कीतुन
कोन्तल
मुन्सी
बालोजी
अमृतसर
शेखजी
नृसिंह
वनवीर
साधारण
चंद्रसेन
दिवल
भीम
आशाकरण
भारमल

ہون دیو راجہ ہوا اور شل اپنے متقدمون کے مینون سے لڑتا رہا اوسکے
بعد کونتل سند نشین ہوا اسکی حکومت شہر کے گرد نواح کے کل پہاڑی قومون
پر پہیل گئی جسوقت وہ بہٹوار کے چوہان رئیس کی دختر سے شادی کرنیکے
واسطے چلنے لگا اوسکی رعایا مینون نے پہلی خونریزیون کو یاد کرکے اور ہر طرف
سے جمع ہوکر اوس سے کہا کہ اگر سرحد سے باہر جاتا ہے تو راج کے نقارہ ونشان
کو ہماری حفاظت مین چہوڑجا اوس نے انکار کیا اسپر لڑائی ہوئی مینون نے
شکست کہائی اور اوس کی حکومت ڈہونڈار مین اور بہی استقلال پکڑ گئی -
کونتل کے بعد پچون ہوا اوسکا نام بہادری مین مشہور ہے اور چند شاعر نے
پرتہی راج راسہ مین اوسکی تعریف لکہکر زندہ دوام کردیا ہے عظمت خاندان
اور پچون کی ذاتی لیاقت سے اوسکی شادی پرتہی راج چوہان شاہنشاہ
دہلی کی ہمشیرہ سے ہوئی پرتہی راج نے ہندوستان کے ایک سو آٹہہ پہلوان
کو طلب کیا تہا اون مین پچون کو عمدہ مقام پر جگہہ دی اور اپنی فوج کے ایک گروہ
کا افسر مقرر کیا ایک دفعہ پچون نے جس زمانہ مین سرحد کا حاکم تہا شہاب الدین
غوری کو درخیبر پر شکست دی اور اوسکا غزنین تک تعاقب کیا اوس نے
چندیلہ راجپوتون سے مہابہ فتح کیا اور وہان کا حاکم مقرر ہوا چونسٹھہ رئیسون نے
پرتہی راج شاہ دہلی کو قنوج کے رانی کے اوڑا لیجانے مین مدد دی اونمین
پچون بہی تہا مگر اسی معرکہ مین وہ مارا گیا -
پچون کے بعد مالیسی ریاست آمیر مین اپنے باپ کا جانشین ہوا اوس نے
بہی اکثر نمایان کام کئے اونمین رودراہی کی فتح تہی کہ منڈو کے رئیس پر

हूनदेव
कोन्तल
भटवार
पचून चंद
पृथीराजरासा
महावा
मालेसी
रुद्राही

نمک حرام ڈہولی کو بہی قتل کیا کیونکہ جس نے ایک آقا سے دغا کی اوسپر دوسرا
کیونکر اعتبار کر سکتا تہا کہو گنگ پر قبضہ کر کے وہ دوسہ کو گیا وہان بڈگوجر نسل
کا راجپوت راجہ تہا اوسکی دختر کو اپنے ازدواج مین لانا چاہا اوس نے کہا
کہ یہہ امر کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم تم دونون سورج بنسی ہین اور ابتک سو پشت کا
تفاوت نہین ہوا ہے مگر جب یقین ہوا کہ بہ تعداد معینہ پشتین گذر گئی ہین شادی
کر دی اس بڈگوجر راجہ کے اولاد نتہی اسلیئے اوس نے اپنے داماد کو راج کا
اختیار دیا اسطرح اضافہ ملک سے زور پا کر سیرہ قوم کے مینون کو جنکا سردار
راو نتہو ماچ کا رئیس تہا فتح کرنا چاہا کہ اسپر بہی کامیاب ہوا اور مقام مفتوحہ جدید
کو اپنی بود و باش کیواسطے بہتر سمجھکر وہان دار الحکومت بنایا اور اپنے بزرگون
کے نام سے ماچ کا نام رامگڈہ رکہا۔

بعد ازان ڈہولا نے مارونی دختر رئیس اجمیر سے شادی کی ایک دفعہ جموائے
دیبی کے مندر سے مع مارونی رانی واپس آتا تہا کہ اثناء راستہ مینون نے
بہ تعداد گیارہ ہزار فراہم ہو کر اوسپر حملہ کیا ڈہولا نے اون سے لڑائی کی اور
اکثر آدمیون کو مار کر خود بہی مارا گیا اور اوسکے ساتہی بہاگ گئے۔

مارونی رانی حاملہ تہی اوس سے بعد وفات ڈہولا راے کن کل پیدا ہوا اس نے
ڈہونڈار کا ملک فتح کیا اور اوسکے بیٹے میدل راو نے سوساوت مینون سے
شہر آمیر کہ اون کے سردار بہاٹو راو کا دار الریاست تہا فتح کیا اسما بمعنی جگ ماتا
کے نام سے آمیر نامزد ہوا ہے اور نا ندلہ مینون کو مغلوب کر کے گتور گہٹی کا
ضلع اپنے ملک مین شامل کیا اور آمیر مین سکونت اختیار کی میدل راو کے بعد

दोसा
बड़गूजर
सूरजवंशी
सेरवा
रावनघू
माच
रामगढ़
मारुनि
जमवाय
कनकुल
मेदलराव
सूसावन
भाटराव
आम्बो
जक्कमाता
नांदला
गतुर घटी

سانپ پہن چڑہائے ہوئے اوسپر کہڑا ہے خوف زدہ ہوکر شور وغل کرنے لگی
اوسکی آواز سنکر ایک شکونی برہمن آیا اوس نے تشفی کی کہ خوف کی بات نہین
ہے بلکہ اس مبارک فال پر خوش ہونیکا موقع ہے کہ یہہ لڑکا بہت صاحب نصیب
ہوگا اوس نے جوابدیا کہ اسوقت تو بہوک کے غلبہ سے جان نکلی جاتی ہے آیندہ
دیکہا چاہیئے کیا ہوگا برہمن کو اوسکے افلاس پر رحم آیا اور اوسکو کہوگنگ کا راستہ
بتلایا کہ وہان تیری حاجت رفع ہوجاویگی وہ لڑکا اوٹہاکر پہاڑون کے اندر
اوس شہر مین گئی اور مینہ رئیس کی کسی کنیز سے ملکر روٹیون کے عوض مزدوری
کرنے کی التجا کی مینہ کی رانی نے اوسکو کنیزون مین نوکر رکہا ایک روز اوس نے
کہانا پکایا اور مینہ رئیس نے جسکا نام رالنسی تہا کہایا تو اوسکو اپنے معمولی کہانے
سے ایسا خوشگوار معلوم ہوا کہ پکانے والی کو طلب کرکے اوسکی کل سرگذشت دریافت
کی اور جب اوسکو اس آفت زدہ عورت کے خاندان کی عظمت کا حال معلوم ہوا
تو اوسکو اپنی بہن اور ڈہولارے کو بہانجہ قرار دیکر بہت عزت و توقیر سے رکہا جب
یہہ لڑکا چودہ برس کا ہوگیا اوسکو کہوگنگ کا خراج ادا کرنے کیواسطے دہلی کو کہ وہان
تور بادشاہ حکمران تہے بہیجا وہان اوسکو پانچ برس رہنے کا اتفاق ہوا اور یہہ
خیال پیدا ہوا کہ مینہ رئیس کی ریاست کو لینا چاہیئے اس باب مین اوس نے مینون
کی ڈہولی سے مشورہ کیا اوس نے صلاح دی کہ دیوالی کے تہوار پر کل مینے
[illegible] ہوکر ایک تالاب مین غسل کرتے ہین اوسوقت یہہ عمل کرنا چاہیئے چنانچہ
اوس نے ایسا ہی کیا کہ دہلی سے اپنے ہمقوم راجپوتون کا گروہ ہمراہ لاکر جسوقت
[illegible] نہاتے تہے اوسکو اونکی نعشون سے بہر دیا اور اونکے ساتھ

रलनसी

حصہ دوم

تاریخ قدیم

کچھواہہ نسل کے راجپوتون کو دعوی ہے کہ راجہ رام چندر والی اجودہیا کے دوسرے
پسر کش کی اولاد مین سے ہین کش یا اوسکے بیٹے پوتو نمین سے کسی نے اپنی (कुश)
موروثی دار الریاست سے نقل وطن کرکے سون ندی کے کنارہ پر رہتاس (सोन रोहतास)
کا مشہور قلعہ تعمیر کیا تہا اور چند پشتون کے بعد ایک نامور شخص راجہ نل نے سنہ ۲۹۵ء (नल)
مین مغرب کیطرف چلکر نرور مین جسکو قدیم لوگ نیشدہ کہتے تہے قلعہ اور سلطنت (नरवर नैषध)
بنائی بعض یہہ بہی روایت کرتے ہین کہ نرور پہونچنے سے پیشتر اونہون نے لاہر (लाहर)
واقع کچھواہاگار اور گوالیار بہی آباد کئے تہے مگر اسکی تصدیق اچہی طرح نہین (कछवाहागार)
ہوتی ہے اور زمانہ کے کل راجپوتون کیطرح راجہ نل کی اولاد کے نام بہی پال
پر ختم ہوتے رہے بتیسوین پشت مین سورا سنگہ ہوا اوسکے پسر ڈہولا رائے نے موروثی (सवरासिंघ ढोलाराय)
ریاست سے مخروج ہوکر سنہ ۹۶۷ء مین ڈہونڈار کا راج قایم کیا۔ (ढूंढार)

کہتے ہین کہ جب سورا سنگہ رئیس نرور کا انتقال ہوا اوسکے بہائی نے راج چہینکر صغیر سن
ڈہولا رائے کو اوسکے موروثی حق سے محروم کیا اوسکی والدہ مفلسون کا لباس (ढोलाराय)
پہنکر اور لڑکے کو ٹوکرہ مین اپنے سر پر لیکر مغرب کیطرف روانہ ہوئی اور قصبہ
کہوگنگ مین جو شہر جے پور کے موقع سے پانچ میل کے اندر تہا اور اوسمین مینون (खोगंग)
کی آبادی تہی پہونچی راستہ کی تکان اور اشتہا سے لاچار ہوکر اوس نے
ٹوکرہ کو رکہدیا اور جنگلی بیر کہانے لگی یکایک ٹوکری پر نظر پڑی تو دیکہا کہ ایک

١٦	[illegible]	٧٨	٧	٥٦	٨٨	[illegible]
٠٤	[illegible]	٧٨	٨١	٤٦	٨	[illegible]
٤٧	[illegible]	٦٨	٨٨	٥٦	٨	[illegible]
٢٢	[illegible]	٦٨	٠٥	٥٦	[illegible]	[illegible]
						[illegible]
٦٧	[illegible]	٦٨	٤٨	٥٦	[illegible]	[illegible]
٤٧	[illegible]	٦٨	٧٥	٤٨	١	[illegible]
٥٧	[illegible]	٦٨	١٥	٥٦	١٥	[illegible]
٨٧	[illegible]	٦٨	٨٥	٥٦	٥١	[illegible]
٨٧	[illegible]	٧٨	٨١	٥٦	٧٨	[illegible]
٨٧	[illegible]	٧٨	٠١	٤٦	٤	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		عرض بلد شرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
				–	–	تک بن گیا ہی علیحدہ پہاڑیون پر چار برجین بنے ہوئے ہین ؛	
۷۶	کوٹ پوتلی	۲۷	۴۳	۷۶	۱۴	یہہ قصبہ دراصل توراواٹی مین ہے مگر کہیتڑی سے متعلق ہونیکی وجہہ سے شیخاواٹی مین سمجہا جاتا ہے کوٹ بمعنی قلعہ اور اوسکے قریب موضع پوتلی ہے دو لفظون سے کوٹ پوتلی مرکب ہوا ہے اونیسوین صدی کے شروع مین یہہ قلعہ بہت مستحکم تہا اوسپر مرہٹے قابض تہے لارڈ لیک صاحب نے اونکو بیدخل کرکے قلعہ مع پرگنہ کے راجہ کہیتڑی کو دیدیا ؛	कोटपूतली
۷۷	بساؤ	۲۸	۱۴	۷۵	۱۱	جہونجہنون سے ۲۲ میل شمال مغرب مین ؛	बसाऊ
۷۸	سورجگڈھ	۲۸	۱۷	۷۵	۴۹	جےپور سے ۹۵ میل شمال مین ؛	सूरजगढ
۷۹	نول گڈھ	۲۷	۵۱	۷۵	۲۴	آباد ان قصبہ اور پختہ فصیل ہے ؛	नवलगढ
۸۰	منڈاوہ	۱۸	۱	۷۵	۱۸	جےپور سے ۷۶ میل شمال مغرب مین ؛	मंडावा
۸۱	کہنڈیلہ	۲۷	۳۴	۷۵	۴۰	راجگان کہنڈیلہ راج جیپور مین سالانہ روپیہ خراج دیتے ہین ؛	खंडेला

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						قصبہ سنگین عمارتون کا دامن کوہ پر جسکا ارتفاع ۶۰۰ فیٹ ہے واقع ہے یہان سے جنوب بمغرب مین دو میل فاصلہ پر پہاڑ ہے اوسمین تانبہ کی دہات بکثرت ہے اور دو میل طول مین کانین کہودی جاتی ہین کہنوالون کا پیشہ کہ سب جگہہ وقت طلب ہے یہان بخصوصیت مشکل ہے مفلسی اور بے ہنری کے سبب سے اون کو محنت کا اجر کافی نہین ملتا ہے دہات بہت خفیف یعنی فیصدی دو سے سات مقدار تک نکلتی ہے اور کہنوالی علاوہ چودہ ہزار روپیہ سالانہ خراج مقررہ کی پیداوار کا چہٹا حصہ کہیتڑی کے راجہ کو دیتے ہین کارخانون کے خنگرون کا کہ سالہا سال سے جمع ہوتے ہین ایک علیحدہ پہاڑ سیکڑون فیٹ طول مین اور تیس ۳۰ سے ساٹہہ فیٹ

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	٥٦	[illegible]	٧٨	٨	٥٦	٦٥	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	٧٨	٠	٥٦	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	٧٨	٥	٥٦	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٥٦	١١	[illegible]

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
						مگر یہ اندازہ اونکا صحیح نہین ہے رئیس کی آمدنی چار پانچ لاکھ روپیہ سالانہ ہے اور چالیس ہزار روپیہ راج جیپور مین خراج دیتا ہے ۱۲۳۵ھ مین انگریزی فوج گئی تب سیکر کا مقابلہ خالی ہوگیا تھا
۲۰	رامگڑھ	۲۸	۲۹	۷۵	۵	مغربی سرحد شیخاوالی ملحق بیکانیر میں بہت آباد ان اور دولتمند ساہوکارون کی بود و باش کا قصبہ ہے اوسکے گرد مضبوط فصیل ہے جے پور سے ۱۰۰ میل شمال مغرب مین ہے
۲۱	فتح پور	۲۷	۵۱	۷۵	۵۸	اس قصبہ کے گرد پست اور نامضبوط کچی دیوار ہے مگر قلعہ البتہ مضبوط اور بلند فصیلدار کا ہے اوسکے گرد خندق اور ریتی ہے راو راجہ لچھمن سنگہ کے زمانہ مین یہ قصبہ بہت آباد اور رونق پر تھا مگر اوسکے انتقال کے بعد ویران ہوگیا پانی باولی سے اور ۲۰۰ فٹ عمق سے کھینچا جاتا ہے

रामगढ़

फतहपुर

	نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی — درجہ	عرض بلد شمالی — دقیقہ	طول بلد شرقی — درجہ	طول بلد شرقی — دقیقہ	کیفیت
							مغرب میں اس گانو میں دو ہرد مورچون کی فصیل اور چہہ برجون کا قلعہ ہے ؛
रेनवाल	۴۲	رینوال	۲۶	۴۱	۷۵	۴۵	راستہ دہلی و مئو پر ۱۸۱ میل دہلی سے جنوب مغرب میں ؛
रूपगढ़	۴۳	روپ گڈہ	۲۷	۲۱	۷۵	۲۲	جےپور سے ۵۴ میل شمال و مغرب میں
सकोन	۴۴	سکون	۲۶	۴۲	۷۵	۱۱	جےپور سے ۴۹ میل جنوب بمغرب میں
सरसाप	۴۵	سرساپ	۲۶	۱۰	۷۶	۱۰	پہاڑ پر قلعہ ہے آگرہ و نیمچ کے راستہ پر آگرہ سے ۱۴۷ میل جنوب مغرب ؛
सावर	۴۶	ساور	۲۶	۸	۷۶	۹	آبادان گانو اور پہاڑ پر قلعہ ہے راستہ آگرہ و نیمچ پر ۱۴۷ میل جنوب مغرب آگرہ سے
शेरगढ़	۴۷	شیر گڈہ	۲۶	۲	۷۶	۳۵	جےپور سے ۴۷ میل جنوب بمشرق میں
थली	۴۸	تہلی	۲۶	۳۵	۷۵	۵۷	جےپور سے ۴۲ میل جنوب بمغرب میں ؛
		شیخاواٹی					
सीकर	۴۹	سیکر	۲۷	۳۶	۲۵	۲۰	ایک ریاست کا صدر ہے ٹوڈ صاحب نے راؤ راجہ صاحب سیکر کی آمدنی بقدر آٹھہ لاکھہ روپیہ سالانہ کی لکھی ہے

نمبر	نام قصبه و دیہہ	عرض بلد شمالی — درجه	عرض بلد شمالی — دقیقه	طول بلد شرقی — درجه	طول بلد شرقی — دقیقه	کیفیت	
						یہان سنہ ۱۸۰۴ء مین بغرض فتح رام پوره کے جنرل لیک صاحب کی فوج کا مقام ہوا تہا کہ اوسمین سے کرنل ڈن صاحب کے دسته نے رام پوره پر حمله کیا تہا ؛	
۵۵	پالی	۲۵	۵۰	۷۴	۳۷	جہیل کے کناره چپ پر واقع ہے جیپور سے ۱۸ میل جنوب مشرق مین ؛	पाली
۵۶	پہاگی	۲۶	۳۴	۷۵	۳۸	راسته دہلی ونیمچ پر نیمچ سے ۱۸۰ میل شمال ومشرق مین ؛	फागी
۵۷	پلوده	۲۶	۲۷	۷۶	۵۳	آگره وکوٹه کے راسته پر آگره سے ۱۹۰ میل جنوب مغرب مین دامن کوه پر ہے ہزار گہر کی آبادی ہے ؛	पिलोदा
۵۸	پیپلاے	۲۶	۳۱	۷۶	۳۵	جے پور سے ۵۵ میل مشرق مین قصبه کی شہر پناه اور قلعه ہے ؛	पिपलाय
۵۹	پچیور	۲۶	۳۰	۷۵	۲۶	راسته آگره ونصیرآباد پر نصیرآباد سے ۱۴ میل شمال مشرق مین ؛	पचेवर
۶۰	پنواڑ	۲۵	۴۸	۷۵	۳۶	۱۸ میل جنوب مغرب جے پور سے ؛	पनवाड़
۶۱	رحیم گڈه	۲۷	۳	۷۶	۵۸	راسته آگره واجمیر پر آگره سے ۲۰۲ میل	रहीमगढ़

	نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
माधोपुरा	۴۵	مادہوپورہ	۲۷	۲۶	۷۵	۴۲	راستہ ہانسی و نصیرآباد پر ۱۰۰ میل نصیرآباد سے شمال مشرق مین ٭
माधोपुरा	۴۶	مادہوپورہ	۲۷	۲۸	۷۵	۳۳	۳۹ میل شمال مغرب جیپور سے ٭
माधोपुर	۴۷	مادہوپور	۲۵	۵۶	۷۶	۷۴	۷۹ میل جنوب مشرقی جےپور سے ٭
मानपुर	۴۸	مانپور	۲۶	۵۸	۷۶	۴۴	راستہ اجمیر و آگرہ پر آگرہ سے ۸۷ میل مغرب مین بان گنگا ندی کے کنارہ پر سولہ فیٹ بلند خام فصیل ہے ۸۰۰ گہر ۴۰۰۰ آدمیونکی آبادی ہے ٭
मेमापाड़ा	۴۹	مینہ پاڑہ	۲۶	۳۰	۷۶	۴۷	راستہ آگرہ و مئو پر ۱۰۷ میل جنوب مغرب مین آگرہ سے بنہن ندی پر واقع ہے
मोहनपुरा	۵۰	موہن پورہ	۲۶	۵۲	۷۶	۱۰	راستہ آگرہ اجمیر پر ۱۲۸ میل آگرہ سے مغرب مین ٭
मौजेआबाद	۵۱	موضع آباد	۲۶	۴۰	۷۵	۴۵	راستہ آگرہ و اجمیر پر اجمیر سے ۴۸ میل مشرق مین ٭
नीवचू	۵۲	نیچبو	۲۷	۳۴	۷۴	۵۹	اجمیر سے ۸۷ میل شمال مشرق مین ٭
नसीरदा	۵۳	نصیردہ	۲۶	۰	۷۵	۳۰	۱۷ میل جنوب مغرب جےپور سے ٭
निवाई	۵۴	نوائی	۲۶	۲۱	۷۶	۲	جےپور سے ۵۰ میل جنوب مشرق مین

نمبر	نام تعلقہ وغیرہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت	
۳۷	کھیملہ	۲۶	۴۱	۷۶	۵۵	راستہ آگرہ و نصیر آباد پر ۸۲ میل جنوب مغرب آگرہ سے ۔	खेमला
۳۸	کھرنی	۲۶	۱۲	۷۶	۲۳	راستہ آگرہ و بوندی پر بوندی سے ۷۰ میل شمال مشرق مین ۔	खिरनी
۳۹	خوشحال گڈہ	۲۶	۳۰	۷۶	۴۷	راستہ آگرہ و مئو پر آگرہ سے ۸۰ میل جنوب مغرب ہے دوہرہ فصیل کا خام قلعہ ہے اوسکے گرد عمیق خندق ہے اور مکانات پختہ و سنگین ہین ۔	खुशालगढ़
۴۰	ککوڑہ	۲۶	۲	۷۶	۴	اونیارہ کے علاقہ مین خوشنما قلعہ اور قصبہ پہاڑ کے جنوب مین واقع ہے کنارہ پر تالاب ہے بوندی سے ۴۰ میل شمال مشرق مین ہے ۔	ककोड़ा
۴۱	کانوتہ	۲۶	۵۰	۷۶	۳	جے پور سے ۱۱ میل مشرق مین ۔	कानोता
۴۲	کنواڑہ	۳۵	۴۶	۷۵	۵۰	۱۸ میل جنوب مین جے پور سے ۔	कनवाड़ा
۴۳	لمبیہ	۲۷	۱۹	۷۵	۳۳	جے پور سے ۳۵ میل شمال مغرب مین ۔	लम्बया
۴۴	لواین	۲۶	۴۶	۷۶	۱۶	راستہ آگرہ و نصیر آباد پر ۱۲۱ میل جنوب مغرب آگرہ سے ۔	लवायन

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی — درجہ	عرض بلد شمالی — دقیقہ	طول بلد شرقی — درجہ	طول بلد شرقی — دقیقہ	کیفیت	
						میں واقع ہے ؛	
۲۸	ٹوڈہ	۲۶	۴	۷۵	۳۹	جے پور سے ۴۲ میل جنوب مغرب میں ہے ؛	टोडा
۲۹	بجرہ	۲۶	۲۵	۷۶	۲۷	جے پور سے جنوب مشرق پہاڑ پر قلعہ ہے ؛	बजेरा
۳۰	لاسہ کلاں	۲۶	۲۰	۷۵	۱۴	راستہ نصیرآباد و گوالیار پر نصیرآباد سے ۲۹ میل مشرق میں شہر پناہ خام ہے ؛	लामा
۳۱	چوتھ کا برواڑہ	۲۶	۳	۷۶	۱۹	ٹونک سے ۲۲ میل جنوب مشرق میں ؛	चोथकाबरव
۳۲	ڈانگر تھل	۲۶	۲۳	۷۵	۵۶	جے پور سے ۳۶ میل جنوب میں ٹونک سے ۱۵ میل شمال میں ؛	डांगरथल
۳۳	دریبہ	۲۷	۳۹	۷۵	۵۹	جے پور سے ۵۰ میل شمال میں ؛	दरीबा
۳۴	ایشر ودہ	۲۶	۱۰	۷۶	۱۰	جے پور سے ۶۰ میل جنوب میں بناس ندی کے کنارہ چپ پر واقع ہے بروٹن صاحب لکھتے ہیں کہ شہر کی خام فصیل ہے اور اوسکے گرد خندق ہے اندر ٹھاکر کا محل اور قلعہ ہے ؛	ईशरोदा ओटन
۳۵	گھاٹہ	۲۶	۳۸	۷۶	۳۵	جے پور سے ۴۵ میل جنوب مشرق میں	घाटा
۳۶	جوبنیر	۲۶	۵۶	۷۵	۲۸	راستہ دہلی و نصیرآباد پر نصیرآباد سے ۶۶ میل شمال مشرق میں ؛	जोबनेर

نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض البلد شمالی درجہ	عرض البلد شمالی دقیقہ	طول البلد مشرقی درجہ	طول البلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
						پہاڑ کے تلے میں دامن کوہ پر آباد ہے اور پہاڑ پر قلعہ ہے قلعہ اور آبادی کے درمیان وسط بلندی کوہ پر رئیس کا محل ہے دہلی سے [illegible] میل جنوب مغرب میں ہے ۔	
۲۳	رامگڈہ دانتہ	۲۷	۱۵	۷۵	۲۱	۱۷۱ میل شمال مغرب جے پور سے ۔	रामगढ दान्ता
۲۴	ساموت	۲۷	۱۳	۷۵	۵۴	بڑا قصبہ راستہ دہلی و مئو پر دہلی سے ۱۳۲ میل جنوب مغرب میں دامن کوہ پر واقع ہے پہاڑ پر قلعہ ہے اور قصبہ کے گرد فصیل ہے یہاں کے جاگیردار ٹہاکر ناتہاوت اور بلقب راو ملقب ہیں ۔	सामोत
۲۵	سانگانیر	۲۶	۴۹	۷۵	۵۲	جے پور سے ۷ میل جنوب قصبہ ہے یہاں کپڑے کی رنگت کا بڑا کارخانہ ہے اور عمدہ عمدہ کپڑے اور رومال رنگے جاتے ہیں ۔	सांगानेर
۲۶	سینتھل گڈہ	۲۷	۵	۷۶	۲۳	راستہ دہلی و جے پور پر جے پور سے ۲۶ میل شمال شرق میں خام فصیل کا قصبہ ہے	सैन्थलगढ
۲۷	شاہ پورہ	۲۷	۲۵	۷۶	۱۲	راستہ دہلی و مئو پر بڑا قصبہ ہے اور اس کے گرد فصیل ہے دہلی سے ۱۲۰ میل جنوب مغرب	शाहपुरा

نمبر	نام قصبہ ودیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						دہلی سے ہے ؛
۱۸	مالپورہ	۲۶	۱۷	۷۵	۲۵	راستہ دہلی ونیمچ پر ۲۱۶ میل جنوب مغرب دہلی سے
۱۹	منوہرپور	۲۷	۱۹	۷۶	۱	راستہ دہلی وٹونک پر دہلی سے ۱۲۲ میل جنوب مغرب مین ہے ؛
۲۰	مادہوپورہ عرف نیاشہر	۲۵	۵۵	۷۶	۳۳	۱۷۲ میل جے پور سے جنوب مشرق مین بڑا قصبہ سرحد بوندی پر واقع ہے بروٹن صاحب لکھتے ہین کہ اس نواح مین اس سے بڑا شہر جے پور کے سوا اور کوئی نہین ہے ؛
۲۱	اونیارہ	۲۵	۵۵	۷۶	۱۰	یہہ قصبہ ریاست اونیارہ کا صدر ہے اوسمین راؤ راجہ کی سکونت کا پختہ قلعہ ہے شہر کے گرد فصیل اور خندق ہے ؛
۲۲	پاٹن	۲۷	۴۷	۷۶	۹	یہہ مقام توراوٹی کی بتیسی کا صدر ہے جب ۱۸۳۵ء مین بائلو صاحب وہان گئے تھے یہان کا حاکم اور تور راجپوتون کا سرگروہ راو لچھمن سنگھ تھا اس نے اپنے باپ کو قتل کر کے مسند حاصل کی تھی مگر بعد ارتکاب اس فعل کے اتنا پشیمان ہوا کہ جس محل مین

मालपुरा

मनोहरपुर

माधोपुर नयाशहर

उनयारा

पाटन बायलोसाहब

مہاراجہ صاحب کا محل و باغ مع مکانات متعلقہ وسط کے مربع ہین کہ طول ہین
نصف میل ہے واقع ہے محل کا اول مکان کہ ہوا محل نام سے مشہور ہے
بازار کے کنارہ پر سات آٹھہ منزل کی بلندی کا ہے اوسکے جانبین کو بلند
برجین اور اون پر چھتریان ہین احاطہ کے اندر دو بہت وسیع اور چند چھوٹے
چھوٹے دیوانخانے سنگین ستونون کے ہین اور باغ جسکے گرد بلند مورچہ دار
فصیل ہے نہایت خوبصورت اور رونق کا مقام ہے اوسکی روشون پر
فوارہ اور سرو و شمشاد کے درخت اور پھلوار اور جابجا آرایش کے چبوترے
بکثرت ہین اور اگرچہ فرداً فرداً ہر ایک تختہ چندان خوبصورت و خوش قطع
نہین مگر فی الجملہ کل باغ ازبس عمدہ و دلچسپ ہے۔ جیکومنٹ صاحب نے لکھا
ہے کہ اس وسیع احاطہ کے اندر قریب بارہ محل ہین کہ ہر ایک سے دوسرے
کو تال یا باغ ہین ہو کر راستہ آمد رفت کا ہے سب سے عمدہ مکان دیوان
خاص بشکل مستطیل بالکل سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور یہی پتھر کل مکانات مین
بکثرت خرچ ہوا ہے بڑے بازار اور کوچون مین بھی مکانات اسی پتھر کے
بہت خوبصورتی سے بنے ہین اور ایسی ہی عمدہ تعمیر و عظمت کے کثیر التعداد
مندرون اور چند مسجدون سے شہر کی رونق و ترقی ہوئی ہے۔
توپخانہ مین توپین ڈہالنے اور سوراخ کرنے کی کلین ہین مگر دریغا وہان
کوئی توپ تیار نہین ہوئی ہے البتہ بڑی بڑی جسامت کی چند پرانی توپین
ہین کہ اون مین کمائے ہوئے لوہے کی سلاخین اوپر سے مرکب دہات کا
غلاف لگا کر جائی گئی ہین مگر وے بطور آلہ حرب کسی کام کی نہین ہین۔

مغرب مین دو میل کے قریب ہے اور عرض شمال و جنوب مین تخمیناً ایک میل
ہے اوسکے ہرطرف پختہ شہرپناہ مع بلند برجون اور دروازون کے ہے
مگر اس شہرپناہ کا عرض اتنا کم ہے کہ میدانی توپخانہ کیواسطے کافی نہین ہے
اور بلندی بھی کم ہے کہ اس سبب سے ریتہ جو ہمیشہ اوڑتا رہتا ہے اکثر مقام
پر فصیل سے ملحق کنگورون تک جمع ہو گیا ہے اور اگر کبھی اس فصیل کے گرد
خندق تھی تو اوسکا نشان مٹا دیا ہے فصیل شہرپناہ سے باہر دروازون
کے مقابل مین دیوارین ہین جنکو گھوگھس کہتے ہین اون مین توپون کے
واسطے درے اور بندوقون کے مورچے بنے ہوئے ہین شہر کے سات
دروازے یکسان ساخت کے ہین ہنود کے آباد کئے ہوئے جتنے شہر ہین
اون کے مقابلہ مین جے پور کی قطع نہایت باقاعدہ اور خوبصورت ہے —
صدر بازار جو مشرق سے مغرب کیطرف دو میل کے طول مین واقع ہے چالیس
گز عریض ہے اور اسیقدر عرض کے چند بازار شمال و جنوب مین اوس سے
عمود وار متقاطع ہین اور ہر تقاطع کے چوک پر گذری جمع ہوتی ہے ان متقاطع
بازارون کے مقابل مین دوم درجہ کے بازار و کوچے بیس بیس گز کے عریض
باہم اوسیطرح عمود وار تقاطع کرتے ہین اور اسیطرح سیوم درجہ کے نو نو گز
عریض مگر بالکل راست اور قایمہ زاویہ پر ملتے ہوئے ہین ہر ایک مقام تقاطع
چوپڑ کے نام سے مشہور ہے اور کل شہر صحیح مربع قطعون مین منقسم ہو رہا ہے
بڑے بازارون مین سب دوکانین ہمشکل پختہ تعمیر کی ہین اور سب کے
آگے سائبان ہین اور اب بازارون کو مختلف رنگون سے رنگین کیا ہے

افسر ہوجاتا ہے اور وقت اور مقام غارتگری مقرر ہوکر وہین سب جمع ہوجاتے ہین ساہوکار بہی بینہ مجزون کو نوکر رکھتے ہین اور اونکی حملہ آوری سے آگاہ ہوکر ارسال مال ہین بحسب ضرورت توقف یا سرعت عمل ہین لاتے ہین ساہوکار اور غارتگرون کے درمیان یہہ کارروائی ہمیشہ رہتی ہے اور اسکے سبب سے زبردست راجپوت اور قایم خانیون کو مال بحفاظت پہونچانے مین اجرت ملتی ہے مگر چونکہ ان لوگون کی بہی کثرت ہے جسقدر اونکو ہندوستانی ریاستون مین ہوکر جانے مین محصول دینا پڑتا اوسکی نسبت اس اجرت مین کفایت رہتی ہے علی العموم غارتگری صرف اوسی حالتمین ہوتی ہے جب حفاظت مال کا پیشتر سے بندوبست نہین کیا گیا ہے۔

علاقہ کہیتڑی مین شیخاوت اور قایم خانی غارتگر نہین ہین وہان کے بینہ باتفاق بینہ ہاے علاقہ الور و شاہجہان پور ضلع گوڑگانوہ دور دور جاکر وارداتین کرتے ہین زیادہ تر اونکی وارداتین اندور و بمبئی و حیدر آباد دکن کی سڑکون پر ہوتی ہین۔

علی العموم جے پور کے ملک کی آمدنی کروڑ روپیہ سالانہ کی سمجہی جاتی ہے مگر خالصہ مین صرف پنتیس یا اڑتیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی کا ملک ہے اور باقی جسمین بعض خوشترین حصص ہین کسیقدر سردارون کے قبضہ مین ہین اور کسیقدر بصیغہ چن ارتہہ مندر یا برہمنون کو دیا ہوا ہے عطیات کی چار قسمین ہین اول خراج گذار یعنی عطیات راج جنکے قابض صرف خراج دیتے ہین نوکری نہین کرتے ہین راجاوت راجپوت کہ خود مہاراجہ صاحب کے خاندان مین ہین

فضیلت حاصل کی کہ اونکا حال بعد کہیتڑی کی لکہا جاویگا یہان صرف اولاد ٹہاکر
سادول سنگہ کا شجرہ کرسی نامہ لکہا جاتا ہے - علاوہ صاحب جایداد شیخاوتون
کے اونکی چند شاخ ایسی ہین کہ کچہہ آمدنی نہین رکہتے ہین صرف چند دیہات مین
بکثرت آباد ہین پیداوار دیہہ سے بسر اوقات نہین ہوتی بعض کسی ٹہاکر کی
نوکری کرتے ہین اور بعض غارتگری و ڈاکہ زنی کرتے ہین انمین بڑا گروہ
سلہدی والون کا ہے کہ اونکا اول بزرگ سلہدی سنگہ ٹہاکر سادول سنگہ
کا بہائی تہا مگر اپنی کوتہ اندیشی اور تند مزاجی سے شریک جایداد نہو سکا اوسکی
اولاد کہیروڑ - جاکہل - نگلی - موہن واڑی - کہرب - دیوتہ - چہارسڑہ
وغیرہ چہہ سات دیہات مین رہتے ہین اور راج جیپور یا ٹہاکران سادول سنگہ
جیکی نوکری کرکے وجہہ معیشت پیدا کرتے ہین -

सलहदीसिंह

खीरोड़
जाखल
नगली
मोहनवाड़ी
खड़ब
देवता
छारसड़ी

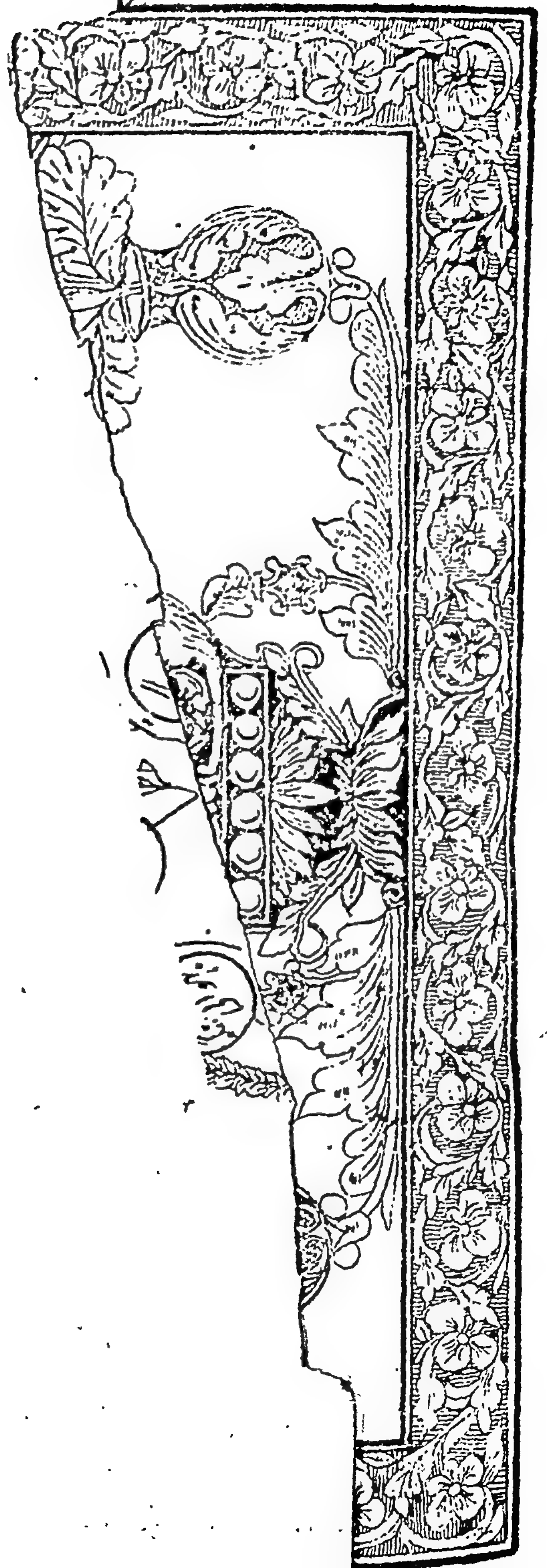
راجپوتون کے سواے شیخاواٹی مین اور خصوص کہیتڑی و شمال مشرقی حصہ
مین ایک اور قوم بہ تعداد کثیر مینون کی ہے راج جیپور مین قلعہ اور خزانہ
کے محافظ ہونیکے سبب سے مینون کا بہت زور ہے اونکی شاخین کل
ملک مین پہیلی ہوئی ہین البتہ یہہ لوگ ہمت و جوانمردی مین بوندی و میواڑ
کے کہیراڑ کے مینون سے کمتر ہین مگر چوری اور دور دور کی ڈاکہ زنی و
غارتگری کی مہمات و تدبیرون مین اون سے فایق ہین شیخاواٹی مین جہان
راجپوت اور قایم خانی بکثرت ہین ایسے لوگون کیواسطے سردار بلند و شہیار
نہین ہے ہر تجارت کے شہر مین مینون کے مخبر رہتے ہین اور روانگی
مال اور نقد وغیرہ کی صحیح اطلاع دیتے ہین ہر مجمع مین راجپوت یا قایم خانی

लादूलसिंह

बेसाउ
सूरजगढ़
नवलगढ़
मंडावा
डूंडलोद
भैंसीसर
मलसीसर
मंडरेला
इसमाइलपुर
जखोड़ा
परसरामपुरा
हेवरा वास
चंदाना
हीरवा
वदनगढ़
डूमरा
गांग्यासर
टांई
सुलताना

सल्हदीसिंह

खीरोड़
जारवल
नगली
मोतनपाड़ी
खड़व
देवता
छारदड़ी



مگر شیخاوتون مین سب سے بڑا گروہ جو شیخاواٹی کے جزو اعظم پر بتعداد
کثیر پھیلا ہوا ہے ساودل سنگھ جی والون کا ہے اونکا مکان قصبہ اودیپور
سے ہے۔ اون کے بزرگون نے قایم خانی نواب سے فتح کر کے جھنجھنون
پر قبضہ کیا تھا اس خاندان مین اول نامور شخص اور کل ٹھاکرونکا مورث اعلے
ساودل سنگھ تھا اوسکے پانچ بیٹے ہوئے کشن سنگھ۔ نول سنگھ۔ زوراور سنگھ
کیسری سنگھ۔ اکھے سنگھ انمین سے اکھے سنگھ لاولد رہا باقی چارون نے
اور اوسیطرح اون کی اولاد نے ملک موروثی کو مساوی حصون مین
تقسیم کیا کہ اسطرح اوقات مختلفہ پر بساؤ۔ سورجگڈھ۔ نول گڈھ۔ منڈاوہ
ڈونڈلود۔ السیسر۔ ملسیسر۔ منڈریلہ۔ اسمعیل پور۔ جکھوڑہ۔ پرسرام پورہ
دیوراواس۔ چنڈانہ۔ ہیروہ۔ بدن گڈھ۔ ڈومرہ۔ گانگیاسر۔ ٹائین
سلطانہ۔ بیسیون جایداد ہو گئین اور اون مین سے بہی اکثر مین پچاس
اور بعض مین بیس تیس حصہ دار ہو گئے ہر ایک کی آمدنی مختلف ہے۔
ڈونڈلود و سورجگڈھ۔ و نولگڈھ۔ منڈاوہ وغیرہ بیس بائیس تیس تیس ہزار
اور غایت درجہ بساؤ کے ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے اس آمدنی
سے ہر ایک حسب حصہ و حیثیت اپنے خراج دیتا ہے۔ باوجود اس تقسیم
اور ٹھاکرون کے مقامات مختلفہ پر سکونت گزین ہونیکے قصبہ جھنجھنون سب کا
مشترک دار الریاست رہا اتفاق حسنہ سے کشن سنگھ کے زیادہ اولاد ہوئی
اور بجز حق وارثان پہاڑ سنگھ کے اوسکا حصہ غیر منقسم رہا اور اوسکی اولاد
نے اپنی ہمت و لیاقت سے ملک اور رتبہ مین ترقی کر کے کل خاندان مین

सादूलसिंह

बिसाउ
सूरजगढ़
नवलगढ़
मंडावा
डुंडलोद
अलसीसर
मलसीसर
मंडरेला
इसमाईलपुर
जखोड़ा
परसरामपुरा
देवरावास
चंदाना
हीरवा
बदनगढ़
डूमरा
गांग्यासर
टाई
सुलताना

ہر ایک کہیت برابر تقسیم ہوجاتا ہے سلطانہ و گانگیا سر و کہیالی و ٹائیلن وغیرہ دیہات مین اتنے ٹہاکر ہین کہ ہر ایک کے حصہ مین صرف چند بیگہہ اراضی ہے۔

شیخاوتون مین راجگان کہنڈیلہ اپنے مورث اعلے گردہر سنگہ کے نام سے گردہرجی کے کہلاتے ہین اگرچہ وہان پانہ یعنی حصص صرف دو ہین اور ہر ایک مین علیحدہ راجہ ہے مگر اس خاندان مین جتنے آدمی غریب یا امیر ہین سب بلقب راجہ معروف ہین تابجدیکہ جو افلاس وکم استعدادی سے مزدوری کرتے ہین وہ بہی راجہ کہلاتے ہین اور اس نواح مین ایک عام مقولہ ہے کہ گردہرجی کے سب راجہ۔

منوہر پور کے راؤ صاحب قدیم سردار اور ذی رتبہ ہین مگر بخلاف کل شیخاوتون کے کہ خراج گذار ہین راؤ منوہر پور جاگیر دار ہین کہ اونکے سواے راج مین نوکری کرتے ہین سیکر کے سردار بلقب راؤ راجہ ہین اون کے علاقہ مین خاص سیکر اور رامگڈہ لچہمن گڈہ و فتح پور وغیرہ قصبات دولتمند ساہوکارون کی آبادی کے ہین اور اونکے بہائی بیٹون مین سے چند ٹہاکر بہوتہہ و پاتودہ و شیام گڈہ وغیرہ کے بہت زبردست وسرکش ہین چنانچہ ڈونگر سنگہ ٹہاکر عرف ڈونگ جی جس نے باروٹہیہ یعنی باغی ہوکر چند سنگین وارداتون کا ارتکاب کیا تہا اور گرفتار ہوکر محبس آگرہ مین قید ہوا اور اوسکا بہتیجا جواہر سنگہ جیلخانہ توڑ کر اوسے فرار کرلایا موضع بہوتہہ علاقہ سیکر کا رہنے والا تہا۔

सीकर
रामगढ
लछमनगढ
फतहपुर
विठोठ
पाटोदा
श्यामगढ
बारोठिया

विठोठ

مانوس ہوگئے اور اکثر مسلمانی رسمین اختیار لین کہ مثل ہندو دیوتون
مسلمان پیر و پیغمبرون کی پرستش کرتے ہین بچہ پیدا ہونے پر کلمہ پڑہا
جاتا ہے اور بکرہ ذبح کرکے بچہ کو اوسکے خون سے نہلاتے ہین اور
جنگلی سور کا گوشت جو دیگر راجپوتون کی پسندیدہ غذا ہے شیخاوتون مین
ممنوع ہے جب سے شیخاوت ملک کے مالک ہوئے ہین قایم خانی غارتگر
لڑکے یا سوارون مین نوکری کرکے بسر اوقات کرتے ہین اور ہمیشہ
بہادر وفادار اور بلا تعصب ثابت ہوئے ہین انکا مجمع کثیر سرکار انگریزی
کی فوج بنگالہ و بمبئی و کنٹنجنٹ نظام مین نوکر ہے اور پانچہزار آدمی سرسالار
جنگ صاحب وزیر حیدر آباد کے پاس نوکر ہین جس گانو مین قایم خانیون
کی آبادی ہے اوسمین فوج سواران کے ہر درجہ کے ملازم تمغا پہنے ہوئے نظر
آتے ہین اور شیخاواٹی کے برابر سوارون کی بہرتی کیواسطے ہندوستان
مین کوئی سرزمین نہین ہے شیخ جی کے وقت سے ابتک شیخاوت بہت
بڑہ گئے ہین اونکی قوت کم کرنے کیواسطے بمرور عرصہ سو برس راج جیپور
نے اونکی خانگی نزاع کو موقع غنیمت سمجہکر یہہ دستور جاری کیا کہ جب
کوئی ٹہاکر مرتا ہے اوسکی اولاد جایداد کو برابر حصون مین منقسم کرلیتی
ہے صرف سیکر اور کہیتڑی کی ریاستین اس خلل انداز تقسیم سے بچ رہی
ہین سیکر مین جس چہوٹے بہائی نے دعوی کیا اوسیکو مار ڈالا۔
اور کہیتڑی مین کسی راجہ کے ایک سے زیادہ لڑکا پیدا نہوا۔ اس
تقسیم مین ایک بڑا نقص یہہ ہے کہ ہر ایک قصبہ ہر ایک گانو ہر ایک گہراو

اور چمک کم ہوتی ہے اور پہاڑ کے شمالی کنارہ پر توڑہ کے پاس نیلم کی کان بتلاتے ہین مگر اب اوسکی صرف روایت باقی ہے جس زمین مین ملتی تہی اب اوسکا کچہہ پتہ و نشان نہین ہے -

راج جیپور کی آبادی کا اندازہ صحیح نہین ہوسکتا ہے ٹوڈ صاحب نے شیخاواٹی مین فی مربع میل اسّی باشندہ لکہے ہین اور قصبون کی آبادی دیکہتے ہوئے یہہ زیادہ نہین ہے - اگر ہر قصبہ مین بیس میل کے فاصلہ پر بیس ہزار آدمی خیال کیے جاوین تو علاوہ دیہات کے فی مربع میل پچاس آدمی ہوتے ہین پس شیخاواٹی کیواسطے فی مربع میل پچاس کے حساب سے دو لاکہہ پچاس ہزار کی آبادی قریب بصحت ہے اور اگر باقیماندہ ملک مین فی میل مربع ۵۰ اکس کہ بہت واجبی اندازہ ہے خیال کرین تو پندرہ لاکہہ ہوتے ہین کہ اسطرح کل ملک کی آبادی ساڑہے سترہ لاکہہ آدمیون کی ہوتی ہے -

جے پور کے آباد ان حصون کی آبادی راجپوتانہ کے دیگر ممالک سے مختلف نہین ہے مگر شیخاواٹی کی خصوصیت لکہنے کے لایق ہے یہہ کل ملک شیخاوت راجپوت ٹہاکرون کے قبضہ مین ہے شیخ جی اونکا مورث اعلے جے پور کے بارہوین مہاراجہ صاحب اودے کرن کا پوتا تہا سابق مین شیخاواٹی پر قایم خانی لوگ کہ چوہان راجپوتون سے مسلمان ہوئے ہین قابض تہے مہاراجہ اودے کرن نے اونکو مغلوب کرکے شیخاواٹی کو فتح کیا مگر اونکی بود و باش ملک مین رہی آئی آخر کار شیخاوت بہی اونسے

بھاپ بنتا ہے پانی جوش دینے سے نیلا تھوتھا علیحدہ ہو کر رودہ دار
نیلا جمدہ ہو جاتے ہین اور دوسری دفعہ جوش دینے سے بالکل
صاف ہوجاتا ہے اور پانی مین چمکتے رہتا ہے اور پانی سے اوسکے شعشے
نتھر سے جدا لیتے ہین۔

بالور کے پہاڑ مین کہ کھیتڑی کے قریب اور قلعہ کھیتڑی سے بلندی پر
واقع ہے تانبہ کی داتین تیتہ نکلتا ہے اوسکا مینا کاری مین بہت
خرچ ہے کہ دہلی و جےپور و حیدرآباد کو بکثرت بھیجا جاتا ہے۔ قصبہ
سنگھانہ کے پہاڑون مین بھی کہ اونکا سلسلہ کھیتڑی سے ملا ہوا ہے
تانبہ بہت نکلتا ہے۔

नागोर
मीना
मीनाकारी
सिंघाना

سرحد الور کے پہاڑون مین سنگ مرمر کی قسم کا سفید پتھر نکلتا ہے اور
خوشنما تعمیرات مین بہت کام آتا ہے عمدہ سنگ مرمر جو آگرہ کے روضہ
تاجگنج اور موتی مسجد وغیرہ مین خرچ ہوا ہے کان مکرانہ واقع مارواڑ کا
ہے کہ سانبھر کی جھیل سے بیس میل مغرب مین ہے وہان سے جیپور مین
آکر تراشا جاتا ہے اور عمدہ چیزین بنائی جاتی ہین مکرانہ کے پتھر پر
سرد و گرم ہوا کم اثر کرتی ہے اور جیپور کے سفید پتھر سے جو کسیقدر
مدت بعد ہوا کی تاثیر سے زرد ہو جاتا ہے اوسکے اجزا بہت باریک
ہین موٹی سیاہ پتھر کی ایک کان اب موضع بھسلانہ پرگنہ کوٹ پوتلی
علاقہ کھیتڑی مین نکلی ہے اوس سے بہت چیزین تیار ہوتی ہین۔
قرب و جوار راج محل مین لال کھڑی بہت نکلتی ہے مگر اوسکا رنگ سیاہ

भैंसलाना
कोटपूतली
खेतड़ी
राजमहल
लालड़ी

اوسکے کمانے کی ترکیبین جاہلانہ اور ابتدائی ہین اور کانین پہاڑ کے اندر صرف بطور سوراخ بلالحاظ راستہ آمدرفت جہان سے اچھی دہات نکلی ہے بنائی ہین چونکہ عمدہ دہاپانی کے اندر غرق رہتی ہے پانی نکالنے مین کہ سواے ہاتھہ کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے بڑی دقت ہوتی ہے ایک کان مین کہ ساٹھہ درجہ کی ڈہال سے تین سو فیٹ کے نشیب مین ہے ستر آدمی صرف اسی کام مین مصروف رہتے ہین اسکا یہہ نتیجہ ہے کہ اکثر بہترین کانین چھوڑدی گئی ہین اور کان والے بے سرمایہ و محتاج ہین اسواسطے جہان کچھہ بیشتر رہگیا ہے وہین کہودتے ہین بہترین دہات مین سے فیصدی بارہ جزو تانبہ نکلتا ہے مگر اوسط پیداوار فیصدی نو سے زیادہ نہین ہوتا ہے کان والون کا بیان ہے کہ نیچے کی تہہ مین اسقدر دہا ہے کہ پانی نکالدیا جاوے تو فیصدی بیس بلکہ پچیس تک تانبہ نکلسکتا ہے —

کارخانہ مین دہا اول کنکرون سے علیحدہ کرکے اور باریک پیسکر اوپلہ کے ساتھہ پکائی جاتی ہے پھر گول بھٹون مین گلائی جاتی ہے یہہ بھٹیان دو فیٹ بلند اور ایک فیٹ کے قطر کی ہوتی ہین تین موس یعنی دہونکنی چلتی ہین اور بارہ گھنٹہ مین گلجاتی ہے اور کل دہا بھٹی کی تہہ مین جمجاتی ہے اوسکو ہتہوڑ کوٹکر صاف کرلیتے ہین اور شلاخین بناکر ٹکسال مین ٹکے کاٹ لیتے ہین —

اکثر کانون مین نیلہ تھوتہا اور پھٹکڑی کا پانی کہ پہاڑ کی تہہ مین بکثرت ہین

मूस
धोंकनी

टकसाल

टके

शिलाघोथ
फिटकडी

جاتا ہے اور جبتک موسم وفا کرتا ہے اسیطرح ہوتا رہتا ہے ایک دفعہ
کے بنائے ہوئے احاطے اور کیاریان تین سال تک کام دیتے ہین پہر
مرمت طلب ہوجاتی ہین سانبہر مین نمک بنانے کے قریب سولہ احاطے
ہین غیر خالص نمک بہی جو زمین پر جم جاتا ہی فراہم کیا جاتا ہے مگر اوسکی قیمت نہین
ہوتی ہے سانبہر مین قریب نو لاکہہ من نمک ہر سال تیار ہوتا ہے تعجب ہی
کہ جہیل مین اسقدر نمک کہان سے آتا ہے کوئی شور ندی اوسمین
شامل نہین ہوتی ہے اور شمال مین نوحہ پر اور جنوب مین سانبہر پر
کنوٴون مین بالکل شیرین پانی ہے نہ اوسکے گرد مین کوئی نمکین پہاڑ
ہے غالباً یہہ مادہ جہیل کے کسی مختصر حصہ مین موجود ہے کہ نمکین چشمہ
کے سبب سے کبہی خشک نہین ہوتا ہے یا اوسی کے اندر نمکین پہاڑ
ہے کہ کسی اور مقام پر زمین سے نہین نکلا ہے دلدل مین غرق ہوجانے
کے خوف سے کسی نے اس جہیل کا امتحان نہین کیا ہے نمک کا حساب
بوروں سے ہوتا ہے ہر ایک بورہ مین سینتیس۳۷ من بہرتے ہین اسطرح
سال تمام مین چوبیس۲۴ ہزار بورہ آٹہہ لاکہہ اٹہاسی ہزار من نمک کے پیدا
ہوتے ہین اور سولہ روپیہ بورہ کے حساب سے کہ فی من آٹہہ آنہ بورہ
سے بہی کم ہوا فروخت ہوتا ہے اس حساب سے چار لاکہہ روپیہ کی آمدنی
ہے نوحہ اور گڈہہ مین جو نمک پیدا ہوتا ہے وہ اسکے علاوہ ہے۔
نمک کے سوائے جے پور کے علاقہ مین کہیتڑی کیطرف تانبہ۔ پہٹکڑی
آہن اور سیتہ کی کانین بہت ہین تانبہ کی دہات کثرت سے ہے مگر

ہوتا ہے۔
طویل اور ایک میل عریض عمیق ترین مقام ہوتا ہے
یہہ جھیل مع ساٹھہ دیہات متعلقہ کے جے پور و جودھ پور کی مشترک ملکیت
تہا ہر ایک ریاست نے وقتاً فوقتاً انقلاب زمانہ سے موقع پاکر دیہات
علیحدہ کر لیئے کہ آخر کار علاوہ سانبہر کے صرف بارہ گانو مشترک رہگئے ان
دیہات مین نوحہ اور گڈہ واقع کنارہ جھیل پر جودھ پور والون نے قبضہ
کرلیا اور فروخت نمک کیواسطے علیحدہ کارخانجات جاری کردئے مگر حالاً
ان کارخانون مین نمک بہت کم ہوتا ہے کیونکہ جب جھیل کا پانی خشک ہوتا
ہے صرف سانبہر کیطرف رہجاتا ہے مگر سانبہر کیطرف جانے سے باز رکھنے
کیواسطے مارواڑی لوگ اوسکے اندر لکڑی اور تختون کا بند باندہ دیتے
ہین اوسمین کسی قدر پانی رہ کر کارخانہ جاری رہتا ہے نمک کیاریون
مین بنایا جاتا ہے جس مقام پر ڈیڑہ فیٹ پانی ہوتا ہے وہان اسمین
اونچی ڈولی بنالیتے ہین کہ کیچڑ خشک ہوکر جم جاوے یہہ ڈولی ہر طرف
سے تین سو گز ہوتی ہے اور اوسکی پشت پر چار انچ عریض جہاڑ اور
لکڑیون کا پشتہ لگایا جاتا ہے تاکہ ہوا اور لہرون سے پشتہ ٹوٹکر روہ
جسمین خلل واقع نہو اس گل کے اندر کیاریان بیس فیٹ طول اور دس
فیٹ عرض کی بنائی جاتی ہین مگر انکی ڈولیان بڑے احاطہ کے پشتہ سے
پست ہوتی ہین درخت فراس کی شاخین کیاریون مین ڈالی جاتی ہین
جون جون پانی خشک ہوتا ہے عمدہ صاف روہ دار نمک ان شاخون پر
جمتا جاتا ہے اونکو صاف کرلیا جاتا ہے پھر جھیل مین سے تازہ پانی بہر دیا

جہنجہنون ہین کہ شیخا واٹی کے سب ٹہاکرون کا مشترک دارالحکومت
ہے اور جے پور کا ناظم بہی وہان رہتا ہے بیس ہزار آدمیون کی آبادی
ہے باشندون کی یہہ تعداد بظاہر زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر یاد رکہنا چاہئے
کہ کل آبادی مین سے فیصدی اسّی آدمی انہین قصبون مین ہین او
مین باہم بیس میل کا فاصلہ ہے اور درمیان مین شاید کوئی ایسا نگلہ یا
ڈہانی آتا ہے جسے گانو کہہ سکتے ہین -
نگلون کے گہرون کا حال قصبون کے مکانات سے بہت مختلف ہے مدوّر
گہاس کے خس پوش چہپر ہین اور اون کے گرد خاردار باڑہ لگی ہوئی
ہے اور اوس سے مویشی اور بہیڑون کیواسطے احاطہ بناتے ہین کسیقدر
پرانی باڑہ اوڑ یے نسے باز رہنے کیواسطے کسیقدر گرد نواح کی ریت کو
نظر سے چہپانے کیواسطے یہہ باڑہ ہرسال نئی لگائی جاتی ہے -
راج جے پور کے اکثر حصون مین شور پانی ہے اور شور پانی کے چند
قدرتی تالاب بہی ہین مگر اونمین سے کسی مین اسقدر نمک نہین نکلتا جسکے
جمع کرنے سے کچہہ فائدہ ہو - البتہ سانبہر کی جہیل پر نمک کا اتنا بڑا کارخانہ
ہے کہ کل ممالک مغربی وشمالی اور بندیل کہنڈ وہان کا نمک کہاتا ہے -
سانبہر کا جہیل جے پور اور مارواڑ کی سرحد پر واقع ہے برسات کے موسم
مین اوسکا طول ۲۴ میل اور عرض آٹہہ میل ہوجاتا ہے مگر ایسا پایاب
ہوتا ہے کہ آدمی ہرجگہہ پہر سکے اسکے جنوب مشرقی کنارہ پر قصبہ سانبہر آباد
ہے اوسکے سامنے گرمی کے موسم مین جہیل کا حصہ سیاہ گدلہ پانی کا دو میل

نو آباد ہو جاتا ہے شیخاواٹی مین کنکر متفرق نہین نکلتا ہے مگر زمین مین
سخت اور سفید کنکر کی تہ بہت تر نکلتی ہے اوس تہ مین سے مکسر ٹکڑے
کاٹ لیتے ہین اور وہی پکا لئے جاتے ہین اس چونہ کی دیوار بہت مضبوط
اور سفید تیار ہوتی ہے اور آب و ہوا کی خشکی سے سفیدی مدت تک
قایم رہتی ہے اکثر دیوارون پر نقش کھینچے جاتے ہین وہ بھی عرصہ تک
خوبصورتی سے بنے رہتے ہین ــ
ایسے جنگل مین قصبون کے اندر جاکر اجنبی لوگون کو خوبصورت و بلند مکان
دیکھنے سے بہت تعجب ہوتا ہے مگر اونکی یہہ رونق انگریزی عملداری سے
ہوئی ہے کیونکہ مارواڑی ساہوکار جنہون نے بمبئی و کلکتہ مین تجارت
کرکے دولت حاصل کی ہے انہین قصبون کے رہنے والے ہین ان
قصبون کے کوچہ و بازار چوپڑ کیطرح باہم عمود وار متقاطع ہین جہان
بڑی حویلی تعمیر ہوتی ہے وہان سے غریب لوگ اوٹھکر شہر کے کنارہ
جابستے ہین اسطرح ہر ایک قصبہ کا وسط بڑی عمارتون کے سبب سے
خوشنما ہے اور کنارون پر صرف جھونپڑیان نظر آتی ہین ــ
شیخاواٹی کے بڑے قصبون مین سے اول رامگڈہ ہے کہ پچاس برس
کے عرصہ مین اوسکی آبادی دوچند ہوگئی ہے اور ہندوستان کی
نہایت دولتمند پچاس ساہوکار اوسمین رہتے ہین اوسمین بیس ہزار
باشندے ہین اور دیگر قصبون کی آبادی اس تفصیل سے ہے

سیکر	فتح پور	بساؤ	منڈاوہ	نول گڈہ
۱۵۰۰۰	۵۰۰۰۰	۲۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰

مگرابہی بارش کم ہوتی ہے خفیف بارش زراعت کی بالیدگی اور ریتہ کو
اوڑنے سے باز رکہنے کیواسطے کافی نہین ہوتی اور بارش کثرت سے
ہوتی ہے تب ریتہ اوڑکر زراعت کو دبا لیتا ہے - کاٹلی ندی مین خربوزے
اور تربوز بہت پیدا ہوتے ہین ہر ایک گانو کے قریب ایک دو کنوون پر جو و
گیہون بہی ہوتے ہین مگر اکثر صرف ٹہاکرون کے گہوڑون کے سبز چارہ
کیواسطے کنوے بہت کم ہین اور پانی اتنے عمق پر ہے کہ اون سے آبپاشی
نہین ہوسکتی ہے تعمیر چاہ کا خرچ پانچہزار روپیہ سے آٹہہ ہزار روپیہ تک
ہے کنوون کو بڑے عمق پر غرق کرنا پڑتا ہے اور چونکہ اون کے اندر پانی
سُوت سے نہین نکلتا ہے مگر ریتہ مین سے چہنکر آتا ہے اسواسطے یہہ بہی
ضرور ہے کہ حوض نما ہونیکی غرض سے اونکا محیط وسیع تر ہو علاوہ اسکے ریتہ
نکلنے کا بہی خطرہ رہتا ہے جس کوئے مین ریتہ نکلتا ہے وہ چہوڑ دیا جاتا ہے
چنانچہ قصبون اور دیہات کے قریب اکثر کنوون کی کوٹہیان بشکل منارہ ہوجاتی
ہین جب کنوان بہمہ جہت تیار ہوجاتا ہے اوس سے فائدہ بہی بہت ہوتا ہے
گرد وپیش کے دیہات کے مویشی پانی پینے کو آتے ہین اونیز محصول
لیاجاتا ہے خشک موسمون مین مویشی اون کے قرب وجوار مین رکہے
جاتے ہین اور وہان کی چراگاہون کی بہی قدر زیادہ ہوجاتی ہے اس
سے ثابت ہے کہ شیخاواٹی مین مویشی زیادہ نہین ہین -
جہان کنوان ہوتا ہے وہان ہی آبادی زیادہ ہوتی ہے اسیوجہ سے
دیہات آپسمین بڑے فاصلہ پر ہین جہان زمین مین کنکر کی تہ نکلتی ہے وہان

علی العموم ایک دو میل ہے اوسکے ریتہ کی دیوارون مین بہت لہرین پڑتی
ہین اور روش کی تیزی اور ریگ روان کیوجہہ سے عبور کرنا مشکل ہوتا
ہے کل شیخاواٹی ہین سے گذر کہ جہان اوسکے بڑہنے کی امید ہووے
وہان جاکر کم ہوجاتی ہے اور بیکانیر کی سرحد مین سانکہو کے قریب خاک
مین جذب ہوجاتی ہے ـ

شیخاواٹی زراعت کا ملک نہین ہے سالتمام مین ایک فصل ہوتی ہے اور
کبہی کبہی وہ بہی نہین ہوتی کل ملک ریت کے ٹیلون سے بہرا ہے اوسمین
صرف آک اور پہوک پیدا ہوتے ہین پہوک ایک بے برگ درخت ہوتا
ہے اوسکے پہولون کو آدمی کہاتے ہین شاخون سے اونٹون کو عمدہ چارہ
ملتا ہے اور اوسکی جڑ سے کہ زمین مین دور تک پہیلتی ہے جلاکر کوئلے
بناتے ہین کہ جلانے کے کام آتے ہین مقدم پیداوار جوار ـ باجرہ ـ
مونگ ـ اور مونٹہہ کی ہے مونٹہہ بجاے چنے کے دانہ کے کام آتی ہے
اور ضرورت کے وقت محتاج لوگ بہورٹ اور گوکہرو پیسکر کہاتے ہین
ریت کے ٹیلون کو بڑے ہلون سے بذریعہ اونٹون کی کاشت کرتے ہین
اونٹ تیزرو ہوتے ہین دو دفعہ کے جوتنے سے زمین درست ہوجاتی
ہے اور تہوڑے عرصہ مین بہت زمین کاشت کرلیتے ہین باقیماندہ زمین
پر گہاس بہ افراط ہوتی ہے ـ

جس سال بارش کثرت سے ہوتی ہے اسقدر پیداوار ہوتا ہے کہ
زمیندار اچہی طرح خرچ کرلین تب بہی مویشیون کیواسطے بہت بچ رہتا ہے

شمال مین لو بہت سخت چلتی ہے مگر ریتہ مین گرمی نہین رہتی اسس سبب سے راتین خوشگوار ہوتی ہین اور صبح کو سردی ہوجاتی ہے بجز شیخاواٹی کے کل ملک مین بارش بافراط ہوتی ہے جے پور و شیخاواٹی کے متقاطع خط سے جنوب مشرق مین مثل دیگر اضلاع کے قحط کم ہوتا ہے زمین کی جنوب مغربی اور جنوب مشرقی دونون حرکات بارش آور کے کنارہ پر واقع ہونے سے دونون موسمون مین بارش ہوتی ہے اگر ایک موسم مین کمی رہی تو دوسرے کی بیشی سے اوسکا معاوضہ ہوجاتا ہے جیپور رخاص) کی بارش کا اوسط علی العموم ۲۲-انچ سے ۲۸-انچ تک ہے -

زراعت کے باب مین علاقہ جے پور کی کوئی خاص پیداوار نہین ہے جنوب مشرقی حصہ مین تماکو افیون و نیشکر پیدا ہوتی ہین اور رقبہ کثیر پر - گیہون - جو - ارہر - تل - سرسون - مسانہ وغیرہ کاشت ہوتے ہین ایسے ملک مین جہان کوئی تحریری حساب نہین رہتا مزروعہ و غیر مزروعہ رقبہ کی تعداد دریافت ہونا غیر ممکن ہے اور بعض فصلین صرف موسم بارش مین ہوتی ہین کہ اونکے دیکھنے کا صاحبان انگریز کو اتفاق نہین ہوتا ہے اب سلسلہ متقاطع شیخاواٹی کے شمال مغرب کا حال دیکھنا چاہیے کہ اوسمین چار ہزار مربع میل کا رقبہ ہے اور اوسکا ڈھال شمال مغرب کی طرف ہے شمالی حصہ مین کاٹلی ندی ہے کہ اوسمین بلند پہاڑ کا پانی جاتا ہی صرف کثرت بارش مین زور سے بہتی ہے اوسکا عرض

कातली

قریب اونمین بہت عمیق نالے ہین یہہ پہاڑ الور کے سلسلہ کی شاخین ہین اور سب او نہین کی طرح شمال اور جنوب ہین واقع ہین مٹی زرد اور چکنی ہے آبپاشی کیواسطے تالاب بہت تعمیر ہوسکتے ہین اور بناس ندی ہین چند مقامات پر بند تیار ہونے سے فائدہ عظیم حاصل ہوسکتا ہے۔

हिन्डोन

حد مشرقی کا ملک ہنڈون کے قریب ریتہ کا ہی مگر سیر حاصل ہے اس ملک مین روئی اور افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے اور زمین نیشکر اور تماکو کے لائق ہے چونکہ اس نواح مین سنگین کولھو ہر گانو مین بہت ملتے ہین اون سے ثابت ہے کہ سابق مین نیشکر بکثرت پیدا ہوتا تھا اور باشندگان ملک خوشحال تھے۔

कोल्हू

جیپور سے مشرق مین زمین پست ہے شہر سے آگرہ کیطرف پہاڑ سے نکلتی ہے مسافر کو معلوم ہوتا ہے کہ گویا آسمان سے زمین پر نزول کرتا ہے اور دو میل مین تین سو چار سو فیٹ اوترنا ثابت ہوتا ہے۔ بان گنگا ندی کے برابر چلکر بھرتپور کے علاقہ مین پہونچتا ہے کہ وہ سمندر سے صرف سات سو فیٹ بلند ہے وہان کی زمین چکنی اور زرخیز ہے اور ریتہ بہت کم مقامات پر ہے۔

جیپور کی آب و ہوا نہایت صحت بخش ہے ریتہ اور بلندی کے سبب سے ایسی مقامات کم ہین جہان پانی ٹھہرتا ہو اس سے عفونت کا بخار بالکل نہین ہوتا ہے موسم سرما مین خصوص شیخاواٹی مین سردی بہت سخت ہوتی ہے بعض اوقات سفید پالہ جو رات کیوقت گرتا ہے دوپہر تک رہتا ہے

اور اسطرح عمیق نیلگون دہار اور پانی کی شورش اور سبز جنگل کی خوبصورتی مین طرفین کے بلند پہاڑون سے بہت اضافہ ہوا ہے اس ندی کے جانبین پہاڑون پر پرانے قلعون کے کہنڈرات ہین اونکی راہ بہت پیچیدہ ہین درمیان مین قدیم راجونکا تعمیر کیا ہوا محل کہ باوصف انقضاء مدت مدیدہ ابتک بنا ہوا ہے مع آبادان قصبہ کے لب دریاے دامن کوہ پر واقع ہے کہ بالاتفاق ان سب کی کیفیت لایق دید ہے۔

राममहल

راج محل سمندر کے سطح سے صرف ایک ہزار فیٹ بلند ہے کیونکہ جیپور ۱۵۱۲ فیٹ کی بلندی پر ہے۔ ان دونون مقامات کے درمیانی خط سے مشرق مین جو سرزمین ہے مثل مغربی زمین کے سیراب و زرخیز ہے اور مشرق کیطرف کو بشکل زینہ پست ہوتی گئی ہے اوس مین ہوکر بناس ندی پیچدار راستہ سے گذری ہے اور جسطرح راج محل پہونچنے سے بیشتر شمال کیطرف روان ہے یہان سے جنوب کیطرف چلکر قرولی کے جنوب مغربی سرحد کے قریب جہیل مین شامل ہوئی ہے جسقدر جہیل کے قریب پہونچی ہے اوسیقدر زیادہ پہاڑی اور بسر درشت زمین آتی گئی ہے اس نواح مین۔ رنتھمبور وکہنڈار کے قلعات کو زیادہ دشوار گذار کرنے کے واسطے کاشت موقوف کرکے بن رکہا گیا ہے اور ان دون قلعون کو جاہل لوگ ناممکن الدخل سمجھتے ہین وہان پہاڑون پر چبوترہ نما ہموار زمین ہے۔

रणथम्भोर
खंडार

جیپور کے مشرقی حصہ مین چہوٹے چہوٹے بہت پہاڑ ہین اور سرحد قرولی کے

۲۷ درجہ ۴۰ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۰ دقیقہ و ۷۷ درجہ ۲۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے۔ اوسکے شمال مین راج بیکانیر اور اضلاع انگریزی حصار فیروزہ وگورگانوہ وراج پٹیالہ کے پرگنات نارنول وکانونڈ کی سرحد ملی ہے مشرق مین الور وبھرت پور ہین جنوب مین قرولی گوالیار بوندی ٹونک میواڑ واجمیر ہین اور مغرب مین کشن گڈہ اجمیر مارواڑ وبیکانیر ہین یہہ راج طول مین قریب ۱۵۰ میل اور عرض مین ۱۴۰ میل ہے اور ۱۵۲۵۰ مربع میل کا رقبہ ہے۔

हसारफ़ीरोज़ा
पटयाला
नारनोल
कानोंड

ملک کی ہیئت بہت مختلف ہے وسط مین زمین بلند ہے اوسکا ارتفاع سطح سمندر سے ۱۴۰۰ فیٹ سے ۱۶۰۰ فیٹ تک ہے اس بلند زمین کا اعلےٰ ترین حصہ کہ جنوب مغرب سے شمال مشرق کیطرف یعنی جھیل سانبھر سے جہان کوہ ارابلی مسلسل ہوا ہے کھیتڑی اور تورا واٹی کے کوہستان تک واقع ہے اور میدان ریگ مین اکثر مقامات خصوص ٹونک پر دو ہزار فیٹ بلند اور کھڑا ہوا ہے اس ملک کا تقاطع کرتا ہے یہی بلند دہار ملک کی سیرابی کی باعث ہے اور شمال مغرب مین شیخاواٹی وبیکانیر وغیرہ کے ریگستان اور جنوب مشرق مین علاقہ جیپور کی سیرحاصل سرزمین کے درمیان قدرتی حد ہے اس حد سے جیپور کیطرف ہر مقام پر کنوون مین پانی سطح زمین کے قریب ہے مگر شیخاواٹی کیطرف اس دہار سے جسقدر زیادہ فاصلہ ہوگا اوسیقدر کنوون مین پانی زیادہ عمق پر ملیگا اور طرفہ یہہ ہے کہ جسطرف پانی زیادہ عمق پر ملتا ہے اوسیطرف کی زمین

खेतड़ी
तोरावाटी
टोंक

शेखावाटी
बीकानेर

چوتھا باب

ایجنسی جیپور

اس ایجنسی سے جےپور اور کشن گڈھ کی خود اختیار ریاستین متعلق ہین اور لاوہ کی جاگیر بہی جب سے ریاست ٹونک سے علیحدہ ہوئی ہے اس ایجنسی کے تحت انتظام ہین جبے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ لاوہ کے ٹہاکرون سے خراج وصول کیستے ہین اور وہی زرخراج ٹونک کے نواب صاحب کو دیا جاتا ہے -

پہلی فصل

راج جیپور

کرنل بروک صاحب کی تاریخ جےپور اور کرنل ٹوڈ صاحب کے واقعات راجستان اور صاحبان پولیٹیکل ایجنٹ کی مفصل رپورٹون کے ذریعہ سے اس راج کی کیفیت بہت تشریح سے لکہی جاوے گی اسواسطے اوسکو چند حصون مین منقسم کیاگیا ہے تاکہ مضامین کی تحریر و ترتیب و فہمید مین آسانی ہوجاوے -

حصہ اول

جغرافیہ

راج جےپور مع شیخاواٹی خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۴۱ دقیقہ و

خرچ

سمت	خوراک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۹ر	[illegible]	[illegible] ۱۴ر	[illegible] ۱۲ر۹ پائی	[illegible] ۱۰ر	[illegible] ۶ر	•	•	•	•	•	[illegible] ۱۱ر۹ پائی
سمت ۱۹۲۸	•	•	•	[illegible] ۶ر۱۴ پائی	•	•	[illegible] ۲ر۳ پائی	[illegible] ۸ر۳ پائی	[illegible]	[illegible] ۸ر	•	•	•	[illegible] ۶ر۶ پائی
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۱ر۳ پائی	[illegible] ۸ر	[illegible] ۱۲ر۹ پائی	[illegible] ۱۴ر۶ پائی	[illegible] ۶ر	[illegible] ۶ر۶ پائی	[illegible] ۱۲ر	[illegible] ۲ر	[illegible] ۸ر۳ پائی	[illegible] ۱۵ر۶ پائی	[illegible]	[illegible] ۱۵ر

جمع وخرچ ریاست [illegible]

نام سررشتہ	مالگذاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	متفرقات	[illegible]	آبکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان
سنہ ۱۸۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•	•	•	[illegible]
سنہ ۱۹۲۶	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	•	[illegible]
سنہ ۱۹۲۸	[illegible]	•	•	•	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	[illegible]
سنہ ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

دسمبر ۱۸۸۵ء مین مہاراوت صاحب نے مہاراجہ صاحب سلانہ کی دختر سے شادی کی -

چند سال سے پرتابگڈہ مین شفاخانہ مقرر ہوا ہے مانو گی پاٹہک نیٹو ڈاکٹر اچھی طرح کام کرتا ہے مریض بہت آتے ہین - تدبیرات حفظان صحت مین بڑی مشکل ہے کہ اگرچہ اس شہر مین ساہوکار و آسودہ حال لوگ بہت ہین مگر کسی مفید عام کام مین خرچ کرنا بالکل پسند نہین کرتے تاہم باوصف بے احتیاطی آب و ہوا ایسی عمدہ ہے کہ جس زمانہ مین کل ملک مین ہیضہ کا بہت زور تہا یہان کسیکو نہوا -

مدرسہ مین طالب علمون کی کثرت ہے مگر درس باقاعدہ نہین ہوتا ہے بجز ہندی حساب اور لکہائی کے کچہہ نہین سکہایا جاتا ہے -

اوسکا بیٹا کومل رام کام کرتا ہے مگر اصل مین خود کام کرتے ہین اور کام کرنے کیواسطے معمولی وقت مقرر کر رکہا ہے۔

بہیلون کی اگرچہ شکایت ہے مگر اول تو بانسواڑہ کے بہیل دیہات علاقہ پرتاب گڈہ سے چوتہہ یعنی آمدنی چہارم کا دعوی کرتے ہین دوسرے سالگزشتہ مین گانگیا کے پال کے بہیلون نے کہ میواڑکے دریاود کے ضلع مین رہتے ہین کپتان چارلس سٹراہن صاحب پر حملہ کیا تہا پہر اب مسٹر بولٹ صاحب کو سامان رسد ملنے مین اور خط کتابت کی آمدرفت مین بہت دقت ہوئی اور شکایت پہونچی تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مع کپتان سٹراہن صاحب اون کے پاس گئے اور دیکہا کہ صاحب موصوف خوش ہین اور اون کے اور بہیلون کے درمیان اچہی راہ و رسم ہے کپتان سٹراہن صاحب اور بولٹ صاحب ٹوپوگرافیکل سرویر چند سال سے اس علاقہ مین پیمایش کرتے تہے اس سال مین کام ختم ہوگیا۔

गांगिया
दरयावद
चारल्सस्टराहन
मिस्टरवोल्टसाह

اس سال مین کثرت بارش سے دیولیہ دار الریاست قدیم کے پرانے محل بہت خراب ہوگئے مہاراوت صاحب دسہرہ پر وہان رہتے ہین اور ہمیشہ پرتاب گڈہ سے نصف میل پر ایک بنگلہ مین رہتے ہین اس سبب سے دیولیہ کے قدیم قصبہ کی آبادی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔

نومبر ۱۸۷۵ع مین مہاراوت صاحب نے نیمچ مین جاکر نواب گورنر جنرل صاحب سے ملازمت حاصل کی اور پہر فروری مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے ملاقات کرنیکے واسطے گئے۔

اول - سانون سدی ۱۵ اتک غلہ کا کل محصول درآمد و برآمد معاف کیا گیا ہے -

دوم - پردیسی لوگ جو محنت کر سکتے ہین تعمیرات مفید عام مثل کھودائے چاہات و تالاب مین رکھے جاوین تاکہ وقت مصیبت مین معاش پیدا کر سکین

سیوم - پرتاب گڈہ مین ایک راج کا اور چند ساہوکارون کے دوامی سدابرت ہین منتظمان سدابرت کو ہدایت ہوتی ہے کہ مارواڑی و دیگر لوگ جو خیرات مانگین اونکو خاطرخواہ دین کہ ہر ایک شخص کو سیر بہر آٹہ سے کم نہ ملے -

چہارم - بہرتی برآمد غلکی اب ہی کچہ ممانعت نہین ہے تاہم اشتہار دیا جاتا ہے کہ تجارت غلہ پر کسی قسم کی کچہہ قید نہوگی اس ملک کے کل سوداگران غلہ آزادانہ خرید فروخت کرین بلکہ اونکو سرکار سے مدد ملیگی اگر کوئی پردیسی سوداگر علاقہ پرتاب گڈہ مین غلہ لانا چاہے اور حفاظت کیواسطے پہرہ چاہے تو بشرطیکہ پیشتر سے راج مین اطلاع کر دے پہرہ ملیگا اگرچہ سڑکین غیر محفوظ نہین ہین مگر اس قحط اور خشکی کے زمانہ مین احتیاط وخبرداری ضرور ہے -

پنجم - جو مویشی مارواڑ و دیگر ممالک سے آئے ہین دامن کوہ پر دررویندہ گہاس کے بیڑ مین بلا محصول چرین اگر کوئی شکایت آویگی کہ کسی نے اون سے محصول طلب کیا ہے تو طلب کرنے والون کو بعد تحقیقات سزا دیجاوے گی -

کچھ چارہ نہین ہے اوسکا رہیاس اگرچہ بہت ہوشیار نہین ، مگر درتلام مین کام کرنے کے سبب سے ہندوستانی ریاست کے انتظم ونسق کے طریقہ سے بخوبی واقف ہے اور صاحب سپرنٹینڈنٹ رتلام نے نیک چلنی کی تعریف لکہی ہے -

سنہ ۶۹ء کے قحط مین مہارا وت صاحب نے غریب محتاجون کی بہت پرورش کی اور معافی محصول غلہ وخبرگیری قحط زدون کیوا اشتہار مندرجہ ذیل جاری کیا -

اشتہار

مجریہ دربار پرتاب گڈہ مورخہ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۸۶۸ء

بارش نہونے کے سبب سے مارواڑ و دیگر ممالک مین غلہ اور گہاس پیدا نہین ہوا ہے اسواسطے وہان کے لوگ مع مویشیون کے مالوہ مین بکثرت آئے ہین اور جسکو تن کال یعنی غلہ وچارہ وپانی قحط کہتے ہین وقوع مین آگیا ہے خدا اپنے خلایق پر رحم کرے قحط شروع سال سے ہے اور سال آیندہ کی شروع فصل تک رہے گا پس لازم ہے کہ اس ملک کیواسطے غلہ بہم پہونچانے کی تدبیر کیجائے اسواسطے حکم ہوتا ہے کہ کل جاگیردار و متصدی وپٹیل وپٹواری احکام مندرجہ ذیل کی تعمیل کرین تا خشکی اور گرانی نرخ سے باشندگان ملک اور پردیسیون کو تکلیف نہ پہونچے -

تشریف لیجاکر بتاریخ ۱۷ - دسمبر ۱۸۶۵ع دیا تھا مہاراوت صاحب نے
جیسی اون سے امید تھی ویسی ہی لیاقت ظاہر کی سارق و غارتگرون
کو بکوشش تمام ارتکاب جرم سے باز رکھا ریاست کے کام کو خود انجام دیا
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نصیحت پر عمل کیا فوجداری و دیوانی کی عدالتین
مقرر کین اور حسن سلوک سے رعایا کو ایسا خوش و محظوظ کیا کہ سب
اون کے خیر خواہ و ثنا خوان ہوئے نومبر ۱۸۶۶ع مین نواب ویسرای
وگورنر جنرل صاحب کا دربار آگرہ مین ہوا اوس مین شامل ہوئے
سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ع مین دریافت ہوا کہ اونکی طبیعت کسیقدر عیش و آرام پر
مایل ہوگئی ہے اور اونہون نے نورالدین و نظام الدین نامی دو شخصون
کو ریاست مین بہت اختیار دیا ہے کہ اس سبب سے کام مین ابتری
وخرابی پیدا ہوئی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تحریرون کے جوابات
پہونچنے مین بہت دیر ہونے لگی صاحب نے بہت تاکید سے وکیل کو
پرتابگڈہ بہیجا کہ اس فہمایش و تاکید سے مہاراوت صاحب نے پہر
ریاست کی خبرگیری کی اور مسلمانون کو موقوف کرکے اونکا ربیا بس
اہلکار تلام کو خاص اسی کام کیواسطے طلب کرکے بجاے اونکے مقرر
کیا اور اون لوگون کو بابت غبن و فریب دہی قید کیا گیا فروری ۱۸۶۹ع
مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جاکر دریافت کیا تب اونہون نے
جرم سے اقبال کیا نہ زر رسیدہ ادا کرسکتے تھے اور نہ حساب دے سکتے
تھے اور رہنے کہ مداخذہ سب صحیح ہے مگر بجز عفو و رحم ناتس کیے

بہی اونکی رہائی کی درخواست کی تہی یقین ہے کہ منظور ہوجاتی مگر تا آنکہ حکم منظوری صادر ہوا اونکی عمر نے وفا نکی۔

ضعف و پیری کے سبب سے راجہ صاحب کار ریاست مین جیسی چاہئے توجہہ نکر سکے اسوجہہ سے بدنظمی واقع ہوئی اور بہیل ٹہگ اور دیگر اقوام غارتگر و جرایم پیشہ کی زیادتی سے اس ابتری کو اور بہی اضافہ ہوا مگر سرکار انگریزی کی امداد سے اوسکا انسداد کامل ظہور مین آیا

راجہ ساونت سنگہ کا اَللوتا پوتا دلپت سنگہ پہلے ہی سنہ ۱۸۲۵ء مین ڈونگرپور مین متبنی ہوچکا تہا پس سنہ ۱۸۴۴ء مین ساونت سنگہ کے انتقال پر دہرم شاستر کے بموجب پرتاب گڈہ مین کوئی وارث نرہا لاچار جیسا کہ ڈونگرپور کے تذکرہ مین لکہا گیا ہے یہہ تدبیر عمل مین آئی کہ دلپت سنگہ پرتاب گڈہ مین اپنے دادا کی جگہہ مسندنشین ہوا اور ایک لڑکا متبنی لیکر اوسکو ڈونگرپور مین مسندنشین کرے اور اوسکی صغرسنی مین ڈونگرپور کا بہی کام انجام دے آٹہہ سال بعد اس تجویز سے ایسی خرابی پیدا ہوئی کہ دلپت سنگہ کو پرتاب گڈہ مین رہنا پڑا۔

سنہ ۱۸۶۴ء مین دلپت سنگہ کے انتقال پر مہاراوت اودے سنگہ اونکے صاحبزادہ ریاست اودےپور مین مسندنشین ہوئے اگرچہ اوس زمانہ مین بعمر ۱۷ سال اور اسوجہہ سے صغیرسن تہے تاہم اون کی لیاقت و تمیز فہمی اور نیک چلنی ایسی مشہور تہی کہ اونکو یکبارگی اختیار ریاست دیا گیا یہہ اختیار خود صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے پرتاب گڈہ

عہدنامہ مین دوسو پیادہ اور پچاس سوار درج ہین اون کے خرچ کی
واسطے ایک ہزار روپیہ ماہوار کہ بارہ ہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین
سرکار مین ادا کرتا رہونگا اور سنہ ۱۸۴۳ء سے دو ہزار روپیہ ماہوار کہ چوبیس
ہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین ادا کرونگا اس سے بہی انحراف نہوگا
اور یہہ روپیہ سکہ سالم شاہی ہوگا ــ یعنی اگہن سدی ۷ سنہ ۱۸۹۹ مطابق
۹ دسمبر سنہ ۱۸۴۳ء سے سنہ ۱۸۴۶ء تک راجہ سانونت سنگہ صاحب اور اونکے
کنور دیپ سنگہ صاحب کی نااتفاقی سے ریاست مین بہت فتور اور
بدنظمی پیدا ہوئی چند سال پیشتر خود راجہ صاحب نے نظم و نسق ریاست
کنور صاحب کو سپرد کردیا تہا اونہون نے چند لوگون کو جو اونکے کام
مین خلل انداز تہے ہلاک کرڈالا سرکار انگریزی نے اونکو ریاست سے
بیدخل کرکے ڈیولیہ مین رہنے کا حکم دیا ــ
کنور دیپ سنگہ ڈیولیہ کو بہت ناراض ہوکر گئے مگر وہان پہونچنے پر وہان
کی بود و باش جسقدر پیشتر سے معلوم ہوتی تہی اوس سے زیادہ ناگوار
ہوئی اس سبب سے چند ماہ رہکر دارالحکومت کو واپس آگئے وہان
اونہون نے ایسا فساد کیا کہ بامداد فوج انگریزی قید کرکے قلعہ کرنورہ
मन्नोरा
مین بہیجنا لازم آیا ــ ۲۱ ــ مئی سنہ ۱۸۴۶ء قلعہ کرنورہ مین دیپ سنگہ کا انتقال
ہوگیا اور راجہ سانونت سنگہ صاحب جنہون نے چند سال پیشتر کاروبار
ریاست ترک کردیا تہا از سر نو انصرام کار کرنے لگے کنور کے انتقال سے
پیشتر راجہ صاحب نے اونکا قصور معاف کردیا اور سرکار انگریزی مین

سنہ ۱۸۱۹ء مین سرکار انگریزی کی وہ تدبیر بدل گئی اور عہدنامہ مندسور کی چوتھی قلم کے بموجب پرتابگڈھ کا خراج واجب الطلب مہاراجہ ہلکر سرکار انگریزی کو حاصل ہوا مگر اقتدار و اختیارات ملکی کے نقصان کے عوض مین کہ ہلکر کو عہدنامہ مندسور سے ہوا تھا آمدنی خراج جو بقدر بہتر ہزار سات سو روپیہ سکہ سالم شاہی سالانہ تھی - سال بسال خزانہ سرکار انگریزی سے مہاراجہ ہلکر کو ادا ہونی قرار پائی اور بشمول راجپوتانہ کے دیگر ریاستون کی ریاست پرتاب گڈھ بھی بذریعہ عہدنامہ مورخہ ۵ - اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء مندرجہ نقشہ دوم ظل حمایت سرکار انگریزی مین لی گئی اور مبلغ ۱۲ ہزار سکہ چہرہ شاہی خراج سالانہ کہ مہاراجہ ہلکر کو دیا جاتا ہے سرکار انگریزی مین وصول ہونا قرار پایا اوسی عہدنامہ کی چوتھی قلم مین رئیس پرتاب گڈھ نے پچاس سوار اور دوسو پیادون کی فوج سرکار انگریزی کی نوکری مین رکھنے کا اقرار کیا تھا جب اوسکا ایفا نہو سکا تو بموجب اقرارنامہ مندرجہ ذیل بارہ ہزار روپیہ سالانہ سنہ ۱۸۲۶ء تک اور بعد ازان چوبیس ہزار روپیہ سالانہ ادا کرنا قبول کیا مگر اسپر کبھی عمل نہوا اسواسطے سنہ ۱۸۴۱ء مین منسوخ ہوکر ابتدائی قلم چہارم مندرجہ عہدنامہ ۵ اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء واجب التعمیل سمجھی گئی

اقرارنامہ

مقبولہ راوت ساونت سنگہ والی پرتاب گڈھ بخدمت کپتان اے میکڈونلڈ صاحب منجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی

پر واقع ہے کل ریاست کا رقبہ ۱۴۵۷ مربع میل اور آبادی ۷۰۰ ۱۴۵
باشندون کی اور ریاست کی آمدنی سالانہ ۲۵۰۰۰۰ روپیہ ہے
مگر اسی ملک مین سے قریب دو لاکہہ روپیہ سالانہ آمدنی کا ملک جاگیردار
ٹہاکرون کے قبضہ مین ہے ۔ پرتاب گڈہ کے رئیس کہ مہاراوت
لقب سے معروف ہین خاندان مہارانا صاحب اودے پور کی ادنی
شاخ مین سے ہین اون کے بزرگ شاہنشاہ دہلی کے امرا مین سے
تہے چنانچہ سالم سنگہ پر محمد شاہ کی ایسی مہربانی تہی کہ اوسکو اپنے نام سے
سکہ جاری کرنے کی اجازت دی اوسوقت سے وہان دارالضرب مین
سالم شاہی روپیہ اب تک بنتا ہے زمانہ حال کے رئیسون مین سے بعض
نے دارالضرب مین غیر خالص وکم وزن روپیہ تیار کراکے کاسد بازاری
کی کہ اسپر سرکار انگریزی کو تاکید وتنبیہہ کرنی پڑی ۔
سلطنت مغلیہ کی شکست پر راوت سانونت سنگہ خلف سالم سنگہ ہلکر کا خراج گذار
ہوگیا اور جب تک وسط ہند و مالوہ مین سرکار انگریزی کا تسلط ہوا ہلکر
کے تحت مین انواع تکلیفین اوٹہائین کہ اس سبب سے اوس نے سنہ ۱۸۰۴ع
مین اوس قید سے رہا ہونے مین کوشش کی اور اس غرض سے
بذریعہ عہدنامہ مندرجہ نقشہ اول حمایت انگریزی مین آکر جو خراج
ہلکر کو دینا تہا سرکار انگریزی کو منتقل کیا مگر لارڈ کارنوالس صاحب کی تجویز
سے وہ عہدنامہ منسوخ ہوگیا اور چودہ برس اورنہی ریاست پرتابگڈہ
کو مرہٹون کے ظلم وتعدی کا مبتلا رہنا پڑا ۔

چوتھی فصل

پرتاب گڈھ

ریاست پرتاب گڈھ کہ دیولیہ پرتاب گڈھ کے نام سے مشہور ہے شمال مغرب
مین اودے پور سے مشرق مین مندسور جاورہ اور رتلام سے اور
جنوب مشرق مین بانسواڑہ سے محدود ہے اوسکا موقع خطوط عرض بلد
شمالی ۲۳ درجہ ۱۴ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۱۴ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی
۷۴ درجہ ۲۷ دقیقہ و ۷۵ درجہ کے درمیان ہے - اوسکا طول پچاس میل
اور عرض کہین سے بیس میل اور کہین سے تیس میل ہے -

मंदसोर
जावरा

ضلع معروف باگر کا ایک حصہ اور کل ضلع جو کانٹل نام سے مشہور ہے اس
ریاست مین داخل ہین سرزمین کوہستانی اور کم مزروعہ ہے بلندی
کی وجہہ سے پالا بہت پڑتا ہے وہ زمین جسکو کانٹل کہتے ہین پست ہے
اوسمین زراعت کم ہوتی ہے بہیلون کی آبادی زیادہ ہے اوربن مین
عمارتی درخت بہت عمدہ اور بکثرت ہوتے ہین ان درختون کی لکڑی
بہت موٹی اور بڑی نہین ہوتی ہے مگر مضبوطی مین ڈونگرپور و بانسواڑہ
کی لکڑی سے بہتر ہوتی ہے -

बागर
कांटल

شہر پرتاب گڈھ مالوہ کی بلند زمین پر جو باگر کہلاتی ہے اور سطح سمندر سے
۱۶۵۸ فیٹ بلند ہے اثناء راستہ نیمچ وبرودہ نیمچ سے ۳۲ میل جنوب
مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۸ دقیقہ

بانسواڑہ مین ۱۸۶۰ء مین ڈاکخانہ مقرر ہوا تھا مگر آمدنی کم ہونے کے
سبب سے مارچ ۱۸۷۱ء مین برخاست ہوگیا پھر متواتر ضرورت پیش
ہوتی رہی اسواسطے ۱۴- دسمبر ۱۸۷۴ء سے مستقل ڈاکخانہ از سر نو
مقرر ہوا اور آمدرفت ڈاک کی لائن کھیرواڑہ سے شامل کی گئی ہے
پانچ سال گذشتہ سے بانسواڑہ مین مکان ایجنسی اور کوشل باغ
کے درمیان جہان مہاراول صاحب بیشتر اوقات رہتے ہین رامیشر

रामेश्वर महादेव

مہادیو کی پرستش اور افزونی تجارت کیواسطے میلہ ہوتا ہے اور
پندرہ روز رہتا ہے محصول معاف ہورہا ہے اس سے جاورہ و
رتلام و مندسور کے سوداگر بکثرت آتے ہین -

بہت مریض آنے لگے اور ٹیکا لگانے کا عمل بہی بہت جاری ہوا مگر پہر رئیس وملازمان ریاست کی حاضر باشی اور معالجہ مین اوسکا اسقدر وقت صرف ہونے لگا کہ شفاخانہ کے کام کی فرصت نرہی سنہ ۱۸۷۵ء مین وہ حسب درخواست خود بیکانیر کو تبدیل ہوگیا دربار کا ارادہ ہے کہ اوسکو پہر بلاوین۔

باوجود خلاف ورزی رعایا بخصوص ناگر برہمنون کے کہ ہر ایک جدید امر کو ناپسند کرتے ہین اس ریاست مین تدبیرات حفظان صحت پر اچہی طرح عمل ہوتا ہے۔

سر رشتہ تعلیم کا کچھہ بندوبست نہین ہے مہاراول صاحب کو مطلق توجہ نہین ہے صرف ایک برہمن پونے نو روپیہ ماہوار تنخواہ کا لڑکون کو ہندی پڑہاتا ہے سنہ ۷۶-۱۸۷۵ء مین ستر لڑکے پڑہتے تہے۔

دسمبر سنہ ۱۸۷۱ء مین مہاراول صاحب نے دارالضرب جاری کرنا چاہا تہا اور بطور نمونہ کچھہ روپیہ بہی تیار کرایا تہا مگر حسب الحکم گورنمنٹ ہندوستان محکومہ ۶ ر اکتوبر سنہ ۱۸۷۶ء کو کوئی رئیس جدید دارالضرب جاری نکر سکے ممانعت ہوگئی

مالوہ وگجرات کی تجارت کیواسطے مہاراول صاحب ڈونگرپور کیطرف سڑک بنانا چاہتے ہین چند میل کی داغ بیل ہوگئی اور کسیقدر سڑک تیار ہوگئی ہے۔ کہیرواڑہ سے رتلام کی سڑک جو ڈونگرپور و بانسواڑہ ہوکر گذری ہے نہ پختہ ہے نہ باقاعدہ تیار ہوئی ہے مگر اوس پہ گاڑیان اچہی طرح چل سکتی ہین۔

ہوئے اور دربار کی بہت بے اعتباری ہوئی پرتاب گڈہ مین شامل
ہونے کے بعد مضبوط مینارہ ہاے سرحد پر تعمیر کرا دئے گئے۔
مسٹر فراجی بھیکاجی صاحب کہ مدت تک اس ریاست مین بہت نیکنامی سے
بعہدہ اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ رہے مہارانا صاحب والی میواڑ کے
اتالیق مقرر ہوکر اودے پور کو گئے اور لفٹننٹ چارلس نیٹ صاحب فی
بجاے اونکے مقرر ہوکر یکم جولائی ۱۸۷۰ء سے کام شروع کیا لفٹننٹ
نیٹ صاحب نے پرتاب گڈہ و بانسواڑہ کے کل مقدمات سرحدی کا
فیصلہ کر دیا صرف ایک مقدمہ جسمین ٹہاکر کانہہ گڈہ علاقہ پرتاب گڈہ کو
موضع کیرانیہ و کشن پور واقع علاقہ بانسواڑہ کا دعوی ہے بہ سبب
عدم موجودگی ٹہاکر مذکور کے کہ تیرتہہ کرنے گیا تہا بانتظار واپسی اوسکے
باقی رہ گیا۔

ریاست بانسواڑہ کا موضع دانتیار پر دعوی تہا اوسمین ریاست پرتابگڈہ
نے فتح پائی اور درمیان موضع دانتیار اور سوتیانہ علاقہ بانسواڑہ
اور کوماری علاقہ میواڑ کے کہ یہان تینون ریاستون کا سرحد ہے
سرحد قایم ہوئی اور ہر سہ ریاستون نے منظور کر لی۔
سنہ ۱۸۶۹ء مین مہارادل صاحب نے ایک حکیم نوکر رکہہ کر دار الشفاء
مقرر کیا تہا اور نیٹو ڈاکٹر کیواسطے سرکار مین درخواست کی چنانچہ اگست
سنہ ۱۸۷۰ء مین رام لال نیٹو ڈاکٹر کہ بہت ہوشیار اور شریف آدمی ہے
مقرر ہوا اوس نے شفاخانہ کے کام کو بہت رونق دی علاج کیواسطے

Margin notes (Hindi):

येर

कान्हगढ़

[illegible]रवानया

[illegible]कानपुर

[illegible]न्तयार

[illegible]

कोमारी

اس ریاست مین گرد و پیش ملحق السرحد ریاستون سے تنازعات سرحدی
بہت ہوتے ہین - سنہ ۱۸۷۱و۱۸۷۲ء مین کپتان بیرڈ صاحب کمشنر سرحدات
وسط ہند نے بانسواڑہ اور رتلام کے درمیان چار مقدمات سرحدی
فیصل کئے - اول لانبی صدر علاقہ بانسواڑہ مدعی بنام چہیان مقبوضہ
سروان علاقہ رتلام مدعا علیہ - دوم موضع بیرڈہ علاقہ رتلام و فیکر علاقہ
بانسواڑہ - سیوم - گلبیلی علاقہ رتلام و پنیا کہیڑی علاقہ بانسواڑہ بنظر
حفظ فوائد ریاست بانسواڑہ اور اطمینان رعایا ریاست مذکور کے کہ
فیصلہ مقدمات سرحدی سے واقف نہین ہین و نیز واسطے امداد و اعانت
ضروری کے حسب الحکم صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ سپرنٹنڈنٹ بانسواڑہ
۳ - مارچ سنہ ۱۸۷۲ء ۹ رمئی سنہ مذکور تک کپتان بیرڈ صاحب کی ساتھہ
رہے ان مقدمات مین سے صرف ایک نمبر اول کا رتلام والون نے اپیل
کیا باقی فیصلون سے فریقین رضامند ہوگئے - ایک سنگین مقدمہ جانا پالیہ
اور جان پورہ کا درمیان بانسواڑہ اور سروان علاقہ رتلام کے اس
سال مین غیر منفصلہ رہگیا تہا کہ سنہ ۱۸۷۲و۱۸۷۳ء مین فیصل ہوا اور اوسکے ساتھہ
سات مقدمات درمیان کوشل گڈہ و رتلام اور ایک مقدمہ کوشل گڈہ
و سلانہ کا طے ہوئے -

موضع اجندہ واقع پرتاب گڈہ کا مقدمہ کہ سنہ ۱۸۶۱ء مین ریاست بانسواڑہ
نے بزبردستی چہین لیا تہا سنہ ۱۸۷۲و۱۸۷۳ء مین فیصل ہوا اور دیہہ مذکور پرتابگڈہ
کو دیا گیا اس مقدمہ مین بہی کاغذات پیش کردہ دربار بانسواڑہ جعلی ثابت

लांवीसदर कुयान
खेरदा फेकर
गलवेली पुनवारखेड़ी
जानगालया
जानपुरा सरवन
अजंदा

کہ گانو خالی پڑا پایا جب صاحب کی اردلی کا بہیل جو الدار سمی والہ سے فہمایش کی تو دو عمر رسیدہ سردار سمیان دیوجی وا ونکاریہ راوت مع اپنے ہمراہیان و پسران کے پہاڑ سے اوتر کر آئے اونکاریہ راوت شب و روز صاحب کے پاس رہا مگر دیگر لوگ رات کیوقت پہاڑ مین چلے جاتے تہے اور ہمیشہ خایف رہتے تہے کہ شاید صاحب فوج منگا کر اون پر حملہ نکرین۔

صاحب نے سوڈل پور کے دلا راوت سے بہی ملاقات کی کہ بانسواڑہ کے علاقہ مین وہ سب سے بڑا بہیل سردار ہے اور گونہ شایستہ بہی ہے صاحب سے دوستانہ طور سے ملا اوس نے بیان کیا کہ اس گانو مین اول سرجان مالکم صاحب آئے تہے اور دوسرے آپ آئے ہین۔ سنا ہے کہ دلا راوت کا باپ اسیر گڈہ کے قلعہ مین بحالت قید مرا تہا اوس سے دریافت کیا گیا کہ وہ گرفتار کیونکر ہوا تہا تو اوس نے بیان کیا کہ اوسپر کئی دفعہ دوڑ آئی مگر گرفتار نہوا آخر کار خوشحال پورہ کا ٹہاکر جو غالباً غارتگری مین اوسکا شریک تہا گرفتار و قید ہو گیا اسپر وہ بشرط رہائی ٹہاکر اور اوسکے قبایل کے کپتان میکڈونلڈ صاحب اسسٹنٹ سرجان مالکم صاحب کے پاس جا کر از خود گرفتار و قید ہو گیا۔

چراتھلا
چیلکاری

بماہ دسمبر ۱۸۷۵ء موضع چیٹا تہلہ واقع چلکاری مین ایک سردار کی وفات کی دعوت تہی اوسمین بہیلون کے باہم فساد ہوا کہ ایک بہیل چیٹا تہلہ کا اور ایک جہالود علاقہ پانچ محال سرکار انگریزی کا دو آدمی مارے گئے۔

झालोद

صاحب ایجنٹ بہیلان کوشل گڈہ آئے اور راؤ کو تاکید و تنبیہہ کرکے بند و بست کرایا۔

۱۸۷۵ء مین سالہاے گذشتہ کی نسبت بہیل بہت صلحجو ہو گئے بہوپاور کی ایجنسی سے ڈکیتی و رہزنی وغیرہ کی کوئی شکایت نہ آئی اور صرف ایک مرتبہ جب موری کہیڑہ کے بہیلون کی پالون اور پیپل کہونٹ علاقہ بانسواڑہ کے درمیان فساد ہوا ملک مین شورش ہوئی یہہ فساد اصل مین اسطرح شروع ہوا تہا کہ پیپل کہونٹ کے لوگون نے موری کہیڑہ والون کی ڈکیتی کی مخبری کی تہی پہر اوسکے سبب سے تین چار سال مین متواتر وارداتین ہوتی رہین۔ جون ۱۸۷۵ء مین موری کہیڑہ والون نے بہ افسری اونکا راوت پیپل کہونٹ والون پر حملہ کیا اوسمین دو آدمی مارے گئے ایک کی ناک کاٹلی اور گانو کو لوٹ کر جلا دیا اہلکاران راج اوسکا فیصلہ نکرسکے مگر صاحب اسسٹنٹ نے موری کہیڑہ مین جاکر فریقین کے سرگروہونکو جمع کیا اور اونکا آپسمین راضی نامہ کرا کے بعد اداے رسم اتفاق و تعہد کے جسمین فریقین نے ایک دوسرے کے ہاتہہ سے افیون کا گہولیا نوش کیا اور پتہر دفن کیا رفع شر کردیا ایک غار کہودا اور ہر ایک شخص نے اوسمین ایک ایک پتہر ڈالا اور غار کو بہر دیا اس سے یہہ سمجہا گیا کہ پتہرون کے ساتہہ نزاع ہمیشہ کیواسطے دفن ہوگیا ہے موضع موری کہیڑہ ایک بڑے جنگلی قطعہ کے درمیان واقع ہے وہان دربار کے اہلکار بہی کم پہونچتے ہین صاحب اسسٹنٹ کے پہونچنے سے باشندگان دیہہ متفر ہو گئے

موری کھیڑا
پیپلکھونٹ
پیپلکھونٹ

ہے راج سے وقتاً فوقتاً بڑھا کر دو ہزار کر لیا ہے - بیشتر بھیل غارتگری کرتے تھے اوسیہن سے دیا جاتا تھا مگر اب اتنا روپیہ دینے کی گنجائش نہین ہے کہ امن و امان کا زمانہ ہے اور بھیلون نے غارتگری چھوڑ دی ہے اوس پر راج سے دھینس جاری ہوئی اور روہ گا نوچھوڑ کر علاقہ پرتاب گڈھ کو بھاگ گیا وہ زبردست اور سرگروہ ہے اور سات آٹھ ہزار آدمی جمع کر سکتا ہے اس سے احتمال ہوا کہ شاید فساد ہو جاوے اور راج کو فہمایش کی گئی کہ ولا کو رضامند کرکے آباد کرین چنانچہ وہ بعد تصفیہ کے آباد ہو گیا مگر سنا گیا کہ آباد ہونیکے بعد اوس نے پرتابگڈھ کے علاقہ مین وارداتین کین -

سلانہ — سنہ ۱۸۶۷ء مین بانسواڑہ و کوشل گڈھ کے بھیلون نے سرکشی کر کے سلانہ واقع مغربی مالوہ اور سرحد جھابوہ ایجنسی بھوپاور مین چند وارداتین کین اسواسطے بھوپاور کے صاحب ایجنٹ نے مالوہ بھیل کور پس کی جمعیت اوس سرحد کے انتظام کیواسطے متعین کی اور حسب ہدایت صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ بانسواڑہ اور کوشل گڈھ کو بھی بھیلون کے انتظام کی ہدایت ہوئی کہ سلانہ اور جھابوہ مین نجانے دین اور میجر کنکیڈ صاحب کی اعانت کرین بانسواڑہ سے ایکا افسر اہتمام کیرائی کیواسطے متعین ہوا - سبب اسکا کسیقدر یہہ تھا کہ پیداوار غلہ کم ہوا تھا اور کسیقدر بورسے کچہری کے مقدمہ سے بانسواڑہ کے بھیلون کا حوصلہ بڑھ گیا تھا مگر اس تدبیر سے بھی انسداد فساد نہوا تب فوری سنہ ۱۸۶۸ء

سिलाना
झाबवा
भोपावर
कनकेड
साहब

وہ پتہ لگا کر گرفتار کیا جاتا ہے اگر وہ روپیہ ادا کرے تو رہا ہوجاتا ہے
اس دستور کو قدیمی بتلاتے ہین بلکہ کامدار کہتا ہے کہ اس زمانہ مین کم
ہوگیا ہے اب گورنمنٹ مین اطلاع کرکے اوسکے انسداد کی تجویز کی گئی -
بھیل لوگ اگرچہ مشہور چوری پیشہ و غارتگر ہین مگر حسن انتظامی سے تربیت
پذیر ہوسکتے ہین - فروری سنہ ۱۸[illegible]ع مین چندور کے بھیلون نے کہ بانسواڑہ
سے دس میل پر ہے ایک عورت کو بالزام ڈاکن ہونے اور ایک لڑکے
کو بیمار کرنے کے گرفتار کیا راج کی فوج بھیجکر بھیل اور عورت کو طلب کیا
عورت نے اپنے فعل سے اقبال کیا - لوگون کا اعتقاد ہے کہ ڈاکن عورت
کو جھولانے سے سحر رفع ہوجاتا ہے مگر اس عورت کو صرف قید رکھا گیا طفل
کو آرام ہوگیا - اور بھوپا وغیرہ جنھون نے عورت کو اذیت پہونچائی
تھی سزایاب ہوئے -

چندور

چلکاری واقع شیرگڈہ کے بھیل نہایت سرکش ہین اضلاع داہود اور
سونتھہ واقع پانچ محال اور ریواکانٹہ سے اونکی زیادتی کی متواتر شکایت
آتی ہے وہان کے صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل اور پولیٹکل ایجنٹ
اونکی طلبی کرتے ہین مگر گڈہی کار او اونکی گرفتاری اور سپردگی مین حیلہ
کرتا ہے اس سبب سے اونکو سزا نہین ہوسکتی ہے -

चिलकारी
शेरगढ
दाहोद
सोन्थ

سنہ ۶۲ و ۱۸۶۳ع مین سودلپور کا دلا راوت کے کہ بھیلون کا زبردست
سردار ہے ایصال بقایا خراج پر دربار سے نااتفاقی ہوگئی راج سے
دو ہزار روپیہ خراج طلب ہوتا تھا اور دلا کہتا تھا کہ اصلی خراج نوسو روپیہ

सोदलपुर
दल्ला

ہوا ہے اور جیلخانہ کا علیحدہ مکان بنانے کے واسطے رئیس کو چند مرتبہ فہمایش ہوئی ہے۔

۱۳ وہم سنہ ۱۸۶۹ء مین سعادت خان نامی ریڈنسی اندور کے باغیون کا مشہور سرگروہ جو مدت سے گرفتار نہین ہوتا تھا بموجودگی صاحب اسسٹنٹ کرنل ہچنس صاحب پولٹیکل ایجنٹ بماہ نومبر بانسواڑہ مین گرفتار ہوا اور جنوری مین اندور کو بھیجا گیا اس شخص نے اپنا نام اکبر خان رکھہ چھوڑا تھا اور دس برس سے بانسواڑہ مین بعہدہ جمعداری نوکر تھا صاحب کمشنر سرحد مالوہ کا چپراسی کہ جان پورہ جان پالیہ کی سرحد پر متعین تھا اپنے ڈیرہ واقع موضع سرون متعلقہ رتلام مین کسی نے مار ڈالا امیر خان نامی ولایتی جمعدار ملازم بانسواڑہ اس جرم مین ماخوذ ہوا اور تحقیقات کے واسطے صاحب سپرنٹنڈنٹ رتلام کے پاس بھیجا گیا مگر وہان سے برضمانت رہا ہو گیا۔

جانپورا

जानपालया

چند سال سے اس ملک مین ایک عجب دستور دریافت ہوا ہے کہ غریب لوگ علی الخصوص بھیلون مین سے جو مقروض ہین یا شادی کرنا چاہتے ہین مگر شادی کا قرض ادا نہین کر سکتے یا تو دوام کیواسطے یا تا وقت ادائے قرضہ دولتمندون کے غلام ہو جاتے ہین اور ساگری کہلاتے ہین قرضہ پر سود سخت ہوتا ہے کہ بہت کم ادا ہوتا ہے ایک غلام مرجاوے تو اوسکی جورو بچے وغیرہ کو غلام ہونا پڑتا ہے بلکہ کئی پشتون تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے اگر غلامون کے بچون مین سے کوئی مفرور ہو جاوے تو

सागरी

کہ یہہ زبان یہان کی زبان سے بہت ملتی ہوئی ہے - مہاراول صاحب
نے ایک مستعد وہوشیار شخص کو فوجداری کے کام پر مقرر کیا تھا اوس نے
عرصہ تک حسب قاعدہ کام کیا مہاراول صاحب کا ارادہ تہا کہ خود کام
کریں یہہ امر اہلکارون کو ناگوار ہوا اپنی حق تلفی سمجھ کر وے خفیہ خلل انداز
ہوئے کہ اسطرح کام نہ چل سکا اور پہر وہی ابتری وخرابی جو سابق مین
تہی ہوگئی مجرم جرمانہ دیکر بری ہونے لگے اور مظلوم حقرسی سے محروم
رہنے لگے پولیس کا انتظام بہی اچہا نہین ہے مگر تعجب ہے کہ وارداتین
نہین ہوتی ہین رعایا مکان کا دروازہ کہولکر سوتی ہے اور چوری نہین
ہوتی ہے تاہم مضبوط عملہ پولیس کے خصوص بمفصلات مین بہت ضرورت
ہے - تلواڑہ کا گہاٹ بہت خطرناک مقام ہے - پرگنہ شیرگڈہ علاقہ
جاگیروار گڈہی سے بہیل سارق بکثرت آتے ہین - یہہ علاقہ گڈہی
کے راو اور مہاراول صاحب کی ایک رانی کے تحت مین ہے قتل وغیرہ جرایم
کی وارداتین اکثر وقوع مین آتی ہین اور راو کچہہ انتظام نہین کرتا -
اسواسطے ایک جمعدار اور پندرہ سپاہی کا تہانہ مقرر کیا گیا ہے -
اس ریاست مین کوئی جیلخانہ نہین ہے سابق مین قیدیون کو محل کے
قریب رکہتے تہے میعادی قید کی سزا نہین دیجاتی ہے صرف تخویف اور
استحصال روپیہ کیواسطے قید کرلیتے ہین جن دنون فوجداری کا بندوبست
ہوا تہا چند قیدیون کو میعادی قید کی سزا ہوئی تہی اونہین دنون سے
قیدیون کی بود وباش کیواسطے دروازہ شہر کے پاس ایک مکان تجویز

तलवाड़ा

ڈونگرپور بانسواڑہ اور پرتاب گڈہ کی ریاستون مین ولایتی اور مکرانہ بہت نوکر ہین یہہ امر خلاف عہدنامہ اور قابل بازپرس ہے اون سے

पोसीना

اکثر فساد ہوتا ہے چنانچہ پوسینہ واقع گجرات کا کامدار باغی ہوا تب پہر وہ کے ٹہاکر کے ولایتی جاکر شریک فساد ہوئے ایام فساد مین سپاہیونکو اجرت زیادہ ملتی ہے اس طمع اور لوٹنے کی غرض سے یہہ لوگ ہر جگہہ جاکر فساد مین شریک ہوجاتے ہین اکثر ٹہاکر ولائتیون کے مقروض ہوجاتے ہین پہر اونکو موقوف نہین کرسکتے۔

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین بانسواڑہ مین فوج اس تفصیل سے تہی۔

سوار	مکرانہ	ولایتی	دیسی	میزان کل
۴۰	۳۱	۱۳۲	۲۷۷	۴۸۰

بہت تاکید ہوئی تو مہارا ول صاحب نے سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ء مین ۴۳ ولایتی موقوف کئے مگر دوسرے سال پچیس پہر نوکر رکھہ لئے اسکا سبب دریافت کیا گیا تو کامدار نے بیان کیا کہ دیسی آدمی نوکری کیواسطے نہین مل سکتے تہے اسواسطے رکھے گئے ہین۔

عدالتون کا کام لائق آدمی نہونے کے سبب سے خراب ہے سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین حاکم فوجداری شنکرلال ناگر برہمن اور حاکم دیوانی گوردہن لال اقبال سنار بانسواڑہ تہے بعض مقدمات دیوانی ذی عزت مہاجنون کی پنچایت سے طے ہوتے ہین مگر مقدمات کی ترتیب اچہی نہین ہے مسٹر ٹرانچی صاحب نے کاٹہیاواڑ کے قوانین دیوانی و فوجداری کو گجراتی مین ترجمہ کیا تہا

گجرات سے مالوہ کو	پارچہ
[illegible]	[illegible]
	مالوہ سے گجرات / گجرات سے باگر
	[illegible]
ظروف مسی و برنجی	محلوج مالوہ سے گجرات کو
[illegible]	[illegible] ۱۲
شکر مالوہ سے گجرات کو	افیون مالوہ پرتاب [illegible]
[illegible] ۲	[illegible] ۸
آل مالوہ سے گجرات کو	نیل گجرات سے مالوہ کو
[illegible] ۱۰	[illegible] ۶
چوب عمارتی باگر سے مالوہ کو	
[illegible]	

اور اوسی سال مین کل ملک مین پیدا [illegible] لاکھہ ۳ ہزار من غلہ حسب تفصیل ذیل ہوا تہا۔

مکہ	رودیرہ	گندم	چاول	نخود	اور ڈمونگ وغیرہ
لاکھہ من	لاکھہ من	یک لاکھہ [illegible] من	یک لاکھہ [illegible] من	[illegible] من	یک لاکھہ [illegible]

بنظر توضیح حال درآمد و برآمد مال تجارت راج بانسواڑہ حساب محاصل سایر و راہداری سمت ۱۹۲۵ کا لکھا جاتا ہے۔

حساب محصول اموال تجارت راج بانسواڑہ بابت سمت ۱۹۲۵

۱۰۲۱۴۸ عرابہ فی عرابہ تین من انگریزی [illegible]

غلہ [illegible] [illegible]

روغن زرد [illegible] [illegible]

باگر سے مالوہ کو [illegible]

باگر سے گجرات کو [illegible]

ڈونگرپور سے مالوہ کو [illegible]

کرکول یعنی کرانہ مصالحہ و میوہ جات خشک وغیرہ [illegible]

مہوہ [illegible]

عن [illegible]

باگر سے مالوہ کو [illegible]

باگر سے مالوہ کو [illegible]

گجرات سے مالوہ کو [illegible]

باگر سے گجرات [illegible]

خرچ

سمت	از جنس گذار بطہ ۱	خیرات	تنخواہ فوج	ٹہیا خرچ	متفرقات	ایت	فی کاشتکار	معاونہ واپسی	ادا قرضہ	[illegible]	میزان
سمت ۱۹۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	·	·	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	·	·	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	·	[illegible]	·	[illegible]
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	·	[illegible]

جمع وخرچ ریاست بانسواڑہ

جمع

سمت	مالگذاری	خراج مہاگراں جاگیرداران	محصول سائر	آبکاری	نذرانہ	جرمانہ	رسوم عدالت دیوانی	جرمانہ عدالت فوجداری	متفرقات	بقایا سالگذشتہ	قرضہ ساہوکاران	میزان
سمت ۱۹۲۵	[illegible] ۱۳ر۳ پائی	[illegible] ۱۲ر۶ پائی	[illegible] ۷ر۶ پائی	[illegible] ۸ر	[illegible] ۱۱ر	[illegible] ۱۲ر	[illegible] ۱۰ر	[illegible] ۹ر۶ پائی	[illegible] ۱۴ر۲ پائی	[illegible] ۱۳ر۲ پائی	[illegible] ۸ر۶ پائی	[illegible] ۴ر۳ پائی
سمت ۱۹۲۶	[illegible] ۱۳	.	[illegible] ۵ر	[illegible] ۴ر	[illegible]	[illegible] ۱۵ر	[illegible] ۱۰ر	[illegible] ۱۰ر۶ پائی	[illegible] ر۶ پائی	.	.	[illegible] ۱۰ر
سمت ۱۹۲۷	[illegible] ۳ر۹ پائی	.	[illegible] ۱۳ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۹ر۶ پائی	[illegible] ۳ر	[illegible]	.	.	[illegible] ۳ر۶ پائی
سمت ۱۹۲۹	[illegible] ۱۲ر۹ پائی	.	[illegible] ۴ر	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۸ر	[illegible] ۱۳ر۶ پائی	[illegible] ۱۳ر	[illegible] ۱۵ر۳ پائی	[illegible] ۱۱ر	.	[illegible] ۱۳ر۶ پائی

تخفیف مصارف ریاست کیواسطے متواتر فہمایش ہوئی تو اونہون نے
سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ء مین للعہ ۱۱۸۱ سالانہ خرچ کی تخفیف کی اگرچہ اس سی زیادہ
تخفیف ممکن ہے مگر کامدارون کو بہت ناگوار ہے اس سے مشکل نظر آتی
ہے - مگر اوسی سال مین مہاراول صاحب بوریدہ واقع گجرات کو شادی
کرنے کے واسطے گئے اور صاحب اسسٹنٹ کیواسطے مکان تعمیر کرایا
ان مصارف مین عہ ۱۲۶ پائی زیادہ خرچ ہوگیا انہین برسون مین تیرہ
چاہات جدید دیہات مین تعمیر ہوئے ہین اور پرانے تالابون کی مرمت
ہوئی ہے -

سو تع نہین مل سکتا تھا چنانچہ یہہ دستور تو موقوف ہو گیا اور اہلکار جمع
وصول کرتے ہین مگر زمینداران سے بندوبست نہین ہوا ہے مہاراول
صاحب کا ارادہ ہے کہ پیمایش کرا کے بندوبست پختہ کرا دین۔

دوسرا دستور علاوہ جمع کے رقم سواے غیر معمولی وصول کرنیکا بھی بہت
عمر ہے اوسکی نسبت مہاراول صاحب کہتے ہین کہ بوجہ زیر باری بعالم
مجبوری لیا جاتا ہے یقین ہے کہ زیر باری رفع ہونے پر یہہ بھی موقوف
ہو جاوے گا۔

قحط ۱۸۶۸ء و ۱۸۶۹ء مین رئیس کو معافی محصول غلہ و رفع امتناع بھرتی غلہ کی
ہدایت ہوئی تھی چنانچہ ممانعت بھرتی تو موقوف کر دی مگر محصول غلہ بہت
پس و پیش سے معاف کیا عرصہ تک چار سوا دو آنہ من کا محصول وصول ہوتا
رہا اور معاف کرنے کے بعد بیس ہزار روپیہ نقصان معافی محصول
مذکور کی بار ہا شکایت کی البتہ تعمیر محل جاری رہی اوسمین قریب سات سو
غریب لوگون کی پرورش ہوئی ہے۔

علاوہ شکایت نقصان بیس ہزار روپیہ محصول غلہ کے اضافہ پندرہ ہزار
روپیہ سالانہ خراج جو بجرم استغاثہ باطل مقدمہ کالنگڑہ کی ہوا ہے۔
مہاراول صاحب کو بہت گران گذرا ہے اس اضافہ خراج کی نسبت گورنمنٹ
کا حکم ہے کہ بعد منہائی مصارف محکمہ اسسٹنٹ تعمیرات مغربجانب ملک بانسواڑہ
مین خرچ ہوا کرے کارداران نے ہر چند چاہا کہ اس روپیہ کو اپنے
طور پر خرچ کرین مگر تعمیل حکم گورنمنٹ مقدم ہے۔ مہاراول صاحب نے

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی	تعداد خراج	کیفیت
۳۲	تمیسرہ	سیر تہ بختِ سنگھ	۲۰	[illegible]	۰	راؤ کوشل گڑھ کا رشتہ دار ہے
میزان	۰	۰	۵۴۳	[illegible]	[illegible]	۰

नयेसरा

بانسواڑہ کا ملک بہت سیراب ہے اور قدیم تالاب وغیرہ ذریعہ ہائے آب پاشی بہت ہین دیہات علاقہ حسب تفصیل منقسم ہین -

۱۱۸۸ دیہات [illegible]

قصبہ جات و دیہات خالصہ		انعام		بین ارتھہ		چارنون کو نوکری میں		متصدیان	
۸۸۸	[illegible]	۳۶	[illegible]	۲۲	[illegible]	۸	[illegible]	۶	[illegible]
خاصگی یعنی مصارف خاص رئیس		**بہیل سردار**		**راجپوت جاگیردار**		**زنانہ ڈیوڑھی**			
۲۴	[illegible]	۴۰	[illegible]	۵۴۳	[illegible]	۲۱	[illegible]	۰	۰
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

اس تفصیل مین سے دیہات خاصگی اور زنانہ ڈیوڑھی کی جمع باوجودیکہ راج مین خرچ ہوتی ہے جمع وخرچ ریاست مین نہین لکھی جاتی ہے پیشتر بقالون اور اہلکارون کو دیہات ٹھیکہ دینے کا دستور بہت جاری تھا اور ٹھیکہ دار لوگ اپنی طرف سے تہانہ دار مقرر کیا کرتے تھے اس سے رعایا پر بہت ظلم ہوتا تھا اور رئیس کو اونکی خبر گیری اور دادرسی کا

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد اخراج	کیفیت	
۲۱	اومارا	چوہان گلاب سنگھ	۱	الـــ	۱۱ر	ایضاً	उमारा
۲۲	بیجواڑہ	چوہان پرتھی سنگھ	۴	صمار	امام	ایضاً	केचवाडा
۲۳	بہواسہ	چوہان سورج مل	۳	للعہ انار	امیہ ۱۰ر	ایضاً	भवासा
۲۴	موڑی واسہ	چوہان رنمل	۱	الـــ	اعہ ۲ر	ایضاً	मोड़वासा
۲۵	کمانیہ	اودہ دیپا سنگھ	۳	اعـــ	للعہ ۱۳ر	ایضاً	कुमानया
۲۶	دیودہ	اودہ بخت سنگھ	۱	صمار	ہیہ ۱۰ر	ایضاً	देवदा
۲۷	دیلواڑہ	چوہان ہمیر سنگھ	۲	الـــ	اعہ ۴ر	ایضاً	देलवाड़ा
۲۸	نرمالی	سکتاوت گلاب سنگھ	۵	للعـــ	للعہ ۱۰ر	ایضاً	नरमाला
۲۹	کونڈلہ	کودہاور سوراور سنگھ	۸	صمار	اسہ ۵ر	ایضاً	कोंडला
۳۰	سملیہ	سکتاوت بخت سنگھ	۴	اعـــ	۰	صرف نذرانہ مسندنشینی دیتا ہے	समलया
۳۱	تولیہ بیل	راٹھور دولت سنگھ	۱	صمار	امہ	ایضاً	तोलयाखेड़ा

	نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت
ओरेवाड़ा	۱۰	اوریلوار	پنچیدو بنسیلال جانشین نہتا	۱	[illegible]	[illegible]	ایضاً
खुशालगढ़	۱۱	خوشحال گڈہ	سکتاب بلونت سنگھ	۱۴	[illegible]	•	شرح ایضاً بلکہ خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ مسند نشینی دیتا ہے
नवागांव	۱۲	نواگانو	چوہان ڈونگر سنگھ	۱	[illegible]	[illegible]	ایضاً
मोर	۱۳	مور	چوہان کیسری سنگھ	۵	[illegible]	[illegible]	ایضاً
खेड़ारोहेड़ा	۱۴	کہیڑہ روہیڑہ	چوہان گمبیر سنگھ	۲	[illegible]	[illegible]	ایضاً
अमझा	۱۵	امجہ	بہائی لچھمن سنگھ	۵	[illegible]	[illegible]	دوم درجہ
वसई	۱۶	بسئی	چوہان زوراور سنگھ	۳	[illegible]	[illegible]	ایضاً
छाज	۱۷	چھاج	چوہان نول سنگھ	۸	[illegible]	[illegible]	ایضاً
ओरखेवा	۱۸	بہوکہیہ	چوہان گمان سنگھ	۱۹	[illegible]	[illegible]	ایضاً
भीमसोर	۱۹	بہیم سور	ادہ ہندو سنگھ	۵	[illegible]	[illegible]	ایضاً
गलकया	۲۰	گلکیہ	چوندا دولت سنگھ	۴	[illegible]	[illegible]	ایضاً

۱۸۶۲ و ۱۸۶۳ء میں ٹھاکران امجہ و گلکیہ کا انتقال ہوا دونوں کے بھتیجے جانشین ہوئے ہیں۔

اس ریاست میں چودہ سردار اول درجہ اور اٹھارہ سردار دوم درجہ کے حسب تفصیل ذیل ہیں۔

فہرست جاگیرداران راج بانسواڑہ

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت	
۱	موٹاگانو	چوہان سردار سنگھ	۷	[illegible]	[illegible]	اول درجہ تعظیمی	मोराटगंभ
۲	ہتوالہ	چوہان بلونت سنگھ	۷	[illegible]	[illegible]	ایضاً	मेतवाला
۳	ارتھونہ	چوہان بھگونت سنگھ	۲۴	[illegible]	[illegible]	ایضاً	[illegible]रथूना
۴	گڈہی	چوہان رتن سنگھ	۱۵۱	[illegible]	[illegible]	ایضاً	गढ़ी
۵	سورپور	بھائی مادھو سنگھ	۵	[illegible]	[illegible]	برادر راول صاحب ایضاً	सूरपुर
۶	کھادو	بھائی فتح سنگھ	۴۰	[illegible]	[illegible]	رشتہ دار ایضاً	खादू
۷	گنورا	چوہان خوشحال سنگھ	۱۱	[illegible]	[illegible]	ایضاً	गनौरा
۸	کوشل گڈہ	راٹھوڑ زوراور سنگھ	۱۶۹	[illegible]	[illegible]	ایضاً	कुशलगढ़
۹	تلواڑہ	میر سید بختاور سنگھ	۷	[illegible]	[illegible]	ایضاً	तलवाडा

وقت تعاقب میواڑ وڈونگرپور کے علاقہ مین چلا جاتا تہا اور وہان اوسکو پناہ ملتی تہی — ۱۷ مئی ۱۸۶۱ء کو اوسکا راج کے سپاہیون سے مقابلہ ہوا اور وہ اون کے ہاتہہ سے مارا گیا —

پوریوالا

ٹہاکر اونکار سنگہ اورسے واڑہ والہ کہ اول درجہ کا تعظیمی سردار تہا نومبر ۱۸۶۸ء مین مرگیا اوسکی بیوہ نے پربت سنگہ نامی بہتیجے کو گود لیا اور ریاست کے ٹہاکرون نے بہی منظور کرلیا تہا مگر اس وجہہ سے کہ اونکار سنگہ کی مسندنشینی بہی حسب قاعدہ نہین ہوئی تہی اور ریاست کے ٹہاکر سابق کا رشتہ دار دولت سنگہ بہتر استحقاق رکہتا تہا دربار نے پربت سنگہ کو فریب سے بانسواڑہ مین بلاکر قید کردیا اور خلاف مرضی بیوہ اونکار سنگہ کے دولت سنگہ کو اورسیواڑہ کی جاگیر پر مقرر کردیا ٹہاکرون نے یہہ سمجہکر کہ وارث باستحقاق کو محروم کرکے غیرمستحق شخص مقرر کیا گیا ہے دولت سنگہ کو خارج از برادری کیا اس عدم اتفاق کی وجہہ سے جب ٹہاکر کوانیہ کے بہائی کی برسی کی تقریب ہوئی اوس نے دولت سنگہ کو نہ بلایا یہہ امر مہاراول صاحب کو ناگوار ہوا اونہون نے ٹہاکر کوانیہ کے باپ کو قید کردیا اس سے کل ٹہاکر ناراض ہوگئے — رتن سنگہ گڑہی والہ نے صاحب اسسٹنٹ سے شکایت کی جب جناب صاحب پولیٹکل ایجنٹ اوسکی رہائی ہوئی اس وجہہ سے دولت [illegible] مہاراول صاحب کو مدد خدمت کرنے کا اعتبار [illegible] —

اختیار کی اوسکی وجہ مہارانا صاحب میواڑ سے منسوب ہوئی ہے مہار
صاحب نے اوسکو راؤ کا خطاب دیا اسپر دربار بانسواڑہ کو شکایت
اسوجہہ سے کہ خطاب لینے سے پیشتر اجازت کیون نہین لی رنجش و حسد
ہوا دوسرے رتن سنگہ نے بلا استمزاج دربار پٹہ بخشی یا غیر کو
عند الطلب حکام انگریزی مجرمان مرتکب واردات کو سپرد نہین کیا
مہاراول صاحب نے اوسکے باغ واقع بانسواڑہ کا ایک حصہ سڑک
بنانے کے حیلے سے لے لیا دوسرے اوسکے علاقہ مین محصول راہداری
کہ حسب بیان اوسکے ہمیشہ معاف رہا ہے وصول کرنا شروع کیا عرصہ
تک طرفین سے بہت شکایت رہی مگر چونکہ یہہ سردار یہان کے معزز
و زبردست ٹہاکرون مین سے ہے اور بخلاف راؤ گوشل سنگہ کے
نہ مغرور نہ مشتعل ہے صاف طبیعت اور راست باز ہے اور ہرکسی
کی صلاح پر عمل کرتا ہے اور ریاست کے سب آدمی اسکی عزت و توقیر کرتے
ہین لوگون نے متوسط ہوکر صلح کرادی کہ مہاراول صاحب نے خطاب
راؤ عطیہ مہارانا صاحب میواڑ کو قبول کرلیا اور باغ کے عوض اور
زمین دیدی اور محصول راہداری کی نسبت بہی مناسب تجویز کردی اور
جب کوٹہاری چمن لال بوہری کچہری کے مقدمہ مین ماخوذ ہوکر ریاست
سے خارج کیا گیا راؤ رتن سنگہ عہدہ دیوانی راج پر مقرر ہوا

بغاوت

سنہ ۱۸۷۷ع مین ہمت سنگہ نامی ٹہاکر گڑہی کا جاگیردار باغی ہوگیا اوسنے
بانسواڑہ مین انواع فساد کیئے مدت تک راج کی فوج اوسکو گرفتار کرنیکو

بہت اعتقاد ہے اس مقدمہ کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ڈاکنون کا لٹکانا
اور مار ڈالنا مروج عوام تہا مگر زمانہ حال مین کم ہوگیا ہے اس مقدمہ مین سزا
ہونے سے کل بہیلون کو عبرت ہوگئی۔

کوشل گڈہ مین قریب ۱۲۰۰ آدمیون کی آبادی ہے اور راو کی آمدنی
بیس ہزار روپیہ سالانہ کی ہے ملک آبادان اور سیراب ہے بنام نہاد شفاخانہ
ایک حکیم سات روپیہ تنخواہ کا نوکر ہے اور ایسا ہی ایک مکتب ہے جسمین
چند لڑکے پڑہتے ہین اوسکا بہی خرچ راو اپنی رعایا سے وصول کرتا ہے
کہ اوسکی ممانعت کی گئی ہے مسافران گجرات و مالوہ کی آسایش کیواسطے
سڑک اعظم پر جو کوشل گڈہ ہوکر گذری ہے بصرف مبلغ الا ۔۔ کی سرائے
تعمیر ہوئی اوسمین ایک ہزار روپیہ جرمانہ منجملہ ڈاکن کشی ذمگی راو کے
دیا گیا ہے اور باقی خرچ راو نے اپنے پاس سے ادا کیا ہے۔

ستمبر ۱۸۸۰ء مین صاحب اسسٹنٹ نے سرحد بانسواڑہ و کوشل گڈہ
پر ۱۵۰ مقدمات فیصل کئے اور سالتمام مین صرف ایک جدید مقدمہ پیدا
ہوا اس سے ثابت ہوا کہ اب اون کی خصومت رفع ہوگئی ہے۔

موضع چٹا تہلہ و میندڑی کہیڑہ پرگنہ چلکاری علاقہ بانسواڑہ اور موضع
ظالم پور علاقہ کوشل گڈہ کے درمیان مدت سے فساد تہا اور طرفین
سے چند آدمی مارے گئے تہے صاحب نے جانبین کے سرگروہون
کو جمع کر کے تلوار کی قسم لے لی اور آیندہ کو رفع شر کر دیا۔

۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء مین گڈہی کے ٹہاکر رتن سنگہ نے بہی ریاست سے سرکشی

चटाथला
मेंदी खेड़ा
चिलकारी

مگر عرصہ تک تعمیل نکی آخر کار جنوری ۱۸۷۳ء مین خراج داخل کیا مگر غرور وخودسری سے باز نہ آیا انتظام جاگیر کیواسطے صلاح دی گئی اوسپر مطلق عمل نہوا اور راوسکے علاقہ مین کنجر غارتگرون سے ۴ ۴ تہان گلّو بارچیہ کی بازیافت ہوئے تہے اونکو باوجودیکہ پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے کئی دفعہ احکام جاری ہوئے واپس نہ کیا اوسکی جاگیر کا کل کاروبار قادر بوہرہ کے اختیار مین تہا اور یہہ شخص نہایت رشوت خوار تہا اوسکے ظلم سے رعایا نالان تہی ۱۸۷۵ء مین مطالبہ تلوار بندی یعنی نذرانہ سند نشینی جسکی بابت ریاست سے متواتر تاکید تہی اور راوکو اوسکے ادا کرنے مین مطلق انکار تہا حسب سفارش صاحب پولٹیکل ایجنٹ بحکم گورنمنٹ معاف ہوگیا۔

۱۸۸۱ء مین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو خبر پہونچی کہ کوشل گڈہ مین سماۃ چندو بہیلنی عمر ہشتاد سالہ کو بحکم کامدار راو ڈاکن ہونے کی علت مین لٹکا کر مار ڈالا ہے اسکی سبب بحکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ تحقیقات ہوئی جرم ثابت ہوکر بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل قادر بوہرہ کامدار کوشل گڈہ اور وستہ بہو یا ڈاکن پکڑنے والے کو سزاے قید پانچ پانچ سال اور علی کوتوال کوشل گڈہ کو قید ایک سال ہوکر مجلس اجمیر مین بہیجے گئے اور راوکوشل گڈہ پر دو ہزار روپیہ جرمانہ ہوا کہ منجملہ اوسکے ایک ہزار روپیہ مسماۃ چندو متوفیہ کے دو پسران کو بطور خون بہا دلوایا گیا اس ملک کے لوگون خصوصاً سکنا، بانسواڑہ وکوشل گڈہ کا ڈاکن میں

वोरीरेचेरी

بماہ ستمبر سنہ ۱۸۴۴ع موضع بوری یچیری مین پرتاب گڈہ اور بانسواڑہ کی ریاستون مین باہم ملکیت دیہہ مذکور کی بابت تنازعہ اور سخت مقابلہ ہوا اوسمین پرتاب گڈہ کے ۲۹ - آدمی مقتول اور ۴۵ مجروح ہوئے اور بانسواڑہ کے دو آدمی مقتول اور چار مجروح ہوئے اور پرتاب گڈہ کا للعہ ۱۲/۱۲ کا مال واسباب غارت ہوا اس مقدمہ کی تحقیقات ہوکر کوٹھیاری چمن لال کامدار بانسواڑہ بہ ثبوت جرم حسب الحکم گورنمنٹ ہند دس برس کیواسطے ملک سے جلاوطن ہوا اور اوس سے ہزار روپیہ جرمانہ لیا گیا - اور پانچ دیگر اہلکار جو واردات مذکور مین شریک تہے پانچ پانچ برس کیواسطے قید ہوکر بانسواڑہ اور اودےپور کے جیلخانون مین بہیجے گئے - اور میجر گننگ صاحب دوم کمانڈنٹ بہیل کورپس نے مع جمعیت فوج مذکور موقع پر جاکر بعد فیصلہ سرحد متنازعہ کے مینارہ ہای سرحدی تعمیر کرائے -

کوشل گڈہ کے راو نے جب اوسپر بہت تاکید ہوئی ۹ - اپریل سنہ ۱۸۶۷ع کو اپنا وکیل محکمہ اسسٹنٹی مین متعین کیا مگر خوداختیاری کا دعوی اور ریاست سے سرکشی وعدول حکمی مدت تک نہ چہوڑی بلکہ جب سے کالنگڑہ کے مقدمہ مین حکم اخیر ہوا اوس نے اپنی جاگیر کو ریاست سے علیحدہ سمجھہ لیا باوجودیکہ بہ اتباع حکم گورنمنٹ مندرجہ چٹہی مسٹر سیٹن کار صاحب سیکرٹری محکومہ ۲۲ - جولائی سنہ ۱۸۶۹ع وسکو متواتر ہدایت وتاکید ہوئی کہ ریاست بانسواڑہ مین خراج اداکرے اور رئیس کی اطاعت کرے

सीटनकार

اونکو یہہ بہی شکایت تہی کہ ہم سے خراج کے علاوہ اوسی جاگیرسن فی روپیہ دو آنہ وچار آنہ اور لیا جاتا ہے اور ہمارے منصب کے موافق تعظیم وتکریم نہین ہوتی ہے ۔

مگر صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ کی فہمایش سے مہارا اول صاحب سرداروں کی حسب رتبہ تعظیم وتکریم کرنے لگے اور خراج کے باب مین اول تو اونہون نے عذر کیا تہا کہ اسکے بغیر مصارف کا بندوبست ممکن نہین ہے مگر جب زیر باری رفع ہوگئی تو اوسمین بہی تخفیف کردی کہ اسطرح بجز چند سرداران کو شل گڑہ وگڑہی وغیرہ کے کل سردارون کی شکایت رفع ہوگئی اور اون کے اور رئیس کے درمیان یگانگت اور محبت کا رابطہ قایم ہوگیا ۔

کاروبار ریاست کا اہتمام کوٹہیاری چمن لال کہ ایک کم حیثیت اور سادہ لوح شخص ہے کرتا رہا ہے وہ ایسا بزدلہ ہے کہ اوسکو متصدی ڈراتے رہتے ہین وہ گنپت لال نامی ایک شخص سے جسپر مہارا اول صاحب کی بہت مہربانی ہے ازبس خوف کہاتا ہے یہہ گنپت لال اوسی انجہب لال کا بہائی ہے جسکو گورنمنٹ نے رئیس کو گمراہ کرنے کی علت مین ریاست سے نکالا تہا دستور قدیم سے انحراف کرتے ہین خواہ وہ دستور کیسا ہی خراب ہو کوٹہیاری چمن لال کامدار کو بہت مخالفت ہے وہ صاحب اسسٹنٹ سے ہر ایک امر مخفی رکہتا ہے بلکہ اسی نظر سے کہ اظہار حال کرنا پڑے اوسسے نہین ملتا ہے ۔

بعض خود غرض اہلکارون کے شاکی ہین کہ اونہون نے اسمقدمہ
مین بیجہ اونکا نام شامل کرکے بدنام کردیا ہے اونکا بیان ہے
کہ جس جرم مین مجہکو سزا ہوئی ہے اوسکا بانی کوٹہیاری کیسری سنگہ
تہا گورنمنٹ نے اوسکو بیقصور سمجہا ہے اوس نے اہلکاران دربار
کو اس معاملہ مین ضد کرنے پر خفیہ و بغیر معلوم طور پر آمادہ کیا تہا اور
گورنمنٹ کو یقین ہے کہ اوس نے اس دغابازی مین شامل ہونے کی
غرض سے اپنے عہدہ کا نقصان اوٹہایا ہے اقبال تحریری صرف بنظر
ترحم اہلکارون کو عتاب گورنمنٹ سے بچانے کے واسطے کیا تہا اور
اس مین بہی کوٹہیاری کیسری سنگہ نے دبایا تہا کہ اگر نہ کروگے تو
ریاست ضبط ہوجاویگی چنانچہ مہارا ول صاحب کی یہہ تقریر راست معلوم
ہوتی ہے مدت تک کوٹہیاری کیسری سنگہ سے بہت ناراض رہے اور
حکم دیا کہ وہ کسی سے ملنے نہ پاوے مئی ۱۸۷۳ء مین اس الزام سے
کہ ایام ہولی مین وہ اپنے رشتہ دارون سے ملا تہا اوسکو ریاست
سے خارج کردیا علی العموم ٹہاکر لوگون کا یہہ اعتقاد ہے کہ ریاست صرف
خراج کی مستحق ہے جاگیرون کے اندرونی انتظام مین مداخلت کرنے کی
مجاز نہین ہے اگرچہ وے زبانی اقرار کرلیتے ہین کہ ہم ہر معاملہ مین راج
کے مطیع ہین مگر مجرمون کے سپرد کرنے مین پس و پیش کرتے ہین
اسوجہہ سے مجرمون کو پناہ دینے سے اور اون سے خفیہ جرمانہ لینے
سے اونکو بڑا فائدہ ہے اور ارتکاب جرم زیادہ ہوتا ہے۔ اسکے سوا

سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ء مین ریاست کی بدنظمی اور اوسکے انسداد کی تدبیرون کی
پہر مفصل رپورٹ ہوئی اور رئیس نے اپنے ماتحت پر استغاثہ باطل کیا
تہا اور گورنمنٹ نے دہوکہ کہا کر چند مہینے تک اوسکی جاگیر قرق رکہی تہی
اسکے ثابت ہونے پر رئیس پر گورنمنٹ کا بہت عتاب ہوا آخر الامر مسٹر واجی
بہیکاجی صاحب اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ بانسواڑہ مین مقرر ہوئے
اونہون نے بتاریخ ۲۳- دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء اپنے عہدہ کا کام شروع کیا اور
اول رپورٹ مین لکہا ہے کہ اس ریاست کا حال ابتر ہے تہوڑا اسا
ملک خالصہ مین ہے باقی سب جاگیرداران اور سردارون مین منقسم
ہو رہا ہے اونہون نے مدت سے ریاست کی اطاعت نہین کی ہے اور
نہ اب کرتے ہین اگرچہ ہر ایک ٹہاکر کے ذمہ فرض ہے کہ کسیقدر جمعیت
سے راج کی نوکری کرے مگر یہہ امر کہ فلان ٹہاکر کو کسقدر جمعیت نوکری مین
رکہنی چاہیے راج کے کسی کاغذ سے تحقیق نہین ہوتا دیگر ریاستون مین
چند سردار سرکش ہوتے ہین یہان صرف چند سرکشی سے مستثنی ہین یہان
تک سرکش ہین کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل تشریف لائے تب اونکو رئیس نے
طلب کیا تہا صرف چند سردار آئے اگر اسکا انتظام نہوا تو احتمال ہے کہ فساد
ہوجاوے انتظام ریاست برائے نام ایک شخص کم حیثیت کوٹہیاری
چمن جی کو سپرد ہے مگر اصل مین مہارا ول صاحب کہ ہوشیار ہین خود
کرتے ہین۔

تالنگرہ کے مقدمہ مین زک اوٹہانے سے پست ہمت ہو رہے ہین اور

कालंगड

اور اس انتہائی درجہ کو پہونچ گیا ہے کہ اوسکے فیصلہ کیواسطے سرکار انگریزی
کو مداخلت کرنی لازم آئی ہے اوس نے یہانتک سرکشی و عدول حکمی کی
کہ عندالطلب صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے صاف جواب دیا کہ میری ریاست
بانسواڑہ سے بالکل علیحدہ ہے اگر بانسواڑہ کی معرفت مجھکو تحریر آویگی
ہرگز جواب ندونگا ہرچند فہمایش ہوئی کہ سرکار کا عہدنامہ بانسواڑہ
سے ہے تم سے نہین ہے تم بانسواڑہ کے ماتحت ہو مگر مطلق اثرپذیر
نہوئی راو کوشل گڈہ کی جاگیر رتلام کے علاقہ مین بھی ۶۵ گانو ہین
اور راجہ رتلام کا ہمقدم و ماتحت ہونے سے اوسکو بانسواڑہ سے
دعوی ہمسری کی یہانتک جرات ہوئی کہ عندالطلب صاحب پولٹیکل
ایجنٹ بانسواڑہ مین آیا مگر مہارادل صاحب سے ملاقات کرنے کے
واسطے نہ گیا تحقیقات سے اوسکا دعوی خودسری محض بے اصل ثابت
ہوا اور یہہ بھی دریافت ہوا کہ ۱۸۵۵ع مین راو کشل گڈہ اور راجہ
رتلام کے نزاع کی تحقیقات ہوئی تب فیصلہ ہوچکا ہے کہ راو کشل گڈہ
ریاست بانسواڑہ کا ماتحت ہے رتلام سے تعلق نہین رکھتا مگر مشکل یہہ
نظر آئی کہ اس مختصر ریاست کے رئیس سے بلاامداد سرکار انگریزی اپنے
ماتحت سردار کو ضبط و اختیار مین رکھنے کی امید نہین اور چونکہ ہوا
خواہی راو مذکور کی تحقیقات مین اسناد مدخلہ بانسواڑہ مصنوعی ثابت
ہوئیں ایسے بے ایمان رئیس کو مدد دینا بھی ناواجب اور خلاف

معلوم

عمال پولیس بہت بیخبر یا متنفی رکھتے ہین اور حکام انگریزی سے مدد کے امیدوار رہتے ہین اونہین ایام مین ریاست سونتھہ تحت گورنمنٹ بمبی کے بہیلون سے لڑائی ہورہی ہتی اور پوسینہ واقع گجرات ماتحت ایجنسی ماہی کانٹہ مین فساد تہا اور علاقہ سروہی کے بہاکر بہیل باغی ہورہے تھے اسلئے بنظر انسداد فساد بہیلون کے دربار بانسواڑہ سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ مغربی مالوہ کی خدمت مین وکیل متعین کرایا گیا اور بہدرلان حال کوٹھیاری کیسری سنگہ دیوان بانسواڑہ نے کہ قوم سے بقال اور نہایت لیئق وہوشیار اور بہادر شخص ہے بہیلون کو ارتکاب واردات سے باز رکہا اگرچہ بند وبست بطور عارضی کارآمد ہوا کوئی تدبیر کہ ہمیشہ کو فساد رفع کرنے کے واسطے کافی ہو عمل مین نہ آئی۔

बानसवाड़ा کے بہیل ہندو ہین مسلمانون کا کہانا کہانے سے پرہیز کرتے ہین برہمنون کو بزرگ سمجھتے ہین مگر بقول راول صاحب اونکو بارسنے ہین کثرت سے شراب خوار اور رافیون ہین اور مہوہ کی شراب پیتے ہین اون کی شادی وغمی اور ولادت کی رسمیات وہی ہین جو ہنود مین جاری ہین اگرچہ لوگ مرض چیچک سے مرین اونکو داغ نہین دیتے دفن کرتے ہین

سنہ ۱۸۶۰ء مین کرنل ہیکس صاحب ومیجر ہوارڈ صاحب ومیجر مکنزی صاحب کی رپورٹون سے دربار بانسواڑہ کی خرابی وابتری کی مفصل کیفیت معلوم ہوئی کو تحت ایجنسی میواڑ مین اس ریاست کا حال کل دیگر ریاستون سے بدتر ہے راوکو تھل گڈہ اور اس ریاست کے درمیان تنازعہ ہے

सून्य
पोसेना
भारवरभील
हवर्डे साहब

جنو ۱۴- اپریل ۱۸۶۰ء کو پیدا ہوا تہا-
مہاراول صاحب کو لڑکون کی تعلیم و تربیت کا بہت شوق ہے ۱۸۷۰ء مین
اگرسنگہ سنسکرت اور فارسی پڑہتا تہا اور سنگرام سنگہ نے ہندی
شروع کی تہی یقین ہے اب اونہون نے اچہی استعداد حاصل کر لی ہوگی
ستمبر ۱۸۶۳ء مین رانی چہوٹی راٹہوری جی سے دختر پیدا ہوئی تہی کہ اگست
۱۸۶۸ء مین مرگئی-

माहीनदी

اس ریاست کے وسط کی زمین ماہی ندی سے دارالحکومت تک میراب
اور آبادان ہے مگر گرد نواح کے جنگلون مین بہیل بکثرت اور نہایت کشر
و بد پیشہ ہین مہاراول صاحب کا بیان ہے کہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین اونکو
بندوقین بہت ہاتہہ آگئی ہین جب سے ازبس مفسد ہوگئے ہین مہاراجہ
سیندہیہ کے علاقہ مالوہ کے زمیندار بانسواڑہ پرتاب گڈہ کے بہیلون
کو چوتہہ یعنی چہارم پیداوار بطور حق حفاظت و امداد وقت ضرورت کے دیتے
ہین مگر فی زمانہ ملک مین ترقی ہونے سے زمینداران نے اوسے زر
چوتہہ مین انکار کیا اسپر بہیلون نے فساد کیا اور ۱۸۶۷ء مین بانسواڑہ

गंगारावल मोखेरी

بہیلون نے بافسری گنگا راول- موضع موکہیری پر حملہ کیا مگر اونکو
شکست ہوئی اور گنگا راول کا بہائی چیجا راول مارا گیا اس سے خوا-
کا جہگڑا پیدا ہوگیا کہ اب تک چلا جاتا ہے اور اسوجہہ سے کہ مہاراجگان
ہلکر و سیندہیہ کے ممالک سے بہی بندوبست کامل نہوا اس فساد کے
اد کی صورت ظہور مین نہ آئی علی العموم کل ہندوستانی ریاستین

اس وقت سے مہاراول [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

ریاست کی [illegible] ہوئی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مہاراول صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے —

[illegible]

[illegible] میں شادی کی [illegible]

[illegible] شادی کی [illegible]

[illegible] ریاست کی [illegible] شادی کی [illegible]

[illegible] مہاراول صاحب کے [illegible]

[illegible] ہوئے اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تفصیل [illegible]

[illegible]

انسداد کار ریاست پرتاپ گڑہ کی مدد سے بندوبست کرایا گیا۔
سنہ ۱۸۲۹ء مین کپتان سپیرس صاحب نے کہ ریاست کی اصلاح وانتظام کیواسطے گئے تہے بہ ثبوت جرم ایک پولیس کے اہلکار کو موقوف کیا اوس نے چند مرتبہ از سر نو اپنے عہدہ پر بحال ہونے کی درخواست کی مگر صاحب نے منظور کرنا مناسب نہ سمجہا جب اوسکو تحقیق ہوگیا کہ صاحب مقرر نکرینگے تو ایک مسلمان ملازم سے ساز کرکے اون کے قتل کا اقدام کیا مگر قبل اسکے کہ ارتکاب جرم وقوع مین آوے راز فاش ہوگیا تحقیقات سے ثبوت جرم مین کچہہ شبہہ نہ رہا تاہم اس وجہہ سے کہ صرف قراین کی شہادت تہی مجرمون کو جلا وطنی بعبور دریاے شور کی سزادی گئی اس نرم سزا پر بہی مقدم مجرم اثناء راستہ بمبئی سے مفرور ہوگیا۔
دیوان کی موقوفی کے بعد مہاراول بہوانی سنگہ صرف تہوڑے عرصہ تک زندہ رہے اونکا کوئی وارث نہ تہا اسواسطے سرداروں نے باتفاق صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر سنگہ نامی سردار کو کہ سب سے زیادہ مستحق تہا متبنی و مسند نشین کیا۔ اسیطرح جب بہادر سنگہ کا انتقال ہوا مہاراول لچہمن سنگہ صاحب رئیس حال کو متبنی لیا مگر اس مرتبہ مان سنگہ کہنڈو کے ٹہاکر نے اون کی مسند نشینی مین رخنہ انداز ہوکر دعوی کیا کہ میرا بیٹا زیادہ مستحق ہے وہ رئیس ہونا چاہیئے مگر جب اوس کے خراج واجب الاداے ریاست مین سے تیرہ سو روپیہ سالانہ معاف کردیا تو وہ اپنے دعوی سے دست بردار ہوگیا۔

सम्पत्ति ताम्र

اس عہدنامہ کو کپتان آئی میکڈونلڈ صاحب نے حسب الحکم سرجان مالکم صاحب منجانب سرکار انگریزی اور مہاراول سری بھوانی سنگہ صاحب نے منجانب اپنے بتاریخ ۱۵ فروری ۱۸۱۸ء مطابق بھاگن سدی ۲ سمت ۱۸۷۴ و ربیع الثانی ۱۲۳۳ھ ہجری بمقام بانسواڑہ مرتب کیا۔

۱۸۲۴ء مین ایک عہدنامہ بابت ادا سے ساڑہے آٹہہ ہزار روپیہ سالانہ مصارف فوج جیساڈونگرپور کی ریاست سے ہوا تہا منضبط ہوا مگر اوسپر کبہی عملدرآمد نہوا اس سے وہ منسوخ سمجہا گیا ۱۸۲۴ء تک بانسواڑہ مین بہیل و دیگر غارت گرون کی شرارت سے بہت فساد رہا اوسکے انسداد اور مفسدون کو سزا دینے مین محنت و کوشش عمل مین آئی اوسوقت سے اس ملک مین امن و امان ہوگیا رفع بدنظمی کے بعد آمدنی ملک مین بہت اضافہ ہوا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ لکہتے ہین کہ اگر مہاراول صاحب اور اونکا دیوان کہ دوست بہی تہا بدچلن اور کاروبار ریاست سے غافل ہوجاتے تو اوس سے زیادہ اضافہ ہوتا اونکی زیادتی کا نتیجہ روز بروز ظہور پذیر ہونے لگا جو روپیہ سرکاری خراج مین دیا جاتا مہاراول بہوانی سنگہ اور اون کے مختار نے عیش و عشرت مین خرچ کردیا عرصہ دراز کا خراج باقی رہگیا تب صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو جہد بلیغ کرنی پڑی آخرکار مہاراول صاحب نے بمشکل تمام دیوان کو موقوف کرنا قبول کیا اور کسیقدر زرخراج واجب الطلب مین سے بہی ادا کیا اور غارتگری کی واردا تین بکثرت ہونے لگین اون کے

قبول کیا ہے اور سرکار انگریزی نے

ملک کی جلد ترقی ہو خراج ۱۹ سنہ ۱۸۱۹ء

بندوبست کیا ہے اور مہاراو ل

ادا کرینگے

بیساکھ سدی سمت

اپریل ۱۲ سنہ ۱۸۲۱ء

[illegible]

آمدنی و مفلسی ریاست مہارا ول صاحب بجاے کل بقایا خراج مندرجہ قلم مذکور صرف بتیس ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی کہ اسقدر خراج ترقی ریاست کے زمانہ مین دیگر ریاستون کو ہر سال دیا جاتا تہا لینا منظور کیا ہے —

مہارا ول صاحب اقرار کرتے ہین کہ زر مذکور بموجب اقساط مندرجہ ذیل داخل کرینگے —

پہاگن سمت ۱۸۷۶ فروری سنہ ۱۸۲۰ع — الـ صمار
بیساکہ بدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ اپریل سنہ ۱۸۲۰ع — الـ صمار

ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ جنوری سنہ ۱۸۲۱ع — الـ صمار
بیساکہ بدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ اپریل سنہ ۱۸۲۱ع — الـ صمار

ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ جنوری سنہ ۱۸۲۲ع — سمـ صمار
بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ اپریل سنہ ۱۸۲۲ع — سمـ صمار

ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ جنوری سنہ ۱۸۲۳ع — سمـ صمار
بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ اپریل سنہ ۱۸۲۳ع — سمـ صمار

ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ جنوری سنہ ۱۸۲۴ع — سمـ صمار
بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ اپریل سنہ ۱۸۲۴ع — سمـ صمار

ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ جنوری سنہ ۱۸۲۵ع — سمـ صمار
بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ اپریل سنہ ۱۸۲۵ع — سمـ صما

از آنجا کہ عہدنامہ مذکور کی نوین قلم کے بموجب مہارا ول صاحب سے بعوض حفاظت ریاست خراج سالانہ حسب ترقی ریاست گرفتنی روپیہ

دوسرا عہدنامہ مندرجہ نقشہ منضبط ہوا اس عہدنامہ کے بموجب مہاراول صاحب نے بالعوض حفاظت انگریزی اور اقرار دستگیری اپنے اور اپنے جانشینون کے بمقابلہ سرکش رشتہ دار و توابعین کے سرکار انگریزی کو بقایا خراج واجب الطلب پہلے سرپرست سرکارون کا اور آیندہ کو سالانہ خراج جو مصارف حفاظت و امداد کیواسطے کافی ہو مگر آمدنی ملک کی فی روپیہ چھہ آنہ سے زیادہ نہو ادا کرنا قبول کیا بعد ازان بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل بقایا خراج بقدر ۳۶ ہزار روپیہ بذریعہ اقساط اور خراج تین سال بہ تخفیف ادا ہونا قرار پاکر آیندہ کیواسطے مبلغ ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ کہ آمدنی حال کے چھٹے حصہ سے زیادہ ہے مقرر ہوا۔

عہدنامہ

درمیان سرکار انگریزی و مہاراول
سری بھوانی سنگہ صاحب رئیس بانسواڑہ

ازانجاکہ عہدنامہ درمیانی سرکار انگریزی و مہاراول سری بھوانی سنگہ صاحب راول بانسواڑہ مورخہ ۲۵ - دسمبر ۱۸۱۸ع مطابق ۱۲ - ماگہہ سمت ۱۸۷۵ کی آٹھوین قلم مین مہاراول صاحب نے کل بقایا خراج واجب الطلب ریاست دہار و دیگر سرکارون کا تاریخ عہدنامہ مذکور تک ایسی قسطون سے کہ بمقتضائے گنجایش آمدنی ریاست وحسب مرضی سرکار انگریزی واجب ہون داخل کرنے کا اقرار کیا ہے اور سرکار انگریزی بلحاظ کمی

مرہٹون کی ظلم و تعدی سے بہت تکلیف پہونچی ہے خصوص مرہٹون نے یہان کے رئیس اور رعایا کو ایسا تنگ و تباہ کیا تہا کہ سرکار انگریزی کے فتح ہونے پر رئیس بانسواڑہ نے صرف اس شرط پر کہ مرہٹون کو ملک سے نکالدیا جاوے سرکار کا خراج گذار ہونیکی درخواست کی اور سیندہیہ ہلکر اور دہار کی افواج کو خارج کرنے کی غرض سے ملک کی آمدنی مین سے فی روپیہ چہہ آنہ خراج دینا منظور کیا۔ اس مراد سے ۱۸۱۲ء مین اپنے وکیل کو مع مسودہ عہدنامہ صاحب رزیڈنٹ بڑودہ کیخدمت مین بہیجا صاحب موصوف نے ہدایت کی کہ صاحب رزیڈنٹ دہلی سے درخواست کرین اسپر وکیل اون کے پاس گیا اور اگرچہ اوسوقت تعہد پختہ نہوا مگر پانچ برس بعد وکیل نے اونہین کاغذات کے ذریعہ سے اور اونہین شرائط پر بتاریخ ۱۶۔ ستمبر ۱۸۱۸ء عہدنامہ مندرجہ نقشہ دوم منضبط کیا مگر رئیس نے جسکا نام مہارادل امید سنگہ تہا شاید اس خیال سے کہ خوف کا وقت گذر گیا یا شرائط کو جو خود اونہین کی درخواست کے بموجب تجویز ہوئی مین تہین بہت سخت اور خلاف مطالب اپنے تصور کرکے عہدنامہ کو تصدیق نہ کیا اور اوسپر عمل کرنے سے انکار کیا۔ اول تو سرکار انگریزی نے اوسی عہدنامہ کو واجب التعمیل قرار دیکر اوسپر عملدرآمد رکھنے کی ہدایت کی تہی مگر اونہین ایام مین ریاست دہار سے عہدنامہ منضبط ہوا اور اوسکے بموجب جو خراج کہ ڈونگرپور بانسواڑہ سے اوس ریاست مین لیا جاتا تہا سرکار انگریزی مین منتقل ہوا سرکار کو بہی ترمیم عہدنامہ مین کچہہ عذر نہوا ۲۵ دسمبر ۱۸۱۸ء

نمبر	نام قصبہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
۱	خوشحال گڈہ	۲۳	۱۰	۷۴	۲۷	بانسواڑہ سے ۲۲ میل جنوب مین
۲	کلنجرہ	۲۳	۲۴	۷۴	۲۸	نیمچ و بڑودہ کے راستہ پر نیمچ سے ۹۹ میل جنوب و مغرب مین
۳	سنگواڑہ	۲۳	۳۷	۷۴	۴۱	مئو و ڈیسہ کے راستہ مین مئو سے ۱۴۳ میل شمال و مغرب مین

खुशालगढ़ — कलिञ्जरा — संगवाड़ा

ان مین سے کلنجرہ جسے کنجرہ بہی کہتے ہین بہت پرانا قصبہ ہے وہان ایک قدیم عمدہ مندر ہے کہ در ہنولا متروک پڑا ہے بشپ ہیبر صاحب نے لکہا ہے کہ یہہ عظیم الشان عمارت جینیون کا مندر ہے او سمین گنبد و مینارین بہت ہین کل عمارت چند حصون مین منقسم ہے چہتین سنگین ہین اور کل در و دیوار باریک و عمدہ نقش و نگار سے منقوش ہین سابقاً جینی لوگ بہت دولتمند اور تجارت پیشہ تہے مگر مرہٹون کی ظلم و زیادتی سے سب چہوڑ کر چلے گئے

कन्जरा

जैनी

مہارا ول صاحب والی بانسواڑہ اودے پور کے مہارانا صاحب کے خاندان مین سے ہین اور ملک بانسواڑہ بہی کسی زمانہ مین راج اودے پور مین داخل تہا یہان کے رئیس بانی ریاست ڈونگر پور کے چہوٹے بہائی کی اولاد مین سے ہین اور اون کے توابعین جاگیردار بہی اوسی قوم سے ہین۔ مثل ڈونگر پور کے بانسواڑہ کی ریاست کو بہی مغلون اور

ہین آبادی صرف ایک جزو پر ہے۔
مہارا دل صاحب کا محل شہر سے بلندی پر مضبوط اور قلعہ کے ہمشکل عمارت ہے اوسکے قریب ایک تالاب ہے اوسپر سرسبز درختی سے بڑی رونق رہتی ہے اور تالاب کے پختہ گہاٹ بنے ہوئے ہین شہر مین ہنود کے چند عمدہ مندر ہین اور بازار بہت وسیع ہے زیادہ تر برہمنون کی آبادی ہے مگر مسلمان بہی بہت ہین یہہ شہر عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۳۲ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ اور ۲۴ دقیقہ پر واقع ہے مگر قدیم شہر بانسواڑہ جسکو جگل سنگہ نے بونگر نامی بہیل سے یہہ ملک فتح کرکے آباد کیا تہا اس دار الریاست حال سے کسیقدر فاصلہ پر ہے اس شہر مین سنہ ۱۸۶۸ع کی خانہ شماری کے بموجب ۱۶۴۸ گہر ہین اور ۵۸۲۵ آدمیون کی آبادی اس تفصیل سے ہے۔

ڈूंगर

مرد ۱۶۳۹ عورت ۲۱۷۶ طفل ۱۳۳۵ دختر ۶۷۵
قلعہ کے نیچے ایک چہوٹی ندی بہتی ہے۔
علاوہ بانسواڑہ کے اس ریاست مین خوشحال گڈہ و کلنجرہ و ڈنگواڑہ بڑے قصبات ہین۔

اوس سے بہت فائدہ اوٹہاتے ہین یقین ہے کہ آمدنی بہت ہوجاوےگی
بہیلون کو ہرکارون مین نوکر رکہا گیا ہے کہ وے بخوبی کام دیتے ہین -
پیشتر اجرت ہولاوہ یعنی حفاظت ڈاک کی ریاست کے ذمہ تہی اب مہاراؤ
صاحب نے بنظر کفایت اس خرچ کے بذریعہ اقرار تحریری ڈاک کی
حفاظت اپنے ذمہ کرلی ہے

تیسری فصل

بانسواڑہ

ریاست بانسواڑہ کے شمال مین ڈونگرپور اور اودے پور شمال مشرق
اور مشرق مین پرتاب گڈہ جنوب مین ممالک ہلکر و جاورہ اور مغرب مین
ریوا کانٹہ واقع ملک گجرات ہین یہہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ
۱۰ دقیقہ اور ۲۳ درجہ ۴۸ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۲ دقیقہ
اور ۷۴ درجہ ۴۱ دقیقہ کے درمیان طول مین شمال سے جنوب کیطرف
۴۵ میل اور عرض مین مشرق سے مغرب کی جانب ۳۳ میل ہے او
رقبہ ۱۴۴۰ مربع میل آبادی ۱۴۴۰۰۰ باشندون کی اور اوسط
جمع سالانہ ۱۲۶۰۰۰ روپیہ ہے -

شہر بانسواڑہ مئو و ڈلیسہ کی سڑک پر مئو سے ۱۲۳ میل شمال مغرب
مین اور ماہی ندی کے کنارہ چپ سے آٹہہ میل مغرب مین واقع ہے
اوسکی بہت وسیع شہرپناہ ہے مگر اس احاطہ کے اندر زیادہ تر رقبہ پر باغات

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خرچ	کیفیت	
۱۰۰	بلوریہ	چوہان اجیت سنگہ	[illegible] ۲/	.	बिलोरवा अजीतसिंह
۱۰۱	ٹیکلہ	چوہان گمان سنگہ	[illegible] ۱۲/	.	टेकला
۱۰۲	کہاڈن	چوہان بہار جی	[illegible]	.	खाडन
۱۰۳	لمباٹہہ	چوہان اجیت سنگہ	[illegible] ۸/	.	लम्बादा
۱۰۴	سیالہ	چوہان رگہناتہہ سنگہ	[illegible]	.	सेयाला
۱۰۵	ستوواتی	اوداوت دیسنگہ	[illegible]	.	सतुवाती
۱۰۶	ڈہونڈہ واڑہ	چوہان بہوانی سنگہ	[illegible] ۴/	.	ढूंडावाड़ा
۱۰۷	گڈہ	چوہان سودہ جی	[illegible]	.	गुडा सोवजी
۱۰۸	پانتری	چونداوت دولت سنگہ	[illegible]	.	पान्तरी
۱۰۹	انترسمہ	چمپارہ ارجن سنگہ	[illegible]	.	अंतरसमा चम्पारा

ڈاک خانہ

کہیرواڑہ سے بانسواڑہ کو ڈاک ڈونگرپور و سگواڑہ ہوکر جاتی ہے اگرچہ ابہی آمدنی زیادہ نہیں ہے مگر باشندگان ملک خطوط وغیرہ بہیجکر

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خرچ	کیفیت	
۸۸	بار	واجنیہ جوان سنگہ	[illegible] ۱۴/	.	बार वाजानिया
۸۹	پرتلی	دسودہی لچھمن سنگہ	[illegible]	.	परतली दसोधी
۹۰	پردلہ	چوہان دہیرجی	[illegible] ۸/	.	परदला धीरजी
۹۱	جہورہ	واجنیہ رتن سنگہ	[illegible]	.	झूरा
۹۲	رام سور	ہیڑتہ سردار سنگہ	[illegible]	.	रामसोर
۹۳	راتریہ	ہیڑتہ محکم سنگہ	[illegible]	.	रात्रिया
۹۴	نیمس واڑہ	چوندراوت بہوان سنگہ	[illegible] ۸/	.	नेसवाड़ा
۹۵	باراملی	چوہان رتن سنگہ	[illegible] ۱۴/	.	बारामली
۹۶	بہیڈہ	سولنکی نول سنگہ	[illegible]	.	भेडा सोलंकी
۹۷	دہول درہ	چوہان کودر سنگہ	[illegible] ۹/	.	धोलदरा कुंदरसिंह
۹۸	کہوادہ	چوہان لالجی	[illegible] ۱۳/	.	घुवाड़ा
۹۹	لیکہی	داسور واگھہ	[illegible] ۴/	.	लखी दासोरवाघ

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خرچ	کیفیت	
۷۵	ٹونک واسہ	چوہان کبیر سنگہ	[illegible] ۲/	۰	तूंगवासा
۷۶	کمرہ انیہ	چوندراوت کور سنگہ	[illegible] ۱۲/	۰	कमलसा कुंवरसिंह
۷۷	کہوڑوہ	چوہان دولی سنگہ	[illegible] ۱۲/	۰	खोड़ुरदा दुलोसिंह
۷۸	کہوریہ	چوہان کانہہ سنگہ	[illegible] ۴/	۰	खेरस्या
۷۹	گڑہ	چوندراوت پرتاب سنگہ	[illegible] ۱۲/	۰	गुढा
۸۰	ایضاً	چوہان رتن سنگہ	[illegible]	۰	
۸۱	ایضاً	چوہان ولیل سنگہ	[illegible] ۱۲/	۰	
۸۲	ایضاً	چوہان گوبرجی	[illegible] ۴/	۰	[illegible] जी
۸۳	ایضاً	چوہان ورجاجی	[illegible]	۰	वृजाजी
۸۴	سودپور	چوندراوت جوان سنگہ	[illegible] ۱۲/	۰	सोदपुर
۸۵	جس پور	چوہان سالم جی	[illegible]	۰	जसपुर सामलजी
۸۶	بھواڑہ	چوہان بھبوت سنگہ	[illegible] ۵/	۰	भवाडा भभूतसिंह
۸۷	اوبلی	میرتیہ لال سنگہ	[illegible] ۲/	۰	ओबली मेडुना

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خرچ	کیفیت
۲۲	سندرپور	چسپارہ گلاب سنگھ	معہ ۸/	۰
۲۳	کہیروارہ	چوہان گلاب جی	اللہ ۱/	۰
"	ڈونگرہ	چوہان سمرتھ سنگھ	صہ	۰
"	"	چوہان زورآور سنگھ	اللعہ ۴/	۰
"	"	سندون ہوانی سنگھ	لعہ	۰
"	"	" کشن سنگھ	عہ ۲/	۰
"	"	چوہان خوشحال سنگھ	لہ ۴/	۰
"	"	" نوارین جی	صہ ۵/	۰
"	"	" دولت سنگھ	لعہ ۸/	۰
"	"	" " سنگھ	عہ ۱/	۰
"	"	"	عہ	۰
"	"	"	عہ	۰
"	"	"	[illegible] ۱۲/	۰

नपुर
नया
डा
गामरा
निर्भयसिंह
बालाई
नूरीवाड़ा

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خرچ	کیفیت	
۵۰	واجروہ	چوہان پہاڑ جی	عـــہ ۸ر	۰	वाजरडा चौहानपहाड़ जी
۵۱	باگدری	بیالہ ناہرسنگہ	عـــہ ۴ر	۰	बागदरी नाहरसिंह
۵۲	پیپلودہ	چوہان پرتہی سنگہ	عـــہ ۱۲ر	۰	पीपलोदा
۵۳	پادری	اوہ ناہرسنگہ	عـــہ ۴ر	۰	पादरी
۵۴	پتہ پور	چماریہ روپ سنگہ	عـــہ ۴ر	۰	पदापुर चमारया
۵۵	جہنجووہ	بہوسیہ جالوجی	عـــہ ۷ر	۰	झिंझुवा जालोजी
۵۶	چالہ	چوہان پرتاب سنگہ	عـــہ ۱۳ر	۰	चाला
۵۷	دہامود	بہوسیہ کبیر سنگہ	عـــہ	۰	धामोद
۵۸	رین پور	بیولہ گلاب جی	عـــہ	۰	रैनपुर बेवला गुलाबजी
۵۹	رین واڑہ	چوہان سوہن جی	عـــہ ۴ر	۰	रेनवाड़ा
۶۰	سنچیہ	چوہان ہمیر سنگہ	عـــہ ۲ر	۰	सांचिया
۶۱	چیتورہ	اوہ جوان سنگہ	عـــہ	۰	चतोरा

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۳۹	کنوریہ	چوہان جیت سنگھ	[illegible] ۱۲	•	कन्नोरया
۴۰	کامری	چوہان گمبھیر سنگھ	[illegible]	•	गामरी गंभीरसिंह
۴۱	تمبوریہ	چوہان جینجی	[illegible]	•	तगवोरया चोहानचि
۴۲	چکلی	چوہان راگھوداس	[illegible]	•	म्मनजी चिकली
۴۳	جھوساوہ	چوہان دہیرجی	[illegible]	•	झसावा धीरजी
۴۴	سکودرہ	چوہان گمان سنگھ	[illegible] ۱۲	•	सकोदरा
۴۵	کھان پور	واجنیہ گلاب جی	[illegible]	•	खखानपुर वाजनया
۴۶	گڈھہ	واجنیہ نول سنگھ	[illegible] ۱۲	•	गुढा
۴۷	گامرہ	چوہان نربھی سنگھ	[illegible]	•	गामरा निर्भयसिंह
۴۸	والائی	چوہان بھوان سنگھ	۰	کچھ خراج نہیں دیتا ہے	वालाई
۴۹	نوری واڑہ	چوہان رتن سنگھ	[illegible] ۱۲	•	नूरीवाड़ा

درجہ سیوم

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۳۰	گڈہ	چونڈاوت کیسری سنگہ	للعہ ۱۲/	٠	गढ़ा
۳۱	کہیڑہ	کچہوایہ دولت سنگہ	۱۱للعہ ۴/	٠	खेड़ा कछवाहा
۳۲	گوداپلہ	چوہان بہوانی سنگہ	۱۱للعہ ۱۲/	٠	गोदापला
۳۳	پاردہ	باجنیہ نول سنگہ	للعہ ۱۲/	٠	पारदा बाजनया
۳۴	پہاوتہ	اودہ ارجن سنگہ	سعہ ۲/	٠	पयवता

درجہ دوم

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۳۵	بیدسہ	چوہان کنک سنگہ	ساعہ ۲/	٠	बेदसा चौहान कनकसिंह
۳۶	نتودہ	راناوت پرتاب سنگہ	۱۱۱صعہ	٠	नतोड़ा
۳۷	بنواسہ	چوہان بہاری جی	۱۱ر ۴/	٠	बनवासा
۳۸	ریچہ	چوہان ہندو سنگہ	۱۱ر	٠	रीचा हिन्दूसिंह

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خراج	کیفیت	
۱۹	بور	بھومیہ دہیر سنگھ	[illegible]	•	वीर भोमिया
۲۰	چوندواڑہ	بھومیہ دولت سنگھ	[illegible]	•	चूंदवाडा
۲۱	سیسود	ادہ درجن سنگھ	[illegible]	•	सीसोद
۲۲	گامری	ادہ ہمت سنگھ	[illegible]	•	गामरी
۲۳	گریالہ	چوہان اودے سنگھ	[illegible]	•	गरमाला
۲۴	اندور	سکتاوت بخت سنگھ	[illegible]	•	इंदोर
۲۵	پاڑہ تورکہ	چونداوت ارجن سنگھ	[illegible]	•	पाडातुवरका
۲۶	پادری خورد	چوہان مان سنگھ	[illegible]	•	पावरी छोटी
۲۷	رسانہ	راناوت ظالم سنگھ	[illegible]	•	रसाना रानावत
۲۸	رامہ	چوہان ناہر سنگھ	[illegible]	•	रामा
۲۹	سکہانی	چونداوت روپ سنگھ	[illegible]	•	सरवानी

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۱۰	ناوہ	سولنکی خوشحال سنگھ	[illegible]	•	नावा सोलंकी
۱۱	سابلی	ادہ ابھی سنگھ	•	برادر مہاراول صاحب ہے خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ مسندنشینی دیتا ہے	साबली सघ
۱۲	نانڈلی	ادہ امید سنگھ	•	بشرح ایضاً	नांदली
۱۳	رام گڈھ	چونداوت پرتاب سنگھ	•	خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ مسندنشینی دیتا ہے	रामगढ
۱۴	لوداول	چوہان کشور سنگھ	•	بشرح ایضاً	लोदावल

درجہ دوم تعظیمی

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خراج	کیفیت	
۱۵	دگاری	چوہان ہنونت سنگھ	[illegible]	•	वगारी
۱۶	بڑی پادری	چوہان سورج مل	[illegible]	•	बडीपादरी
۱۷	سرواڑہ	چوہان بہارتھ سنگھ	[illegible]	•	सिरवाडा
۱۸	سووگڈھ	سکتاوت چتر سنگھ	ماعہ ۵	-	सोवगढ

فہرست جاگیرداران راج ڈونگرپور

درجہ اول تعظیمی

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۱	بنکورہ	چوہان کیسری سنگھ	[illegible]	خراج سابق [illegible]	वनकोरा चोहान
۲	بیچواڑہ	چوہان بخت سنگھ	[illegible]	•	वेचवाड़
۳	پیٹھ	چوہان دیپ سنگھ	[illegible]	خراج سابق [illegible]	पीठ
۴	کووہ	مہڑتہ فتح سنگھ	[illegible]	•	
۵	مودوہ	چوہان ڈونگر سنگھ	[illegible]	•	
۶	چیتڑی	چوہان رتن سنگھ	[illegible]	یہہ ٹھکانہ علاقہ بانسواڑہ میں بھی گیتڑی کا جاگیردار ہے	चीतडी
۷	ٹھاکردہ	چوہان گمبھیر سنگھ	[illegible]	علاقہ بانسواڑہ میں جاگیردار [illegible] خراج سابق [illegible]	ठाकुरदा
۸	ومسہ	چوہان بھوانی سنگھ	[illegible]	•	वमसा
۹	سولیج	چونداوت محبت سنگھ	[illegible]	•	सोलज चौहान

سالہائے گذشتہ میں میلہ کی تجارت بموجب نقشہ ہوئی ہے۔

نام سمت	پارچہ ہائے ہر قسم	دیگر اجناس	میزان کل	فروخت	باقی
سمت ۱۹۲۳	[illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۵	یک لکھ [illegible]	[illegible]	دو لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۷	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible] لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۸	[illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۰	[illegible] لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible] لکھ [illegible]	[illegible] لکھ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۱	یک لکھ [illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۲	یک لکھ [illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible]

تحقیقات کر کے وہ زمین ڈونگرپور کو دی اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے
فیصلہ کو منظور کیا اور واقعی یہہ فیصلہ ایسا واجب ہوا ہے کہ دربار بانسواڑہ
نے بہی اوسکی واجبیت کو تسلیم کیا اس فیصلہ کے بعد مہاراول صاحب نے
پانچ برس کے واسطے کل محاصل اجناس تجارت معاف کر کے اجراے
میلہ کا اشتہار جاری کیا اول میلہ مین مہاراول صاحب اور صاحب اسسٹنٹ
گئے اور بنظر انسداد فساد فوج بہی لیگئی مگر کچہہ فساد نہوا اول سال مین
میلہ کم ہوا مگر بعد ازان زیادہ ہونے لگا یہہ میلہ دو ہفتہ رہتا ہے اور
قریب بیس پچیس ہزار آدمی جمع ہوتے ہین مہاراول صاحب بندوبست
اچہا کرتے ہین بمزید احتیاط اونہون نے ایام میلہ مین انتظام میلہ کے
واسطے میواڑ بہیل کورپس کی کمپنی متعین ہونیکی درخواست کی چونکہ فوج
انگریزی سے انتظام اچہا ہوتا ہے اور اونکی درخواست واجب
تہی منظور ہوئی اور ہر سال میواڑ بہیل کورپس کی کمپنی بندوبست کیواسطے
جایا کرتی ہے مہاراول صاحب ہر سال خود جاکر میلہ کا بندوبست کیا
کرتے ہین اور جس سال فرصت ہوتی ہے صاحب سپرنٹینڈنٹ کہیرواڑہ
بہی جاتے ہین مگر چند سال سے بدرپیشی ضروریات اونکا جانا نہین ہو سکتا ہے
سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ع کے میلہ مین ریاست بانسواڑہ خلل انداز ہوئی جو مال
اوس علاقہ مین ہوکر آیا اوس پر فی روپیہ ۲ نرگا محصول لیا مگر صاحب
سپرنٹنڈنٹ کو تحریک ہوکر آیندہ کیواسطے یہہ محصول موقوف کرایا گیا۔

بہت ہین مگر اون سے کچھ تکلیف نہین ہے اور عنقریب کل مہارا ول صاحب کے قدیمی ملازم ہین -

ڈونگرپور مین کوئی شفاخانہ نہین ہے صرف ایک حکیم ادویات تقسیم کیا کرتا ہے اس نواح مین گجراتی روگ اکثر ہوتا ہے اور اس سبب سے کہ آب نوشیدنی ناقص رہتا ہے اور بارش کے پانی کے اخراج کی کوئی صورت نہین ہے مگر گرد وپیش کے ملک کی نسبت خاص ڈونگرپور مین بخار کا بہت زور ہوتا ہے سنہ ۱۸۶۹ع مین ہیضہ اور گجراتی روگ سے دو ہزار آدمی مرے اور سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ع مین صرف گجراتی روگ سے پانچ سو آدمی فوت ہوئے سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع مین بخار کے مریضون کو مہارا ول صاحب نے کونین بہت تقسیم کی سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین بارش کی طغیانی سے سب تالاب بھر گئے بلکہ پانی کی کثرت سے اکثر تالاب خراب ہوگئے -

कोनेन

اس ریاست مین صرف ہندی کا ایک مدرسہ ہے کہ اوسمین سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ع مین ساٹھ طالب علم تھے -

جہان سوم اور مہی ندیان ملی ہین بنیشر مہادیو کا مندر ہے اس مقام کی بابت ڈونگرپور اور بانسواڑہ کی ریاستون مین باہم سولہ برس تک سخت تنازعہ رہا اس سبب سے میلہ بند ہوگیا تھا تاہم بنیشر مہادیو اور موجی بھگت کی زیارت کیواسطے ماہ سدی ۱۵ - ہر جاتری بکثرت آتے تھے سنہ ۱۸۶۴ع مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے صاحب اسسٹنٹ کو فیصلہ کیواسطے متعین کیا اونہون نے بخوبی

सोम
मेही
बनेस्वर

मोतीभक्त

اور زراعت مین کسقدر افزونی ہوئی ہے افسوس ہے کہ کرنل ہیکسن صاحب کا رابطہ مہارا ول صاحب سے اچھا نہین ہے مہارا ول صاحب لکھنا پڑھنا بخوبی جانتے ہین اور بہت ہوشیار و عقیل ہین اگر ایسے نہون تو سرکار انگریزی کی بدنامی ہے کیونکہ ایام نابالغی مین سرکار کے اہتمام سے تربیت پائی ہے پس اونکی نسبت جو گمان کرنل ہیکسن صاحب کو ہے غلط ہے —

سنوات گذشتہ مین ریاست کی فوج اس تفصیل سے رہی ہے —

سال	ولایتی و مکرانہ	دیسی	بہیل وغیرہ	میزان	کیفیت
سنہ ۶۸و۱۸۶۹ع	۲۷۵	۲۹۱	۰	۵۶۶	
سنہ ۷۲و۱۸۷۳ع	۱۳۳	۲۷۰	۴۹	۴۵۲	
سنہ ۷۳و۱۸۷۴ع	۱۳۳	۲۸۸	۴۹	۴۷۰	

مکرانہ اور ولایتی سپاہی بہت شریر ہوتے ہین رعایا کو تنگ کرتے ہین اور بعض اوقات رئیسون کو بھی باعث تکلیف ہوتے ہین اس سبب سے حکام انگریزی و رئیسون کی کوشش اسمین رہی ہے کہ یہہ لوگ فوج مین سے کم کیے جاوین چنانچہ ڈونگرپور سے سنہ ۶۹و۱۸۶۹ع مین ۱۵۳ اور سنہ ۶۹و۱۸۷۰ع مین ۱۲۰ ولایتی و مکرانہ موقوف ہوئے اور اگرچہ اب بھی یہہ لوگ فوج مین

ہین بہت ضرورت ہے اہالیان ڈونگرپور سمجھتے ہین کہ ہمکو فوجداری و
دیوانی کے اختیارات کلی حاصل ہین اور جو چاہینگے کرین گے کوئی باز
پرس کرنے والا نہین ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کسی مقدمہ مین انصاف
کیواسطے لکہین تو اوسپر کچھہ لحاظ نہین ہوتا ہے اور کام مین بڑی بطالت
ہوتی ہے ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ع مین جب تک یہہ شرح جاری نہوا تہا صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی تحریر پر بہت عمل ہوتا تہا اب ریاست کی زیادتی اس درجہ کو پہونچی ہے
کہ ایک بقال کو جو حقیقت مین سچا تہا صاحب کے پاس استغاثہ کرنے کی
علت مین سزادی اب بہی بہت مقدمات سپرنٹنڈنٹی مین زیر تجویز ہین
واجب یہہ ہے کہ جس حالت مین سرکار انگریزی مہاراول صاحب کی
حکومت کی امداد و دستگیری کرتی ہے اور کوئی ٹہاکر مثل زمانہ سابق
بغرض مفسدی سرکشی کرے اوسمین مداخلت کرتی ہے تو راج کو بہی اونپر
کچھہ ظلم و تعدی نہ کرنے دی اور جو وسے شکایت واجب کرین اوسکی
سماعت کرے۔

مگر بخلاف اسکے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے لکہا کہ انتظام فوجداری جسکی تہا جیتر
کرنل ہیکس صاحب نے لکہے ہین حسب درخواست کرنل کیٹنگ صاحب
بمنظوری گورنمنٹ ہوا ہے میرے نزدیک بجاے اسکے کہ ہر ایک ٹہاکر اپنے
اپنے شعور کے موافق انتظام عدالت کرے مہاراول صاحب کو کل اختیار
کا ہونا اسلوبی انتظام کیواسطے بہت مفید ہے اب ڈونگرپور کو دیکہنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر اور دیہات مین آبادی کسقدر زیادہ ہوگئی ہے

صرف اسی ریاست مین ہوا ہے اگر کل راجپوتانہ مین ہوتا تو جاے شکایت نہوتی۔

افعال جایز کے حیلہ سے ٹھاکر ورعایا دونون پر ظلم ہوتا ہے تہانہ دار جو کامدارون کے مقرر کئے ہوئے ہین دیہات خالصہ مین رہکر جاگیردارون کے علاقہ مین مجرمون کو طلب کر لیتے ہین اور ڈونگرپور کو چالان کرتے ہین چونکہ راج مین قید باشقت کی سزا کا دستور نہین ہے اون سے جرمانہ لیا جاتا ہے یہی عمل اگر دیانت داری سے کیا جاوے تو خوش انتظامی کا باعث ہو مگر کامدارون اور ٹھاکرون کی عداوت ہے اسوجہہ سے اونکی رعایا پر دوچند وسہ چند جرمانہ ہوتا ہے اور اس جرمانہ کیوجہہ سے ٹھاکرون کے ایصال مالگذاری مین ہرج واقع ہوکر اونکا بہت نقصان ہوتا ہے اور اکثر صورتون مین راج سے زر جرمانہ ذمگی رعایا ٹھاکرون سے طلب ہوتا ہے کہ از بس خلاف انصاف ہے بہیل لوگ بہت قلیل البضاعت ہوتے ہین اونپر جرمانہ حسب حیثیت جرم ہونا چاہیئے نہ کہ بمقدار اوس عداوت کے جو اون کے ٹھاکرون سے ہو۔

سابق مین ڈونگرپور کی ریاست ٹھاکرون کی بے انصافی کے انتظام کے واسطے صرف بطور عدالت اپیل تہی اب بجز کچہری صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی کوئی اپیل کی جگہہ نہین ہے یہہ امر مجمع کامدارون کو ناگوار ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کی کارروائی مین خلل انداز ہوتے ہین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ صرف بے انصافی کا دفعیہ کرتے ہین کہ اسکی ڈونگرپور

کو بہی کو یہہ تبدل انتظام اور اوسکے نتایج پسند نہوئے کہ اونہوں نے
اپنی رپورٹ سنہ ۱۸۶۷ و سنہ ۱۸۶۸ء مین ایسا لکہا ہے -
عدالت فوجداری و دیوانی کی کچہریون مین کام بدستور جاری ہے مگر
اونکی کارروائی حسب اطمینان نہین ہے اگرچہ ہی ہوتی تو رعایا شاکی نہوتی
بلکہ بخلاف اوسکے بہت شکایتین آتی ہین یہہ ابتری انتظام کا مدارون کی
سازش سے ہے اس سازش کا سرغنہ بلکہ اصل مین ریاست کا مالک
دیوان مہا چند ہے کیونکہ مہاراول صاحب کو نوشخواندمین کچہہ استعداد
نہین ہے پس کل کاروبار ریاست کا مدارون کے اختیار مین ہین انصاف
کو صرف وہی شخص پہونچتا ہے جو اوسکی قیمت ادا کرے کل رعایا اس
مجمع سے نالاں ہین جو استغاثہ کرتے ہین مثل بید لرزان ہین صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح پر کچہہ عمل نہین ہوتا ہے -
سنہ ۱۸۶۹ء سے پیشتر اس ابتری کار عدالت پر ایک طرح کی روک تہی کہ
جاگیردار ٹہاکران کو بہی کسیقدر اختیار تہا کوئی بے انصافی ہوتی تہی تو
صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کی معرفت مہاراول صاحب کو تحریک ہو کر
اوسکا دفعیہ کرایا جاتا تہا کہ اونکو برابر کا اختیار مالکانہ حاصل تہا مگر انتظام
جدید کے انقلاب سے ٹہاکر لوگ برباد ہو گئے اور ریاست کا بڑا فایدہ
ہوا - زر جرمانہ جو سابق مین ٹہاکر لیتے تہے اور وہ اون کا حق تہا
اب طلج مین آتا ہے اور اونکو اوسکا کچہہ عوض ملا ہے اس سبب سے
کل ٹہاکر ناراض ہین اور زیادہ تر سبب ناراضگی یہہ ہے کہ یہہ بندوبست

فوجداری کرنا چاہا اور کرنل نکسن صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اور کرنل کیٹنگ صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل نے اس نظر سے کہ ہر ایک چھوٹے چھوٹے ٹھاکر کے
خود اختیار و سرکش ہونے سے جو خرابی و ابتری کار واقع ہے رفع ہو
اور مہارا ول صاحب با اختیار مطلق ہوکر نیک و بد ریاست کے ذمہ دار
و جوابدہ سمجھے جاوین بحصول منظوری گورنمنٹ ہندوستان کل ریاست
مین اختیارات کامل فوجداری مستعمل کرنے کی اجازت دی اگرچہ یہہ امر
ٹھاکرون کو جو مدت سے باختیار خود جو چاہتے تھے کرتے تھے نہایت ناگوار
ہوا مگر اس سے بہت عمدہ نتیجہ حاصل ہوا کہ کل مفسد و جرایم پیشہ لوگون کا حوصلہ
پست ہوگیا وارداتین بند ہوگئین راستون پر مسافر و تاجر امن و عافیت
سے چلنے لگے الغرض کل کاروبار ریاست مین ترقی ہوئی اور ٹھاکران
گینجی نے بھی کہ سب سے زیادہ ناراض اور برخلاف تھے مجرمون کو
عدالت راج مین سپرد کرنا منظور کرلیا شکل انتظام کی اوسی قاعدہ و عملدرآمد
پر مبنی ہوئی جو صفدر حسین نے ۱۸۷۵ء مین گورنمنٹ سے بعہدہ سپرنٹنڈنٹی
مقرر ہوکر جاری کیا تھا اور یہان کا انتظام ہر طرح سے مگر علاقہ راج
اودے پور کے انتظام سے بہتر ہوگیا چونکہ مہارا ول صاحب نہایت
ہوشیار و عقیل ہین اور اپنے علاقہ کے کل معاملات سے واقفیت کامل
رکھتے ہین اور ہر امر کی نسبت معقول و پسندیدہ تجویز کرتے ہین اونکی
کارکردگی کو جملہ حکام نے پسند کیا ہے اور ہر ایک نے وقتاً فوقتاً موقع
مناسب پر تعریف لکھی ہے مگر کرنل میکسن صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع

سنہ ۶۶ و ۱۸۶۷ء مین عدالت فوجداری کا کام نظام الدین نامی ایک شخص کرتا
عدالت مین کسی ضابطہ و قاعدہ کی پابندی نہ تہی ہر امر مین مہاراول صاحب کا منشا
قانون ملک ہے۔
سابق مین سرکار انگریزی نے ڈونگرپور سے بندوبست حفاظت راستہ اور
بہیلون کی وارداتون کا انسداد کرادیا تہا وہ موقوف ہوگیا اور بہیل از سرنو
سرکش و بداطوار ہوگئے تا بحدیکہ خود مہاراول صاحب دورہ کیواسطے
گئے تب مدوپال کے بہیلون نے اونکا مال اسباب لوٹ لیا اور ظروف

मदुपाल

نقرئی لے گئے اسیطرح صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے لشکر کا اسباب لے گئے
تہے۔ سنہ ۱۸۶۷ء مین دیول پال نے باغی ہوکر کہیرواڑہ اور ڈونگرپور
کی سڑک پر ایسی شرارت کی کہ تاوقتیکہ فوج میواڑ بہیل کورپس کی جمعیت
نے اونکی سرکوبی کی حرکات ناشایستہ سے باز نہ آئے الغرض اس
نواح کے بہیل کل ہندوستان مین نہایت سرکش و بدپیشہ لوگ ہین
مہاراول صاحب اور اونکا دیوان نہال چند ہمیشہ سے انتظام ریاست
وامنیت خلایق مین ساعی تہے مگر اجراے تدبیرات اصلاح رعایا و انسداد
واردات مین ٹہاکرون کی خلاف ورزی اور خلل اندازی سے بڑی
مشکل واقع ہوتی تہی کہ ٹہاکر لوگ اپنے اپنے علاقہ مین خوداختیاری سی
حکومت کرتے تہے خصوص ٹہاکران ابہی سنگہ و رگہناتہ گینجی والہ کہ سابقًا

गेनजीवाले

کامدار رہے تہے رئیس کی بدنامی کیواسطے انتظام ریاست مین ہرطرح ہارج
ہوتے تہے مہاراول صاحب نے کل علاقہ مین اپنے اختیار سے انتظام

اور ثلاثہ کا یا گوٹ اینی پوتلی اور نندراہ ریباریان یعنی راہداری بقدر
پچاس ہزار روپیہ کل ملکر اوسیقدر ہوئی تھی جسقدر اب ہے اور خرچ صرف
ایک لاکھ آٹھ سو بیالیس روپیہ کا تھا اب جو خرچ اوسوقت سے بہت زیادہ
ہو گیا ہے تو ایسے مصارف کثیر کی کارروائی بغیر اسکے کہ جمع بہت سی اضافہ
ہوا ہو کیونکر ہو سکتی ہے —

سنہ ۱۸۶۷ء میں مہاراول صاحب کے صاحبزادہ [illegible] کی
شادیون مین زر کثیر خرچ ہوا اوس سے بہی [illegible]

[illegible]

ہین واقفیت اور رسائی بہی بہت ہے مگر اس ملکی کام کی اونکو کچھہ تنخواہ نہین
ملتی ہے مگر جن وحشی لوگون کے درمیان ہین مدت سے ہین اون کی
بہبودی مین دل لگاکر کوشش کرتے ہین اور اون کے حالات سے
اسقدر واقف ہین کہ اس رشتہ مین کوئی دوسرا شخص نہین ہے اوس
فوج کے دوم کمانڈنٹ میرے دوم اسسٹنٹ ہین اور سو روپیہ ماہوار
پاتے ہین مگر وے ایک گوشہ مین بمقام کوٹرہ کھیرواڑہ سے ۹۰ میل مغرب
مین متعین ہین کہ وہان سے کسی اور جگہہ کام کیواسطے نہین جا سکتے اس
صورت مین دربارۂ تقرر ایک اسسٹنٹ اس ایجنسی کے اگر آپ کی راے
میری راے سے متفق ہو تو اسباب مین آپ گورنمنٹ کو تحریر کرین اور اگر
تجویز منظور ہو تو اس عہدہ کیواسطے کوئی ایسا شخص تجویز کیا جاوے کہ
جنگلون مین تنہا رہنے سے گریز نکرے سابقًا ایسے عہدون پر مقرر کرنے
کی تجویز صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ کے اختیار مین رہی ہے امید ہے کہ
وجوہات معقول سے کہ ظاہر ہین یہہ اختیار موقوف نہ کیا جاوے گا —
مگر اس تجویز پر تخفیف خراج ڈونگرپور کے باب مین کچھہ التفات نہوا البتہ
کسیقدر بلحاظ اس تحریر کے اور کسیقدر بنظر ضروریات ریاست بانسواڑہ
ایک اسسٹنٹ کا تقرر ریاست بانسواڑہ مین عمل مین آیا — سنہ ۶۶و۱۸۶۷ع
کے بعد کئی دفع اہالیان راج ڈونگرپور کی زیادہ ستانی کی شکایت ہوئی
اور کسیقدر یہہ شکایت واجب و قرین قیاس پائی گئی کیونکہ سمت ۱۹۲۳ مین
آمدنی مالگذاری [illegible] تھی اور لاگی کوتوالی ڈونگرپور

ہوگا پرتاب گڈھ سے خراج مہاراجہ ہلکر کیطرف سے وصول کیا جاتا ہے
اوس ہین سے اگر پچیس روپیہ فیصدی اوس افسر کی تنخواہ کیواسطے خرچ
کیا جاوے تو واجبی ہے ایسا کب تک ہوگا کہ ہم اس خراج کو وصول کر کے
دیتے رہین اور حق الخدمت کچھہ نہ لین اصل ہین یہہ خراج بموجب قلم چہارم
عہدنامہ مندسور مورخہ ۱۶ - اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ع کے سرکار انگریزی کا ہے
اور مہاراجہ صاحب ہلکر کو صرف بلحاظ تلافی نقصان اوس ملکی اقتدار
کے دیا جاتا ہے جسکے وے بموجب عہدنامہ مذکور متحمل ہوئے ہین -
پرتاب گڈھ - بانسواڑہ - اور ڈونگرپور کی سرحد پر تین افسر ماتحت ایجنسی
وسط ہند کے ہین -

मंदसोर

۱ - صاحب پولٹیکل ایجنٹ مالوہ مغربی -
۲ - رتلام کے صاحب سپرنٹنڈنٹ ہندوستانی -

रतलाम

۳ - بہوپاور کے صاحب ایجنٹ بہیلان - اور بمبئی کی گورنمنٹ کیطرف سے

भोयावर

صاحب ایجنٹ گورنر پنچ محال - صاحب پولٹیکل ایجنٹ ریواکانٹہ - صاحب

पंचमहल

پولٹیکل ایجنٹ ماہی کانٹہ اور صاحبان پولٹیکل ایجنٹ ریواکانٹہ اور ماہی کانٹہ کی تحت مین
چند اسسٹنٹ ہین مگر میرے تحت مین ان تینون ریاستون مین کوئی اسسٹنٹ
نہین ہے -
میجر سیکسن صاحب قایمقام کمانڈنٹ میواڑ بہیل کور ریس میواڑ کے ملکی معاملات
مین میرے اسسٹنٹ ہین مجھکو جب ضرورت ہوتی ہے ڈونگرپور کا کام
اونہین سے لیتا ہون اور قربت کے سبب سے اونکو وہان کے معاملات

ہر سال خرچ آمدنی سے زیادہ ہوتا ہے مگر ریاست مین قرضہ وزیرباری
نہین اس سے عیان ہے کہ عوض اوسکا سود و نذرانہ وجرمانہ ومحصول
بیع مکانات واراضی کی رقمون سے کہ خارج از حساب ہین ہوجاتا ہے۔
قلت آمدنی اور کثرت خرچ کے لحاظ سے سنہ ۱۸۶۶و۶۷ء مین کرنیل نکسن صاحب
نے لکھا تھا کہ مہاراول صاحب کہتے ہین کہ ہماری ریاست کی آمدنی پر
پنتیس ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی خراج کا بہت گران ہے واقعی آمدنی
ریاست کو دیکھتے ہوئے کہ عہد انتظام انگریزی مین یک لاکھ [illegible] ہوئی
تھی یہہ خراج بلاشبہہ گران ہے اور ریاست کو قرضہ سے بری رکھنے کیواسطے
نہایت جزورسی اور خوش انتظامی کی ضرورت ہے اس نظر سے مین بلاتامل
اوسکی تخفیف کیواسطے سفارش کرتا ہون کیونکہ سنگین خراج کا لابدی نتیجہ
یہہ ہے کہ ریاست سے رعایا پر زیادہ ستانی ہو اوسکے انسداد کیواسطے
آپ کی راے مین کیا تدبیر مناسب ہے شاید ایک انگریز افسر کے بخصوصیت
ڈونگرپور و پرتاب گڈہ و بانسواڑہ مین مقرر ہونے سے اونکی پیداوار مین
ترقی ہو اور تخفیف خراج کی ضرورت نرہی تہوڑے دنون مین اس ملک
مین ہوکر نیمچ کو ریل جاری ہوجاوے گی اور زیادہ نگرانی اور انسداد
بدنظمی کی ضرورت پیدا ہوگی اور اوس ضرورت سے بہی ان ریاستون
مین کسی افسر کا تقرر لازم آوے گا اور میری راے مین ان ریاستون
کے خراج مین سے کہ بعوض حفاظت لیا جاتا ہے کسیقدر اوس افسر کی
تنخواہ مین خرچ ہونا چاہیئے کہ اوسکی موجودگی سے اون کو فائدہ عظیم حاصل

تفصیل خرچ

نام سال	کوٹھیار خرچ	مصارف خانگی	متفرقات	مصارف انتظام	خرچ سرکار انگریزی	بٹہ خراج	تنخواہ فوج	زیور و خرچ رئیس	شادی دختر	شادی	میزان
سمت ۱۹۲۳	[illegible]	[illegible] ۱/۹ پائی	[illegible] ۱۳/	[illegible] ۱۵/	[illegible]	[illegible] ۴/	[illegible]	•	•	•	[illegible] ۸/ ۲ پائی
سمت ۱۹۲۷	[illegible] ۷/۶ پائی	[illegible] ۷/۹ پائی	[illegible] ۱۳/۹ پائی	[illegible] ۱/۹ پائی	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۳/۸ پائی	[illegible] ۷/۳ پائی	•	•	[illegible] ۳/۸ پائی
سمت ۱۹۲۹	[illegible] ۶/۹	[illegible] ۸/	[illegible] ۱۳/۳ پائی	[illegible] ۴/۷ پائی	[illegible]	•	[illegible] ۱۵/۶ پائی	[illegible] ۶/	•	•	[illegible] ۷/۱ پائی
سمت ۱۹۳۰	[illegible] ۷/۳ پائی	[illegible] ۱۴/	[illegible] ۶/۹ پائی	[illegible] ۴/۷ پائی	[illegible]	•	[illegible] ۶/	[illegible] ۳/۲ پائی	[illegible] ۶/۱۵ پائی	•	[illegible] ۸/۴ پائی
سمت ۱۹۳۱	[illegible] ۱۵/۹ پائی	[illegible] ۱۵/۶ پائی	[illegible] ۳/۹ پائی	[illegible] ۱۳/۱ پائی	[illegible]	•	[illegible] ۹/۳ پائی	[illegible] ۹/	•	[illegible] ۷/	[illegible] ۲/۱ پائی

تفصیل جمع

نام سال	مال	[illegible]	[illegible]	آبکاری	متفرقات	سایر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	کیفیت
سمت ۱۹۲۳	[illegible]	۰	۰	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۰	۰	۰	یک لاکھ [illegible]	
سمت ۱۹۲۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	۰	۰	یک لاکھ [illegible]	
سمت ۱۹۲۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	۰	۰	یک لاکھ [illegible]	
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	۰	۰	یک لاکھ [illegible]	
سمت ۱۹۳۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک لاکھ [illegible]	یک لاکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	
سمت ۱۹۳۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	۰	۰	یک لاکھ [illegible]	

سنوات گذشتہ مین ریاست ڈونگرپور کا جمع وخرچ اس تفصیل سے رہا ہے ۔

نام سال	تعداد جمع	تعداد خرچ	باقی	فاضل	کیفیت
سمت ۱۹۲۳	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	۰	[illegible]	
سمت ۱۹۲۴	یک لکھ [illegible] ۱۵ ر	یک لکھ [illegible] ۱ ر ۸ پائی	۰	[illegible] ۲ ر ۸ پائی	
سمت ۱۹۲۵	یک لکھ [illegible]	[illegible] لکھ [illegible] ۱۵ ر ۹ پائی	۰	[illegible] ۱۱ ر ۹ پائی	
سمت ۱۹۲۶	یک لکھ [illegible] ۹ ر ۳ پائی	یک لکھ [illegible] ۶ ر ۳ پائی	۰	[illegible] ۱۳ ر	
سمت ۱۹۲۷	یک لکھ [illegible] ۱ ر ۳ پائی	یک لکھ [illegible] ۳ ر ۸ پائی	۰	[illegible] ۲ ر ۵ پائی	
سمت ۱۹۲۸	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	۰	[illegible]	
سمت ۱۹۲۹	یک لکھ [illegible] ۴ ر ۳ پائی	یک لکھ [illegible] ۴ ر ۷ پائی	۰	[illegible] ۴ پائی	
سمت ۱۹۳۰	[illegible] لکھ [illegible] ۲ ر ۳ پائی	[illegible] لکھ [illegible] ۸ ر ۴ پائی	۰	[illegible] ۵ ر ۱ پائی	
سمت ۱۹۳۱	یک لکھ [illegible] ۱۲ ر ۳ پائی	یک لکھ [illegible] ۲ ر ۱ پائی	۰	[illegible] ۴ ر ۱۰ پائی	

اس جمع وخرچ کی تفصیل جن سمتون کی دریافت ہوئی ہے ذیل مین لکھی جاتی ہے ۔

جہیز قرار پائی تہی مگر موقوف رہی آخر کار مہاراول صاحب جیسلمیر کے ساتہ
ٹہیری کہتے ہین کہ شیولال گندہی نے جو اس کام کیواسطے جیسلمیر گیا تہا
ڈہائی لاکہہ روپیہ دینا قبول کیا تہا ماہ ۲۳ ۱۸ع مین اس شادی کی فہرست
سے سامان کثیر بصرف مبلغ بیتالیس ہزار روپیہ فراہم کیا گیا۔ دسمبر
۱۸۷۳ع مین والی جیسلمیر ڈونگرپور مین آئے اور باحسن الوجوہ شادی
ہوگئی اس شادی مین اگرچہ زر کثیر خرچ ہوا مگر اوسیقدر بابت بدہودہ کی
جو ملازمان و رعایا و ریاست سے لیا جاتا ہے اور بابت تیاگ کے جو
رئیس جیسلمیر نے دیا آمدنی بہی ہوئی کنور کہان سنگہ کہ بعمر تخمیناً بیس سال
ہین عرصہ تک بیمار رہے اس سبب سے اونکی شادی ملتوی رہی تہی
اونکی نسبت دختر مہاراجہ صاحب رتلام سے ہوئی اور فروری ۱۸۷۵ع
مین شادی ہوئی برات مین کل جاگیردار و ٹہاکر اور اکثر اہلکاران ریاست
گئے تہے رسمیات شادی اور سفر مین بہت روپیہ خرچ ہوا اور اسوجہہ سے
کہ ایک سال پیشتر شادی دختر پر بدہوا وصول ہوگیا تہا اس شادی مین
کسی سے کچہہ نہین لیا گیا۔

کل نوہ ہزار روپیہ خرچ ہوا باوصف اسکے کہ ریاست کی آمدنی قلیل ہے اور
اس غیر معمولی خرچ کی بدشواری کارروائی ہوئی - مہاراول صاحب کی خوش
انتظامی اور حسن تدبیری سے ریاست بالکل مقروض نہوئی الغرض بجز کرنل
ہیکسن صاحب کے کہ اون کی رپورٹ کا مضمون انتظام فوجداری مین درج
ہوگا صاحبان سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ و پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ مہاراول اودی سنگہ
صاحب کی عمدہ تدبیرات نظم ونسق امور ریاست [illegible] ترقی وبہبودی ڈونگرپور
کی تعریف لکھتے رہے ہین [illegible] چند [illegible] رسیدہ و تجربہ کار اور
ریاست کا خیرخواہ [illegible]
[illegible] اور بجز صلاح دیکر
[illegible] نقصان ہوا ہے
[illegible] اہلکارون
[illegible] اور
[illegible] رویہ
[illegible] کیا جاتا ہے
[illegible] انہون نے گندہی
[illegible] داری کا حال
[illegible]
[illegible] بحث
[illegible]

ہین رہتے ہین عرصہ چودہ برس ہین جسکے بعد ہین نے اس ملک کو پہر دیکہا ہی بہت ترقی ہوئی ہے کاشت اراضی روز بروز زیادہ ہوتی ہے جس مزرعہ پر سابقاً جنگل وجہاڑی کے سواے کچہہ نہ تہا مزروعہ ہو گئی ہے مہاراول اودے سنگہ صاحب کہ بعمر ۱۸ سال اور از بس لائق وہوشیار ہین بڑے ضبط ولیاقت سے اپنے راج کا بندوبست کرتے ہین اسیطرح ۶۹-۱۸۶۸ع کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ مہاراول صاحب بہت خوش رو یہ صحیح المزاج کشادہ دل تیز فہم اور فراخ حوصلہ ہین ۱۸۶۴ع مین بمقام بمبئی سر بارٹل فریر صاحب گورنر نے اونکی بہت خاطر وتواضع کی اوسوقت سے مہاراول صاحب انتظام ریاست مین زیادہ دلدہی وتوجہ کرتے ہین اس غرض سے لیاقت وہوش انتظامی کی گورنر صاحب نے جو تعریف کی ہے مستقل اور روزافزون رہی -

सरवार्टलभेतर साहब

۷۰-۱۸۶۹ع کے قحط مین مہاراول صاحب نے بہرتی غلہ کی ممانعت موقوف کردی اور کہیرواڑہ ومیواڑ کی آمدرفت غلہ پر محصول معاف کردیا اونیز پرورش محتاجان قحط زدہ پچیس ۲۵ دیہات مین تالاب کہدوائے اور محل اور شہر پناہ اور شہر کے چار دروازونکی مرمت کرائی اور ایک باولی وچاہ تعمیر کرائے اور جو لوگ محنت نکرسکتے تہے اونکو خیرات خانون سے غلہ وکہانا تقسیم کرایا کہ اسطرح دو برس کے عرصہ مین -

تالاب باولی وچاہ مین محل وفصیل دروازہ ہاے شہر بصیغہ خیرات پرورش قحط زدگان مادرانہ
طلع ... عہ ... عہ ...

اسواسطے دلیپ سنگہ کو اجازت ہوئی کہ پرتاب گڈہ کا راجہ ہوکر کاروبار ریاست ڈونگرپور کو بطور منتظم انجام دیتا رہے۔

یہہ تجویز جسونت سنگہ راول سابق کو ناپسند ہوئی اوس نے کوشش کی کہ از سر نو حکمران ہوکر ہنونت سنگہ پسر ٹہاکر اینگلا کو متبنی لے مگر اوسکی تدبیر کارگر نہوئی بلکہ بطور سزا سرتابی وہ بتقرر بارہ سو روپیہ ماہوار متہرا مین رہنے کیواسطے بہیجا گیا۔

ڈونگرپور و پرتاب گڈہ کی حکومت ایک جا مجتمع ہونے سے اجراے کار مین خلل واقع ہوا کیونکہ جب حاکم ڈونگرپور مین رہتا تہا تب بہی انتظام اچہا تہا اوسکے پرتاب گڈہ مین چلے جانے پر اور بہی خرابی و ابتری پیدا ہوئی۔ آٹہہ برس تک یہہ بدنظمی جاری رہی انجام مین جب تحقیق ہوا کہ مطلق کام نہین چلسکتا تو ۱۸۵۲ء مین دلیپ سنگہ کو ڈونگرپور کے کام سے بیدخل کیا گیا اور سرکار انگریزی کیطرف سے ایک منتظم مقرر ہوا چند سال بعد مہارا اودے سنگہ صاحب جوان اور ہوشیار ہوگئے اور اپنا کام خود کرنے لگے بسبب قربت چہاونی کہیرواڑہ اونکو ابتدا سے صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی کی صحبت رہی اور وقتاً فوقتاً بدرپیشی ضرورت صاحب موصوف سے مدد ملتی رہی اس صحبت اور اعانت کے ذریعہ سے اونہون نے انتظام ریاست مین بڑی لیاقت و نیکنامی حاصل کی۔

۱۸۶۵ء کی رپورٹ مین کرنل نکلسن صاحب نے ثبت کیا ہے کہ باوجودیکہ باشندگان ملک گرد نواح کے بہیلون کی حملہ آوری و زیادتی سے خوف و خطر

فساد ہوا ہے اسواسطے مین لکھدیتا ہون کہ مین کسیکی صلاح پر توجہ نکرونگا
اور نہ کچھہ فساد کرونگا اور اگر کرون تو جو کچھہ سزا سرکار انگریزی تجویز
کرے مین تسلیم کرونگا۔
اس رئیس کے انتظام سے آمدنی ریاست مین کمی واقع ہوئی اور وہ ٹھاکران
کو قابو مین نہ لاسکا اس صورت مین اوس نے سنہ ۱۸۳۱ع مین سرکار انگریزی
سے مدد کی درخواست کی تاکہ مفسد ٹھاکرون کی سرکشی رفع کرکے اونکو
راول کی اطاعت مین لاوین اسکے جواب مین اوسکو آگاہ کیا گیا کہ سرکار
انگریزی ہر ایک رئیس کو اپنی حکومت قایم رکھنے اور امن و عافیت ملک
محفوظ رکھنے کا ذمہ ور سمجھتی ہے تاہم بھیل اور غارتگرون کا انسداد کرنیمین
افواج انگریزی سے اکثر مدد ہوتی رہی۔
سنہ ۱۸۴۴ع مین بسبب انتقال اپنے دادا رئیس پرتاب گڈھ کے دلیپ سنگھ
اوس ریاست کا وارث ہوا و بحث پیدا ہوئی کہ اگر دونون ریاستون
کو اوسکے تحت حکومت مین شامل کردیا جاوے تو کیا ہرج ہوگا اگرچہ
ڈونگرپور مین متبنی و مسندنشین ہونے سے دہرم شاستر کے بموجب
دلیپ سنگھ کا استحقاق وراثت راج پرتاب گڈھ زایل ہوا تھا۔ مگر ڈونگرپور
کے ٹھاکرون نے بہت عذر و اعتراض کیا اسواسطے بنظر رفع تکرار اوس
تجویز سے درگذر ہو کر یہہ قرار پایا کہ دلیپ سنگھ متبنی بیٹا لیکر اوسکو ڈونگرپور
مین مسندنشین کرے اور خود پرتاب گڈھ کی مسند پر رہے اوس نے
ٹھاکر سابلی کے لڑکے کو گود لیکر مسند ڈونگرپور پر بٹھایا مگر وہ صغیر سن تھا

تہاجا	کانجی	گڈرا	سانجی	دہرما	سنگا	سرنگا
थाजा	कान्जी	गडरा	साखजी	धरमा	संगा	सरंगा

یہہ فساد زیادہ تر خود راول جسونت سنگہ کی بداطواری سے ظہور مین آیا تہا کہ وہ نہایت ذلیل اور پر مضرت عیبون کا عادی ہوگیا تہا اور حکومت کے لایق مطلق نہ تہا اس بدانتظامی اور نالایقی کے سبب سے وہ ۱۸۲۵ء مین بذریعہ اقرارنامہ مندرجہ ذیل مسند سے اوتارا گیا اور اوسکا متبنی بیٹا دلیپ سنگہ کہ ساونت سنگہ رئیس پرتاب گڈہ کا نبیرہ تہا منتظم ریاست مقرر ہوا۔

اقرارنامہ

مقبولہ راول جسونت سنگہ والی ڈونگرپور بخدمت اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی معرفت کپتان میکڈونلڈ صاحب مورخہ دوم مئی ۱۸۲۵ء مقام نیمچ

قلم اول جس شخص کو سرکار انگریز مختار ریاست کرے اوسی کو مین بہی منظور کرونگا انتظام امور ریاست اوسکو مفوض کرونگا اور کسیطرح دست اندازی نہ کرونگا۔

قلم دوم جو کچہہ سرکار انگریزی میرے مصارف کیواسطے مقرر کرے میں منظور کرونگا اور ملک ڈونگرپور کے اندر جو مقام میری سکونت کے واسطے مقرر ہوگا وہان رہونگا۔

قلم سیوم شریر آدمیون کی صلاح سے میرے ملک مین چند مرتبہ

۶ - علاوہ اپنے جایزا ور قدیمی حقوق کے ہم راول صاحب اور ٹہاکرون کے دیہات سے کچھہ نہین لینگے -
۷ - راول صاحب والی ڈونگرپور کو خراج سالانہ دینے مین کبھی انکار نکرینگے
۸ - اگر کوئی رعایا سرکار کمپنی ہمارے گانوین ٹہیریگا تو اوسکی حفاظت کرینگے -
۹ - اگر ہم حسب اقرار اپنے عمل نکرین تو سرکار انگریزی کے مجرم متصور ہونگے -

यानेमसूरत دستخط یا نیم صورت - اسی مضمون کے اقرار نامجات

آمرجی	امرناتہا	سلادامیر	منا	کورجی
अमरजी	अमरनाथा	सलादामेर	मन्ना	कोरजी
سادجی	مینا	ناتہو	کوٹیر	لالو
सादजी	मेना	नाथू	कोटेर	लालू
راجیا	لکھیا	لالجی	بجنیا	ہنیا
राजया	लखया	लालजी	बजनया	मनया
بہنادامر	لالو	جیتو	بہیندو	تاجو
भनादामर	लाल	जीतू	भींदू	ताजू

تہانو کوٹیڑ यानू कोटेड

اور ایسے ہی اقرار نامجات پر -
سرواڑہ دیول اور نااندوکی بہیلون کے دستخط کرائے گئے

नांदोकी देवल पर्सवाडा

جو میرے پاس مقیم رہین گے یکم جنوری ۱۸۲۴ء سے باقساط معینہ وقت معمولی پر سرکار انگریزی کو بلا عذر ادا کرتا رہون گا اس سے ہرگز انحراف نہوگا اور مین اس اقرارنامہ کو اپنی رضا و رغبت سے لکھتا ہون —
تاریخ ۱۳۔ جنوری ۱۸۲۲ء مطابق پوس سدی ۱۱ سمت ۱۸۸۰۔

۱۸۲۴ء مین سرکش سردارون کے اغوا سے بہیلون نے فساد کیا اور جہاراول صاحب سے برسرمقابلہ ہوگئے کہ سرکار انگریزی سے مدد لینے کی ضرورت ہوئی سرکار نے فوج بہیجی مگر لڑائی و مقابلہ کی نوبت نہین پہونچی ٹہاکرون نے اطاعت اختیار کی اور بہیلون کو مغلوب کرکے اون سے اقرارنامجات حسب مضمون ذیل لکہائے گئے اور فوج چہاونی کو واپس گئی۔

اقرارنامہ بہیلان۔ لیمبارواڑہ بخدمت سرکار اونرایبل کمپنی بمعرفت کپتان سیکڈونلڈ صاحب منجانب میجر ہملٹن صاحب مورخہ ۲۔ مئی ۱۸۲۵ء۔

लेम्बारवाड़ा

मेजर हेमल्टन साहेब

۱ – ہم اپنے تیر و کمان اور کل ہتیار دیدینگے۔
۲ – مفسدہ گذشتہ مین جو کچہہ لوٹا ہے اوسکا عوض دینگے۔
۳ – آیندہ کو ہم شہر و دیہات اور سڑکون پر غارتگری نہ کرینگے۔
۴ – کسی سارق و غارتگر گراسیہ یا ٹہاکر یا کسی اور دشمن سرکار انگریزی کو خواہ ہمارے ملک کا ہو یا پردیسی اپنے گانوں مین پناہ نہین دینگے۔
۵ – سرکار کمپنی کے احکام کی تعمیل کرین گے اور عندالضرورت حاضر ہون گے۔

راول ڈونگرپور۔ ازآنجا کہ آٹھوین قلم عہدنامہ درمیانی سرکار انگریزی
و مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب راول ڈونگرپور مورخہ اگھن بدی
۱۴ سمت ۱۸۷۵ مطابق ۱۱ دسمبر ۱۸۱۸ء مین راول صاحب نے کل بقایاء
خراج واجب ریاست دہار و دیگر سرکارون کا تاریخ عہدنامہ مذکور تک
باقساط سالانہ مقررہ سرکار انگریزی سرکار موصوف کو ادا کرنے کا اقرار
کیا تہا اور سرکار انگریزی نے بلحاظ مفلسی ریاست اور کمی آمدنی مہاراول
صاحب کی بجاے کل بقایا خراج محولہ قلم مذکور صرف پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ
عالم شاہی کہ بحالت ترقی ریاست بابت خراج ایک سال کے دیگر ریاستوں
کو دیا جاتا تہا لینا منظور کیا ہے مہاراول صاحب اب منظور کرتے ہین کہ
زر مذکورہ بموجب اقساط ذیل سرکار مین داخل کرینگے۔

[illegible]

ماہ سدی سمت ۱۸۷۶ مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۲۰ء - بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ مطابق
[illegible] [illegible]

۱۵ اپریل ۱۸۲۰ء - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ مطابق ۱۸ جنوری ۱۸۲۱ء
[illegible]

بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ مطابق ۱۵ اپریل ۱۸۲۱ء - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ مطابق ۸ جنوری ۱۸۲۲ء
[illegible] [illegible]

بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ مطابق اپریل ۱۸۲۲ء - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ مطابق جنوری ۱۸۲۳ء
[illegible] [illegible]

कुनवा डामरी

کنبہ - ڈامری - رئیس ڈونگر پور جس کا لقب راول ہے رئیس دیوپور کے خاندان کی بڑی شاخ مین سے ہے اکبر شاہ کے وقت سے اوسکے بزرگ مغلیہ سلطنت کے مطیع و ماتحت ہوگئے تھے جب اورنگ زیب کی وفات کے بعد اوس سلطنت مین زوال آیا یہہ ریاست مرہٹون کی مغلوب ہوگئی کہ اونھون نے رئیس کا ناک مین دم کر دیا اور مبلغ پینتیس[۳۵] ہزار روپیہ سالانہ خراج مقرر کیا کہ اول سیندھیہ و ہلکر اور دہار مین باہم تقسیم ہونا ٹھیرا تھا مگر اخیر مین صرف دہار کے حصہ مین بلا شرکت غیرے رہا -

धार

سنہ ۱۸۱۸ع مین اس ریاست نے بہ انضباط عہدنامہ مندرجہ نقشہ دوم عہدنامجات ۱۸۱۸ و ۱۸۲۰ع سرکار انگریزی کی حفاظت مین آکر اور مبلغ پینتیس ہزار روپیہ بحساب فی روپیہ چھہ آنہ آمدنی کل ریاست پر بابت خراج سالانہ دینا قبول کرکے مرہٹون کے پنجہ سے رہائی پائی - ریاست کے ذمہ مرہٹون کا اوسوقت تک خراج بتعداد کثیر باقی تہا اوسکے عوض بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل پینتیس ہزار روپیہ ادا ہونا قرار پایا اور تین سال کے خراج مین تخفیف ہوکر آیندہ کیواسطے مبلغ ... روپیہ سکہ انگریزی کہ پینتیس ہزار سکہ عالم شاہی کے برابر ہے خراج سالانہ مقرر ہوا -

عہدنامہ

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب

دوسری فصل

ڈونگرپور

ریاست ڈونگرپور کے مشرق مین راج میواڑ جنوب مشرق مین بانسواڑہ اور جنوب وجنوب مغرب مین اضلاع ماہی کانٹہ ہین -

اس ریاست کا طول مشرق ومغرب مین ۴۰ میل اور عرض شمال وجنوب مین ۳۵ میل ہے اور قریب ایک ہزار مربع میل کے رقبہ ہے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۳۵ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۳ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور ۷۴ درجہ ۱۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے لاکہہ آدمیون کی آبادی اور تخمیناً ایک لاکہہ چہتیس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے رئیس کی فوج مین پچاس سوار تین سو پیادے اور پانچ توپین ہین -

دارالریاست ڈونگرپور کہ بڑا شہر اور قلعہ ہے دامن کوہ پر چہاونی کہیرواڑہ سے ۴۱ میل جنوب مشرق مین اثناء راستہ نیمچ وڈیسہ نیمچ سے ۱۳۶ میل جنوب مغرب مین اور ۱۲۱ میل جنوب شمیرقی ڈیسہ سے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۵۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۰ دقیقہ پر واقع ہے

یہہ ریاست چہہ پرگنات مفصلہ ذیل مین منقسم ہے -

چاست - ترپود - کٹارہ - چوراسی - بارہ - باریل اور انتظام فوجداری کیواسطے ریاست مین ۹ مقامات ذیل پر تہانہ جات ہین -

دمبورہ - سگواڑہ - آسپورہ - پرڈلہ - شابلہ - آنتری - داول -

चास्त
तिरपोद
कटारा
चौरासी
बारा
वारिल

दावल आन्तरी सावला परदला आसपुर सगवाड़ा दम्बोरा

علاقہ میواڑ مین ڈاکخانجات مفصلہ ذیل ہین -

اودے پور - کہیرواڑہ - کونبہرہ - چیتوڑ - بہیلواڑہ - شاہ پورہ -

ان مین سے اول تین پوسٹ ماسٹر جنرل بمبئی کے تحت مین ہین اور باقیماندہ ممالک مغربی و شمالی مین سنہ ۱۸۹۵ء مین ایک ڈاکخانہ بمقام سلومبر اور مقرر ہوا ہے -

ڈاک بنگلہ جات

میواڑ مین مسافرون کے آرام و آسایش کے واسطے مقامات مفصلہ ذیل پر ڈاک بنگلے ہین -

چیتوڑ - ہمیرگڈہ - بنیرہ - ڈابلہ - منگلواس - میرتہ - کہیرواڑہ

मेरता मंगलवास बनेरा हमीरगढ

دیوار اور اوسکا پشتہ دونون ٹوٹ گئے مگر مقابل کی دیوار بچ گئی پہاڑ یا
کاٹکر پانی کو راستہ دیا گیا اور خلقت کی خوش نصیبی سے اوسی عرصہ مین
بارش بند ہو گئی اور مصیبت رفع ہوئی۔

نیچ داودے پور کی سڑک پر اسی پانی کے زور سے ایک عمدہ پل تین
محرابون کا شکست ہو گیا کہ اوسکی مدت تک مرمت نہوئی اور مسافرون کو
بڑی تکلیف رہی۔

اوسی زمانہ مین خوف ہوا کہ شاید دیبر کا تالاب جسے جے سمند رکہتے ہین
شکست ہو جاوے بلکہ گجرات کے لوگون نے تو احمد آباد مین یہہ انتہا
درجہ کی طغیانی دیکہکر یہی خیال کیا تہا کہ تالاب دیبر ٹوٹ گیا ہے اسواسطے
بنظر دور اندیشی اس تالاب کی مرمت ضرور متصور ہو کر جنوری ۱۸۷۶ء
مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے خود جاکر کار تعمیر شروع کر دیا کیونکہ ۱۸۶۹ء
کی رپورٹ سالانہ کے احکام گورنمنٹ ہندوستان کی دفعہ ۷ کا یہہ مضمون
ہے کہ سنگین تعمیرات مندرجہ دفعہ ۴۷ رپورٹ کرنیل ہچنسن صاحب کی مرمت کی
واسطے مہارانا صاحب کو تاکید ہونی چاہیئے۔

اس بند کی مرمت کا خرچ غالباً ڈیڑہ لاکہہ روپیہ سے کم نہوگا اسواسطے
یہہ تجویز ہے کہ جو زمین اس سے سیراب ہوتی ہے اوسپر نرم محصول لگاکر
یہہ روپیہ وصول کیا جاوے۔

देबर
जैसमंदर

ह्चेसन

ڈاک خانہ جات

ہو گی ۱۸۶۸ء مین ملک میواڑ کے کل تالابون مین پانی بہت کم رہ گیا
اور اکثر چاہات بالکل خشک ہو گئے اور پانی کی بہت قلت ہوئی تو تالاب
بڑی سے کہ شہر سے ایک میل ہے اور ایک اور تالاب سے کہ بفاصلہ پانچ
میل ہے پانی لانے کی تجویز ہوئی مگر دریافت ہوا کہ صاحب علم و مشاق انجنیر
کے بغیر اس کام کا اہتمام مشکل ہے چنانچہ مہارانا صاحب نے ارادہ بہی کیا
کہ کچھہ عرصہ کیواسطے ایک انگریز انجنیر کو رکھکر قرب وجوار کے پہاڑون کی
پیمایش کرا کے شہر مین پانی پہونچانیکی معقول تجویز کرین مگر پھر اسپر کچھہ
عمل نہوا ۱۸۶۹ء مین زیادہ تر ضرورت پیش آئی کہ پچولہ تالاب مین
جس سے کل شہر پانی لیتا ہے کشش بارش سے صرف تین فیٹ پانی آیا
کہ بہت جلد خرچ ہو کر نیچے کا گدلہ اور ناقص پانی رہ گیا اور اوسکے استعمال
بیماری پیدا ہونے کا خوف ہوا ڈاکٹر صاحب نے اوسکا امتحان کیا تو
اوسمین مادہ حیوانی و نباتی بہت مخلوط پایا ۱۸۷۰ء کی برسات مین ۳۴
انچ پانی برسا پچولہ تالاب کہ کئی سال سے خشک رہا تہا لبالب بہر گیا بلکہ فاضل
پانی اوسمین ہو کر نکل گیا اور گہاٹہ اودے پور کے کل تالاب اور کنوے
سیراب ہو گئے پہر ۱۸۷۵ء کی ستمبر مین کثرت بارش سے پانی کا طوفان آیا
کل زراعت غرقی سے خراب ہو گئی اور تالاب اودے پور کے اوس
پر سے جو سروپ ساگر کہلاتا ہے پانی روان ہو گیا اور خوف ہوا کہ اگر اس
تالاب کا پشتہ شکست ہو گا تو شہر اودے پور کا جزو اعظم اور کل پست شہر مین
غرق آب ہو کر جان و مال کا بہت نقصان ہو گا چنانچہ پہاڑی سے پختہ

اوسکو برخاست کیا گیا۔
قواعد حفظان صحت پر باوصف خلاف ورزی باشندگان بدستور عمل ہوتا رہا اور ادا ے مصارف ستہرے کے واسطے خفیف محصول جاری ہوا ہے۔

نقشہ کارگزاری و مصارف شفاخانجات

نام سال	تعداد مریضان	تعداد عمل شگافیہ	تعداد مصارف سالتمام	کیفیت
سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ع	۵۴۵۴	۰	[illegible] ۱۵ ار۴ پائی	
سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع	۶۸۹۵	۰	[illegible]	
سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ع	۶۸۹۳	۰	[illegible] ۴ ر۷ پائی	
سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ع	۶۲۸۶	۰	[illegible] ۱۱ ر۸ پائی	
سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع	۵۲۴۱	۱۸۱۲	[illegible] ۱۳ ر۴ پائی	
سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ع	۵۴۶۳	۲۳۲۳	[illegible] ۳ ر۴ پائی	

شہر اودے پور کی مغربی فصیل کے نیچے تالاب ہے معمولی برسون مین اوسمین پانی بافراط رہتا ہے مگر سنہ ۱۸۷۶ع مین بباعث کمی بارش اوس مین پانی نہ آیا تو خوف ہوا کہ بالکل خشک ہوجاوے گا اور بیماری پیدا

صاف ہوجایا کرین ۔

۱۹ کوئی شخص جو بیچ محل رفع حاجت کرے یا نو عدیگر باعث ناپاکی ہو اوس سے چار آنہ تک جرمانہ لیا جاوے ۔

۲۰ منصرم کوچہ ہاے شہر کی صفائی کا ذمہ ور رہو ۔

۲۱ اگر حلال خور اپنا کام اچھی طرح نکرین تو منصرم اون سے ایک مہینے تک کی تنخواہ کا جرمانہ لے ۔

بعد اجراے ان قواعد کے بھی باشندگان شہر خلاف ورزی کرتے رہے یہہ خلاف ورزی غریبون کی طرف سے نہین ہوئی اونکی یہہ مجال نہین ہے مگر دولت مند و زبردست آدمی جنہون نے سنہ ۱۸ع مین خانہ شماری نہین ہونے دی تھی قواعد مرتبہ کی تعمیل مین مخل ہوتے ہین زیادہ تاکید ہوتی ہے تو بازاریون کو اغوا کر کے ہرتال کرا دیتے ہین تاہم تاکید مین غفلت و کوتاہی نہوئی بلکہ مہارانا صاحب نے ایک اہلکار کو ر تلام و جاورہ کو بھیجا کہ وہان کی تدبیرات صفائی کو دیکھکر ویسی ہی یہان بھی جاری کرے ۔

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع مین شہر اودے پور مین مرض ہیضہ کا بہت زور رہا ۱۳۳۱ آدمی اس مرض سے مرے ملازمان دارالشفا نے معالجہ مین بہت کوشش کی تو مہارانا صاحب نے بجلدوے اس حسن خدمت کے تین تین مہینے کی تنخواہ اونکو بطور انعام عطا کی سنہ ۱۸۷۵ع مین کنہیالال نیٹو ڈاکٹر کی غفلت سے شفاخانہ کے کام مین ابتری ہوئی مریض کم آنے لگے تو

لیا جاوے۔

۶ ہر محلہ مین جاے ضرور بنوائے جاوین۔

۷ بیوہ عورتون سے محصول نہ لیا جاوے۔

۸ نگرانی حفظان صحت کیواسطے شہر کے شریف آدمیون کی پنچایت ہوکر صفائی شہر کی نگرانی رکھے اور محصول وصول کرے۔

۹ محصول وصول کرنے والے ذمہ وار ہون کہ کل آمدنی انتظام حفظان صحت مین خرچ ہو جو محصول اس خرچ سے پس انداز ہوگا تعمیر سڑک مین خرچ کیا جاوے گا۔

۱۰ ایک سپرنٹینڈنٹ اور چار چپراسی بہ تحت کوتوال شہر نگرانی حفظان صحت کیواسطے مقرر ہون۔

۱۱ ایک اعلےٰ اہلکار مختلف علاقجات کی نگرانی کیواسطے مقرر ہو۔

۱۲ کوتوال اور اوسکے سپاہی سپرنٹینڈنٹ کے کام کی نگرانی رکھین اور اوسکی نسبت رپورٹ کیا کرین۔

۱۳ کمیٹی حفظان صحت صفائی کیواسطے حلال خورون کو مقرر کرے۔

۱۴ گاڑیان اور بھینسے بہم پہونچائے جاوین۔

۱۵ کوڑہ جمع ہونیکا مقام شہر سے باہر تجویز ہو۔

۱۶ جو کوڑہ جمع ہو کہات کیواسطے فروخت کیا جاوے۔

۱۷ گہرون کا کوڑہ جمع کیا جاوے راستون مین نہ پہنیکا جاوے۔

۱۸ جائے ضرورات کے وقت صاف کیے جاوین اور بازار علی الصباح

اوس پر گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ ۲۲- جولائی ۱۸۷۱ء اپنی خوشنودی ظاہر کی کہ مہارانا صاحب کو اوس سے مطلع کیا گیا - اس باب مین قواعد مقرر ہوئے تھے اون پر بسبب خلاف ورزی اکثر باشندگان شہر کے خاطر خواہ عمل نہو سکا اون کا اس بات پر اعتبار نہین ہے کہ گندگی شعاع آفتاب مین رہنے سے تندرستی کو ضرر پہونچاتی ہے اور چونکہ ہر ایک تدبیر ترقی مین کسیقدر محصول جاری ہوتا ہے اسوجہہ سے ناگوار ہے مسلمانون کے محلہ مین صفائی نہونے کے سبب سے زیادہ شکایت رہتی ہے باوجود اس کوتاہی کے بہی اودے پور مین کسی مرض کا زور نہوا دربار کی اس باب مین بڑی کوشش ہے کہ قواعد مندرجہ ذیل جاری کئے ہین -

خلاصہ قواعد حفظان صحت

۱ پرانے غیر آباد مکانات صاف رکھے جاوین بصورت عدم صفائی مالکون سے جرمانہ لیا جاوے اور مکانات فروخت کئے جاوین -

۲ مقامات متنازعہ کے اخراج پانیکا انتظام کیا جاوے اور اوسکا خرچ مالکون سے لیا جاوے -

۳ مکانات اور چہتون کی بدرو مین خلل واقع نہو -

۴ گلی کوچون مین مویشیون کیواسطے چارہ نہ ڈالا جاوے اور آوارہ پہرتے ہوئے مویشی آٹھہ روز کے بعد نیلام کئے جاوین -

۵ حسب حیثیت کل مکانات و دوکانات کے باشندون سے محصول

سابق مین دو کم استعداد معلمہ تہین ۱۸۷۵ء مین مسٹرس لو نورکن صاحبہ
معلمہ مقرر ہوئین اور لڑکیون کو نوشت و خواند اور سوزنی کا کام سکہاتی ہین

سر رشتہ حفظان صحت

۱۸۶۸ و ۶۹ء مین ڈاکٹر ہلن صاحب و گیلوری صاحب نے علاوہ اپنے
خاص خدمت معالجہ مریضان کے خیرات خانجات محتاجان قحط کا کام بہت
کوشش و محنت سے انجام دیا ۱۸۷۰ و ۷۱ء مین میواڑ مین اول مرتبہ ایک
حاملہ عورت کے رحم سے مردہ بچہ نکال لینے کا عمل جراحی ہوا کہ اوسکی جان
بچ گئی لوگون کے تعصب سے سیتلا کا ٹیکا لگانیکا عمل جاری نہو سکا۔
برہمن جینی اور مسلمان ویکسینٹرون سے علانیہ برسر مقابلہ ہوجاتے ہین
اور دیگر اقوام بھی پسند نہین کرتی ہین راج سے بذریعہ چپراسی و پروانہ
مدد لیتے ہین ظلم و زیادتی ہونے لگی اس سبب مجبور چھوڑ دیا گیا صرف
شہر و دیہات گرد نواح جاے قیام ڈاکٹر صاحبان مین کسی قدر بچون کے
ٹیکے لگائے گئے۔

شہر اودے پور بہت گندہ ہے اور صفائی کی بہت ضرورت ہے دربار
نے بغرض صفائی شہر محصول چنگی لگانے کی تجویز ہوئی مگر اہالیان دربار نے
اوسکی تعمیل مین مطلق کوشش نکی بڑا بازار گو نہ صاف ہے مگر کوچون مین
صفائی نہین خصوصی بوہرون کا محلہ نہایت گندہ رہتا ہے۔
۱۸۷۰ و ۷۱ء مین حسن انتظام حفظان صحت کے ڈاکٹر صاحب نے رپورٹ کی

رکھتا ہے اسلئے اوسکو علاوہ انتظام مدرسہ ہندی کے سنسکرت جماعت سپرد ہوئی ہے سپرینٹنڈنٹ کی راے مین بوجہہ افزونی طلبا سنسکرت ایک مددگار پنڈت کی اور ضرورت ہے فارسی جماعتون کا اہتمام مولوی عبدالرحمن کو مفوض ہے یہہ شخص نہایت عالم اور محبوب العوام ہے اوسکے دو نایب ہین بھیلواڑہ کا مدرسہ بہت رونق پر بسبب کثرت طالبعلمون کے ہے مہارانا صاحب نے مکان فراخ تعمیر کرنیکا حکم دیا کل شرشتہ تعلیم کا خرچ سنہ ۱۸۷۴و۷۳ع مین بسمات ۱۱/ روپیہ پائی للعہ ہوا اور سنہ ۱۸۷۶و۷۵ع مین للعہ/ للعہ اودےپور کے مدرسہ مین ستین ماضیہ مین تعداد طلبا اس تفصیل سے رہی ہے۔

سنہ ۱۸۶۷و۶۶ع	سنہ ۱۸۶۸و۶۷ع	سنہ ۱۸۶۹و۶۸ع	سنہ ۱۸۷۰و۶۹ع	سنہ ۱۸۷۱و۷۰ع
۵۱۴	۵۸۳	۴۴۵	۳۳۷	۳۰۹

فارسی ہندی	انگریزی
۳۰	۵۵۳

سنہ ۱۸۷۲و۷۳ع	سنہ ۱۸۷۴و۷۳ع	سنہ ۱۸۷۵و۷۴ع	سنہ ۱۸۷۶و۷۵ع
۳۴۶	۴۳۹	۴۶۵	۵۳۸

انگریزی	ہندی	فارسی	انگریزی	ہندی	فارسی
۸۵	۲۴۶	۹۴	۶۵	۳۶۲	۱۱۱

سنہ ۱۸۷۶و۷۵ع مین — مدرسہ بھیلواڑہ — مدرسہ چیتوڑ — طالبعلم تھے
۱۹۷ ۱۳۸

مدرسہ زنانہ اودےپور مین زنانہ مدرسہ مدت دراز سے ہے مگر

इंगलिस

हाईस्कूल अजमेर

۱۸۶۷و۶۸ء میں مسٹر انگلس صاحب کو کہ ڈپٹی ایجنٹ افیون ہین اور سالہا
سال تک ہائی اسکول اجمیر کے ہیڈ ماسٹر رہے ہین مدرسہ کا اہتمام مفوض
ہوا اونکی تعلیم سے بہت ترقی ہوئی اگر کوئی دوسرا مستعد انگریزی کا مدرس
نہونے کے سبب سے طالب علم کم ہو گئے۔

वेडसाहब

भीलवाड़ा चीतोड़

۱۸۶۲و۶۳ء مین مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے کہ تحصیل علم انگریزی کے
خود بہی شایق تہے مسٹر جارج بیرڈ صاحب کو بمشاہرہ مبلغ ڈیڑہ سو روپیہ
ماہوار ہیڈ ماسٹر مقرر کیا اور بہیلواڑہ و چیتوڑ مین بہی بصرف چہ سو اسّی
روپیہ سالانہ مدرسہ جات مقرر ہوئے اور مسٹر انگلس صاحب کل شعبۂ تعلیم
کے افسر رہے - اسی سال مین مہارانا صاحب نے میو کالج مین طلبا راج
میواڑ کیواسطے بورڈنگ ہوس تیار ہونے کی غرض سے چہتیس ۳۶ ہزار روپیہ
دیا ۱۸۶۳و۶۴ء مین جارج بیرڈ صاحب ہیڈ ماسٹر کی تنخواہ باضافہ مبلغ پچاس
روپیہ دو سو روپیہ ماہوار مقرر ہوئی اور اونے جماعتون کو پڑہانے
کیواسطے دوم مدرس مقرر ہوا مسٹر انگلس صاحب انسپکٹر نے بہت تعریف
لکہی کہ طالب علمون کا مخرج الفاظ بہت صحیح ہے اور ترجمہ انگریزی کا دیسی
زبان مین اور دیسی زبان کا انگریزی مین کرتے ہین اس سے ثابت
ہے کہ جو پڑہا ہے اوسکو بخوبی سمجہتے ہین ہندی مین چہ جماعتین اور چہ
اوستاد ہین - پنڈت کہیمراج مدرس اول سنسکرت کے مرنے سے مدرسہ
کا بہت نقصان ہوا جاے اوسکے ونایک شاستری مدرسہ بنارس سے آکر
مقرر ہوا اوسکی علم سنسکرت مین بہت تعریف ہے اسکے سوا اور بہی لیاقت

बोर्डिंगहौस

विनायकशास्त्री

دربار اعتراض کرتے ہین کہ مسافر چوکیدار کو بلاتے ہین مگر اوسکا
نہ چوکیدار یہ نہین دیتے مگر اس سے دربار کی ذمہ وری حفاظت مسافرین
مین کسیطرح کمی عاید نہین ہوتی ہے چوکیدار بالکل ناکارہ و بدمعاش ہین
اور سبب اسکا اہلکاران دربار کی کاہلی ولاپروائی ہے اگر غفلت وشرارت
کی چوکیدارون کو سزا ہوا کرے تو چوریان بالکل موقوف ہوجاوین۔

جہازپور

راج اودے پور کا پرگنہ جہازپور مینہ کہیڑا رمین واقع ہے وہان مینون کی
آبادی ہے اور سابق مین بہت بدنظمی رہتی تہی مگر کوٹہ کنٹنجنٹ فوج مقرر
ہوئی تب سے وقوع جرایم مین تخفیف ہوگئی ہے ۱۸۵۷ء کے غدر مین
کوٹہ کنٹنجنٹ باغی ہوگئے اوسکے بعد دیولی مین چہاونی مقرر ہوکر فوج دیولی
اررگیولر فورس بہرتی ہوئی اوس مین مینہ لوگ بہرتی ہوگئے ہین ایک رسالہ
سکہہ سوارون کا رہتا ہے اور دو رسالے دوم رجمینٹ سواران بنگالہ کے
اس علاقہ کا انتظام صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی کو مفوض ہے۔

شتر تعلیم

مدرسہ مردانہ

اول ۱۸۶۷ء مین پادری روبسن صاحب مشن
اجمیر نے اودے پور کے مدرسہ کا امتحان لیا تہا اور بہت تعریف لکہی
تہی۔

کو مفوض ہوا اوسکی محنت اور کوشش سے اوس سال مین غارتگری
ڈاک کی کوئی واردات نہوئی اوسکے تحت مین عملہ پولیس حسب تفصیل ہے

ماہانہ

غرو گرداور	نایب	عملہ	سواران	پیادگان
ما ماہانہ	ماللعہ		۲۵۵	
سما سالانہ	اماعہ	سماصہ	امالہ	لاللعہ

یہہ عملہ پولیس ۱۳۸ میل سڑک نیمچ نصیر آباد ۹۴ اودے پور نیمچ ۴۵ –

کی حفاظت کرتا ہے اور مبلغ سماللعہ فی میل خرچ ہوتا ہے –
اوسی سال اس پولیس کے علاقہ مین دو مقدمات ہوئے اول دیوا سنگہ
نامی سوار نے ایک بقال کو جسکی حفاظت کیواسطے گیا تہا قتل کر کے اوس کا
چہہ سو روپیہ کا مال لوٹ لیا اوسکی گرفتاری کی تجویز صاحب رزیڈنٹ
حیدر آباد کی معرفت ہوئی – دوم – جمعدار نبی بخش دیوا سنگہ کی گرفتاری
کے واسطے گیا تہا اوس نے اوسکو چہوڑ دیا اس جرم مین اوسکو نو برس
کی قید ہوئی –

اس سڑک پر غارتگری مسافران کی بہت شکایت ہے اس دلیری سے
واردات کرتے ہین کہ انگریزی فوج کے لشکر کو بہی جسکی اوہنین کے بہرہ دار
و چوکیدار حفاظت کرتے ہین نہین بخشتے معاوضہ کا دعوی ہوتا ہے تو اہالیان

طلب کیا ہے۔

سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء مین علاقہ جاورہ و نیمچ مین بہت فساد ہوا تو مہاراجہ سیندہیہ صاحب نے پرموہ دیال نائب سرصوبہ اوجین کو انتظام کیواسطے بہیجا اوس نے کسی قدر ڈکیتی کا انسداد کیا اور بنا نامی ڈاکو کو جو وکیل گوالیار متعینہ ایجنسی میواڑ کے پاس سے مفرور ہوگیا تہا گرفتار کیا یہہ امر عنایت اللہ خان نائب صوبہ کی عمدہ کارگذاری کا نتیجہ ہے۔

سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین باوریہ اور موگھیہ کی سزادہی مین بہت کوشش ہوئی اکثر سے ہتہیار اور اونٹ لئے گئے اور ضمانت طلب ہے بصورت ندینے ضمانت کے قید کئے جاتے ہین سرکار ٹونک نے ان لوگون کو علاقہ نیمابہیڑہ سے بیخ و بنیاد سے نکالدیا ہے ان بے رحم و بداطوار ڈاکوون سے اوسیطرح پیش آنا چاہیے جسطرح زمانہ سلف مین ٹہگون کو قید رکہکر یادیانت و پیداوار کے پیشون کی مشقت کرائی گئی تہی اور اوسکی سفی سے اونکی اور اونکے عیال و اطفال کی پرورش کی گئی تہی خارج کرنے سے اونکا صرف نقل مکان ہوتا ہے عادات نہین چہوٹتے ہین اب میواڑ و ٹونک سے نکل کر وے کسی کمزور ریاست مین چلے جاوینگے کہ مقابلہ کی طاقت نرکہکر مجبوراً اونکو پناہ دیگی۔

پولیس حفاظت ڈاک انگریزی

سنہ ۱۸۶۹ و ۶۸ء مین انگریزی ڈاک کی حفاظت کا اہتمام منشی سمیع علی خان گرداور

نشاندہی کرین فوراً گرفتار کرادین بلکہ کل قوم موگھیہ کو علاقہ میواڑ سے جلاوطن کردینے کیواسطے مستعد ہے مگر یہہ تجویز کسی طرح جایز نہین اگرچہ ظاہر ہے کہ موگھیہ لوگ بجز غارتگری کوئی وجہہ معاش نہین رکھتے ہین تاہم ایجنسی کے دباؤ سے اس بدپیشہ قوم کے واسطے جوکچھہ مناسب ہو اوسکے کرنے کو دربار ہمہ تن تیار ہے مدت سے دربار میواڑ نے ان لوگون کی سزا دہی مین کوشش کی ہے اہالیان پولیس میواڑ اون کی گرفتاری کے واسطے اطراف مین پہرتے ہین۔

میرے نزدیک مناسب یہہ ہے کہ آپ کے نجیبون کی ایک جمعیت بہ تحت ایک معتمد اور باتمیز ہندوستانی افسر کی نیماہیڑہ مین متعین کیجاوے کہ اس قوم کی حرکات پر نگرانی رکھے۔ یہہ لوگ اکثر مارچ و اپریل و مئی کو جس زمانہ مین افیون کی فصل تیار ہوتی ہے غارتگری کیواسطے پسند کرتے ہین اسواسطے تجویز کی ہے کہ اون ایام مین اونکی نگرانی کیواسطے مین خود اوس نواح مین مقیم رہونگا۔

مختلف دیہات مین موگھیہ بکثرت ہین اور کچھہ وجہہ معاش نہین رکھتے اور اچھی طرح مسلح اور دلیر ہین دن کے وقت تلاش کیا جاوے تو نہین ملتے رات کے وقت سب جمع ہوجاتے ہین سنا ہے کہ اکثر موگھیہ لاکھہ روپیہ رکھتے ہین کثرت سے رشوت دیتے ہین اس سے اون پر جرم ثابت نہین ہوتا آپ کا ایک آدمی اسمعیل خان مدت سے نیماہیڑہ مین ہے مگر نہین معلوم اوس نے کیا کیا اوسکی کارروائی دریافت کرنے کیواسطے مین نے اوسکو

نہین کرتے ہین حکام نیماہیڑہ سے جو چار مینون کی باختیار خود مارڈالا ازبس قابل بازپرس ہین —

پرگنہ نیماہیڑہ کہ موگھیہ ڈکیتون کا جاے قیام ہے اور وہین اونکو غارتگری اور چوری کے بعد پناہ ملتی ہے میواڑ کی بدنظمی کا باعث ہے اوسکا اہالیان میواڑ کو ہمیشہ تردد رہتا ہے اس باب مین صاحب سپرنٹینڈنٹ جنرل استیصال ٹھگی وانسداد ڈکیتی کو چٹھی لکھی گئی اوسکی نقل ذیل مین درج ہے

مراسلہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ بخدمت صاحب سپرنٹینڈنٹ جنرل استیصال ٹھگی وانسداد ڈکیتی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۷۲ء

آپکی چٹھی نمبری ۲۰۷ مورخہ ۲۳ فروری مشعر اسکے کہ موگھیہ ڈاکوون کی غارتگری موقوف نہوئی اور معلوم ہوتا ہے کہ اہالیان پولیس اون کا انسداد نہین کرسکتے بدین ایما وصول ہوئی کہ انتظام کامل کی تدبیر کرو اور موگھیون مین سے مخبر پیدا کرو اوسکے جواب مین لکھتا ہون کہ موگھیون کی غارتگری کا مجھکو بھی مدت سے تردد ہے اور سال گذشتہ مین مین نے کچھہ قواعد اون کے انسداد کے واسطے جاری کیے تھے اور تینون دربار یعنی میواڑ ٹونک اور گوالیار نے منظور کرلیئے مگر اونپر عمل نہوا موگھیہ قوم کے آدمی آپکے پاس بھیجونگا مگر مشکل یہہ ہے کہ ایسے آدمی جنکی نسبت جرم ثابت ہو ملنے مشکل ہین واردات کرکے بلاشناخت نکلجاتے ہین اور اونکا جرم شاذ ونادر دریافت ہوتا ہے —

دربار میواڑ ہمیشہ تیار ہے کہ جسوقت آپ اپنے گارڈ کی معرفت کسی موگھیہ کی

ہلو گیا ہے اور ریاستین اون سے خوف کہا کر فکر انسداد مین رہتی ہین
کچھہ قانون بنائے گئے ہین کہ میواڑا اور ٹونک نے منظور کر لیے ہین
مہاراجہ صاحب سیندھیہ کی منظوری کا انتظار ہے اوسکے حاصل ہونے
پر جاری ہون گے - ان قوانین کے بموجب حکام موقع کو موگہیون کا
رجسٹر رکہنا ہوگا اور اونکو کاشتکاری پر آمادہ کرنا ہوگا بلا اجازت کسی
حیلہ سے کہین نہ جانے دینگے اون کے اونٹ لیکر عوض مین آلات
کشاورزی دیے جاوین گے اور ہتھیار لیکر اونکی قیمت دیجاوے گی
ان قواعد مین خلاف ورزی کی سزا بہی لکہی ہے اور تعزیرات ہند کی دفعہ
۳۹۰ لغایت ڈکیتی و رہزنی پر مبنی ہین -

سنہ ۶۹-۱۸۷۰ع مین میواڑا اور ٹونک کے درمیان سلوک رہا اور بجا و دو
دیہہ سے بہی بہ نسبت سابق میواڑ پر کم زیادتی ہوئی مگر اہالیان راج
گوالیار رعایا میواڑ کو گرفتار کر کے سزا دیدیتے ہین عہدنامہ کے بموجب مجرمکو
بہیجو کلاء ایجنسی میواڑ مین نہین بہیجتے -

موضع دولت پورہ پرگنہ نیماہیڑہ علاقہ ٹونک مین بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۱ع بہت
سنگین واردات ہوئی دولت پورہ کے موگہیون نے ایک مینہ ساکن موضع
بہانیہ پرگنہ کنانور علاقہ میواڑ کو مار ڈالا اسپر مینہ ہاے میواڑ و نیماہیڑہ
نے جمع ہو کر دولت پورہ پر حملہ کیا گانو جلا دیا اور دو آدمیون کو مار ڈالا
صاحب ایجنٹ نے ملاحظہ کیا تو گانو جسمین چوبیس گہر تہے بالکل برباد ہو گیا
تہا اس نواح کے مینے صلح و زراعت پیشہ اور نیک چلن ہین اور واردات

भानपुरा
कानोर

جاتے ہین گرد و دور دور تک واردات کرتے ہین ایک دفعہ اون سے ہتھیار لینے کی بہی تجویز ہوئی تہی مگر ہندوستانی ریاستون مین کسی کام پر پیشوائی کوشش نہین ہوتی ہے -

سنہ ۱۸۶۸-۶۹ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ افسوس ہے کہ غارتگری ڈاک و رہزنی وڈاکہ کی وارداتین بکثرت ہوتی ہین مگر ظاہرا اسمین راج کا کچھہ قصور نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگرچہ یہان بہی پولیس کا بندوبست نہایت عمدہ نہین ہے مگر ان وارداتون کے مرتکب بیناہیڑہ علاقہ ٹونک اور جاوَد و نیمچ علاقہ گوالیار کے غارتگر ہوتے ہین کرنل نکسن صاحب نے بذریعہ رپورٹ مورخہ ۲۱- فروری سنہ ۶۷ء حال مفصل لکھا تہا مگر ہنوز کچھہ بندوبست نہین ہوا ہے - مہارانا صاحب کو حفاظت تاجران ومسافران کیواسطے جو صلاح دی گئی اوس پر اونہون نے بخوبی عمل کیا وے کل معاملات مین ہوشیار اور صحیح الخیال ہین ہمیشہ دانشوری سے کام کرتے ہین اور کاروبار ریاست کو لایق تحسین و آفرین وحسب اطمینان سرکار انگریزی انجام دیتے ہین مگر اونکو بہت مشکلات ہین اونمین مقدم تر یہہ ہے کہ اونکے پاس کوئی ایماندار اور لایق مشیر نہین ہے -

ہیواڑ و گوالیار و ٹونک کے جو پرگنات بہ تحت ایجنسی ہیواڑ ہین اونمین باوریہ و موگھیہ پیشہ ور ڈکیت رہتے ہین اون کے پاس تیز رو اونٹ اور عمدہ ہتھیار ہین اور اس عمدگی سے وارداتون کی تجویز کرتے ہین کہ کبہی ناکامیاب نہین ہوتے اس سے اونکا ڈکیتی و غارتگری مین نام

ٹونک کو واپس کر دیا بلکہ اوسکی آمدنی کا ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ راج
اودے پور سے ٹونک کے نواب صاحب کو دلوایا۔

اسیطرح کسی زمانہ مین راجپوتانہ سے مرہٹون کو بمشکل تمام بیدخل کیا تہا اور
نیمچ اس ملک کی کل مہمات کیواسطے عمدہ ہے حکام راجپوتانہ کی صلاح و مشورہ
کے بغیر نیماہیڑہ ٹونک کو واپس کرنا اور نیمچ مہاراجہ صاحب سندھیہ کو دینا
لارڈ کیننگ صاحب کے عہد حکومت کی بڑی غلطی ہوئی ہے اور تینون پرگنون
کا علاقہ مخلوط ہونے سے بڑی ابتری پیدا ہو گئی۔

ان پرگنات مین زیادہ تر آبادی موگھیون کی ہے کہ کاشت اراضی مطلق
نہین کرتے اور نہ کوئی اور وجہہ معاش رکھتے ہین اونکی بسر اوقات چوری
و غارتگری پر منحصر ہے عموماً مارچ و اپریل و مئی مین جب افیون کی فصل
تیار کر کے زمیندار اپنے گہر کو لیجاتا ہے مرتکب غارتگری ہوتی ہین بوقت
شب خفیہ جمع ہو کر یکایک اس چستی و چالاکی سے واردات کرتے ہین
کہ جس گانو کو لوٹین اوسکے باشندون کو مطلق اوسان نہین لینے دیتے
زیادہ تر سبب اسکا یہہ ہے کہ چوکیدار دیہہ سے اونکی سازش
ہوتی ہے دربار میواڑ نے موگھیہ و نیز نایک و باوریہ وغیرہ جملہ اقوام
سرقت پیشہ کو علاقہ سے نکالنے مین بڑی کوشش کی مگر اونکو علاقہ نیماہیڑہ
و جاورد و نیمچ و علاقہ ہلکر مین فوراً پناہ ملتی ہے اور وہان مسکن گزین
ہو کر بطور انتقام علاقہ میواڑ مین وارداتین کرتے ہین پیشہ ور اور شاطر
چور ہین دن کے وقت اپنے مسکن سے غیر حاضر رہتے ہین اور رات کو

[illegible] رہا ہے جب سے نیماہیڑہ ریاست ٹونک کو
[illegible] سند بحیہ صاحب کو دیئے گئے ہیں ڈکیتی متواتر ہوتی
ہیں [illegible] سرکار انگریزی کا قصور ہے اور دربار میواڑ براہ واجب عذور
[illegible] میواڑ کے بیچ وسط میں ۱۸۵۸ء سے دو غیر ریاستوں کا علاقہ پیدا ہوئے
[illegible] بدنظمی اور کیا نتیجہ ہو سکتا تہا دونوں علاقجات دار الریاستوں سے
بہت دور ہیں ہر ایک حاکم جو مقرر ہوا کرتا ہے خوب روپیہ پیدا کرتا ہے اور
سرکار میں بہی جرمانہ لیتا ہے اور مجرم اور سے لوگ کے علاقہ میں وارداتیں
کر کے ادا کیا کرتے ہیں

سنہ ۱۸۵۷ء [illegible] غلام محی الدین خان ملازم ٹونک حاکم نیماہیڑہ سرکار انگریزی
سے [illegible] ولایتی میواتی و مکرانہ سپاہ لیکر نیمچ کی چہاونی
پر [illegible] روپ سنگہ صاحب والی میواڑ خیرخواہی سرکار
میں ایسے [illegible] صاحب نے جو چہاونی نیمچ سے بہاگ کر
[illegible] لکہا تہا کہ اس ہنگامہ میں دربار اودیپور
[illegible] تعریف نہیں ہوسکتی ہے رانا صاحب
[illegible] میں وسے سرکار انگریزی
[illegible] نہیں راجپوتانہ کی کیا

[illegible] ہو کر بطور عارضی
[illegible] نے نیماہیڑہ

اودسے پور مین جیلخانہ کا مکان اگرچہ اس کام کے لایق نہین ہے مگر صاف رہتا ہے قیدیون کے خورونوش کی خبرگیری اچھی ہوتی ہے اور بیمارون کا معالجہ ہنٹو ڈاکٹر کرتا ہے سابق مین ہر قسم کے قیدی شامل حال رہتے تھے تاہجدیکہ زیر تجویز اور محبوس دوام مجرم قتل کو ایک ہی کوٹھری مین رکھا جاتا تھا ۱۸۷۲و۷۳ء مین مہارانا صاحب کو اسکے نقص سے آگاہ کیا گیا تو اونھون نے فوراً علیحدہ کروا دئے قیدیون سے سڑک پر مشقت لیجاتی ہے قالین بنائے اور دیگر اندرونی مشقت کی بھی تجویز ہوئی مگر اوسکے واسطے مکان کافی نہین ہے سالہاے گذشتہ مین محبس مین قیدی بحساب اوسط حسب تفصیل ذیل رہے ہین۔

۱۸۶۸و۶۹ء	۱۸۷۲و۷۳ء	۱۸۷۳و۷۴ء	۱۸۷۴و۷۵ء	۱۸۷۵و۷۶ء
۱۲۱	۱۸۹	۱۸۶	۱۱۴	۶۶

عدالت اپیل مہارانا شمبھو سنگھ صاحب کے انتقال سے پیشتر محکمہ عدالت اپیل بہ اہتمام مولوی عبد الرحمن خان مقرر ہوا تھا وقت تقرر سے اس محکمہ کا کام بہت عمدگی سے ہوتا ہے فیصلہ جات بہت واجب اور انصاف سے ہوتے ہین اور سب لوگ رضامند رہتے ہین کل کچہریون مین سب سے عمدہ اس عدالت کا کام ہے کوئی فیصلہ منسوخ نہین ہوتا ہے۔

نیماہیڑہ وچاوڈ وغیرہ واقوام جرائم پیشہ

اگرچہ زمانہ انتظام ایجنسی مین جب تک مہارانا شمبھو سنگھ صاحب نابالغ تھے

۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۶	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲
[illegible]	تعلیم	منبع آتشی	نفاق مذهبی	مفروری قبیدیان	اقدام ستی	ستی	جبل	جرا غیفیا	میزان
	۱	۰	۰	۰	۲	۱	۰	۰	۰
	۲	۹۱	۱	۴	۰	۰	۳۰	۰	۱۲۳۶
۰	۳	۱۰۹	۱۱	۴	۰	۰	۰	۵۳۵	۱۱۲۵
۰	۲	۵۶	۰	۳	۰	۰	۰	۵۶	۶۰۱
۰	۰	۹۶	۰	۰	۰	۰	۰	۴۹۶	۱۱۰۰

نقشہ مقدمات فوجداری وقوعی راج میواڑ

۱	۲		۳		۴		۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
	ڈکیتی		رہزنی		چوری									
سنہ	تعداد	مالیت	تعداد	مالیت	تعداد	مالیت	قتل	مجروحی	آتش زنی	رشوت ستانی	بردہ فروشی	اسقاط حمل	ہنگامہ پردازی	ڈاکن کشتی
سنہ ۱۸۶۹و۶۸ع	۳	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
سنہ ۱۸۶۳و۶۲ع	۸۷	[illegible]	۸۹	[illegible]	۴۰۴	[illegible]	۴۰	۱۷	۷	۲۰	۳۷	۱۲	۳۸	۵
سنہ ۱۸۶۴و۶۳ع	۵۱	[illegible]	۷۷	[illegible]	۱۸۶	[illegible]	۴۳	۱۸	۷	۱۱	۱۲	۱۷	۳۳	۸
سنہ ۱۸۶۵و۶۴ع	۳۱	[illegible]	۴۱	[illegible]	۹۶	[illegible]	۲۳	۹	۴	۲	۶	۶	۱۵	۳
سنہ ۱۸۶۶و۶۵ع	۲۱	[illegible]	۵۲	[illegible]	۱۵۷	[illegible]	۳۲	۷	۷	۳	۵	۱۳	۱۱	۵

ہوئین اون مین سے سنگین جرمون کا مرتکب مہاراج سکت سنگہ تہا
جب وہ باغی ہوا تمام زمانہ کے بدمعاشون نے اوسکے ساتہہ ہوکر ملک مین
ہنگامہ برپا کردیا تہا۔
بتاریخ ۱۲ - مئی ۱۸۷۶ء منشی ثنا حسن علیخان حاکم عدالت فوجداری کہ مدت سے
بعارضہ شل بیمار رہتا مرگیا وہ نہایت عمدہ اہلکار تہا اوسکے انتقال سے
راج کا بڑا نقصان ہوا ہے۔

مقرر کئے اور جمعیت پولیس مین اضافہ کرکے تیس تیس روپیہ ماہوار تنخواہ
کے تہانہ دار متعین کئے اور مجموعہ تعزیرات ہند و مجموعہ ضوابط فوجداری
مروج علاقہ انگریزی بطور قانون ملک جاری ہوئے صرف دو حلقون یعنی
جہازپور اور اضلاع کوہی مین بندوبست جدید نہوا اسوجہہ سے کہ جہازپور
صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی کے تحت انتظام مین ہے اور اضلاع کوہی
کا بندوبست صاحب سپرنٹینڈنٹ کو مفوض ہے۔

مگر یہہ سب انتظام صرف خالصہ کے ملک مین ہوا ہے۔ جاگیرون کا کل کام
خود سردار کرتے ہین اور ایسے خود اختیار ہین کہ راج مین واردات کی
اطلاع نہین کرتے اور عندالوقوع واردات سنگین مثل ڈکیتی وغیرہ جو آب
طلب ہوتا ہے تو جواب بہی توقف و تساہل سے بہیجتے ہین وہان بدستور
وہی حال رہا جو سابق مین تہا۔
منشی تامن علیخان کی برخاستگی کا یہہ بہی سبب تہا کہ یہہ شخص زمانہ نابالغی
رئیس مین بحکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوا تہا اسوجہہ سے ایجنسی کا آوردہ
سمجہا جاتا تہا اور ریاست کے لوگ اوس سے حسد و تعصب و بغض رکہتے
ہین اور اکثر اوقات کاروبار پولیس و عدالت مین اس سبب سے ہرج
واقع ہوتا تہا۔
سنہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ع مین ڈکیتی و غارتگری کی وارداتین کم ہوئین مگر چوریان
زیادہ ہوئین خالصہ کے علاقہ مین ارتکاب جرم فی الجملہ کم ہوا اور جو وارداتین

تبدل ہین خفیہ وعلانیہ خلل انداز ہوستے ہین کہ اس سے بعض اوقات حسب
پولیٹیکل ایجنٹ کو بہت رنج ہوتا ہے۔
تاہم تقرر عدالت غنیمت متصور ہو کر امید ہوئی کہ جو مجرم اوسوقت تک بے
عقوبت رہتے تھے یا صرف جرمانہ دیکر رہا ہوجاتے تھے گرفتار ہو کر سزا
اعمال کو پہونچین گے۔
اوسوقت تک ریاست ہین مقدمات فوجداری و دیوانی بطور نزاع خانگی
سمجھے جاتے تھے اور اہلکاران وحاضرین دربار اومین مداخلت
کرتے تھے اسواسطے منشاء عدالت و قانون سقط ہوجاتا تھا تقرر عدالت
سے یہہ بھی امید ہوئی کہ آیندہ ایسی دست اندازی نہو گی تقرر عدالت
کے ساتھہ مختصر مجموعہ قانون بھی جاری ہوا اوسمین بپاداش جرایم زیادہ تر
سزاے قید رکھی گئی مگر انتظام پولیس کی کچھہ اصلاح نہوئی پرگنات خالصہ
دربار ہین تو پولیس کسیقدر اچھی تھی مگر جاگیرون ہین نہایت خراب تھی بلکہ
جاگیردار سارق وڈکیتون کو پناہ دیتے ہین۔
سنہ ۱۸۷۱و۷۲ع ہین منشی ثامن علیخان کے بیمار ہوجانے سے کام مین ابتری
واقع ہوئی اسپر اوسکی برخاستگی عمل ہین آئی۔ مگر دوسرے سال ڈکیتی وغارتگری
وخودکشی بذریعہ تخیر قیدگی وافیون خوری بکثرت وقوع ہین آنے سے مہارانا
صاحب کو انتظام فوجداری و پولیس کا فکر ہوا منشی ثامن علی خان کو از سر نو
نوکر رکھکر اوسی عہدہ پر مقرر کیا اور ملک میواڑ کو سات حلقون ہین منقسم
کرکے پانچ حلقون ہین ایک ایک مجسٹریٹ پولیس بمشاہرہ ڈیڑہ ڈیڑہ سو روپیہ

نام سال	تحصنہ: تعداد مقدمات	تحصنہ: تعداد زر دعوی	شادی	حقیقت اراضی	متبنی	قوم	سر حد	متفرقات	میزان
سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء	۸۵۶	یک لکھ بارہ [illegible]	۵۰	۰	۲۰	۱۲	۰	۱۴۵۵	۰
سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء	۳۵۰	یک لکھ آٹھ [illegible] ۳	۱۱	۰	۶	۱۰	۰	۲۰۴	۵۸۰
سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء	۲۵۱	یک لکھ [illegible] ۱۰	۴۰	۰	۲	۱۰	۰	۲۵۰	۰
سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء	۱۱۸	۰	۵	۸۸	۳	۱	۳	۶	۲۲۴

عدالت فوجداری انتظام فوجداری اور حفاظت رعایا کے
واسطے راج مین تہانجات تو پیشتر سے تہے مگر سنہ ۷۱ء مین اونکی اصلاح
ہوکر شہر و مفصلات کیواسطے ایک عدالت مقرر ہوئی اور منشی ثامن علیخان
کو کہ بہت ہوشیار اور شریف آدمی تہا اوسکا اہتمام مفوض ہوا اوسکو
ایک برس تک کی قید اور پچاس روپیہ تک جرمانہ کا اختیار دیا گیا اور کل
تہانجات و افسران نگران حال اوسکے تحت مین کیئے گئے ۔

اس عدالت سے سردار لوگ بہت ناراض و رنجیدہ ہوئے اس خوف سے
کہ ہماری رعایا تحت حکومت عدالت مین ہوجاوے گی لبغور تقرر عدالت
کو ٹھیاری کیسری سنگھ وزیر نے بحیلہ بیماری استعفا دیا مگر دربار کی رپورٹ
مین صاف لکھا ہے کہ وہ دستور جدید جاری ہونے سے مستعفی ہوا
ہے ریاست کے دیرینہ اہلکار رسم قدیم کے بہت پابند ہین اور ہر ایک

اور بذریعہ کیفیت مورخہ ۳۰ - مارچ ۱۸۶۸ء صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو اطلاع دیکر محکمہ عدالت مقرر کیا تہا اوسکا حال پیشتر درج ہو چکا ہے -

۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء مین حاکم دیوانی ارجن سنگہ تہا اوسکی کارروائی بہت بیضابطہ تہی مگر رعایا شکایت کم کرتی تہی ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین دو نقص اور پائے گئے اوّل سرداروں کا محکوم عدالت نہونا - دوسرے فریقین مقدمہ سے زررسوم کا لیا جانا - جولائی ۱۸۷۳ء مین بجائے نقد رسوم لینے کے کاغذ سٹامپ جاری ہوا اوس سے راج مین بہت فائدہ ہوا سابق مین دس۱۰ روپیہ فیصدی مدعی سے اور پانچ روپیہ فیصدی مدعاعلیہ سے لیا جاتا تہا اب عرضی دعوی پر صرف پانچ روپیہ فیصدی کاغذ سٹامپ لیا جاتا ہے اور محکمہ رجسٹری وثیقہ جات مقرر ہوا اوس مین بہی خوب کام ہونے لگا -

۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین اس سررشتہ کا حاکم متہرا داس ہوا اوسکی کارروائی کی کچہہ تعریف یا شکایت دریافت نہین ہوئی ہے -

نقشہ کارگذاری عدالت دیوانی بہ تعداد مقدمات

نام سال	قرضہ تعداد مقدمات	قرضہ تعداد زر دعوی	شادی	حقیقت اراضی	متبنی	قوم	سرحد	متفرقات	میزان
[illegible]		۰	۱۷	۶۶	۴	۵	۴	۱۹۵	۰
[illegible]	[illegible]		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

کیواسطے نہایت مفید ہے کہ ہاڑوتی و نیماڑہ کی کل افیون اودے پور مین اسی راستہ سے آتی ہے اب یہہ سڑک تمام وکمال تیار ہے صرف وقتاً فوقتاً بحسب ضرورت مرمت ہوتی ہے ۔

سڑک اودے پور و دیسوری براستہ راج نگر ۔ چونکہ بیاور سے کہیرواڑہ تک دو سو میل کے فاصلہ مین کوہ ارابلی کے درمیان کوئی گاڑی کا راستہ نہ تہا اور راجپوتانہ سے وسط ہند کو نمک بہت جاتا ہے اور آمدورفت مسافرون کی بہی بہت ہے ۔ سنہ ۱۸۶۴ع مین اودے پور سے راج نگر ہو کر دیسوری کو تجویز ہوئی تہی مگر روپیہ کا بندوبست نہونے سے صرف خام تیار ہوئی سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ع مین اوسکی مرمت ہوئی اور یہہ بہی تجویز ہوئی کہ بشرط گنجایش روپیہ کے اوسکو پختہ تیار کرایا جاوے گا ۔

ان سڑکون کے سوائے کرنل گورڈن صاحب نے سڑک اودے پور و کہیرواڑہ کا سومیرہ کو کہ بفاصلہ ۲۶ میل سرحد گجرات پر ہے اور وہان سے ہرسول کو تیار ہونا تجویز کیا ہے ہرسول سے سیو کو سڑک تیار ہے اوسکے شامل ہوجانے پر گجرات و راجپوتانہ کے درمیان بہت عمدہ راستہ تیار ہوجاویگا راج میواڑ نے اپنے علاقہ مین تیاری کا بندوبست کردیا ہے یہہ ۴۴ میل بیچی واڑہ تک ڈونگرپور کے علاقہ مین ہے اور بعد ازان گجرات مین ہے

सोमेरा

हरसोल
सेव

बेचीवाडा

عدالت و پولیس

عدالت دیوانی مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے باجرا حکم عام

گئے ہے ماہ مارچ ۱۸۷۶ء گلاسگو کی یونی ورسٹی سے سارٹیفکیٹ سول
انجنیری حاصل کرکے واپس آئے اور بمشاہرہ مبلغ چارسو روپیہ اپنے
کام پر مقرر ہوئے۔

سڑک نیمچ و نصیرآباد - یہہ سڑک چیتوڑ و ہمیرگڈہ و بھیلواڑہ وغیرہ
ہوکر گذری ہے اور میواڑ کے علاقہ مین چوراسی میل ہین اوسکی لاگت کا
ایک لاکھہ اسی ہزار روپیہ مہاراج اودےپور قرار پایا تھا کہ ایک لاکھہ
تیس ہزار سنہ ۱۸۷۰-۶۹ء تک اور باقیماندہ پچاس سنہ ۱۸۷۱ء مین وصول
ہوگیا اہالیان دربار نے بہت عذر کیا تھا کہ نیمچ و نصیرآباد کی سڑک صرف
دونون چھاونیون کی فوج کے کام آوے گی اوس سے میواڑ کی تجارت
کو کچھہ فایدہ نہین ہے کہ وہ کسی طرف کنارہ سے نہین ملی ہے اور
اودےپور کے خالصہ کے علاقہ مین صرف تھوڑی دور گذری ہے
زیادہ تر جاگیردارون کے علاقہ مین ہے وے براے نام خراج دیتے
ہین پس سڑک سے اگر کسیقدر فایدہ ہو تو وہ بھی راج کو نہوگا مگر مہارانا
صاحب کو فہمایش کی گئی تو پھر کچھہ عذر نہوا اگراس سبب سے کہ اثناے راستہ
اوسپر دیہات واقع نہین مسافرون کو بھی پسند نہین ہے اور آمدرفت
کم ہے سنہ ۱۸۷۰-۶۹ء مین یہہ سڑک بھیلواڑہ تک تیار ہوکر جاری ہوئی
اور سالہاے آیندہ مین کل تیار ہوگئی۔

سڑک اودےپور و نیمچ - یہہ سڑک اودےپور سے بمقام نیماہیڑہ نیمچ و
نصیرآباد کی سڑک مین شامل ہوئی ہے اور ایجنسی انیون اودےپور

سنہ ۱۸۷۰-۷۱ء مین دس پل تیار ہوئے اور تین کی تعمیر شروع ہوئی اور مقامات
پرساد و بارہ پال پر ڈانک بنگلہ تیار ہوئے سنہ ۱۸۷۲-۷۳ء مین اودے پور
وکھیرواڑہ کے درمیان کل سڑک قابل گذر گاڑیون کے تیار ہوگئی مگر پلون
کی تعمیر باقی رہی راج سے پانچہزار روپیہ ماہوار ملتے تھے مگر ایک مندر کا
تاریخ معینہ پر تیار ہونا ضرور تہا اور پچیس ہزار روپیہ سڑک نیمچ ونصیرآباد کے
خرچ کیواسطے دیا گیا اس سے بکلی تین ہزار روپیہ ماہوار کے دو ہزار روپیہ
کا خرچ رہا سنہ ۱۸۷۵-۷۶ء مین اگرچہ سڑک بہمہ جہت تیار ہوگئی مگر چند پل تعمیر سے
باقی رہ گئے۔ سڑک اول درجہ کی کہلاتی ہے لیکن واقع مین اوسمین بہت
نقص ہین نالون اور پہاڑون وغیرہ سے بچنے یا اونکو رفع کرنے کی کچھہ
تدبیر نہوئی اور نہ نشیب و فراز ہموار کئے گئے سنہ ۱۸۷۶-۷۷ء مین صرف ایک سوم ندی
کا پل باقی رہا اگرچہ امید تہی کہ یہہ پل بہی جلد تیار ہوجاتا مگر کثرت بارش سے
راج کا اسقدر نقصان ہوا کہ غالباً کئی سال تک اس پل کی تیاری کیواسطے
روپیہ بہم نہ پہونچ سکے اور جب تک روپیہ کا بندوبست ہو شاید نیمچ تک
سڑک ریل تیار ہوکر اوسپر آمدرفت جاری ہوجاوے اور اس پل کی چندان
ضرورت نرہے اس سڑک کی تعمیر کا اہتمام نہایت محنتی اور مستقل مزاج شخص
مسٹر ولیم صاحب کو تہا اونہون نے اپنی حسن اخلاق سے وحشی باشندگان
ملک کو رضامند کرلیا بہیل لوگ جمع ہوکر سڑک پر مزدوری کرنے آتے تہے
اور شل سابق اوسمین خلل انداز نہین ہوتے تہے سنہ ۷۷ء مین مسٹر
ولیم صاحب بحصول رخصت دو سال تحصیل علم انجنیری کیواسطے انگلستان کو

परशाद बारहपाल

सोमनदी

विलियम

سڑک

میواڑ میں سڑکیں مفصلہ ذیل ہیں۔

سڑک اودے پور و کھیرواڑہ۔

سڑک نیمچ و نصیر آباد۔

سڑک اودے پور و نیمچ کہ سڑک نیمچ و نصیر آباد میں شامل ہوئی ہے۔

سڑک اودے پور و دیسوری براستہ راج نگر۔

سڑک اودے پور و کھیرواڑہ۔ میواڑ کے علاقہ کی روئی و افیون وغیرہ اجناس بمبئی کو جاتی ہیں اور احمد آباد و بمبئی کے درمیان سڑک ریل تیار ہوگئی اسواسطے لازم آیا کہ احمد آباد کیطرف اودے پور و کھیرواڑہ کے درمیان سڑک تعمیر کیجاوے کہ اس راستہ سے احمد آباد اودے پور صرف ڈیڑھ سو میل ہے اور نیمچ واندور ہوکر بمبئی کو جانے میں بہت پھیر پڑتا تھا اسواسطے سنہ ۱۸۶۹ء میں اس سڑک کی تعمیر شروع ہوکر اٹھہ میل تیار ہوئی پہلا راستہ جو بیس میل پہاڑوں میں ہوکر گذرتا تھا یہہ سڑک ہموار و کشادہ زمین پر تجویز ہوئی اور راستہ کی نسبت سیدہی بھی ہے سنہ ۱۸۷۰ء میں ایک بند کے ٹوٹنے سے پل شکست ہوگیا اور ایک عمیق نالہ پر پل تیار کرنے میں توقف ہوا اس سے سڑک کی تیاری میں بسیقدر ہرج ہوا اور زمین پہاڑی ہونے کے سبب سے بھی کام سستی سے ہوا۔

مسٹر انگلس صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ افیون بہت ہوشیار اور محنتی ہین اونہون نے اپنی خوش اطواری اور حسن معاملگی سے ساہوکارون مین بڑا اعتبار حاصل کیا ہے اور دربار مین سفارش کرکے اونکے واسطے کئی طرح کی رعایت کرائی ہے۔

ایجنسی افیون اودے پور کا خرچ بقدر [illegible] راج میواڑ سے لیا جاتا ہے مگر یہہ امر خلاف دستور اور انصاف سے بعید ہے کیونکہ تقرر اوسکا بغرض ایصال محصول سرکار انگریزی ہوا ہے پس واجب ہے کہ خرچ بہی سرکار انگریزی سے دیا جاوے۔

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ ع تک اس ایجنسی سے ۳۹۰۰۸ صندوق افیون حسب تفصیل ذیل وزن ہوکر روانہ ہوئے ہین اور دو کروڑ چونتیس لاکہہ چار ہزار آٹہہ سو روپیہ سرکار انگریزی کو حاصل ہوا ہے۔

تفصیل افیون وزن شدہ ایجنسی اودے پور۔

۳۹۰۰۸ — ۲ کروڑ [illegible] لکہہ [illegible]

سنہ	صندوق	روپیہ	سنہ	صندوق	روپیہ
سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ ع	۴۴۴۴	[illegible] لکہہ [illegible]	سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ ع	۵۴۶۰	[illegible] لکہہ [illegible]
سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ ع	۴۴۸۸	[illegible] لکہہ [illegible]	سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ ع	۸۰۶۸	[illegible] لکہہ [illegible]
سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ ع	۴۸۸۱	[illegible] لکہہ [illegible]	سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ ع	۵۷۹۴	[illegible] لکہہ [illegible]
سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ ع	۹۸۷۳	[illegible] لکہہ [illegible]			

مگر کفایت خرچ اور امنیت راستہ کی غرض سے افیون کی آمدرفت زیادہ ہوئی تو میواڑ کے سردار اور ٹھاکر بہی اپنی اپنی جاگیرون کے علاقہ مین محصول ناجایز لینے لگے کہ اوس سے کسیقدر کوٹہ بوندی جہالاواڑ ٹونک کی آمد مین کمی واقع ہوئی مہارانا صاحب کو اسکے امتناع کی فہمایش ہوئی اور اونہون نے بندوبست بہی کیا مگر سرداران راج میواڑ بہت سرکش ہین اگر بالکل باز نہ آئے تو بنظر فائدہ سرکار انگریزی اونکے ساتہہ سختی کرنی لازم آوے گی۔

سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء مین دربار کے ذریعہ سے دریافت ہوا کہ اضلاع میواڑہ کی افیون بقدر تین سو صندوق ابتدائی حالت مین یعنی بلا صفائی مارواڑ کو چلی جاتی ہے اگرچہ اسکی مقدار کی صحت کا اعتبار نہین لیکن اگر اسقدر جاتی ہے تو صریح ایک لاکہہ اسی ہزار روپیہ سالانہ محصول سرکار انگریزی کا نقصان ہے۔

سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ء مین افیون کی پیداوار بہت افراط سے ہوئی اور اہالیان دربار نے بہی چوری محصول کا بندوبست کیا اس سے افیون بکثرت آئی مگر صاحب ایجنٹ افیون نے لکہا کہ بہل پہوڑیہ قسم کا پوست کم کاشت کیا جاوے تو بہتر ہے کیونکہ اگرچہ اوسمین سے افیون زیادہ نکلتی ہے مگر ناقص ہوتی ہے۔

سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ء مین بمبئی کے بازار مین افیون بہت ارزان ہوگئی اس سبب سے بھرتی کم ہوئی مگر سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶ء مین پہر بکثرت گئی اور اگر بمبئی مین نرخ گران ہوتا تو اوس سے زیادہ جاتی۔

भलफोड़या

روانہ جات ملجایا کرین کیونکہ ایجنسی افیون تحت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط
ہند سے ملتے ہین اور بہت توقف اور تکلیف ہوتی ہے اور یہہ بھی چاہتے
ہین کہ محصول بھی اودے پور کی ایجنسی افیون ہین داخل ہو کر بینک بمبئی
ہین بہیجا جاوے اندور کی ہنڈویان دیتے ہین اونکو خسارہ رہتا ہے
چنانچہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند نے ایسی تجویز کی کہ جس سے تکلیف
کی اونکو شکایت ہے رفع ہو جاوے گی۔
سنہ ۱۸۷۶ء ہین دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب سیندہیہ نے اپنے علاقہ
کی افیون کے اودے پور ہین لیجانے کی ممانعت کرکے جبرًا اوجین کی تک
پہونچائی اگر ایسا نہوتا تو اودے پور کی ایجنسی ہین افیون زیادہ آتی
اور جاورہ وغیرہ کے ساہوکار مصارف کرایہ اور ریاستون کے محصول
کی کفایت سے محروم نرہتے۔
اودے پور سے سٹیشن ریل احمد آباد تک کا راستہ میواڑ اور ڈونگرپور کے
بھیلون کی مفسد و بدمعاش آبادی سے ہمیشہ دشوار گذار اور پرخطر سمجہا
گیا ہے مگر جب سے افیون کی بہرتی اس راستہ سے جاری ہوئی ہے
عجب تبدل واقع ہوا ہے کہ بھیلون کے حقوق ملحوظ ہونے سے وارداتون
کا انسداد اور مال کے صحیح و سالم پہونچنے کی کفالت ہو گئی ہے وے کل
مال کی بخوشی تمام حفاظت کرتے ہین۔ سنہ ۱۸۶۵ء ہین یہہ سڑک جاری
ہوئی تہی اوس وقت سے ابتک ایک بہی غارتگری نہونے سے انتظام
سرکار اودے پور اور وحشی بہیلون کی خوش عہدی لائق تحسین و آفرین

ممالک انگریزی اور ملحق ریاستون کیواسطے خرید و فروخت کرتے ہین بدستور نکلتی رہی اوسکے واسطے پالی ہین ایجنسی مقرر ہونا تجویز ہوا اور جنوب اور مغربی حدپر پہاڑ ہین اون مین ہوکر بلا ادا ے محصول لیجانا محال ہے اسلئے لکہا گیا کہ کسیقدر نگرانی ہونے سے غیر ممکن ہوجاوے گا۔

کرنل بروک صاحب نے بمطابقت راے کرنل نکسن صاحب لکہا کہ میواڑ کی افیون صفائی و تیاری کیواسطے پالی کو جاتی ہے پالی سے بمبئی کو سابقًا پہلن پور ہوکر جاتی بہی اب احمد آباد ہوکر جاتی ہے اسمین شبہہ نہین کہ ہنڈی سے بلا محصول نکلجاتی ہے۔ مسٹرس نونن و کمپنی سوداگران کراچی نے چاہا تہا کہ کراچی سے افیون بہرتی کیا کرین اس سے پالی مین افیون کا ٹکٹ جاری ہوا ہے مگر مسٹرس نونن و کمپنی کی امید براری اور پالی کی ٹکٹ کا مفید ہونا مشتبہ ہے۔

वजन अफीम

وزن افیون کا ستمبر حسب الحکم صاحب ڈپٹی ایجنٹ متعینہ اندور اسطرح ہے کہ دس صندوقون مین سے ایک وزن کرکے اوسط نکالا جاتا ہے فاضل افیون مالک کو واپس ملجاتی ہے اور فاضل لانے کیواسطے کچھہ سزا نہین ہے اس سبب سے ہر ایک صندوق مین فاضل ہوتی ہے بمبئی مین صندوق بند وزن ہوتا ہے مگر اس سے کچھہ انسداد نہین کیونکہ اوسمین علاوہ افیون برگ درختان بہی ہوتے ہین کہ اوسمین لپٹی ہوتی ہے۔

اودے پور مین افیون کا بیوپار کرنے والے ساہوکار روز بروز زیادہ اور دولت مند ہوتے جاتے ہین اونکی خواہش ہے کہ اودے پور سے

ہونے سے سرکار کا نقصان کثیر ہوتا ہے کیونکہ فی صندوق چھہ سو روپیہ محصول لیا جاتا ہے اسواسطے ڈونگرپور و بانسواڑہ مین ہوکر میواڑ و مارواڑ سے گجرات مین جاتی تہی اوسکے محصول کی چوری کا انسداد کرنے کی غرض سے صاحب اسسٹنٹ بانسواڑہ کو ہدایت ہوئی کہ اوس ملک مین افیون جانے کا جو حال معلوم ہو اوسکی بابت حکام گجرات کو تحریر کرین۔

جو افیون بمبئی کو جاتی ہے اوسکی تیاری مین بمقابلہ افیون روانگی مغربی و شمالی حصص راجپوتانہ کے بہت فرق ہے اوسمین آمیزش کم ہوتی ہے اور دوسری شکل کی بنائی جاتی ہے بمبئی کیواسطے گولی بناتے ہین اور راجپوتانہ کیواسطے بشکل ٹکیہ تیار کرتے ہین۔

اس بلا محصول جانے والی افیون کی نسبت اگرچہ کرنل کیٹنگ صاحب نے اپنے مراسلہ ۱۳-اپریل ۱۸۷۰ء مین لکہا کہ میری رائے مین کرنل نکسن صاحب کا یہہ خیال غلط ہے کہ راجپوتانہ سے جانے والی کل افیون پر سرکار انگریزی کا محصول واجب ہے اونکو یاد نہین رہا کہ مارواڑ سندہ اور کاٹھیاواڑ کے ویسی خرچ کیواسطے مقدار کثیر مطلوب ہوتی ہے اوسپر کبہی محصول نہین لیا گیا ہے مگر کرنل نکسن صاحب کی پہر بہی یہی رائے ہوئی کہ مارواڑ مین ہوکر بہت افیون بلا ادائے محصول سمندر تک پہونچ جاتی ہے اسواسطے مہارانا صاحب سے تحریک کرکے بلا ادائے محصول افیون کے میواڑ سے باہر نہ جانے کا بندوبست کرایا چنانچہ حد جنوبی پر تو جانا بالکل بند ہوگیا مگر مشرقی و شمالی حد پر نیا نگر و اجمیر کے ساہوکارون کی معرفت جو علانیہ

فائدہ ہوا احمد آباد کی ریل کا سٹیشن اودے پور سے ڈیڑہ سو میل ہے اس
فاصلہ کا کرایہ بمقابلہ راستہ سابقہ کے بہت کم ہے دوسرے اودے پور سے
انگریزی علاقہ کو جاتے ہوئے راستہ مین صرف ڈونگرپور اور راٹلام کی دو
ریاستین آتی ہین اس سے اداے محصول مین بہی بہت کفایت ہوتی ہے
اودے پور مین شرح محصول کی افیون پیداوار ملک میواڑ پر فی صندوق
بیس روپیہ اور علاقہ غیر کی افیون پر کہ جہالرا پاٹن بوندی کوٹہ اور ٹونک
کے علاقون سے آتی ہے بلحاظ اوس مسافت کے جو سوداگرون کو اودے پور
مین پہونچنے سے پیشتر طے کرنی ہوتی ہے صرف دس روپیہ فی صندوق ہے
غیر ملک کو بہرتی ہونے سے پیشتر افیون کارخانہ مین صاف ہوتی ہے اور
اوسکی صفائی مین کارخانہ والون کو بہت فایدہ ہوتا ہے یہان افیون
کا کارخانہ جاری ہونے سے اوجین و اندور کے کارخانون مین کمی اور وہان
کے تاجرون کو نقصان ہوا اس سبب سے تاجران مذکور نے متفق ہوکر
کچھہ عرصہ تک افیون کو کارخانہ اندور و اوجین و اودے پور یعنی کسی کارخانہ
مین نہ آنے دیا چونکہ مہاراجہ صاحبان سیندہیہ و ہلکر تاجران کو روپیہ
دیتے ہین اور خفیہ شریک تجارت ہین اسوجہہ سے سرکار انگریزی کی آمدنی
افیون مین خلل انداز ہوئی۔
کسیقدر افیون مارواڑ و کاٹھیاواڑ کی ریاستون اور انگریزی علاقہ سندہ
مین جانے کے واسطے ابتک اودے پور مین تیار ہوتی ہے اوس مین
سے کسیقدر بمبئی مین بہی پہونچ جاتی ہے مگر تہوڑی افیون کا بہی محصول داخل

مصارف متعلقاتی تہانہ و پرگنات	ایجنسی افیون	متفرقات
سمالہ	سمالہ	سمالہ
ار	۹ ر	۵ر۶ پائی

میواڑ کی فوج

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع مین اودے پور کی فوج کا جدید بندوبست ہوا جن سواروں کو چودہ روپیہ ماہواری ملتی تہی اور محض ناکارہ تہی موقوف ہوئی اور باقی ماندہ کی بیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہوگئی اور پیادون کی پلٹنون کو قواعد وردی اور ہتہیار سے اصلاح دی گئی کل فوج کی تعداد یہہ ہے سوار پیادہ اور ۔ لکہہ ۔ سال کا خرچ ہے ۔

۱۱۵۲ ۳۶۹۴

افیون

میواڑ اور اوسکے گرد نواح کے علاقجات مین افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے سابقًا یہہ افیون سرکار انگریزی کی ایجنسی افیون واقع اندور وا وجین مین جا کر وزن ہونے اور محصول ادا کرنے کی بعد بمبئی کو روانہ ہوتی تہی اسمین تاجرون کو دو طرح کا نقصان تہا اول مقام پیدایش سے اوجین یا اندور اور وہان سے بمبئی کو جانے مین بسبب بعد مسافت کرایہ کا خرچ بکثرت ہوتا تہا دوسرے وسط ہند کی چہوٹی چہوٹی ریاستون مین علیحدہ محصول دینے کی زیرباری زیادہ ہوتی تہی اسواسطے جون سنہ ۱۸۶۹ع مین بمقام اودے پور وزن و ایصال محصول کیواسطے ایجنسی مقرر ہوئی اوسی سے تاجرون کو دونون صورتون سے

خرچ

[illegible] لکھہ
[illegible]
۳/۷ پائی

کچہریات	عملہ دیوانی و فوجداری	تحصیلات	کوٹھیار غلہ
[illegible]	[illegible] ۱۱/۳ پائی	[illegible] لکھہ ۶/۱۰ پائی	[illegible] لکھہ ۴/۹ پائی
کارخانہ	**بارجہ خرچ**	**جواہرات**	**فیلخانہ و طویلہ**
[illegible] ۸/۹ پائی	[illegible] ۶/۵ پائی	[illegible] ۱/۶ پائی	[illegible] /۷
شترخانہ و گاوخانہ	**تعمیرات مفید عام**	**تہوار خرچ**	**موجبات**
[illegible] ۱۴/۶ پائی	یک لکھہ [illegible] ۱۲/۳ پائی	[illegible] ۹/۶ پائی	[illegible] ۳/۱۵ پائی
فوج [illegible] لکھہ	**اصراف زنانہ**	**خیرات مذہبی**	**خراج سرکار انگریزی**
[illegible] ۲/	یک لکھہ [illegible] ۳/۹ پائی	[illegible] لکھہ ۱۴/	[illegible] لکھہ [illegible]
معاوضہ مقدمات فوجداری	**تنخواہ بعوض زمین**	**بخشش**	**خرچ مسافران و مہمانان**
[illegible] ۵/۹ پائی	[illegible] ۳/۹ پائی	یک لکھہ [illegible]	[illegible]

فاضل	باقی	خرچ	جمع	سنہ انگریزی	سمت ہندی
[illegible] ۸/۳/۸ پائی	•	[illegible] لکھہ ۱۲/۹/۷ پائی	[illegible] لکھہ	سنہ ۷۱-۱۸۷۰ع	سمت ۱۹۲۷
•	[illegible] یک لکھہ ۷/۴/۷ پائی	[illegible] لکھہ ۸/	[illegible] لکھہ ۱۵/۴/۷	سنہ ۷۲-۱۸۷۱ع	سمت ۱۹۲۸
•	[illegible] لکھہ	[illegible] لکھہ ۸/	[illegible] لکھہ ۸/	سنہ ۷۳-۱۸۷۲ع	سمت ۱۹۲۹

اس جمع وخرچ کی تفصیل اگرچہ ہر ایک سال کی معلوم نہین مگر سمت ۱۹۲۶ کی لکھی جاتی ہے کہ دیگر برسون مین بھی قریب قریب اسیقدر ہوتی ہے -

جمع

[illegible] لکھہ ۳ پائی

مال	سایر	چھٹوند	نذرانہ مسند نشینی
[illegible] لکھہ ۶/۱۳ پائی	[illegible] لکھہ ۳/۷ پائی	یک لکھہ [illegible] ۶/۱۵ پائی	[illegible] ۹/

عدالت دیوانی وفوجداری	نذرانہ	پٹہ فوطہ داری	جرمانہ
[illegible] ۱۴/	[illegible] ۹/۵ پائی	[illegible] ۳/۴ پائی	[illegible] ۳/۹ پائی

منافع دوکاکین راج	سوائی پرگنات سہ	آمدنی شہر	متفرقات
[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۰/۹ پائی	[illegible] ۶/۸ پائی

آیندہ کو جنس لینے کا طریقہ از سر نو جاری کیا گیا۔

جاور مین شیشہ اور جست کی کانین مدت سے بند پڑی تہین اونکے جاری کرنے کی غرض سے سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین پروفیسر بوشل صاحب کو بہ اجازت گورنمنٹ نوکر رکہکر کانون کو دیکہنے کیواسطے بہیجا گیا اونہون نے کام شروع کیا مگر کلون کے بغیر کان مین سے پانی نہ نکل سکا اور مہارانا صاحب نے کلون کا خرچ گوارا نکیا اور دہات کو صاف کرنے سے تحقیق ہوا کہ تیس من شیشہ مین سیر ۲ ماشہ ارلی تولہ چاندی نکلتی ہے اس سبب سے صورت فائدہ بہی معلوم نہوئی مجبور بتاریخ ۳۱ - جنوری سنہ ۱۸۷۴ء مسٹر بوشل صاحب کو تنخواہ دیکر برخاست کیا گیا اور کارخانہ بند ہوا اس کارخانہ مین پندرہ ہزار روپیہ خرچ ہوا تہا۔

جمع وخرچ

سنین حال مین راج میواڑ کا جمع خرچ اس تفصیل سے ہوا ہے۔

سمت ہندی	سنہ انگریزی	جمع	خرچ	باقی	فاضل
سمت ۱۹۲۲	سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ء	[illegible] لکھ	[illegible] لکھ	۰	[illegible]
سمت ۱۹۲۴	سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ء	[illegible] لکھ ۶ر ۱ پائی	[illegible] لکھ ۱ر ۹ پائی	[illegible] لکھ ۴ر ۴ پائی	۰
سمت ۱۹۲۶	سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء	[illegible] لکھ ۳ پائی	[illegible] لکھ ۷ر ۳ پائی	۰	[illegible] لکھ ۷ر

با اختیار ہونے پر مہارانا صاحب نے بندوبست با قواعد کے فوائد سے آگاہ
ہوکر بنظر رفع ابتری شرح مال وتعین حد مالگذاری زمینداران و انسداد
وتغلب و زیادہ ستانی اہلکاران اوسط جمع دہ سالہ گذشتہ لیکر دس سال
آیندہ کیواسطے پٹہ جات اس شرط سے جاری کئے کہ ٹھیکہ دار کاشتکارون
کو اراضی مقبوضہ پر بشرح لگان مستمرہ قدیم قابض رکھکر اپنے تعہد کا ایفا بخوبی
کرینگے تو ٹھیکہ دار اور اونکے وارث انقضاے میعاد ٹھیکہ پر آیندہ ٹھیکہ پانیکے
مستحق سمجھے جاوینگے۔
مہارانا صاحب کو یقین تھا کہ اس تدبیر سے پیداوار ملک مین بہت اضافہ
ہوگا اور ہماری رعایا کو وہی فارغ البالی حاصل ہوگی جو نرم جمع کے سبب سے
رعایا مہاراجہ سیندھیا اور ٹونک کو حاصل ہے مگر یہہ اندیشہ تھا کہ اہلکاران
راج جو قدیم شرح کو پسند کرتے ہین اور اوسمین زراعت غلہ پر نقد لگان
نہین لیجاتی مگر ایک ثلث سے نصف تک حصہ پیداوار لیا جاتا ہے مہارانا
صاحب کی تدبیر مین خلل انداز ہونگے اور دوسرے مشکل یہہ تھی کہ تشخیص
جمع اور بندوبست مالگذاری کے واسطے مشاق وتجربہ کار اہلکار کمیاب تھے
چنانچہ مہارانا صاحب وکرنل ہچنسن صاحب کو جو مشکلات نظر آتی تھین
واقعی ظہور مین آئین اسواسطے مجبور رعیت کو پٹہ جات نرم جمع بابت تقرر
نقد بجاے جنس دہ سالہ میعاد کیواسطے دئے گئے مگر آخر کار شرح تجربہ
ناکارگر ہوا رعایا نے اوسکو بالکل منظور نکیا اور سنہ ۱۸۷۵ع مین کثرت بارش
سے پیداوار خریف کم ہوئی تو اوس فصل کی جمع مین منہائی کرنی پڑی اور

ہین بااحتیاط اور وقوع جرائم کی بابت ذمہ دار ہین اور جو مقدمات ہم دیوانی
مالکیہ بھی ہین اون کی تجویز پارا سے سے فیصل ہوتے ہین اس وجہہ سے
میواڑ کی زراعت پیشہ رعایا خوش اور آسودہ حال ہے بے انصافی کم ہوتی
ہے اور ہوتی ہے تو دادخواہ اپنے انصاف کو جلد پہونچ جاتا ہے سررشتہ مروجہ
اضلاع انگریزی کی نسبت یہہ سررشتہ پسندیدہ تر ہے دلیل یہہ ہے کہ یہان دعوی
کاشت اراضی کے مقدمات بہت کم ہوتے ہین اور وہان عدالتین مستغیثون
سے بھری رہتی ہین علی العموم کل ملک کی آمدنی بہ تعداد اڑتالیس لاکھہ اس تفصیل
سے سمجھی جاتی ہے۔

خالصہ	جاگیرداران	بھون ارتھہ	میزان
[illegible] لاکھہ	[illegible] لاکھہ	[illegible] لاکھہ	[illegible] لاکھہ

اور آمدنی کے مدات مال۔ سایر۔ متفرقات چھٹوند یعنی خراج سرداران ہین
مہارانا شمبھو سنگہ صاحب کی نابالغی کے زمانہ مین سررشتہ مال کی اصلاح شروع ہوئی
تھی اور زمینداران سے بندوبست کیا گیا تھا مگر یہہ بندوبست اہلکاران کی بد
کی معرفت ہوا اس سبب سے چھہ لاکھہ روپیہ جمع مین باقی رہ گیا یہہ ٹھیکہ جات منسوخ
ہوئے اور بندوبست از سرنو خام ہوا۔
پھر پانچ پرگنون مین زمیندارون سے سہ سالہ بندوبست کیا گیا اس تجویز سے
اگرچہ مہارانا صاحب رضامند تھے مگر اہالیان راج کو ناگوار ہوئی اور حسب قول
اون کے زمیندارون کو بھی پسند نہین ہے اسواسطے انقضاء میعاد کے
بعد پھر نکیا گیا۔

کو بعد اقرار نیک چلنی آیندہ کے آباد ہونے کی ہدایت ہوئی یقین ہے کہ اس
سزا یابی کو اگر ہمیشہ نہین تو سالہا سال تک یاد رکھکر اپنے اقرار کا ایفا کرینگے
جونکی جاگیر مین مدت سے بدانتظامی ہو رہی ہے اسواسطے تین آدمیون کی کمیٹی
مقرر ہوکر انتظام اوسکو مفوض ہوا اور نے بھی اس انتظام کو پسند کیا امید
ہے کہ بندوبست خاطر خواہ ہوکر راج کا اور دیگر قرضخواہون کا قرضہ جلد
ادا ہوجاویگا۔

شترمال

شترمال بہت سادہ اور ابتدائی حالت مین ہے زمیندار اگرچہ حق مالکانہ
رکھتے ہین مگر اونکو کاشت اراضی کیواسطے ہر سال پٹہ جات دیئے جاتے ہین
اور مالگذاری کی بابت ضمانت لیجاتی ہے اور فی بیگھہ محصول حسب شرح ذیل
لیا جاتا ہے۔
افیون ننے سے عمہ تک۔ نیشکر مہ سے سے تک۔ تماکوج للعہ سے
مہ تک۔ میوہ جات عمعا سے ملے تک۔ غلہ پر محصول نقد لیا جاتا ہے مگر
مختلف پرگنات مین نصف سے چہارم تک جنس لیجاتی ہین اس شترہ مین کئی
نقص ہین مگر رعایا ملک کے موافق ہے راج مین محصول زیادہ آتا ہے اور
کاشتکار اس سبب سے رضامند ہین کہ تیاری فصل سے پیشتر اجناس خرچ
کرنے لگتے ہین۔ دوسرے جب پیداوار اچھا ہوتا ہے کل محصول لیا جاتا ہے
اور جب کم ہوجاتا ہے بقدر کمی معافی ہوجاتی ہے۔ تیسرے باشندگان دیہات
تصفیہ معاملات مین خود اپنا انتظام کرتے ہین اور مقدم و نمبرداران وجہہ ان معاملات

صورت مین اونکی سرکوبی کیواسطے دربار کی فوج جانی چاہیئے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی سنے اس حال کی تصدیق کرکے درخواست سزادہی کی اور خودبہی بہت کوشش سے مددودی صاحب پولیٹکل ایجنٹ سنے اطلاع پاکر فوج بہیجنے کی تیاری کی اگریہہ فوج فی الفور روانہ ہوجاتی تو یقین تہاکہ فوج کے پہونچتے ہی یا حملہ شروع ہوتے ہی بہیل اطاعت پذیر ہوجاتے مگر نحوست اتفاق سے اوسی زمانہ مین باگور پہ فوج کشی ہوگئی اور یہہ کام التوا مین رہا جب وہ مہم ختم ہوئی تو صدر مین اتنا جلد دوسری طرف فوج کشی کرنے کی نسبت بحث ہوئی اس سے توقف ہوا آخر کار میواڑ بہیل کور پس اور راج کی متفق فوج بہ تحت بہیجر گننگ صاحب ۱۷ مارچ کو اودے پور سے روانہ ہوئی درمیانی عرصہ مین صاحب سپرنٹنڈنٹ سنے یہہ بہی تجویز کی تہی کہ دونون دیہات کے درمیان تہانہ مقرر کردیا جاوے مگر سابقاً کوہی اضلاع مین راج تہانجات کی ایسی ذلت ہوئی تہی کہ یہہ تجویز پسند نہوئی۔

اس توقف سے بہیلون کو مستعد مقابلہ ہونے کی فرصت ملگئی کہ لڑائی کیواسطے تیار ہوگئے اور اپنے مویشی و مال قرب وجوار کے پالون مین دوست و آشناؤن کے پاس بہیجدئے اور پہاڑون مین چہپنے کی غرض سے غلہ جمع کرلیا تاہم فوج کشی کا نتیجہ اچہا ہوا یعنی دونون سرگروہ مع اونکے بڑے آدمیون کے گرفتار ہوئے صدہا مویشی اور غلہ نا تیار پہ راج کا قبضہ ہوگیا اور بہیلون کو بخوبی ثابت ہوگیا کہ بندوقین خواہ کیسی ہی ناقص ہون اونکے تیر و کمان سے ہر طرح بہتر ہین آخر کار ایک مضبوط تہانہ متعین کرکے راج کی فوج واپس آئی اور بہیلون

انتظام بہیم سنگہ کو سپرد کیا جاوے اس تجویز سے عمدہ نتایج حاصل ہون گے اور کچھہ نقصان نہو گا کیونکہ کل دیہات خالصہ کے ہین جاگیردار کا کوئی گانو نہین ہے۔

سرحد متنازعہ باہی کانٹہ کا بہرور چند سال فیصلہ ہوگیا تہا مگر بیناره بندی نہوئی اس سبب سے کل باشندگان قرب وجوار کو اوس سے تکلیف تہی صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اور میجر لیجٹ صاحب نے اوسکی بیناره بندی کرادی۔

میجرلیجٹ साहब

سنہ ۱۸۴۳ء مین راؤ چند مہینے سرحد ملحقہ مارواڑ کے فیصلہ مین مصروف رہا جس تدبیر سے واسطے استحکام حکومت دربار کے تہانہ جات مقرر کرنے لازم آوین باشندگان ملک کو ناگوار ہوگی اسواسطے بہت ہوشیاری سے کرنی چاہیے۔ ایسی تدبیر کے اجرا مین دربار کو سنہ ۱۸۳۹ء کی مصیبت یاد رکہنی چاہیے کہ بہیلون نے شورش کرکے ایک رات مین راج کے سترہ تہانون کو مارکر اوٹہادیا۔

جولائی سنہ ۱۸۴۵ء مین کپتان کونولی صاحب قایم مقام دوم اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ منڈوہ اور بکہیل مین ڈاکہ کشی کے دو مقدمات شروع سال مین وقوع مین آئے ہین اور منڈوہ مین نوبت بہ ہلاکت پہونچ گئی اور اونہون نے یہہ بہی لکہا کہ ان دیہات مین بالکل غدر ہورہا ہے اور راؤ جوڑہ کو اوسکے انسداد کی بالکل قابلیت نہین ہے اور باشندگان قرب وجوار اس فساد سے بہت خائف ومتردد ہین اس

कोनोली साहब

मंडवा बरखेल

ستمبر ۱۸۷۱ع مین بدریافت اس امر کے کہ باغی مینون کا گروہ رعایا ے علاقہ گودوار سرحد جورہ کے پہاڑون مین آکر پناہ پذیر ہوا اوسکی سزادہی کیواسطے فوج کا بہیجنا ضرور پڑا اوسمین کہیرواڑہ اور کوٹرہ کی مختلف جمعیتین اور سے پورسے راج کی فوج اور راؤجورہ کے ملازم شامل ہوئے راؤکے بہائی ٹہاکر بہیم سنگہ نے ایک گروہ کو اونکی جاے پناہ مین جاکر لڑائی مین اونکو شکست دی اور اوسکے سرگروہ تیملا کو مار ڈالا اور دیگر چارون کو زخمی کیا مگر کثرت درختان سے کل گروہ بہاگ گیا کوئی گرفتا نہوا۔

نीमला

اس فوج کشی اور ٹہاکر بہیم سنگہ کی مقابلہ آرائی سے گودوار اور سروہی کے مینہ اور بہیلون نے فی الفور میواڑ کے پہاڑون کو چہوڑ دیا۔ جنوری وفروری ۱۸۷۲ع مین صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ سروہی کے پاس سے اطلاع آئی کہ مینہ لوگ علاقہ جورہ مین پہر پناہ پذیر ہوتے ہین مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی نے یقین نہ کیا آخرکار ۴۔ مارچ کو وکیل میواڑ نے اطلاع دی کہ پوشیدہ مقام پر ایک گروہ کا پتہ لگا ہے جورہ کے راؤ کو لکہا گیا ہے کہ جسقدر فوج ممکن ہو فی الفور بہیجے اور کوٹرہ سے انگریزی فوج طلب ہوکر بہ تعاقب وتلاش مجرمان روانہ ہوئی دسوین مارچ کو ٹہاکر بہیم سنگہ سے مقابلہ ہوکر ایک سرغنہ اور ایک اور آدمی مارے گئے اور چار زخمی ہوئے ان دو معرکون مین بہیم سنگہ نے کمال بہادری کی ہے۔ چونکہ جورہ کا راؤ سست اور کاہل وجوان ہے اور اوسکا بہائی چست اور ہوشیار ہے دیہات واقع سرحد سروہی کا راؤ سے انتظام نہین ہوسکتا اسواسطے مناسب ہے کہ دیہات مذکورہ کا

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت	
۹	مادری	دہول سنگھ	۱	للعہ		मादरी
۱۰	تہاسیہ	کہان سنگھ	۲	عہ		थसया
۱۱	ملاٹہ کا باس	چندن سنگھ	۲	عہ		मुलांटेका-वास
۱۲	مانتہ والہ	ڈولہ سنگھ	۲	لہعہ		मान्तावाला
۱۳	تلوئی	بہیم سنگھ	۲	عہ		तिलोई
۱۴	کہام	بختاور سنگھ	۳	ہے		खाम
۱۵	چوہان کاسیرہ	رتن سنگھ	۴	عہ		कासेरा
۱۶	سولام	دیوی سنگھ	۳	عہ		सुलाम
۱۷	موہولہ	خوشحال سنگھ	۱	لہعہ		मोहला
۱۸	خالصہ	•	۶۶	[illegible]		
میزان	•	•	۱۱۹	[illegible]		

کیواسطے کافی نہین ہے کیونکہ جاگیر سے کچھہ نہ ملیگا اونکا باپ بہت زبردست تہا بہیلون سے گجرات کی غارتگری کا مال نکلوایا کرتا تہا وہ مال اونکو ہاتہہ آیا ہے اوس سے گذارہ کرتے ہین اسطرح جورہ کے ٹہاکر جو ایک سال پیشتر سات تہے سنہ ۱۸۶۹ع مین گیارہ ہوگئے اسکے بعد دوسری تقسیم ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ رپورٹ سنہ ۱۸۷۱ع مین نقشہ ذیل درج ہوا۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت
۱	سمدیجہ	بہوانی سنگہ	۱۱	الع	
۲	ناورہ	ناہر سنگہ	۴	لعہ	
۳	نرسنگ پورہ	بہارتہہ سنگہ	۱	صہ	
۴	باس	بہیرون سنگہ	۱	صہ	
۵	ہوم ولائی یا موراولی	دولت سنگہ	۲	ہعہ	
۶	پارولی خورد	چندن سنگہ	۲	ہعہ	
۷	پارولی کلان	دولہ سنگہ	۹	لہ	
۸	اوکہلاٹہ	روپ سنگہ	۳	عہ	

समदेजा
मादरा
नरसिंहपुरा
वास
मोमदलाई या मोरावली
पारोली छोटी
पारोली वडी
ओखलाटा

بختاور سنگه و ہان سنگه و کیسری سنگه پسران جوده سنگه کی پرورش بہی اوسی کے
ذمه تہا یه بوجه صغیر سنی پہہ سب اوسکی سرپرستی مین رہے جب ہوشیار
ہوگئے تو صاحب سپرنٹنڈنٹ نے صلاح دی که اونکی جاگیرین علیحده کر دیجاوین
چنانچه چیتان پنچی صاحب نے بندوبست مندرجه ذیل کیا۔

اول یه که بہیم سنگه برادر دوم سردار کو تلونڈی اور باونڈی دو گانون دئے
اور دس روپیه سالانه اوسکے ذمه خراج مقرر کیا اسکے علاوه بڑے بہائی کے
ذمه بعض مصارف ہے جس سے وه بخوبی گذاره کر سکے۔

دوم ٹہاکر دیوی سنگه برادر سیوم سردار کو سنوبا و۔ اچنچ اور بیرکانیه ملے اور
اوسکے ذمه دس روپیه سالانه خراج قرار پایا یه معاش کافی ہے۔

سیوم رتن سنگه و دولت سنگه سوتیلے بہائیون کو چوہان کا سیره۔ کوہرڈی
اور گوریه تین گانو ملے اور اونکے ذمه ۲ روپیه خراج قرار پایا ہے۔
یه معاش اونکے گذاره کے واسطے کافی نہین ہے کیونکه جاگیر جو ره سے اونکو
پہلے ملی ہوئی تہی سابق رتن سنگه کی آمدنی قریب ہزار روپیه سالانه کی تہی
اب سو روپیه نقد اور سو روپیه کی جنس کل دو سو روپیه کی ہے علاوه اسکے
شاید وه بہیم سنگه سے بڑا ہے اگر واقع مین ہے تو اوسکو بہیم سنگه سے زیاده
معاش ملنی چاہیے کیونکه اگر سردار کی اولاد نہوئی تو وه مستحق مسند نشینی ہوگا۔

چہارم ٹہاکران بختاور سنگه ہان سنگه و کیسری سنگه پسران جوان سنگه کو کہاتم
گارو۔ ٹوٹرود تین گانو ملے ہین اور سالانه خراج آٹه روپیه ہے یه معاش
اگرچه سردار کے سوتیلے بہائیون کی معاش سے بہتر ہے مگر اونکے گذاره

تفصیل ٹہاکران

نمبر	نام دیہہ	نام ٹہاکر	تعداد دیہات	خراج سالانہ	کیفیت
۱	سمدیجہ	ٹہاکر بہوانی سنگہ	۱۲	۱۱ر	
۲	سوم ولائی	ٹہاکر دولت سنگہ	۲	[illegible]	
۳	بادرہ	ٹہاکر انار سنگہ	۴	[illegible]	
۴	نرسنگ پورہ	ٹہاکر بہار سنگہ	۱	[illegible]	
۵	باس	ٹہاکر بہیرون سنگہ	۱	[illegible]	
۶	پاروی کلان	ٹہاکر دولہ سنگہ	۴	[illegible]	
۷	پاروی خورد	ٹہاکر چندن سنگہ	۲	[illegible]	

समदेञा
मोमदलाई
मादरा
नरसिंहपुरा
वास
पारोलीवड़ी
पारोलीछोटी

سنہ ۷۰-۱۸۶۹ع مین جورہ کے سردار نے اپنے بہائی بہتیجون کو جایداد تقسیم کی
راوت زورا اور سنگہ سردار جورہ کی والد گمان سنگہ کے وقت انتقال سے اوسکے
چہوٹے حقیقی بہائی بہیم سنگہ اور دیوی سنگہ اور سوتیلے بہائی رتن سنگہ اور
دولت سنگہ کی پرورش اوسی کے ذمہ تہی اور جب اوسکا چچا جودہ سنگہ مرا تو

सौतेलेभाई

مسند نشینی جملہ سترہ ہزار روپیہ واجب الادا تہا رانا اور اوسکے ولیعہد کے
درمیان نا اتفاقی ہے رانا نے اپنے اقرار کا ایفا نہین کیا ہے اور بدن سنگہ
ٹہاکر اوسے وا اس لئے صرف اسیوجہہ سے خراج ادا نہین کیا ہے کہ جس حالت
مین اوسکو بیزرہ کی گدی دی ہے تو کچہہ معاش بہی ملنی چاہئے —
پانچ سو روپیہ خراج اور تین سو روپیہ بقایا خراج حسب قرارداد سال بسال
ادا ہوتا ہے مگر رانا کو اداے مبلغ چہہ ہزار روپیہ مین جو دربار سے بابت
تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی طلب ہے محض انکار ہے اسوجہہ سے کہ
یہہ مطالبہ دستور قدیم سے بالکل خلاف ہے —
سنہ ۱۸۶۷ء مین شدت بارش سے خریف کی پیداوار خراب ہوگئی صرف بقدر چہار ان
مال حاصل ہوا ندیون کے کنارہ کے کہیت بالکل بہ گئے اور مالکون کا بڑا نقصان
ہوا مگر ربیع کی پیداوار نہایت عمدہ ہوئی —

جورہ جورہ کی جاگیر مین ۱۱۸ دیہات ہین اور راوت زوراور سنگہ راناکا
بہومیہ سردار ہے ان دیہات مین سے ۶۲ دیہات سنہ ۱۸۶۹ء تک سات ٹہاکران
مفصلہ ذیل کے قبضہ مین تہے —

زیادہ ہے۔

پنروہ اوگھنہ کے سردار کا بیٹا رانا بھوانی سنگھ جاگیر پنروہ کا سردار ہے اس علاقہ مین ۴۴ دیہات تین ٹھاکرون کے قبضہ مین ہین اور باقی ۴۸ راناکے خالصہ مین ہین۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد جمع	کیفیت
۱	ادیواس	ٹھاکر بدن سنگھ	۱۰	۰	۰
۲	اورہ	ٹھاکر اجیت سنگھ	۱۱	۹/۱۰	۰
۳	اومریہ	ٹھاکر دولہ	۲۳	سار	۰
۴	خالصہ	رانا بھوانی سنگھ	۴۸	[illegible]	۰
میزان	۰	۰	۹۲	لما	

اومریہ کے ٹھاکر دیہات نصف جمع ملتی ہے اور علاقہ کا بندوبست پنروہ کا سردار کرتا ہے۔

۶۹-۱۸۶۸ء مین اس علاقہ کے اوس حصہ مین جو بہانا در کرکے مشہور ہے کثرت بارش سے فصل خراب ہوگئی اوسی سال مین خراج واجب الاداے اودیپور بتعداد پانچ سو روپیہ سالانہ قرار پایا اور بقایا خراج کی قسطین تین سو روپیہ سالانہ کی مقرر ہوئین گیارہ ہزار روپیہ بقاے خراج اور چھ ہزار روپیہ نذرانہ

رہتے ہین اور اونکی تعلیم کیواسطے مدرسہ بنایا گیاہے اوسکے مکان کی تعمیر
کیواسطے دربار میواڑ نے دوسو روپیہ نقد دیاہے اور بیس روپیہ ماہوار
عملہ کا خرچ منظور کیاہے کل سپاہیون کو دو برس پڑھنا پڑتاہے اس قاعدہ
سے نوکری کے پسندیدہ ہونے مین کچھہ فرق نہین ہواہے امیدوار بکثرت
آتے ہین اور خالی عہدہ پر مقرر ہونے کی درخواست کرتے ہین۔

اوگھنہ اوگھنہ کی جاگیر مین راوت کیسری سنگہ جاگیردار بہومیہ سردار
ہے اوسکے پاس ۳۲ دیہات ہین اور خودحاکم ہے۔ یہہ جاگیر اودے پور
سے قریب ہونے کے سبب سے جوڑہ اور پنروہ کی نسبت راج میواڑ کی
زیادہ محکوم ہے۔ چند پشت پہلے اول بطور استمرار ملی تہی مگر بہ تدریج اوس زمین
سے زیادہ متعلق ہوکر پنروہ سے علیحدہ ہوگئی اس سردار کا لڑکا پنروہ کا
راناہے اگرچہ وہ مستحق نہین ہے مگر راج مین رشوت دیکر استحقاق حاصل
کیاہے جوڑہ اور پنروہ کی نسبت اوگھنہ کی زمین زیادہ مزروعہ ہے رعایا
اچھی صلح پیشہ ہے اس سے محصول وغیرہ بآسانی وصول ہوتاہے تحت مین
کوئی جاگیردار نہین ہے کل علاقہ خالصہ کاہے سردار جوان اور بہت ہوشیار
ہے اور جاگیر کی خوش انتظامی اور رعایا کے آرام کی خواہش رکہتاہے۔
اوسکے والد کشن سنگہ کے انتقال پہ جب وہ مسندنشین ہوا دربار نے
اوس سے بہی تلوار بندی کا دعوی کیاتہا مگر اوسنے بہی وہی عذر کیا
جو پنروہ کے راؤ نے کیاہے۔ اس جاگیر کا علاقہ میو اڑ کی مغربی سرحد کی نسبت
زیادہ کشادہ وہموار ہے یہان ہلدی اور شکر کی تجارت پنروہ اور جوڑہ

مشکل نہین ہے اور نہ زیادہ مقروض ہونیکا احتمال ہے او گہنہ کا قرضہ جورہ
اور سپنرورہ کے مقابلہ مین بہت خفیف ہے علاقہ کوٹرہ کے سردار محصول
راہداری اپنے علاقہ کے مقامات مفصلہ ذیل پر اس شرح سے لیتے ہین۔
غلہ بار بنرگاو یارچہ نیشکر و ہلدی وغیرہ بار بنرگاو۔ فیتر افیون فی بار پانچ من

۲ر ۱۴ر ۵ہر

علاقہ جورہ مین

علاقہ جورہ مین گوگرود مہدپور بکرنی

बिकरनी महदपुर गुगरोद

علاقہ اوگہنہ مین بمقام اوگہنہ خاص۔

علاقہ پنرورہ مان پور नोगाम نوگام मानपुर

مالگزاری اوگہنہ اور پنرورہ مین ایک چہارم پیداوار اور فی گھر ایک روپیہ
یا زیادہ حسب حیثیت مالک و مرضی سردار لیجاتی ہے۔ اور جورہ مین گراسیہ
اور بہیلون کی مالگزاری مین فرق ہے۔ گراسیون سے بصورت اچھی
پیداوار ہونے کی فی قلبہ ڈیڑہ من نخبتہ غلہ اور ایک روپیہ لیا جاتا ہے اور
نو عدیگر حسب مرضی سردار اور جن دیہات سے غلہ نہین لیا جاتا ہے اون
سے دو روپیہ فی گھر حسب حیثیت لیا جاتا ہے اور بہیل سوا روپیہ اور
ڈیڑہ سیر تمباکو فی گھر حسب حیثیت دیتے ہین۔
[illegible] اسواسطے قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ تا وقتیکہ لکھنا
[illegible] اس سبب سے سب لوگ نوشتخواند مین مصروف

نام جاگیر	آمدنی سالانہ	مطالبہ راج
پنڑوہ	[illegible]	[illegible]
جورہ میرپورہ	[illegible]	[illegible]
اوگھنہ	[illegible]	[illegible]

که اب اوسکا مطالبہ دربیش ہے اہالیان دربار کہتے ہین که ان بھومیہ سرداروں کی رعایا علاقہ غیر مین وارداتین کرتے ہین اونکے عوض ہم کہانتک زر معاوضہ دیئے جاوینگے اسمین سرداروں کا فایدہ ہے که اونکی حرکات ناشایستہ کی بابت راج معاوضہ دیتا ہے اور خود محفوظ رہتے ہین اسی سبب سے اونکو علاقہ غیر مین واردات کرنیکا حوصلہ ہوتا ہے اگر بھومیوں سے یہہ زر معاوضہ وصول کیا جاوے یا بالعوض اوسکے اونکی جاگیرین ضبط ہون تب وے اپنی بد پیشہ رعایا کو ان حرکات سے باز رکھین بڑی مشکل یہہ ہے که دربار نے یہہ روپیہ کئی سال سے چڑھا دیا ہے اب بلحاظ آمدنی جاگیروں کی یہہ رقم اس تعداد کثیر کو پہونچ گئی ہے که کسی مناسب مدت کے اندر اوسکا ادا ہونا غیر ممکن ہے —

اس قرضہ کے ایصال مین صاحب اسسٹنٹ مدت سے مصروف ہین اور یہہ کام جو اونکے ذمہ ہے بہت ضروری سمجھا جاتا ہے اور راج براہ واجب عذر آور ہے که ان بھومیوں کی رعایا کے جرائم کے عوض مین باوجودیکہ اون پر کچھہ اختیار نہین ہے غیر ریاستوں کو زر معاوضہ دیتے ہوئے تنگ آگئے ہین اگرچہ دربار کا قرضہ پنڑوہ کے ذمہ بھی بہت ہے مگر بمقابلہ سردار جورہ کے اوسکی حالت غنیمت ہے اوسکی رعایا ضبط مین ہے اور انتظام جاگیر لایق تعریف کے ہے جب تک جاگیر اوسکے اہتمام مین ہے ادائے قرضہ کچھہ

اس چہاونی مین میواڑ بہیل کورپس کی دو کمپنی رہتی ہین اون مین باستثنا چند آدمیون کے سب گراسیہ لوگ بہرتی ہین اور یہہ مقام اونکی رضاجوئی کیواسطے پسند کیا گیا ہے ۔

اس علاقہ مین تین جاگیر ہین جورہ آوگہنہ پنروہ

पनरवा ओघना जूरा

اونکے سردار راج میواڑ مین خراج مفصلہ ذیل دیتے ہین ۔

جورہ	آوگہنہ	پنروہ
۱۳۵۷	۱۳۵۷	۱۳۵۷

ان جاگیرون مین دربار کو کچھہ مداخلت نہین ہے بالکل صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ اور صاحب اسسٹنٹ دوم کا اختیار ہے بجز بعض کے یہہ سردار اپنی جاگیرون کا اچہا بندوبست کرتے ہین اونکی بہیل رعایا نے عادت غارتگری کو بالکل چہوڑ دیا ہے اور خالصہ کے پالون کی نسبت بہت شایستہ ہوگئے ہین پنروہ اور جورہ کے سردار دربار میواڑ کے بہت مقروض ہین اور جورہ کا سردار بہت کاہل اور غافل ہے اوسکی رعایا اوسکو خیال مین نہین لاتی ہے اور حدود جاگیر سے باہر وارداتین کرلیتے ہین ۔

ان جاگیرون کی بابت عجب دستور ہوگیا ہے کہ مالک میواڑ جو اونکے کاروبار مین دست اندازی نہین کرسکتا اوس سے اونکی وارداتون کی بابت معاوضہ دلایا جاتا ہے اونکے عوض دربار نے زر مندرجہ حاشیہ ادا کیا ہے

کاردار کے شریک کیا گیا اس بندوبست سے نہایت عمدہ نتیجہ پیدا ہوا ۔
جاگیر کی آمدنی جو ایک سال مین دس ہزار تھی دوسرے مین پندرہ ہزار ہو گئی
پردیسی ملازم جنکا للعہ روپیہ چڑھا ہوا تھا موقوف کئے گئے اور اونکی تنخواہ باقیماندہ
ادا کرنیکا بندوبست ہوا ۔
۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء مین صورت بندوبست بدستور رہی مگر قحط کے سبب سے جمع صرف
بقدر للعہ سالانہ ہوئی ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین نوجوان راوت کو اختیار دیا گیا اوس
نے جاگیر کا اچھا انتظام کیا اور میواڑ بھیل کورپس کے بگلچی کو اپنا کاردار مقرر
کیا مگر اوسکے با اختیار ہونے کے بعد آمدنی صرف چھہ سات ہزار روپیہ سالانہ
کی ہوتی ہے وہ کسی قدر مقروض ہے مگر بہت زیر بار نہین ہے اوس نے
فروری ۱۸۷۶ء مین مادری کے سردار کی دختر سے شادی کی ہے ۔

کوٹڑہ

वघेल
सवरमती

کوٹڑہ بلند زمین پر جہان بگاہیل اور سبرمتی ندیان ملی ہین چار میل عریض
گھاٹہ مین جسکے گرد دو ہزار سے چھتیس سو فیٹ تک کی بلندی سکے پہاڑ بجز
جنوب اور مغرب کے ہرطرف ہین کھیرواڑہ سے ۱۵ میل شمال و مغرب مین
واقع ہے ۔ جنوب اور مغرب کی طرفون سے پہاڑون کا احاطہ کشادہ ہے
اور سبرمتی اور دلواڑہ کے گھاٹہ سے ملا ہے ۔
صاحب جو کوٹڑہ مین رہتے ہین میواڑ بھیل کورپس کے دوم کمانڈنٹ اور صاحب
پولٹیکل ایجنٹ میواڑ کے دوم اسسٹنٹ ہین یہہ ضلع اونکے تحت حکومت
مین ہے اور اضلاع کوہی کا ایک حصہ شمار کیا جاتا ہے ۔

رکھب ناتھہ نے امرسنگہ کو راؤ قبول کرکے رسمیات مسندنشینی بھیدین آخرکا
دربار نے بھی بتاریخ ۲۹- جنوری ۱۸۵۷ء منظور کیا قبل وفات بھیرون سنگہ
امرسنگہ نے کاکلون اور سگواڑہ کے پالون مین ہوکر مادری کو طرفین سے
سو سو گز جہاڑی کٹواکر راستہ بنوایا تہا اور صاحب سپرنٹنڈنٹ واسطے اجرا
راستہ کے جانیوالے تہے مگر اس عزل و نصب کے سبب سے ہرج واقع
ہوا اور دوسرے سال پر جانا موقوف رہا-
جون ۱۸۵۸ء مین میجر کننگ صاحب نے قرضخواہون کو جمع کرکے کل قرضہ کی
تعداد مقرر کی بقدر نو لاکھ روپیہ سکہ اودے پور ہوا اس قرضہ کے عوض مین دیہات
اوبری - ورلہ - ناگپور - بہوور - پادری

पादरी भूदर नागपुर वरला ओवरी

جمعی پانچہزار روپیہ سکہ اودے پور علیحدہ کردیے اس انتظام اور رامسنگہ
کی خوش انتظامی اور کفایت شعاری سے امید ہے کہ قرضہ سے جلد سبکدوشی
ہوجاوے-
پاڑہ ۱۷- اکتوبر ۱۸۶۹ء کو پاڑہ کے راوت ناہرسنگہ کا انتقال ہوا
یہہ شخص ضعیف العمر تہا اور چند سال سے نابینا ہوگیا تہا اوسکے اندہے ہونے
سے لوگون نے جاگیر کے کام مین ابتری کردی تہی اور زیرباری بہت
ہوگئی تہی اوسکا پوتا لچھمن سنگہ بعمر چودہ سال بجاے اوسکے مسندنشین ہوا
حسب ایماے صاحب سپرنٹنڈنٹ اوسکے سن بلوغ تک بہ تحت صاحب
موصوف ایک ہوشیار کا مدار مقرر ہوا اور راوت کی والدہ کے معتمد کوا

जलफान
शावलवाडा

مادری کے ذکر مین لکہا گیا ان پالون کے بہیل بہت شریر و سرکش ہین ۔
مقدمہ ڈاکہ کُشتی جلفان مین راؤ جیواس اور امر سنگہ ٹہاکر بابلواڑہ نے کہ
امر سنگہ رجیمنٹ مین بمشاہرہ سو روپیہ ماہوار نوکر ہے اور عندالضرورت ضلع
مین نوکری کرتا ہے بہو یا کو گرفتار کرا دیا کہ اوسکو اودے پور بہیجا گیا اور
بعد تحقیقات پانچ برس کی قید ہوئی اور دیگر دو کس ماخوذ مقدمہ مذکور جنکو
راؤ نے گرفتار کر کے ایک ایک برس کو قید کیا تہا پہرہ والونکی غفلت اور سازش
سے مفرور ہو گئے تا وقت گرفتاری اونکے امر سنگہ کی تنخواہ سو روپیہ ماہوار
یکم اکتوبر سنہ ۱۸۸۲ع سے بند کر دے گئے چند روز بعد امر سنگہ راؤ جیواس ہو گیا
تب بہی اونکی گرفتاری مین مصروف رہا کہ اونمین سے ایک گرفتار ہو کر بابزادہی
میعاد قید سزایاب ہوا اور جس نے بر سر موقع صاحب سپرنٹنڈنٹ پر تلوار
چلائی تہی وہ بہی قلعہ کہیرواڑہ مین بمیعاد ایک سال قید ہوا مگر مجرمان مفرور
و مرتکب جرم سے ایک ہاتہہ نہ آیا بدستور مطلق العنان و آزاد ہے ۔
دسمبر سنہ ۱۸۸۴ع مین راؤ بہیرون سنگہ لاولد مر گیا مرنے سے پیشتر اوس نے
اپنے چچا امر سنگہ ٹہاکر بابلواڑہ کو کہ سابق مین منتظم جاگیر تہا اپنا بیٹا اور وارث
قرار دیا تہا راؤ پاڑہ نے بدصلاحی سے جیواس کا دعوی کیا اور یہہ عذر کیا
کہ امر سنگہ بہیرون سنگہ کا چچا ہے وہ متبنی نہین ہو سکتا ہے مین بہی اوسی
خاندان مین ہون میرا حق ہے لچہمن سنگہ راؤ پاڑہ نے اودے پور مین
اہالیان دربار سے سازش کر لی اس سبب سے مسند نشینی امر سنگہ مین بہت
دیر ہوئی مگر ہمدردان حال کل رعایائے جیواس سرداران بہومیہ اور مہنت مندر

زیر بار ہے۔

تہانہ یہان کا ٹہاکر پربت سنگہ کل معاملات مین خبردار اور ہوشیار ہے اوسکی ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہے اور آٹہہ سو روپیہ سال کا خرچ ہے اوسکے ذمہ بہی قرضہ ہے مگر اوسکی تفصیل و تعداد دریافت نہین ہوئی۔

جیواس جسکو جاواس بہی لکھتے ہین بہومیون مین سب سے بڑی جاگیر ہے اوسکی آمدنی سولہ ہزار سے اٹہارہ ہزار تک سالانہ ہوتی ہے راؤ بہیرون سنگہ سردار سابق کہ ۱۸۷۰ء مین بعمر پچیس سال تہا از بس متلون طبع اور بد وضع تہا اپنا کل وقت اوباشی و بدچلنی مین صرف کرتا تہا کام پر بالکل متوجہہ نہ تہا اوسکے ملازم لوٹتے تہے اس سبب سے قریب پچاس ہزار روپیہ کے مقروض ہو گیا تہا ۱۸۷۲-۷۱ء مین کچہہ اسلوبی کار کی تجویز ہوئی راؤ اور اوسکے کامدار نے انصرام کار کیا اوسنے چاہا کہ روپیہ قرض لیکہ ولایتی اور مکرانون کی تنخواہ یکمشت ادا کر دے مگر یہہ لوگ پنچایت سے راضی ہونے والے نہ تہے اس سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کی مداخلت کی ضرورت ہوئی اور گجراتی کامدار جو گمراہی کا باعث تہا موقوف ہوا اور یہہ بہی تجویز ہوئی کہ سردار کے لڑکون مین سے کسی کو تحصیل علم کے واسطے احمد آباد کے مدرسہ مین بہیجا جاوے مگر اس وجہہ سے کہ وے اپنے پہاڑون مین بہت خوش رہتے ہین امید نتہی کہ کوئی جانا قبول کرے۔

کانکون اور سگواڑہ کے بہیل مدت سے غارتگری کرکے اس سردار کے خرچ اور تکلیف کے باعث ہوئے ہین چنانچہ مقدمات وقوعی سابقہ کا جو فیصلہ ہوا

مین حصہ لیکر اونکی امداد و اعانت کرتے ہین تصفیہ مقدمات مین صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی کارروائی مین خلل انداز ہوتے ہین صدق سے علی العموم کل کو بیر پر سے
شکایتین بہت ہوئین گر شاکی یعنی مستغیث لوگ آیندہ کے خوف سے لرزان
تھے کامدار بدل جاہتا تہا کہ صاحب جلد چلے جاوین اس صورت مین دربار کو
لازم ہے کہ اس جاگیر پر زیادہ نگرانی کرنے کی ہدایت کرین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
کو مناسب ہے کہ ہر سال دریاود کا دورہ کیا کرین ۔

بادری بہوبیہ جاگیرون مین سب سے بہتر بادری کی جاگیر کا انتظام
ہے وہان کا سردار رگھناتھ سنگہ کل سردارون مین سب سے زیادہ ہوشیار ہے
خود کام کرتا ہے اور کسی کے فریب مین نہین آتا اس جاگیر کا انتظام دیگر جاگیرون
سے پیشتر ہوا تہا یعنی ۱۸۲۶ و ۱۸۲۷ء مین کپتان بلیک صاحب نے کیا تہا اس وجہہ
سے سب سے بہتر ہے موسم بارش ۱۸۶۸ء مین مقدمات چوری وکشت وخون
وغیرہ درمیانی بادری وجاواس پنچایت نے فیصل کئے تھے اور کانکون اور
ٹنگوارہ کے مشہور پالون کے ذمہ ۱۲۶۷ بابت معاوضہ تجویز کیے تھے مگر
اوسکے ادا کی صورت نہین ہوئی اس اثنا مین پہر فساد ہوگیا یہہ پال نہایت
شریر و بدمعاش ہے اوسکے اور بادری کے درمیان اکثر نزاع رہتا ہے
بادری کی سمسار سالانہ کی آمدنی ہوگئی ہے اور اسیقدر خرچ ہے۔

कांकोन

झगवारा

چھانی اس جاگیر کی ڈیڑھ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی سے پانچ سو روپیہ
خراج راج اودے پور کو دیا جاتا ہے کہ اوسکی حیثیت سے زیادہ ہے
ٹہاکر گمان سنگہ جاگیر کا کام اچھی طرح کرتا ہے مگر پانچ ہزار روپیہ کی قرضہ ہے

جولائی ۱۸۶۸ء مین مہارانا صاحب شادی کرنے کے واسطے اودیپور کو گئے تب صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بہومیہ سردارون کو اون کی خدمت مین پیش کیا سرداروں نے نذرین دین اور دربار مین مہارانا صاحب کے روبرو بیٹھے اور خلعت اور گہوڑے حسب دستور قدیم حاصل کئے۔

بہومیہ جاگیردار اپنے علاقہ کے بہیلون کو مغلوب رکھنے کیواسطے ولایتی اور مکرانہ سپاہیون کو نوکر رکہا کرتے تہے مگر یہہ سپاہی ایسے شریر اور مفسد تہے کہ بجائے اسکے کہ اپنے مالکون کی فرمان برداری کرین الانواع حیلہ و بہانہ سے اونکو تنگ کرتے تہے اسواسطے جہان موقع ہوا اونکو موقوف کیا گیا اور آیندہ کو اونکے نوکر ہونیکی ممانعت ہوئی مگر وے سردارون کے ذمہ تنخواہ چڑہا کر یا روپیہ قرض دیکر ایسی صورت پیدا کرتے ہین کہ سردارون کو اونکی علیحدگی مشکل ہو جاتی ہے بہیل لوگ بدوضعی کے سبب سے اون سے متنفر ہین مگر اونکے پاس اچہے اچہے ہتہیار ہین اس سے خوف بہی کرتے ہین۔

۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء مین راج میواڑ اور پرتاب گڈہ کے درمیان ایک مقدمہ تہا اوسکی تحقیقات کی ضرورت سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کو دریاود مین جانیکا اتفاق ہوا اس ضلع مین مدت سے کوئی حاکم نہین گیا تہا اس سبب سے بدنظمی ہو رہی تہی یہانتک کہ باشندون کو یہہ بہی معلوم نہ تہا کہ ہم میواڑ کے کوہی اضلاع مین ہین ہرطرف کو جنگل و پہاڑی ہے اور مالوہ و میواڑ کی سیراب سرزمین کے کنارہ پر واقع ہے اگر کوئی ایک دفعہ مویشیون کو کسیطرف لیجاوے تو پہر پتہ لگنا مشکل ہے جاگیر کے حاکم اور منتظم جو چاہتے ہین کرتے ہین غارتگرون سے مال مسروقہ

दरयावद

اور تہواڑہ پر دو ہزار آدمی کی فوج بہ افسری برادر راو سلوم متعین ہوئے کہ
اوس نے اونکی بخوبی سرکوبی کی ان پالون کے سزا پانے سے قرب وجوار کے
پالون کو عبرت ہوگئی اور امید ہوئی کہ ان تدبیرون سے بہیلون کی تمردی اور
سرکشی براے دوام موقوف ہوجاوے گی ۔

سڑک اودے پور و کہیرواڑہ پر چوری کی صرف ایک واردات ہوئی اوسمین خود
بولوہ شریک جرم تہا مجرمون مین سے تین گرفتار ہوئے اور مال مسروقہ برامد ہوا
مقدمہ سنگین تہا کیونکہ باوصف نہونے مقابلہ کے چوری کے ساتہ تشدد بہی
ہوا تہا اسوجہہ سے کہ مدعی علاقہ ڈونگرپور کے تہے حاکم مگرہ نے والیسی مال بازیافتہ
سے زیادہ کچہہ کارروائی نکی آخر الامر مقدمہ پنچ وکلاء میواڑہ کے محکمہ مین سپرد
ہوا اور وکلاء محکمہ کو تاکید ہوئی کہ جن مقدمات مین مختلف ریاستون کی رعایا
متعلق ہو بلفور حصول شہادت کافی فیصلہ کیا کرین توقف نکرین اس مقدمہ مین
حاکم مگرہ سے بہت غفلت ولاپروائی ظہور مین آئی کہ بولادہ کو باوصف ثبوت
اس امر کے کہ جس مسافر کی حفاظت کا کفیل ہوا تہا اوسیکو لوٹا اور مجروح کیا
کچہہ سزا ندی یہہ عین موقع تہا کہ اوسکو سزاے قرار واقعی دے کر کل بولاؤن کے
واسطے عبرت پیدا کیجاتی ہے ۔

वालवदा

۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ع مین دہنک واڑہ اور تہواڑہ کے پالین نیک چلن رہین بابت
معاوضہ جرائم وقوعی قبل سزادہی کے صاحب سپرنٹنڈنٹ اور پنالال وزیر دربار
کے باہم گفتگو ہوئی تو صاحب نے وزیر کو فہمایش کی کہ اونکے حال کی نیک چلنی
اور اصلاح کے لحاظ سے لازم ہے کہ اونکے ساتہ حلم اور رعایت کیجاوے ۔

افسر ہونیکی وجہہ سے کہ یہہ فوج انہین لوگون کی تربیت کیواسطے بہرتی ہوئی تہی صاحب موصوف کو عجب اقتدار حاصل ہے بہیلون کا اوپر اعتبار ہے اون کے بلانیسے سرگروہ فوراً آجاتے ہین اہلکاران دربار کے بلانے سے ہرگز نہین آتے وے پلٹن مین سے مقامات مناسب پر چوکیان مقرر کرکے انسداد واردات کرسکتے ہین اور بہدران بحال ملازمین پلٹن کی صحبت سے بہیلون کو شایستگی پہونچا سکتے ہین۔

سنہ ۱۸۶۷ء مین راج کی فوج کا دہنک واڑہ پال کے بہیلون سے مقابلہ ہوا اگرچہ راج کی فوج قواعد و ہتہیار مین بہت ناقص ہے اور کسی غیر فوج کا مقابلہ کرنے کیواسطے بالکل کارآمد نہین ہے مگر بہیلون کی سزا دہی مین کہ اونکے پاس سوائے تیرکمان اور پہاڑون کی پناہ کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے بخوبی کارگر ہوئی۔

سواران گرد اور سڑک اودے پور و کہیرواڑہ نے کہ تحت حکومت صاحب سپرنٹنڈنٹ حفاظت مسافرین کیواسطے متعین ہین اس خوبی سے اپنا کام انجام دیا کہ اونکے علاقہ مین ایک واردات کی بہی شکایت نہوئی۔

نگرہ کا حاکم خالصہ کے بہیلون کو باشندگان قرب و جوار پر غارتگری و فساد کرنے سے باز نہین رکہہ سکتا ہے جب اونکا فساد انتہا درجہ کو پہونچا تب مجبو صاحب سپرنٹنڈنٹ نے راج کی فوج سے دہنکواڑہ اور نتہواڑہ پالون کو سزا دینا منظور کیا تہا چنانچہ دہنک واڑہ پر حسب تذکرہ بالا حملہ ہوا تو بہیل لوگ اپنے بال بچون کو لیکہ جنگل و پہاڑ مین بہاگ گئے تہے اب از سر نو آباد ہونے لگے ہین

धनकवाडा

नथवाडा

देवल
दलान

باسانی دفعیہ ہوسکتا تہا مگر رفتہ رفتہ کئی پالون مین فساد ہوگیا بیشتر دیول اور
دلانہ کے پالون مین فساد ہوا تہا دیول والون نے دلانہ کا ایک آدمی مار ڈالا
تہا میرے نزدیک اگر صاحب سپرنٹنڈنٹ زنندرا وحاکم بگرہ کو مدد دین اور خود
بہی مفسدون کو سزا دین تو انسداد فساد ہوجاوے مگر جب اون کے نزدیک
مناسب نہین ہے تو مین دربار کو بہیلون کی سزادہی کی فہمایش نہین کرسکتا
اور کامدارون کی پیشگاہ مہارانا صاحب سے مقرر ہونے کی کئی دفعہ فہمایش
ہوچکی ہے مگر دربار اپنا قدیم دستور بدلنا نہین چاہتا ہے لیکن یقین ہے کہ مہارانا
صاحب شرح جدید کے فواید سے آگاہ ہوکر کچہہ تدبیر کرینگے۔

سنہ ۸۲ و ۱۸۸۳ع مین بہیلون نے پہر شورش کی اور کئی وارداتون کے مرتکب ہوئے
دربار نے اونکے زیادہ مفسد پالون کی سزادہی کی اجازت چاہی مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی صلاح کے بغیر نہین دیگئی ان وحشیون کی سرکوبی کی تدبیرات جو راج سے
ہوتی ہین مناسب نہین ہین زبردست اور سرغنہ لوگون تک رسائی مشکل ہے
غریب مارے جاتے ہین مہارانا صاحب اپنی ریاست کے انتظام اور ان لوگون
کی ترقی بدل چاہتے ہین مگر اونکی یہہ حجت ہے کہ اس دوہرہ حکومت مین کوئی
حسب اطمینان نتیجہ حاصل نہین ہوسکتا ہے یا تو صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ کو
اونکا اختیار مطلق ہوجاوے اور اونکی حرکات کے ذمہ وار سمجہے جاوین یا اہلکاران
دربار کو اجازت ہو کہ بلامداخلت صاحب موصوف احکام دربار کی بجا آوری کریں
زیادہ تر مناسب یہہ ہے کہ صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ کے اختیارات زیادہ ہوکر
اونکو دربار اور بہیلون کے درمیان ذریعہ مطلق بنادیا جاوے میواڑ بہیل کور پر کا

ہوا وس سے کچھہ نیک نتیجہ حاصل نہین ہوتا بلکہ حاکم محکوم کے درمیان نا اتفاقی
زیادہ ہوتی ہے بہیلون کو دربار کے کامدارون کا کچھہ اعتبار نہین ہے کیونکہ
جبتک کوئی شخص ضلع کو ہی مین حاکم رہتا ہے اوسکے ماتحت کامدار با اختیار
رہتے ہین بلکہ وے اوسی کے آدمی ہوتے ہین اور وہ اونکو روپیہ پیدا
کرنیکی غرض سے مقرر کرتا ہے اور اونکی یہہ خواہش رہتی ہے کہ جبتک
وہ حاکم رہے جسقدر ممکن ہو روپیہ پیدا کرلین اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے
کامدارون کی بدلی سے کچھہ فرق نہین ہوتا بہیلون کو برابر وہی تکلیف رہتی
ہے خالصہ پالون مین سزادہی کی مطلق ضرورت نہین کیونکہ پہاڑی ملک مین
جاگیرون اور بہومیہ سردارون کے علاقہ کے بہیلون کی مثل خالصہ کے
پالون کے ہر تیسرے یا چوتھے سال سزادہی نہین ہوتی ہے سبب اسکا یہہ
کہ ان جاگیرون مین منتظم واہلکار نہین بدلتے ہین اور بہیلون کو اونکا اعتبار
ہے بلکہ اہلکاران مذکور انتظام آیندہ کی ذمہ وری سے خائف رہتے ہین اور
راج کے اہلکار وتہانہ دار انتظام آیندہ پر کچھہ نظر نہین رکھتے مناسب ہے
کہ کل تہانہ دار وکامدار وحاکم مگرہ وحکام فوجداری دیوانی پیشگاہ مہارانا صاحب
سے مقرر ہوا کرین اور حاکم مگرہ کسیکو اپنی طرف سے مقرر نکرے اس سے کامدار
لوگ حاکم کے مطیع اور خوشامدی کم رہینگے اور انصاف وانتظام بہتر ہوگا
مگر بخلاف راے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکھا کہ یہہ
فساد بہیلون کی باہمی نا اتفاقی سے پیدا ہوا ہے ان اضلاع کے انتظام سے
تعلق نہین رکھتا اول خون کے دعوی سے نزاع شروع ہوا اوسوقت اوسکا

پہاڑ مین سرکشی کی اور تاخت و تاراج شروع کیا اسپر حسب صلاح کرنل سیکنر جو
اونکی تنبیہہ کے واسطے فوج متعین ہوئی جس مقام پر مقابلہ کیا بخوبی سرتابی کر
ملک مین امن کیا گیا سابقاً ان اضلاع مین فوجداری دیوانی کی عدالتین ایک
شخص کے اہتمام مین تہین بندوبست چار برس کے بعد دو شخصون کو مفوض ہوئے
مین جن دیہات نے مفسدہ کیا تہا وہین تہانجات مقرر کئے گئے اور ایک
اہلکار مع فوج گرداوری تہانجات کی نگرانی کے واسطے مقرر ہوا ہے —
مارچ ۱۸۶۰ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو خبر ہوئی کہ حاکم اضلاع کوہی نے صاحب
سپرنٹنڈنٹ کو لکہا ہے کہ خالصہ کے پالون کے نتہارا - سرارہ - ہورائی -
کربر - ڈہنک واڑہ - بہیلون نے مفسدہ کیا ہے مجہہ سے اوسکا انتظام
وانسداد مطلق نہین ہوسکتا اسواسطے ایک دو نہایت زبردست پالونکی سزادہی
ضرور ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے اس اعتبار سے کہ دربار کے اقتدار سرکوبی
مفسدان کی ظہور پذیر ہونے سے اوس فساد کا جو سستی انتظام سے وقوع
مین آیا تہا انسداد ہوجاویگا اور اگر زیادہ سختی و تشدد کی ضرورت ہو تو بدترین
پال مثل نتہارا پر حملہ قرار واقعی سے عمدہ نتیجہ حاصل ہوگا اس تجویز کو مناسب سمجہا
اسمین یہہ غرض تہی کہ جب مفسد اقوام کو سزا واجب الحال ہوکر دربار کی ریاست
قایم ہوجاوے تب اہلکاران حال سے زیادہ معتمد اہلکارون کی معرفت اونکے
ساتہہ رحم و رضاجوئی سے پیش آوین چنانچہ مہارانا صاحب اور اونکے وزیر
نے ایسا ہی کیا کہ دربار کا تسلط قایم ہوکر بہیلون کو یقین ہوگیا کہ روز حساب جو
بہت دنون تک التوا مین رہا تہا قریب آگیا اور بفور ارتکاب جرم سزا ملے گی

راج کی حکومت مین کہان تہی اہالیان راج علی العموم یہہ سمجہتے ہین کہ بہیلون مین عقل وتمیز و دیگر قواۓ انسانی نہین ہین اور اس سبب سے اونکو صرف ظلم وتشدد کے ذریعہ سے مغلوب رکہا چاہتے ہین مگر اس اعتقاد کا بطلان اور مظلومون کی کیفیت میواڑ بہیل کورپس کی دانائی اور صداقت اور بہومیہ جاگیرون مین بہیلون کے اسودہ وصلح شعار ہوجانے سے بخوبی ثابت ہے اس وجہہ سے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ ان جاگیرون اور اونکی رعایا کے باب مین اہلکاران دربار کی مداخلت نہین ہونے دیتے اور اونکے استغاثہ وشکایتون پر فی الفور متوجہہ ہوکر شفقت وانصاف سے پیش آتے ہین بہیلون نے نہ فقط شرارت وبدمعاشی سے پرہیزگاری اختیار کی ہے بلکہ اپنے فرایض کو تحقق کرکے اطاعت حکام مین بدل ساعی وسرگرم رہتے ہین اور ہر معاملہ مین بہ اطمینان وصفائی طبیعت دادخواہ وجوابدہ ہوتے ہین اس سے صاف عیان ہے کہ خالصہ کے بہیلون کی سرکشی وبغاوت جسکے اہالیان دربار شاکی ہین خود اونہین کی بے انصافی اور بدتدبیری کا نتیجہ ہے۔

چونکہ اس معاملہ مین بہت طوالت سے تحریر ہوئی تہی امید ہوئی کہ ایک دفعہ سرکوبی مفسدان کرکے مہارانا صاحب اون کے ساتہہ زیادہ حلم اور رضاجو تدبیرون سے پیش آوین گے اور چند سال مین اس تدبیر کی خوبی بمقابلہ تشدد کے جسمین ہمیشہ دربار اور رعایا کے درمیان عداوت رہتی ہے اور دونون کے حق مین مضر ہے ثابت ہوجاوے گی۔

[illegible]ی رپورٹ مورخہ یکم مئی ۱۸۸۳ع مین لکہا ہے کہ کہیرواڑہ کی طرف بہیلون نے

مین مصروف رہتے ہین اونکی آبادی بہی بتدریج زیادہ ہوتی جاتی ہے - اجناس
صرف روزمرہ ارزان ہین مگر مہوہ پینے کا شوق جیسا ہمیشہ سے ہے بدستور
جاری ہے -

شروع سنہ ۱۸۶۱ع مین خالصہ کے بہیل ایسے سرکش ہوگئے کہ وہان کے حاکم نے
دربار کو لکہا کہ تاوقتیکہ ان مین سے دو ایک نہایت شریر و سرکش پالون کو سزا
نہ دیجاوے اس ملک مین امن رکہنا اور تعمیل حکم کرنا غیر ممکن ہے اسپر دربار کو
چند مفسد و سرکش پالون کی سرکوبی کرکے اپنی حکومت قایم کرنی لازم آئی مگر راج
کمزور ہوگیا تہا بجاے اسکے کہ فی الفور سزا دیجاتی سامان نہونے کے سبب سے
فوج کی تیاری اور روانگی مین توقف ہوا بہیلون نے حکام کی یہہ سستی اور
غفلت دیکہکر اور بہی وارداتین کین اور کل مجموعہ اعمال کی پاداش مین ایک
دفعہ سزا پانے کی امید سے سرکشی مین اضافہ کیا - ستمبر مین اونکی شورش انتہای
درجہ کو پہونچی مہارانا صاحب کو صلاح دی گئی کہ پہاڑی اضلاع مین مناسب
مقامات پر فوجین متعین کرکے سزادہی کا بندوبست کرین مگر قبل عمل درآمد اس
تجویز کے سرغنہ پالون کو طلب کرکے ہدایت کی کہ مجرمون کو فوراً گرفتار کرادو اور
مال مسروقہ مسترد کرادو ورنہ بصورت خلاف ورزی سزا سخت دیجاوے گی
مگر چونکہ یہہ ہدایت بلا سزا تہی اوسپر کچہہ عمل نہوا - مہارانا صاحب کو اس سرکش
قوم کی سزادہی و تربیت و انسداد فساد کا بہت فکر ہوا اور چاہا کہ ایک دفعہ حکومت
قایم کرکے اس ضلع کو تحت انتظام خاص مین رکہین مگر یہہ امر مشکل معلوم ہوا کیونکہ
ان مفسدون کو ضبط مین لانے کیواسطے جو تحمل و چستی و دیانت ولیاقت چاہیے

ضرور ضرر و نقصان اوٹھاوے گا اور دے پور و کھیرواڑہ کی سڑک پر بھی بولاوہ لیا جاتا ہے اگرچہ اس سڑک پر سواران راج گشت و گرداوری کرتے ہین اس سبب سے وارداتین کم ہوتی ہین مگر جو مسافر جمع ہو کر جاتے ہین محفوظ رہتے ہین متفرق جانیوالے بولاوہ نہ لین تو ضرور لٹ جاتے ہین چونکہ اُجرت بولاوہ بصورت وقوع غارتگری سند یافتگی معاوضہ ہوتی ہے ہر ایک گروہ مسافران خواہ کم ہو یا زیادہ بہیل بولاوہ کو اپنے ساتھ لیجاتا ہے۔

سرحد میواڑ و گجرات پر سُرجی ناجی بہیلون کا گرو چند سال سے اپنی قوم کے لوگون کو تلقین کرتا پہرتا ہے ایک خدا کی پرستش اور صلح پیشہ اور خیر طلبی کی ہدایت کرتا ہے اوسکے پیرو کل جرائم و گناہ شراب خواری و ہلاکت جاندار سے پرہیز کرنے کی قسم کہاتے ہین اور پیداوار زمین سے حیات بسر کرنی اور غسل کرکے کہانا کہانیکا عہد کرتے ہین سُرجے کے پیرو قریب ایک ہزار بہگت ہو گئے ہین اور تین کو اوس نے اپنا خلیفہ بنا کر تلقین و تادیب کیواسطے بہیج رکہا ہے اوس نے صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سے ملکر شکایت کی کہ اوسکے ہمراہیون کو دیگر بہیل مسلمان و کافر قرار دیکر اذیت پہونچاتے ہین اونکا بندوبست ہو جاوے اوسکی نصیحت کا اثر کہیرواڑہ اور کوٹڑہ تک پہیل گیا ہے اوسکے پیرو کہتے ہین کہ جب سے گرو نے رہنمائی کی ہے ہم لوگ بہت خوش ہین اور واقع ہین وے قدیم بہیلون سے بہت بہتر معلوم ہوتے ہین۔

ایسے موجبات سے بہیلون کی حالت مین روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے مالوہ کے بہیلون سے ان اضلاع کے بہیل خوش اور فارغ البال ہین زیادہ تر کاشتکاری

सियाना भोपा

पदोना

बोलावा

بھیل لوگ بے سبب ارتکاب جرائم کا ارادہ نہیں کرتے اور بذاتہ نیت مین اچھے
ہین مگر جہل اور سریع الاعتقادی سے سیانہ و بھوپا کی باتون پر گمراہ ہوکر باتہام
ڈاکن آدمیون کو اذیت پہونچانی اور ہلاک کرنے پر آمادہ ہوجاتے ہین اور اکثر
جرائم اونکے باہمی فساد سے ظہور مین آتے ہین اکثر صورتون مین سبب نزاع زمین
و عورت کے جھگڑون سے پیدا ہوتا ہے اور زیادہ تر شرابخواری کی حالت مین
قدیم عداوتون کو یاد کرکے باہم فساد کرتے ہین چنانچہ ڈاکن کا خوف تو شفاخانہ
کے علاج کے نتایج اور بعلت ڈاکن کشی مجرمان کو سزا سخت ہونے اور بھیل کور پر
کے شایستہ سپاہیون کی صحبت سے روز بروز کم ہوتا جاتا ہے اور تنازعہ زمین
یا عورت یا انتقام عداوت قدیم سے تا وقتیکہ کوئی کل پال دوسری پال پر حملہ آور
نہو ملک کی امن و عافیت مین چندان خلل واقع نہین ہوتا۔

اودےپور و کھیرواڑہ کی سڑک تیار کرنے مین مہارانا صاحب کی کمال دانشمندی
ظہور مین آئی ہے کہ علاوہ فائدہ ازدیاد آمدرفت و تجارت کی اوس نے قرب و
جوار کے بھیلون کی خصوصاً پدونہ کو سرکشی وارتکاب جرائم سے باز رکھا ہے خالصہ
بھیلون کی اکثر پالین صرف اس سبب سے کہ اونکے مسکنون تک کسی کی رسائی
نہین ازبس مفسد و سینہ زور ہین وہان بھی سڑکین بنوا دیجاوین تو اونکی شرارت
کا انسداد ہوجاوے اور بھیل لوگ باایمان و صلح شعار و محنتی ہوجاوین۔

دستور بولاوہ کا یعنی بہ اخذ اجرت غارتگری سے محفوظ رکھنے کی کفالت کا کل
ملک مین جاری ہے ہر ایک گانو مسافر و بیوپاری وغیرہ کو اجرت پر چوکیدار دیتا
ہے اور جو کوئی یہہ اجرت نہ دیوے تو بشرطیکہ مسلح جمعیت سے اپنی حفاظت نکرے

اور تر زمین پر رہنے کا اتفاق ہوا کہ یہہ امر ہر کسی کو اور خصوص ہندوستانی لوگون کو پر مضرت ہے — اس مہم مین لڑائی کی تو نوبت نہین پہونچی مگر ایکدفعہ البتہ بہت مشکل وقت آگیا تہا مگر فوج کے لوگون نے بجز اسکے کہ پیش قدمی کر کے دشمن پر حملہ آور ہون اور کچھہ نہ چاہا —

سنہ ۱۸۶۸ء مین کرنل میکنزی صاحب نے چہاونی کہیرواڑہ مین شفاخانہ مقرر کیا تہا اوسکا کل خرچ بقدر چالیس روپیہ ماہوار راج اودے پور سے ملتا ہی ابتدا مین یہہ خیال تہا کہ شاید بہیل لوگ ادویات انگریزی سے پرہیز اور عمل جراحی سے خوف کر کے علاج نکراوین مگر اب اگرچہ ڈاکٹر صاحب اپنی طرف سے عمل جراحی مین باوصف ضرورت اسرار نہین کرتے بہیل معالجہ کیواسطے اسقدر آتے ہین کہ معالجون کو فرصت کم ہوتی ہے تا بجدیکہ عورتین بہی علاج کیواسطے بکثرت آتی ہین — سواۓ بہیل کور پس کے ڈاکٹر اس کام کو بلا تنخواہ کرتے ہین مگر کام کی اس کثرت پر اگرچہ خود اونہین کے خوش اخلاق اور حسن تدبیری سے ہوئی لازم ہے کہ اسکے عوض اونکو علیحدہ تنخواہ ملے —

سنہ ۱۸۷۳ء مین ان اضلاع مین گجراتی روگ بکثرت ہوا یہہ ایک مرض ہے کہ پہیپڑہ اور سینہ پر ورم اور آشوب ہو کر اکثر انجام مہلک ہوتا ہے انگریزی طب مین نہ اوسکا نام ہے اور نہ ڈاکٹر لوگ اوسکے علاج مین متفق الراۓ ہین اکثر اوقات موسم سرما مین ہوتا ہے دار الشفا کہیرواڑہ سے یہہ ایک بڑا فائدہ ہوا ہے کہ بہیلون کا ڈاکٹرن سے اعتبار جاتا رہا ہے اور علم طب کے معتقد ہو کر علاج کرانے لگے ہین اور اوس سے بہت فائدہ اوٹہاتے ہین —

...फन्स्टनकर्नल ...दिन्सनसाहिब व ...जरजनरलरस ...साहिब

خواہش پیدا ہوگی۔

سنہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ع مین میواڑ بہیل کورپس کو لفٹنٹ کرنل ہچنسن صاحب اور میجر جنرل رسل صاحب نے ملاحظہ کیا اور ہر طرح عمدہ وکارگذار پایا سپاہیون کو کار تعمیر مین رکہا جاتا ہے اور وے خوشی سے کرتے ہین۔

نومبر ۱۸۷۵ع مین لارڈ نورتہہ بروک صاحب ویسراے وگورنر جنرل ہندوستان اودے پور مین تشریف لائے تب افسران و دستہ میواڑ بہیل کورپس اونکی اردلی مین رہے لارڈ صاحب موصوف فوج کا ملاحظہ کرکے ملازمان سپاہ اور اونکی قواعد دانی سے بہت خوش ہوئے بلکہ عمدہ فنون سپہ گری دیکہکر متعجب ہوئے صرف بسبب عدیم الفرصتی چاندماری نہ دیکہ سکے سوا اسباب مین اونہون نے مسٹر لیال صاحب اور کرنل ہربرٹ صاحب سے کہ ہر دو صاحبان نے نشانہ لگانا بخوبی دیکہا تہا کیفیت مفصل سنکر اطمینان کرلیا۔

...मिस्तरलयालसा ...हब करनलह ...र्बर्ट साहब

مارچ ۱۸۷۶ع مین میجر جنرل فوربس صاحب کمانڈنٹ قسمت شمالی فوج بمبئی بارادہ ملاحظہ اس رجمنٹ کے ہرسول تک آئے مگر راستہ مین یہہ حال سنکر کہ صدر مین جمعیت صرف اسقدر ہے کہ پہرہ بدلوانے کیواسطے بہی بمشکل کافی ہو اور افسرون مین سے صرف ایک صاحب ہین واپس چلے گئے۔

मेजरजनरलफो...र्बसाहब

हरसोल

چہاونی مین سپاہیون کا چلن و رویہ ہر طرح نہایت عمدہ ہے اور بماہ ستمبر و اکتوبر باگور کے مشکل سفر مین یہہ بہی ثابت ہوگیا ہے کہ وے بلا شکایت اور بغیر کسی طرح کی عدول حکمی کے دو دو روز تک بہوک کے اور ایک ہفتہ تک بخوبی کے متحمل ہوسکتے ہین اس کل عرصہ مین اونکو کثرت بارش سے متواتر بہیگنے

۱۸۶۹ء ۱۸۷۰ء مین برگڈیر جنرل منٹگمری صاحب نے میواڑ بہیل کورپس کا ملاحظہ کرکے کرنل ہیکنزی صاحب کمانڈنٹ فوج مذکور کے نام مراسلہ ذیل تحریر کیا بہیل کورپس کو ملاحظہ کرکے اوسکی نسبت جو میری رای ہوئی اوس سے مین آپکو بخوشی تمام اطلاع دیتا ہون کہ جو کچہہ میرے دیکہنے مین آیا اوسمین خوبیان زیادہ اور نقص بہت کم ہین اس فوج مین قواعد اور پابندی ضابطہ ایسی ہین کہ جیسے چاہئین اور کل سپاہ کی بشاشت اور فارغ البالی دلالت کرتی ہے کہ بڑا سلوک ہے پیرڈ کے میدان مین اونکے حرکات بہت با استقلال ہین کسی طرح کا تزلزل نہین ہے قدم بہت اچہا ہے اور ڈبل مین مینے اس سے بہتر چلتی ہوئی کوئی رجمنٹ نہین دیکہی بہیلون کے حرکات مین ایسی چستی وچالاکی ہے کہ اونکو اوسکا نازان ہونا چاہیئے بعد موجودات کے جو کہیل ہوئے وہ بہی نہایت دلچسپ تہے اونکے اجرا مین تمہاری تدبیرات نہایت مستحسن ہین اور بہیل بہت خوشی سے شامل ہوتے ہین اس سے ثابت ہے کہ اونکو پسند ہین اون سے دل لگی کے سوا اور بہی فائدہ ہوگا کیونکہ ایسے افسرون سے جو کہیل مین شریک ہون لوگون کو زیادہ انس ہوتا ہے بہ تقرر انعام چاندماری کرانے سے اونکو بندوق رانی کے فن مین کمال حاصل ہوگا اور دیگر کہیلون سے چستی وچالاکی پیدا ہوگی کپتان بیٹی صاحب اور ڈاکٹر ملن صاحب کی رہنمائی سے یہہ عمدہ نتایج ضرور حاصل ہونگے اس فوج کے بہرتی کرنے سے غرض خاص یہہ تہی کہ بہیلون مین انسانیت پیدا ہو اور تربیت جاری ہو اس حال کو دیکہنے سے یقین ہے کہ امید پوری ہوگی اور بہیلون کو انگریزی افسرون کے تحت مین نوکری کرنیکی

मुबरगाडिपर जनरल मंटगामरी मेकंजी

पेरड

कपतान वेटी डाकटरमलन

کرکے بتاریخ ۸ - اکتوبر اودےپور مین سے آئے اون کے کامدار اور
دیگر متوسلین جیلخانہ مین بھیجے گئے اور جاگیر ضبط ہوکر دربار کیطرف سے ایک
شخص انتظام کیواسطے سپرد ہوئے -

بمبئی مین جناب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب سے ملاقات کرکے مہارانا صاحب
مع اہالیان دربار بجلدی تمام اودےپور کو واپس آئے کہ جناب نواب لارڈ
نورتھہ بروک صاحب ویسراے وگورنر جنرل بہادر کشور ہند کی اودےپور مین
تشریف آوری پر اونکا استقبال ومہمانداری کرین نواب ویسراے صاحب
کی رونق افروزی سے مہارانا صاحب واہالیان دربار کو کمال خوشی حاصل
ہوئی اور شفقت وعنایات کے بہت مشکور ہوئے اس سبب سے کہ بہت تہوڑے
دنون پیشتر اطلاع ہوئی تہی سامان مہمانداری اور تواضع کی بہم رسانی مین بہت
تردد اور محنت کرنی پڑی کہ مہتا پنالال نے محنت وروپیہ سے کسیطرح کوتاہی
نکی ابنالال مہتمم سرشتہ عمارت نے تیاری سڑک مین نہایت تندہی وجانفشانی
کی ستمبر مین بارش بکثرت ہونے سے یہہ سڑک بہت مرمت طلب بلکہ بعض مقامات
سے بالکل شکست ہوگئی تہی اور اس سبب سے اوسکی مرمت کیواسطے بہت قلیل
وقت ملا -

سندر ناتھہ دوارہ کے گشائین نے سردارون کا طریقہ اختیار کرکے دربار
سے سرکشی کی اشتلاءع مین اوسپر فوج بہیجی گئی اگر راج کی حکومت قایم کئے بغیر
برخاست ہوگئی مگر گشائین کے دیہات علاقہ میواڑ عرصہ تک قرق رہے تاہم شرارت
سے باز نہین آیا پہر یہہ حکم ہوا کہ گشائین کا وکیل صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی پاس

مہاراج سوہن سنگہ جسپر سابق مین مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کی مہربانی تہی اور سنہ ۱۸۶۹ء مین اپنے بہائی سمرتہہ سنگہ کے انتقال پر باگور کی جاگیر حاصل کی تہی ایام اخیر بیماری مہارانا صاحب مین مورد عتاب ہوکر ایک مقام پر شہر سے دور چلا گیا تہا اور انتقال مہارانا صاحب سے چند روز بعد تک وہان رہا بنظر انتظام لازم آیا کہ وہ اودے پور سے اپنی جاگیر کو چلا جاوے چنانچہ بمشکل تمام اوسکو بہیجا گیا وہ باگور کا مالک ہو جانے کی وجہہ سے اپنے تئین اودے پور کی گدی کا مستحق سمجہتا تہا اور اپنے حق کو اپنے بہتیجے مہارانا سجن سنگہ صاحب خلف سکت سنگہ کے حق سے کہ سکت سنگہ کے انتقال پر سوہن سنگہ کے باگور مین مسندنشین ہونے سے اونکی حق تلفی ہوئی تہی فایق جانتا تہا باوجودیکہ گورنمنٹ سے صاف حکم ہوگیا کہ تمہارا دعوی واجب نہین تاہم کوشش کرتا رہا اور باوصف متواتر ہدایت کے مہارانا سجن سنگہ صاحب کی اطاعت اور دربار کے احکام کی تعمیل نہین کی تب مجبور لازم آیا کہ بہ تعیناتی فوج اوسکو گرفتار کرکے باگور سے علیحدہ کردیا جاوے اور اوسکی جاگیر ضبط ہو اسواسطے فوج جسمین پیادہ ۹۷۵ سوار ۲۴۳ توپ ۶ راج کے پیادہ ۱۰۶ سوار ۱۰۹ سردارون کے اور ۳۷۲ سپاہی میواڑ بہیل کورپس کے بہ تحت حکومت و نگرانی ہیچ کننگ صاحب کمانڈنٹ بہیل کورپس اول اسسٹنٹ پولیس ایجنٹ و پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ قطعات کوہی بتاریخ ۱۸ ستمبر سنہ ۱۸۷۵ء اودے پور سے روانہ ہوئے اگرچہ بسبب کثرت بارش وطغیانی پانی کی روانگی مین توقف ہوا مگر ہیچ کننگ صاحب نے اپنا کام بلا خونریزی انجام دیا اور مہاراج سوہن سنگہ کو گدی سے اوتار کر اور گرفتار

اول تو اوسوقت مین شغل نوشتخواند چہوٹ گیا اور پہر چند ماہ بعد جناب شہزادہ
پرنس آف ویلز صاحب بہادر کے استقبال کے واسطے بمبئی جانے کا اتفاق
ہوا اس عرصہ مین بہی تحصیل علم مین ہرج رہا مگر تجربہ بہت حاصل ہوا اکتوبر ۱۸۷۶ع
مین مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور نے بدرپیشی ضرورت شدید دیوان
جانی بہاری لال صاحب کو طلب کرلیا اور عہدہ اتالیقی مہارانا صاحب پر
مسٹر فراجی بہکاجی دوم اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوئے کہ اپنے دقیق
و دشوار کام کو بڑی مستقل مزاجی اور باتمیزی سے کرتے ہین مہارانا صاحب
نے باوجودیکہ ابہی اونکی عمر کم ہے اور بمقتضاے رتبۂ عالی اکثر ضروریات مانع
نوشتخواند ہوتی ہین بہت ترقی کی ہے کہ سرداران ریاست بہی اس امر کو تسلیم
کرتے ہین اور واقعی اونکی ثقاہت اور نوازش فرمائی و دانائی لایق تعریف کے
ہین کہ اونکے اخلاق کے سبب سے سب لوگ اون سے محبت کرتے ہین اور
اونکے حسن انتظام سے بہبودی ریاست کی امید رکہتے ہین -
موضع تسواریہ منضبط سابقہ کی بابت پہر بحث ہوئی ٹہاکر باگھ سنگہ لامہ والے نے
حسب منشاء حکم سابق ملنے دیہہ مذکور کے درخواست کی اور ٹہاکر روپاہیلی نے
بامداد تعداد کثیر سرداران اعتراض کیا سردارون کی یہہ راے ہے کہ مہارانا صاحب
مرحوم کا فیصلہ خلاف رواج ملک تہا اوس سے نظیر ناجایز پیدا ہوکر فریقین مین
نزاع و خونریزی ہوگی اسواسطے مناسب ہے کہ تا وقتیکہ مہارانا صاحب اختیار
ریاست حاصل کرکے خود فیصلہ کرنے کے لایق ہون قرقی موضع تسواریہ بدستور
رہی -

नरफरामजी
काजी

رکھتا تھا بماہ ستمبر واپس آنیکی اجازت ہوئی وہ پہونچتے ہی محکمہ خاص مین مقرر ہوا جب سے وہ مقرر ہوا ہے کام بہت اچھی طرح ہوتا ہے۔

پنچ سردارون مین سے پارسول والہ راؤ نے ایام گرما و بارش مین اپنے وطن کو جانے کی رخصت لی اوسکی غیر حاضری مین راج دلواڑہ نے کہ بہت ہوشیار اور خوش رویہ آدمی ہے بجاے اوسکے کام کیا۔ سرداران پنچایت کو بہ نسبت سابق معاملات مین بحث کرنے اور تجویزون کا اظہار کرنیکی بہت عادت ہو گئی ہے۔ دوسرے سردار مہاراج گج سنگہ اول بنارس وغیرہ کی جاترا کو گئے اور پھر اونکے گھر مین کچھہ حادثہ ہو گیا اسواسطے بجاے اونکے منوہر سنگہ ٹھاکر لاوہ کہ ہوشیار و خوش رویہ ہے مقرر ہوا۔ بعد ازان پارسول والہ راو معالجہ کیواسطے ڈاکٹر مور صاحب کے پاس آبو کو گئے تب بجاے اونکے راج دلواڑہ پھر مقرر ہوئے۔

فروری ۱۸۸۱ع مین دیوان جانی بہاری لال صاحب سردار و وکیل راج بھرتپور صغیر سن مہارانا صاحب کی تعلیم کیواسطے مقرر ہوئے ان سے بہتر آدمی اس کام کیواسطے ملنا دشوار تھا وے محل مین رہتے تھے اور بڑی کوشش سے تعلیم و تادیب اخلاق کرتے تھے مہارانا صاحب ہر روزہ چہار گھنٹہ انگریزی وارد و و ہندی سیکھتے تھے چنانچہ ہندی مین تو اونھون نے کمال حاصل کر لیا اور جولائی تک اونکی کل مصروفیت تو شخوانہ مین رہی مگر بعد ازان اونکی شادی قرار پائی کہ مہاراجہ صاحب ایڈر کی ہمشیرہ سے شادی کرنے کیواسطے وہان کو گئے اس سفر مین میجر گننگ صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کو ہی ساتھہ گئے تھے

آفرین رہا۔
مہتا پنالال منشی محکمہ خاص کہ منتظم راج تہا مہارانا صاحب کے انتقال سے تہوڑے
دنون پیشتر ملزم سازش و رشوت ستانی ہوکر عہدہ سے معزول ہوا تہا اور بجائے
اوسکے دو شخص مہتا گوکل چند وزیر سابق اور ارجن سنگہ صحیح والہ عرف ساہی والہ
جو منتظم راج مقرر ہوئے۔ کہتے ہین کہ مہتا پنالال محنتی و خیر خواہ و لئیق وزیر تہا
اوس نے مواخذہ سے صفائی حاصل کر لی تہی مگر اوسکے دشمنون نے لوگون
کو اوس سے رنجیدہ کر دیا تہا اوسکی ہلاکت کا اقدام ہوا اور مرتکب جرم بلا سزا دہی
چہوڑ دیا گیا کہ ایک سردار کے علاقہ مین علانیہ رہتا ہے اس صورت مین مناسب
متصور ہوا کہ مہتا پنالال کچہہ عرصہ کے واسطے اودے پور سے چلا جاوے اسواسطے
حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ وہ اجمیر کو گیا اور عرصہ تک وہان رہا۔

اس عرصہ مین انتظام ریاست باہتمام مہتا گوکل چند و ارجن سنگہ ساہی والہ بامداد
چار سرداران پنچایت کہ سرداران ریاست سے ہین بہ تحت نگرانی صاحب پولیٹکل
ایجنٹ ہوتا رہا اجتماع پنچایت کیواسطے برائے نام ہفتہ مین ایک روز مقرر ہوا
مگر ہفتہ مین تین چار روز جمع ہوتے تہے اور کل بڑے مقدمات یا جنمین سردار
لوگ متعلق تہے پیش ہوتے رہے۔

جولائی ۱۸۷۵ء مین ارجن سنگہ ساہی والہ نے اپنے عہدہ محکمہ خاص کو استعفا
دیا چند روز کو ٹہیاری چہنگل لعل افسر شترمال نے کہ عمدہ شخص ہے اوسکا کام
کیا مگر شترمال کا کام بہی مقدم و ضروری ہے اسواسطے اوسکے ذمہ زیادہ کام
کرنا مناسب نہ سمجہا گیا اور مہتا پنالال کو کہ اودے پور کو واپس آنیکی بہت خواہش

...ठ्यारी
...गनलाल

پس وپیش نہین مگر اونکو معلوم نہین ہے کہ کیونکر ہونی چاہیئے اس سے اب
ہرج ہے ـ

مگر افسوس ہے کہ ایسے عمدہ رئیس کی عمر نے وفا نکی بتاریخ ۷ - اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ ع
مہارانا شمبھو سنگہ صاحب نے بعمر ستائیس سال تین مہینے تک بیمار رہ کر انتقال
اونہون نے ہر شخص سے جسکو اون سے ملنے کا اتفاق ہوا محبت اور تعریف
حاصل کی تہی اونکی رعایا اونکو دل وجان سے چاہتی تہی اونکی حکومت نہایت
عمدہ اور کل ملک کیواسطے نہایت مفید تہی اونہون نے سرداران ریاست
کو رضامند کرلیا تہا اور مدت کے نزاع وفساد رفع کردئے تہے رعایا کی ضرورت
اور شکایتون سے وقوف حاصل کرکے اونکا رفع کرنا شروع کردیا تہا اونکے انتقال
سے کل باشندگان ملک کو نہایت غم والم ہوا ـ

سجن سنگہ

رسومیات تجہیز وتکفین بہت اچہی طرح ہوئین اور سجن سنگہ خلف مہاراج سکت
سنگہ کو مہارانی صاحبہ اور کل نامی سردارون نے بالاتفاق مہارانا میواڑ
کیا مسندنشین ہوئے ـ

کرنل رائٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اس نازک وامتحانی موقع پر کمال چستی و
ہوشیاری سے کام کیا کہ کوئی تکرار وفساد ظہور مین نہ آیا زنانہ ڈیوڑہی سے
چار عورتون نے مہارانا صاحب مغفور کے ساتہہ تلف جان کرنا چاہا تہا مگر بکوشش
تمام اونکو باز رکہا گیا اور اسطرح میواڑ مین ستی کا بیرحم رواج مطلق موقوف ہوا
کرنل رائٹ صاحب نے لکہا ہے کہ بخت سنگہ راو بیدلہ نے اس موقع پر بہت
امداد واعانت کی اور اس نازک ودقیق وقت مین اوسکا طریقہ لایق تحسین و

सजनसिंह

सती

رانا شمبھو سنگھ صاحب کے عہد حکومت کے اخیر برسون کی رپورٹون مین
صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نے اونکی تعریف مین ایسا لکھا ہے کہ مہارانا صاحب اودے پو
سرکار انگریزی کے خیر اندیش رفیق ہین مگر اونکے ساتھہ ایسی پر تعصب قیدین
لگی ہوئی ہین کہ اگرچہ عوام کی نظر مین کیسی ہی خفیف و لاحاصل ہون مگر راجگان
ہنود کے سرپرست اور بموجب اعتقاد مذہبی بمنزلہ اوتار مشہور ہونے کی وجہہ

अवतार

سے مہارانا صاحب اون سے یکبارگی گریز نہین کرسکتے ہین وے بہت ہوشیار
اور دانشمند ہین اور جسقدر عمر پاتے جاوینگے امید ہے کہ اپنے ملک کا عمدہ تر
انتظام کرینگے اگرچہ اب بھی اونکو بہت فکر ہے مگر بپابندی دستور قدیم اور حریص
و خود غرض اہلکارون کی بددیانتی سے بہت سستی سے ترقی ہوتی ہے—
دوسرے یہہ کہ مہارانا صاحب بہت خوش مزاج ہین اور ہمیشہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ
سے صلاح لیتے ہین اس سبب سے اونکا انتظام بہت اچھا ہے ہر روزہ صاحب
سے ملاقات کرتے ہین اور اچھی طرح سے گفتگو کرتے ہین اور جو صلاح دیجاتی ہے اوسپر
بخوبی عمل کرتے ہین اونکو عجب ہوشیاری و تمیز حاصل ہے بخصوص بلحاظ اسکے
کہ جس شخص نے عیش و آرام مین پرورش پائی اور اودے پور سے باہر کبھی جانیکی
ضرورت نہ پڑی وہ ایسے عمدہ اوصاف اور علم اور دانشوری سے بہرہ مند ہو
ازبس تعجب انگیز ہے اونکے ہر ایک فعل مین خیرخواہی ہے اور ریاست کے بالکل
حسب خواہش سرکار حکومت کرتے ہین اور اونکو دیگر ممالک مین جاکر وہان کی
ترقی حالات کے دیکھنے کا اتفاق ہو تو اونکے علم کو بڑی ترقی ہو اور سوا اسکے
انواع اصلاح جاری ہون مہارانا شمبھو سنگھ صاحب کو اصلاح و ترقی مین کچھہ

اس حکم کی تعمیل کیواسطے مارچ ۱۸۷۶ع مین ایک اہلکار مع فوج دربار بہیجا گیا تہا مگر دریافت ہوا کہ ملازمان ٹہاکر مقابلہ پر آمادہ ہین اسپر کمک بہیجی گئی اور کل سرداران گردوپیش کو ہدایت ہوئی کہ اپنی اپنی جمعیت سے حکم دربار کی تعمیل کرین چنانچہ سب ٹہاکرون نے تعمیل کی مگر سرداران دیوگڈہ و آسیند نے واجبیت حکم دربار پر اعتراض کرکے تعمیل نہ کی آخرکار روپاہیلی والون نے کہ ٹہاکر صغیر سن اور دوم درجہ کا سردار ہے تسوارہ پہ خالی کردیا مگر ٹہاکر لاسہ بلا اعانت اوسپر قبضہ نکرسکا اسواسطے دربار نے خالصہ مین رکہا ہے۔ یقین ہے کہ یہہ سردار اپنے فرائض بجانب آقا نعمت کو بالکل فراموش نکرینگے مگر سرداران میواڑ کا عام قاعدہ ہے کہ بجاے امداد و اعانت اپنے ملک کے اوسکا مقابلہ کرنے کے واسطے متفق ہوجاتے ہین اور یہہ امر ہمیشہ انتظام و اصلاح ملک مین خلل انداز رہیگا سردارون کو سزاے سرکشی دینے کی دربار کو قوت نہین ہے اس علم سے اون کے غرور و تمرد و لاپروائی مین اضافہ ہوتا ہے۔

کوٹہاری کیسری سنگہ مستعفی ہوا جب سے عہدہ وزارت خالی رہا اور کاروبار ریاست محکمہ خاص مین ہونے لگا اس محکمہ کا منشی مہتا پنالعل کوٹہاری کیسری سنگہ کا رشتہ دار ہوا اگرچہ مہارانا صاحب ہر کام پر خود متوجہ تہے مگر منشی مذکور ہر امر کو اونکی خدمت مین پیش کرکے حکم جاری کرتا تہا اور ہمیشہ اونکے ساتہہ رہتا تہا منشی محکمہ خاص کے اہتمام سے کام کا ہونا لائق اطمینان نہ تہا کیونکہ اگرچہ احکام اوسی کی تجویز سے صادر ہوتے تہے مگر اون کے حسن و قبح کی جوابدہی سے بری تہا جو کچہہ وہ لکہدیتا تہا رئیس کو اپنا حکم قبول کرنا پڑتا تہا

اس سال مین کوٹھیاری کیسری سنگہ سابق وزیر ریاست و حال افسر شرتہ مال کا انتقال ہوا دربار کو بہت افسوس ہوا کہ وہ اس ملک مین سب سے زیادہ لئیق تہا اوسکی وفات سے راج میواڑ کا بڑا نقصان ہوا۔

مینون کا گروہ جو رہ میرپور کے راؤ کے علاقہ مین پناہ پذیر ہوا اوسکو مہارانا صاحب نے نکلوادیا اس سے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہت خوش و محظوظ ہوئے۔ فروری ۱۸۶۷ء مین کسی سے صلاح لئے بغیر خلف سردار بہنڈورکو دربار مین سردار گہاسے نے راؤ علاقہ جودہ پور کی نشست عطا کی کہ وہ عرصہ سے غیر حاضر ہے اور سالہا سال سے اپنی نشست کہو بیٹھا تہا۔ بہنڈور کی اس ترقی پر بجولیہ ۔ ڈیوگڈہ ۔ بیگون ۔ دلواڑہ ۔ امیٹ ۔ گوگوندا ۔ کانور کے سردارون کو رنج ہوا اونہون نے بالاتفاق عہد کیا کہ نہ دربار مین جاوین اور نہ بہنڈور والہ سے نیچے بیٹہین مگر دسہرہ پر بہنڈور والہ سے کہدیا گیا کہ نہ آوے جب سب حاضر ہوئے۔

جون ۱۸۶۷ء مین مہارانا صاحب نے ایسا مقدمہ فیصل کیا کہ ۱۸۵۶ء سے زیر تجویز تہا۔ اور موضع تسوار یہ بطور خون بہا ٹہاکر لامہ کو دیکر فیصلہ مہارانا سروپ سنگہ صاحب مرحوم کو بحال رکہا۔ لامہ اور روپاہیلی کے سردارون مین سرحد کا تنازعہ تہا روپاہیلی والہ نے یکایک حملہ کرکے سردار لامہ کے بیٹے اور دو بہائی اور ایک ٹہاکر اجمیر کو مار ڈالا اور چار پانچ آدمیون کو مجروح کیا جنرل لارنس صاحب نے کہ اوس زمانہ مین پولٹیکل ایجنٹ تہے تسواریہ موقع واردات کو ضبط کیا اور مہارانا صاحب مرحوم نے لامہ کو دیئے جانے کا حکم دیا

मेनों नूरा
मेरपुर

भिंडूर

घानेराव

विजोलिया
देवगढ़
बेगून
दलवाड़ा
आमेट

निसवारया
लामा
रूपाहेली

جو بجائے سمر تھہ سنگہ جانشین ہونیکا دعویدار ہے کچھ استحقاق نہین رکھتا کیونکہ بحیات مہارانا سروپ سنگہ صاحب یہہ معاملہ ازروے دہرم شاستر و رواج ملک طے ہو گیا تھا اسواسطے سمر تھہ سنگہ کا خلف متبنی سوہن سنگہ کسیطرح بیدخل نہین ہوسکتا ہے مگر سکت سنگہ کی معاش کیواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ اوسکو باگور کی جاگیر سے بارہ رو پیہ کی جمع کی دیہات علیحدہ کر دیئے جاوین پانچہزار کے دیہات پہلے سے اوسکے قبضہ مین ہین سات ہزار کے اور دیئے جاوین دوسرے سال مہاراج سکت سنگہ نے ارادہ فساد کیا کہ دربار کو اوسطرف فوج بھیجنی پڑے اوسکو قید کر لائے اور یقین ہوا کہ تا وقتیکہ وہ نیک چلنی آیندہ کی ضمانت نہ دیگا مہارانا صاحب بہ پاس قرابت اوسکو ہرگز رہا نہ کرینگے۔

بتاریخ ۱۷ - دسمبر ۱۸۶۸ء کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے بڑے تکلف و تجمل کے دربار مین بموجودگی صاحبان انگریز مقامات گرد نواح و سرداران راج مہارانا صاحب بہادر کو تمغاے ستارہ ہند درجہ اول دیا اور مہارانا صاحب نے بہت خوش ہو کر شکریہ ادا کیا چونکہ اس دربار مین سرداران ریاست بہت خوشی سے شریک ہوئے اور مہارانا صاحب کے بحصول تمغا ممتاز ہونے پر سب نے خوشی مانی اس سے ثابت ہوا کہ مہارانا صاحب اور سردارون کے درمیان اتفاق ہے سب سردارون کو اوا سے دلی محبت ہے اور مہارانا صاحب اپنی خوش اخلاقی اور شفقت سے روز بروز اپنے سردارون کی نظرون مین عزت و اعتبار حاصل کرتے جاتے ہین اور فی الجملہ میواڑ کا حال مہارانا صاحب سابق کے زمانہ سے بالکل مختلف

कपतान म्यूर साहव

چند مرتبہ پیغام بہیجا اور کپتان میور صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی بہی ساعی ہوئے
چنانچہ اس باب مین صاحب سے گفتگو کی تو بڑے سرداران نے اس ملاقات
مین اعتراض کیا مہارانا صاحب کی روانگی کے روز یہہ معاملہ پہر پیش ہوا صاحب
پولٹیکل ایجنٹ نے سمجہایا کہ چند سال پیشتر سرکار انگریزی نے راج رانا صاحب
جہالاواڑ کے بزرگ ظالم سنگہ کو راجہ کیا تہا مگر ابتک راجپوتانہ کے کسی رئیس نے
اونکو راجہ تسلیم نہین کیا ہے اور ہر ایک رئیس کو اونکو اپنی برابر سمجہنے اور گدی
پر برابر بیٹہانے مین عذر ہے پس جسکو سرکار انگریزی نے راجہ کیا ہے اوسکو راجہ
قبول کرنے اور کل راجپوتانہ مین نظیر پیدا کرنے کی امید رئیس اودیپور کی سوا
اور کس سے کیجاوے جب اسطرح کہا گیا تو مہارانا صاحب نے قبول کیا او
نصیر آباد مین ملاقات کی راج رانا صاحب کو راجون کی سی تعظیم و تکریم کرکے گدی
پر برابر بٹہایا اس ملاقات سے پیشتر کپتان میور صاحب اور سرداران جہالاواڑ
چاہتے تہے کہ ملاقات مین صاحب ایجنٹ بہی شریک ہون مگر اونہون نے بالکل
انکار کیا اس خیال سے کہ انگریز افسر کی موجودگی سے ملاقات کا لطف جاتا رہیگا
اور حلمی سمجہی جاویگی اسواسطے بالکل آزادی طور پر کرائی گئی میواڑ کے اکثر سردارون
نے مہارانا صاحب اور راج رانا صاحب جہالاواڑ کی برابرانہ ملاقات ہونے
مین اس غرض سے اعتراض کیا کہ اون کا رتبہ ہم سے بڑا نہو جاوے مگر کچھہ
پیش نہ گیا جاگیر باگور کی مسند نشینی کا مقدمہ کہ مدت دراز سے زیر تجویز تہا —

बागोर

۱۸۷۰ء۶۹ء مین فیصل ہوا سمرتہہ سنگہ نے بمنظوری مہارانا سروپ سنگہ صاحب
سوہن سنگہ کو گود لیکر اپنا وارث بنایا تہا اسواسطے وہ مستحق ہے سکت سنگہ

سرداروں نے اس طلبی کے اقبال مین خلل پیدا کیا اور بہت مارج ہوئے او
نے حجت کی کہ سنہ ۱۸۳۲ع مین لارڈ ولیم بنٹنک صاحب سے خانگی ملاقات ہوئی تھی
اور یہہ دربار باضابطہ ہوگا ابتک اودے پور کے کسی مہارانا نے آداب
دربار کی بجاآوری نہین کی ہے اسواسطے اگر مہارانا صاحب اجمیر کو جاوین
تو یہہ شرط ہوجاوے کہ رسمیات مروجہ ملحوظ رہین اور صرف خانگی ملاقات ہو
سنہ ۱۸۳۲ع کے کل کاغذات پیش ہوئے نظایر سابقہ کا حوالہ دیا گیا مہارانا صاحب
سے تبدل تعلقات فیما بین نواب ویسراے صاحب ہند اور روساء راجپوتانہ
کا حال دربار مین اور بطور خانگی مفصل کہا گیا اور فہمایش ہوئی کہ جسطرح خوشی
سے بلایا ہے اوسی طرح جانبکا اقبال کرین اونہون نے کسیقدر پس و پیش
اقبال کیا اور عذرات موقوف ہوئے جب اجمیر مین گئے تو لارڈ میو صاحب
بہادر نے ملاقات خانگی اور دربار مین ایسی تعظیم و خاطرداری کی کہ مہارانا صاحب
خوش ہو گئے خود بہی سنجیدہ طبیعت عالی حوصلہ ذی رتبہ اور متواضع ہین
اونہون نے قایم مقام ملکہ معظمہ کے عمدہ طرز و طریقہ کو بخوبی سمجھکر پسند کیا
اور مابعد کی گفتگو اور متواتر ذکر کرنے سے ثابت ہوا کہ مہارانا صاحب اس
ملاقات سے ازبس محفوظ ہوئے ہین اور اونکی خیر خواہی بجانب سرکار انگریز
زیادہ اور مستحکم تر ہوئی۔

اجمیر مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ کو راج رانا صاحب والی جہالاواڑ کے
استقبال کیواسطے بہیجا گیا تہا اثناء راستہ مین راج رانا صاحب نے صاحب
سے درخواست کی کہ مہارانا صاحب سے ہماری ملاقات کرادیجیے بعد ازاں

آدہی تلث ہوا—

نāسور

۱۸۶۹ء مین مہارانا صاحب کو عارضہ ناسور سے بہت تکلیف ہوئی مراسلہ ۲۱- فروری ۱۸۷۰ء مین ڈاکٹر کیننگ ہیم صاحب نے لکہا ہے - کمال خوشی کی بات ہے کہ مہارانا صاحب کو عارضہ لاحقہ سے جسمین ۱۹- سمبر سے مبتلا تہے شفا حاصل ہوئی اس سخت و پر اذیت بیماری مین کہ نہ فقط مرض کی تکلیف تہی بلکہ متواتر عمل جراحی کا نا کامیاب ہونے سے مایوسی ہوتی تہی مہارانا صاحب نے جو ہمت و جرأت دکہلائی تعریف کے لایق ہے - بیماری اور عمل جراحی کے تحمل اور مدت تک بستر پر پڑے رہنے کے ضبط اور بردباری اور اس پر بہی ہمیشہ خوش طبع رہنے سے اونکا کمال استقلال طبیعت اور خوش مزاجی ظاہر ہوئی ہین کہ یہہ اوصاف اونکے عظیم الشان رتبہ کے ازبس شایان ہے —

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے عدالتون کی کارروائی کیواسطے قواعد تجویز کیئے اونکا مسٹر انگلس صاحب نے ہندی ترجمہ کیا مگر اونکے اجراء کی ہنوز تجویز در پیش ہے - اگرچہ حکام انگریزی کیطرف سے اجراء قواعد مین کوشش کیجاتی ہے مگر ہندوستانی ریاست مین باوجودیکہ حاکم نیک صلاح پر عمل کرنے کے واسطے مستعد ہو تاہم اجراے قوانین جدید مین وقت اور صبر درکار ہے —

۱۸۷۰ء مین اس خبر سے کہ لارڈ میو صاحب بہادر ویسرا ے و گورنر جنرل کشور ہند اجمیر مین آنیوالے ہین اور مہارانا صاحب کو طلب کیا گیا ہے اودیپور مین شور ہو گیا اور آپس مین سازش و سرگوشی کرنے لگے اکثر مجتہد پورا سنے

جان بچانے مین بہت کارگر ہوئین بہیلواڑہ مین اور نیمچ نصیر آباد کی سڑک پر
ہزارہا مخلوق کو تعمیرات سے روزی میسر آئی اس سڑک کی تعمیر مین ایک لاکھہ
بیس ہزار روپیہ تو اول شروع سال مین دیا گیا اور بعد ازان دوسرے سال
مین پانچ ہزار روپیہ ماہوار کے حساب سے ملتا رہا اور کوٹھی خیرات اودیپور
سے شریف محتاجون کے جو بپاس عزت گدا گری نہین کرسکتے بڑی دستگیری
ہوئی اور دیولی کے چندہ مین بہی ہمارا نا صاحب نے ایک ہزار روپیہ دیا
علاوہ سڑک مذکور صدر کے شہر و پرگنات مین تعمیرات مفید عام جاری ہوئین اون
مین بصرف ایک لاکھہ معہ للعہ ۶/۷ پائی ۴۲۱۴۱۶ محتاجون کو مزدوری ملی —
محتاجون کو بصیغہ خیرات کہانا کہلایا گیا اوسمین علاوہ فقیر اور معمولی سدابرت
کے ۱۹۳۲۹۲۰ مرد و عورتون کو بصرف اسّی ہزار روپیہ کہانا تقسیم ہوا اسمین
سے خاص شہر مین ۱۱۶۳۷۶۶ محتاجون کی پرورش بصرف للعہ ہوئی خیرات
خانون سے اوبالا ہوا اور بہنا ہوا غلہ تقسیم ہوتا تہا اوبالا ہوا غلہ وزن مین ڈیوڑہا
ہو جاتا ہے اگرچہ اوسمین غذا کم ہوتی ہے مگر محتاجگی مین یہہ بہی غنیمت سمجہا جاتا
ہے مزدور لوگ اول گہاس بیچتے تہے اور شام کو گہر کے سب آدمی فراہم ہوکر
محتاج خانہ سے غلہ لیجاتے تہے اس خیرات سے ایک عمدہ نتیجہ یہہ پیدا ہوا کہ چوری
کی وارداتین جو پیشتر زیادہ ہوتی تہین بالکل موقوف ہوگئین —

उबाला
भुना

اگرچہ قحط سخت تہا مگر اوسکی تکلیفات جیسی اور ملکو نمین ہوئین میواڑ مین نہوئین
البتہ گہاس پیدا نہونے سے مویشیان کا بہت نقصان ہوا اور علاوہ اسکے
ہوا خراب ہو جانے سے امراض ہیضہ و بخار کا زور ہوا اوس سے دوڈہائی ہزار

خیرات خانجات مقرر کئے شہر و پرگنات مین اکثر مقامات پر سدا برت مقرر ہوئے اونکی تفصیل مع خرچ کے یہہ ہے۔

نام مقام	تعداد مردمان یابندہ غلہ و آرد	آرد	غلہ	تعداد مردمان جنکو پختہ کہانا دیا گیا	کیفیت
اودیپور	۱۲۰۰۰	ے	۰	۷۵۰۰	
جہازپور	۴۰۰	معہ من ۲۰ ثار	۰	۰	
چیتوڑ	۹۰۰	للعے ۲۰ ثار	۰	۵۰۰	
کومل گڈہ	۵۵۰	للعے	معہ من ۲۰ ثار	۲۰۰۰	
کیلاش پور	۳۰۰۰	لعے	بے ۲۰ ثار	۰	
گدلور	۴۰۰	معہ من ۲۰ ثار	۰	۰	
بہیلواڑہ	۰	۰	۰	۷۰۰	

پرورش و خبرگیری محتاجان قحط کی ان تدبیرات سے علاوہ نقصان آیندہ معافی نصف و چہارم محصول غلہ کی جو ہمیشہ ہوتا رہے گا اوسی سال مین مایہ اور محصول کا نقصان بہ تعداد دو لاکہہ روپیہ ہوا مگر رعایا کو جو فایدہ ہوا وہ اوسکا معاوضہ کافی ہے۔

مہارانا صاحب کی یہہ عمدہ تدبیرات صعوبت قحط کی تخفیف اور نوع بشر کی

کی قلت سے احتمال ہوا کہ غلہ کی بھرتی کیواسطے دواب بار برداری بیسر نہ آوینگے
اسواسطے تاجران غلہ کو حکم ہوا کہ تین لاکھ پینتالیس ہزار روپیہ کا غلہ جمع کرکے اوسکو
۲۶- اپریل سنہ ۱۸۶۹ع تک خرچ نکرین اون سے اقرار نامجات تحریری لئے گئے او
حکام مفصلات کو بھی ایسا ہی بندوبست کرنیکی اجازت ہوئی۔

بنظر دستگیری غربا منتظمان پرگنات کو حکم ہوا کہ اپنے اپنے علاقہ کی رعایا کو خورا
اور تخم ریزی کے واسطے غلہ دین اور محتاج کاشتکارون سے جمع کا مطالبہ
نکرکے اون سے رعایت کامل کرین اور یہہ بھی کہ تالابون کے گرد اور چاہات
پر جسقدر زمین سلے اوسکو کاشت کرنیکیواسطے کاشتکارون کو آمادہ کرین
اس سے یہہ فایدہ ہوا کہ تالاب وچاہات کی کل زمین پر ربیع کی زراعت بہت
افراط سے ہوئی اور ناظمون کو پرگنات مین تعمیرات پرورش غربا جاری کرنے
کے بھی اجازت ہوئی شہر و پرگنات مین تعمیرات پرورش غربا جاری کرنے کے
واسطے دو لاکھ روپیہ سے زیادہ خرچ کی اس تفصیل سے منظوری ہوئی۔

اودے پور خاص	پرگنہ جہازپور	فصیل بھیلواڑہ	ضلع چیتوڑ	کوبل گڈہ
یک لاکھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تالاب کھیلی (तालाब)	ضلع کھیرواڑہ	ناہرمگرہ (नाहरमगरा)	سڑک مئو و نصیرآباد
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اودے پور مین ایک کوٹھی خیراتی غلہ کی مقرر ہوئی اوسمین نرخ بازار سے ارزان
غلہ فروخت ہوا اوسکے چندہ مین راج سے پچیس ہزار روپیہ دیا گیا میواڑ کی سردا
اور جاگیردارون نے بھی اپنی اپنی جاگیرون مین دستگیری محتاجان کیواسطے

کی گئی اور ۵ - نومبر ۱۸۶۸ء سے اساڑہ سدی ۱۵ - مطابق ۲۳ - جولائی ۱۸۶۹ء تک درآمد و برآمد و راہداری ملک میواڑ کا کل محصول معاف کیا گیا اور مفصلات کے اہلکارون کو تاکید ہوئی کہ تجارت غلہ مین کسی طرح معترض نہون علاوہ اسکے اکثر تاجرون کو خریداری غلہ کیواسطے خزانہ راج سے روپیہ اور کفالت دی گئی دربار نے پینتیس ہزار روپیہ کا غلہ اس تفصیل سے خرید کیا ہے -

ایڈر سے	اندور سے	اور مبلغ یک لاکھ ... ساہوکارون کو
...	...	

ईडर
इन्दोर

خرید غلہ کیواسطے حسب تفصیل دیا گیا - سیٹھ چاندمل ...

بقالان کو معرفت ناظم اضلاع کو ہی	ہیراج حکم چند	حمید حبیب اللہ عیسیٰ تاج خان
...	...	...

ابراہیم	رسول بوہرہ	رام نراین ہندرہ	دہن راج چودہری
...	...	...	...

عیسیٰ تاج خان
...

اسکے علاوہ وہ چھاونی نیمچ کے تاجرون کو معافی جزو محصول غلہ کی اسناد برائے دوام عطا ہوئین -

گنگادہر نند رام	ہنونت رام بلدیو	شیوجی رام نراین	گنگارام گنپتی رام
چہارم	چہارم	چہارم	نصف

اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ غلہ جو دسہرہ سے پیشتر بمشکل میسر آتا تہا بافراط ملنے لگا پہر چارہ

ہوجاتا۔

ربیع کی زراعت جو تالابون کی زمین پر اور دور تک بذریعہ نہرون کے پانی پہونچا کر کرائی گئی تہی ایک دفعہ اچہی ہوئی مگر مارچ و فروری ۱۸۶۹ع مین بارش ہونے سے پیداوار کم ہوگیا اور گیہون کا نرخ صرف چہہ سیر کا رہگیا مگر دربار نے مستعدی سے خیرات خانجات جاری کردئے اور پرگنات کے حاکمون کو لکہہ بہیجا کہ سرکاری حصہ کے غلہ کو وہین کے خرچ و فروخت کے واسطے رکہین جانے ندین چیتوڑ و بہیل واڑہ و کومل گڈہ و جہازپور و کیلاش پور و گدلور و خاص شہر مین سدابرت جاری ہوئے اور محتاجون کو غلہ اور پکا ہوا کہانا تقسیم کیا گیا۔

चीतोड़
भीलवाड़ा
कोमलगढ
जहाज़पुर
कैलाशपुर
गदलोर
सदावर्त

تدبیرات ترقی تجارت غلہ اور دفعیہ آفات قحط و خشک سالی کی قدردانی کر کے گورنمنٹ سے مہارانا صاحب کو تحسین و آفرین ہوئی اوس سے بہت خوش ہوکر اونہون نے مفصل خریطہ مشعر منظوری اجراے تعمیرات بنظر پرورش محتاجان گورنمنٹ مین بہیجا اوسکا یہہ مضمون ہے۔

مضمون خریطہ مہارانا صاحب

گذشتہ برسات مین بارش کی کشش ہونے سے دریافت ہوا کہ ملک مین قحط ہوگا اسواسطے اسوج سدی یکم مطابق ۱۷ استمبر ۱۸۶۸ع سے غلہ پر راہداری مایہ کا محصول نصف معاف کیا گیا پہر اوسی مہینے کی ۲۳- تاریخ کو کل غلہ پر جو شہر اودےپور مین آیا محصول و مایہ بالکل معاف کیا گیا مگر جب دریافت ہوا کہ مصیبت مین تخفیف نہوئی ۱۲- اکتوبر کو ملک میواڑ سے غلہ بہرتی کرنے کی قید موقوف

राहदारी

پہاڑی پیدا ہوکر شہر علیحدہ ہوگئے ہین ہمارا نا صاحب نے سنگین دیوار اور
خام پشتہ بندی کی لاگت کا تخمینہ بہ تعداد ایک لاکھ تیس ہزار آٹھہ روپیہ تیار کرایا تھا
مگر بہراہالیان دربار کو اسقدر روپیہ خرچ کرنا منظور نہوا اس سببسے کہ اگرچہ اس
تالاب کو روسار سابق نے بصرف کثیر تیار کرایا تھا مگر اب اوسکے پانی سے زیادہ تر
اراضی مقبوضہ سرداران کی آبپاشی ہوتی ہے راج کا چندان فائدہ نہین ہے
کشش بارش سے پیداوار خریف کا بہت نقصان ہوا کہ بجز اضلاع جنوبی کل
ملک مین اس فصل کی پیداوار بہت کم ہوئی اور شہر مین غلہ جمع نہ تھا اس سے
بازار مین گرانی ہوئی ستمبر و اکتوبر مین غلہ بمشکل میسر آتا تھا اور شب و روز فکر و
تردد رہتا تھا مگر معافی محصول و دلجوئی و خاطر داری بیوپاریان اور اونکو خرید
غلہ کیواسطے زر پیشگی دینی اور سرکاری غلہ کی کھاس کھولنے کی فراخ تدبیرون سے
راج میواڑ نے اس آفت کا بخوبی مقابلہ کیا اور ہر طرح کوشش کرکے بازار
مین غلہ کی روبہادی نرخ البتہ گران رہا کہ سرکاری روپیہ اور وزن سے گیہون
آٹھہ سیر کے نرخ سے بکا مگر اس سے راج و رعایا کو تردد نہ ہا رعایا صرف
افراط چاہتی ہے اور راج اس بات کا نازان ہے کہ جب تک نرخ نہایت
گران نہو جاوے رعایاے میواڑ قحط کو خیال مین نہین لاتی ہے ۔

खास

حسن اتفاق اور عمدہ دور اندیشی سے راج کے کوٹھیار مین غلہ کے کئی کھاس
موجود تھے کہ اسوقت مین کار آمد ہوئے یعنی تا وقت بہرسی دیگر غلہ کے کوٹھیار
کھولکر لوگون کو تقسیم کیا گیا اگر ایسا نہوتا تو روپیہ و محنت و حکم وغیرہ کسی ذریعہ سے
غلہ میسر نہ آتا اور سخت مصیبت ہوتی کہ اوس سے قحط زدون کا جانبر ہونا غیر ممکن

कोठ्यार

اس سال مین بارش کی کشش سے سخت قحط ہوا اور راج سے اوسکے دفعیہ اور نرمی کی تدبیرات کامل بڑی فیاضی سے ظہور مین آئین سرداران ریاست نے باوجودیکہ اونکی آمدنی مین بہت کمی ہوئی تدبیرات مجوزہ جلسہ اجمیر مین شامل ہوکر بخوبی تمام غلہ کا محصول معاف کر دیا۔

مہتا ارجن سنگہ کو کہ جلسہ اجمیر مین میواڑ کیطرف سے شریک ہوا ہدایت ہوئی تہی کہ بڑی ریاستون کیطرف سے جو تدبیرات قبول کی جاوین اون مین اتفاق رہے چنانچہ اوس نے اس خدمت کو حسب اطمینان صاحب ایجنٹ گورنر جنرل انجام دیا۔

سنہ ۱۸۶۷ع مین بارش کم ہوئی تہی اس سبب سے جون سنہ ۱۸۶۹ع مین میواڑ کے جہیل و تالابون مین پانی معمولی عمق سے پندرہ فیٹ کم رہگیا اور پہر بارش کم ہوئی اس سے کچہہ اضافہ نہوا تاہم اون مین پانی بکثرت رہا آیا اور ملک کو فائدہ عظیم پہونچا یعنی نہ فقط رقبہ کثیر زراعت گرد نواح کی آبپاشی ہوئی بلکہ اون کے سبب سے کوسون تک کنوٴن مین پانی بافراط رہا بلکہ نہرون سے گرد نواح کی زمین سیراب ہوکر اوس پر عمدہ فصل تیار ہوئی اور صدہا آدمیوں جو قحط سے مرجاتے وجہہ معاش ملی۔

ان تالابون مین چادر و چرخی نہونے سے پانی قابو مین نہین رہتا ہے زیادہ تر نکل جاتا ہے دربار کو ان ذریعون کے فوائد سے آگاہ کرکے بند وبیر پر لگانیکی فہمایش ہوئی یہہ بند جسمین باوصف خشک سالی قریب تیس میل کے محیط مین پانی بہرا رہا مدت سے مرمت طلب ہے اور خراب پڑا ہے دیوارون پر درخت اور

वधदेवर

ذات خاص مہارانا شمبہو سنگہ صاحب سے سب سردار خوش ہین مگر اونکے حکام انگریزی کی صلاح پر عمل کرنے کو پسند نہین کرتے ہین مہارانا صاحب اپنے محکوم توابعین سے دانشمند و عقیل ترین اور سردار رسمیات قدیم کے پابند ہین اور اونکی عاقلانہ حکومت سے خائف ہین سرکش سردارون کے درمیان مہارانا صاحب تن تنہا ہین اگر وے اونمین سے کسیکو فعل قبیح کی پاداش مین سزا دینا چاہین تو کل سردار متفق ہو کر حصول منشاء معدلت مین خلل انداز ہون اور یہہ عمل کل راجپوتانہ مین جاری ہے بالتحقیق مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کو ہر فرقہ رعایا اونکے متقدمون سے زیادہ چاہتا ہے اور یہہ امر واجبی ہے کہ وے رعایا پر ظلم و تشدد نہین کرتے ہین۔

یہہ امر کہ مہارانا صاحب راج کی اصلاح و ترقی کے خواہان اور منشاء گورنمنٹ پر عمل کرنے والے اور اپنی رعایا کی بہبودی مین ساعی ہین ایام قحط مین بخوبی ثابت ہو گیا کہ ہزارہا قحط زدون کا گروہ کثیر ممالک قرب و جوار سے میواڑ مین آیا اور ایسا گروہ کہ اکثر اونمین سے نہ فقط گرسنگی سے جان بلب تہے بلکہ اسیوجہ سے مبتلاء امراض بہی تہے مہارانا صاحب نے حسب صلاح صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اور خاص اپنی دلسوزی اور رحمدلی سے دستگیری محتاجان کی ایسی تدبیرین کین کہ آفت عظیم کے مقابلہ مین بہت کارگر ہوئین اور ہزارہا بندگان خدا کی جانین بچین چنانچہ کیفیت مفصل اوس قحط کی اور مہارانا صاحب کی عمدہ تدبیرات پرورش رعایا ذیل مین لکہی جاتی ہین۔

قحط سنہ ۱۸۶۸و۶۹ء

نہین چاہتے ہین وجہہ یہہ کہ سردار لوگ اکثر حرکات ناشایستہ وخلاف قانون
کرتے ہین اور باضابطہ نگرانی نہونے سے سزا رسے محفوظ رہتے ہین رئیسون
اور سردارون کے بیشتر اوقات نا اتفاقی صرف اسی وجہہ سے رہتی ہے کہ
سٹیٹ فوجداری کے احکام کی عدم تعمیلی بلکہ عدول حکمی کرتے ہین۔
سردار لوگ اختیارات فوجداری و دیوانی بالکل اپنے ہاتھہ مین رکھا چاہتے
ہین اور دربار اس وجہہ سے کہ کل معاملات مین سرکار انگریزی دربار کو جوابدہ
سمجھتی ہے اختیارات سرداران کو معدوم اور اونکو محکوم رکھنے مین کوشش
کرتا ہے اور سردارون کی خاص غرض اس خودسری مین یہی ہے کہ ظلم وتشدد
اور رواروائین جو وے خود کرتے ہین یا اپنے توابعین سے کراتے ہین اُنکی
سزا سے محفوظ رہین پس لازم آتا ہے کہ جہانتک رؤسا حسب منشاء گورنمنٹ
اپنے ملک کی حکمرانی کرین گورنمنٹ سے اونکے اختیارات جایز کے اجراء مین
اعانت کیجاوے تاکہ وے سردارون کو مغلوب کرسکین مگر اکثر صورتون مین
اسکے خلاف ہوتا ہے۔
یہہ تو تحقیق ہے کہ رئیس لوگ جرایم شدید مین شریک نہین ہوتے ہین اور سردار
باستثناء بعض کے کل مرتکب جرایم ہوتے ہین پس مخفی نہین رہ سکتا کہ سردار
سرکار انگریزی کو جوابدہ نہین ہین اور جنکو جوابدہ ہین اونکی حکومت جایز
مین خلل انداز اور اونکے مخالف ہین اسواسطے سردارون کے اعمال پر نگرانی
رکھنے اور کل حرکات مجرمانہ وخلاف قانون کے اطلاع دیتے رہنے کیواسطے
اہلکاران راج متعین رہین تو مناسب ہے۔

بندوبست جدید کیا جاوے اور حاکم عدالت کو اختیارات دئے جاوین اور مجموعہ
قواعد جاری کیا جاوے اسواسطے کل علاقہ راج اور شہر کی عدالت فوجداری کا
کام منشی تامسن علیخان کو مفوض ہوا ہے اور اوسکو پانچ سو روپیہ تک جرمانہ
اور ایک برس تک کی قید کا اختیار دیا گیا ہے اور ترتیب قواعد فوجداری کی
تجویز درپیش ہے وقت تیاری جاری کئے جاوینگے اوسوقت تک کام حسب معمول
ہوتا رہے گا اور حاکم فوجداری کو ہدایت ہوئی ہے کہ تہانجات از سر نو مقرر ہونے
کی بابت رپورٹ کرے اس حکم کی تعمیل کے واسطے وزیر کو لکہا گیا ہے اور
صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کو بہی اطلاع دیجاتی ہے۔

کیفیت ایضاً

مہارانا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اودے پور کی عدالت دیوانی کا بندوبست
جدید کیا جاوے اور حاکم عدالت کو اختیارات دئے جاوین اسواسطے داروغہ
عدالت دیوانی کو دوہزار روپیہ تک کے مقدمات فیصل کرنے کی اور سو روپیہ
تک جرمانہ کرنیکی اجازت دی گئی ہے اور اوسکو اطلاع دی گئی ہے کہ مجموعہ
قوانین مرتب ہوگا تب جاری کیا جاوے گا تا وقت اجراے اوسکے حسب معمول
کام ہوتا رہے گا کل علاقہ کے دیوانی کی بابت رپورٹ کرنیکی اجازت ہوئی ہے
وزیر کو اس حکم کے اجرا کی ہدایت ہوئی ہے اور آپکو بہی اطلاع دیجاتی ہے
ان تحریری قواعد کی ترتیب مین سرداران میواڑ کو بڑا اعتراض ہوا کہنے لگے
کہ معاملات فوجداری مین قدیم دہرم شاستر رہنما ہونا چاہیے مگر سرداران کی یہہ
کیفیت کل راجپوتانہ مین ہے کہ اپنی جاگیرون مین رئیسون کا اختیار کامل ہونا

ونصیر آباد کی پولیس کا اختیار وزیرہ کو ہے اگر ظالم سنگہ کوئی عام شخص ہوتا تو
کو ایسا گران نگذرتا مگر راؤ امر سنگہ کا والد ہونے سے نصف سرداران میواڑ
دربار مین اوسکا رسوخ ازبس ناگوار ہے راؤ امر سنگہ کی حکایت منجملہ اون عجیب
واقعات کے ہے جو نحوست زمانہ سے میواڑ مین اکثر ہوتے ہین مگر ۱۸۶۹ء
مین کرنل نکسن صاحب نے ظالم سنگہ کی نسبت ایسا لکھا ہے کہ ہندوستانی ریاستون
مین جس شخص پر رئیس کی مہربانی ہوتی ہے اوسکے بہت دشمن ہوجاتے ہین
اور وزیر ریاست اوس سے بخصوصیت عداوت رکھتا ہے چونکہ یہہ شخص
مہتمم پولیس تہا اکثر لوگ اوسکے مخالف ہوگئے تاہم میواڑ کی کثیر التعداد غارتگرون
اعمال ناقصہ سے باز رکہکر اوس نے کار نمایان کیا ہے علاوہ اسکے اوسکی
بڑی خوبی یہہ ہے کہ سرکار انگریزی کا خیرخواہ ہے اوس نے مہارانا صاحب
کو جو صلاح دی ہوگی اوسمین حکام انگریزی سے موافقت رکہنا ضرور ملحوظ و مشروط
ہوگا مگر افسوس ہے کہ امسال ظالم سنگہ مرگیا۔

مہارانا صاحب کل کام خود کرتے تھے اس سے بڑی ابتری رہتی تہی اور گر
بہی محکمہ جات مقرر کرنے کی فہمایش ہوئی اسپر مہارانا صاحب نے باقاعدہ
محکمہ جات عدالت فوجداری و دیوانی مقرر کئے اور حکام محکمہ جات مذکور کو ماہ
دیگر بذریعہ کیفیات مندرجہ ذیل صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دے۔

کیفیت دربار اودےپور بخدمت لفٹنٹ کرنل سی جی نکسن صاحب بہادر پولیٹکل
ایجنٹ میواڑ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۸۷۰ء۔

آج مہارانا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اودےپور مین عدالت فوجداری کا

ہرایک معاملہ مین خواہ کیساہی خفیف ہو اونکی منظوری کی ضرورت ہوتی ہے پردہان ہر روزہ حاضر ہوکر کل معاملات پیش کرتا ہے اور احکام حاصل کرتا ہے عدالتون سے بھی مقدمات حکم اخیر کیواسطے آتے ہین اور ریاست کا کل کام اونکی مرضی سے چلتا ہے اگر اونکے دل سے چاہا کام کیا ورنہ وقت آیندہ پر منحصر رکھا محکمۂ اِجلنسی کے کاغذات اول پیش ہوتے ہین اگر زیادہ یا غور طلب ہوئے تو اورکام ملتوی رہتا ہے اس سبب سے تساہل اجراے کار کی شکایت ہوتی ہے دہرم شاستر اور رواج ہنود پر عمل ہوتا ہے اور تنخواہ دار پنڈت بیوستہ دیا کرتے ہین اس سے بھی بہت توقف ہوتا ہے اور اکثر فضول بحث ہوا کرتی ہے مہارانا صاحب کو اس طریقہ مین بتدریج ترمیم کرنیکی صلاح دی گئی ہے اور امید ہے کہ میواڑ مین عنقریب مختصر مجموعہ قانون جاری ہو مگر یہہ امر بہت نازک ہے کیونکہ باعتقاد ہنود دہرم شاستر کو حکم الٰہی اور خاندان اودیپور کو متبرک اور شاستروں کا ہمزبانہ اور محافظ سمجھتے ہین اسواسطے اون سے خلاف ورزی محال ہے۔

اوسی رپورٹ مین لکھا ہے کہ مشیر باتدبیر نہونے سے بڑا نقصان ہے چند مصاحب جو صحبت مین رہتے ہین اس لایق نہین ہین ان مصاحبون مین سے راو ظالم سنگہ کرسش وبے اعتقاد وضع کا آدمی ہے مہارانا صاحب کے مزاج پر حاوی ہے اور وہ اکثر اونکو ناواجب حرکات پر آمادہ کرتا ہے سنہ ۶۷ء مین فوج پولیس کا افسر تہا ریاست مین بدنظمی تہی اور کوئی وزیر نہ تہا اس سے ظالم سنگہ کا قدم جم گیا اس فوج کا اب وہ وزیر سے بھی علیحدہ خود اختیار حاکم ہے حالانکہ سڑک نیمچ

نابالغی کے زمانہ مین کیسری سنگہ سے کہ پنچ سردار تہا ایک ناپسندیدہ حرکت ظہور
مین آکر اوسکی موقوفی بحکم گورنمنٹ ہوئی تہی اسواسطے اوسکی بحالی بہی بلا اجازت
گورنمنٹ ناممکن متصور ہوکر درخواست اجازت کیگئی گورنمنٹ سے نے مہارانا صاحب
کی درخواست کو منظور کیا اس منظوری سے اونکو نہایت خوشی حاصل ہوئی کیونکہ
اوسکی مقصوری مقبول ہونیکی اونکو امید نہ تہی چونکہ میواڑ کی رعایا اور امراسب
اوس سے خوش تہے اوسکے ازسرنو مقرر ہونے سے سبکو اطمینان ہوا کسی نے
بلکہ اوسکے مخالفون نے بہی کسی طرح ناراضگی ظاہر نکی کیسری سنگہ بڑا محنتی اور
دیانت دار آدمی تہا معاملات مال مین بہت سمجہتا تہا اور اس عظیم الشان عہدہ کے
ہر طرح لایق تہا احکام دربار کو صدق وصفائی سے بجالاتا تہا مگر اوسکا میلان فراخ
تدبیری پر نہ تہا اس سبب سے بندوبست مال قدیم رواج پر رہا اور رعایا مفلس
ہوتی رہی۔

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء کی رپورٹ مین کرنل ہچنسن صاحب نے لکہا ہے کہ مہارانا صاحب او
اونکا بردہان کوٹہیاری کیسری سنگہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی ہر ایک صلاح وتدبیر
پر بہت کوشش وتوجہ سے عمل کرتے ہین اونمین کسی طرح کا اختلاف وکشیدگی یا
ونا اتفاقی نہین ہے مہارانا صاحب کسیقدر خوش طبعی کے شوق مین ہین مگر
کاروبار ریاست پر متوجہ ہین معاملات ریاست مین بہت ہوشیاری ولیاقت
سے بحث کرتے ہین اصلاح وترقی کرنے پر آمادہ اور سرکار انگریزی کی خواہشونپر
پر عمل کرنے مین مستعد ہین اور ہر طرح اپنی رعایا کی عافیت وبہبودی چاہتے ہیں
مگر عدم موجودگی مشیران باتدبیر اور پابندی قواعد قدیم سے اونکو بڑی مشکل ہے

हचन्सन साह

नकोरुपा

مقام معینہ پر نشست دی اور اوسکی پنشن مقرر کر دی اس سے احتمال ہوا کہ فساد
وقوع مین آوے اور چتر سنگہ جو قابض ہو گیا ہے انجام بیدخل ہوا اسمین شک
نہین کہ امر سنگہ باستحقاق ہے کیونکہ یہ تہی سنگہ کی بیوہ ہیکر تبنی جی امر سنگہ اور
اپنی دختر صغیر سن کو لیکر سلومر چلی گئی تہی چتر سنگہ نے جب سے جاگیر پر قبضہ کیا
ہے راج کی پہ ہونڈ دیا اور کسی قسم کا محصول ادا نہین کیا ہے اوسکے ذمہ ایک لاکہ
دس ہزار روپیہ مسند نشینی کا نذرانہ ہے اور خراج علاوہ بران امید نہین کہ اس
ناامیدی کی حالت مین اوسکو روپیہ میسر آوے راج سے اسیٹ کا محاصرہ ہو
رہا ہے اوس نے مقابلہ کے واسطے سوائی کی فوج رکھہ چہوڑی - اس مین
جاگیر کی کل آمدنی خرچ ہوتی ہے -

سنہ ۱۸۶۷ع مین مہارانا صاحب نے راج میواڑ کے حصہ میرواڑہ کی واپسی کی صاحب
ایجنٹ سے بذریعہ خریطہ درخواست کی مگر کچھہ نتیجہ حاصل نہوا اوسی سال مین مہارانا
صاحب نے مینہ کہیراڑ کے دیہات کا سنہ ۱۸۶۶ع کا جرمانہ معاف کیا اس سے بہی
وہان کے باشندے بہت خوش ہوئے -

حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر مہارانا صاحب نے تہوار ہولی پر فحش
تصویرون کا سر بازار رکہنا منع کر دیا ہے اور سواری کے وقت بکرا مارنے کی
بہا رسم بہی موقوف کر دی - دسمبر سنہ ۱۸۶۷ع مین مہارانا صاحب نے لچھمن راو
کارکن کو برخاست کرکے کوٹھیاری کیسری سنگہ کو وزیر مقرر کرنا چاہا تعجب ہے
کہ حسب بیان عوام الناس اتنی بڑی ریاست مین کوٹھیاری کیسری سنگہ کے
سواے اس عہدہ کے لائق کوئی آدمی متصور نہوا مگر چونکہ مہارانا صاحب کی

ہونے سے محکمہ ایجنسی سے کچھہ دست اندازی نکلی گئی ۱۸۶۷ء مین راوت رنجیت سنگھ
والی دیوگڈھ کا انتقال ہوا اوس نے باعتبار پنج سرداری کو ٹھیاری کیسری سنگھ
کی ذلت مین بہت کوشش کی تہی اوس کا بیٹا کشن سنگھ بعمر پچیس سال مسند نشین
ہوا مگر باوجود جاری ہونے دہونس کے کہ تا وقت اطاعت و ادا ے نذرانہ
جاری رہیگی وہ مدت تک اپنے آقا کو سلام کرنے کیواسطے حاضر نہوا آخرکار
یکم ہی ۱۸۶۹ء کی رپورٹ مین دربار نے لکھا کہ مسند نشینی دیوگڈھ کیواسطے جو
تجویز پیشتر حسب خواہش صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر ہوئے اوسی پر عمل ہونا
مناسب متصور ہوکر رسم مسند نشینی کردی گئی ہے ۔

۱۸۵۷ء مین امیٹ کا سردار پرتہی سنگھ لاولد مرگیا اوسکی بیوہ نے امرسنگھ
کو گود لیا مگر قبل اسکے کہ قید تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی قرار پاوے تین مہینے
بعد چتر سنگھ سردار حال نے غدر کے زمانہ مین دربار سے حکم مسند نشینی حاصل
کرکے بذریعہ حکم دربار قلعہ پر قبضہ کرلیا امرسنگھ کو نکالدیا اور اوسکے بہائی پدم سنگھ
اور دو سرداروں کو مارکر اور چند آدمیوں کو مجروح کرکے جاگیر چہین لی راؤ متوفی
کی بیوہ مع امرسنگھ چتر بہوج جی کے مندر مین پناہ پذیر ہوئے وہان سے صاحبان
ایجنٹ گورنر جنرل و پولٹیکل ایجنٹ کو واقعات کی اطلاع دیکر دادخواہ ہوئے اوسکی
عرضیون پر حکم ہوا کہ حکام انگریزی کو ایسے مقدمات مین دست اندازی کا اختیار
نہین ہے اسواسطے سایلہ کو چاہیے کہ دربار مین اپنا استغاثہ پیش کرے سلومبر
کے راؤ اور دیگر سرداران نے امرسنگھ کی طرفداری کرکے نواب گورنر جنرل صاحب
کو لکھا مہارانا شمبہو سنگھ صاحب نے امرسنگھ کو سردار امیٹ قبول کرکے دربار مین

रावरंजीतसिंह
कोठयारीकेसरीसिंह
किशनसिंह
धोंस
अमेट प्रथीसिंह
अमरसिंह
क़ैद तलवारबंदी
चतुरसिंह
पदमसिंह
जागीर
चतुर्भुजजी के मंदिर में

नीम्बहेड़ा रावदेवगढ़

ستمبر ۱۸۶۶ء میں راجہ نیمبہیڑہ اور راو دیوگڈہ کے درمیان فساد ہوا وہان ۱۱ آدمی مارے گئے اور ۲۲ زخمی ہوئے اور یہہ تنازعہ فرق ہوا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تحقیقات برسر موقع سے دریافت ہوا کہ بمرور عرصہ ساٹھہ سال راو دیوگڈہ نے موضع رایکہ کلان کو درگاہ اجمیر سے بذریعہ رہن لیا تہا اور یہہ

रायलाकलां

مذکور راجہ نیمبہیڑہ کی جاگیر سے ملحق ہے راو نے وہان قلعہ بنایا ہے اور بدنظمی کے اوقات مین موقع پاکر زمین داب لی ہے اصل مین تین ہزار بیگہہ زمین تہین آٹھہ سو روپیہ سکہ عالم شاہی سالانہ دیئے گئے تہے اور یہہ روپیہ دیوگڈہ کا راؤ اب بہی اجمیر کی درگاہ مین داخل کرتا ہے اسکا مقدمہ مدت سے دایر ہے اور خادمان درگاہ نے کئی دفعہ نالش کی ہے اور راج اودےپور بہی اس گانو کو پہیر لیا چاہتا ہے اس وجہہ سے کہ سردار راج کے قبضہ مین ایسے گانو رہنا جسمین قلعہ ہے اور ملک کے وسط مین واقع ہے مناسب نہین کہ شاید کسی زمانہ مین وہ باغی ہوکر فتور کرے اور راج کو یہہ بہی خیال ہے کہ درگاہ مین گانو بطور استمرار دیا گیا تہا اور ہر وقت مین ضبط ہو سکتا تہا مگر چوندا اوتون

सोंदावतों

کے قبضہ ہونے سے احتمال ہے کہ طرز حقیت بدلجاوے اور پہر ضبط نہو سکے پہر عرصہ بیس سال دیوگڈہ کے راو نے اس وجہہ سے کہ اوس زمانہ مین نیمبہیڑہ کا راجہ کمزور تہا موضع لنبیہ علاقہ نیمبہیڑہ کی زمین پر بند و تالاب بنا لیا تہا اس بند پر

लंबया

بڑے درخت ہوگئے ہین اس مین شک نہین کہ ابتدا مین راؤ دیوگڈہ جبر آتا اجز ہوا تہا مگر اب آغاز فساد اول نیمبہیڑہ کی طرف سے ہوا ہے دربار کے فیصلہ کے واسطے اہلکار متعین ہوا مگر اوس سے فیصلہ ہونا محال نظر آیا اور تعلق علاقہ غیر

سے پیشتر سرداروں کو لازم ہے کہ بغور و تامل سمجھ کر لکھین کہ سلومر کی مسند نشینی کی
بابت کل سردار متفق الراے ہین یا نہین اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ جودہ سنگہ نے دولاکہ
روپیہ راج مین داخل کیا اوسکا قبضہ بحال رہا اور راو بہوپال سنگہ کی نسبت یہہ
تجویز ہوئی کہ جودہ سنگہ لاولد مرے تو وہ مستحق مسند نشینی سمجہا جاوے اکتوبر ۱۸۶۶ء
مین مہارانا صاحب سلومر جا کر بعد اداے رسم ماتم پرسی وہان کے سردار جودہ سنگہ
کو لے آئے مہارانا سروپ سنگہ صاحب مرحوم نے اس رسم کو دا انکیا تہا اس سبب
چونداوت راجپوت بالاتفاق اون سے مخالف ہو گئے تہے اور اونکے عہد مین
بڑی خرابی رہی تہی مگر بہوپال سنگہ بہدیسر والہ پہر بہی سلومر کا دعوی کرتا رہا
کچہہ عرصہ بعد اوس نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دی کہ اگر مجہکو سلومر نملیگا
تو مین فساد کرونگا لیکن اس وجہہ سے کہ وہ خود موضع چاونڈیہ سے متبنی لیا گیا
ہے اور حسب رواج راجپوتانہ و دہرم شاستر دوبارہ متبنی نہین ہو سکتا اوسکا
کچہہ استحقاق نہین شاستر کے بموجب صرف ایک دفعہ متبنی ہونا جایز ہے اور میواڑ
کے ٹہاکر بیوہ کے متبنی لینے کو جایز سمجہتے ہین پس اوسکا دعوی غلط متصور ہوا جودہ سنگہ
نے اپنی جاگیر کا بندوبست اچہا کیا سنہ ۱۸۷۸ء کے دورہ مین صاحب سپرنٹنڈنٹ
اضلاع کو بہی نے وہان چندروز قیام کرکے دیکہا تو جاگیر بہت رونق پر پائی
راو نے پرانے محل پر نئی تعمیر کرائی اس سے وہ بہت خوشنما ہو گیا رعایا سب خوش
ہے کسی نے کچہہ شکایت نہ کی راو خود سبکی سماعت کرکے انصاف کرتا ہے اور
دیگر جاگیرون سے جہان کا انتظام کارداروں کو سپرد ہے یہان کا کام ہر طرح
اچہا ہے۔

राव गोपालसिंह

चोंदावत राजपूत

चावंडिया

राजपूताना धर्मशास्त्र

बेवा

सिपरिन्टेन्डेन्ट

जागीर

ہین بہی سرکار کا عتاب ہے اوسکے دو عمدہ دیہات ضبط ہین اور چار سو پچاس روپیہ کی دہونس جاری ہے۔

धोंस

بتاریخ ۱۷ ار نومبر ۱۸۶۵ء سن بلوغ کو پہونچنے پر مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کو نظم ونسق امور ریاست کا اختیار دیاگیا اور اوسکے ساتہہ تیس لاکہہ روپیہ بہی خزانہ مفوض ہوا اونکے مشیرون نے اونکو خود کام کرنے سے منع کیا مگر کرنل نکسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح سے اونہون نے مشیرون کی ممانعت پر مطلق خیال نکیا اور کام کرنے سے باز نہ آئے منتظمان ریاست مین سے مہتا گوکل چند تو اپنے علاقہ مانڈل گڈہ کو چلا گیا پنڈت لچہمن راؤ راج کا کارکن اور ٹہاکر ظالم سنگہ بیجلی والہ مہارانا صاحب کے اول مشیر رہے۔

महता गोकुलचंद

मांडलगढ

पंडित लछमन राव

बेनली

۱۸۶۶ء مین راوت کیسری سنگہ والی سلومبر مرگیا اہالیان قبیلہ نے متوفی کے بعید رشتہ دار جودہ سنگہ نامی کو مسند نشینی کیواسطے تجویز کیا وہ خلاف حکم دربار وخلاف دستور مروجہ ریاست پر قابض ہوگیا دربار کی خواہش یہہ تہی کہ راوکے ہید لیسر کو جو وارث جایز ہے مسند نشین کرے مگر بمقابلہ جودہ سنگہ تمام ریاست کے اوسکی امداد کی قابلیت نہ دیکہکر انگریزی فوج ملنے کی صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے درخواست کی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ وایجنٹ گورنر جنرل اسلئے تو فوج کے حکام کو لکہدیا تہاکہ سرکش سردار کی سزادہی اور دربار کے حکم کی تعمیل کے واسطے تیار رہین مگر گورنمنٹ ہندوستان نے فوج بہیجنا نامنظور کرکے دربار اور مجمع سرداران کو اطلاع دی کہ سرکار انگریزی کو منظور نہین ہے کہ راج اودیپور کو بدو دیگرا اوسکے فرایض سے سبکدوش کرے اور فوج انگریزی کی دستاندازی

सलूमर

जोध सिंह

शवभदेसर

نے پنچایت کی تجویز منظور کی مگر عرصہ تک اوسکا عملدرآمد نہوا ۱۸۶۳ع مین پنچ سرداران کو تاکید ہوئی آخرکار بہت توقف و تساہل سے ۱۸۶۴ع مین دربار نے تیج سنگہ کو سند نشین کیا مگر بیجے پور کے رئیس کہمان سنگہ نے مسلح فوج لیکر اوسکو فی الفور نکالدیا مثل کے کاغذات سے واضح ہے کہ تیج سنگہ کے باب مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے کئی دفعہ راج کو لکہا بجز ایک جواب اکتوبر ۱۸۶۵ع کے جسمین لکہا ہے کہ اس مقدمہ مین بصلاح سرداران میواڑ فیصلہ ہونا چاہیئے کچہہ تعمیل نہوئی ظاہرا خود تیج سنگہ بہی مایوس ہوگیا ہے کہ کچہہ کوشش و پیروی نہین کرتا۔

खुमानसिंह

میواڑ کے سردارون مین کوٹیڑہ کا سردار سرکشی مین سب سے فایق ہے کہ نومبر ۱۸۶۵ع مین اوس نے اپنے علاقہ کے گانو موضع نیموتہ مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کا ڈیرہ نصب نہونے دیا اور علانیہ مقابلہ کیا اور صاف کہدیا کہ اگر آؤ گے تو تمکو قتل کر ڈالونگا اس علت مین اوسکا ایک گانو ضبط کیا گیا یقین ہے رئیس حال کی حیات مین واگذاشت نہوگا۔

कोटेडा

नीमोना

راؤ کوٹیڑہ کی دوسری شرارت یہہ ہوئی کہ اوس نے مہتا شیر سنگہ سابق وزیر راج کو کہ چیتوڑگڈہ کا حاکم بہی تہا پناہ دی مہتا شیر سنگہ پرگنہ کی جمع وصول کرکے اور راج مین ایک کوڑی داخل نکرکے راؤ کوٹیڑہ کے پاس چلا گیا اب بہی ڈیڑہ لاکہہ روپیہ اوسکے ذمہ ہے۔ راؤ کوٹیڑہ سے بہ ضبطی جایداد وصول کرنے کی تجویز کی گئی تو وہ بہاگ کر سلومبر کے علاقہ مین چلا گیا کہ وہان موجود ہے یہہ سردار اور علی العموم اوسکے کل ہمقوم راج کی حکومت کو مطلق خیال نہین کرتے اور ہمیشہ مستعد مقابلہ رہتے ہین۔ اس سردار پر اجیت سنگہ بارونٹہیہ کی پناہ دہی کی علت

महता शेरसिं

चीतोरगढ़

कौड़ी

सलूमर

जीनसिंहबा

مراسلہ کرنل ڈیورنڈ صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان
صیغہ ممالک غیر بحضور لفٹننٹ جنرل لارنس صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۲۴ - اپریل سنہ ۱۸۶۲ء

آپ کے مراسلہ ۲۴ - ماہ گذشتہ متضمن تصفیہ دعوی دربار اودے پور بنام ٹھاکر دیوگڑھ کے جواب مین حسب الحکم گورنمنٹ مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل میجر ٹیلر صاحب کے کارروائی کو منظور فرمایا ہے حکم

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ -

اطلاع کے واسطے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے پاس بہیجا جاوے - ۲۴ اپریل سنہ ۱۸۶۲ء

ڈونگر سیو کے سردار سنہ ۱۸۳۵ء سے پیشتر اپنے پہاڑی مسکنون سے نکلکر قرب وجوار کے لوگون پر تاخت و تاراج کیا کرتے تہے اوس سال مین افواج مہاراجہ صاحبان سیندہیہ و ہلکر و مہارانا صاحب میواڑ بسروری افسران انگریزی مجرمون کی سرکوبی کیواسطے متعین ہوئے کچہہ مقابلہ کے بعد قلعہ فتح ہوگیا اجیت سنگہ اور اوس کے دوبہائی نکالدئے گئے سنہ ۱۸۴۲ء مین دربار میواڑ نے سفارش کرکے گورنمنٹ ہندوستان سے اجیت سنگہ کے پہر آباد ہونے کی اجازت حاصل کی اجیت سنگہ نے اول تیج سنگہ کو متبنی لیکر اپنا وارث قرار دیا پہر بیجے پور کے کہمان سنگہ کو لیا اسکو مہارانا صاحب نے منظور کیا کہ اجیت سنگہ کے انتقال پہ وہ وارث ریاست ہوا اور مدت تک قابض رہا سنہ ۱۸۵۹ء مین دربار نے تیج سنگہ کو مدد دیکر کہمان سنگہ کو نکلوادیا اور تہوڑے دنون بعد تیج سنگہ پہر مخروج ہوکر پنچ سرداران راج کے پاس آکر مستغیث ہوا پنچایت نے اوسکو مستحق سمجہا اور سنہ ۱۸۶۲ء مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

ڈूंगरसिंह
ज़ल्कार
सिंह
तेज सिंह
विजयपुर
खुमानसिंह

نمبر	سوال سردار دیوگڈھ	جواب دربار	تجویز متعلق سرداران راج
۸	خراج وقت عینہ پارا بدلا سے [illegible] حسب ہدایت جنرل الیٹ صاحب سود واپس ہوا چاہیے -	ساہوکاروں کو توسط انگریزی وصول ہوئی ہے بھی سود کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے -	واسطے خراج [illegible] دیا گیا تھا اگر [illegible] اسواسطے سود دینا نہیں
۹	جو روپیہ میرے ذمہ ہو دینے کو تیار ہوں -	حساب راج کا [illegible] باقی ہے -	روپیہ وصول کرکے رسید اور فارغخطی دی گئی -
۱۰	ہر مرتبہ کی مسند نشینی پر ایک کانو ملا کرتا ہے -	بموجب نذرانہ مسند نشینی [illegible] آتا اونکو کانو نہیں دیا جاتا	کانو دیا جاوے

العبد
رنجیت سنگہ سردار دیوگڈھ
देवगढ़

العبد
کیسری سنگہ وزیر راج

العبد
بخت سنگہ بیدلہ والہ
वेदला

العبد
لال سنگہ سردار گوگوندہ
गुगांदा

العبد
ناتھو سنگہ سردار بھینسرور گڈھ
भैंसरोर गढ़

العبد
ہمیر سنگہ سردار بھیندر
भींदर

العبد
مہتا شیر سنگہ
महतासेरसिंह

العبد
شیام سنگہ پروہت
श्यामसिंह परोहित

نمبر	سوال سردار دیوگڈہ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
	وصول کیا بعد ازان رام سنگہ کی جاگیر ضبط کرکے اوسکو دیس سے نکالدیا مین اپنا روپیہ اوس سے وصول نکر سکا۔	روپیہ واپس ہونا چاہیے۔	
۴	ہمارا ناحق صاحب مرحوم نے میر چند دیہات ضبط کرلیے تہے اونکی کل جمع زمانہ ضبطی کی بقدر [illegible] چاہتا ہون۔	محاصل [illegible] خزانہ راج مین جمع ہوا ہے واپس ہوسکتا ہے باقی اوسوقت کے مختارون نے خرچ کردیا۔	یہہ ضبطی منظوری جناب پولیٹکل [illegible] حسب تحریر [illegible] ہوئی تہی اسواسطے مصارف [illegible] نہین ملسکتا ہے مگر [illegible] واپس کیا جاوے۔
۵	بہگوان پورہ کا خراج بہ تعداد [illegible] واپس ہو۔	[illegible] روپیہ مین راو کی رشتہ داری شریک ہین اسواسطے دعوی صحیح ہے	روپیہ دیا جاوے۔
۶	موضع تنکہ وکہارمالہ کا خراج بقدر سالانہ [illegible] واپس ہو۔	منظور ہے۔	روپیہ دیا جاوے۔
۷	اودیپور کا چودہری بغرض مطالبہ سواری باربرداری کے اونٹ لیگیا تہا مع بچون کے جو اون سے پیدا ہوئی ہون واپس کیے جاوین۔	مطالبہ ناواجب تہا اسواسطے اونٹ واپس کیے جاوین	اونٹ مع بچون کے واپس ہون۔

भगवानपुरा राव

तिनका खारमाला

चौधरी ऊंट बच्चों

اسپر رضامند ہین یقین ہے کہ آپ کو بہی پسند ہوگا۔

سوال وجواب

نمبر	سوال سردار دیوگڈھ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
۱	حسب قاعدہ مستمرہ ادا اخراج ونوکری کیا کرون ۲۴ سوار اور ۴۴ پیادہ سال تمام مین تین مہینے نوکری کرین اور ۰۰۰ روپیہ خراج کی دئے جاوین	تعداد خراج صحیح نہین ہے مگر نوکری جس حساب سے اور سب کرتے ہین کیا کرے۔	فیصلہ قطعی منحصر ہو آیندہ رہ کرادا ے خراج حسب شرح مندرجہ ہوتی ہے
۲	میرے بزرگون نے کبہی مسند نشینی کا نذرانہ نہین دیا ہی میری والد کے انتقال پرمین نابالغ تہا ہمارا ناضامرحوم نی دربار بہائی کو دہمکا کر اوس سے پچاس ہزار روپیہ کا رقعہ لکہو الیا اونین سے پچیس ہزار روپیہ دئے گئے ہین اب مین اس روپیہ کی واپسی اور آیندہ کی معافی چاہتا ہون	اوسکا باپ ناہرسنگہ وارث بااستحقاق نہ تہا اسواسطے اوسنے ریاست لینے کیواسطے راج کو ڈنڈ لاکہہ روپیہ دیا تہا سو یہہ نظیر کار آمد نہین ہوسکتی اس خاندان سے نذرانہ مسند نشینی نہین لیا جاتا اسواسطے پچیس ہزار روپیہ واپس کیا جاتا	پچیس ہزار روپیہ واپس کیا جاوے اور آیندہ یہہ خاندان نذرانہ مسند نشینی سے معاف رہے۔
۳	ہمارا ناضامرحوم نے مجہہ سے رام سنگہ زیر مخروج کی ضمانت لی اور اوسکے عوض اٹھارہ ہزار روپیہ	چونکہ رام سنگہ کی کل جایداد ضبط ہوگئی ہے یہہ	روپیہ واپس کیا جاوے

थाभाई

بھی کارآمد نہوئی اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہدایت ہوئی کہ دو بھیون کے اتفاق سے خود انتظام ریاست کرین اور صغیر سن مہارانا صاحب کو انصرام کار کیوقت اپنے شریک کرین تاکہ اونکو خود کام کرنے کی لیاقت اور عادت ہو اس انتظام سے ریاست کی آمدنی مال مین بڑی ترقی ہوئی اور ہر طرح ریاست کو فروغ ہوا اور نیمچ کو سڑک تیار ہوئی ۔

دیوگڈہ کے سردار نے سنہ ۱۸۵۰ع مین بعہد مہارانا سروپ سنگہ صاحب اپنے دیہات منضبطہ مین سے راج کی فوج کو نکالکر اپنا قبضہ کرلیا تھا اور سنہ ۱۸۵۴ع مین وقت انضباط قولنامہ اوس پر اس جرم مین پچیس ہزار روپیہ جرمانہ ہوا بعد ازان نزاع بدستور جاری رہا تا وقتیکہ سنہ ۱۸۶۲ع مین بزمانہ صغیر سنی مہارانا شمبہو سنگہ صاحب میجر ٹیلر صاحب قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ نے معرفت پنچ سرداران راج بذریعہ سوال وجواب تحریری رفع نزاع کرکے حسب شرح ذیل منظوری گورنمنٹ حاصل کی ۔

मेजर साहब

मरासلہ میجر ٹیلر صاحب بہادر قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ میواڑ

लारेन्स साहब

بخدمت میجر جنرل لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ

مورخہ ۲۰ - فروری سنہ ۱۸۶۲ع

مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کی مسندنشینی پر اہلکاران وٹہاکران دربار کو تنازعات مدت دراز کے تصفیہ پر آمادہ پاکر مین نے اونکو جلد اس معاملہ پر متوجہ ہونے کی فہمایش کی اور درمیان مہارانا صاحب اودے پور اور سردار دیوگڈہ کے تصفیہ تنازعات کیا اوسکے مفصل حال سے اطلاع دیتا ہون چونکہ یہان سب لوگ

سرداروں کے بہان اونکی خوشی ہو بے تکلیف رہین اون سے کوئی
مزاحمت نکرسکے گا۔

مگراس قولنامہ پرصرف مہارانا صاحب اور چار سرداران مفصلہ ذیل۔
مہتا شیر سنگ ۔ راؤ دیوگڈہ ۔ راو بہیسرور گڈہ ۔ راو کانور کے دستخط
ہوئے اور کسی کی طرف سے اوسکے شرائط کا ایفا نہوا اسواسطے سرکار نے اوسکو
منسوخ وکالعدم کردیا مگر جن سرداروں نے دستخط کئے تھے اونکی حفاظت کی
سرکار کفیل ہوگئی چنانچہ اس کفالت کے ذریعہ سے مہتا شیر سنگ کی جاگیر جو مہارانا
[illegible] ضبط کرلی تھی واپس دلائی گئی۔

[illegible]

छटांद

عدالت جسکا حق ہے اوسکو ملے اور چھٹوند کے ساتھہ وصول نکیا جاوے۔

قلم چوبیسوین سرداروں کے مکان جو اودے پور مین ہین جب آباد نہون اور مرمت وغیرہ سے اچھی طرح رہین بلا اصلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ ضبط نہ کیئے جاوین اور نہ کسی دوسرے کو دلائے جاوین اور اونکے باغون مین پنچولہ تالاب کا پانی بلا قیمت لگتا ہے۔

पंचोला तालाब

قلم پچیسوین مہارانا صاحب رہن مکانات واراضی وغیرہ مین مداخلت نکرین کے ہان البتہ اونکو اختیار ہے کہ حکمت عملی سے جہانتک ممکن ہو کمی کرین اپنی فوج سے پیشگی روپیہ دینے پر کچھہ سود نہ لینگے اور ہر چہار مہینے مین فوج کی تنخواہ تقسیم کر دیا کرینگے۔ اور اپنے نام سے کوئی سوداگری کی دوکان جاری نکرینگے۔

قلم چھبیسوین پہلے قولناموں مین سرداروں کو باہم متفق ہونیکی ممانعت تھی اس پر اب کچھہ لحاظ نہین ہے ایسے اتفاق کی اب کچھہ ضرورت نہین ہے کیونکہ جس شخص کو کچھہ رنج ہو فوراً اپنی دادرسی حاصل کر سکتا ہے پس جو ایسے اتفاق مین کہ راج کے خلاف کیا جاوے شامل ہونگے اونکو سردار اپنا دشمن سمجھینگے۔

قلم ستائیسوین ہر سردار کی طرف سے ایک مختار کچہری مین رہیگا اوسکی معرفت معاملات انصرام پاوینگے مگر صرف معزز آدمی مقرر کیئے جاوینگے اون کی عزت حسب رواج اور سردار کے درجہ کی ہوگی

قلم اٹھائیسوین کل رعایا یعنی کاشتکار خواہ راج کے ہون یا

رواج سے دست اندازی ہوگی۔

قلم بیسوین مہارانا صاحب صرف بذریعہ احکام تحریری دیوان کی معرفت جرمانہ کرسکتے ہین اور اونمین بہی جرمانہ کرنے کے وجوہات درج ہونے چاہئیں اور جرمانہ کی مقدار بہی بمقتضاء انصاف اور اعتدال سے ہو اور یہی قاعدہ سردار بہی مستعمل رکہین یعنی حسب رواج خفیف جرمانہ کیا کرین اور ایجنسی کے دفتر مین اوسکی شرح و مقدار لکہا دیا کرین دہونس و دستک صرف دیوان کے تحریری حکم سے ہون گے یا صرف وے لوگ جاری کرینگے جو ٹوڈ صاحب و کوپ صاحب کے وقت مین کرتے تہے۔

دھونس
दीवान

قلم اکیسوین سرحدون کے تنازعات حال و آیندہ کے فیصلہ کے واسطے ایک افسر انگریزی یا اور کوئی مقرر ہوگا دونون فریق خرچ ادا کرین گے۔ مگر جب کسی فریق نے نشانات سرحدی کو مسمار کر دیا ہوگا تو کل خرچ اوسی کو دینا پڑے گا اور بقدر مناسب اوسکو دیگر سزا بہی ہوگی۔

قلم بائیسوین سرداروں کو جایز ہوگا کہ مہارانا صاحب کو اطلاع دیکر بموجب رواج اور دہرم شاستر کے قریب ترین وارث کو متبنیٰ لے لین اور سردار کے مرنے کے بعد اوسکی بیوہ بہی معززا و رخیرخواہ صاحب کی صلاح سے لیوے اگر اختلاف راے ہو تو صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کی خدمت مین مرافع ہوگا۔

धर्मशास्त्र
बेवा

قلم تیئسوین اراضی ہبہ دیہات ایکلنگ جی و ناتہدوارہ و پنچولی ہاریداس اور چوبے کے قابضون کو جاری رہینگی۔ اور کل مانگ یعنی محاصل مروجہ مثل سوم

इकलिंगजी
नाथद्वारा
पचोली
हारीदास

منظور کرینگے۔

قلم پندرہوین مقدمات سنگین و نیز جو کسی خاص وجہ سے آجاوین عدالتون مین فیصل ہوا کرین۔ مقدمات خفیف و نیز مقدمات درمیانی رعایا و لازمین سرداروں کے بہ تجویز سرداران فیصل ہون گے سردارون کو ایک مہینے تک کی قید کا بھی اختیار ہے مگر کسی پر تشدد و بیرحمی نکرین۔ سرداروں کی تجویز کا مرافع دیوان کے محکمہ مین ہوگا اور وہان کا صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی خدمت مین۔

मारना डकैती ठगी

قلم سولہوین سزا یعنی منصب پناہ دہی بجز مقدمات خون و ڈکیتی و ٹھگی کے جنکو حاصل ہے بدستور جاری رہیگا۔

भंजगरया

قلم سترہوین بھانجگریا یعنی مصاحب موروثی کپتان ٹوڈ صاحب کے وقت مین ناجایز تھا اور اوس وقت سے ابتک جایز نہین سمجھا گیا ہے مگر مہارانا صاحب کی خوشی پر موقوف ہے آیندہ کو مہارانا صاحب مقدمات ضروری مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور چار پانچ خیر خواہ سردارون کی صلاح کے بموجب کاربند ہون گے۔

मंदिरो

قلم اٹھارہوین مندرون اور مذہبی جماعتون اور سردارون کے قدیم حقوق بدستور جاری رہین گے اور آن یعنی دوہائی واجب التعمیل متصور ہوگی۔

आनि दुहाई

डाकी भूत जादूगर

قلم انیسوین ڈاکنی بھوت جادوگر وغیرہ ہونے کے الزام سے کوئی شخص ماخوذ نہو سکیگا و زہر خورانی و فعل شنیعہ وغیرہ مین کہ عدالت سے متعلق ہین

تحصیل حاصل کیا ہے اور جنکے پاس اسناد موجود ہین وے تحصیل
کرتے رہین گے۔

قلم بارہوین کپتان ٹوڈ صاحب اور کوپ صاحب کے زمانہ ہی
مطالبہ کسی کے ذمہ ہے بدستور رہیگا اور بعد ازآن لگایا گیا ہے وہ موقوف
ہوگا وان کی لاگت یعنی محصول مال تجارت اور براڑ یعنی جرمانہ وغیرہ کی بابت
مہارانا صاحبان سابق اور مہارانا صاحب حال کی اسناد معافی بدستور
جاری اور واجب التعمیل رہین گے۔

قلم تیرہوین جیلخانہ - ڈاکن - بھوپا یعنی ڈاکنون کے خبر بہاٹ
چارنون کے تیاگ کی نسبت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے جو احکام
بمنظوری مہارانا صاحب جاری کیئے ہین اونکے ملک میواڑ کے سب لوگ
اطاعت کرین - قیدیون کی حسب حیثیت ہر شخص کی کامل خبرگیری کیجاوے -
ایک آنہ روز سے کم اور آٹھہ آنہ روز سے زیادہ خوراک کیواسطے کسی کو
نہ دیا جاوے اور کسی پر بیرحمی و تشدد نہو۔

قلم چودہوین مہارانا صاحب و صاحب پولیٹکل ایجنٹ و سرداران
راج مین سے ہر ایک کیطرف سے دو دو مختار یعنی چھہ کس نیک رویہ و باعلم
مقرر کیئے جاوین اور وے سب ملکر ایک اور ساتوان شخص تجویز کرین اور
ساتون باتفاق راے ایک مجموعہ قانون و قواعد کہ راجپوتانہ کے رواج اور
طریقہ انصاف سے مطابق ہو تحریر کرین کہ آیندہ کو مقدمات فوجداری و
دیوانی اوسکے بموجب فیصل ہوا کرین اس مجموعہ کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ

लागत
बिगड़

डाकन
भोपा
डाकनो
भार
चारनो
त्याग

اوس سے زیادہ اپنی رعایا سے وصول نکرین۔

قلم نوین اکثر سردار انواع جرایم اور بدخواہی راج کی مجرم ہوکر مستوجب سزا و جرمانہ ہوئے ہین مگر مہارانا صاحب نے حسب صلاح پولیٹیکل ایجنٹ بجز سرداران سلومبر و دیوگڈھ کل دیگر سردارون کی سزادہی سے درگذر کی ہے ان دونون سردارون نے اپنے دیہات منضبطہ کو بہ زبردستی چہین لیا اور راج کی فوج کو نکالدیا اس قصور مین ہرایک سے پچیس پچیس ہزار روپیہ جرمانہ لیا جاوے مہارانا صاحب نے کل پہلے قصور بجز قتل کے معاف کئے ہین اور آیندہ کو کل مجرمون کو بموجب حکم محکمہ عدالت سزا ہوا کریگی۔

قلم دسوین اراضی بہوم گہر جاگیر و دیہات و قطعات اراضی مرہونہ بموجب اسناد و دستاویزات واٹو دک وغیرہ قابضان حال کے قبضہ مین رہین گے جنہون مہارانا بہیم سنگھ صاحب کے عہد سے قبضہ ہے یا دستاویزات تحریری کپتان ٹوڈ صاحب و کوپ صاحب کی ہین بلا وجوہات معقول ضبط نہون گی اور اونکے حقوق کی تحقیقات صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بشرط مناسب بامداد چہار یا پانچ سرداران کے جو اپنے آقا سے خلاف نہین ہین کرینگے بہومیان یعنی زمیندار جو مہارانا صاحب کیطرف سے ہین جیساکہ اب تک رواج ہے حفاظت دیہات اور چوری وغارتگری کے نقصانون مین جوابدہ متصور ہونگے۔

قلم گیارہوین دان بسوہ یعنی محصول آمد رفت مال تجارت لاگت یعنی محصول گہر لاکہہ یعنی ہیزم و کاہ شتران ریباری وخانہ شماری سب سرکاری رہینگے مگر جنہون نے ٹوڈ صاحب و کوپ صاحب کے زمانہ مین استحقاق

भोम घर जागीर वगैरह

भौमिया

दान बिसवा लागत घर लकड़ रैबारी

قلم پنجم کل قرضہ جو سرداروں سے مہارانا صاحب سے یا اونکی کفالت سے لیا ہے ادا کیا جاوے مہارانا صاحب کے قرضہ پر سود بحساب فی صدی چھہ روپیہ اور کفالت کے قرضہ پر بشرطیکہ کوئی شرح قرار نہ پائی ہو بحساب فی صدی نو روپیہ لگایا جاوے گا اور جو کوئی شرح خاص قرار پائی ہو تو وہ قایم رہیگی صاحب پولیٹکل ایجنٹ قسطین مقرر کرینگے۔

قلم ششم بجز مندرجہ ذیل رقموں کے ہر قسم کا نذرانہ موقوف کیا گیا ہے

۱۔ مہارانا صاحب کی مسند نشینی اور شادی پر اور اونکے ولیعہد کی شادی پر اول درجہ کے سولہ سرداران اور راجگان سے پانچ سو روپیہ نقد اور ایک یا دو گھوڑہ حسب رواج قدیم اور چھوٹے سرداروں سے اونکی اصل پیداوار سالانہ پر دو روپیہ فیصدی راج مین لیا جاوے گا۔

۲۔ جب مہارانا صاحب کی بہن یا بیٹی کی شادی ہو تب ایک سال کی اصل پیداوار پر بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ اور گھوڑہ حسب دستور زمانہ مہارانا بہیم سنگھ صاحب کے راج مین لئے جاوین گے۔

۳۔ جب مہارانا صاحب جاترا کو جاوین تب اوس سال کی اصل پیداوار پر فی روپیہ سوا آنہ لیا جاوے گا۔

قلم ساتوین مہارانا صاحب حال کی ہمشیرہ کی شادی کی بابت سرداروں مین جو کچھہ باقی ہے سال حال کی اصل پیداوار پر بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ لیا جاوے گا۔

قلم آٹھوین خلعت گیری و نذرانہ کی بابت سردار راج مین داخل کرین

قلم سوم کل رقمین جو مہارانا صاحب نے بالعوض مقدمات چوری و
وغارتگری کے جو بذمہ سرداران ثابت ہوئی ہین اداکی ہین یا آئندہ ادا
کرین سردارون سے مع سود کے دلائی جاوینگی جو روپیہ ابتک دیاگیا ہے
اوسکا سود بحساب فی صدی چھہ روپیہ سالانہ اور جو آیندہ دیا جاوے
اوسکا بحساب بارہ روپیہ سالانہ لگایا جاوے گا۔

قلم چہارم سردارون کو لازم ہے کہ سارق - ڈکیت - تھوری -
باوریہ - سوگھیہ - اور باروٹھیون کو پناہ ندین کل اشخاص جو مال مسروقہ و
مغروقہ سے متمتع ہوتے ہین یا اوسے خریدتے ہین یا چورون کو پناہ
دیتے ہین مثل چورون کے مجرم قرار دئے جاوین گے اونکو باتفاق رائے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ قید و جرمانہ کی سزا دیجاوے گی کل سوداگر کاروان و
بنجارہ و مسافرون کی حفاظت وقت گذرنے اونکے علاقہ جات سے سردارون
کے ذمہ ہوگی اور بشرطیکہ اونہون نے پہونچتے ہی اطلاع کردی ہے اور
حفاظت کے واسطے معمولی خبرداری بخوبی تمام کی ہو تو چوری یا غارتگری ہوجانے
پر سردار جوابدہ سمجھے جاوین گے ہر قسم کے مجرم گرفتار کر کے مہارانا صاحب
کے سپرد کئے جاوین اگر سردار خود نہ کرسکین تو مہارانا صاحب کو اطلاع
کردین صاحب پولیٹکل ایجنٹ باتفاق مہارانا صاحب ذمہ وری کی بابت
تصفیہ کرینگے۔

کل مقدمات چوری ہین جنکا سراغ علاقہ میواڑ مین پہونچے موقع انتہائی سراغ
سے حقیقی سعی کرائی جاویگی۔

डकैत
चोरी
बावरया
मोक्षिया
बारोठिये
चोरों
बनजारा

اور ایک پیادہ فی ہزار روپیہ کے جواب نوکری کیواسطے بھیجتے ہین ایک سوار اور دو پیادہ نوکری مین اور ہیجا کرینگے۔

اگر اسکے سواے نوکری مطلوب ہو تو مہارانا صاحب کو فی سوار سولہ روپیہ اور فی پیادہ چھہ روپیہ ماہوار کی تنخواہ دینی ہوگی اور نوکری مین نہ پہونچنے پر سردارون سے بھی اسی حساب سے لیا جاویگا کل سردار مع اپنی جمعیت کے دسہرہ سے دس روز پیشتر سے اور پانچ روز بعد تک مہارانا صاحب کی خدمت مین حاضر رہا کرینگے اور اوسیوقت مین اونکی نوکری اور تعینائی تقسیم ہوا کریگی اور وقت ضرورت سب سردار مع اپنی جمعیت کے مہارانا صاحب کا دستخطی رقعہ پہونچنے پر حاضر ہوا کرینگے۔

جنکی جاگیرین مہارانا صاحب کیطرف سے علیحدہ ہین وے چھٹوند اور نوکری علیحدہ علیحدہ دینگے۔

قلم دوم قید یعنی رسم تلوار بندہن کی بابت سردارون سے اصل آمدنی سالانہ پر بحساب فی روپیہ بارہ آنہ وصول کیا جاویگا جس سردار سے رسم تلوار بندہن لیجاویگی وہ اوس سال کی چھٹوند کے مطالبہ سے بری رہیگا۔

امیٹ۔ گوگوندا۔ کانہور۔ مانیرہ کے سردار اور کل کشناوت اس رسم سے بری ہین اور بالعوض اوسکے نذرانہ دیتے ہین مگر بجاے اسکے کہ تعداد نذرانہ مہاراجہ صاحب کی مرضی پر منحصر ہو سالتمام کی اصل آمدنی پر بحساب فی صدی آٹھہ روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔

मेवाड़

عدول حکمی بلکہ بغاوت کرتے ہین —
یہہ طریقہ طرفین سے موقوف ہونا چاہیئے اور چونکہ سرکار انگریزی کی یہہ خواہش ہے کہ میواڑ کی کل رعایا واقف ہوجاوے کہ جب تک مہارانا صاحب براہ انصاف اور حسب اطمینان سرکار اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح کے بموجب عمل کرتے رہینگے سرکار اونکی واجبی حکومت مین مدد کرے گی اسواسطے سرکار کا یہہ حکم ہے کہ قولنامہ ذیل جو پہلے قولنامون پر مبنی ہے مشتہر ہوکر اوس پر حکماً عمل کرایا جاوے جو شخص اوسکے بموجب کاربند نہوگا مجرم سرکار انگریزی متصور ہوکر مستوجب سزا ہوگا تنازعات کا اپیل اول بخدمت صاحب پولیٹکل ایجنٹ وبعدازان پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مین ہوا کرے گا اور بمطابقت قولنامہ حال اور رواج قدیم کے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کا فیصلہ ناطق وآخرین سمجھا جاوے گا —

قلم اول چھٹوند بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ اصل پیداوار پر دسمبر و جون کی دو قسطون سے ساہوکار یا وکیل کی معرفت ریاست میواڑ مین ادا ہوتی رہیگی جو قسط معینہ پر ادا نکریگا اوسکو فیصدی بارہ روپیہ سال کے حساب سے سود دینا پڑے گا اور سال تمام تک ادا نہوگی تو اراضی بقدر بقایا ضبط کیجاوے گی —

جو اصل پیداوار کا حساب داخل کرنے مین تغافل کرینگے اونپر بروے پنچایت چھٹوند لگایا جاوے گا مگر پہر اوس سے زیادہ مطالبہ نہوگا —

سلومر کا سردار چھٹوند نہین دیتا ہے مگر دوازدہ ماہی نوکری کرتا ہے علاوہ ادائے چھٹوند کے سردار لوگ خواہ میواڑ کے اندر یا غیر ملک مین بجائے وسوا

راوت پرتھی سنگھ مہاراج شیر سنگھ راوت دولہ سنگھ۔

सन ۱۸۵۰ع مین مہارانا صاحب نے سلومبر اور دیوگڈھ کے راوتون کی پاستوا... مین سے اجزاء اعظم ضبط کر لیئے مگر ان رئیسون نے مہارانا صاحب کی فوج کو نکال... دیہات منضبطہ پر بہ زبردستی پہر اپنا قبضہ کر لیا مہارانا صاحب اور سردارون... نے سرکار انگریزی سے ثالثی کی درخواست کی اسپر موجبات نزاع کی تحقیقات... کامل کی گئی آخر کار کرنل سر ہنری لارنس صاحب بہادر نے قولنامہ مندرجہ ذیل... مرتب کرایا۔

महाराज
रावत
सलूमर
देवगढ

करनल हेनरी
लारन्स साहब

قول نامہ

چونتیس برس سے مہارانا صاحب اور اونکے سردارون مین نااتفاقی چلی آتی... ہے مہارانا صاحب ہمیشہ بدخواہی کے شاکی ہین اور سردار ظلم و زیادتی کے... نالان ہین۔

سرکار انگریزی سے صرف بمراد عافیت ملک و خوشنودی رعایا ہر درجہ کے اوقات مختلفہ پر چند حکام کو فریقین کے درمیان ثالث ہونے کی اجازت ہوئی چند قولنامجات مرتب ہوئے مگر ہر ایک طرفین کی خلاف ورزی سے منسوخ ہوا۔ سردارون نے صرف زمین چہین لینے کی شکایت کی تہی۔ مگر مہارانا صاحب کے جواب سے ثابت ہوا کہ اونہون نے سردارون کی جاگیرون مین صرف زمین نہین چہینی بلکہ چہینی ہوئی زمین پر اپنی طرف سے گانو بہی آباد کر دئے۔ جسطرح مہارانا صاحب لاوہ کے سردار سے پیش آئے ہین اوس سے ظاہر ہے کہ اونہون نے سزای جرم بہت سختی سے دی ہے۔ بخلاف اسکے اس مین بہی شک نہین ہے کہ سردا...

ہون گے - اوس سے بجائے فوج کے زر نقد طلب کیا گیا -

بعوض نصف فوج کے جسکا حاضر لانا اون کے ذمہ ہے سردار چھٹوند کے حساب
فی روپیہ دو آنہ ساڑھے سات پائی میعاد معینہ پر بموجب شرائط قولنامہ سابق
کے ادا کیا کرین گے - سردارون کو لازم ہے کہ اپنے اپنے علاقہ مین
چوری و غارتگری کے انسداد مین کوشش کرین اور غیر علاقہ کے چورون
غارتگرون باروٹھیون اور ٹھگیون کو اپنے علاقہ مین پناہ نہ دین بلکہ جو [बारोठियों]
مجرم اونکے علاقہ مین آوین اونکو گرفتار کر کے مع مال مسروقہ کے جو اونکے
پاس سے برآمد ہو حسب طریقہ مروجہ اودے پور وجے پور وجودھپور جس ریاست
کے رہنے والے ہون اوسی کو سپرد کرین -

دربار اقرار کرتا ہے کہ سردارون مین باہم بابت سرحد یا کسی اور معاملہ کے
نزاع ہوگا تو حسب درخواست سردارون کے پنچایت جمع ہوگی اوس مین [पंचायत]
چار آدمی منجانب سرداران ہون گے اور ایک شخص دربار کیطرف سے مقرر
کیا جاوے گا پنچایت کو لازم ہوگا کہ براہ انصاف امور متنازعہ کی تحقیقات
و فیصلہ کرین اور فریقین کو اس فیصلہ کی تعمیل کرنی پڑے گی -

یہہ قولنامہ برضا و رغبت فریقین مرتب ہوا ہے کہ جانبین سے ملحوظ رہے گا
اور کل سردار بموجب قولنامہ اور دستور مروجہ زمانہ مہارانا جوان سنگہ صاحب
کے بخوشی و دلجمعی چھٹوند ادا کرتے رہین گے اور نوکری کرتے رہین گے -
سردارون سے غفلت یا شرائط قولنامہ سے خلاف ورزی ہوگی تو مورد عتاب
دربار ہون گے - دستخط مہتا شیر سنگہ بموجب حکم دربار   راوت ناہر سنگہ [महता शेरसिंह]

۱۸۴۵ء مین قولنامہ ذیل پہر مرتب ہوا۔

قول نامہ

فیما بین مہارانا سروپ سنگہ صاحب والی راج اودیپور و سرداران
میواڑ بوساطت کرنل روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ مورخہ ماہ شدی
سمت ۱۹۰۱ مطابق ۸۔ فروری ۱۸۴۵ء

پیشتر بزمانہ کپتان ٹوڈ صاحب ایک قولنامہ دش قلمون کا درمیان مہارانا بہیم سنگہ صاحب اور سرداران میواڑ کے مرتب ہوا تہا بعد ازان بزمانہ کپتان کوپ صاحب دوسرا قولنامہ پانچ قلمون کا منضبط ہوا اور آخرکار تیسرا کرنل روبنسن صاحب کے روبرو مہارانا سردار سنگہ صاحب اور سردارون کے درمیان بدستخط فریقین مرتب ہوا۔ مگر سردارون نے کسی قولنامہ کے شرایط کا ایفا نکیا اسواسطے مہارانا صاحب نے قولنامجات سابقہ پر لحاظ واجب کرکے اور باتفاق سرداران شرایط مندرجہ ذیل زیادہ کرکے یہہ قولنامہ بوساطت و موجودگی کرنل روبنسن صاحب بدستخط فریقین مرتب کیا ہے۔

قولنامہ جات سابقہ کی کل شرایط بحال رہینگی ہر سال دسہرہ سے دش روز پیشتر سردارون کا عام مجمع ہوا کریگا اونکی فوج کے ملاحظہ کے بعد دربار جس سردار کو چاہے تین مہینے تک نوکری کیواسطے ٹہیرنے کا حکم دے گا اور دیگر سردارون کے حاضر رہنے کی میعاد بصراحت سنا کر گہر کو جانے کی رخصت دیگا۔ سردارون کی فوج نوکری کرنے مین کچہہ عذر نکرے گی۔ اگر وقت معینہ پر حاضر نہون یا غافل یا شمار مین کم ہون تو جس سردار کیطرف سے

ضرورت نرہے گی اگر کوئی سردار وقت معہودہ سے دش روز ابعد تک جہٹوند ادا نکرے گا تو اوسکی اراضی ودیہات بقدر بقایا مستوجب ضبطی ہونگے اور پہر واگذاشت نہ کیئی جاوینگے داخلا جہٹوند کی قسطین منگہر سدی ۱۵ اور جیٹہہ سدی ۱۵ اسقدر کی گئی ہین ـ دستخط ـ راوبخت سنگہ بیدلہ والہ ـ راوت پدم سنگہ سلومر والہ ـ راوت ناہر سنگہ دیوگڑہ والہ ـ راوت سالم سنگہ ـ مہاراج ہیر سنگہ ـ راوت امیر سنگہ ـ راوت ایشری سنگہ ـ راوت دولہ سنگہ ـ

مہارانا سردار سنگہ صاحب کے انتقال پر مہارانا سروپ سنگہ صاحب اونکے حقیقی چہوٹے بہائی کہ متبنی ہوئے تہے مسند نشین ہوئے ـ راج کی بربادی کے لحاظ سے محکمہ پولیٹکل ایجنسی سے متواتر رپورٹین باستدعاے تخفیف زر خراج گورنمنٹ ہندوستان کی خدمتمین ارسال ہوئی تہین ـ جون ۱۸۴۶ء مین یہہ درخواست منظور ہوکر خراج جو ۱۸۲۶ء مین بقدر تین لاکہہ روپیہ سکہ اودے پور مقرر ہوا تہا آیندہ کے واسطے دولاکہہ روپیہ سالانہ سکہ انگریزی مقرر ہوا ـ

مہارانا سروپ سنگہ صاحب کے عہدمین خراج گذار سرداروں سے برابر نزاع وفساد ہوتا رہا ۱۸۴۰ء مین جو قولنامہ ہوا تہا اوسکا بہی کچہہ عملدرآمد نہ ہوا مہارانا صاحب کو شکایت تہی کہ سردار خدمت مقبولہ نہین کرتے تہین اور سردار کہتے تہے کہ میعاد معینہ سے زیادہ نوکری لیجاتی ہے گانو قرق ہین اور بے سبب وبے بنیاد حیلوں سے جرمانہ لیا جاتا ہے اسواسطے

سکے ذمہ جسقدر فوج رکہنا بوجب ایکے یعنی نقشہ مرتبہ کے واجب ہے اوس سے | सीरव
نصف رکہا کرین اور باوجود معافی نصف کے چہٹوند زرنقد یعنی فی روپیہ دو آنہ | छटोंद
سات پائی ادا کیا کرین کہ اس آمدنی سے راج کی نوکری کیواسطے ایک فوج
بہرتی کیجاوے گی مگر سردارون کو یہہ خیال نکرنا چاہیے کہ یہہ روپیہ جو اون
سے لیا جاوے گا سرکار انگریزی کے خراج مین داخل ہے کیونکہ سوا ی
مصارف اس فوج کے دیگر مصارف مین خرچ نکیا جاوے اور بجاے
اسکے کہ سردارون کی کل فوج مقررہ دوازدہ ماہی نوکری کرے کہ اوسمین
خرچ و تکلیف بہت ہے چہٹوند کا دینا مشکل نہین ہے وقت ضرورت پر | छटोंद
اگر دربار اونکو مع کل فوج کے طلب کرے اور حدود میواڑ کے باہر نوکری
پر بہیجے تو جس سردار کی فوج اسطرح بہیجی جاوے گی اوس کی چہٹوند مین | छटोंद
منہائی کیجاوے گی ۔
مہارانا صاحب اقرار کرتے ہین کہ کسی سردار کے دیہات کو بلا سبب ضبط
نہ کرینگے اور نہ دوسرے سردار کو دلوائینگے ۔
چونکہ اکثر سردار ادائے چہٹوند مین عمداً توقف و تساہل کرتے ہین اور مجبور
دربار کو سوار اور پیادون کی دستک بہیجنی ہوتی ہے اور سردارون کو
صدہا روپیہ کا نقصان ہوتا ہے اور دربار کا کچہہ فائدہ نہین ہے اس
واسطے دربار نے تجویز کی تہی کہ کل سردارون کے کامدارون کو طلب کرکے
باتفاق دیوان راج چہٹوند کے باقساط معینہ ادا ہونیکا پانچ سال کے
واسطے بندوبست کیا جاوے اس تجویز سے روزینہ و دستک بہیجنی کی

اوس میعاد کے کہ وہ سردار حاضر رہتا کسی اور سردار کو بجاے اوسکے طلب کرنیکا اختیار نہین ہے سردارون کو لازم ہے کہ اپنے ہمراہیون کی کامل تعداد رکھین اگر کم آدمی رکھینگے تو اونپر دربار کی خفگی ہوگی۔

ملک میواڑ کی کل آمدنی فی روپیہ چھہ آنہ بعوض حفاظت ملک کے غیر دشمنون کے حملون سے بابت خراج کے سرکار انگریزی مین دیا جاتا ہے اسمین جاگیردارون سے کچھہ نہین لیا جاتا ہے اداے خراج جیسا مذکور ہوا ملک کو بیرونی حملون سے محفوظ رکھنے کیواسطے ہے اور سردارون کی فوج دشمنون کے مقابلہ کیواسطے بالکل غیر مکتفی ہے سرکار انگریزی کی حفاظت سے سردارون کا بڑا فائدہ ہی ایام سلف مین ڈاکوون کو چوتھہ یعنی آمدنی ملک کی چہارم دیجاتی تہی اور اون سے ملک کو بہت تکلیف پہونچتی تہی وہ خرابی تو رفع ہوگئی فوجین جو سردار لاتے ہین تعداد معینہ سے نصف ہین اور نوکری کے قابل نہین۔ اس سبب سے مجبور دربار کو روزینہ وستک دیہات سرداران پر جاری کرنی ہوتی ہین اور اونکو نقصان و تکلیف عاید ہوتی ہے جس طرح دربار خالصہ کے ملک سے سرکار انگریزی کو خراج دیتا ہے اسیطرح یہہ بہی واجب ہے کہ سردار لوگ اپنی اپنی جایداد کی آمدنی سے دربار کو خراج دیا کرین مگر یہہ بہی معلوم ہے کہ پرورش قبائل و ملازمان کے اخراجات کثیر کے سبب سے اونکو اس مطالبہ کے ادا کرنے کی استعداد نہین ہے اس واسطے دربار نے مناسب سمجہا ہے کہ سرکار انگریزی کا خراج تو ملک کی آمدنی سے ہی دیا جاوے اور اوسکی بابت سردارون سے کچھہ مطالبہ نہو مگر سردارون

डाकुवों

ہون اور شرائط مندرجہ پر لحاظ کامل رکھنے کی کفالت کے واسطے مہارانا صاحب
اور کل سردار پولیٹیکل ایجنٹ صاحب سے دستخط وگواہی کرنے کی درخواست کرین
اس منظوری کے بموجب جو قولنامہ تحریر ہوا تہا اوسپر مہارانا صاحب و سرداران
راج و صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے دستخط ہوئے اسواسطے اب حسب درخواست
سرداران میواڑ مہارانا سردار سنگہ صاحب نے بلا اضافہ وتبادلہ شرائط قولنامہ
مذکور کو منظور وقبول کیا اور میجر روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کی موجودگی
مین بمتی ماہ بدی ۱۳ سمت ۱۸۹۶ مطابق یکم فروری ۱۸۴۰ء سرداران میواڑ نے
اوسپر دستخط کیئے کہ اوسکے حسب ضابطہ تکمیل ہوگئی اور شرائط مندرجہ ذیل کہ
مفید جانبین ہین زیادہ ہوئین۔

اول قولنامہ مین لکہا ہے کہ کوئی سردار اپنی رعایا پر سختی وتشدد نکریگا اور ڈنڈ
و براڑ وغیرہ مفسدہ کے زمانہ مین لگائے گئے ہین موقوف کیئے جاوینگے مگر اونہون
نے اس عہد پر عمل نہین کیا اور اون کے ظلم سے اکثر رعایا میواڑ سے نکل
گئی اسواسطے یہہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ آیندہ کو ایسی کوشش کرین کہ رعیت
از سر نو آباد ہو اور اون کے پٹہ کی آمدنی اور ملک کی رونق مین افزونی
ہو۔

۲ سرداروں کے مع فوج تین مہینے تک دربار مین حاضر رہنے کا قاعدہ بدستور
جاری رہے گا مگر میعاد مقررہ سے زیادہ کوئی سردار اودے پور مین نہین
ٹہیرایا جاوے گا کیونکہ ٹہیرانے سے اونکو خرچ وتکلیف زیادہ ہوتی ہے۔
دربار کو اختیار ہے کہ کسی سردار کو حاضر رہنے سے معاف کرے مگر قبل القضائ

रोबिन्सन्साहब

बिराड

पट्टा

راج کے اہلکارون کے درمیان ہمیشہ نزاع رہتا ہے کہ اہلکار بھیلون پر
ظلم کرلیتے ہین اورصاحب سپرنٹینڈنٹ اونکی حمایت و دستگیری کرلیتے ہین
سرداران راج سے سنہ ۱۸۲۷ع مین جو قولنامہ ہوا تہا مثل قولنامہ سنہ ۱۸۱۸ع کے
عدم تعمیلی مین پڑا رہا راج اودے پور کی ظالمانہ تدبیرون نے سردارون
سے مفسدہ کرایا۔

مہارانا صاحب کو شکایت تہی کہ سردار لوگ شرایط مقبولہ کا ایفا نہین کرتے
اسواسطے سنہ ۱۸۴۰ع مین تیسرا قولنامہ مرتب ہوا۔

قول نامہ

فیمابین مہارانا صاحب و سرداران راج و تخطی
میجر رونبسن صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ قایم مقام میواڑ रोबिंसन
مورخہ یکم فروری سنہ ۱۸۴۰ع

از آنجا کہ ہتی بیساکہہ بدی ۱۴ سمت ۱۸۷۴ مطابق ۴۔ مئی سنہ ۱۸۱۸ع کو واسطے فوائد
فریقین کے ایک قولنامہ بوساطت کپتان ٹوڈ صاحب بدستخط مہارانا صاحب و
سرداران راج منضبط ہوا تہا اکثر صورتون مین سردارون نے اوسکی شرایط پر
عمل نکرنے کے مخالف طریقہ اختیار کیا اسپر مہارانا صاحب نے منظور کیا کہ کپتان کوپ
صاحب کی صلاح و تجویز سے ایک قولنامہ جدید جسمین اول قولنامہ کی شرایط آجاوین
اور دیگر شرایط جو دربار اور سردارون کے واسطے مفید متصور ہون شامل
کیجاوین مرتب کیا جاوے اور دسہرہ پر سردار جمع ہون تب ہر ایک سردار کو
بہ تشریح و تفصیل سنا کر اوسکے دستخط کرائے جاوین اور دربار کے بہی دستخط

اونکا بہی انتقال ہوگیا۔

اودے پور سے جنوب و جنوب مغرب کے کوہستانی اضلاع مین بہ تحت راجپوت
سرداران بہیل و گراسیہ کی سرکش اقوام آباد ہین یہہ سردار برائے نام اودیپور
کے علاقہ مین ہین مگر ایسا حق ملکیت رکہتے ہین کہ اوسمین مہارانا صاحب کا
کچہہ اختیار نہین ہے دیہات قرب و جوار سے خراج اور راستون پر مال
تجارت اور مسافرون کا محصول لیتے ہین اور اونکی حفاظت و امنیت کے
جوابدہ متصور ہین ان اقوام کے قدیم حقوق اور ممالک مقبوضہ مین راج سے
اکثر خلاف مصلحت مداخلت کرنے کا تہیہ ہوا اس سبب سے اونہون نے مفسدہ
کیا اور اوسکے دفعیہ اور اس قوم کو مغلوب رکہنے کے واسطے انگریزی فوج
کے رکہنے کی ضرورت ہوئی۔ اور یہہ بہی دریافت ہوا کہ ایک انگریزی افسر
کی دوامی نگرانی کے بغیر اس ملک مین امن و عافیت قایم نہین رہ سکتا اسطرح
سنہ ۱۸۳۹ع مین اس ملک مین بہیلون کی فوج کا مقرر کرنا قرار پایا اودے پور کے
مہارانا صاحب نے اس فوج کے مصارف مین میرواڑہ کے اپنے حصہ کی
آمدنی بقدر پینتالیس ہزار اور گراسیون کا محصول بقدر چالیس ہزار روپیہ
سالانہ دینے اور اس ضلع کو دس برس تک انگریزی انتظام مین رکہنے کی
درخواست کی۔ سنہ ۱۸۴۱ع مین ایک لاکہہ بیس ہزار روپیہ سالانہ کے خرچ سے
فوج بہرتی ہوئی اور اس مدت راج اودے پور نے پچاس ہزار روپیہ دینا منظور
کیا مگر ملک مین مہارانا صاحب کا ہی انتظام رہا اس فوج کے بہرتی ہونے سے
[illegible] کی سرکشی و فساد کو انسداد ہوگیا مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ او

भील
गिरासिया

गिरासिया

सपरन्टेन्डेन्ट

मेवाड़
मेरवाड़ा

میواڑ علاقہ میرواڑہ نجیر معین صورت سے بدستور انگریزی انتظام مین رہے
کہ ابتک اوسیطرح چلے آتے ہین۔

भीमसिंह
जवानसिंह

۱۸۲۸ء مین مہارانا بہیم سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور اونکا بیٹا جوان سنگہ
مسندنشین ہوا نحوست وقت سے مہارانا جوان سنگہ صاحب کے خوارق
ایسے خراب تہے کہ ہمیشہ عیاشی اور بدکاریون مین مصروف رہتے تہے اونکے
زمانہ مین ریاست کو فروغ نہوا تو تعجب نہین ہے کیونکہ مسندنشینی سے تہوڑے
عرصہ بعد سرکار انگریزی کا خراج بہ تعداد کثیر باقی رہگیا ریاست مقروض ہوئی
خرچ سالانہ آمدنی سے بقدر دو لاکہہ زیادہ ہوگیا اور بدنظمی اس غائت کو

कोर्ट आफ डाइरेक्टर्स

پہونچی کہ حسب الحکم کورٹ آف ڈائرکٹرس اونکو ہدایت کرنی پڑی کہ اگر اپنے
تعہد کا ایفا نکرینگے تو خراج کے عوض مین ملک یا کسی دیگر قابل اطمینان
جایداد کو سرکار انگریزی کے قبضہ مین لانا لازم آویگا۔ ۱۸۳۸ء مین یہہ
ہدایت ہوئی تہی اور اوسی سال کے اگست مین وے لاولد مر گئے۔

बागोर
सरदारसिंह

باگور کا ٹہاکر سردار سنگہ کہ قریب ترین وارث تہا متبنیٰ ہوکر مسندنشین ہوا اوسکو
مہارانا ہوتے ہی ریاست کے ساتہہ وراثت مین اونیس لاکہہ ساڑہے سترہہ ہزار
روپیہ کا قرض ملا اسمین سے آٹہہ لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی کے خراج کا تہا
مہارانا سردار سنگہ صاحب بہت بدمزاج اور تند خو تہے سرداران راج اون
سے بہت تنگ و ناخوش ہوگئے اسواسطے اونہون نے اپنی مدد کیواسطے
راج مین سرکار انگریزی کی فوج متعین ہونے کی درخواست کی مگر نامنظور
ہوئی سنہ ۱۸۴۲ء مین قبل اسکے کہ رئیس متقدم کے زمانہ کی زیرباری رفع ہو

رہتے ہین اور ایک حصہ اوسکا اودے پور کے راجگان کا ہے مغلوب کیا
اور بنظر حفظ امن و ترقی ملک کل علاقہ مین انگریزی بندوبست رکہنا مناسب
متصور ہوکر وہان ایک فوج متعین ہوئی اور اوسکے خرچ مین راج اودیپور
سے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینا قرار پایا اگرچہ مہارانا صاحب کو یہہ تجویز
پسند نہ تہی مگر بپاس خاطر سرکار انگریزی اپنے علاقہ کے دیہات دس برس
کے واسطے انتظام انگریزی مین مفوض کردئیے مگر اس مرتبہ کوئی عہدنامہ منضبط
نہوا چونکہ اس منظوری مین مہارانا صاحب کی کامل رضامندی نہ تہی اسواسطے
بندوبست کے مصارف کیواسطے باوجودیکہ زیادہ تہے پندرہ ہزار روپیہ
سالانہ کے سواے اور کچہہ مطالبہ نہوا ۱۸۳۳ع مین اس بندوبست کی میعاد
ختم ہوئی تو مہارانا صاحب نے اوسکے فوائد سے بخوبی آگاہ ہوکر علاقہ مذکور
کو بذریعہ عہدنامہ مندرجہ باب دوم آٹہہ برس کیواسطے پہر بخوشی تمام انتظام
انگریزی مین مفوض کیا اور فوج کے مصارف مین بجاے پندرہ ہزار روپیہ
کے بیس ہزار روپیہ سالانہ دینے منظور کئے ۱۸۴۳ع مین مہارانا صاحبنے
اوس علاقہ کے بدستور انتظام انگریزی مین بلاتعین میعاد مگر تاخوشی سرکار
انگریزی رہنے کا اقرار کیا ۱۸۶۰ع مین سرکار نے چاہا کہ عہدنامہ باضابطہ
[illegible] کے ذریعہ سے اس [illegible] دوام علاقہ انگریزی مین شامل کیا جاوے
[illegible] صاحب نے [illegible] مین اضلاع جاود و نیمچ و جیرن وغیرہ
[illegible] ظالمانہ تہی کہ اونکو
[illegible] کچہہ طے نہوا اور دیہات

سنہ ۱۸۱۹ء مین للعہ لاکہہ للعہ تہی سنہ ۱۸۲۱ء مین ہے لاکہہ معہ ہوگئی نظم و نسق اُمور ریاست کا طریقہ اپنے عمل سے دکہاکر کرنل ٹوڈ صاحب نے حسب الحکم گورنمنٹ اختیار ریاست اہالیان راج اودے پور کو سپرد کیا مگر اون سے اچہی طرح کام نہوسکا دو برس مین قرضہ بکثرت ہوگیا ملک کی آمدنی رہن ہوگئی اور سرکار انگریزی کا خراج بقدر معہ لاکہہ للعہ چڑہ گیا۔ پہر راج کے اہلکارون کو تاکید سے زیر نگرانی رکہا گیا اور کسیقدر اصلاح بہی ہوئی مگر انجام کار انتظام ریاست باہتمام صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کئے بغیر کاربراری نہوئی۔

باقیات خراج و خراج زمانہ حال کے واسطے چند پرگنات علیحدہ کئے گئے اور مہارانا صاحب کے مصارف کے واسطے ہزار روپیہ یومیہ مقرر کرکے جمع و خرچ ریاست کا بندوبست قرار واقعی کیا گیا اگرچہ مہارانا صاحب کی یہہ بے اختیاری خود اونہین کی نادانی کا نتیجہ تہا تاہم صرف بنظر اسلوبی اُمور ریاست جو دست اندازی ضرور متصور ہوکر بطور عارضی کی گئی اور سنہ ۱۸۲۶ء مین پہر مہارانا صاحب کو اختیار دیا گیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی مداخلت برخاست کی گئی پہر ویسی ہی بدنظمی ہوگئی آمدنی ملک پہر اوسقدر کم ہوگئی جسقدر سنہ ۱۸۱۸ء مین تہی چند مہینون مین فضول خرچی اور ظلم انتہا درجہ کو پہونچی راستون پر تنہا مسافرون کا گذر غیر ممکن ہوگیا اور ملک مین ہر طرح غدر ہوگیا۔

میرواڑہ

سنہ ۱۸۲۱ء مین انگریزی فوج نے میرواڑہ کے علاقہ کو جسمین اقوام سرقت پیشہ

مین رہین کہ اون کے مال کی حفاظت کیجاوے گی اور سردار لوگ حفاظت
کے ذمہ ور ہوں گے۔ مگر جو لوگ بلا اطلاع گانوسے باہر ڈیرہ کرینگے اونکی
حفاظت کے ذمہ ور نہونگے۔

سردار وغیرہ اپنی رعایا سے بموجب دستور خالصہ کے نصف پیداوار
لینگے اگر عذر ہو تو رعایا تیسرا حصہ حسب رواج دیگی۔

ہم اپنے کامدار و پٹیل وغیرہ کا حساب انصاف سے کرینگے۔

कामदार पटेल

کوئی گانو معقول سبب کے بغیر قرق نہ کیا جاوے۔

اگر کوئی سردار ظلم کریگا تو اوسکو حسب حیثیت جرم سزا دیجاوے گی۔

کل بہوم جو سمت ۱۸۲۲ سے پیشتر عطا ہوئی ہے جایز سمجھی جاویگی۔

دہونس روزینہ دستک وغیرہ کسی سردار پر ضلع کی کچہریوں سے جاری نہونگی
بلکہ عندالضرورت دیوان کے محکمہ سے جاری ہونگے۔

धौंस रोज़ीना

شرنا مقدار معینہ پر رہیگا مگر قاتلون کے واسطے ہرگز نہوگا۔

शरणा

اس پر سنہ ۱۸۳۹ع تک فریقین کے دستخط ہوئے اور اخیر مین کرنل رابنسن
صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بطور گواہی کے تصدیق کیا۔

रोबिनसन

انضباط عہدنامہ کے بعد مرہٹہ اور دیگر غارتگرون کے گروہ جو رانا صاحب
کے ممالک مین مقیم تہے اونکو وہان سے نکالا گیا مگر بدنظمی ریاست اس حد
کو پہونچ گئی تہی کہ کرنل لوڈ صاحب اول پولیٹکل ایجنٹ کو کل کاروبار ریاست
کا اہتمام خود کرنا پڑا اون کی تدبیرات ایسی مفید پڑین کہ تین برس کے عرصہ
مین رعایا و ملک فارغ البال ہوگئی اور ملک کی آمدنی بہی دوچند ہوگئی یعنی

اس قولنامہ کو بطور فعل مہارانا صاحب اور اونکے سرداروں کے تصدیق و منظور کیا مگر اوسکی تعمیل کی کفالت ندی۔

कोलनामा قول نامہ

कोपसाहब

جو کپتان کوپ صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑنے درمیان مہارانا صاحب اودیپور اور اون کے سرداروں کے منضبط کرا کے اپریل ۱۸۲۷ء میں منظوری کے واسطے بہیجا۔

भीमसिंह

قولنامہ فیمابین مہارانا بہیم سنگہ صاحب و سرداران و جاگیرداران میواڑ جو ۱۸۱۸ء مین قرار پایا تہا اور سرکار انگریزی سے منظور ہو گیا تہا حقوق متعلقہ اور فریقین کے فرائض کیواسطے قاعدہ مقرر کرنے مین غیر مکتفی ثابت ہوا اسواسطے مہارانا صاحب اور سردار اوسکے سواے دیگر شرائط ذیل بالاتفاق مقرر کر کے سرکار سے منظوری کی درخواست کرتے ہین۔

छटोंद

خالص پیداوار کے چہٹے حصہ کے بموجب چہٹوند لگائی جاویگی اور ششماہی کی قسطون سے وقت معینہ پر ادا ہوتی رہین گی اس مطالبہ کے سواے جرمانہ وغیرہ اور کچھہ نہ لیا جاوے گا۔

ہر ایک سردار کو لازم ہوگا کہ جسقدر جمعیت اوسی سند کے بموجب لانی چاہیے اوس سے نصف لیکر اپنی باری پر سالتمام مین تین مہینے تک نوکری بعد انقضاے میعاد اوسکو دربار سے اپنی جاگیر پر جانے کی اجازت ہوجاویگی۔

پردیسی بیوپاریون کو جو اس ملک مین ہو کر گذرین اونکو چاہیے کہ جس گانو مین ٹہیرین وہان کے سردار اور اہالیان پولیس کو اطلاع دیکر اونکی حفاظت

جو کچھہ اجیت سنگہ نے لکھدیا ہے اور دربار نے منظور و قبول کیا سب منظور کرین گے جو کوئی شرائط مندرجہ بالا سے منحرف ہوا اور او سکو رئیس سزا دے تو اسمین دربار کا کچھہ قصور نہو گا جو کوئی منحرف ہوا وسکو اکلنگ جی اور سری دربار کی دُہائی ہے ـ

دستخط مہارانا صاحب دستخط کرنل ٹوڈ صاحب دستخط ۳۳ سرداران

اس قولنامہ کے بموجب سردارون نے منظور کیا تہا کہ جو زمین پچاس برس کے اندر چہین کر یا اَور کسی طرح حاصل کی ہے واپس کر دین گے اور اپنی آمدنی کی فی ہزار روپیہ پر دو سوار اور چار پیادون کے حساب سے سالتمام مین ایک سہ ماہی نوکری کرتے رہین گے اس انتظام کا مقصد یہہ تہا کہ جسقدر ملک ۱۷۶۶ء کے بعد اوسے پورسے جاتا رہا ہے از سر نو شامل کیا جاوے مگر اس قولنامہ پر بہت کم عملدرآمد ہوا تہوڑے دنون بعد نوکری کے سواے مہارانا صاحب نے چہٹوند یعنی آمدنی کا چہٹا حصہ بطور خراج اول لڑکیون کی شادی کے خرچ کیواسطے اور بعد ازان انتظام پولیس کیواسطے وصول کرنا شروع کیا سردارون نے اس محصول کے دینے مین عذر کیا اس وجہہ سے کہ اول تو ہمنے منظور نہین کیا ہے دوسرے جن کامون کے واسطے [illegible] جاتا ہے اون مین خرچ نہین ہوتا اسواسطے ۱۸۲۷ء مین دوسرا [illegible] ہوا اور یہہ قرار پایا کہ سردار آمدنی کا چہٹا حصہ دیا کرین اور [illegible] نوکری سے [illegible] یعنی سالتمام مین بحساب فی ہزار [illegible] پیادون سے [illegible] تک نوکری کیا کرین سرکار نے

جو ایمانداری کا پیشہ کرین کسیکو رہنے نہ دیگا ان لوگون مین سے جو کوئی خفیہ
مقامات پر سکن گزین ہوگا فی الفور قتل کیا جاوے گا اور مال مسروقہ کا پیدا
کرنا اوس کے ذمہ ہوگا جسکی جاگیر کے اندر ارتکاب جرم چوری ہوا ہو۔

वनजारों व्योपारियों

دیشی و پردیسی بنجارون اور بیوپاریون کے قافلے جو اس ملک مین آوینگے
اونکی بخوبی حفاظت کرینگے اونکو کسی طرح کی ایذا و تکلیف نہونے دینگے جو کوئی
اسکے خلاف کریگا اوسکی جایداد ضبط ہوگی۔

بموجب حکم کے خاص ریاست و بیرونجات مین نوکری کرینگے سردارون کے
چار فریق ہونگے ہر ایک فریق تین مہینے دربار مین حاضر رہیگا اور پہر اپنے
گہر کو رخصت ہوگا۔ دسہرہ کے تہوار پر دس روز پیشتر سال تمام مین ایک
دفعہ سب سردار جمع ہونگے اور بیس روز بعد سوائے اون سردارون کی
جنکی نوکری ہوگی سب اپنے گہرون کو واپس جاوینگے اوقات ضرورت پر جب
اونکی نوکری مطلوب ہوگی تعمیل حکم کرکے حاضر ہونگے۔

पटायत

کل پٹائت اور رشتہ دار اور خاندان کے سردار جو دربار کی سند کے بموجب
جاگیرون پر قابض ہین علیحدہ علیحدہ نوکری کرینگے کسی دوسرے بڑے سردار
کے ساتھ یا شامل رہ کر نوکری نہ کرینگے۔ سردارون کے رشتہ دار اور

पट्टों

جاگیردار جو اونہین کے دئے ہوئے پٹون کے بموجب اپنی جاگیرون پر قابض
ہین اونکی نوکری کرینگے۔

کوئی سردار اپنی رعیت پر سختی و تشدد و زیادہ ستانی و جرمانہ نکرے گا یہہ قاعدہ
مقرر ہوا۔

کے درمیان کہ اس ریاست کے سردارون کے برابر کسی اور ریاست مین اختیارات وحقوق حاصل نہین ہین ہمیشہ نزاع وفساد رہے ہین - ان سردارون مین سے اکثر پہلے رانا صاحبون کی اولاد مین سے ہین ان مین سب سے معروف چوندا کے خاندان کے چونڈاوت ہین اور اون مین سب سے زبردست سلوم کا راوت ہے کہ راج مین عہدہ سرپنچی کا دعوی رکہتا ہے اور جب ۱۸۱۸ء مین فیمابین سرکار انگریزی وراج اودے پور عہد نامہ ہوا تب راوت کے اس عہدہ پر بطور موروثی قایم ہونے کے سرکار سے کفالت چاہی تہی کہ منظور نہین ہوئی - دوسرے درجہ پر سکتاوت ہین - جب سرکار انگریزی سے تعہد ہوا یہہ سب سردار مہارانا صاحب سے بالکل خود اختیار اور علیحدہ ہو رہے تہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جنکو ریاست کا اختیار کلی تہا - مہارانا صاحب اور اونکے سردارون کے درمیان قولنامہ مندرجہ ذیل منضبط کرایا -

चोंदा
चोंदावत
सलुंबरका रावत

قول نامہ

قول نامہ سرداران راج میواڑ مرتبہ عہد کرنل ٹوڈ صاحب مورخہ ۴ - مئی ۱۸۱۸ء

اول کل دیہات خالصہ جو زمانہ فساد مین حاصل ہوئے ہین ونیز وہ جو ایک سردار نے دوسرے سے چہین لئے ہین واپس دلائے جاوینگے -

دوم رکہواڑہ بہوم وغیرہ کی جدید لاگین موقوف ہوجاوینگی -

सवाडा भूम

سوم دان بسوہ کہ صرف سرکار کا حق ہے اسی تاریخ سے بند ہوجاوے گا -

दान बिसवा

چہارم کوئی سردار اپنی جاگیر کے اندر چوری ہونے دیگا اور نہ باوریہ - مگہیا تہوری وغیرہ چورون کو خواہ اپنے علاقہ کا ہو یا غیر کا پناہ دیگا اور سوائے اونکے

बावरया
मोघीया
थोरी

تاریخ زمانہ حال

۱۸۱۸ء مین بموجب عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر۲ عہدنامجات مندرجہ باب اول
سرکار انگریزی نے راج اودے پور کو ظل حمایت مین لیا سردارون کو جمع کرکے
جو ملک اونہون نے دبا لیا تہا از سر نو شامل خالصہ کیا گیا اور سردارون کے
حقوق پر لحاظ رکہنے کا رانا صاحب سے اقرار کرایا گیا اور سرکار نے یہہ بہی اقرار
کیا کہ راج اودے پور کے جو ممالک غیر رئیسون نے چہین لئے ہین اونکے واپس
دلانے مین بہی حسب موقع و واجبیت کوشش کیجاوے گی مہارانا صاحب نی
سرکار کی سرپرستی اور اپنی ماتحتی قبول کرکے دیگر ریاستون سے ملکی معاملات
مین خط و کتابت نہ کرنی اور تنازعات کو سرکار انگریزی کے فیصلہ پر منحصر
رکہنے کا اقرار کیا اور پانچ برس تک چہارم آمدنی ریاست اور بعد ازان
فی روپیہ چہہ آنہ سالانہ بابت خراج ادا کرنے کا اقبال کیا۔

اس عہدنامہ کی ساتوین قلم کے بموجب چہینے ہوئے پرگنات واپس کرانیکا
اقرار ہوا تہا اوسکی نسبت علی الخصوص بابت پرگنہ نیماہیڑہ کے راج اودیپور
کو سرکار انگریزی سے شاکی ہونیکا موقع ہمیشہ حاصل ہے یہہ پرگنہ نواب میرخان
کو عطا ہوکر واپس نہ دلایا گیا۔ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین کپتان شاور صاحب
پولٹیکل ایجنٹ میواڑ نے اودے پور کی فوج کو نیماہیڑہ مین دخل کرنے دیا مگر
جب امن ہوگیا سرکار نے پہر اودے پور سے ٹونک کے نواب صاحب کو دلوا[دیا]
اور غدر کے زمانہ مین جو تحصیل کی تہی اوسکا روپیہ بہی واپس کرایا جب سے
سرکار انگریزی کا اودے پور سے تعلق ہوا ہے وہان کے رئیسون اور سردارون

नीमाहेड़
नवाबमीरखां
शोरसाहब

والی ہے۔

جس شخص نے اپنے آقا اور نوع بشر سے دغا و بے ایمانی کی تہی وہ کیا جواب دے سکتا تہا بہادر سنگرام سنگہ تو مر گیا مگر اوسکی پیش گوئی بالکل صحیح ہوئی بچا تو وہ لڑکے لڑکیون مین سے صرف ایک لڑکا کشن کنور کا بہائی رانا ہونیکیواسطے بچا اور اگرچہ بعد ازان اوسکے دو لڑکیان جیسلمیر اور بیکانیر کے رئیسون سے بیاہی گئین مگر آئندہ کو اولاد دختران کی قدر جاتی رہی تہا رانا کو ایک دفعہ سواے جوان سنگہ کے اور کسی سے امید نہ ہی تہی کیونکہ با وصف جوانی اور تندرستی کے مدت تک اولاد نہوئی مگر اخیر مین باگہیلی رانی سے لڑکا پیدا ہوا۔ جوان سنگہ کا بڑا بہائی دو برس پیشتر مر گیا تہا اگر وہ زندہ رہتا تو تیسرا امر سنگہ ہوتا۔

اجیت سنگہ پر بہی سراپ بخوبی اثر پذیر ہوا۔ ایک مہینہ نہ گذرنے پایا کہ اوسکی عورت اور دو لڑکے مر گئے اور وہ خود پاپ دہونے کیواسطے ہر ایک تیرتہہ پر رام رام کرتا پہرا مگر وہ دغا بازی اوسکے سینہ سے نہین گئی۔ پس یہی کافی ہے کہ حسب قول سنگرام سنگہ اوسکے سر پر خاک پڑے اور کشن کنور کے خون کا داغ اوسکی روح سے گنگا جل بہی نہ دہو سکے۔ جنگ پنڈارہ کے اخیر تک رانا صاحب کے افلاس و بیکسی کی کیفیت جو پیشتر لکہی گئی ہے بدستور رہی جب اوس مہم پر انگریزی فوج میواڑ مین گئی تب دیکہا کہ ملک ویران اور شہر بیچراغ پڑے ہین رانا صاحب کا اختیار بالکل موقوف ہو گیا ہے افسری و ماتحتی کے کل روابط فسخ ہو گئے اور راج معرض زوال مین ہے۔

श्राप

पिंडारा

سکیگا اور کوئی سیسودیہ سر نہ اوٹھا سکیگا ایسا پاپ کیا ہے کہ اوس کی
پاداش مین کوئی سزا کافی نہین اور کسی پرائچہت سے اوسکا دفعیہ ممکن نہین
اب ہمارے خاندان کا زوال قریب ہے اور باپوراول کی نسل قطع ہونیوالی ہے
پرمیشر نے ہماری تباہی کے یہہ آثار دکہلائے ہین - رانا نے دونون ہاتہون
سے اپنا مونہہ ڈہک لیا تب وہ اجیت سنگہ کیطرف مخاطب ہوکر بولا اے خاندان
سیسودیہ کے کلنک نطفہ حرام خاک پڑے تیرے سر پہ تو نے ہم سبکو یہہ
دکہانیکو جلد نہ کہی رام کرے تو نپوتہ یعنی لاولد مرے اور تیرا نام ونشان مٹ
جاوے اتنی جلدی کیون کی کیا پٹہان نے شہر پر حملہ کر دیا تہا یا وہ زنانہ
مین گہسا جاتا تہا اور اگر ایسا ہی ہوا تہا تو کیا تم اپنے باپ دادا کیطرح راجپوت
ہوکر نہین مر سکتے تہے اونہون نے کیا تمہاری طرح سے نام پیدا کیا تہا
کیا ایسے ہی کامون سے ہمارے خاندان کی شہرت ہوئی ہے اور اسی جوانمردی
سے بادشاہون کا مقابلہ کیا تہا چیتوڑ کی شاکون کو بہول گئے مگر افسوس ہے
مین کس سے بات کرتا ہون تو راجپوت نہین ہے اگر تو اس کی عزت مین خلل
پڑتا اور تم اون سبکو مار کر اور دست بقبضہ ہوکر دشمن پر گرتے اور مرتے
مارتے تو بہی صبر آتا باپوراول کا بیج تو بہگوان بچالیتا ایسی ذلیل طرح سے
جان بچانا ہزار دفعہ مرنے سے بدتر ہے پٹہان کی حملہ آوری کا ذرہ تو انتظار
کیا ہوتا کیا وہ تمکو گہول کر پیجاتا خوف نے تمہارے ہوش وحواس کہو دئے
ورنہ تم اپنے گہر کا خون نہ کرتے اگر اس کیواسطے غریب وبدکاری سے تمکو پرہیز
تہا تو بجائے کشن کنور کے اور کسیکو ہی مار دیا ہوتا مگر اب تمہاری نسل ختم ہونے

प्रायश्चित्त
निपूता
बापदादा
शाके
घोलकर

اذیت کی طوالت سے کنارہ کیا اور ثابت ہوا کہ جس حسن دلفریب اور بیخوفی

سے بانی نسل یعنی باپو روال کی جان بچائی تھی کشن کنور کو وراثت مین ملی تھی۔

مگر کمینہ تشنہ خون پٹھان اور اجیت سنگہ کو اوسکے بیحس وحرکت دیکھے بغیر

صبر کہان تھا اتنی دیر تک اوسکی جان نہ نکلنے سے اونکو اور بھی جوش ہوا

افیون کسومہ کی ایک گھونٹ اور دی اوس نے تبسم سے لیا اور سبکو رخصت

کرکے پی گئی۔ وحشی سنگدلون کی مراد پوری ہوئی یعنی وہ اوس خواب سے غافل

ہوئی جس سے کوئی حشر تک بیدار نہین ہوتا۔

کمبخت ماہی بیٹی کی بعد زیادہ نہ جی طبیعت اس غم کی متحمل نہو سکی کھانا پینا چھوڑ

دیا اور جلد اوسکی نعش کی پیرو ہوئی۔

خود خونخوار خان نے بھی جب بانی ظلم وذلت یعنی اجیت سنگہ خبر لیکر آیا اوسے

اس طعن کے ساتھ بحقارت تمام اپنے روبرو سے ہٹا دیا کہ کیا اسی رجپوتی

کو بوجھون مرتے تھے۔ مگر ابھی تو اپنے ہمسر سردار ومخالف کے تشنعون کی

اس سے بھی زیادہ دلخراش تیر سینہ پر لینے باقی تھے۔ سنگرام سنگہ سکتاوت

کہ ہر صورت سے اجیت سنگہ کے خلاف تھا اس حادثہ سے چار روز بعد دارالریاست

مین آیا عالی دماغی اور کمال تہوری سے اوسکو نہ دشمن کی تلوار کا خوف تھا

اور نہ اپنے آقا کی خفگی کا۔ وہ بلا اطلاع حضور مین آیا اور دیکھا کہ کمینہ مکار

اجیت سنگہ بیٹھا ہے یکبارگی نعرہ زن ہوا۔ اے بدمعاش منحوس شیطان تو نے

سیسودیہ قوم پر خاک ڈالی اور اس قوم کے پاکیزہ خون کو کہ ہزارہا سال سے

بے آلایش وبدنامی رہا ہے ناپاک کیا ایسے گناہ کا داغ لگایا ہے کہ کبھی نو دھل

संगरामसिंह
सकतावत

अजीतसिंह

सीसोदिया

اسطرح اقدام ہلاکت اوسکی ماکو ظاہر ہوگیا اوس نے صداے آہ و نالہ بلند کرکے محل مین ہنگامہ محشر برپا کیا کبھی بیرحم حیوان صفت ہلاکئون کو گالی دیتی تھی کبھی بیچارہ معصوم بیگناہ کی جان بخشی کے واسطے عجز و التجا کرتی تھی مگر تقدیر سے چارہ نہ تھا اوسکا مرنا لابد ہوا۔

اس کام سے مردون کو حمیت و غیرت دستکش اور فولاد کی سختی معذور ہو چکی تھی مجبور عورتون کے ذمہ پڑا اور آگ کا کام شربت کے پیالہ سے لیا گیا مشاطہ قصاب صورت نے باپ کیطرف سے پیالہ پیش کیا اوس نے کمال ادب و استقلال سے تسلیم کرکے نوش کیا اور اوسکو ترقی حشمت و اقبال کی دعا دی جب مانے اوسکی نامردی اور سنگدلی پر لعنت و ملامت کرکے کوسنا شروع کیا تو اوس کی اسطرح تشفی اور اشک شوئی کی۔

ماجی تم میری منحوس و غم آلودہ حیات کے قطع ہونے پر کیون اتنا افسوس کرتی ہو۔ مین مرنے سے نہین ڈرتی کیا مین لڑکی نہین ہون مجھے مرنیکا خوف کیون ہو ہم لڑکیان تو جنم سے مرنیکے واسطے ہی پیدا ہوتی ہین ہم دنیا مین اسیواسطے آتی ہین کہ جلد پھر رحلت کرین اسی پر۔ اپنے باپ کی بدل شکر گذار ہون کہ اوس نے اتنے برسون تک مجھے زندہ رہنے دیا۔

تاوقتیکہ شربت جگر خراش نے اوسکے خون مین مخلوط ہونے سے گریز کیا ایسی ہی تقریر کرتی رہی۔ اب دوسرا جام تیار ہوا اوس نے اوسی ضبط سے اوسکو بھی محظ کیا اور پھر ڈالدیا۔ اسپر بھی گویا انسانی ہمت اور ضبط کا امتحان اوسی پر منحصر تھا تیسرا اور دیا گیا اس مرتبہ طبیعت نے سم قاتل کے مقابلہ اور اوسکی

دغاباز و خونخوار پٹھان اودے پور کو گیا وہان مکار اجیت سنگہ اوسکا شریک
ہوا یہہ پٹھان بظاہر غریب اور چال چلن کا سیدہا سادہا عزت اور تعظیم سے متنفر
مگر اقتدار و حکومت کا حریص تہا مذہب جسکا وہ کمال اسلامی تعصب سے پابند
تہا اگر حیلہ اصول مطلب نہ کہا جاوے تو بہی حرص و طمع کی انتہائی تدبیرون
مین جنمیر وہ اپنی ذات خاص کے سوا ہر ایک شے کو قربان کرسکتا تہا مانع
نتہا۔ جب اوس نے اپنا راز دلی ظاہر کیا کہ یا تو کشن کنور بان سنگہ کی رانی
ہو یا مرکر راجپوتانہ کو امن دے رانا صاحب کو صاف ثابت ہوگیا کہ اگر بائی کو
راٹہوڑ رئیس کے ساتھہ نہ بیاہا جاوے تو پٹھان کے طیش و عتاب سے ذلت
اوٹھانی پڑے گی اور اوسکی خونخوار فوج محل تک تاخت و تاراج کرے گی۔
یہہ ٹہیری کہ کشن کنور مر جاوے۔
مہاراجہ دولت سنگہ سے کہ چار پشت کے فرق سے رانا کا بہائی تہا اودے پور
کی عزت بچانے کیواسطے کہا گیا حیرت زدہ ہوکر پکارا جس زبان سے یہہ حکم ہوا ہو
اوس پر لعنت ہے اور اگر مین اوسکی بجا آوری کرون تو میری نمکخواری پر خاک
پڑے۔ بعد ازان رانا کے خواص وال بہائی مہاراجہ جوان داس کو ضرورت
شدید سے آگاہ کرکے کہا گیا کہ ہر ایک شخص سے اس کام کا ہونا محال ہے
اوس نے فعل قبیح کا ارتکاب منظور کیا اور نیمچہ لیکر گیا مگر جس وقت پیاری
کشن کنور بچگانہ ناز و انداز سے اوسکے سامنے آئی اوسکی وریائے غیرت
سے جوش کہایا دل دہڑکنے لگا ہاتہہ پانو پہول گئے نیمچہ گر گیا نادم و ذلیل ہوکر
باہر چلا آیا۔

सवाईसिंह

از دواج مین بہی وراثت کا دعوی کیا مگر سوائی سنگہ نامی ایک شخص نے کہ سابق مین راجہ بہیم سنگہ کا وزیر تہا اور اوسکا مقصد یہہ تہا کہ جیپور و جودہ پور کی ریاستون مین نزاع پیدا ہو۔ راجہ جگت سنگہ والی جیپور کے عشق باز مزاج کو ایسی تحریک دی کہ اوس نے بہی کشن کنور سے شادی کرنے کی درخواست کی۔ اگرچہ اودے پور سے جے پور کے معتمدون کو جو شادی کا پیغام لیکر گئے تہے حقارت سے رخصت ہوئے مگر دونون رقیبون یعنی راجہ جگت سنگہ والی جے پور اور راجہ مان سنگہ والی جودہ پور کے درمیان فساد عظیم برپا ہوا امیر خان غارتگر نے جسکو اول راجہ جے پور نے بلا یا تہا اور والی جودہ پور نے طمع دیکر اپنی طرف کر لیا راجپوتانہ کو خوب تباہ کیا کسی قسم کی بدنامی نہ تہی کہ اوس نے اور اوسکے ہمراہیون نے حاصل نکی دغابازی کے ساتہہ قتل اور قتل کے ساتہہ غارتگری برابر جاری رہی دونون رئیسون مین سے کوئی اپنے دعوی سے دست بردار نہوا اور ملک مین سیلاب خون جاری ہوا انجام کار امیر خان کے مشورہ سے قرار پایا کہ سبب فساد گم ہوجاوے یعنی کشن کنور فخر راجستان کو مار دیا جاوے ٹوڈ صاحب نے اوسکی سرگذشت اسطرح لکہی ہے کہ۔

قتل کشن کنور

کشن کنور بائی بعمر سولہ سال تہی اوسکی ما راجگان انہلواڑہ کی چورہ قوم سے تہی عمدہ حسب ونسب اور لاثانی حسن جسمانی پر خوش مزاجی اور نیک طینتی کا اضافہ ہوا تہا اون اوصاف کے اعتبار سے اوسکو جو فخر راجستان کہا ہے ہرگز بے محل نہین ہے۔

مرہٹون نے میواڑ سے ایک کرور اکیاسی لاکہہ روپیہ نقد اور اٹھائیس لاکہہ روپیہ سالانہ آمدنی کا ملک لیا تہا۔

भीमसिंह

سنہ ۱۷۷۸ء مین ہمیر کا بہائی بہیم سنگہ رانا ہوا اوس نے اپنے پچاس برس کے عہد مین ایسے ایسے انقلاب دیکہے کہ اس مشہور خاندان مین سے کسی نے نہ دیکہے تہے وقت مسند نشینی سے انگریزون اور مرہٹون کی لڑائی تک ملک مین ویسے ہی فتنہ وفساد ہوتے رہے جیسے اوسکے متقدم کے زمانہ مین ہوئے تہے بیشک اس انقلاب مین کبہی اوسکی تقدیر یاور بہی ہو جاتی تہی مگر بہت کم اور عرصہ بعد جب جنرل لارڈ لیک صاحب اور لارڈ ولزلی صاحب نے دونون مرہٹون کو

लार्ड वेलज़

مغلوب کیا امید ہوئی تہی کہ اودے پور کے حق مین کچہہ بہتری ہو مگر لارڈ کورنولس

लार्ड कोर्नवि

صاحب کی تدبیر عدم مداخلت سے اودے پور اور راجپوتانہ کی دیگر ریاستین بدستور سیندہیہ ہلکر امیر خان اور پنڈارون کے مطمع تاخت وتاراج رہین۔ اخیر مین مہارانا اودے پور سر گروہ راجگان ہنود کے افلاس وبیکسی کی یہہ نوبت پہونچی کہ ظالم سنگہ منتظم کوٹہ دس ہزار روپیہ ماہوار دیتا تہا تب دفعۃ الوقتی ہوتی تہی اس ذلت پر خود اوسی کے سردار وجاگیردار طعن وتشنیع کرتے تہے اون مین سے جو زیادہ زبردست تہے اپنے اپنے قلعون کو چلے گئے اور اپنی جاگیرون کی حفاظت مین مصروف ہوئے رانا بہیم سنگہ کی دختر کشن کنور حسن مین مشہور

किशनकुंवर

تہی راجہ بہیم سنگہ والی جودہپور اوسپر عاشق ہوا اور اوسکے ساتہہ اوسکی نسبت بہی ہوگئی مگر سنہ ۱۸۰۳ء مین راجہ بہیم سنگہ مر گیا اور بجاے اوس کے مان سنگہ جودہپور کا راجہ ہوا اصل ریاست کے اوس نے کشن کنور کے

मानसिंह

بروہ کی مدد سے مخالف کے پنجہ سے بچ گیا تھا زرکثیر ادا کیا اور ملک میواڑ کے عمدہ اضلاع کھودیئے اور انجام کار تند خوئی وظلم کی پاداش مین خود بھی قاتلون کے بھالے سے نہ بچا یعنی ۱۵۳۵ء مین بوندی کے ولیعہد نے اوسے شکار مین قتل کرڈالا۔

हमीर رانا ہمیر اوسکا صغیر سن بیٹا بھی ایسا ہی بدنصیب ہوا اسکے عہد مین میواڑ کی تباہی کمال کو پہونچی کل سرزمین میطع خونریزی ہوئی اور ہر ایک خفیف حملہ آور شور وشر کرنے لگا مفسدہ اور حملہ آوری متواتر ہوتی رہی اور اگرچہ عمدہ وزیا مرچند کی حیات مین اونکا انسداد ہوتا رہا مگر اوسکے انتقال پر بدنظمی انتہا کو پہونچی اور زوال رسیدہ ریاست مین سے سات اضلاع اور بھی جاتے رہے امرچند کی نسبت ایسا لکھا ہے کہ اگرچہ سالہا سال میواڑ کا اصلی مالک وہی رہا مگر وقت وفات اوسکی تجہیز وتکفین کے واسطے بھی روپیہ میسر نہ آیا البتہ اوسکی نیکنامی اب تک قایم ہے

چونکہ رانا ہمیر صرف چھ برس گدی پر رہا اوسکی عنقریب کل عہد مین ریاست کا انتظام اوسکی والدہ کے اہتمام سے ہوا بیگو کے سردار نے راج سے بغاوت کرکے چند پرگنات پر قبضہ کرلیا تھا رانی نے باوجودیکہ سلف کے حالات سے کامل تجربہ پا چکی تھی اوس پر مطلق خیال نہ کرکے سردار بیگو کی سرکوبی کیواسطے سیندھیہ سے مدد چاہی۔ سیندھیہ نے مفسد سردارون سے تو اپنا جرمانہ بقدر بارہ لاکھ روپیہ وصول کرلیا اور راج مین سے پرگنات رتن گڈھ۔ کھیڑی۔ سنگولی پر خود قبضہ کرلیا اور ارنیہ۔ جوتھہ۔ بیچور۔ ندوشی۔ ہلکر کو دیدیئے اوسوقت تک

बेगू

रतनगढ़ खेड़ी सिंगोली

مرتے مرتے رتن سنگہ تخت نشین ہوا ... سنگہ سے کہ اوسکی وفات کے بعد پیدا ہوا تہا
ریاست کے دعوی ریاست کرادیا - اودہر سیندہیہ و ہلکر اور مہاراجہ جودہپور
نے مفسدہ ملک کو موقع غنیمت سمجہہ کر خوب فائدہ اوٹہایا -

... میں مندارعہ نے مرہٹون سے مدد چاہی سیندہیہ رتن سنگہ کا حامی ہوا
... محاربہ مین جو اوجین کے قریب ہوا تہا رانا کو شکست ہوئی سیندہیہ
نے اودے پور کا محاصرہ کیا اور یقین ہے کہ اگر دیوان امرچند بیرہ کوشش
اور وفاداری نکرتا تو فتح ہی کرلیتا مدت کے محاصرہ کے بعد سیندہیہ نے
ستر لاکہہ روپیہ لینا کرکے فوج برخاست کرلی اور رتن سنگہ کی حمایت چہوڑدی
یہ عہد نامہ منضبط ہوچکا سیندہیہ نے اس خیال سے کہ جو چاہونگا وہی ہوگا
بیس لاکہہ روپیہ اور طلب کیا امرچند نے خفا ہوکر عہد نامہ پہاڑ ڈالا سیندہیہ
نے اوسکی ہمت سے خایف ہوکر از سرنو عہد کرنا چاہا امرچند نے کہا کہ زر
قرار یافتہ مین سے مرہٹون کی بدعہدی کا خرچ منہا کیا جاوے گا انجام کار
سیندہیہ نے ساڑہے ترسیٹہہ لاکہہ روپیہ لینا قبول کیا اسمین سے تینتیس ۳۳
لاکہہ روپیہ نقد دیا اور باقیماندہ کے عوض اضلاع جاود - جیرن - نیمچ -
موروں - رہن کئے کہ ابتک میواڑ کو واپس نملے ہین - ۱۷۷۱ع مین ہلکر
نے رانا سے نیماہیڑہ لیا اور موروں بہی اوسی کے ہاتہہ آیا - اور ضلع گوڈوار
کہ اوسی زمانہ مین بالعوض امداد جنگی جودہپور کو دیا گیا تہا ہمیشہ کے واسطے
گیا گذرا ہوا -

آخر ... کے عہد مین رانا ارسی لئے کہ اگرچہ دیوان امرچند

بید خلی الیشری سنگہ کی چونسٹھہ لاکہہ روپیہ دینا کرکے اپنی حمایت کیواسطے ہلکر کو
طلب کیا اور بالعوض ایک جزو اس روپیہ کے رامپور کا پرگنہ دیدیا اسطرح
مرہٹون کی دست اندازی سے روز بروز زیادہ ہوکر میواڑ کو سرگردان
کردیا اور اگرچہ اس مرتبہ تہوڑی سی افیون سے رفع نزاع کرکے مادہو سنگہ
کو جے پور کا راج اور ہلکر کو چونسٹھہ لاکہہ روپیہ دلوائے مگر راجپوتون مین
ایسی نااتفاقی اور بے اعتباری پیدا ہوئی کہ ہر معاملہ کے تصفیہ کیواسطے
ہلکر و سیندہیہ کو بلانے لگے کہ آخرکار ایسے ہی موجبات متواترہ سے راجپوتانہ
مین مرہٹون کا استحکام کامل ہوگیا اور رجب ۱۷۶۲ع مین میواڑ مطمع شورش
وفساد تہا رانا جگت سنگہ نے انتقال کیا۔

परतापसिंह

رانا پرتاب سنگہ دوم نے تین برس بڑی مشکل اور خرابی سے راج کیا اسکے

सेवाजी

کل زمانہ مین مرہٹے اودے پور پر متواتر حملہ کرتے رہے اول سیواجی دوم

जनकूजी

جنکوجی اخیر مین رگہناتہہ راو ایک دوسرے کے بعد حملہ آور ہوئے۔

रघुनाथराव

राजसिंह

۱۷۵۵ع مین رانا راج سنگہ دوم مسندنشین ہوا اسکے سات برس کے
عہد مین مرہٹون کے حملون اور ادائے فوج خرچ کی زیربار ی سے ریاست
ایسی مفلس اور زیربار ہوگئی کہ دختر رئیس مارواڑ سے شادی کرنے کے
واسطے ایک برہمن سے جو خراج پر مامور تہا روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہوئی۔

उरसी

۱۷۶۲ع مین راج سنگہ کا چچا رانا ارسی حکمران ہوا یہہ ایسا تندمزاج تہا اور
سردارون کے ساتہہ ایسی سختی اور بے دردی سے پیش آتا تہا کہ اوس کی
بدکرداری سے ریاست پر بڑی مصیبتین نازل ہوئین - ادہر سردارون نے

مطلب حاصل کیا۔
اسکے علاوہ جگت سنگہ عیش و عشرت کے سبب سے حکومت کے لایق نہ تہا اوسکے زمانہ مین راج کو جلد زوال ہوا اول تو بہائیون مین عناد ہونے سے سرداران ریاست باہم فساد مین مصروف رہے دوسرے مرہٹے روز بروز زبردست ہوتے جاتے تہے مالوہ و گجرات پر قابض ہوگئے تہے نادر شاہ کی معاودت کے بعد محمد شاہ بادشاہ دہلی نے اونکو چوتھہ یعنی آمدنی ملک کی چہارم دیدی تہی اور اونہون نے ماتحت سمجہکر راجپوتانہ کی ریاستون سے وصول کی چنانچہ سنہ ۳۶ع مین باجے راو پیشوا اور رانا کے درمیان عہدنامہ ہوا اوسکے بموجب ایک لاکھ ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ خراج میواڑ سے پیشوا کو ادا ہونا قرار پایا۔

बाजेराव

مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب والی جے پور نے بہ تقرر شرط مذکور الصدر مہارانا سنگرام سنگہ صاحب والی اودے پور کی دختر سے شادی کی اور ہمدران حال بمراد منسوخی شرط مذکور اپنے پسر کلان ایشری سنگہ کی شادی راوت سلومر کی دختر کے ساتہہ کی کہ سلومر کا راوت اودے پور کے بہائی بیٹون مین سب سے زیادہ زبردست اور راج کی فوج کا موروثی سپہ سالار ہے سنہ ۴۳ع مین مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب کے انتقال پر اوسکا بڑا بیٹا ایشری سنگہ مسند نشین ہوا مگر مادہو سنگہ جو اودے پور کے مہارانا صاحب کا بہانجہ تہا بامداد جمعیت کثیر دعویدار مسند نشینی ہوا رانا صاحب نے اوسکی مدد کی اور ایشری سنگہ نے سیندہیہ سے استعانت چاہی سنہ ۴۷ع مین لڑائی ہوئی اوسمین بوجہہ سازش راوت سلومر اور عدم تندہی اپنی فوج کے رانا نے شکست پائی اور بابت

सलूमर

مگر نحوست زمانہ سے اس اتفاق مین ایسی شرائط قرار پائین کہ اونکے سبب سے باہمی
فساد برپا ہوا اور اس فساد مین غیر ریاست کی مدد لینی پڑی اور غیرون نے اونکی
باہمی نزاع اور ضعف کو غنیمت سمجھکر اپنا فائدہ اوٹہایا اودےپور کا جو نقصان
ہوا خود آشکارا ہوجاوے گا مگر یہہ نقصان رانا دوم کے انتقال یعنی سنہ ۱۷۱۶ع سے
پیچھے وقوع مین آیا امرا دوم کے بعد اوسکا بیٹا سنگرام سنگہ رانا ہوا اور سنہ ۱۷۳۴ع تک
حکمران رہا اسکے عہد مین میواڑ کی بڑی عزت رہی اور اکثر ممالک جو جاتے رہے تہے
پہر شامل ہو گئے - یہہ رانا مربی حاکم بہت منصف عقلمند اور کار ریاست مین بڑا
مستقل مزاج تہا مال کے انتظام مین بہت اچہا سمجھتا تہا اور بہاری داس
پنچولی اوسکا وزیر خوش تدبیر تہا اسی کے عہد مین سنہ ۱۷۱۶ع سے سنہ ۱۷۳۴ع تک مغلیہ
سلطنت ضعیف ہوئی بنگالہ اودہ حیدرآباد کے صوبہ دار خود سر ہوئے مرہٹون
کا اقتدار بڑہا -

संगरामसिंह

اوسکے بیٹے رانا جگت سنگہ دوم نے راجپوتون کے اتفاق وحدیت کو جو رانا
امرا کے زمانہ مین ہوا تہا از سر نو سرسبز کیا جن رئیسون نے دہلی کے مسلمان
بادشاہون سے رشتہ داری کرلی تہی اون سے اودےپور کی رشتہ داری
ترک ہوگئی تہی کل راجپوتون کو یہہ امر بہت شاق تہا اور شاہان دہلی کے خلاف
جب اتفاق وتعہد کرتے اودےپور سے رشتہ داری کا منصب حاصل کرنا اوسپر
مشروط ہوا کرتا تہا اور یہہ بہی مشروط ہوتا تہا کہ اودےپور کی لڑکیون سے جو
اولاد پیدا ہو دیگر رانیون کی اولاد کلان سے بہی فایق متصور ہوکر مسندنشین
ہوا کرے اس سے خانگی نزاع پیدا ہوئی - اور مرہٹون نے اون مین اپنا

जगतसिंह

रामसिंह

کہ اول رام سنگہ سے جو ہنود مین مقدم سمجہا جاتا ہے مطالبہ کیا جاوے اور بعد ازان اس خیر طلب کو یاد فرمایا جاوے کیونکہ میرے مقابلہ مین آپکو کم مشکلات واقع ہونگی ورنہ مور و مگس کو اذیت پہونچانا علو ہمتی اور دریا دلی سے بعید ہے تعجب ہے کہ وزراے سلطنت نے حضور کو ایمان و عزت کے قواعد کی ہدایت کرنے مین بڑی غفلت کی ہے فقط

اوس نے اپنے اخلاف اور امرا سلطنت کو طلب کر کے اودے پور پر حملہ کیا مگر راج سنگہ بہی فنون جنگ آوری مین اوس سے کم نہ تہا اول تو ایک مرتبہ فرار کر کے فوج شاہی کو پہاڑون مین لے گیا اور وہان پہونچکر ایسا مارا کہ بیدم ہو گیا اور متواتر شکست فاش دیکر انجام کار اپنے ملک سے بھگا دیا اور ممالک مقبوضہ شاہی مین جاکر لڑنے لگا اوسکے بیٹے نے بادشاہ سے صلح کر لی اور اوسکا ہر طرح سے اطمینان ہو گیا کہ اب ہمارا کچھہ نقصان نہیں ہوتا ہے تب ۱۶۸۱ء مین وفات پائی۔

जैसिंह

جے سنگہ اوسکا بیٹا رانا ہوا اوس نے حسب تذکرہ بالا اورنگ زیب سے محصول جزیہ نہ لگانیکا اقرار کراکے صلح کر لی تہی۔ ابتدا مین چست و چالاک تہا مگر مابعد عیاش اور آرام طلب ہو گیا اوسکے کل زمانہ مین نزاع خانگی ہوتی رہی ۱۷۰۰ء مین وہ مر گیا اوسکا بیٹا امراجو اوس سے مخالف تہا مسند نشین ہوا۔

अमरा

امرا دوم نے سولہ برس حکومت کی پسران اورنگ زیب کے باہمی فساد مین شریک ہوا چونکہ اورنگ زیب کے تعصب سے کل راجپوت تنگ ہو گئے تہے میواڑ مارواڑ و جے پور مین مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے باہم اتفاق ہوا۔

جو بادشاہ ایسے آفت زدہ لوگون سے خراج گران وصول کیا چاہے وہ اپنی عظمت وشان کو کیونکر قایم رکھہ سکتا ہے - اس زمانہ مین مشرق سے مغرب تک مشہور ہے کہ ہندوستان کا بادشاہ بیچارہ ہندو مذہبی لوگون سے تعصب کرکے برہمن سیورہ جوگی بیراگی اور سناسیون سے خراج وصول کیا چاہتا ہے اور نسل تیموریہ کے عظیم الشان رتبہ کا مطلق لحاظ نکرکے بیگناہ و بیکس خداپرستون پر اپنی طاقت کا امتحان کرنے پر اوتر آئے اگر حضور کا کچھہ بھی اعتقاد اون کتابون پر ہے جنکو متبرک و مذہبی کہتے ہین تو وے آپکو سمجھائینگے کہ خداوند تعالے رب العالمین ہے نہ صرف رب المسلمین - ہندو اور مسلمان یکسان اوسکی مخلوق ہین رنگ کا فرق اوسکے حکم سے ہے وہی سبکو پیدا کرتا ہے آپ کے معبدون مین اوسی کے نام پر اذان دیجاتی ہے اور بت خانون مین بھی جہان گھنٹے ہلائے جاتے ہین مطمع عبادت وہی ہے غیر لوگون کے مذہب یا رسمیات کی اہانت کرنا خداوند تعالے کی مرضی سے خلاف ورزی ہے کیونکہ اگر ہم تصویر کو ہٹاوین تو لازم ہے کہ مورد عتاب مصور ہون کسی شاعر نے سچ کہا ہے - کہ خداوند تعالے کے مختلف کامون پر اعتراض ونکتہ چینی کی مبادرت مت کرو -

ब्रह्मण
सेवरा
जोगी
वैरागी
सन्यासी

الغرض محصول جو آپ ہنود سے طلب کرتے ہین خلاف معدلت ہے اور اوسیقدر خلاف مصلحت ہے کیونکہ اوس سے ملک مفلس ہوجاوے گا - علاوہ بران یہہ فعل جدید اور قوانین ہندوستان سے خلاف ہے اگر آپکے جوش مذہبی نے آپکو اس ارادہ پر قطعی آمادہ کردیا ہے تو بمقتضاے انصاف لازم ہے

یا داؤدی یا محمدی یا برہمن ہو یا اون دہریون کے فرقہ سے ہو جو دوامیت مادہ سے منکر ہین یا اوس سے جو وجود عالم کو منحصر بہ اتفاق سمجھتے ہین اون کی مسبب پر یکسان توجہہ و مہربانی تھی کہ اس بلا امتیاز شفقت کے شکریہ مین اون کی رعایا نے اونکو جگت گرو یعنی محافظ نوع بشر کے لقب سے ممتاز کیا تھا۔

जगतगुरु

حضرت محمد نورالدین جہانگیر نے کہ خدا اونکو بھی بہشت نصیب کرے اسیطرح بائیس برس تک ظل حفاظت و حمایت کو اپنی رعایا پر محیط رکھا۔ رفیقون کے ساتھ ہمیشہ وفاداری اور مہمات سلطنت مین قوت و زور آزمائی کر کے کامیاب ہوئے۔

مشہور شاہجہان نے بھی اپنے بتیس برس کے متبرک عہد مین رحم و سخاوت کا عمدہ اجرا اور دوامی نیکنامی حاصل کرنے مین کمی نکی۔

آپ کے بزرگون کی ایسی پرخیر و فیاض عادات تھین ان فراخ اور علو ہمتی کے اصول پر عمل کرنے سے جسطرف اونہون نے عزیمت کی فتح و نصرت پیش رو ہوئین اور اسی ذریعہ سے اونہون نے اکثر ممالک و قلعات کو مغلوب و مطیع کیا۔ مگر حضور کے عہد مین اکثر ممالک سلطنت سے جاتے رہے ہین اور اسوجہ سے کہ تباہی و مصیبت بلاحزاحمت عالمگیر ہین دیگر ممالک کا نقصان اور عاید ہو گا آپکی رعایا پامال ہو گئی ہے اور آپکی سلطنت کا ہر ایک ملک تباہ و مفلس ہو گیا ہے ویرانی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور آفتین بڑھتی جاتی ہین جس حالت مین خود بادشاہ اور شہزادون کے گھر کو افلاس نے جا گھیرا تو امیرون کا خدا جانے کیا حال ہو گا سپاہ نالان ہے تاجر مستغیث ہین مسلمان شاکی ہین ہندو تباہ ہین اور کمبخت مصیبت زدہ لوگون کے گروہ کہ نان شبینہ سے محتاج ہین دن بھر غم و غضب سے سر پیٹتے ہین

کمال افروختہ کیا اوس نے اورنگزیب کے پاس نہایت عمدہ مضمون کا خط لکھکر بھیجا کہ ذیل مین درج ہے۔

مضمون خط رانا راج سنگھ بنام شاہنشاہ اورنگزیب

بعد حمد ایزد ذوالجلال اور شکریہ کرم و فضل حضور انور کے واضح ہو کہ اگرچہ خیر طلب خدمت حضور اعلےٰ سے علیحدہ ہو گیا ہے مگر اطاعت و خیر خواہی کے ہر ایک لازمی خدمت کے انجام دہی مین ہمہ تن سرگرم ہے میری دلی خواہش اور شبانہ روزی کوشش اسمین ہے کہ شاہان و امرا و مرزایان و راجگان ممالک ہندوستان و فرمانروایان ایران و توران و روم و شام و باشندگان ہفت اقلیم اور سیاحان بحر و بر کی عافیت و بہبودی مین ترقی ہو چنانچہ میرا یہہ شوق مشہور و معروف ہے کہ حضور کے دانا دل کو بھی اوسمین مقام اشتباہ نہین ہو سکتا اسواسطے اپنے رسوخ خدمات سابقہ اور حضور کی التفات پر اعتبار کر کے مین حضور سے ایسے معاملہ پر متوجہ ہونے کی التجا کرتا ہون جسمین ذات خاص اور عوام الناس کے فوائد مضمر ہین۔ مجھکو دریافت ہوا ہے کہ اس خیر خواہ کے خلاف جو تدبیرین ہوئی ہین اونکی تعمیل و انجام دہی مین زر کثیر خرچ ہوا ہے اور خزانہ عامرہ شاہی مین جو کمی عائد ہوئی اوسکے رفع کرنے کیواسطے حضور نے خراج وصول کرنیکا حکم دیا ہے واضح رائے حضور ہو کہ آپکے عظیم الشان بزرگ محمد جلال الدین اکبر خلد اللہ ملکہ نے عرصہ باون برس تک کاروبار سلطنت کو بڑے استقلال اور انصاف سے انجام دیا تھا اور ہر فرقہ رعایا کے آرام و آسایش مین کوشش کی تھی خواہ کوئی عیسائی ہو یا موسائی

سنہ ۱۶۲۱ء مین کرن رانا اپنے بزرگون کے تخت پر بیٹھا جب خورم یعنی شاہجہان نے اپنے باپ جہانگیر سے بغاوت کی وہ خورم کی طرف ہوا اور اوسے اودیپور مین پناہ دی ایسے شخص کے ساتھ جسنے اوسکے باپ پر کمال شفقت کی تھی احسان کرنا جہانگیر کو بھی ناگوار نہوا مدت تک خوشی سے راج کر کے وہ سنہ ۱۶۲۸ء مین مر گیا۔

اوسکا بیٹا جگت سنگھ مسند نشین ہوا یہہ رئیس عمر بارہ سال دربار شاہی مین حاضر ہوا تب جہانگیر نے اوسکی نسبت ایسا لکھا ہے کہ اوسکے چہرہ سے عظمت خاندان کے آثار نمودار ہین اوس نے چھبیس برس تک بہت امن سے راج کیا اودے پور مین اوسکے زمانہ کی تعمیرات جو اوسکے نام سے مشہور ہین بہت رونق کی باعث ہین۔

سنہ ۱۶۵۴ء مین راج سنگھ اوسکا بیٹا رانا ہوا یہہ رئیس خاندان مارواڑ کی لڑکی کو جسے متعصب اورنگ زیب اپنی عقد نکاح مین لانا چاہتا تھا اور جس نے اس رانا کے پاس یہہ پیغام بھیجکر۔ کیا ہنس کوے کے ساتھہ باندھا جاوے۔ یعنی راجپوتنی بندر کی شکل وحشی کی زوجہ ہو۔ اوسکی شجاعت سے داد انصاف چاہی تھی مارواڑ سے اوڑا لایا اور بادشاہ نے جو اوس عورت کے لانیکو واسطے سپاہ بھیجی تھی اوسکو قتل کر کے عورت کو اپنی دولہن بنایا دوسری مرتبہ اس سے بھی زیادہ حق بجانب لڑائی مین وہ اورنگ زیب سے مقابل ہوا سنہ ۱۶۷۶ء کے قریب اوس پر شر شہزادہ نے منکران اسلام پر محصول جزیہ لگایا اس ظالمانہ حرکت نے علی العموم کل ہنود کو اور علی الخصوص اونکے سرگروہ رانا اودے پور کو

مین فوج کشی کرنے سے توبہ کی مگر اس فوج کا اصلی حاکم شاہزادہ خورم یعنی شاہجہان تہا پہر حملہ آور ہوا۔

شاہجہان کے مقابلہ کیواسطے پہر رانا نے اپنی ریاست کی قوت یعنی بہائی بندونکو جمع کیا مگر کچہہ کارآمد نہوا۔ اگرچہ اول لڑائیون مین کسیقدر فتح مند رہے مگر استقدر کم ہوگئے کہ مغلون کی بے حساب فوج کا مقابلہ غیر ممکن تہا جب دیکہا کہ شہر گہر گئے اور ملک برباد ہوگیا تب امان مانگی اسکے بعد کا حال خود جہانگیر نے اپنی قلم سے اسطرح لکہا ہے۔ ۲۶۔ تاریخ روز یکشنبہ کو اکسی مہینے ۱۶۱۳ء کے کہ رانا کمال ادب و تعظیم سے دیگر توابعین سلطنت کیطرح میرے بیٹے کی ملازمت حاصل کی مشہور لعل جو مدت سے اوسکے گہر مین تہا اور اسلحہ زرنگار اور سات بیش بہا ہاتہی اور نو گہوڑے بطور خراج پیشکش کئے میرا بیٹا اوس سے شاہانہ خاطر داری سے پیش آیا رانا نے اوسکے قدم پکڑکر عفو تقصیر چاہی اوس نے اوسکا سر اوٹہاکر ہر طرح تشفی و دلجمعی کی اور خلعت فاخرہ مع ہاتہی گہوڑہ اور تلوار کے عطا کیا۔

شاہجہان رانا سے بڑی دریادلی کے ساتہہ پیش آیا کل ملک جو اکبر کے وقت سے فتح ہوا تہا واپس کردیا اور اوسکے بیٹے کرن کو سلطنت کے سرداران فوج مین بڑے منصب پر ممتاز کیا۔ رانا امر انے اگرچہ بظاہر اطاعت کر لی مگر اس ذلت سے اوسکا دل شکستہ ہوگیا تہوڑے عرصہ کے بعد کرن کو راج دیکر شہر اودے پور سے ایک میل کے فاصلہ پر محل مین گوشہ نشینی اختیار کی اور وہان سے پہر نہ نکلا۔

करी

अमरा

جمع کے پایا اضلاع حاصل کر چکا تہا - مگر ممکن نہ تہا کہ نیکی کا اجر نہ ملے -
اگرچہ ہلدی گہاٹ کے میدان پر ۱۵۷۶ع مین اکبر کے خلف و وارث نے شکست
فاش کہائی اور جنگ دیگر معرکون مین تباہی اوٹہائی اوس نے مع اپنے قبایل
اور دوستون کے میواڑ کو چہوڑ دیا اور دریاے سندھ پر جا کر ریاست جدید
بنالی اور امید نہ رہی تہی کہ اس جلا وطنی سے وہ واپس آوے مگر وزیر کی لائق
و وفاداری سے اوسکو بدستور دشمن کا مقابلہ کرنے کا ذریعہ ہاتھہ آیا اوس نے
بدل کر پیچھے سے دشمن پر حملہ کیا اور مختصر مہم سے ۱۵۸۶ع مین بجز چیتوڑ و اجمیر
و مانڈل گڈھ کل میواڑ لے لیا اور بے باکانہ دلیری مستحکم ہمت اور استقلال طبیعت
مین شہرت حاصل کرکے ۱۵۹۷ع مین اوس نے انتقال کیا -

हलदीघाट

اوسکا بڑا بیٹا امر رانا اودے پور کی مسند پر بیٹہا وہ اپنی عظمت اور آرام طلبی
کے مقابلہ مین جنگ آوری کو ہیچ سمجہتا تہا تاہم اوس نے بڑے کام کئے ۱۶۰۸ع
مین اوس نے دیو پر فوج شاہی کو شکست دی - جہانگیر نے بطور انتقام امرا
کے چچا سگرا کو کہ گہر چہوڑ کر چلا گیا تہا چیتوڑ دیدیا مگر یہہ تجربہ کار آمد نہین ہوا اسگرا
کسی سردار کو رضامند نکر سکا اور آٹھہ برس تن تنہا راج کیا تب اوسکا ایمان بیہبر
ہوا اور اوس نے وارث جایز کو چیتوڑ دیدیا چیتوڑ کے ساتھہ میواڑ کے اسی
قلعے اور قصبے واپس آئے جہانگیر نے رانا کی سزادہی کیواسطے فوج کثیر متعین
کی اس فوج کا حاکم بادشاہ کا بیٹا پرویز تہا کہامنور کے گہاٹہ مین فوج پہنس
گئی تب بادشاہ نے اپنے نہایت لایق سپہ سالار مہابت خان کو متعین کیا مگر اوس
سے بہی جو امید بادشاہ کو تہی حاصل نہوئی وہ فوج کو اجمیر لے گیا اور رانا کے مقابلہ

अमरा

देव

सुगरा

परवेज़

खामनोर

اوسوقت تک تہی جب تک سانگا رانا کا بیٹا جو باپ کی وفات کے بعد پیدا ہوا تہا اپنا
استحقاق حاصل کرنے کے لایق ہوا - اسکا اودے سنگہ نام تہا -

وہ ۱۵۴۱ء ۹۴۸ھ مین مسند نشین ہوا اور ایسا ضعیف مزاج اور مغلوب الطبع تہا
کہ گویا اطاعت کرنیکو اسیطے ہی پیدا ہوا تہا ایسے لوگ اکثر بہادر اور بیباک لوگون
کے قابو مین رہتے ہین ۱۵۶۸ء مین اکبر اعظم نے اوس پر حملہ کیا اور سخت محاصرہ
کے بعد اوسکی دار الریاست کو فتح کیا -

اس لڑائی مین تیس ہزار راجپوت اور سترہ سو رانا کے قریب ترین رشتہ دار
مارے گئے نورانیان اور دیگر عورات جلکر مرگئین اسوقت مین عورتون نے
بہی مردون کیطرح زور آزمائی اور شمشیر زنی کی تہی اودے سنگہ گروہ
کے گہاٹہ کو راج پیپلہ کے جنگل مین بہاگ گیا اور اودے پور شہر آباد کیا پہر
چار برس بعد مصیبت و ذلت سے مرگیا -

गिरवा

राजपीपला

اوسکا بیٹا پرتاب رانا عظیم الشان خاندان کے خطاب اور رتبہ کا وارث ہوا مگر
اوسکے سردار ہم نسل زمانہ کے اختلاف سے متفرق ہوگئے تہے تاہم اوسمین دادا
کے عمدہ اوصاف تہے کسی طرح کا خوف و خطر نکرکے اور متوسلون مین سے جسقدر
بہم پہونچے جمع کرکے کومل میر مین قیام کیا اور حملہ آورون سے مدت تک مقابلہ
کرنے کے واسطے ملک کو آراستہ کیا کل رؤساء راجپوتانہ سے علیحدہ ہوکر صرف
اوسی نے مغلون سے رشتہ داری کرنے مین انکار کیا اور یہہ انکار بہی عین
اوسوقت مین کیا تہا جب اوسکو تو اپنی زندگی کی مطلق امید نہ تہی اور جودہپور
کا رئیس صرف رشتہ داری کرنے کے صلہ مین سولہ لاکہہ روپیہ سالانہ

परताप

सांगा

اور مشہور ناممکن التسخیر قلعہ رنتھمبور کے محاصرہ اور فتح سے جسمین علی نامی شاہی
سپہ سالار سے بر سر مقابلہ تہا اُسکی بڑی ناموری ہوئی۔ چنانچہ ہین جسکو اوسنے میواڑ
کے شمال مغربی حد قرار دیا تہا ایک محل تعمیر کیا تہا اگر کوئی اوسکا وارث بہی ویسا
ہی دور اندیش اور صاحب تمیز ہوتا تو بابر کی اولاد کو ہندوستان کی سلطنت
کرنا غیر ممکن ہو جاتا۔

रतना

سانگا رانا کے بعد ۱۵۳۰ع مین اوسکا پس ماندہ بڑا بیٹا رتنا رانا مسند نشین
ہوا اوسکا عہد صرف پانچ برس کا تہا مگر مرنے سے پہلے اوس نے اپنی آنکہہ سے
دیکہکر اطمینان کر لیا کہ اوسکے باپ کے راج کو بے کم و کاست چہوڑکر بابر بہاگ
گیا تہا رتنا رانا بوندی کے رئیس کے مقابلہ مین کہ وہ اوسکی منسوبہ دولہن
کو لے گیا تہا مارا گیا۔

विक्रमाजीत

۱۵۳۵ع مین اوسکے بعد اوسکا بہائی بکرماجیت ہوا یہہ رئیس بہادر اور شریر
تہا مگر کچہہ لیاقت نہ تہی اول اوسکو بہادر شاہ بادشاہ گجرات نے شکست دی
اور پہر چیتوڑ کے قلعہ مین گہیر لیا کمال بہادری سے مقابلہ ہوا مگر جب عہدہ برائی
غیر ممکن معلوم ہوئی ۱۳۰۰ عورتون کو قتل کرکے باقیماندہ راجپوت قلعہ سے باہر
نکلے اور اپنے سرون کو بہت گران قیمت سے بیچا انجام کار بہادر نے چیتوڑ کو فتح و
قتل کیا مگر اوسکو ہمایون کے مقابلہ پر جانیکی ضرورت پڑی چیتوڑ چہوڑ گیا بکرماجیت
نے پہر قبضہ کر لیا مگر اس سے اوسکو کچہہ عبرت نہوئی۔ سرداروں کے ساتہہ سختی
سے پیش آیا مفسدہ برپا ہوا اوسکو مسند سے اوتار کر مار ڈالا اور سانگا رانا کے
کنیزک زاد بہائی بان بیر کو بجائے اوسکے حکمران کیا مگر بان بیر کی حکومت صرف

बनवीर

लोگون مین سے تین سو آدمیون نے گناہ سے توبہ کی جو شراب ہمارے ساتھہ

वफ़ादोस्त

تھی ہم نے زمین پر ڈالدی اور جو شراب بابا دوست لایا تہا اوسکو نمک ملا کر سرکہ کر دیا۔

ہندو بہی اپنی طرف سے مستعد تہے انجام کار ۱۶ - مارچ ۱۵۲۶ع کو اخیر لڑائی ہوئی بابر نے مع کل فوج کے نکلکر بمقام بیانہ سے ہندؤن پر حملہ کیا کئی گہنٹون تک بڑی خونریزی سے لڑائی ہوئی مگر جب انجام نہایت مشتبہہ تہا فوج ہنود کا ہراول سلحدی

सलहदी

رئیس رائسین باغی ہو کر دشمن سے ملگیا اور خود رانا کو مع عمدہ ترین سردارون

रायसेन

کے فرار کرنا پڑا میواڑ کے کوہستان کو بہاگا مگر دلمین مصمم ارادہ تہا کہ فتح کیے بغیر چیتوڑ مین قدم نہ رکہونگا اگر اوسکی عمر وفا کرتی تو غالباً ارادہ کو پورا کرتا مگر جس سال مین شکست ہوئی اوسی سال مین قضا نے بہی آ گہیرا بمقام بسوہ واقع سرحد

वसवा

میواڑ شاید کسی کے زہر کہلانے سے انتقال کیا - ایسے شخص کی جو نہ فقط کل عالم کے قدیم ترین موجودہ خاندان کا مشہور ترین قائممقام بلکہ ہندوستان مین نہایت مشہور فرمان روا تہا اوصاف ذاتی اور شکل جسمانی کی کیفیت لکہی جاوے تو بیجا نہین ہے - سانگا رانا اوسط قد مگر قوی الجسم اور گورہ رنگ تہا اور مثل اوسکے کل خاندان کے اوسکی بڑی آنکہین تہین - انتقال کے وقت اوسکے عضو عضو پر جنگ آوری کی علامت تہی - ایک آنکہہ تو بہائی سے لڑنیمین جاتی رہی تہی ایک بازو شاہ لودہی دہلوی کے معرکہ مین کہو بیٹہا تہا - ایک لڑائی مین ٹانگ ٹوٹ کر لنگڑا ہو گیا تہا - اور تلوار و بہالے سے اوسکے جسم پر اسی زخم تہے دلیرانہ مہم کرنے مین مشہور تہا چنانچہ مظفر شاہ والی مالوہ کو گرفتار کرنا اسی کا ایک نمونہ تہا

کہمبو رانا بڑے حشمت وجلال سے پچاس برس راج کر کے ۱۴۶۹ء مین اپنے بیٹے
کے ہاتھ سے مارا گیا اور اوسکی ہلاکت کا سبب صرف خواہش حکومت تھی -

जदा हत्यारा

یہہ باپ کا قاتل جسکا نام اودا اور لقب ہتیارا تھا مسند نشین تو ہوا مگر تھوڑے
دنون کے واسطے اوس نے اپنے چار برس کے عہد مین اپنی نسل کو ذلیل کیا

रायमल्ल

اور ملک کی ہتک کی اوسکے بھائی رائے مل نے نکالدیا کہ دہلی کو سفر ور ہو کر وہان
بجلی سے مارا گیا -

۱۴۷۳ء مین رائے مل مسند نشین ہوا اوس نے اول ہی بادشاہ دہلی کو جو اوسکے
بھتیجے کے شریک ہوا تھا دیر پا لڑائی مین شکست دی پھر بھتیجون کو معاف کر دیا
کہ اوسکے مطیع و فرمان بردار ہوگئے اور مالوہ کے سلطان بادشاہ کے مقابلہ پر
بھی ایسا ہی مظفر رہا مگر اوسکے لڑکون مین نااتفاقی ہونے سے اوسکی خانگی خوشی
مین خلل واقع ہوگیا اون کے معرکون کا حال مفصل ازبس دلچسپ اور عبرت انگیز
ہے مدت تک خوشی سے راج کر کے ۱۵۰۹ء مین رانا رائے مل نے انتقال کیا اور
اوسکا بیٹا سانگا رانا مسند نشین ہوا -

सांगा

سانگا رانا کے زمانہ مین میواڑ اوسی اعلے ترین درجہ ترقی کو پہونچا جو ہمیر رانا کے
عہد مین حاصل ہوئی تھی سانگا رانا کی حشمت کا حال اوسکے لشکر کی تعداد سے جو
میدان جنگ مین اوسکے ساتھ تھا عیان ہوتا ہے کہ اسی ہزار سوار - سات
راجہ اعلےٰ درجہ کے - نو راؤ - ایک سو چار سردار بلقب راول و راوت - پانچسو
جنگی ہاتھی اوسکے ساتھ رہتے تھے - روسا مارواڑ و آمیر اوسکے مطیع تھے اور

आमेर

گوالیار - اجمیر - سیکری - رایسین - کالپی - چندیری - بوندی - گاگرون

गागरौन बूंदी चंदेरी कालपी रायसेन सीकरी अजमेर ग्वालयार

شادی ہونیوالی تہی اوسکو ہلاک کیا۔

लाखा — اوسکے بعد لاکہا رانا خوش لیاقت اور جنگ آور و قدردان فنون ۱۳۸۳ء مین مسند نشین ہوا اس نے بہی ملک بڑہایا اور رعد ز دکو مستحکم کیا اور جاورہ مین چاندی کی کانین تلاش کرکے اونکو جاری کیا وہ بہی محمد شاہ لودہی دہلی کے بادشاہ پر مظفر تمند رہا مگر اوسکی فوج کو گیا سے نکالنے مین مارا گیا गया قدردانی فنون اور خیر خواہی وطن مین وہ ابتک نیکنام ہے لاکہا رانا کی وفات پر مسند موکل جی नाबालग़ कोمیلی اور اوسکا بہائی چونڈا जो दावी ریاست سے خود دست بردار ہوا تہا اوسکے حقوق کا محافظ رہا سن بلوغ کو پہونچکر اوس نے بہی اپنے خاندان کے کل عمدہ اوصاف ظاہر کیئے اور میدان جنگ مین بہت نام حاصل کیا۔ مگر کسی نادانستہ خطا پر اوسکے باپ کی کنیزک زاد بہائی نے مار ڈالا۔

شاবलजी चौंदा

چونڈا کی مسند سے دست بردار ہونیکی عجیب کیفیت لکہی ہے کہ لاکہا رانا پیر ضعیف ہو گیا تہا اور اوسکے بیٹے پوتے راج کے مناسب کاموں پر مامور تہے رنمل रनामल والی مارواڑ کے ہان سے اوسکی دختر کی نسبت چونڈا ولیعہد میواڑ کے ساتھہ کرنے کے واسطے نارجیل آیا جسوقت لانے والے پہونچے چونڈا کہین گیا تہا۔ عمر رسیدہ راجہ نے جو اپنے امیرون کے درمیان کرسی نشین تہا مہمانون کو خاطر داری سے بٹہا کر کہا کہ چونڈا ابہی آنیوالا ہے آوے گا تب وہی اس نارجیل کو لیگا اور موچہون کو تاب دیکر یہہ بہی کہا کہ یہہ کہلونا تم مجہہ سے سفید ریش کو تو کچہہ دیوگے ہی نہین۔ اس مذاق کی لوگون نے تعریف کی اور راوس نے کئی مرتبہ کہا چونڈا نے خوش طبعی کو قاعدہ سے فایق سمجھے جانے پر خفا ہو کر جس چیز کو اوسکے والد نے

اوسکے بعد رانا ہمیر میواڑ کا مالک اور محبت وطن کے جوش سے اوسکا بڑا حامی اور محافظ ہوا رانا ہمیر نے علاؤالدین کو ایسا تنگ کیا کہ وہ جالور کے مالدیو نامی راجپوت رئیس کو چیتوڑ سپرد کرکے دہلی کو چلا گیا چند سال بعد سنہ ۱۳[illegible]ء ہمیر رانا ہمیر نے اپنے بزرگون کی دار الحکومت کو پہر لے لیا اور جب علاؤالدین کا وارث محمود پہر چیتوڑ لینے کے ارادہ سے آیا تو اوسکو شکست دیکر قید کر لیا۔ اور جب تک اوس نے اجمیر رنتہمبور ناگور اور سوا سے شیوپور اضلاع مقبوضہ سابقہ خالی نکر دئے اور سو ہاتہی اور لاکہہ روپیہ پیش کش نکیا رہا نہ کیا۔

قدیم خاندانون مین سے اور تو معدوم ہو گئے تہے مگر جے پور مارواڑ بوندی و گوالیار کے رئیسون نے مع فوجون کے اطاعت کرکے اوسکی شجاعت کو خوب ناموری کیا اسکے عہد مین راجپوتانہ کو پہر ویسا ہی فروغ ہو گیا جیسا تاتاریون کے حملہ سے پیشتر تہا۔

ہمیر کا انتظام بہی بہت نرم اور رحم بیانہ تہا کہ اوسکے زمانہ مین رعایا بہت خوشحال رہی عمر طبعی کو پہونچکر اور ایسا نام جسکو میواڑ مین ابتک دانشور اور شجاع سمجہکر تعظیم کرتے ہین حاصل کرکے اور بیٹے کو بہت وسیع اور آراستہ سلطنت دیکر رانا ہمیر نے سنہ ۱۳۶۵ء مین انتقال کیا کیتسی رانا اوسکا بیٹا بہی ویسا ہی ناموری ہوا اوس نے اپنی لیاقت اور جوانمردی سے کتنے ہی فتوحات حاصل کرکے اپنے ملک مین اضافہ کیا اور شاہنشاہ ہمایون تغلق پر بہی بکرول کے مقام فتح پائی — بدنصیبی سے اوسکے سردارون مین سے رئیس بناود نے جسکی دختر سے اوسکی

हमीर
जालोर
मालदेव
अजमेर
रणथम्भोर
नागोर
सवाई
केतसी
वकरोल
बनाव

میں پھر فوج متفق کر کے حملہ آور ہوا اور سمرسی بھی اوسکے مقابلہ کیواسطے پرتھی راج
کے ساتھ گیا اور ان کی فوج گگر ندی کے کنارہ تک جا پہنچی اور وہاں تک بڑی
زبردست لڑائی ہوئی - تین روز کے سخت محاربہ و خونریزی کے بعد شہاب الدین
کو فتح نصیب ہوئی ہندو کی سلطنت کو زوال آیا اور سمرسی مع اپنے ہزار ہا
اور جنگیا اور سرداران کے مارا گیا -

سمرسی کے بعد اوسکا بیٹا کرن اور اوسکے بھی انتقال پر سمرسی کے بھائی
کا بیٹا راہپ جانشین ہوئے راہپ نے اودے پور کے رئیسوں کا لقب
راول سے رانا قرار دیا -

راہپ سے لکسی تک پچاس برس کے عرصہ میں چیتوڑ میں نو رئیس جانشین
ہوئے ان نو میں سے چھ لڑائی میں مارے گئے یہ کل زمانہ ضد و فساد کا
ہوا ہے کہ سلطنت دہلی کے کل شورش و فساد میں اودے پور نے اپنی خود
اختیاری کو ہاتھ سے نہ چھوڑا -

رانا لکسی ۱۲۷۵ء میں اپنے باپ کی مسند پر بیٹھا اور اسی کے زمانہ میں اول
چیتوڑ کو مسلمانوں کی حملہ آوری کا تجربہ ہوا لکسی اوس وقت تک صغیر سن تھا
لہٰذا اوسکے چچا بھیم سی مختار رہا جبکہ علاء الدین خلجی شاہ دہلی کو شکست دیکر
نکالدیا سنہ ۱۳۰۳ء میں پھر حملہ آور ہوا رانا نے جبکہ دیکھا کہ جسکا نسل تمام کرنا
کی نوبت سے ملیچھ کر دیا تھا اپنے سب لڑکوں کو ساتھ لیکر دشمن سے مقابلہ
کیا اور دشمن کی فوج میں بہت کشت و خون کرکے خود مع بیٹوں کے مر گیا
فتحمندوں نے چیتوڑ کو فتح کیا -

नगर
कुंभ
राहप
लाकनसी
भीमसी

کبھی اودسے پور کا رئیس ماہی نادی کا عبور کر کے جاتا تو اوس قوم کی ایک آدمی کو جو چوہان راجپوت اور رہیل عورت سے پیدا ہوئی ہے قربان کرتے تہے یعنی سر کاٹ کر جسم ندی مین ڈال دیتے تہے۔

باپوراول نے جوان ہوکر اور بہی حوصلہ بڑہایا اور بڑی شہرت حاصل کی مالوہ کے شاہی خاندان مین شادی کی اور جنگلی لوگون کو جنہون نے اوسکے خاندان کی ریاست چہین لی تہی نکالدیا ۷۲۸ء مین چیتوڑ کو فتح کر کے اور اپنا دار الحکومت بنا کر راجپوتانہ مین عملداری کی آخر کار سو برس کی عمر پاکر انتقال کیا۔ اور ایک تاریخ سے یہہ بہی دریافت ہوا کہ ضعیف العمری مین وہ ترک دنیا کر کے خراسان کو چلا گیا تہا وہان پہر شادی کی اور بکثرت اولاد ہوئی

खुरासान

الغرض باپوراول اور سمرسی کے درمیان کہ اس نسل مین تیئسوان ۲۳ راجہ ہوا ہے پانسو برس کا تفاوت تہا۔

समरसी

سمرسی جو بارہوین صدی مین ہوا ہے بڑا جنگ آور تہا اوس زمانہ کے شاعرون نے اوسکے یہہ اوصاف لکہے ہین کہ بہادر و متحمل اور بہاگنے مین ہنر مند و دانا مشورہ مین فصیح ہمیشہ خدا پرست اپنے سردارون کا محبوب اور چوہان خراج گذارون کا مخدوم تہا۔

थानेस

سنہ ۱۱۹۱ء مین تاتاری فوج بہ تحت حکومت شہاب الدین معروف محمد غوری ہندوستان پر حملہ آور ہوئی تب سمرسی نے اپنے سالے پرتہی راج فرمان روائے دہلی کی مدد پر جا کر اون سے بمقام تہانیسر مقابلہ کیا اور شکست فاش دیکر ہندوستان سے نکالدیا مگر دو برس بعد شہاب الدین ۱۱۹۳ء

तामस रो
पोरस

کے رئیس ایرانی نوشیروان کی اولاد مین ہین اور نہ مثل سر طامس رو صاحب ہمکو اس
بات پر اعتبار ہے کہ وے سکندر کے مخالف پورس سے نکلے ہین لیکن ہماری راے
ہین او دے پور والے ایرانیون سے زیادہ قدیم ہین اور یہی امر اونکے بزرگون
کی عظمت کیواسطے دلیل کافی ہے -

लव
लवकोट
लाहौर

اگرچہ راجپوتون کی روایت کے بموجب اودے پور کے رئیسون کا خاندان اودہ کے
راجگان نسل شمسی سے ہے یعنی اونکو آبو خلف رام چندر کی اولاد مین ہونیکا دعوی ہے
کہ لوے اودہ سے پنجاب کو نقل وطن کر کے لوکوٹ جسے لاہور کہتے ہین آباد کیا
تہا مگر انقضا مدت سے اس خاندان کا مفصل صحیح حال غیر تحقیق رہگیا ہے نہایت
معتمد روایتون سے پیدا ہے کہ اس ریاست کا حاکم سنہ عیسوی کی آٹھوین صدی
مین دغا سے مارا گیا تہا صرف اوسکی رانی جو وہان موجود نہ تہی قتل عام سے بچی اوسکو
حمل تہا لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کو رانی نے کسی برہمنی کو دیکر ہدایت کی کہ برہمن ظاہر

सती
बापूरावल

کر کے پرورش کرے اور خود ستی ہو گئی یہہ لڑکا اودے پور کے رئیسون کا مورث
اعلے اور باپو راول نام تہا بہیلون مین بطور بہیل کے پرورش پا کر مشہور جنگی صفت
دلاور ہوا درندون اور پرندون کے شکار کیا کرتا تہا اور ان مہمات مین اپنی کل
ہمجنسون کا سرگروہ تہا ایک روز کوئی بڑا کام کیا تہا سب ساتہہ کے لڑکون نے کہا
کہ تجھکو راجہ کرینگے ایک نے اپنی اونگلی چیر کر خون سے اوسکی پیشانی پر راج تلک کر دیا
سب لڑکے اپنی قوم کے سردار کے پاس آئے اوس نے بہی منظور کر لیا -
چنانچہ ابتک رسم چلی آتی ہے کہ جب نیا رانا مسند نشین ہوتا ہے بہیل آکر اپنے خون
سے راج تلک کرتا ہے اور یہہ بہی بصحت کہتے ہین کہ چالیس برس پیشتر تک جب

واقعات راجستان کا نامور مصنف لکہتا ہے کہ باستثناء جیسلمیر راجپوتون مین صرف
اودے پور کا ہی خاندان ہے کہ آٹھ سو برس کی غیر عملداری کے بعد اوسی سرزمین
پر حکمران ہے جو اوس زمانہ سے پیشتر اونکو بذریعہ فتح حاصل ہوئی تہی رانا صاحب
کے پاس اب بہی قریب قریب وہی ملک ہے جو محمود غزنوی کے عبور دریاے
سندہ کرکے ہندوستان پر حملہ آور ہونے سے پیشتر اونکی بزرگونکے قبضہ مین تہا۔ ان
انکے سواے دیگر خاندان جو راجستان کے شمال مغرب مین حکمران ہین یا قدیم خاندانو
کے بقیہ جات ہین کہ اپنے اپنے مقامات قدیم سے مخروج ہوکر یہان مسکن گزین
ہوے ہین یا بالکل نئے ہین کہ اپنی قوت بازو سے ریاستین پیدا کی ہین۔
رل صاحب مورخ نے لکہا ہے کہ اودے پور کے رئیسون نے اگرچہ مسلمانونکی
اطاعت اختیار کی تہی مگر اپنے پہاڑون کی پناہ سے بالکل مغلوب کبہی نہین ہوے
کل راجپوتون مین اودے پور کا شاہی خاندان مشہور ترین ہے اونکا فخر ہے
کہ دہلی کے شاہی خاندان سے کبہی رشتہ داری نکی۔
اور رزینل صاحب نے لکہا ہے کہ اودے پور کا رئیس ہمیشہ راجپوت رئیسون کا سرگروہ
سمجہا گیا ہے جو لوگ اوسکے کسیطرح فرمان بردار نہین ہین وہ بہی بہ پابندی دستور
قدیم تعظیم وتکریم کرتے ہین اس سے ثابت ہے کہ کسی زمانہ مین اوسکے بزرگون کو
اقتدار کلی حاصل تہا اور شاید اوسکے عہد مین راجپوتانہ ایکہی سلطنت ہوا ہو
الغرض قدامت اور شاہانہ بہادری سے اس خاندان کی عزت مین بہت اضافہ
ہوا ہے کہ اوسکی بزرگی کو سب تسلیم کرتے ہین۔ اگرچہ ہم قبول نہین کرسکتے کہ میواڑ

نام شہر	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
ناتھدوارہ	۲۴	۵۳	۷۳	۵۱	اودے پور سے ۲۱ میل شمال مین	नाथद्वारा
پلانہ	۲۴	۴۸	۷۳	۵۵	اودے پور سے ۱۵ میل شمال مین	पिलाना
راے پور	۲۵	۲۶	۷۴	۹	اودے پور سے ۶۱ میل شمال مین	रायपुर
راج گڈھ	۲۵	۲۹	۷۵	۱۱	بناس ندی کے کنارے پر ۲۷ میل جنوب مین اجمیر سے	राजगढ
راج نگر	۲۵	۴	۷۴	۲	اودے پور سے ۳۹ میل شمال مین	राजनगर
راشمی	۲۵	۲	۷۴	۲۷	اودے پور سے ۵۲ میل شمال مشرق مین	राशमी
ساہدیوی	۲۴	۲۱	۷۴	۳۳	اودے پور سے ۶۲ میل جنوب مشرق مین	साहदेवी
سانگانیر	۲۵	۲۲	۷۴	۴۴	نیمچ سے ۷۴ میل شمال مین فصیل اور باغ ہے	सांगानेर
ساوہ	۲۴	۴۵	۷۴	۳۹	اودے پور سے ۵۵ میل شمال و مشرق مین	सावा
شاہ پور	۲۵	۳۷	۷۵	۰	اودے پور سے ۱۰۴ میل شمال مشرق مین	साहपुरा
سنگولی	۲۵	۰	۷۵	۰	اودے پور سے ۱۰۰ میل مشرق مین	सिंगोली
سلومر	۲۴	۷	۷۴	۹	نیمچ سے ۹۴ میل جنوب و مغرب مین بازار و فصیل ہے ۱۷۶۰ فیٹ بلند سطح سمندر سے	सलूमर

نام شہر	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
امبابھوانی	۲۴	۲۲	۷۲	۵۱	اودے پور سے ۱۶ میل جنوب مغرب مین	अम्बाभवानी
املی	۲۵	۲۰	۷۴	۲۰	اودے پور سے ۶۰ میل شمال مشرق مین	अमली
باگور	۲۵	۲۰	۷۴	۱۲	اودے پور سے ۷۶ میل شمال مشرق مین	बागोर
بجولی	۲۵	۷	۷۵	۲۰	اودے پور سے ۱۰۱ میل شمال مشرق مین	बिजोली
ڈابلہ	۲۵	۴۱	۷۴	۴۹	اودے پور سے ۹۸ میل شمال مشرق مین	डाबला
دیوگڈھ	۲۵	۳۲	۷۳	۵۸	اودے پور سے ۶۲ میل شمال مین	देवगढ़
دولت گڈھ	۲۵	۳۷	۷۴	۲۵	نصیر آباد سے ۵۷ میل جنوب مغرب مین	दौलतगढ़
کانکرولی	۲۴	۵۰	۷۳	۵۶	یہہ قصبہ راج سمندر نامی تالاب کے کنارہ پر ہیچ سے ۲۹ میل شمال مغرب مین واقع ہے۔	कांकरोली
کپاسن	۲۴	۵۳	۷۴	۲۵	اودے پور سے ۵۴ میل شمال مشرق مین	कपासन
لاوہ	۲۵	۱۲	۷۴	۲	راستہ نیمچ وچوڑہ پور پر ۱۰۷ میل چوڑہ پور سے جنوب مشرق مین تین ہزار آدمی کی آبادی	लावा
مانڈل گڈھ	۲۵	۱۰	۷۵	۱۰	اودے پور سے ۹۶ میل شمال مشرق مین	मांडलगढ़
منڈل	۲۵	۲۵	۷۴	۳۷	اودے پور سے ۷۶ میل شمال مشرق مین	मंडल

کردی۔ سنہ ۱۵۳۳ء مین بہادر شاہ والی گجرات نے چیتوڑ کو فتح کیا مگر بہت جلد
ہمایون بادشاہ دہلی نے اوسکو نکال کر راجپوت رئیس کو از سر نو قابض کر دیا۔
سنہ ۱۵۶۷ء مین اکبر شاہ نے حملہ کرکے فتح کیا جب راجپوت بالکل مایوس ہوگئے
اپنی عورت بچون کو قتل کرکے یکبارگی حملہ آور ہوئے اور مقابلہ کرکے مر رہے۔
مگر پھر رئیس میواڑ نے حاصل کر لی سنہ ۱۶۷۶ء مین افواج اورنگ زیب نے پھر
چیتوڑ کو خالی کرایا مگر جب سلطنت دہلی مین زوال آیا پھر راجپوتون کے قبضہ مین
آئی نیمچ سے ۳۰ میل شمال مغرب مین اور نصیر آباد سے ۱۰۰ میل جنوب مین ہے
عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۱۴ دقیقہ۔

دیگر شہر و قصبات حسب تفصیل ذیل ہین۔

نام شہر	عرض بلد شمالی	طول بلد مشرقی	کیفیت
[illegible]	۲۵ - ۱۵	۷۴ - ۵۸	اشتمال ریاست نیمچ وجود ہے نیمچ سے ۹۰ میل شمال و مغرب مین ایک گھاٹی جسکے گرد و پیش مین پہاڑ ہین واقع ہے فصیل پختہ اور بازار ہے

سو رپے بہت اچھے بنے ہوئے ہین - تیسرے کرشن کے دو بڑے بڑے مندر
ہین - ان مندرون کے قریب دو تالاب مکسر تپ پہر کے پار چون کے بنے ہوئے ہین
ہر ایک کا ۱۲۵ فیٹ طول ۵ فیٹ عرض ۵۰ فیٹ عمق ہے - چوتھے پہاڑ کی چوٹی پر
ایک مہادیو کا مندر بہت بڑا ہے اوسکے آگے ترشول کہڑا ہے - مکانات کا نقشہ بہت
اچھا ہے اور عمدہ مصالحہ سے تیار ہوئے ہین - پانچوین تعمیرات مین سب سے زیادہ
نامور کیرت کھمبہ ہے کہ رانا کھمبو نے جو ۱۴۱۸ء سے ۱۴۶۸ء تک حکمران رہا مالوہ و
گجرات کی متفق فوجون پر فتح پانے کی یادگار مین بنوایا تہا - یہہ عمارت ۴۲ فیٹ کے
مربع چبوترہ پر واقع ہے اوسکی بلندی ۱۲۲ فیٹ ہے اور نیچے سے چارون سمتون
مین سے ہر ایک ۳۵ فیٹ ہے اسکی نو منزلین ہین اور اخیر منزل پر چہتری ہے
کل کی تعمیر عمدہ سفید سنگ مرمر کی ہے اور مذہب ہنود کی انواع تصویرات اور
منقوش ہین -

कीरत खम्ब
राना खम्भ

پہاڑ کی چوٹی کے وسط مین ایک عجیب جین منار ہے کہ سنہ ۸۹۶ء مین تعمیر ہوئی تہی
ہندوستانی لوگون کا بیان ہے کہ اس قلعہ مین ۸۴ باوڑیان ہین مگر جب ہیبر صاحب
نے سخت گرمی کے موسم مین دیکہا صرف بارہ باوڑیون مین پانی تہا اونمین سے
ایک مین ایک چشمہ کا پانی آتا ہے - جنوب مغربی کنارہ کیطرف مگر اوس سے علیحدہ
ایک چہوٹا پہاڑ ہے جس سے حملہ آور فوج کو قلعہ کی فوج کے مقابلہ مین بہت پناہ
مل سکتی ہے اور اسطرف سے پہاڑ کی چڑہائی بہت سہل ہے -

سنہ ۱۳۰۳ء مین علاؤالدین پٹہان شاہ دہلی نے چیتوڑ فتح کی تہی مگر رئیس سابق
کے بہتیجے کو بشرط اداے خراج و نوکری پانچہزار سوار اور دس ہزار پیادہ کی واپس

ہین - مہارانا صاحب کا محل البتہ ایک عمدہ سنگین عمارت ہے پہاڑ کی دہار کے
اوپر قریب سو فیٹ کے بلند کہڑا نظر آتا ہے اوسکے اوپر سے جہیل وگہاٹ وشہر
کی خوب سیر ہوتی ہے تالاب بنایا ہوا ہے ایک خام پشتہ سے جسکا طول ۲۴۴ فیٹ
اور عرض اوپر سے ۱۱۰ فیٹ اور نیچے سے کسیقدر زیادہ ہے اور بلندی پانی
سے اوپر ۲۷ فیٹ ہے ایک چشمہ پانی کا روکا گیا ہے اس پشتہ کے باہر کیطرف
سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور اوس پر مورتین اور چہوٹے چہوٹے مندر اور دیگر
مکانات بہت ہین حسب تحریر ٹوڈ صاحب ۱۸۱۸ء مین شہر مین پچاس ہزار گہر
مین سے تیس ۳۰ ہزار رہ گئے تہے مگر انگریزی حفاظت مین آنیکے بعد شہر وریاست
دونون مین بہت ترقی ہوئی ہے جیساکہ تاریخ سے معلوم ہوگا اس شہر کو رانا
اودے سنگ نے ۱۵۶۹ء مین آباد کیا تہا شہر اور اودے ساگر تالاب اوہی
کے نام سے نامزد ہوئے ہین - سطح سمندر سے ۲۰۶۴ فیٹ بلند ہے اور عرض
بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۷ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۹ دقیقہ پر واقع ہے
چیتوڑ کا قدیم قلعہ اور شہر سابق مین بہت بڑا اور مشہور مقام تہا مگر زمانہ حال
مین زوال پا گیا ہے قلعہ پہاڑ پر ہے اور شہر کی فصیلین بلند اور مکانات جابجا
پہاڑ کے اوپر واقع ہین اس سے قلعہ وشہر بہت دور سے نظر آتے ہین -
شہر ندی کے کنارہ پر جسے بیرس و بیرج کہتے ہین واقع ہے - یہان اس ندی
پر نو محرابون کا عمدہ پل ہے قلعہ کے احاطہ کے اندر کئی قدیم مکانات ہین اون مین
سے اول نولکہا بہنڈار ایک مختصر اندرونی قلعہ ہے اوسکی بہت عریض اور بلند
دیوار و برجین ہین - دوسرا رانا صاحب کا محل سادہ وعمدہ تعمیر کا اوس مین

बेरस बेरज

नौलखा भंडार

جودہ پور کی فوج متعینہ قلعہ نے بطمع یہہ قلعہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو خالی کر دیا اور سرکار نے مہارانا صاحب اودے پور کو دیدیا سمندر کے سطح سے ۳۳۵۳ فیٹ بلند ہے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۰ دقیقہ۔

جھیل اودے ساگر وغیرہ چھوٹے تالاب اور جھیلوں اور کانکرولی کے تالاب کے سوائے کہ اوسکا ذکر باب اول مین ہوا ہے اس راج مین **ڈیبر** کا جھیل ہے کہ بحساب وسعت سب سے بڑا یعنی طول مین نومیل اور عرض مین پانچ میل شمال سے کئی ندیان اوسمین آتی ہین جنوب کیطرف سے اوسکا پانی ناہی ندی مین جاتا ہے اودے پور سے ۳۰ میل جنوب مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۱۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴ دقیقہ پر واقع ہے۔

कांकरोली

देबर

माही

ندیان میواڑ کے ملک مین بناس مشرقی و مغربی و بیرس و سابرمتی و سوکری و کھاری ندیان ہین چنانچہ اونکا مفصل حال اول و دوم باب مین لکھا گیا ہے۔

साबरमती
सोकरी
खारी

شہر و قصبات میواڑ مین اول شہر دار الریاست **اودیپور** ہے کہ ایک گھاٹے مین پشت پہاڑ پہ کہ بجز مغرب کے جسطرف پانچ میل کے محیط کا ایک تالاب ہے ہر طرف سے پہاڑون سے گھرا ہوا ہے واقع ہے۔ یہہ گھاٹہ تیس میل طول مین اور دس میل عرض مین ہے شہر کے قریب تالاب ہے اوس سے چھوٹا مگر تاہم بہت وسیع ایک اور تالاب چھہ میل کے فاصلہ پہ مغرب مین ہے اور چھوٹے چھوٹے جھیل اور تالاب بکثرت ہین اس سبب سے نواح اودے پور مین بخار وغیرہ کی بیماری بہت رہا کرتی ہے مشرق کیطرف دور سے دیکھنے سے شہر بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے مگر قریب سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ شہرونکی وضع اور طرز عمارت اچھی نہین

سوکس فی مربع میل اور آمدنی ۲۶۶۱۰۰۰ روپیہ سالانہ ہے۔

جغرافیہ

اس ملک کے جنوب مغربی حصہ مین شہر اودے پور سے سرحد سروہی تک کوہ ارابلی کا سلسلہ ہے اور جیساکہ راجپوتانہ کے جغرافیہ مین لکہا گیا شمال مین کوملمیر ہوکر اجمیر کیطرف چلا گیا ہے یہان اس پہاڑ کا عرض چہہ میل سے پندرہ میل تک مختلف ہے اور اودیپور وجودہ پور کے درمیان بطور سرحد کے واقع ہے کوملمیر سے جنوب مین گہاٹہ اور احاطہ بہت ہین اون مین بہیل و مینہ و میر لوگ کہ ملک کے اصلی باشندگان قدیم ہین بہ آزادی رہتے ہین کسی سرکار کی حکومت کو نہین مانتے اور نہ کسیکو خراج دیتے ہین۔ اس پہاڑ مین اکثر مقامات پر معدنی پیداوار بہت ہے سابقًا اودے پور مین رانگ کے کانون کی بہت آمدنی تہی اور اوسمین چاندی بہی نکلتی تہی تانبہ بکثرت ہے اور رائج الوقت پیسہ اوسکا بنتا ہے ٹوڈ صاحب لکہتے ہین کہ راناصاحب کی دانست مین اونکے پہاڑون مین ہر قسم کی فلزات ہے۔ باقی ماندہ ملک جسمین اودے پور کا گہاٹہ بہی داخل ہے سطح سمندر سے دو ہزار فیٹ برتر ہے اور بناس و بیرس و دیگر ندیون کے سیلان سے کہ ارابلی سے نکلی ہین زمین کا ڈہال جنوب مغرب سے شمال مشرق کیطرف ثابت ہے۔

کوملمیر (कोमलमेर) اثنار راستہ اودے پور اور جودہ پور کے گہاٹہ ہے اور اوس پر قلعہ ہے اودے پور سے پچاس میل شمال مین اور جودہ پور سے نوّے میل جنوب مشرق مین یہہ گہاٹہ کوہ ارابلی کے عمیق اور پیچدار نالون مین واقع ہے اور میواڑ اور مارواڑ کے میدانون کی آمد و رفت کیواسطے یہی گذرگاہ ہے ۱۸۱۸ع مین رئیس

باب سوم وقایع راجپوتانه

نقشه ریاستهای متعلقه ایجنسی میواڑ

اجمیر

خوشحال گڈھ

اودے پور ۲ لکھہ [illegible]		ڈونگرپور	بانسواڑہ	پرتاب گڑھ	میزان
خراج ۲ لکھہ	خرچ میواڑ بھیل کورپس [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲ لکھہ [illegible]

اورعلاوہ مصارف محکمہ جات حکام مندرجہ صدر کی تخمیناً سوا لاکھہ روپیہ سالانہ خرچ میواڑ بھیل کوربس کا ہے ۔

میواڑ بھیل کوربس صرف ہندوستانی پیادون یعنی بھیلون کی فوج ہے اوس مین کل ۶۵۲ مسلح جوان ہین اون مین سے ۱۴۵ چہاونی کوٹرہ مین متعین رہتے ہین اورباقی کل ہیڈ کوارٹرس یعنی چہاونی صدر کہیرواڑہ مین رہتے ہین ۔

اب اس ایجنسی کے متعلق ریاستون کے علیحدہ حالات لکھے جاتے ہین ۔

فصل اول

ریاست میواڑ یعنی اودے پور

ریاست اودے پور جسے میواڑ کہتے ہین اول درجہ کی ریاست ہے اوسکے شمال مین اجمیر کا انگریزی ضلع مشرق مین بوندی گوالیار ٹونک وپرتاب گڈہ کی ریاستین جنوب مین بانسواڑہ ڈونگرپور اور ماہی کانٹہ کی ریاستین اور شمال ومغرب مین سروہی کی ریاست وضلع گودواڑ علاقہ مارواڑ وضلع اجمیر واقع ہین ۔

माहीकांटा

गोदवाड़

خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۴۹ دقیقہ اور ۲۵ درجہ ۵۶ دقیقہ اور طول بلد شرقی ۷۲ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۳۸ دقیقہ کے درمیان اوسکا غایت طول شمال وجنوب مین ۱۵۰ میل اور عرض ۱۳۰ میل رقبہ ۱۲۶۱۴ مربع میل ہے آبادی ۱۶۱۴۰۰ الجستا

باب سیوم

ایجنسی میواڑ

मेवाड़ उदेपुर डूंगरपुर बांसवाड़ा परतापगढ़	اس ایجنسی سے چار ریاستین متعلق ہین - اوّل میواڑ یعنی اودے پور - دوم ڈونگرپور سیوم بانسواڑہ - چہارم پرتاب گڈھ -

ان ریاستون کے انتظام و نگرانی کیواسطے سرکار ذوی الاقتدار کیطرف سے حکام و افسران مفصلہ ذیل متعین ہین -

اوّل صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ جو بمقام اودے پور تشریف رکہتے ہین -

खेरवाड़ा	دوم صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ قطعات کوہستانی ملک میواڑ جو بمقام کہیرواڑہ رہتے ہین اور پہاڑی ملک علاقہ اودے پور اور ریاست ڈونگرپور کی نگرانی وانتظام کرتے ہین اور اونکے تحت حکومت مین فوج معروف میواڑ بہیل کورپس چہاونی کہیرواڑہ مین رہتی ہے -
कोटड़ा	سیوم صاحب اسسٹنٹ دوم صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر میواڑ مقیم چہاونی کوٹڑہ کہ وہان بہی ایک جمعیت میواڑ بہیل کورپس کے متعین رہتی ہے -

چہارم صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ میواڑ متعینہ ومقیم بانسواڑہ -

اس ایجنسی مین ریاستون سے خراج وغیرہ کی آمدنی بقدر ۲ لاکہہ ۱ سالانہ ۵ " حسب تفصیل ذیل ہوتی ہے -

جسونت سنگہ رلاوتہ والہ کی گود بیٹہا تہا - مگر پہر جب اوسکے در جن سال پیدا ہوا تب اپنے بیٹے کو رلاوتہ پر قابض کیا اور خود اجمیر مین اپنا حصّہ لینے آیا مگر بعد پنچایت اوسکا دعویٰ خارج ہوا اب وہ صرف رلاوتہ پر قابض ہے -

پہیر جس زمانہ مین پرگنہ رامسر تعلقہ اجمیر مرہٹون کیطرف سے بطور اجارہ مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کے پاس تہا پہیر کی جاگیرداران نے ایک چاہ مع بارانی اراضی کے کہ پیمایش حال سے ۱۰۰ بسکہہ ہے بنظر حفاظت وہی راجہ کے تعلق بطور بہوم کے کردیا تہا کہ حفاظت گانو کی راج کی طرف سے ہوا کرتی تہی جب انگریزی عملداری اس ملک مین آئی وہ زمین بدستور راج کشنگڈہ کے قبضہ مین رہی چنانچہ ابتک اوس پر راج کشنگڈہ کا قبضہ ہے گانو کی حفاظت کے واسطے چند آدمی مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کی طرف سے رہا کرتے ہین -

سداپور مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کے بہائی بیٹون مین سے ہمت سنگہ راجہ سداپور مین بہوم رکہتا ہے - اس خاندان کو یہہ بہوم اوس زمانہ مین حاصل ہوئی تہی جب اجمیر کشنگڈہ کے ٹہیکہ مین تہا یہہ بہوم پاٹوی کو ملتی ہے چاند سنگہ کی اولاد فتح گڈہ مین رہتی ہے اور ظالم سنگہ زورت سنگہ جو برادر حقیقی ہمت سنگہ کے ہین اونکا تعلق نہین ہے چند آدمی ہمت سنگہ کے سداپور مین رہتے ہین اور حفاظت وہی کرتے ہین -

موضع چاندولائی بیری سال راجہ فتح گڈہ کا اس گانو مین بہوم ہے حسب شرح سداپور کے اوسکو بہوم حاصل ہوئی ہے اصلی ریاست فتح گڈہ مین ہے یہہ بہوم ہمیشہ پاٹوی کو ملتی رہی ہے بہیم سنگہ کی اولاد کچولیان علاقہ کشن گڈہ مین جاگیردار ہے -

कचोलया

آمدنی ہے ماہ ۹/۱۰ بابی مالگذاری ہے۔

علاقہ جات علاوہ استمرار

گنگوانہ اس علاقہ مین جاگیر دار ہے کہ استمرار یا بوم نہین رکہتا اس خاندان کے مورث اعلےٰ راے سنگہ کے پانچ بیٹے ہوئے۔ منجملہ اونکے بیر سنگہ کو کہرکہڑی جو ساٹھہ ہزار روپیہ کا علاقہ تہا ملی۔ اور سانوت سنگہ و بہادر سنگہ نے باقی ریاست بحصہ مساوی تقسیم کرلی۔ سانوت سنگہ روپ نگر مین رہا اور بہادر سنگہ جو مورث مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کا تہا کشن گڈہ مین رہا۔ سانوت سنگہ کا بڑا بیٹا سردار سنگہ لاولد فوت ہوا اوس نے وصیت کی تہی کہ امیر سنگہ ولد بیر سنگہ وارث ہووے لیکن بوقت وفات سردار سنگہ کے بہادر سنگہ نے امیر سنگہ کی تبنیت سے انکار کرکے روپنگر پر قبضہ کرلیا تب امیر سنگہ نے مہاراجہ جودہپور کی مدد سے روپ نگر لیا بہادر سنگہ ہلکر کیطرف متوجہ ہوا اور ایک لاکہہ روپیہ دیکر امیر سنگہ کو روپ نگر سے نکلوادیا اور بیر سنگہ کو باستثناء موضع لاوتہہ کے جو اوسکی ماکے پاس تہا اپنے علاقہ سے بیدخل کیا۔ بیر سنگہ مرہٹون کے شامل ہوا اور پانی پت کی لڑائی مین کام آیا۔ مادہوجی سیندہیہ نے امیر سنگہ و صورت سنگہ کو گنگوانہ وغیرہ چہہ گانو کی جاگیر عنایت کی آپس کی تقسیم سے امیر سنگہ نے منجملہ چہہ کے سرانہ نگری آرڑکہ تین گانو پر دخل پایا اور صورت سنگہ گنگوانہ اونٹڑہ نگرہ تین گانو پر قابض رہا۔ پہر امیر سنگہ نے جے پور مین جاکر نوکری کی تب مہاراجہ سیندہیہ نے تینون گانو ضبط کرلیے۔

صورت سنگہ کے تین لڑکے ہوئے۔ بڑے بیٹے جسونت سنگہ کو لاوتہ ملا۔ اور ارجن سنگہ و شیر سنگہ کو گنگوانہ اونٹڑہ و نگرہ ملا۔ جیت سنگہ پسر ارجن سنگہ

کہرکہڑی

روپنگر

لاوتہ

گنگوانہ

۴۴۸۷ بیگھہ کا رقبہ عہ سہ کی آمدنی اور عہ ۲ اور ۱۵ پائی سہ مالگذاری ہے۔

منوہرپورہ

اس گانو مین ٹہاکر فتح سنگہ گوڑ راجپوت استمراردار ہے وہ کسی کی ذیل مین نہین ہے مگر دوسری صف مین ۴۶ نمبر پر کرسی نشین ہے گانو کا رقبہ ۲۷۵۰ بیگھہ آمدنی للعہ سہ اور مبلغ عہ ۶ اور ۶ پائی سہ مالگذاری ہے۔

راجوسی

راجوسی وغیرہ چار دیہات کے استمراردار چوہان ہین جنہ ہین حال اونکا پیشتر لکہا گیا ہے اون مین سے شمشیر خان سرگروہ دوسری صف مین ۴۸ نمبر پر کرسی نشین ہے۔

کیفیت

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
راجوسی	یک	۱۰۶۴۵	اعسہ سہ	الہ سہ ۲ ر	
دیہات متعلقہ	سہ	۷۸۷۵	اعصہ سہ	صہ ۱۵ ر ۶ پائی	
میزان	للعہ م	۱۸۵۲۰	صمہ سہ	الہ سہ ار ۶ پائی	

کوٹڑی कोटडी

اس گانو کا استمراردار چیتر بہوج چارن ہے گانو کا رقبہ ۸۰۰ بیگھہ لا ر روپیہ کی

ساتہہ نہین ہے مگر خود دوسری صف مین ۴۵ نمبر پر کرسی نشین دربار ہے
ریکھہ مالیان صرف ایک گانو ہے اوسکا رقبہ ۲۳۹۶ بیگہہ آمدنی ایک ہزار روپیہ ہے
اسمین سے پر صہ پائی مالگذاری اداکرتا ہے -

سیٹہن

اول اس گانو پر ٹہاکر سور سنگہ قابض ہوا تہا اور اوسی نے اس گانو کو پہر آباد کیا
تہا اب اس گانو پر ٹہاکر کشن سنگہہ قابض ہے کسی تعظیمی کے ذیل مین نہین ہے مگر
دوسری صف مین ۴۴ نمبر پر خود کرسی نشین دربار ہے صرف ایک گانو ۲۶۲۷ بیگہہ
رقبہ اور الہ... آمدنی کا ہے اوس مین سے مبلغ ... پائی مالگذاری
سرکار داخل ہوتی ہے -

کرٹیل

اس خاندان کا مورث کشن سنگہ چانداجی کا چہوٹا بیٹا تہا اس گانو مین سابق کرٹیل
کوٹ کے گوجر آباد تہے اون کے نام سے گانو مشہور ہے کشن سنگہ قصبہ پلونڈا علاقہ
ماروار کا باشندہ تہا سارد ول سنگہ پوار کی مدد سے دیوالی کے دن جب گوجر
تہوار کی رسوم مین مشغول تہے اون پر حملہ کرکے کرٹیل کو چہین لیا کشن سنگہ کے
تین بیٹے ہوئے اونمین سے راج سنگہ کرٹیل مین رہا اور اورون کی اولاد
کنولائی وکاٹیر مین باہو میہ ہوئی -- سمان سنگہ وپہول سنگہ کے پاس اس گانو
مین زیادہ زمین ہے اس سبب سے باوجودیکہ اولاد اکبر نہین ہین بطور پاٹوی
عزت دار سمجہے جاتے ہین اونکے اور بہائی جو شاید حقیقت مین بڑے ہین بہومیہ
ہین سمان سنگہ پہول سنگہ دوسری صف مین ۴۷ نمبر پر کرسی نشین ہین گانو کا

पलोंदा

کیفیت	تعداد مالگذاری	تعداد آمدنی	تعداد رقبہ	تعداد دیہہ	نام ریاست
	الماعــہ ۱۱۱ ۴ر ۸ پائی	لعــہ ۱۱۱	١٠٥٠٨	یک	باکسوری
	سماــہ	سمــہ صما ۱۱۱	۴٦١٩	یک	بوبانیہ
	اعـــہ ۱۱۱ ۴ر ۸ پائی	عــہ صما ۱۱۱	١٥١٢٧	٢	میزان

میواڑیہ

اس خاندان کا مورث اعلےٰ جیت سنگہ مہاراجہ اودے سنگہ والی میواڑ المخاطب بہ بوڑہا راجہ کا سب سے چہوٹا بیٹا تہا کہتے ہین کہ اوسکی چوتہی پشت مین رام سنگہ نے سنہ ١٦٥١ع مین یہہ گانو جنگل ویرانہ مین آباد کیا تہا اسی خاندان مین پالوسی ہونیکا دستور ہے بہائیون کو کسیقدر جاگیر بطور حوالہ یعنی معاش کے ملتی رہی ہے عملداری مرہٹہ مین وہ زمین بہوم متصور ہوکر خدمت حفاظت اونکے ذمہ کی گئی بعد سنہائی اس بہوم کے ٹہاکر جو گیداس کل گانو پر قابض ہے یہہ ٹہاکر کسی تعظیمی کے ساتہہ نہین ہے — مگر خود دوم صف کے ٣۴ نمبر پر کرسی نشین دربار ہے میواڑیہ صرف ایک گانو ہے رقبہ اوسکا ٣٨٨٥ - آمدنی دو ہزار کی ہے اوسمین سے اما للعہ ١٥ر ٣ پائی مالگذاری اداکرتا ہے —

ریچہہ مالیان

ریچہہ مالیان قریب پیپلانگن کے خاندان کا مورث اعلےٰ کلیان داس تہا اوسکے قابض ہونیکا صحیح حال معلوم نہین ہے اب جہیتر سنگہ قابض ہے وہ کسی تعظیمی کے

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد ورقبہ	تعداد آمدنی ریاست	تعداد مالگزاری	کیفیت
گوبندگڈہ	یک	۱۰۳۶۲	[illegible]	[illegible] ۱/۴	
جسونت پورہ	یک	۰	[illegible]	۰	
میزان	۲	۱۰۳۶۲	[illegible]	[illegible] ۱/۴	

باگسوری

جگمال کے تیسرے بیٹے لاڈسنگہ کی اولاد باگسوری مین استمراردار ہے باگسوری کا ابتدائی حال سعودہ کی کیفیت مین درج ہوا ہے ۔ اب اسقدر کافی ہے کہ لاڈسنگہ کی اولاد مین مان سنگہ شیودان سنگہ برادران حقیقی ہوئے اور باگسوری کو بانیہ گراس مین ملا ۔ پہر بہوپ سنگہ کمان سنگہ جان سنگہ کو کوئی گانو گراس مین نہین ملا اونکی اولاد بینوڑیہ مین رہتے تہے اور رام سنگہ پرتاب سنگہ کی اولاد باگسوری مین حوالہ کہاتی ہے ۔

ٹہاکر ناہر سنگہ استمراردار باگسوری ۱۵ نمبر پر تعظیمی ہے مگر آیندہ اس ریاست مین تعظیمی نہون گے اوسکے ساتھہ دوسری صف مین رگہناتہہ سنگہ دیلونت سنگہ ٹہاکران بوبانیہ ۴۲ نمبر پر ہین ۔

بنوڑیہ

نام ریاست	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
کہروہ	[illegible]	۵۰۹۰۱	[illegible]	[illegible] ۱۰/	
بہعلی کہیرہ ناسون دیوگڈہ	[illegible]	۴۴۶۰	[illegible]	•	
میزان	[illegible]	۵۵۳۶۱	[illegible]	[illegible] ۱۰/	

گوبندگڈہ

اکبر شاہ کے عہد مین مہاراجہ اودے سنگہ المخاطب موٹا راجہ والی مارواڑ مورد عنایات شاہی تہا اور اوسکا بیٹا بہگوان داس بادشاہ کا دوست اور مصاحب تہا اوسکی اولاد حسب تفصیل ہوئی۔

گوبند داس - کاہن جی - سلطان جی - بلرام جی - اچلداس جی - گوپالداس جی
ان مین سے اچل داس لاولد رہا - کاہن جی سلطان جی بلرام جی اور گوپالداس جی مارواڑ مین رہے گوبند داس نے پیسانگن کے قریب اپنے نام سے موضع گوبندگڈہ آباد کیا اور قلعہ بنایا - اس ریاست مین چار گانو ہین منجملہ اونکے جسونت پورہ جسونت سنگہ نے آباد کیا تہا اکہے پورہ اکہے سنگہ نے - اور سمرتہہ پورہ سمرتہہ سنگہ نے امرت پورہ قدیم گانو ہے ریاست گوبندگڈہ سے کسی بہائی بیٹے کو کوئی گانو نہین ملا۔
ٹہاکر لچہمن سنگہ استمرار دار گوبندگڈہ - ۱۲ - نمبر پر تعظیمی ہین اور اونکے ساتہہ تیسری صف مین شیام سنگہ ٹہاکر جسونت پورہ ۲۰ نمبر ہے۔

کھروہ

اس خاندان کا مورث اعلیٰ شکت سنگہ مہاراجہ اودے سنگہ المخاطب موٹا راجہ والی
مارواڑ کا بیٹا تہا اس علاقہ کے لوگ کہتے ہین کہ راج مارواڑ سے ملا تہا مگر کچہہ ثبوت نہین
ہے ۔ اکبری عہد مین پرگنہ کھروہ شامل پرگنہ اجمیر سرکاری خالصہ مین تہا کہ آئین اکبری
مین درج ہے ۔ یہہ علاقہ دو علیحدہ حصون پر منقسم ہے ایک بڑا جسمین خاص کھروہ
ہے دوسرا قلیل قریب پیسانگن ہے ۔ اس خاندان مین سات پشت تک برابر یہی عمل
رہا کہ پاٹوی اولاد کل ریاست پر قابض ہوتی ہے اور بہائیون کو کچہہ نہین دیا جاتا
چنانچہ اس خاندان کے اکثر لوگ نقل وطن کر گئے باقی ماندہ موضع جاٹلی واکہری علاقہ
اجمیر مین بھومیہ ہین ۔

شکت سنگہ سے آٹہوین پشت مین سورج مل کے چھوٹے بیٹے چتر سنگہ کو موضع دیوگڈہ
بطور گراس ملا ۔ اور دیوی سنگہ کے چھوٹے بیٹے گلاب سنگہ کو ناسون اور پرتاب سنگہ
کے چھوٹے بیٹے شیام سنگہ کو بھوانی کھیڑہ ۔ باقی ریاست پر مادھو سنگہ پسر جسونت سنگہ
بلا شرکت غیرے قابض ہے ۔ بھوانی کھیڑہ ناسون و دیوگڈہ کے ٹھاکر کھروہ کے
ٹھاکر کو نذرانہ دیتے ہین اور کھروہ کا ٹھاکر اونکی بابت سرکار مین مالگذاری دیتا ہے
جلسہ قیصری دہلی مین ٹھاکر مادھو سنگہ کو راؤ صاحب کا خطاب ملا ہے راؤ مادھو سنگہ
صاحب ممبر پر خود تعظیمی ہین اوسکے ساتھہ ہین اور کوئی کرسی نشین دربار نہین ہے

پہنیر سنگہ نانڈسی ۔ سوڈ سنگہ شوکلہ ۔ بلونت سنگہ شوکلی ۔ برہم سنگہ ارودڑ ۔ عالم سنگہ
رگہناتہہ گنڈہ ۔ بیجے سنگہ ریہیہ مالیان ۔ شیو سنگہ کنی کلان ۔ منگل سنگہ گور ٹہل ۔
دیبی سنگہ اجیت پورہ ۔ ساونت سنگہ کیبانیہ ہین تیسری صف مین کوئی نہین ہے
اور ٹہاکر بڑلی کے ساتہہ ۔ دوم صف مین ۔ سروپ سنگہ گویلہ ۔ شیودان سنگہ ناگولا
اور سوم مین ساونت سنگہ کنی خورد ہین ۔
اور ٹہاکر دیوگانو کے ساتہہ صرف دوسری صف مین البشری سنگہ ٹہاکر سلاری ہے

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
دیولیہ	[illegible]	۱۸۴۱۵	[illegible]	[illegible] ۲ر	
ریاستہاے متعلقہ وساتولائی	[illegible]	۵۱۷۴۹	[illegible]	[illegible] ۱۲ر۱۰ پائی	
بڑلی	[illegible]	۲۲۴۰۱	[illegible]	[illegible] ۶ر۵ پائی	
ریاستہاے متعلقہ	[illegible]	۱۸۳۶۰	[illegible]	[illegible] ۱۰ر۶ پائی	
دیوگانو بگہیڑہ	[illegible]	۲۲۵۹۸	[illegible]	[illegible] ۸ر۲ پائی	
سلاری وکیبانیہ	[illegible]	۸۱۰۸	[illegible]	[illegible] ار۲ پائی	
میزان	[illegible]	۱۰۵۶۳۱	[illegible]	[illegible] ۹ر۱ پائی	

دولی سنگہ کی اولاد مین ٹہاکر مادہو سنگہ بڑلی پر تن تنہا قابض ہے۔

دیوگانو بگہیڑہ کے خاندان کا مورث اعلےٰ ناہر سنگہ تہا جسے دیولیہ سے نا ندسی وگوڈہ گراس مین ملی تہی بعد ازان ناہر سنگہ نے راجگڈہ کے خاندان کے گوڑ راجپوتون کو موضع دیوگانو سے بید خل کر کے اپنا قبضہ کرلیا اور اسیطرح سیسودیون سے بگہیڑہ گانو لیا ۱۶۵۵ء مین جب ناہر سنگہ کا گوڑون سے مقابلہ ہوا تو اوس لڑائی مین جونیان کا ٹہاکر مع اپنے بیٹے کنور کشن سنگہ کے ناہر سنگہ کی امداد کیواسطے گیا تہا کشن سنگہ نے دلیرانہ لڑائی کی تہی تا بحدیکہ سر کٹ جانے کے بعد بہی حربۂ شمشیر کرتا رہا اور خود کام آیا جب ناہر سنگہ نے دیوگانو فتح کرلیا تو کشن سنگہ کے خون کے عوض اوس علاقہ کے چار گانو جونیان کے ٹہاکر کو دئے اور باقی ماندہ اپنے قبضہ مین رکہے۔

ناہر سنگہ کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔

دیوکرن جسکو دیوگانو بگہیڑہ ملا اور وہ پاٹوی ہوا۔ بہرت سنگہ کو نا ندسی۔ اندر سنگہ کو سلاری۔ ہاتھی سنگہ۔ تیج سنگہ۔ ارجن سنگہ کو باقی ماندہ دیگر دیہات ملے۔

اسکی یہہ کیفیت ہے کہ اونکا ایک بہائی رگہناتہہ سنگہ دیولیہ مین اودیت سنگہ کی گود گیا تہا وہان سے رگہناتہہ سنگہ نے تیج سنگہ کو ریچہہ مالیان اور ہاتہی سنگہ کو موضع بگرای مین کچہہ زمین اور ارجن کو کیانیہ دیا دیوکرن کی اولاد مین پہر تقسیم نہوئی اب رام سنگہ ٹہاکر حسب قاعدہ وراثت پاٹوی پر قابض ہے اس خاندان مین راوہری سنگہ صاحب دیولیہ۔ مادہو سنگہ ٹہاکر بڑلی۔ رام سنگہ ٹہاکر دیوگانو نمبر ۶ و ۱۴ و ۱۱ بر تعظیمی ہین ٹہاکر دیولیہ کے ساتہہ دوم صف مین۔ دیبی سنگہ گوڈہ۔ پرتاب سنگہ گرو

دیولیہ و بڑلی و دیوگانو

اس خاندان کا مورث اعلے اکہے راج تہا جسکو برو ی تقسیم بہنائی سے منجملہ ۴۸ کے ۳۸ گانو ملے تہے - مگر ٹہاکر صاحب دیولیہ کا بیان ہے کہ اکہے راج نے بہنائی سے نصف علاقہ تقسیم کرا کے ۲۲ گانو لئے تہے اور نرسنگ داس مورث ٹانڈلی کو تین گانو اپنے پاس سے دئے تہے - اکہے راج کے پانچ بیٹے ہوئے اونین الیشر داس پاٹوی ہوا - دیودا س کو بڑلی کا علاقہ ملا - ہری سنگہ کو موضع جیت پورہ جڈانا - ناہر سنگہ کو موضع ناندسی اور گوڈ ملا - اور رگج سنگہ کو علاقہ کیروٹ ملا -

دیوی سنگ واحد پسر الیشر داس کے دو بیٹے - اول اودیت سنگ پاٹوی دویم ساونت سنگہ ٹہاکر گوڈہ کلان ہوئے - بعد ازان رگہناتہہ سنگہ ولد اودیت سنگہ کے تین بیٹے ہوئے بخت سنگہ پاٹوی بہیر سیال ٹہاکر شوکلہ - چہتر سال ٹہاکر رگہناتہہ پورہ - بخت سنگہ کے تین بیٹے ہوئے - ارجن سنگہ پاٹوی - باگ سنگہ ٹہاکر اروڑ - سجان سنگہ ٹہاکر شوکلی -

ارجن سنگہ کی اولاد مین کوئی تقسیم نہوئی اور جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر ہری سنگہ کو راؤ صاحب کا خطاب ملا اب راؤ ہری سنگہ صاحب بلا شراکت غیرے قابض ہین دیوداس مورث اعلے خاندان بڑلی کے چار پسر ہوئے - اول سانولداس پاٹوی - دوم ارجن سال ٹہاکر گویلہ - سوم جیت سنگہ ٹہاکر کنئی خورد - ہرناتہہ سنگہ ٹہاکر کو بہیرولی ملی تہی مگر اداے مالگذاری نہو سکی تو ۱۸۲۱ء مین گانو پہر بڑلی مین شامل ہوگیا اب ہرناتہہ سنگہ کی اولاد بہیرولی مین رہتی ہے مگر کچہہ دخل نہین رکہتی -

سانولداس کی زوجہ اول سے دولی سنگہ پاٹوی ہوا اور زوجہ ثانی سے پربت سنگہ وغیرہ

مین نکالدیا - شیر سنگہ کے اگرچہ دو بیٹے ہوئے مگر اوسکے مسند نشین بیٹے سمان سنگہ نے
اپنے چہوٹے بہائی اندر سنگہ کو شامل رکہا بعد ازان سمان سنگہ کا بڑا بیٹا سمیر سنگہ مسند نشین
ہوا اور چہوٹا بیٹا بیرسال میودہ خورد کا ٹہاکر ہوا - اوسکے بعد سمیر سنگہ کی اولاد مین کسی بہائی بھتیجے
کو کوئی گانو نملا -

دیوی سنگہ کو تقسیم مین سدارا اور گل گانو پیسانگن سے ملے تہے اوسکے چار بیٹے ہوئے
اون مین سے رن سنگہ باڑوی نے سدارا لیا اور دیگر تینون کو گل گانو ملا -
اس خاندان مین دو تعظیمی ایک راجہ پرتاب سنگہ پیسانگن نمبر ۴ اور دوسرا ٹہاکر سجان سنگہ
استمراردار باڑہ نمبر ۱ راجہ پیسانگن کے ساتھہ دوسری صف مین رگہناتہہ سنگہ
پران پیڑہ - چنپال سنگہ خواص - ارجن سنگہ گلگانو - سیتہہ سنگہ سوارہ ہین -
اور ٹہاکر باڑہ کے ساتھہ دوسری صف مین - جواہر سنگہ گوڑہ - ناتہو سنگہ میودہ خورد

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	آمدنی کل	تعداد مالگزاری	کیفیت
پیسانگن	[illegible]	۳۲۰۹۵	[illegible]	[illegible] ۱۴ ار ۲ پائی	
پران پیڑہ سرسڑی خواص گلگانو سدارہ	[illegible]	۸۴۸۱	[illegible]	[illegible] ۱۱ ار ۱۰ پائی	۴۶۸۷
باڑہ	[illegible]	۱۷۹۵۸	[illegible]	[illegible] ۲ ار ۵ پائی	
گوڑہ میودہ خورد	[illegible]	۵۵۴۷	[illegible]	[illegible] ۱ ار ۶ پائی	
میزان	[illegible]	۸۲۰۸۱	[illegible]	[illegible] ۱۴ ار ۱۱ پائی	

باگ سنگہ کے پاس گروی رکھکر گلاب سنگہ نے رہائی پائی کہ اسطرح سرسڑی اور خواص دونون باگ سنگہ کے قبضہ مین آئے ہین مگر مہان سنگہ نبیرۂ باگ سنگہ کا بیان ہے کہ گلاب سنگہ نے کہ خواص مرہٹون کے پاس گرو رکھا تہا جب تہوڑے دنون بعد مرہٹی جانے لگی اور انگریزی عملداری آئی تب صوبہ دار نے چٹھی لکھی کہ روپیہ دیکر گانو لے لو گلاب سنگہ نے منظور نکیا باگ سنگہ نے روپیہ دیکر خواص اپنے نام بیع کرالیا کہ اب مہان سنگہ قابض ہے اور ۱۱۹۹ معہ ۱۲؍۹ پائی مالگذاری سرکار مین داخل کرتا ہے۔

اب پیسانگن کا راجہ پرتاب سنگہ نابالغ ہے اوسکے علاقہ کا انتظام باہتمام کورٹ آف وارڈس ہوتا ہے ریاست مین گیارہ گانو ہین اور ۱۱۴۸ صہ ۱۴؍۲ پائی کی مالگذاری ہے۔ اس خاندان مین قدیم سے ٹہکرائی کا خطاب تہا مان سنگہ نے ابتداء عملداری انگریزی مین راج مارواڑ مین زر کثیر نذرانہ کا دیکر خطاب راجگی کا حاصل کیا اور سرکار انگریزی سے بہی راجہ لکھوانا چاہا مگر سرکار نے مدت تک خطاب عطیہ راج جودہپور کو قبول نکیا آخر کار ۱۸۵۵ء مین دربارہ ہوکر استمرارداران کو سندین عطا ہوئین تب ٹہاکر پیسانگن کو خطاب راجگی سرکار انگریزی سے عطا ہوا اور جلسہ قیصری دہلی مین از سرنو تصدیق ہوا شیام سنگہ کو پاڑہ میوہ خورد اور گودہ وراثت مین پیسانگن سے ملی تہی اور تین گانو اوس نے اور اوسکی اولاد نے بزور بازو حاصل کیے یعنی موضع چہاپریہ و موضع ایکل سنگہ تو خود شیام سنگہ نے گوڑ راجپوتون کو بیدخل کرکے لیلیئے اور موضع نولکہا اوسکے بعد سمال سنگہ نے ماناوت راجپوتون سے چہین کرلیا شکت سنگہ تک شیام سنگہ کی اولاد مین کوئی شریک نہوا شکت سنگہ کے تین پسر ہوئے۔ شیو سنگہ مسندنشین ہوا اوس نے اپنے سب سے چہوٹے بہائی رنجیت سنگہ کو اپنے شامل رکہا اور رنجیت سنگہ کو گوڈہ گراس

जावल

اور کلیان سنگہ خواص سرڑی دیران ہیڑہ کا ٹہاکر ہوا۔ ۱۸۵۸ع مین دکہنیون کی عملداری تہی کلیان سنگہ کے ذمہ تینتیس ۳۳ ہزار روپیہ سرکاری حاصل کا باقی نکلا ہر چند تنگ طلبی ہوئی مگر ادا نہو سکا تب انجام کار پران ہیڑہ اور سرڑی صوبہ دار اجمیر کے پاس بطور رہن ہوئے ناتہو سنگہ ٹہاکر بیسانگن ریاست جاول مین بیاہا تہا اور سیواجی صوبہ دار اجمیر وہان کا باشندہ تہا اور ناتہو سنگہ کی ٹہکرانی سیواجی کی ہمشیرہ راکہی بندہ تہی اس ذریعہ سے ناتہو سنگہ نے پران ہیڑہ اور سرڑی حاصل کر لئے چہہ سال تک دیہات مذکورہ ٹہاکر بیسانگن کے قبضہ مین رہے۔ بعد ازان کلیان سنگہ نے ۳۳ روپیہ سرکار سیندہیہ مین داخل کیا اور دیہات پر دخل پایا۔

ناتہو سنگہ کے دو بہائی باگ سنگہ اور سادول سنگہ دوسری والدہ سے تہے ناتہو سنگہ نے اونکو قید کر دیا کہ وے پانچ مہینے تک قید رہے مگر چونکہ ناتہو سنگہ کی یہہ حرکت ظالمانہ تہی تمام برادری نے جمع ہو کر اونکو قید سے رہا کر دیا اس عرصہ مین ناتہو سنگہ نے وفات پائی اور رتن سنگہ مسند نشین ہوا اوس نے باگ سنگہ و سادول سنگہ کو کچہہ معاش نہ دی آخر کار کلیان سنگہ نے غیرت سے موضع سرڑی بہ تقرر تین سو روپیہ نذرانہ باگ سنگہ کو دے دیا۔

۱۸۱۶ع تک دیہہ مذکور اوسکے قبضہ مین رہا بعد ازان مادہو راؤ سیندہیہ صوبہ دار اجمیر نے استمرار داران کو تنگ کیا اونہون نے صلاح کر کے صوبہ دار مذکور کو گلاب سنگہ ولد کلیان سنگہ کے قلعہ مین قید کر دیا تین مہینے تک قید رہا پہر مرہٹون کی فوج نے آکر چہوڑایا اور اٹہارہ ہزار روپیہ مصادرہ کر کے اوسکے عوض گلاب سنگہ کو قید کیا سمیر پسر گلاب سنگہ نے سات ہزار روپیہ ادا کیا اور بالعوض گیارہ ہزار روپیہ موضع خواص

اور مہرون سے مکالکر کا ویڑہ بہیجدیا اور مہرون مین راجہ نے بہارتہہ سنگہ کی ٹہکرانی قبضہ کرادیا سنہ ۱۸۴۲ء تک وہ قابض رہی سنہ ۱۸۴۳ء مین ٹہکرانی نے جواہر سنگہ پ الیشری سنگہ کو متبنّی لیا مگر سنہ ۱۸۶۷ء مین جواہر سنگہ لاولد فوت ہوا اوسکا حقیقی بہائی لو سنگہ سند نشین ہوا کہ اب تک موجود ہے۔ یہہ علاقہ کسی زمانہ مین مہر یعنی گوجرون کے قبضہ مین تہا اس سبب سے مہرون کہلاتا ہے۔

مہرون کا ٹہاکر نوین نمبر پر تعظیمی استمراردار ہے اور اوسکے ساتہہ دوسری صف مین۔ درجن[۳۲] سال کا ویڑہ۔ کشن[۳۳] سنگہ تسوار یہ۔ وہو[۳۴] نکل سنگہ سامگر یہ۔ موو[۳۵] سنگہ نیمود۔

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
مہرون	سے	۲۲۵۸۵	[illegible]	[illegible]	
۱۰ اروار ان تحت	للعہ	۱۴۱۲۰	[illegible]	[illegible] ۱۴ ار ۳ ما ر	
میزان	[illegible]	۳۶۷۰۵	[illegible]	[illegible] ۱۴ ار ۳ ما ر	

پیسان

جہوجہار سنگہ اول ٹہاکر پیسانگن کے تین بیٹے ہوئے۔ فتح سنگہ پاٹوی جسکو تعلقہ پیسانگن وخواص سرڑی دیران ہیٹرہ ملی۔ اور شیام سنگہ کو باڑہ سیودہ خورد ڈ اور دیوی سنگہ کو سدارہ اور گل گانو ملے فتح سنگہ کے بعد دو پشت تک ایک ہی اولاد ہوئی تیسری پشت مین سالم سنگہ کے دو بیٹے ہوئے۔ ناتہو سنگہ پاٹوی۔

مہرون

ٹہاکر کرن سنگہ اول ٹہاکر مہرون کا بیٹا ناہر سنگہ ہوا اور ناہر سنگہ کی دو عورتون سے پانچ
اولاد پیدا ہوئی - اول سے ابہی سنگہ کہ مہرون کا ٹہاکر ہوا - بہگت سنگہ جسکو تسوار یہ ملا
بہادر سنگہ کو نیمود ملا - دوسری سے بیٹے سنگہ جسے سانگڑیہ ملا - ظالم سنگہ جسنے کاویڑہ
پایا - یہہ تقسیم ۱۶۵۵ع مین ہوئی تہی اوسکے بعد کوئی تقسیم اس ریاست مین نہین ہوئی
اوس تقسیم پر اول ناہر سنگہ کی اولاد مین تو اتفاق رہا مگر بہر ظالم سنگہ کی اولاد مین نا اتفاقی
ہوئی کیونکہ مہرون خاص بڑا علاقہ ہے ۱۸۱۱ع مین لال سنگہ ولد ظالم سنگہ کاویڑہ
والے نے مہرون کے ٹہاکر جگت سنگہ اور بہارتہہ سنگہ اوسکے بیٹے کو قتل کرکے مہرون
پر قبضہ کرلیا -

اس لال سنگہ کو قلت معاش کی شکایت تہی مگر اوسکا بزرگ منظور کرچکا تہا اس سے ٹہاکر
مہرون کا کچھہ قصور نہین تہا لال سنگہ نے یہہ قتل بطور شبخون کیا تہا ایک شب جمعیت سوار
و پیادگان لیکر کاویڑہ سے مہرون آیا اور قلعہ کا محاصرہ کرکے لڑائی شروع کی لال سنگہ
محل مین داخل ہونیوالا تہا کہ جگت سنگہ دروازہ پر نکل آیا تب لال سنگہ نے اوسی نہ مارنے
کا وعدہ کیا جگت سنگہ دہوکہ کہاکر دشمن کے پاس آگیا لال سنگہ نے گرفتار کرکے فوراً
اوسکا سر کاٹ ڈالا اور محلون مین جاکر بعد تلاش کے کور بہاگیرتہہ سنگہ کو قلعہ سے گرا دیا کہ
وہ اسطرح مرگیا اونکو مار کر ٹہکرانیون کو علیحدہ علیحدہ قید کردیا اور خود مہرون کا ٹہاکر ہوگیا
کہ اس ظلم پر کسی راٹہور نے دست اندازی نکی مگر شاہ پور کے راجہ نے کہ سیسودیہ ہے
یہہ وحشیانہ حرکت ناپسند کرکے مہرون پر فوج کشی کی لال سنگہ کے پاس فوج نہ تہی
خائف ہوا راجہ نے اوسکی جان بخشی کی مگر ڈولہ لیا اور آیندہ کو ڈولہ دینے کا عہد کرایا

دستور رہا بعد ازان موقوف ہوا یہہ اسی خیال سے ہوا کہ اگر اسیطرح ہر ایک بہائی
کو ایک ایک گانو ملتا رہیگا تو چند پشتون مین ریاست مین کچھہ باقی نہ رہیگا اسواسطے
اب صرف جوالہ یعنی کسیقدر زمین دیجاتی ہے —

کلیان سنگہ جونیان کا ٹہاکر نابالغ ہے اوسکے علاقہ کا انتظام باہتمام کورٹ آف وارڈس
ہوتا ہے اور اجمیر مین تعلیم پاتا ہے — ریاست جونیان سے [illegible] سالانہ
خزانہ سرکاری مین داخل ہوتا ہے اسمین ٹہاکر سنڈہ کا خراج بہی داخل ہے اور ٹہاکر
مذکور [illegible] جونیان مین داخل کرتا ہے —

جونیان سے متعلق ایک واقعہ تاریخی یہہ ہے کہ ارجن سنگہ برادر خورد ٹہاکر تخت سنگہ
کی گوڑ راجپوتون سے لڑائی ہوئی اوس نے منوہر پورہ لینا چاہا تہا بلکہ لے لیا تہا مگر
ارجن سنگہ لڑائی مین مارا گیا اوس نے ایسی جوانمردی کی تہی کہ سر کٹجانے کے بعد بہی
کئی ہاتہہ تلوار کے مارے تہے — جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر کلیان سنگہ جونیان والہ
کو راو صاحب کا خطاب ملا ہے —

جونیان کا استمرار دار پانچوین نمبر پر تعظیمی ہے اوسکے ساتہہ مین مہتاب سنگہ کا پیہڑ بوگلہ
بان سنگہ کروسج — دیو سنگہ دیولیہ خورد دوسری صف مین اور رام سنگہ ٹہاکر سنڈہ
تیسری صف مین —

نام ریاست	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگزاری	کیفیت
جونیان	[illegible]	۳۴۴۷۵	[illegible]	[illegible]	
تحت کی جاگیرین	[illegible]	۱۵۹۸۵	[illegible]	[illegible]	
بہیڑان	[illegible]	۵۰۴۶۰	[illegible]	[illegible]	

مجمل حال جونیان مہرون وپیسانگن

انکا مورث اعلےٰ مادہو سنگہ مہاراجہ اودی سنگہ والی مارواڑ کا پانچوان بیٹا تہا اوسکو
علاقہ تسوانہ۔ سوجت وجیتارن تین لاکہہ کا پٹہ دار مشہور کرتے ہین معلوم نہین
وہ ملک ان سے کب اور کسطرح جاتا رہا۔ مگر اوسکا بیٹا کیسری سنگہ پیسانگن مین آیا
تہا وہان راجپوت پوارون سے اوسکا مقابلہ ہوا کہ اوس زمانہ مین وہان قابض
اور دخیل تہے یہہ زمانہ شاہجہان بادشاہ کے عہد کا تہا کیسری سنگہ نے پوارون پر
فتح پائی اور پیسانگن پر دخیل ہوا کیسری سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا سجان سنگہ جانشین
ہوا یہہ شخص صاحب داعیہ تہا گوڑ خاندان راجگڈہ کے قبضہ سے جونیان اور سیسودیہ
خاندان کے قبضہ سے مہرون بزور شمشیر لیکر اپنے تحت مین کرلئے اور سنہ [illegible]ع
مین اپنے تین بیٹون کو اسطرح تقسیم کردئے بشن سنگہ کو جونیان۔ کرن سنگہ کو مہرون
جہوجہار سنگہ کو پیسانگن۔ مشہور ہے کہ پیسانگن دار الریاست جہوجہار سنگہ چہوٹے
بیٹے کو اس خدمت کے عوض دی تہی کہ جہوجہار سنگہ نے اپنے چچا بہیم سنگہ کے خون
کا انتقام گوردہا خان شیام گڈہ والہ سے لیا تہا۔

جونیان

بشن سنگہ کے تین پسر ہوئے۔ اول راج سنگہ مسند نشین ہوا اور دوم ساونت سنگہ کو
گرونچ۔ اور دہیرت سنگہ کو دیولیہ خورد دو گانو ملے۔ راج سنگہ سے دوسری پشت
مین تخت سنگہ پاٹوی ہوا۔ اور دلیل سنگہ کو کالیرہ بوگلہ اور درجن سنگہ کو منڈہ
گراس مین ملے اوسوقت تک اس خاندان مین بہائیون کو علیحدہ دیہات دینے کا

مقرر ہے اسمین سکرانی ستہانہ لانبہ ونگر کے سواے کل دیہات مقبوضہ اولاد عجب سنگہ کی جمع شامل ہے مسعودہ مین ۲۸ گانو ہین ٹہاکر صاحب کو جلسہ قیصری دہلی مین راو کا خطاب ملا ہے۔

راو بہادر سنگہ صاحب استمراردار مسعودہ تیسری نمبر پر تعظیمی ہین اور اونکے ذیل مین دوسری صف مین [1] ٹہاکر شادول سنگہ ستہانہ۔ [2] ٹہاکر اودے سنگہ سکرانی۔ [3] ٹہاکر چیتر سنگہ لانبہ۔ [4] ٹہاکر دہیرت سنگہ نگر۔ اور تیسری صف مین [5] ٹہاکر دولت سنگہ جاسولا۔ [6] ٹہاکر بہوپت سنگہ اکرول۔ [7] ٹہاکر پرتاب سنگہ کیلو۔ [8] ٹہاکر زورآور سنگہ شیرگدہ۔ [9] ٹہاکر بہیم سنگہ فتح گدہ۔ [10] ٹہاکر فتح سنگہ کیسرپورہ۔ [11] ٹہاکر کلیان سنگہ جے سنگہ پورہ [15] ٹہاکر سیکہہ سنگہ لالیاواس ہین۔

کیفیت ریاست

ریاست	دیہات	رقبہ	آمدنی	مالگذاری	کیفیت
مسعودہ خاص	[illegible]	۹۸۷۷۳	[illegible]	[illegible]	
دیگر ریاستہاے متعلقہ	[illegible]	۴۹۲۸۰	[illegible]	[illegible] ۱۴ ر ۷ پائی	
میزان	[illegible]	۱۴۸۰۵۳	[illegible]	[illegible] ۱۴ ر ۷ پائی	

سور کی لڑائی ہوئی اور سور سنے شیر کو مغلوب کر کے ہٹا دیا اسواسطے وہ سرزمین مردانگی کی متصور ہوکر موضع باگ سوری آباد کیا گیا اور قلعہ تعمیر ہوا۔ ہنونت سنگہ کی چوتھی پشت مین عجیب سنگہ کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔

سوہن سنگہ پاٹوی۔ کیسری سنگہ ستہانہ مین۔ بخت سنگہ کیسرپورہ مین۔ جسکرن سکرانی مین۔ گردہر داس جہامولا مین۔ سوہن سنگہ کے تین بیٹے ہوئے سلطان سنگہ پاٹوی۔ شیر سنگہ شیرگڈہ مین۔ بیری سال کیلو مین۔ سلطان سنگہ سے تیسری پشت مین شیام سنگہ کے دو بیٹے ہوئے اول رتن سنگہ پاٹوی۔ دوم سمرت سنگہ جسکو ندواڑہ گراس مین ملا رتن سنگہ کے بھی دو پسر ہوئے ایک بھیرون سنگہ پاٹوی۔ دوسرا دلیو سنگہ جسکو جے سنگہ پورہ گراس مین ملا۔ اگرچہ ایک تیسرا بیٹا بھوپال سنگہ اوربہا مگر وہ شیرگڈہ مین بجے سنگہ کا متبنی ہوا۔ بھیرون سنگہ کی اولاد مین صرف ٹہاکر بہادر سنگہ صاحب بلاشرکت غیرے مسعودہ کے استمراردار ہین اسطرح ہنونت سنگہ کی اولاد مین اول مقدم ریاست مسعودہ اور چھوٹی ریاستین ستہانہ۔ کیسرپورہ۔ سکرانی۔ جاہمولا۔ شیرگڈہ کیلو۔ ندواڑہ جے سنگہ پورہ کی ہوئین اور پہران چھوٹی ریاستون مین سے ستہانہ سے لانبہ اور نگر کیسرپورہ سے اکرول۔ اور رلاواس۔ اور شیرگڈہ سے فتحگڈہ۔ اور پیدا ہوئین کہ اسطرح سے تیرہ ریاستین ہین۔

مسعودہ کے ٹہاکر صاحب کو آنریری مجسٹریٹ درجہ سوم کے اختیارات اپنی علاقہ مین حاصل ہین اونکی نابالغی مین علاقہ بہ انتظام کورٹ آف وارڈس رہا تہا۔ اور ٹہاکر صاحب نے اجمیر گورنمنٹ کالج مین تعلیم پائی ہے ... مالگذاری

کیفیت ریاست

ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
ساور خاص	[illegible]	۴۱۱۴۴۳	[illegible]	[illegible]	
دیوکہیڑی - بسوندی - چاند تہلی - جوکسلہ - ٹانکاواس - بہانڈادر رگہوداس چارن - مہرون خورد مہتاب سنگہ - پیپلاج رام سنگہ	[illegible]	۱۵۱۶۱	[illegible]	[illegible]	۲۶۲
ہیتران	[illegible]	۶۴۴۰۴	[illegible]	[illegible]	۶۴۷۸

भाँडावा
रघुदास
महरू

مسعودہ

سابق مین مسعودہ کا علاقہ سرکاری خالصہ مین تہا اور وہان سرکاری تہانہ رہتا تہا سنہ ۱۵۶۰ع مین جگمل مع پسران خود اکبر بادشاہ کی خدمت مین نوکری کیواسطے گیا تہا اوسی اثناء مین پوار راجپوتون نے مسعودہ کے تہانہ دار کو نکال کر اپنا قبضہ کرلیا بادشاہ نے اونکے نکالنے کیواسطے جگمل کو مع فوج متعین کیا اور پوارون نے چیتوڑ کے رانا کی مدد بہم پہونچا کر بمقام ہرماڑہ مقابلہ کیا سخت لڑائی ہوئی انجام مین جگمل فتحیاب ہوا اور مسعودہ پر دخل کیا بادشاہ نے مسعودہ کا پرگنہ ہنونت سنگہ پاتوی پسر جگمل کو دیا حضور شاہ سے رخصت ہوکر آئے تب ایک مقام پر جنگل مین شیر اور

हरमाड़ा

بہادر سنگہ کو موضع چونسلا گراس مین ملا بعد ازان اجیت سنگہ کی اولاد مین زور آور سنگہ
کو موضع ٹانکا واس اور جسونت سنگہ کے خواص زادہ مسمی شب واس کو موضع پرایا
پورہ دیا گیا - باقی گانو سب ٹہاکر کو ملے جسپر اب مادہو سنگہ قابض ہے مگر اونمین سے
دو گانو چارنون کو اور دو گانو راجپوت چوہانون کو بالعوض نوکری دے رکہے ہین بجز
ٹہاکر پیپلاج کے کہ وہ ماعہ سالانہ سرکار مین دیتا ہے اس ریاست کا کوئی بہائی
بیٹا کچہہ سرکار مین نہین دیتا ہے ٹہاکر مادہو سنگہ معہ ماعہ سالتمام مین داخل
کرتا ہے بہائی بیٹے مادہو سنگہ کو نذرانہ دیتے ہین ٹہاکر کے قبضہ مین ۲۱ گانو ہین
سرکاری عملداری کے آغاز مین ٹہاکر سندرداس تاحیات خود استمرار دار قبول کیا
گیا تہا اسواسطے اوسکی وفات پر ڈکسن صاحب کے عہد مین بموجب شرط عام کے ازسرنو
تشخیص سرکاری مالگذاری کی ہوئی اور گورنمنٹ کے حکم کے بموجب ٹہاکر مادہو سنگہ
کی حیات تک منظور ہوئی اب عام حکم کے بموجب یہہ ریاست بہی استمرار قرار پائی اور
جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر مادہو سنگہ کو راجگی کا خطاب ملا راجہ مادہو سنگہ استمراردا
ساور دوم نمبر پر تعظیمی ہے اور اوسکے ساتہہ مین رام سنگہ ٹہاکر پیپلاج دوسری صف
مین چوتہے نمبر پر اور تیسری صف مین کشن سنگہ ٹہاکر بسوندنی چہیتر سنگہ ٹہاکر
چونسلہ - ہرناتہہ سنگہ ٹہاکر ٹانکا واس - دہونکل سنگہ ٹہاکر دیوکہیڑی -
کرن سنگہ ٹہاکر چاندتہلی ہین ۔

نام استمرار	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	آمدنی کل	مالگذاری سرکاری	کیفیت
بہنائی	عسـ	۲۹۹۶۴	سمالعہ ۔۔۔	معلماعہ ۔۔۔ ۷ر ۱۱ پائی	
سرانہ وشولیان	۵	۹۲۲۶	للعصا ۔۔۔	الماصہ ۸ر	
باندن واڑہ	لعہ	۲۴۸۴۵	صعماعہ ۔۔۔	صمسا ۔۔۔ ۵ر	
آمرگڑہ ۔ جوتاہان پاڈلہ ۔ جاولہ ۔ کلیان پورہ	صہ	۲۰۳۲۲	عساصہ ۔۔۔	للعمسماللعہ ۔۔۔ ۸ر ۸ پائی	
ٹاٹوٹی	سلے	۱۲۶۲۰	علمسہ ۔۔۔	اعملامعہ ۔۔۔ ۱۳ر ۹ پائی	
باوڑی	یک	۲۴۵۵	اعہ ۔۔۔	الماعہ ۸ر ۵ پائی	
سیران خاندان بہنائی	شہ	۱۵۹۱۴۲	یک لکھہ لعہ ۔۔۔	لعسامللعہ ۔۔۔ ۳ر ۹ پائی	

ساور

ٹہاکران علاقہ ساور کے مورث اعلے گوکلداس کو پرگنہ ساور جسطرح حاصل ہوا اوسکا
حال توسیسودیہ نسل کے بیان مین لکہا گیاہے گوکلداس کے دو بیٹے ہوئے بڑے
کو ریاست ملی اور چہوٹے عجب سنگہ کو موضع دیوکہیڑی گراس مین ملا پہر سندرداس
کی اولاد مین تقسیم ہوئے تو پرتاب سنگہ پاٹوی ہوا اور رجے سنگہ کو موضع پیپلاج
اور رام سنگہ کو بسوندنی ملا پہر پرتاب سنگہ کے دو بیٹے ہوئے راج سنگہ پاٹوی
ہوا اور چہتر سنگہ کو موضع جان تہلی گراس مین ملا ۔ پہر راج سنگہ کے چہوٹے بیٹے

ہین اوسکی مالگذاری ہین امر گڈہ کی جمع شامل ہے وہ امر گڈہ سے ما معہ سالانہ لیتا ہے باندنواڑہ ہین ۱۰ گانوہین اور جلسہ قیصری دہلی ہین ٹہاکر رنجیت سنگہ کو خطاب راو صاحب کا عطا ہوا ہے —

راو رنجیت سنگہ صاحب استمراردار باندنواڑہ خود تعظیمی استمراردار نمبر ۹ پر ہے —

اوسکے ساتہہ دوصف ہین کرن سنگہ [۲۸] بہیم سنگہ [۲۹] چندن سنگہ [۳۰] بہوپال سنگہ [۳۱]
باڈلہ جوتایان جاولہ کلیان پورہ

اور سیوم ہین ہنونت سنگہ [۲۹]
امر گڈہ

ٹاٹولی نرسنگداس کو چار گانو باندنواڑہ سے ملے تہے اون ہین باوڑی باگ سنگہ کو گراس ہین مل گئی باقی تین گانو پر بہبوت سنگہ ٹہاکر حال پاٹوی قابض ہے —

اس خاندان کے چہوٹے بہائیون کو کچہہ حوالہ یعنی زمین قابل معاش بہی نہین ملی ہے سبب یہہ کہ پاٹوی ٹہاکر زبردست ہوتے رہے ہین —

ٹاٹولی کا ٹہاکر خود ٹاٹولی ہین رہتا ہے اور اوسکا کامدار شیر گڈہ ہین رہتا ہے مگر وہان ایک پختہ قلعہ پرانا موجود ہے —

ٹاٹولی کا ٹہاکر بہبوت سنگہ خود تعظیمی استمراردار نمبر ۱۳ ہے اور اوسکے ساتہہ بہوانی سنگہ ٹہاکر باوڑی دوم صف ہین بہ نمبر ۲۹ ہے —

بهوج هیڈا استمراردار راج کوٹهری اور سیوم صف مین راؤ کیسری سنگه صاحب
اور راجه صاحب چندر سنگه ٹهاکر سرانه هین —

باندن واڑه تذکره بالا سے ظاهر هے که اس ریاست کا اول استمرار دار ٹهاکر سورجمل
تها کیسری سنگه بڑا بهائی جو مسند نشین بهنائی تها سورجمل و نرسنگداس اسکے چهوٹے بهائیون
کو کم معاش دیتا تها نرسنگداس نے تو بوجه متبنی هونیکے منظور کر لی مگر سورجمل ناراض
هوکر دهلی چلا گیا وهان اورنگ زیب بادشاه تها ایک مهم مین سورجمل سے کار نمایان ظهور
مین آیا اوسکے جلدوے مین ساڑهے تین هزاری منصب سات پارچه کا خلعت اور
هاتهی مرحمت هوا اور بهنائی سے نصف علاقه تقسیم کرادیا اور اوسکے سوائے رام سر
وسری نگر کا علاقه بهی جاگیر مین عنایت هوا سنه ۱۶۶۷ع مین سورجمل نے باندنواڑه مین
دارالریاست بنائی تهوڑے عرصه بعد مهاراجه اجیت سنگه صاحب والی جودهپور اجمیر
مین آئے تو باندنواڑه سے ٹهاکر پیشوائی کو نهین گیا مهاراجه صاحب سخت ناراض
هوئے اس خفگی مین رام سر وسری نگر کا علاقه ضبط کر لیا باندنواڑه اگرچه بحال رکها
مگر لوٹ لیا اور قلعه شکست کر دیا سورجمل کے چار بیٹے هوئے اودے سنگه پاٹودی —
فتح سنگه ٹهاکر پاڑله — صورتان سنگه ٹهاکر جادله — اندرسنگه ٹهاکر کلیان پوره —
امر سنگه کے دو بیٹے هوئے بهادر سنگه پاٹودی — مان سنگه ٹهاکر جوتایان —
بهادر سنگه کی دو اولاد اکهے سنگه پاٹودی — بهیرون سنگه ٹهاکر امرگڈه — کرت
اکهے سنگه کے بعد کوئی علیحده نهین هوا ٹهاکر رنجیت سنگه استمراردار باندنواڑه بلاشرکت
غیرے قابض هے کوئی شریک نهین هے بلکه خود بهی کلیان پوره سے متبنی هوکر مسند
نشین هوا هے گورنمنٹ سے اوسکو اختیارات اونریری مجسٹریٹ درجه سوم عطا هوئے

اودے بہان کے تین لڑکون کیسری سنگہ سورجمل نرسنگداس ہین سے کیسری سنگہ مسندنشین ہوا۔ اور سورج مل کو باندنواڑہ اور نرسنگداس کو ٹاٹوٹی معاش ہین ملی۔ نرسنگداس اول اودے بہان کا متبنی ہوا تہا اور وہی راجہ بہنائی ہوتا مگر جب اوسکے دو لڑکے صلبی کیسری سنگہ اور سورجمل ہوگئے تو کیسری سنگہ راجہ ہوا اور نرسنگداس کو معاش ملی۔

بہنائی کیسری سنگہ کے دو بیٹے جگت سنگہ اور ہٹی سنگہ ہوئے جگت سنگہ مسندنشین ہوا اور ہٹی سنگہ کو شولیان معاش ہین ملا۔

بعدازان بخت سنگہ رئیس ہوا اور اوسکے بہائی کیرت سنگہ کو سورکہنڈ ملا مگراب سورکہنڈ پر راجہ صاحب بہنائی نے قبضہ کر رکہا ہے اسواسطے سورکہنڈ استمرارون مین داخل نہین ہے۔

بخت سنگہ کے بعد دلیل سنگہ مسندنشین ہوا اور اوسکے بہائی ارجن سنگہ کو سرانہ معاش ہین ملا۔

اب راجہ منگل سنگہ صاحب استمراردار بہنائی مع راؤ کیسری سنگہ صاحب برادرخورد بالاجمال قابض ریاست ہین راجہ صاحب کو گورنمنٹ سے اختیارات اونریری مجسٹریٹ درجہ سوم عنایت ہوئے ہین جنکو وے اپنے علاقہ مین استعمال کرتے ہین اور راؤ کیسری سنگہ اکسٹرا اسسٹنٹ کیکری مقرر ہوکر وہان رہتے ہین اور انصرام کام کرتے ہین اس خاندان مین راجگی کا خطاب ہمیشہ سے ہے اور خاص بہنائی کے علاقہ مین ۳۹ گانو ہین بہنائی کے راجہ صاحب تعظیمی استمراردار نمبراول ہین اونکے ساتہہ دو صنف مین چتین سنگہ استمراردار شولیان ۔ ٹھول سنگہ استمراردار ساتولائی۔

سعین ہوکر اوسنے قتل کیا اور یہہ علاقہ حضور شاہی سے کرم سین کو عنایت ہوا - علاقہ
بہنائی پور اسیے مشہور ہے کہ اوسمین ۸۴ گانوین اور فہرست پرگنہ بندی زمانہ اکبر شاہ مین
پرگنہ بہنائی لکہاہے مگر استمرار یا جاگیر کا کچہہ ذکر نہین ہے -
کہتے ہین کہ اسی راجہ چندرسین کی ہمشیرہ اکبر شاہ کو بیاہی تہی کہ جودہ بائی کرکے مشہور ہوئی
تہی اور فتح پور سیکری مین اوسکا محل موجود ہے - مگر یہہ شادی صرف مہاراجہ اور دیگر
کی رضامندی سے ہوئی تہی چندرسین ناراض تہا اس سبب سے تمام عمر خراب رہا اور
راج سے نکالا گیا اوسکا پوتا کرم سین ایک دفعہ جہانگیر کے عہد مین خواصی مین بیٹہا
اور اوسکے ہاتہہ مین مورچہل دیا گیا کسی شاعر نے اوسی وقت دوہہ مین کہا کہ تو راجپوت
ہے تجہکو تلوار ہلانی چاہیے نہ کہ مورچہل اسپر اوسے غیرت آئی اور ہاتہی پر سے کود کر
علیحدہ ہوگیا اور دے سنگہ مہاراجہ مارواڑ کو اول ایک ہزاری منصب اور موٹا راجہ
کا خطاب مرحمت ہوا اون ایام مین بہائی بٹیون کو گراس یعنی وجہہ معیشت ملنے کا کوئی قاعدہ
مروج نہ تہا اسی وجہہ سے کرم سین کے تین چہوٹے بیٹون گردہر سنگہ بلدہر سنگہ -
سوہن سنگہ کو واجبی گراس نہ ملا کہ گردہر سنگہ کی اولاد تو بہتا تولائی کے استمرار وار ہے اور بلدہر سنگہ
سوہن سنگہ کی اولاد ٹوبریلہ - ٹہیکاریہ - سانپڑودہ - ورنیگوٹ مین بہوم سے گذارہ
کرتی ہے -
پہر سنہ ۱۶۵۹ء مین شیام سنگہ کے پسران اودے بہان اور اکہے راج مین تقسیم ہوئے
۸۴ دیہات مین سے ۳۸ - اکہے راج کو ملے اور ۴۶ - اودے بہان کو جو باڑی یعنی
مسندنشین ہوا تہا - اکہے راج کی نسل مین دیولیہ کا استمرار وار اور اوسکے بہائی
بیٹے ہین -

کو اونکی چہوٹی ریاستین اونکی بڑی ریاستون کے ساتہہ شمار مین آتی ہین اور انہی
کے ساتہہ معاملت یعنی مالگذاری ادا کرتے ہین - باینہمہ کہ علی العموم یہہ مضمون مراتب
موافق و متفق ہین بعض مین اختلاف بہی ہے مثلاً ایک رئیس نقشہ معاملات گذاری
مین دوسرے رئیس کے ذیل مین ہے اور نشست درباری کے نقشہ مین بوجہ تعظیمی
ہونیکی وجہہ سے اوس سے علیحدہ اول صف مین ہے یا ایک رئیس باعتبار خاندان
کسی ایک رئیس سے قربت رکہتا ہے اور معاملت گذاری مین کسی خاص وجہہ سے کسی
دوسرے کے شامل ہے چند ریاستون مین جو ایسے اختلافات ہین اون کی تشریح
ہوتی جاوے گی -

بہنائی بانڈن واڑہ ٹالوٹی

اس خاندان کا مورث اعلے چندرسین ہے جو مالدیو مہاراجہ مارواڑ کا چہوٹا بیٹا تہا
عوام مین مشہور ہے کہ چندرسین بڑا بیٹا تہا اور اودے سنگہ جو حاکم مارواڑ ہوا
وہ چہوٹا تہا مگر کرنل ٹوڈ صاحب کی تحقیقات سے یہہ بات غلط ثابت ہوئی ہے - چندرسین
دعویدار ریاست ہوا تہا اودے سنگہ پر اکبر شاہ کی مہربانی تہی اسواسطے چندرسین
جودہپور سے نکالا گیا اور تا مرگ بمقام سیوانو رہا - مشہور ہے کہ اوس زمانہ مین
بہنائی کم آباد جنگل تہا اور راولیا نامی بہیل وہان خود مختار تہا اکثر غارتگری کرتا تہا
اتفاقیہ کرم سین نبیرہ چندرسین کا ایک دفعہ وہان گذر ہوا اور راولیا بہیل نے
اوسکی دعوت کی مگر اوس نے کمال ہوشیاری کی کہ بہیلون کو نشہ مین مخمور کر دیا
اور خود ہوش مین رہا اور اوسی شب راولیا کو ہلاک کیا اور بہنائی پر خود قابض ہوگیا
بعض روایت کرتے ہین کہ راولیا نے شاہی خزانہ لوٹا تہا اور کرم سین نے بحکم بادشاہ

सेवानो

دیہات استمرار اونکو سلطنت مغلیہ مین گہاٹے ناکون کی حفاظت کی نوکری کے عوض
خفیف لگان پر ملے تہے اور وے اجمیر مین ہی نوکری کرتے تہے مرہٹون نے ابتدائ
مین کچہہ محصول نہین لگایا بدستور نوکری لیتے رہے مگر داداؤ مرہٹون کی عملداری
مین جب نوکری کی ضرورت نرہی محصول بڑہا دیا گیا عملداری سرکار انگریزی کے آغاز
مین عام تعلقہ دارون مین شمار ہوکر استمرار دار قرار دئے گئے —

چارن

یہہ قوم راجپوتون کے مذہبی متعلقون مین سے ہے راجہ صاحب بہنائی نے کسی زمانہ
مین اپنے چارن بہوانی دان کو کوٹڑی نامی ایک گانو دیا تہا جب مرہٹون کی عملداری
مین استمرار دارون سے مالگذاری لینے کی تجویز ہوئی اس گانو پہ بہی مالگذاری مقرر
ہوئی اوسیطرح سرکار انگریزی نے بہی اونکو استمرار دار رکہا —

استمرار دارون کی ریاستونکا حال

اس مقام پر ریاستون کی ترتیب تین مراتب کے لحاظ سے کی گئی ہے —
اول باعتبار نقشہ نشست درباری کے جسمین استمرار داران تعظیمی و بلاتعظیمی مع اپنے
کرسی نشین بہائی بیٹون کے درج ہین اس نقشہ مین تین صف یعنی درجہ مقرر کئے گئے —
اول صف مین تعظیمی استمرار دار درج ہین دوم مین اونکے معزز برادر بلاتعظیم — اور
سیوم مین اونکے وہ بہائی جنکو دربار مین کرسی ملتی ہے — دوسرے بلحاظ شجرہ کرسی نامہ
کے جسمین پشتون کے بعد و قربت مدنظر رہے ہین — تیسرے از روے نقشہ معاملت
گذاری جسمین ایک ایک بڑے استمرار دار کے ساتہہ چند چہوٹے استمرار دار لکہے ہین

نیبرہ وکرم سین راٹھور کو جاگیر میں عطا ہوا جسکا باپ بیجاپور میں کام آیا تہا یہہ فرمان خاص بادشاہ کا مہر کی محررہ ۱۰۹۳ھ ہے ۔

ان سب بیانات سے یہہ نتیجہ حاصل ہوا ہے کہ استمرارداران کے بزرگون کو ابتدا میں یہہ جاگیرین خدمات کے عوض مین عطا ہوئی تہین کہ نوکری کرتے تہے اور زرنقد بالعوض نوکری زمانہ مابعد مین مقرر ہوا ہے ۔

سیسودیہ

مہارانا صاحب میواڑ کے سورج بنسی سیسودیہ راجپوتون کی نسل مین ہین کہ اس نسل کی بہی کیفیت مفصل باب اول کی دوم فصل مین لکہی گئی ہے ۔ اس ضلع مین استمراردار ساور اور اونکے بہائیون کا خاندان اس نسل مین سے ہے ۔ اس خاندان کے سوائے اس ضلع کے استمرارداران مین اور کوئی سیسودیہ نہین ہے ۔

सावर

سابقاً راجہ صاحب شاہپورہ کہ سیسودیہ ہین البتہ اجمیر سے متعلق تہے مگر اب کئی سال سے تعلق اونکا راجپوتانہ کی ایجنسی سے ہوگیا ہے اور ضلع اجمیر مین صرف ساور سیسودیون کی ریاست رہگئی ہے ۔

مہارانا اودے سنگہ صاحب والی اودے پور میواڑ کے پرتاب سنگہ اور شکت سنگہ دو بیٹے تہے پرتاب سنگہ کی اولاد تو فرمان روائے ملک میواڑ مین اور رئیس شاہ پورہ بہی کہ ان پرتاب پورہ کا تعلقہ داران ساس ۔ چونسکہ ۔ جان تہلی ۔ سرواڑ ۔ لسونڈی ۔ دودہ کہیڑی ۔ شکت سنگہ کی اولاد مین حسب شرح ذیل ہین ۔

۱ ۔ شکت سنگہ

۲ ۔ بہان سنگہ

استمراردار ان موجودہ حال کے بزرگون سے اکبرشاہ کے زمانہ سے پہلے اس علاقہ
مین کوئی نہ تہا ہر ایک ریاست کے لوگ اپنے آنیکی کیفیت بطرز دیگر بیان کرتے ہین
مگر سبکی روایتین اکبرشاہ کے وقت سے بعد کی ہین کہروہ والون کا بیان ہے کہ ٹہاکر
شکت سنگہ ہمارے مورث اعلے نے اکبرشاہ کو دریا سے نکالا تہا کہ سیر کرتے ہوئے
کشتی سے اتفاقیہ گر پڑے تہے اور نواب بنگالہ کی گرفتاری کی بہی خدمت کی تہی اوسکے
جلدوے مین یہہ پرگنہ عطا کیا تہا مگر اونکی سند فرمان اکبری مورخہ سنہ ۱۵۵۵ع مین صرف
اسیقدر لکہا ہے کہ پرگنہ کہروہ راو شکت سنگہ کو بوجہہ مدد معاش نسلاً بعد نسلاً
عطا ہوا۔

ٹہاکر مسعودہ مظہر ہے کہ مسعودہ مین بعہد اکبر کچہہ باغی جمع ہو گئے تہے اور لوٹ مار
رکہتے تہے لہذا جگمل جی کو اونکے نکالنے کیواسطے تعین کیا تہا جگمل نے اونکا مقابلہ کیا
کہ جگمل اور اوسکے تین بیٹے قتل ہوئے تب بجلدوے حسن خدمت یہہ جاگیر بلا شرط
سنہ ۱۵۵۵ع مین بہوبت سنگہ مورث کو عنایت ہوئی تہی - راجہ صاحب بہنائی نے
لکہایا ہے کہ اس علاقہ مین مادلیہ بہیل راہزن قابض تہا اکبرشاہ نے ہمارے مورث
کریم سین کو اوسکی گرفتاری کیواسطے متعین کیا چنانچہ کرم سین نے اوسکو لڑکر قتل
کیا تب یہہ علاقہ اوسکو جاگیر مین ملا۔

ٹہاکر صاحب گوبند گڈہ کا بیان ہے کہ ہمارا مورث گوبنددا س ۵۶ سوارون سے
نوکری کرتا تہا اوسکے عوض یہہ گانوجاگیر مین ملا تہا۔

ایک راجپوت راٹہوڑ ملازم ٹہاکر ناٹولی کے پاس ایک فرمان شاہی عہد شاہجہان کا
اس مضمون کا تہا کہ موضع ناگولہ پرگنہ بہنائی جسکی جمع ...... گوپی ناتہہ ولد کسل تاتہہ

بجن سنگہ

ویرت سنگہ ساونت سنگہ

استمراردار استمراردار

देवलया دیولیہ خورد کروبج करोज

راج سنگہ

استمراردار تعظیمی

जूनया جونیان

استمراردار

कल्हेरावोगला ۱- کالہیرہ بوگلہ

मंडा ۲- منڈہ

بہومیان

केकडी ۱- کیکڑی

मांगलयावास ۲- مانگلیاواس

نرہرداس عن بہومیان ارڑکہ ہانسیاواس شیام سنگہ عن بہومیان اونڈہ कोनडा हांसयावास खरड़क

بینوڑی تہاری چاندسین देनोड़ी थारी चांदसेन

کشن سنگہ کے پسر ہیر سنگہ کی اولاد گنگوانہ کے راجہ ہین اور بہادر سنگہ کی اولاد بہومیا ہین गंगवाना

ہیر سنگہ راجہ گنگوانہ بہادر سنگہ بہومیان

बीर ہیر سداپور सदापुर

चांदोलाई چاندولائی

استمرار دار تعظیمی

کہروہ खरवा

استمرار دار

۱- بہوانی کہیڑہ भवानी खेडा

۲- ناسون नासून

۳- دیوگڈہ देवगढ़

بہگوان سنگہ | مادہو سنگہ

استمرار دار تعظیمی عن گوبندگڈہ गोविंदगढ़

بہوسیان

نانذ नांद

رام نیر ڈہانی रामनेर ढानी

رام پورہ نانذ रामपुरा नांद

جہوجہار سنگہ

استمرار دار تعظیمی

۱- پیسانگن पिसांगन

۲- پاڑہ पाड़ा

استمرار دار

۱- خواص سرسڑی खवास सर सडी

۲- پیران ہیڑہ पिरानहेडा

۳- میوہ خورد मेवदा खुर्द

۴- گوڈہ गुढा

۵- سذارا सिदारा

۶- گل گاو गुलगांव

کرن سنگہ

استمرار دار تعظیمی — مہرون मेहरू

استمرار دار — تسواریہ तसवारया

نیمود नीमोद

سانگریا सांगरया

کاویڑہ कावेडा

۱-ناندسی नादसी

۲-ریچھمالیان रीछमालया ۱-ناگولا नागोला کیسری سنگه

۳-بگرائی बगराय ۲-گویله गोयला استمراردار التعلیمی

۴-سلاری सलारी ۳-کنئی خورد कनईखुर्द بهنائی भिनाय

۵-کیبانیه केवानया ۴-پیرولی पेरोली استمراردار

ایشرداس

استمراردار التعلیمی

۱-سرانه सिराना

۲-سورکھنڈ सूरखंड

۳-شولیان शोलया

دیولیه देवलया

استمراردار

۱-ارونڑ अरोड़

۲-شوکلی शोकली

۳-شوکله शोकला

۴-رگھناتھ پوره रघुनाथपुरा

۵-گوڈھه کلان गुढाकलां

پنجم اونیسوین پشت مین اودے سنگه ہوئے اونکے سات بیٹون کی اولاد مین خاندان منفصلہ ذیل ہین۔

اولاد جسونت سنگه استمراردار میواڑیه मेवाड़या

سکت سنگه

ان سنگه بهومیان اکهری ۔ پرتاب سنگه بهومیان جالی

کرن سنگه

जारली

استمرار دار — بہومیان

रोहमालया — ریچھہ مالیان — بدہواڑہ — बुधवाड़ा

صورت ان سنگھ بہومیان

नयायचा — بیابچہ — مگری — मगरी — मालदेव — चंद्रसेन

چہارم اٹھارہویں پشت مین مالدیو ہوسے اوسکے پسر چندرسین کی اولاد سے تفصیل ہے۔

سوہن سنگھ کی اولاد عن بیگنوٹ کی بہومیان — رीगनोट — بلدیو سنگھ کی اولاد بہومیان

डबडेला — ڈبڑلیہ — ڈوہگاریہ — ساپیٹرودہ

डूंगारया — सांपड़ोदा — گردہر سنگھ کی اولاد عن استمرار دار ساتولائی — सातोलाई — شیام سنگھ کی اولاد

اکہیراج کل استمرار داران — ادوسے بہان

ہری سنگھ — گج سنگھ — نرسنگھ داس — سورجمل

जैतपुर — राटोली — ۱ جیتاپورہ — اکروٹا — استمرار دار تعظیمی — استمرار دار تعظیمی

जडाना — वावड़ी — ۲ جڑانہ — اکوہل — اٹالوٹلی — باندنواڑہ

काचरया — बांदनवाड़ा

केरोट — ۲- کاچریہ — ۳- کنئی کلان — استمرار دار — استمرار دار

कोरठल

कनई कलां — ۱- باوڑی — ۱- امرگڈہ

अमरगढ़ — ناہر سنگھ — استمرار دار تعظیمی — دیولیاس — بہومیان — ۲- جوتایان

जोतायां

पालला

जावला — استمرار دار تعظیمی — ۱- سوراہیڑی — ۳- باڈلہ

मोराजड़ी — कल्यानपुर

करया — देवगांवघेरा — دیوگانو گہیرہ — चडली — بڑلی — ۲ کرخواجہ صفا — ۴- جاولہ

استمرار دار — استمرار دار — ۲ کر یار میر القیاب — ۵- کلیان پورہ

موہن سنگھ — اجسکرن

استمراردار

سکرانی — सकरानी

بھومیان عن — استمراردار

کایتھ — تعظیمی

कानया

مستودہ — मसऊदा

استمراردار

۱ جیسنگھ پورہ — जैसिंघपुरा

۲ ندواڑہ — नंदवाड़ा

۳ شیرگڈہ — शेरगढ़

۴ فتح گڈہ — फतेगढ़

۵ کیلو — केलो

گردہرداس

جامولا — जामोला

بچولجی

دوارکاداس عن بھومیان — بچولیان — पिचोलया

رام سنگھ عن بھومیان — کشن پورہ — किशनपुरा

گیانداس

مادہوداس عن بھومیان

لالی کہیڑہ — लाली खेड़ा

تلانہ — امیران — महीडान निलाना

باونتہ — نباب — नबाव

— دلवन्ता

قدم پورہ — क़दमपुरा

کیشوداس خلف چانداجی — گوپال سنگہ خلف چانداجی

بہوسیان — بہوسیان

دلواری — ستاوڑیان — بڑول — لوہرواڑہ — लोहरवारा — सतावडयान

— بیونجہ — شوبلیہ — دیولیہ — वडोल — दलवारी

दिवलया — बियोंजा

درانہو — ہنونتیہ — शोयला — हनवन्ता

بہگمان جسکی اولاد جگمالوت کہلاتے ہین

ایسٹر جی

جیت سنگہ بہوسیان کانیہ — جدوسنگہ استراردار — ان منوہرداس بہوسیان — رام سنگہ

کानिया — تعظیمی — دوڈیانہ — جٹیانہ — نوریاداس — بہوسیا — سیٹہن استراردار

जिठयाना दोडियाना

सिठन — ناگیلا नूरयावास — बोबानिया بوبانیہ — باگسوری — बागसोरी

नागेला

کلاجی بہوسیان — ہنونت سنگہ — سائیداس عن بہوسیان انترہ

अंतरा

رام پورہ لہسوودہ — بخت سنگہ — کیسر سنگہ — रामपुरा

استراردار استراردار — ल्हसोवा

सियाना — اسیہانہ — اکیسرپورہ — केसरपुरा

लांबा — ۲ لابنہ — ۲ اکرول — अकरोल

नगर — ۳ نگر — ۲ لوڈری — लोडरी

خاندان ہرنگہ جی کل بہوسیان ہین

خاندان چاندا جی کے چہہ پسران کا جو چاندا و تہلاتے ہین

اولاد ٹہاکر سنگہ موضع بہانوتہ — اولاد جسونت سنگہ موضع چٹیانہ — ہری سنگہ خلف چاندا جی کل بہوسیان ہین — کشن سنگہ خلف چاندا جی

भगोता
जरयाना

اولاد سدا سنگہ موضع کالیسرہ — اولاد ہلیان جی موضع پہاڑکیہ — اولاد سروپ سنگہ موضع چاچیاواس — اولاد سبل سنگہ موضع سورج کنڈ مین

कालेसरा
फाडकिया
चाचयावास
बागर वाली
खोरी
सूर्यकुंड

باگروالی کہوری

اولاد دوارکا داس موضع کنولائی و کائرڑ بہوسیان

कायड़ कंवलाई

اولاد جسونت سنگہ موضع گناہیڑہ بہوسیان

गुनाहेडा

اولاد عجب سنگہ موضع پانسلی ہین — اولاد پرتہی سنگہ موضع تلوڑہ ہین — اولاد راج سنگہ

पांसली
तलाड़ा

اولاد نراین داس موضع چانوڈہ ہین

चांवडा

تعظیمی اسامی سردار بہوسیان — کٹڈیل — کانسپور

कडील
कांसपुर

بہوسیان نینڈلہ

नींडला

منوہر داس خلف چاندا جی بہوسیان — بہگوانداس خلف چاندا جی بہوسیان

رام پورہ ہنونتیہ — دورا — بہگوان پورہ — ڈوماڑہ

रामपुरा
हनवन्तिया
दोराय
भगवानपुरा
डूमाड़ा

ڈنال — بہیڑان

ढाल
भीड़ान

راٹھوڑ

ان استمرارداران مین زیادہ ترخاندان جودہ پور کے راٹھوڑ راجپوت ہین راٹھوڑ نسل کی کسیقدر کیفیت تو باب اول کی دوم فصل یعنی راج کلون کے ذیل مین لکھی گئی ہے اور باقیماندہ راج جودہ پور کے حال مین لکھی جاویگی یہان اسیقدر کافی ہے کہ سیناجی سے جو بمرور عرصہ چارسو سال قنوج سے آکر مارواڑ مین اقامت پذیر ہوا تھا مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب فرمان رواے حال ملک مارواڑ تک اکتیس پشت گذری ہین اون مین سے بعض کی اولاد اجمیر کے ضلع مین ہین اور اون مین سے ایک گنگوانہ کے راجہ کہلاتے ہین اور بعض تعظیمی استمرار دار ہین اور بعض صرف بہومیان ہین کہ دیہات مین کسیقدر حقیت معافی وغیرہ کی رکھتے ہین اور بابت حفاظت دیہی وغیرہ کے ذمہ وار ہین اونکی تفصیل اس طرح پر ہے۔

سینا جی

اوّل مہاراجگان مارواڑ کی گیارہوین پشت مین جوداجی تھے اونکے خلف پرسرام جے کی اولاد مین ہاگری کے بہومیان ہین۔

جوداجی
پرسرام
हागरी

دوم تیرہوین پشت مین رنمل جی تھے اونکے خلف اکھے راج کی اولاد مین کھوڑان اور بوبانی کے بہومیان ہین۔

रणमल
अखेराज
खोडान
बुबानी

سیوم چودہوین پشت مین جودہاجی ہوئے اونکے خلف دوداجی و نبیرہ بیرم جے کی اولاد مین پانچ بیٹون کے نام سے پانچ خاندان حسب تفصیل ذیل ہین۔

बرسنگہ جی - چاندا جی - جگمال جی - ایشر جی - جیمل جی

जोधाजी
दूदाजी
वीरमजी
वरसिंह
चादा
जगमाल
ईशर
जेमल

ایک ایسے شخص کو لیجاوے یا اضافہ کاشت کیواسطے سرکار سے تقاوی بموجب کسی مروج الوقت قانون کے لیجاوے ضمانت مین دینے کا اختیار ہوگا۔

نوین شرط آپ کو اپنی رعیت کے حقوق پر لحاظ و توجہ رکھنی پڑے گی اور ان اونکو قایم رکھنا پڑیگا اور اپنے علاقہ مین کاشت و زراعت زیادہ کر لے کیواسطے الامکان تدبیر کرنی پڑیگی۔

دسوین شرط سرکار کے حکم کے بموجب جو نقشہ جات حالات ملک صاحب ڈپٹی کمشنر آپ سے طلب کرین آپ کو دینے پڑینگے اور ان نقشہ جات کی تیاری کیواسطے جو اہلکار رکھنے ضرور ہون آپ کو رکھنے پڑینگے۔

گیارہوین شرط کل جرایم جو آپ کے علاقہ مین وقوع مین آوین اونکی آپ کو رپورٹ کرنی پڑیگی۔ اور انسداد جرایم و گرفتاری مجرمان مین حسب منشار حکم سرکار مدد دینی پڑیگی آپ اپنے علاقہ مین مجرمون کو سزا دینگے اور اونکے انسداد اور حفظ امنیت ملک کے لئے دل و جان سے محنت کرینگے اور جب کوئی سرکاری افسر آپ سے مدد مانگے تو حتی المقدور آپ اونکی مدد کرنی پڑیگی۔ تاریخ ۲۹- مارچ ۱۸۶۵ء حسب الحکم جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر- ہمارے دستخط اور مہر سے یہہ سند دیگی ہے۔

دستخط لیال صاحب بہادر چیف کمشنر راجپوتانہ

فہرست الف نام دیہات جو رونیوسر ویر صاحب کی کتاب مین درج ہے اور جنکا ذکر اول شرط مین ہے۔

فہرست بے تواریخ اقساط جنپر حسب شرط دوم زر جمع ادا ہوگا۔

خریف یکم جنوری ۱۸۶۶ء   ربیع ۵ جولائی ۱۸۶۶ء

[illegible] [illegible]

الف جب مسند نشین ہونیوالا اوسی اولاد مین سے ہو جیسے باپ کی گدی پر بیٹا بیٹھے یا دادا کی گدی پر پوتا بیٹھے یا جب مسند نشین ہونیوالا بہائی کی اولاد مین سے ہو یعنی جب وہ استمرار دار کے حقیقی بہائی کے بیٹے پوتون مین سے ہو تو نذرانہ نہین لیا جاویگا **بے** جب چچا مسند نشین ہو نصف جمع سالانہ کا نذرانہ لیا جاویگا **جیم** سواے اس صورت کے جب مسند نشین ہونیوالا متبنی ہوا حقیقی بہتیجا ہو اور سب صورتون مین ایک سال کی جمع کا نذرانہ لیا جاویگا **دال** نذرانہ ایسی قسطون مین اور اسقدر عرصہ مین داخل کرنا ہوگا جیسا چیف کمشنر صاحب بہادر یا اور عہدہ دار جو اجمیر کا انتظام کرتا ہو حکم دیوے مگر یہہ عرصہ چار سال سے زیادہ نہوگا **ہے** جب ایک سال کے اندر دوسری مسند نشینی ہو پہلی مسند نشینی پر نذرانہ لیا گیا ہے تو باوصف مراتب صدر بہی کچھہ نذرانہ نہین لیا جاویگا **واو** جب ایک مسند نشینی پر نذرانہ لیا گیا ہے اور چار برس کے اندر دوسری مسند نشینی ہو تو جسقدر جزو نذرانہ کا صاحب چیف کمشنر یا کوئی اور حاکم ضلع مناسب سمجہے معاف ہوگا مگر یہہ معافی کل کے پون سے زیادہ نہوگی۔

آٹھوین شرط استمرار دار موجودہ کو سواے اوس مروج الوقت قانون کے جو سرکاری کامون کے لیے زمین کی بابت جاری ہو اختیار نہوگا کہ اپنے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ کو بیع یا ہبہ یا کسی اور طرح دوسرے کے نام منتقل کردے اور نہ یہہ اختیار ہوگا کہ اپنے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ کو ٹہیکہ دے یا رہن کردے یا کسی اور طرح اپنی حیات سے زیادہ عرصہ کیواسطے کسی کے نام منتقل کردے یا قرضہ مین پہنسا دے مگر ایسے تقاوی کے عوض مین جو زمین کی ترقی کیواسطے بموجب

جمع جواب مقرر ہے وہ آپ کو سال بسال ادا کرنی پڑیگی اور اس جمع کا روپیہ اون قسطون کے بموجب اور اون تاریخون پر جو فہرست مین لکھی ہوئی ہین دینا ہوگا۔

تیسری شرط کوئی نہر یا کوان جو سرکار کی لاگت سے بنا ہو یا جاری ہوا ور اوس سے آپ کے علاقہ کے کسی حصہ کو پانی دیا جاوے تو خرچ آب پاشی جو سرکار حسب حصہ مقرر کرے وہ جمع مندرجہ بالا کے علاوہ دینا پڑیگا۔

چوتھی شرط آپ کے علاقہ مین کوئی کان برآمد ہو تو آپ کو فوراً اطلاع دینی پڑیگی اور علاوہ جمع مقررہ کے حق سرکاری جو سرکار سے مقرر ہو وہ ادا کرنا پڑیگا مگر یہہ حق اصل منافع کے نصف سے زیادہ کبھی نہوگا۔

پانچوین شرط آپ کو اپنے علاقہ کے مقررہ سالانہ جمع کے سوا ضلع کی بہتری اور ترقی کام مدارس یا پولیس یا دیگر کامون کے واسطے اوسی حساب اور قاعدہ سے روپیہ دینا ہوگا جو سرکار بحساب رسدی مقرر کرے۔

چھٹی شرط جسکے پیچھے آپ متبنیٰ و مسند نشین ہون اوسکے اہل قبیلہ مین سے رشتہ داران مفصلہ ذیل کیواسطے جو زندہ رہین آپ کو حسب قاعدہ خاندان معاش کا بندوبست مناسب کرنا پڑیگا اور جو اوس معاش کی نسبت کچھہ جھگڑا پیدا ہو تو چیف کمشنر صاحب بہادر یا کسی اور با اختیار افسر کے جو اجمیر کے ضلع کا انتظام کرتا ہو۔ حکم کی تعمیل کرنی پڑیگی اور رشتہ داران اہل قبیلہ یہہ ہین ۔ دادا دادی ما باپ بڑہوا بھائی بہن حقیقی یا متبنیٰ بیٹی یا بیٹیان بھتیجی بھتیجیان پوتی پوتیان ۔

ساتوین شرط جو استمرار دار متبنیٰ ہو کر مسند نشین ہوگا اوسکو مسند نشینی سے پیشتر قواعد مفصلہ ذیل سے نذرانہ داخل کرنا پڑیگا۔

روسا پروری سب کو یکقلم استمرار دار مقرر کر دیا - اور تاریخ ۲۳ - مارچ ۱۸۷۵ء بمقام
اجمیر مسٹر لیال صاحب بہادر قایم مقام چیف کمشنر نے عالیشان دربار منعقد کر کے سبکو
سندین عطا کین - اوس سند کی نقل یہہ ہے -

نقل سند استمرار داران ضلع اجمیر

آپکے علاقون مین جمع بڑہا نیکا سرکار انگریزی کو اختیار تہا اوسکو جناب نواب مستطاب
معلے القاب گورنر جنرل صاحب بہادر نے باجلاس کونسل مہربانی کر کے چہوڑ دیا
اور جو جمع اب ہے اوسکو براے دوام پختہ کر دیا ہے - بنا بر آن یہہ سند آپ کو
واسطے اظہار اون شرطون کے دیجاتی ہے جنکی تعمیل و تکمیل بکمال صداقت و اعتقاد
بجانب آقا نعمت آپ کے اور آپ کے وارثان و جانشینان کیطرف سے ہونے
کی غرض سے یہہ رعایت کی گئی ہے -

اول شرط اس سند کے اخیر مین فہرست ہے اوسمین لکہے ہوے
استمرار داران موجودہ حال و متصرف دیہات کو لازم ہے کہ جناب فیض مآب ملکہ
معظمہ وکٹوریہ صاحبہ اور اونکے وارث و جانشینون کی خدمت مین بہ اعتقاد و خیر اندیشی
بجانب آقا نعمت ہمیشہ ثابت قدم رہین اور بطور لازمہ اس خیر اندیشی و اعتقاد کے
جو کام اون سے لیا جاوے وہ سب کیا کرینگے اگر اس شرط کے ایفاء کامل مین کسیطرح
کا شبہہ پیدا ہو تو جو کچہہ فیصلہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل تجویز فرماوین
قطعی ہوگا -

دوسری شرط آپ کے علاقہ کے جو گانو فہرست مین نام وار لکہے ہین اونکی

تعداد استمرار داران	نام قوم	تعداد دیہات	رقبہ بیگھون مین	تعداد کل آمدنی	تعداد مالگذاری
۱	گوجر	یک	۳۷۵۰	للعہ	الصہ ۶ ر ۹ پائی
۵۸	راٹہوڑ	بارصد	۱۹۸۸۹	صدلکہہ للعہ الصہ	یکلکہہ للعہ بانصہ ۶ پائی
۲	سیسودیہ	لعہ	۲۶۶۰۴	للعہ	معہ بامعہ
۴	چوہان منیہ	للعہ	۱۸۵۴۰	صہ	الصہ ۶ ر ۶ پائی
۱	چارن	یک	۸۰۰	الا	الصہ ۶ ر ۹ پائی
		بارلعہ	۸۱۹۵۲۴	صہ لکہہ للعہ صہ بانصہ	یکلکہہ للعہ بانصہ ۶ ر ۱۱ پائی

آغاز عملداری سے ہے یہہ لوگ بلفظ استمرار دار مشہور ہین اور یہہ امر واجبی تہا
کیونکہ حکام مرہٹہ کی اخیر عملداری مین اونکی زرگی جمع مستقل مقرر ہو چکی تہی اونکو استمرار دار
قبول کیا جاتا - مگر ویلڈر صاحب کی تحقیقات مین اونکے عام استحقاق استمرار داری کو
قبول نہین کیا گیا صرف راجہ صاحب بہنائی اور ٹہاکر صاحب ساور استمرار دار لکہے
گئے تہے اور باقی لوگون کی نسبت تجویز ہوئی کہ تعلقہ دار کہلاوین اور بعد دس سال کے
نصف آمدنی پر بندوبست ہوا کرے - پہر ۱۸۳۰ء مین راجہ صاحب بہنائی اور ٹہاکر
صاحب ساور کی نسبت جو تجویز سابق مین ہوئی تہی غلطی پر مبنی قرار پاکر اونکی استمرار
بہی صرف تاحیات رکہی گئی - چنانچہ ٹہاکر راد ہو سنگہ صاحب ساور والہ کا انتقال ہوا
تو تشخیص جدید عمل مین آئی - مگر راجہ نرور آورسنگہ صاحب بہنائی والہ کے انتقال پر کچہہ
بازپرس نہوئی - اور اسیطرح دیگر ٹہاکرون کی نسبت کچہہ تجویز نہوئی - اب تہوڑا عرصہ
گذرا کہ ڈیوڈسن صاحب ڈپٹی کمشنر کے وقت مین اتفاقیہ کاغذات سابقہ کے دیکہنے
سے کل غلطیان ظاہر ہوئین اور بہت بحث و تحقیقات کے بعد سرکار نے براہ فیاضی و

بادشاہان دہلی کی حاضر باشی اور نوکری کیا کرتے تھے اور جب اس علاقہ مین مہاراجہ صاحب
جودھپور کی عملداری ہوئی مثل دیگر جاگیرداران مارواڑ اونکی نوکری کرتے رہے کچھ
دنوں بعد نوکری کی ضرورت متصور نہو کر اونکے ذمہ محصول بطور خراج بالعوض نوکری
مقرر ہو گیا چنانچہ مہاراجہ بجے سنگھ صاحب نے سنہ [illegible] مین مقرر کر دیا ہے
[illegible]

[illegible]

मोरा कड़ी

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ
۱۹	ایضاً	جاگیرداران موراجھڑی	یک	اعسا معسہ
۲۰	ایضاً	جاگیرداران نصف ماندلہ	یک	الالہ للعہ
۲۱	ایضاً	جاگیرداران ہاتھی کھیڑہ	یک	سما عسہ
		میزان درجہ دوم	ے	للعہ صالعسہ
		میزان ہردو درجہ	للعہ	للعہ سہ للعہ معسہ
۲۲	متعلق جماعت	خادمان درگاہ خواجہ صاحب	سے	عہ ماصہ
۲۳	ایضاً	برہمنان بستی کلان پشکر	یک	الہ صہ
۲۴	ایضاً	برہمنان بستی خورد پشکر	یک	صمالعہ
		میزان	صہ	معما للعہ
		میزان کل	للعہ سالم ۓ مشترکہ ے	للعہ الماسہ

استمرارداران

اجمیر کے ضلع مین ایک گروہ روساء ملک مستحقان حقیت اراضی استمراردار نام سے مشہور ہے اوسمین دو قوم کے لوگ ہین اول راجپوت دوم چارن کہ وے بہی شل پروہتون کے وبہاٹون کے راجپوتون کے مذہبی متعلقین ہین سے ہین۔ راجپوتون مین صرف چار قسم کے استمراردار ہین۔ گوڑ۔ راٹہوڑ جودہ۔ سیسودیہ۔ چوہان مینہ۔ مغلیہ سلطنت کے زمانہ مین یہہ رئیس بہی شل جودہ پور وجے پور وغیرہ بڑے رئیسون کے

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ	
۶	ایضاً	سدا برت دووہادہاری	یک	[illegible]	
		میزان مذہبی	[illegible]	[illegible]	
۷	متعلق ذوات درجہ اول	راجہ دیبی سنگہ گوڑ راجہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	
۸	ایضاً	دیوان غیاث الدین خانصاحب سجادہ نشین	یک	[illegible]	
۹	ایضاً	نواب عبدالکریم خانصاحب	سالم مشترکہ [illegible]	[illegible]	
۱۰	ایضاً	راجہ بلونت سنگہ لاوتہ والہ	[illegible]	[illegible]	रलावता
۱۱	ایضاً	عنایت اللہ شاہ	[illegible]	[illegible]	
۱۲	ایضاً	حکیم نظام علی	[illegible]	[illegible]	
۱۳	ایضاً	گلاب سنگہ گوڑ	یک	[illegible]	
۱۴	ایضاً	جوتشی سالگرام	یک	[illegible]	
۱۵	ایضاً	گوکل پوری گشائین	یک	[illegible]	
		میزان درجہ اول	[illegible]	[illegible]	
۱۶	متعلق ذوات درجہ دوم	جاگیرداران آکہری	یک	[illegible]	गारवरी
۱۷	ایضاً	جاگیرداران بینواڑی	یک	[illegible]	वेनबाड़ी
۱۸	ایضاً	جاگیرداران گمناہیڑہ	یک	[illegible]	गुमनाहेड़ा

کاٹھات اور گوڑا کی اولاد میرات گوڑات - اگرچہ ان سبکا سورث ہندو تہا مگر اوسکی اولاد بدت دراز تک کوہستان مین وحشیانہ بود و باش رکہکر اپنا مذہب بہول گئے اور گوشت و شراب وغیرہ ہر قسم کی چیزین کہانے سے حلال و حرام کا کچھہ تمیز نہ رہا گوڑا و ہرراج مسلمان ہوکر اپنے ملک مین آئے تب ذات سے خارج ہونا یا داخل ہونا اونکے نزدیک یکسان تہا اسواسطے گوڑا کی اولاد بدستور برادری مین شامل رہے اور اسی ہرراج کی اولاد نے صرف اجرا رسم ختنہ سے نشان مسلمانی قایم کیا مگر کہانا پینا شادی بیاہ وغیرہ بدستور جاری رہا - اس زمانہ مین البتہ اہل اسلام کی آمد شد و صحبت سے مسلمانی طریقہ ان لوگون مین جاری ہوتا جاتا ہے تاہم اکثر قدیمی رسمین جاری ہین مگر اب یہہ چارون قومین یعنی چیتا برڑا کاٹھات اور گوڑات فی الجملہ مسلمان ہین -

نقشہ جاگیرات ضلع اجمیر

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ
۱	مکانات مذہبی	درگاہ خواجہ معین الدین چشتی	للعہ	عسہ سامہ
	.	متعلقہ عہدہ داران درگاہ	ے	عمہ صا
	.	پیرزادان درگاہ خواجہ صاحب	معہ	عسہ امامہ
۲	ایضاً	درگاہ میران صاحب	ے	للعم سامعہ
۳	ایضاً	چلہ پیر دستگیر	یک	ارضا عمہ
۴	ایضاً	چہتری سرجی راو	۵	اعمہ الامہ
۵	ایضاً	سندرسری ناتھہ دوارہ	یک	الرامہ عمہ

نام مالک	تعداد دیہات متعلقہ سرکار انگریزی تحصیل بیاور	دیہات متعلقہ تحصیل ٹوڈگڑھ	میزان کل دیہات	تعداد جمع [illegible]
دربار میواڑ	۳۷ ½	۶۱	۹۸ ½	[illegible]
دربار مارواڑ	۲۰	۴	۲۴	[illegible]
ر ۵۵	۲ ۵/۶	۰	۲ ۵/۶	[illegible]
ٹھاکر کھروہ	۱ ۵/۶	۰	۱ ۵/۶	[illegible]
میزان	۱۶۱	۸۸	۲۲۹	[illegible]

ان دیہات کی دوسری تفصیل

سرکار انگریزی	دربار میواڑ	دربار مارواڑ عن سالم	ٹھاکر مسعودہ	ٹھاکر کھروہ
۲۰۱ ۵/۶	۹۸ ½	۲۴	۲ ۵/۶	۱ ۵/۶
سالم ۱۹۲	سالم ۹۴		نصف ۵	نصف ۱
نصف ۱۶	نصف ۹		ایک ثلث ۱ ⅓	چہارم ۲ ½
بین چہارم ۲ ½				ایک ثلث ۱ ½
ایک ثلث ۱ ½				

اس مین سے انگریزی حصہ کا رقبہ ۲۸۲ مربع میل اور راو دیے پور کا ۳۰۵ مربع میل اور بجودہ پور ۷۶ مربع میل اور کل ملک کا مع دیہات ٹھاکران مسعودہ و کھروہ ۶۲۶ مربع میل ہے۔

یہہ ملک قدیم سے سرکش و شریر مشہور ہے دو سو برس گذرے کہ جب مہاراجہ سوائی

۲۳ - اکتوبر ۱۸۳۵ء - دستخط ایچ ڈبلیو ٹرولین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

بعد ازان دربار سیواڑ نے ۱۸۴۳ء مین تا خوشی سرکار انگریزی اس ملک کے سرکار انگریزی کے تحت مین رہنے کی رضامندی ظاہر کی اور دربار جودہ پور نے سات دیہات موضعہ جدید واپس لیکر باقیماندہ دیہات کا جب تک سرکار انگریزی مناسب سمجھے بدستور بہ تحت انتظام انگریزی رکھنا منظور کیا۔

۱۸۴۷ء مین اسباب مین سعی کی گئی کہ جودہ پور اور سیواڑ کے دیہات واقع میرواڑہ ہمیشہ کیواسطے علاقہ انگریزی مین شامل کیے جاوین مہارانا صاحب نے اپنے دیہات کا انتقال اس شرط پر منظور کیا کہ اضلاع جاذد و نیمچ و جیرن وغیرہ جو مہاراجہ صاحب سیندھیہ نے بعوض مصارف گوالیار کنٹنجنٹ سرکار انگریزی کو دیدئے تھے اور اور جنکی واپسی کے استحقاق کا مہارانا صاحب بموجب قلم ۷ عہدنامہ ۱۸۱۸ء کے خیال رکھتے تھے استمرار مین دے جاوین - مگر مہارانا صاحب کی حکومت ایسی پوچ اور ظالم تھی کہ دیگر ملک اونکے تحت مین چھوڑنا خلاف مصلحت متصور ہوا اور دربار جودہپور سے بھی کوئی امر قطعی طے نہوا - اس تحیر معین حالت مین سیواڑ و مارواڑ کے دیہات واقع میرواڑہ انتظام انگریزی مین چلے آتے ہین اور اونکی ملکیت کی تفصیل یہہ ہے

تفصیل ملکیت دیہات مگرہ و میرواڑہ

نام مالک	تعداد دیہات متعلقہ تحصیل بیاور	دیہات متعلقہ تحصیل ٹوڈگڑہ	میزان کل دیہات	تعداد جمع
سرکار انگریزی	۱۷۸ ۵/۶	۲۳	۲۰۱ ۵/۶	[illegible] سالانہ

عہدنامہ سرکار جودھپور بابت دیہات میرواڑہ علاقہ مارواڑ

ازانجاکہ دربار نے بنظر تعمیل منشا سرکار انگریزی اور صلاح وایماء اونکے قایم مقام
مسٹر ویلڈر صاحب کی اوس فوج کے مصارف کیواسطے جو ضلع میرواڑہ مین امن وعافیت
محفوظ رکھنے کیواسطے جدید بھرتی ہوئی تھی سابقاً مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینے
کا اقرار کیا تھا اور چانگ وچیتاڑ وغیرہ دیہات علاقہ مارواڑ جنمین فوج انگریزی سزادہی
کے واسطے متعین ہوئی تھی اور راوسکی مدد کیواسطے راج کے ٹھاکر بھیجے گئے تھے میعاد
آٹھ سال کیواسطے سرکار انگریزی کو سپرد کئے گئے تھے اور یہہ شرط تھی کہ اس سرکار
کے ایک معتمد مختار کو حساب آمدنی دیہات مذکور کے معائنہ وپڑتال کے واسطے رہنے کی اجازت
ہو اور مطالبہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سے آمدنی دیہات منہا ہوا کرے اور انقضاء
میعاد پر مطالبہ موقوف اور دیہات واپس ہوجاوین۔

ازانجاکہ اقرارنامہ مذکور کی میعاد پھاگن بدی سمبت ۱۸۸۸ مطابق ۳۔ رجب ۱۲۴۷ھ کو
ختم ہوئی اسواسطے باتباع ارشاد سرکار انگریزی اور خواہش میجر الویس صاحب بہادر
ایجنٹ گورنر جنرل راجستان کے کہ اونکے اسسٹنٹ لفٹنٹ ہنری ٹریولین صاحب
کی معرفت ظاہر ہوئے ہین اب دربار مارواڑ عہد کرتا ہے کہ مصارف فوج مذکور
کے واسطے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ نو برس آیندہ تک بدستور ادا کرتے رہین گے
اور نو برس تک چانگ چیتاڑ وغیرہ دیہات شرائط سابق پر پھاگن بدی ۶ سمبت ۱۸۸۸
مطابق ۵۔ رجب ۱۲۴۷ھ سے سرکار انگریزی کے تحت مین رہینگے۔

علاوہ اسکے سرکار انگریزی اور دربار کے درمیان جو اتحاد ہے اوسکی افزونی کی

چرنجی لال وکلا سرکار اودے پور دربار جاری رہنے قبضہ سرکار انگریزی کے راج اودے پور کے اوس حصہ پر جو ملک مگرہ و میرواڑہ مین داخل ہے بمیعاد آٹھ سال آیندہ ابتدا ۱۲ - مئی ۱۸۳۳ء لغایت ۱۳ - مئی ۱۸۴۱ء بتاریخ ۷ - مارچ ۱۸۳۳ء مقام بیاور بمنظوری جانبین منضبط ہوا۔

اوّل - مگرہ میرواڑہ کے حصہ متعلقہ راج اودے پور کے دیہات میں سررشتہ انتظام جو جاری ہے بمیعاد آٹھ برس آیندہ مذکورہ بالا تک بدستور جاری رہیگا

دوم - چونکہ اس بندوبست مین سرکار انگریزی کا خرچ کثیر ہوتا ہے اور راج اودے پور کو اوس سے بہت فائدہ ہوتا ہے اسواسطے یہہ امر مشروط و مقرر ہوا کہ علاوہ پندرہ ہزار روپیہ کی جو ادا سے مصارف چھاونی بیاور کے واسطے سال بسال ادا ہوتے رہے ہین دربار اودے پور سرکار انگریزی کو پانچہزار روپیہ سالانہ اور دیتا رہیگا یعنی کل بیس ہزار روپیہ ادا ہوتے رہین گے اخراجات تحصیل مالگذاری آٹھ سال آیندہ بہی اسمین داخل ہونگے۔

سیوم - دو متصدی ہمیشہ میجر ہال صاحب کے ساتھہ رہین اور رپوٹ دیہات اودے پور واقع میرواڑہ کی پرتال کیا کرینگے اور متصدیان مذکور تحصیل دیہات مذکور کا حساب سرکار انگریزی کے حساب کے مقابلہ و مطابقت تیار کیا کرینگے۔

چہارم - اس اقرار نامہ کی ایک نقل بعد حصول منظوری امیر عظام نواب گورنر جنرل صاحب کے دربار اودے پور کو دیجاویگی۔

علی ہذا القضاء میعاد سابقہ پر راج جودہ پور سے عہدنامہ ذیل منعقد ہوا۔

بدچلنی سے تھی کہ باعث اشتعال طبع ہوئی پھر تو تمام مگرہ مین فساد ہوگیا مگر جلد ہی چند
مقامات پر سرکوبی کرنے سے فرو ہوگیا بھوپ جی ہتون کا خان کہ مفسدون کا سرگروہ
تھا قتل ہوا اور اوسکا بیٹا لکھا خان گرفتار ہوکر دایم الحبس کیا گیا - بیشتر فوج کی چھاونی
کوہ چانگ کے نیچے تھی اس مفسدہ مین خوف رہا کہ شاید بدمعاش بلندی سے نقصان
پہونچاوین مفسدہ فرو ہونے کے بعد ہال صاحب نے دوسری جگہہ چھاونی مقرر کی
اور پلٹن مین جو جگہہ خالی ہوتی گئی اوس پر میر لوگ باشندگان ملک بھرتی ہوتے
گئے کہ اخیر مین کل پلٹن میرون کی ہوگئی اس ذریعہ سے جو لوگ مشہور غارتگر و ڈاکو
تھے صاحب فن و معتمد و ہوشیار سپاہی ہوگئے اور اونکے ساتھہ کل ملک کے لوگ
محنت پیشہ اور صلح شعار ہوگئے باشندگان ملک نے غارتگری و چوری ترک کرکے
زراعت و تجارت و نوکری اختیار کر لی اور ہال صاحب و ڈکسن صاحب کی کوشش و
توجہہ سے ملک مین بڑی رونق و ترقی ہوئی اور آمدنی مین بھی بہت اضافہ ہوا ہال صاحب
اس ملک مین چودہ برس تک بڑی نیکنامی سے رہے ہین -

اس عرصہ مین دیہات مفوضہ دربار میواڑ کی میعاد منقضی ہوئی تو مہارانا صاحب
نے ترقی ملک سے بہت خوش اور آمدنی سے متمتع ہوکر ۱۸۴۳ء مین عہدنامہ ذیل
از سر نو منضبط کیا -

عہدنامہ دربار میواڑ بابت دیہات میرواڑہ مملوکہ میواڑ

اقرارنامہ فیمابین لفٹننٹ کرنل لوکٹ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ منجانب
آنرابل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہتا شیر سنگہہ - مان و شیام ناتھہ پروہت و راے

مصارف کیواسطے آٹھہ برس تک پندرہ ہزار روپیہ سالانہ اداکرتے رہین گے اور
دیہات چانگ وچیتاڑ خالصہ مارواڑ جنمین سرکشان کیواسطے فوج انگریزی متعین चीताड़
ہوئی تھی اور راج سے اوس فوج کی امداد مین ٹھاکر متعین ہوئے تھے میعاد مذکورہ
بالا کیواسطے سپرد کیے جاوین گے مگر آمدنی کا حساب لینے کیواسطے اس سرکار کا ایک
مختار رہنے کی اجازت ہو اور جسقدر تحصیل ہو اوسمین زر مندرجہ بالا محسوب ہو-
اختتام میعاد پر اداے زر مذکور موقوف کیا جاویگا اور دیہات واپس دیے
جاوینگے مورخہ ۴ - رجب سنہ ۱۲۳۹ ہجری -

دستخط بیاس صورت رام - جواب انجانب صاحب پولیٹکل ایجنٹ دیہات میرواڑہ ملک
مارواڑ سے کہ مفوض ہوئے ہین جو تحصیل ہوگی پندرہ ہزار روپیہ مین محسوب ہوگی
اور آٹھہ برس کے بعد دیہات پھر اہلکاران راج مارواڑ کو سپرد کر دیے جاوین
گے اور مطالبہ موقوف ہوگا مورخہ ۵ - مارچ سنہ ۱۸۲۴ع مطابق پھاگن سُدی سمبت ۱۸۸۰
دستخط صاحب پولیٹکل ایجنٹ اسیطرح مسعودہ اور کھروہ کے ٹھاکرون نے بعض
دیہات کے نصف اور بعض کی چہارم آمدنی اخراجات انتظام کیواسطے دینا
منظور کرکے دیہات مذکور سرکار انگریزی کے حوالہ کیے -

سرکار نے اپنی حکومت مستحکم کی کرنل ہال صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور بیاور हाल
مین پوربیون کی پلٹن متعین ہو کر مختصر چھاونی ڈالی گئی و ٹوڈگڈہ و ساروٹ و بیاور
مین تحصیلین اور جابجا تہانجات مقرر کیے گئے - ابھی چھہ مہینے نہین گذرے تھے
کہ جھاگ مین تہانہ دار مع چند سپاہیون کے قتل ہوا اور موضع بوروا مین جو سرکاری बोरवा
چپراسی تعینات تہا مارا گیا کہتے ہین کہ اس مفسدہ کی بنیاد تہانہ کے کسی سپاہی کی

ٹوڈگڈہ سے ۔ چونکہ مسعودہ کاٹہاکر بہی اونکی زیادتی سے عاجز تہا اوس سلئے سرکار کی مدد کی ۔ جون ہی توپ چلی اور قتل شروع ہوا ان بدمعاشون کو سرکاری فوج کے مقابلہ کی تاب کہان تہی فوراً اطاعت پذیر ہوگئے ۔ ایک دفعہ پہر بہی سرکار نے روسار مارواڑ و میواڑ سے تحریک کی کہ اگر اس ملک کو اپنا سمجہتے ہین تو انتظام کامل کرنے کے کفیل ہون مگر اونمین اتنی طاقت کہان تہی پندرہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ خرچ کا سرکار انگریزی کو دینا قبول کرکے انتظام سے سبکدوش ہوئے ۔

اگرچہ مہارانا صاحب اودے پور اس بندوبست سے ناراض تہے مگر مجبوراً اونہون نے پرگنات ٹوڈگڈہ سارو تہہ و دیوایر جنکے دیہات کی تفصیل آیندہ لکہی جاویگی دس برس کیواسطے سرکار انگریزی مین مفوض کئے اگرچہ انتظام ملک مین سرکار انگریزی کا زیادہ خرچ ہوا مگر اونکی ناراضگی کے خیال سے سرکار نے افزونی خرچ کا مطالبہ نکیا اس قرارداد پر راج میواڑ سے کوئی عہدنامہ منضبط ہوا نہین معلوم ہوتا ہے ۔

دربار مارواڑ سے بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل دیہات پرگنہ چانگ و کوٹ کرانہ آٹہہ سال کیواسطے مفوض ہوئے ۔

हेबायर

عہدنامہ دربار مارواڑ بابت دیہات میرواڑہ مملوکہ مارواڑ

اگرچہ دربار کو باطمینان کلی معلوم ہے کہ میرواڑہ مین پولیس کی جمعیت مستعد رکہکر وہان کی کل وارداتون کے جوابدہ ہوسکتے ہین مگر سرکار انگریزی کو خوش رکہنے کی ہمیشہ خواہش ہے اور اونکو اوس ملک کے عمدہ انتظام کیواسطے اپنا شستہ جاری کرنا منظور ہے اسلیئے حسب ایماء مسٹر ویلڈر صاحب جو فوج اس مراد سے بہرتی ہوتی ہے اوسکے

کوٹرکمزور ہوئے وہ لوگ پہر خودسر ہوگئے - اونکے بعد اس علاقہ پر مسعودہ کے ٹہاکر
نے جو قریب تہا زور دیا تو وہ قابض ہوا چنانچہ قلعہ گوٹرون پر ٹہاکر مسعودہ کا ابتک قبضہ
ہے تاہم وے اطاعت سے منحرف رہا کرتے تہے -

جب ۱۸۱۸ء مین اجمیر مین انگریزی عملداری آئی تو ویلڈر صاحب نے مگرہ کے معزز
اور سرگروہ آدمیون کو اجمیر مین بلاکر تسلی وتشفی دی اور امن وامان رکہنے کی فہمایش
کی مگر وہ باز نہ آئے تب سرکار کو واجب ومناسب نظر آیا کہ ان قزاقون کو سزا دین
اسلیئے کرنل ٹوڈ صاحب نے اول مگرہ پر حملہ کرکے بمقام برساواڑہ قلعہ بنایا اور بالگوبند
جمعدار دلی اور رام رتن چوبدار کو وہان کا قلعہ دار مقرر کیا علی ہذا برار مین قلعہ تعمیر
کرکے تہانہ مقرر کیا برساواڑہ کا قلعہ اسیوجہہ سے ٹوڈگڈہ مشہور ہے لیکن چونکہ مہاراجگان
میواڑ و مارواڑ کے یہان کبہی کبہی عملداری ہوئی تہی اونہون نے اس ملک کے اجزأ
اعظم پر دعوی کیا اور سرکار نے بلا تامل وخلاف مصلحت اونکے دعوی کو تسلیم کرلیا اسواسطے
چند دیہات پر انتظام انگریزی رہا اور باقی مین میواڑ و مارواڑ کی ریاستون کا تین
علیحدہ سرکارون کی عملداری سے انواع قباحتین پیدا ہوئین وحشی صفت باشندون
نے پہر سرکشی کی میرون کی حکومت کا دعوی کرنا سہل تہا مگر اونکو محکوم کرنا بہت مشکل
تہا بغیر ایک زبردست سرکار مثل سرکار انگریزی کے اونکا مطیع ہونا غیر ممکن تہا ریاستون
سے اونکا کچہہ انتظام نہوسکا آخرکار اونکا ایک گروہ اپنی قدیم عادت کے بموجب چہاونی
نصیرآباد سے مویشی گہیر لیگیا اور گردنواح کے ملک مین بدستور غارتگری شروع کی
تب سرکار کو اونکے قرار واقعی انتظام پر توجہہ ہوئی - ۱۸۲۱ء مین تین طرف سے مگرہ
مین فوج داخل ہوئی - ایک مسعودہ کی طرف سے - دوسری کہروہ کی طرف سے - تیسری

बरसावाड़
बरार

راجپوتانہ ہوئے تھے اخیر مین راج جو دہپور کے دیوان ہو کر نوابی کا خطاب پایا اور
۱۰- نومبر [illegible]ء کو لشکر کے میلہ مین کسی دشمن کے ہاتہہ سے قتل ہوئے انکے سوا
[۱۵] شید عبد الوہاب صاحب -
[۱۶] میر امام علی صاحب معروف پیرجی -
[۱۷] سیٹھہ سوبہاگ مل صاحب -
[۱۸] سیٹھہ فتح مل صاحب -
[۱۹] سیٹھہ موہن لال صاحب -
[۲۰] ٹھاکر ہرناتہہ سنگہ صاحب -
[۲۱] مہتہ رتن سنگہ صاحب -
[۲۲] سیٹھہ رام چندر صاحب -
[۲۳] سیٹھہ صاحب چند صاحب -
اس ضلع کے معزز رئیس و جاگیردار اور بعض اون مین سے اونریری ہیچمرز [۲۴]

مگرہ میرواڑہ کی تاریخ

مگرہ میرواڑہ وہ ملک ہے جسمین اب بیاور و ٹوڈگڈہ کی تحصیلین ہین مگرہ اور میرواڑہ
دونون لفظ پہاڑ کے معنی رکہتے ہین یعنی مگرہ تو خود بمعنی پہاڑ ہے اور میر و سنسکرت
مین پہاڑ کو کہتے ہین اس وجہہ سے اس پہاڑی سرزمین کے باشندے میر کہلاتے
ہین اور اون کی بود و باش کا ملک میرواڑہ نام سے مشہور ہے - پرتہی راج
سے پیشتر اس ملک مین متفرق اقوام کے لوگ آباد تھے اون مین گوجر بکثرت تھے -

اجمیر کی اختیار کی۔

ٹھاکر گلاب سنگھ راجپوت گور راجگان راجگڈھ کے خاندان سے ہین اور موضع الگہیار کے باشندہ اور ارجن پورہ کے جاگیردار ہین۔

شالگرام صاحب جوتشی قدیم باشندہ وجرودہ پور عملداری مرہٹہ مین یہان آکر جاگیر لگہیار پائی تہی تب سے یہان رہتے ہین۔

گسائین گوکل پوری صاحب عملداری مرہٹہ سے جاگیردار ہین۔

رائے سیٹھ چاندمل صاحب اوسوال اصل مین خاندان مہاراجہ صاحب جودہپور سے راٹہور راجپوت ہین مگر جین دہرم اختیار کر لینے سے سیٹھ کہلاتے ہین بہت معزز و دولتمند ہین انکے خاندان کا حال پنڈت مہاراج کشن صاحب نے تاریخ اجمیر مین بہت مفصل لکہا ہے۔

رائے سیٹھ سمیرمل صاحب اوسوال اصل مین راجپوت چوہان خاندان سے ہین اوسیطرح جین دہرم کے سبب سے سیٹھ کہلاتے ہین بہت معزز اور دولتمند ہین

قاضی امیرالدین صاحب و شفیع الدین صاحب خواجہ صاحب کی اولاد مین بہت معزز ہین۔

میر حفیظ علی صاحب و میر وزیر علی صاحب و میر محمد حسین صاحب خادمان درگاہ و جاگیردار ہین۔

نواب عبداللہ خان صاحب خلف حاجی محمد خان صاحب پٹہان اصل باشندہ نواح کابل و پشاور کے ہین منشی حاجی محمد خان صاحب نے جنرل جارج لارنس صاحب کے ساتھ کابل کی لڑائی مین جری رفاقت کی تہی اور اونکے ساتھ اس ملک مین آکر میر منشی ایجنسی

[illegible]

1524

[illegible]

اس قصبہ کو کرنل ڈکسن صاحب کمشنر اجمیر نے آباد کیا تھا۔

بیاور علاقہ میرواڑہ مین چھاونی نصیر آباد سے ۳۴ میل جنوب مغرب مین ایک وسیع کھاٹے کے اندر واقع ہے وہان میرون کی ایک ہزار جوانون کی پلٹن رہتی ہے عمدہ عمارتون مین جیلخانہ ہے۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد شرقی ۴۷ درجہ ۲۶ دقیقہ۔

بہنای یا بنامی بہنای کا قلعہ اور قصبہ نصیر آباد سے بوندی کے راستہ پر نصیر آباد سے ۲۰ میل جنوب مین اور بوندی سے ۷۰ میل شمال مغرب مین واقع ہین۔ یہہ قلعہ بلند کہرے خاردار پہاڑ کی چوٹی پر بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے یہان ایک راجہ راٹھوڑ خاندان مہاراجہ صاحب جودہپور سے مگر بہ تحت حکومت سرکار انگریزی ہے کہ حال مفصل اوسکا ضلع کے رئیسون کی تفصیل مین لکھا جاوے گا۔ ہیبر صاحب نے لکھا ہے کہ قصبہ بہت بڑا ہے اوسمین دو عمدہ مندر ہین پرگنہ مین ۹۳ دیہات ہین اور ۴۰۷۳۴ کی آبادی ہے۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۰ دقیقہ۔

مسعودہ یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ہے ۲۰۵۹۹ باشندون کی پرگنہ مین آبادی ہے شہر اجمیر سے ۳۰ میل جنوب مین واقع ہے عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۳۵ دقیقہ۔

کیکڑی یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ہے قصبہ مین ۴۰۲۵ کی آبادی ہے بازار کشادہ اور شہر پناہ ہے اجمیر سے ۵۰ میل جنوب مشرق مین اجمیر و بوندی کی سڑک پر واقع ہے عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۲۰ دقیقہ

بہت مفید ہے کہ آب وہوا کی رو سے یہہ چہاونی کل ہندوستان مین سب سے
بہتر سمجھی جاتی ہے البتہ گرمی زیادہ ہوتی ہے یعنی جولائی مین ۹۱ درجہ سے ۱۰۲
درجہ تک پہونچ جاتی ہے اور سال تمام کی اوسط گرمی ۷۶ درجہ ہے - چہاونی بہت
وسیع وفراخ ہے اور بازار باقاعدہ سیدہا عمود وار متقاطع تالاب اور کوئے
بہت ہین مگر پانی شور ہے میوہ دار درخت بالکل نہین ہوتا ہے مگر ترکاریان
بافراط ہین عمارتی لکڑی بہت گران ونایاب ہے اور دریا وتجارتی شہرون
سے دور ہونے کے سبب سے انگریزی چیزین گران ملتی ہین -

जैकोमंट

جیکومنٹ صاحب نے ۱۸۳۲ع مین دیکہا تب وہان تین پیادون کی رجمٹین اور
دو سوارون کی رجمٹین اور دو توپخانہ اور سیپرس ومائینرس بقدر متناسبہ

मैनर

हीवर

اور ساتھہ انگریز تھے ہیبر صاحب نے لکہا ہے کہ اس مجمع سے زیادہ صاحب علم
اور مہمان نواز صحبت مجہکو ہندوستان مین کبھی نہین ملی ہے یہہ چہاونی راجپوتانہ

फ़ील्डफ़ोर्स हेडक्वार्टर्स

کے فیلڈ فورس یعنی میدانی فوج کا ہیڈکوارٹرس یعنی مسکن مقدم ہے -
سطح سمندر سے ۱۴۴۶ فیٹ بلند دہلی سے ۲۴۳ میل جنوب مغرب مین آگرہ سے
۲۲۲ میل مغرب مین ساگر سے ۲۵۰ میل شمال مغرب مین نیمچ سے ۱۴۳ میل شمال مین کلکتہ
سے ۱۰۵۰ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ
۵۰ دقیقہ پر واقع ہے -

نیا نگر یہہ قصبہ علاقہ میرواڑہ مین نصیرآباد اور جالور کے راستہ پر نصیرآباد
سے ۳۱ میل جنوب مغرب مین عرض بلد ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ طول بلد ۷۴ درجہ ۲۵ دقیقہ
پر واقع ہے پختہ شہرپناہ اور بازار کشادہ اور باقاعدہ ہین اور تجارت بہت ہے

گہاٹ گوڑ چیکا۔

باڈون کا گہاٹ مہاراجہ صاحب بوندی کا بنوایا ہوا۔

برہمہ گہاٹ۔

ساوتری گہاٹ تعمیر کردہ ٹہاکر کا علاقہ جودہپور۔ शावित्रीघाट

گہاٹ پرسرام۔

سپت رشی کا گہاٹ مع مندر کرنی ماتا۔ सप्तरिषीघाट

سروپ گہاٹ۔

بالب گہاٹ۔

گہاٹ راجہ جودہپور۔

انکے علاوہ چہوٹے چہوٹے گہاٹ اور مندر بہت ہین۔

قصبہ پشکر مین آبادی بہت ہے اور وہان کے باغون کے انگور کل ہندوستان مین بہترین اور بڑے ہین مثل شیراز کے انگورون کے خوش ذائقہ ہوتے ہین
یہہ قصبہ اجمیر سے ۵ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ — ۳۰ طول بلد مشرقی ۷۴ — ۴۰ پر واقع ہے۔

نصیر آباد کی چہاونی شہر اجمیر سے ۱۵ میل جنوب مشرق مین بڑے میدان پر جسکے شمال مغرب مین پہاڑ ہین اور دیگر اطراف مین حد نظر تک پہاڑ نہین واقع ہے جیسا پیشتر مذکور ہوا ہے ابتدا عملداری سرکار انگریزی مین بحکم جنرل اکٹرلونی صاحب بہادر نصیر الدولہ بنائے گئے تہے اسواسطے اسکا نام نصیر آباد رکہا گیا ہے۔

یہان کی زمین اگرچہ ناقابل زراعت اور بے درخت ہے مگر تندرستی کیواسطے

کہ سیندھیہ کا وزیر تہا - باوجودیکہ مصالحہ قریب تہا اور مزدوری بمنزلہ مفت ڈیڑہ لاکہہ روپیہ خرچ کر کے تعمیر کرایا تہا تالاب کے پانی پر زینون یعنی گہاٹون سے اوترکر جاتی ہین اور پورنماشی اشنان کیواسطے پربہہ کا دن ہے اوس روز لوگ دور دور سے آتے ہین کاتک کی پورنماشی سب سے افضل سمجہی جاتی ہے اوس روز بڑا میلہ ہوتا ہے اس میلہ مین گہوڑا اونٹ بیل اور دیگر مال تجارت بہت فروخت ہوتا ہے تالاب کہدا ہوا ہے مانڈور کے کسی راجہ نے چشمہ کا پانی جمع ہونے کیواسطے کہدایا تہا وہ چشمہ اب تک آتا ہے اور فاضل پانی لونی و سرستی ندیون مین ہوکر نکل جاتا ہے تالاب بیضوی شکل کا ہے اور اوسکا احاطہ ایک میل سے زیادہ ہے پانی عمیق ہے اور کبہی خشک نہین ہوتا - اسمین مگرمچہہ بہت رہتے ہین اعتقاد ہنود سے اونکو ستانا ممنوع ہے -

पर्व्व

मांडोर

اس تالاب کے کنارہ پر جو گہاٹ و مندر ہین اونکی مختصر تفصیل لکہی جاتی ہے -

راج گہاٹ مشہور مان مندر مہاراجہ مان سنگہہ جے پور والہ کا بنوایا ہوا تخمیناً تین لاکہہ روپیہ کے صرف سے تیار ہوا تہا اس گہاٹ پر بہاری جی کا مندر ہے کہ مہاراجہ جگت سنگہ کی رانی نے بصرف دو لاکہہ روپیہ تیار کرایا تہا -

राजघाट

پنچ پیر گہاٹ پچاس ہزار روپیہ کی لاگت کا ہے اوسپر گوڑ راجہ کی بنائی ہوئی حویلی ہے کسی مسلمان پیر کا مزار ہے اس سبب سے پنچ پیر کا گہاٹ کہلاتا ہے -

पंचपीरघाट

کوٹ تیرتہہ کا گہاٹ یہان کوٹیشر مہادیو کا مندر ہے اور روایت ہے کہ برہما نے یہان کروڑ تیرتہون کا جل جمع کیا تہا اس سبب سے کوٹ تیرتہہ گہاٹ کہلاتا ہے یہہ گہاٹ دولت راو سیندھیہ کا بنایا ہوا ہے -

कोटेश्वर

شیو گہاٹ پر گوبندیشر مہادیو کا مندر ہے -

गोविंदेश्वर

۷ ضلع اجمیر کی ترمیم بند وبست کا نہایت خوبصورتی اور رعایا پسندی سے ختم ہونا۔

۸ عام تجارت کو رونق اور پشکر کے میلہ مین ترقی اور انعام کا تقسیم ہونا۔

۹ دفتر ضلع پچاس سالہ کا از سرنو ترتیب پانا۔

۱۰ راجگڈھ کے مفقود الخبر خاندان کو از سرنو ریاست و جاگیر عطا ہوکر تمام راجپوتانہ مین خوشی ہونا۔

۱۱ عام سڑکون اور بخصوص پشکر کے دشوار گذار راستہ کا پختہ تیار ہونا۔

۱۲ ضلع مین انتظام ذیلداری کا ہونا اور ذیلدارون کو خلعت ملنا۔

۱۳ نمبرداران کو حقوق پچوترہ اور دستار عطا کرنا۔

شہر اجمیر بمبی سے مئو و نیمچ ہوکر ۶۷۰ میل ہے دہلی سے مغرب مین ۲۵۸ میل کلکتہ سے شمال مغرب مین براستہ الہ آباد ۱۰۲۹ ہے اور اس شہر کی آبادی قریب تیس ہزار باشندون کے ہے۔

پشکر یا پوہکر یہہ قصبہ پہاڑون کے احاطہ کے اندر نشیب کی سیراب زمین پر ہے اور پشکر تالاب کے کنارہ پر کہ اس تالاب کو برہمن لوگ کل ہندوستان کے متبرک مقامات سے فایق سمجھتے ہین واقع ہے اوسکے گرد نواح کا نقشہ بہت دلچسپ ہے قصبہ کے ہرطرف ریت کے ٹیلے ہین اون مین ہندوستان کے اکثر راجہ اور امیرون کے مندر و مکانات متبرک بنے ہوئے ہین ان مین سب سے بڑا برہما کا مندر ہے جسکو ٹوڈ صاحب نے لکہا ہے کہ ہندوستان مین واحد خدا کی پرستش گاہ ہین سلئے صرف یہی ایک مقام دیکہا ہے اور یہہ بہی عجیب ہے کہ اوسکے شکہر پر مثل انگریزی گرجا کے صلیب لگا ہوا ہے - اس مندر کو گوکل پاک نامی دولتمند مرہٹے نے

पुष्कर
पोह्कर

गोकलपा

راجپوتانہ وچیف کمشنر اجمیر۔
ہشتم۔ بتاریخ ۲۰۔ مارچ ۱۸۸۵ء باجلاس مسٹر لیال صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ وچیف کمشنر اجمیر۔

فی زمانہ ۱۸۸۱ء سے مسٹر ولزلی سانڈرس صاحب بہادر اجمیر کے کمشنر ہین اونکی خوش مزاجی ورعایا پروری وعدل گستری حدو پایان سے باہر ہے چونکہ یہہ ضلع ممالک مقبوضہ سرکار انگریزی سے علیحدہ ہندوستانی ریاستون کے درمیان واقع ہے اسواسطے یہان علاوہ کام عہدہ کمشنری کے کہ دیگر قسمتون مین ہوتا ہے صاحب موصوف کو صیغہ جات مفصلہ ذیل کا کام اور مفوض ہے۔

اول انسپکٹری جنرل پولیس۔ دوم ڈائرکٹری شتہ تعلیم
سوم اختیارات سشن جج مقدمات وقوعی ریل علاقہ ریاستون کے۔
چہارم محکمہ جنگل وغیرہ۔

صاحب ممدوح المناقب کے عہد مین علاوہ عام فائدون کے جو رعایا کو حاصل ہوئے امور مفصلہ ذیل سے مخصوص فائدہ پہونچا ہے۔

اول تعلقہ داران کا استمرار دار ہونے سے عزت دوامی حاصل کرنا۔
دوم انتظام قرضہ رئیسان وجاگیرداران۔
سوم علاقہ جات استمرارداران کا قایم وبرقرار رہنا۔
چہارم بیر اور رجالیہ اور راجوسی اور ربلاڈھ کے عظیم الشان تالابون کا تیار ہونا۔
پنجم اجمیر مین برہنچ اسکول جاری ہونا۔
ششم بھومیون کا نقصان مال کے معاوضہ سے بری الذمہ ہونا۔

वेल्ज़लीसांडर्स

जालया
वलाह
ब्रिंचस्कूल

نمبر	نام حاکم	ابتدا	لغایت	تعداد مدت	کیفیت	Margin
۱۰	کرنل ڈکسن صاحب	۱۷ فروری ۱۸۴۲ء	جولائی ۱۸۵۷ء	۱۵ سال ۵ ماہ	نہایت خوش اخلاق تھے انکی تعریف اور کارگزاری لکھنے کو ایک دفتر چاہیے	डिकसन
۱۱	سر ہنری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے بطور عارضی کام کیا۔					सरहिनरील
۱۲	لائیڈ صاحب	٠	٠	٠		लोद
۱۳	کپتان بروک صاحب	٠	٠	٠	٠	ब्रुक
۱۴	ڈیوڈسن صاحب	٠	٠	٠	٠	डेविडसन
۱۵	میجر رپٹن صاحب	٠	٠	٠	٠	रपटन

فہرست دربارہا جو اجمیر میں منعقد ہوئے ہیں

اوّل — بتاریخ ۳ جنوری ۱۸۲۳ء باجلاس جنرل اکٹرلونی صاحب نصیر الدولہ۔

دوم — بتاریخ ۱۶ نومبر ۱۸۲۶ء باجلاس سر تھیوفلس مٹکاف صاحب۔

سوم — بتاریخ ۱۷ جنوری ۱۸۳۲ء باجلاس لارڈ ولیم بنٹنک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند۔

چہارم — بتاریخ ۲ دسمبر ۱۸۴۲ء باجلاس مسٹر ٹامسن صاحب لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی۔

پنجم — ۱۸۷۰ء باجلاس لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند۔

ششم — بتاریخ ۵ نومبر ۱۸۷۲ء باجلاس کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ و چیف کمشنر اجمیر۔

ہفتم — بتاریخ ۲۸ جون ۱۸۷۳ء باجلاس کرنل بیلی صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل

کمشنر کیا اور اونکے تحت مین ہر دو اضلاع کے واسطے ایک ایک اسسٹنٹ مقرر کیا
اس زمانہ مین اس ضلع کا تعلق رزیڈنسی راجپوتانہ سے علیحدہ ہوکر بلا وساطت متعلق
بہ ممالک مغربی و شمالی ہوا سنہ ۱۸۵۶ء مین کرنل ڈکسن صاحب کے انتقال کے بعد حاکم
ضلع ملقب بہ ڈپٹی کمشنر رہے اور اونکے تحت مین دو اسسٹنٹ اور دو صدر امین
رکہے گئے حال مین چند سال سے پہر ضلع ایجنسی راجپوتانہ سے متعلق ہوگیا کہ صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل اس ضلع کے چیف کمشنر ہین اور اونکے تحت مین کمشنر و ڈپٹی کمشنر
و اسسٹنٹ کمشنر و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہین۔

اس ضلع مین جو صاحبان سپرنٹنڈنٹ و کمشنر و ڈپٹی کمشنر حاکم اول ہوئے ہین اونکی
فہرست یہہ ہے۔

نمبر	نام حاکم	ابتداء	لغایۃ	تعداد مدت	کیفیت
۱	کرنل نکسن صاحب	۱۹ جون ۱۸۱۸ء	۱۰ جولائی ۱۸۱۸ء	۲۱ یوم	۔
۲	وائلڈر صاحب	۱۰ جولائی ۱۸۱۸ء	۱۷ دسمبر ۱۸۲۲ء	۴ سال ۵ یوم	۔
۳	ہیڈلسٹن صاحب	۲۲ اپریل ۱۸۲۵ء	۱۱ اکتوبر ۱۸۲۷ء	۲ سال ۶ ماہ	۔
۴	کونڈش صاحب	۲۲ اکتوبر ۱۸۲۷ء	۱۲ اکتوبر ۱۸۳۱ء	۴ سال	۔
۵	لوکٹ صاحب	۲۸ نومبر ۱۸۳۱ء	یکم جولائی ۱۸۳۲ء	۶ ماہ	۔
۶	میجر الکزینڈر سپیر صاحب	۲ جولائی ۱۸۳۲ء	۱۶ اپریل ۱۸۳۴ء	یکسال ۹ ماہ	۔
۷	اڈمنسٹن صاحب	۱۷ اپریل ۱۸۳۴ء	۲۰ جون ۱۸۳۶ء	دو سال ۲ ماہ	۔
۸	ٹریولین صاحب	یکم جولائی ۱۸۳۶ء	۱۲ جولائی ۱۸۳۷ء	یکسال ۱۲ یوم	۔
۹	میکناٹن صاحب	۲۶ جولائی ۱۸۳۷ء	۱۶ فروری ۱۸۴۱ء	۳ سال ۷ ماہ و ۲۱ یوم	نہایت خوش اخلاق تھے اور ہندوستانی وضع کو بہت پسند کرتے تھے۔

اسواسطے جب مہاراجہ سیندہیہ سے تعہد ہوکر یہہ ملک لیا گیا حکام انگریزی نے اونکا
حکمنامہ بابت انخلاء اجمیر بنام باپو راو سیندہیہ صوبہ دار لکہا یا اور ایک دستہ فوج تحت
جنرل اکٹرلونی صاحب ملقب بہ نصیر الدولہ بہادر رزیڈنٹ دہلی و کرنل نکسن صاحب بہادر
ओकटरलोनी निकसन
اجمیر کو روانہ کیا کہ ۲۹ - جون سنہ ۱۸۱۸ع کو اجمیر مین داخل ہوکر بیدار کے پہاڑ کے نیچے
خیمہ زن ہوئے صوبہ دار کے پاس حکمنامہ بہیجا گیا اوس نے تعمیل نکی بلکہ بے اعتنائی
سے درپردہ سامان مقابلہ آرائی کیا اسطرف سے بہی لڑائی کا بندوبست ہوا ہنوز
نوبت محاربہ نہ پہونچی تہی کہ باپو راو نے انجام سوچکر شہر خالی کر دیا اور مع عیال
واطفال و فوج گوالیار کو روانہ ہوا سرکار نے فوراً اپنا دخل کر لیا فوج کے قیام کے
واسطے مابین بیر او ناندلہ میدان تجویز ہوکر ۲۰ - نومبر سنہ ۱۸۱۸ع کو چہاونی کی اور نصیر الدولہ
बीर नांदला
صاحب کے نام سے اوسکا نصیر آباد نام رکہا -

ابتدا مین ضلع اجمیر کیواسطے صرف ایک صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے تہے اور اونکی
تحت مین دو صدر امین دیوانی کے کام کے لئے رہتے تہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کل
ضلع کے ہر ایک کام کے نگران و ذمہ وار تہے اور کلکٹری و فوجداری کا کام خاص
اونکے محکمہ مین انجام پاتا تہا اوس زمانہ مین مگرہ کا ضلع علیحدہ تہا اور وہان علیحدہ صاحب سپرنٹنڈنٹ
تہے اور ہر دو اضلاع صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ کے ماتحت تہے - سنہ ۱۸۴۲ع مین
ہر دو اضلاع شامل ہوکر کرنل ڈکسن صاحب کہ پیشتر مگرہ کے سپرنٹنڈنٹ تہے کل ضلع
کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور مگرہ مین ایک صاحب اسسٹنٹ اونکے تحت مین
مقرر ہوئے سنہ ۱۸۴۶ع مین طامسن صاحب لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے ضلع
तामसन
کی ترقی و آبادی کو دیکہکر اور کرنل ڈکسن صاحب سے از بس خوش ہوکر اونکو ہر دو ضلع کا

نمبر	نام سلطنت	ابتدا سنہ عیسوی	انتہا سنہ عیسوی	تعداد مدت
۱	چوہان	سنہ ۱۴۵ء	سنہ ۱۱۹۱ء	۱۰۴۶
۲	پٹھان شاہان دہلی	سنہ ۱۱۹۱ء	سنہ ۱۴۴۱ء	۲۵۰
۳	شاہان مانڈوگڈہ مالوہ	سنہ ۱۴۲۲ء	سنہ ۱۵۳۱ء	۱۰۹
۴	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۵۳۱ء	سنہ ۱۵۴۹ء	۱۸
۵	سلطنت تیموریہ دہلی	سنہ ۱۵۵۰ء	سنہ ۱۷۱۹ء	۱۶۹
۶	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۷۲۰ء	سنہ ۱۷۵۵ء	۳۵
۷	مہاراجگان سیندھیہ	سنہ ۱۷۵۶ء	سنہ ۱۷۸۶ء	۳۰
۸	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۷۸۷ء	سنہ ۱۷۹۰ء	۳
۹	مہاراجگان سیندھیہ	سنہ ۱۷۹۱ء	سنہ ۱۸۱۸ء	۲۷
۱۰	سرکار ذوی الاقتدار انگریزی	سنہ ۱۸۱۸ء	سنہ ۱۸۷۷ء	۵۹

شہر اجمیر کو آباد ہوئے ۱۷۳۰ سال کا عرصہ ہوا ہے قدیم سے یہہ شہر راجپوتانہ کا صدر سمجھا جاتا ہے ہندوستان کے بادشاہ راجپوتانہ کو اپنا تحت حکومت کرنے کیلئے اسلئے اجمیر کا لینا مقدم سمجھتے رہے ہیں اور اسیطرح راجپوتانہ کے رئیسوں نے بھی علی العموم اپنا حاکم و سرپرست اوسیکو سمجھا ہے جو اجمیر پر قابض ہوا کیونکہ شہر وسط راجپوتانہ میں واقع ہے پس جب سلطنت انگریزی نے دریائے چنبل سے عبور کیا اور انہیں خیالات کی پیروی سے اجمیر پر قبضہ کرنا لازم آیا اور اسوجہہ سے بھی کہ اجمیر سلطنت مغلیہ کا صوبہ تہا اور سرکار گردون وقار انگریزی کو اوس سلطنت کی جانشینی حاصل ہوئی واجب پڑا کہ اجمیر ممالک برٹش انڈیا میں شامل کیا جاوے ۔

شاہ پورہ والے سے تین لاکھہ روپیہ اور ساورہ والے سے اڑتالیس ہزار روپیہ اور دیگر تعلقہ داران سے سالانہ محصول لیا اور دیہات استمرار داران کے کل قلعات کو منہدم کر دیا اور علاقہ بہنائی سے موضع رانا کوٹ کو علیحدہ کر کے خالصہ مین شامل کیا تارا گڈہ مین جہالرا بنوایا اور بازار جدید احداث کرایا سمت ۱۸۵۴ مین — رانا کوٹ

سیوپت راو بہا و خلف سیواجی نانا نے اوسے بہان راجہ بہنائی کو رہا کیا اور جملہ علاقہ داران کی مالگذاری ازسر نو بہ تخفیف و رعایت تجویز کر کے دوامی جمع بطور استمرار مقرر کردی رام بہاو تحصیلدار کو بہی بہنائی والون نے چہوڑ دیا مگر رانا کوٹ بدستور خالصہ مین رہا۔ زان بعد سمسن صاحب از طرف لوئی صاحب و لوئی صاحب از طرف پیرن صاحب فرانسیس صوبہ دار اجمیر رہے سمت ۱۸۶۰ مین بالا راو انیگلیہ اجمیر کا صوبہ دار ہوا اوس نے عمدہ انتظام کیا اور پہاڑ کے نیچے قریب شہر بالا پورہ گانو اپنے نام سے آباد کیا شہر کے گرد خندق کہدوا کر اوسکی پختہ دیوار بنوائی پانچ سال بالا راو صوبہ دار رہا۔ بعد ازان ہیر خان اور تانتیہ سیندہیہ اور باپو راو سیندہیہ یکے بعد دیگرے سمت ۱۸۷۲ تک صوبہ دار رہے اور سمت ۱۸۷۵ مطابق ۱۸۱۸ء مین اجمیر مین انگریزی جہنڈا بلند ہوا اجمیر مین جو عملداریان ہوئی ہین اونکی فہرست لکہی جاتی ہے —

विश्वपत सवभाऊ

सिमसन लोई पेरन

बालापुरा

हीरेखां तान्तया बापूराव

سے شکست کہائی اور مرہٹون کا رعب کم ہوا اس ملک مین بہی بدنظمی پیدا ہوئی تب مہاراجہ
वालूजोतिशी
بجے سنگہ نے اجمیر پر قبضہ کرنیکے ارادہ سے بالو جوتشی کو اجمیر کا صوبہ دار مقرر کر کے
روانہ کیا گو بندرائو ازبس زیرک تہا فوراً قلعہ مین بند ہوا اور جوتشی کو دخل ندیا دو مہینے
تک یہہ ہنگامہ رہا اس عرصہ مین دکہنیون کی فوج آئی اور جوتشی جودہ پور کو مفرور ہوا
संतूजी
سمت ۱۸۲۶ مین سنتوجی اجمیر کا صوبہ دار تہا اوس نے ایک باغ بیرون مدار دروازہ
بنام نہاد چشتی چمن بنواکر درگاہ مین نذر کیا اور ایک بازار بنام نہاد سنتو پورہ اوسکے
वालाराव इंगलिया
متصل آباد کیا تہا مگر بالارائو انگلیہ نے بجلیاں لگا و مورچال شہر کے مسمار کر دیا سمت ۱۸۴۴
مین مہاراجگان جودہ پور و جے پور نے بالاتفاق بمقام تونک مقابلہ کر کے مادہورائو
پر فتح پائی اور فوج کا ایک دستہ جودہ پور سے اجمیر مین آیا اوس نے اجمیر پر قبضہ کیا
اور مرزا انور بیگ صوبہ دار کو نکالدیا اور سنگی دہنراج صوبہ دار مہاراجہ مارواڑ کی
طرف سے مقرر ہوا اوس نے تین سال سمت ۱۸۴۷ تک اجمیر مین قبض و دخل رکہا
سمت ۱۸۴۷ مین پہر مادہورائو سیندہیہ نے ایک فوج شایستہ جمع کر کے بمقام پاٹن
जीवादादा
مہاراجگان جے پور و جودہ پور سے مقابلہ کیا اور فتح پائی تب جیوا دادا بخشی مرہٹون
کیطرف سے فوج کثیر لیکر اجمیر مین آیا اور سنگی دہنراج قلعہ مین بند ہو گیا بخشی مذکور نے
اجمیر مین تاراج کیا اور پہہ مہینے تک قلعہ کا محاصرہ رکہا کہ انجام کار سنگی دہنراج نے لاچار
शिवाजी नाना
ہو کر مخلصی چاہی چنانچہ وہ بلامزاحمت نکالدیا گیا تہا سمت ۱۸۴۸ مین شیوا جی نانا صوبہ دار
ہوا یہہ شخص مرہٹون مین معزز تہا اوس نے اجمیر مین اچہا انتظام رکہا اور مگرہ کیطرف
توجہ کر کے علاقہ بیاور مین بہند تہانجات مقرر کیئے شیام گڈہ مین مستقل فوج رکہی اور
جو تعلقہ دار پچہلے برسون مین مہاراجہ جودہ پور سے ملگئے تہے اونکو چشم نمائی کی چنانچہ

پرگنہ بہنائی کے تعلقہ دار مہاراجہ بجے سنگہ کے شامل ہوئے - چونکہ رام سنگہ نے
جیاجی راو سیندہیہ سے کمک منگائی تہی اسواسطے جب وہ پہونچی آپاجی کیطرف سے
जियाजी
پنڈت گوبند راو اور رام سنگہ کی طرف سے رام کرن پنچولی یعنی کایتہ اجمیر مین
تعینات ہوئے - آپاجی مارواڑ کو گئے اور ناگور کا جسمین بجے سنگہ تہا محاصرہ کرلیا ڈیڑہ
नागोर
برس تک وہان لڑائی رہی اجمیر مین گوبند راو نے عمدہ انتظام کیا اور تمام علاقہ مین
اوسکا رعب غالب ہوگیا یہان تک کہ خالصہ کے علاوہ تمام تعلقہ دارون نے باوجودیکہ
بعض مہاراجہ بجے سنگہ کیطرف تہے سرکاری حاصل ادا کیا سمت ۱۸۱۲ مین بجے سنگہ
کی دغابازی سے قتل ہوا رام سنگہ کو ہراس پیدا ہوا اور بمجبوری مہاراجہ بجے سنگہ
اور رام سنگہ کے درمیان مصالحت ہوگئی اور ناگور کا محاصرہ موقوف ہوا تب مہاراجہ
بجے سنگہ نے پرگنہ کہروہ مسعودہ و بہنائی رام سنگہ کو دیدیئے اور باقی علاقہ اجمیر مع
تعلقہ داران خون بہا مین جنکوجی و دتوجی برادران آپاجی کو سپرد کئے سمت ۱۸۱۲ تک
जनकूजी दत्तूजी
رام کرن پنچولی اور گوبند راو پنڈت بدستور اجمیر مین اپنے اپنے علاقہ کے صوبہ دار
تہے لیکن سمت ۱۸۱۵ مین جب رام سنگہ از بس ضعیف ہوکر جے پور کو چلا گیا گوبند راو نے
کہ نہایت عقیل تہا اور موقع دیکہ رہا تہا رام کرن کو فی الفور نکال دیا اور خود تمام ملک
پر قابض ہوا پہر مہاراجہ بجے سنگہ نے باستحقاق وراثت رام سنگہ کے علاقہ کا دعوی
کرکے گوبند راو کے پاس پیغام بہیجا تو گوبند راو نے اوسکو تسلیم کرکے علاقہ جات کہروہ
و مسعودہ و بہنائی سے اپنا دخل اوٹہاکر مہاراجہ صاحب کا تہانہ ٹانٹولی مین بٹہا دیا
گوبند راو کا یہہ فعل کمال دانائی اور دوراندیشی کا تہا - اس علاقہ پر مہاراجہ بجے سنگہ
کا دخل سمت ۱۸۴۳ تک برابر رہا سمت ۱۸۱۸ مین بہاؤ پیشوائی بمقام پانی پت احمد شاہ درانی
भाऊ

اور کسی کے مقابلہ آرائی کے اجمیر پر بھی اوسکا قبضہ ہوگیا اور ہر طرح کا عمدہ انتظام
ہوا اجمیر سلطنت کا ایک صوبہ تہا اور آئین اکبری کے بموجب میواڑ مارواڑ جے پور
وہاڑوتی اوسمین داخل تہے اور وہان کے رئیس اجمیر مین خراج ادا کیا کرتی تہے
بادشاہ اونکے علاقجات سے جاگیرین دیتا تہا الا اونکے خراج مین مجرا کرتا تہا اکبر نے
دوراندیشی سے راجپوتون مین رشتہ داری شروع کی اور معزز عہدون پر
راجپوتون کو ممتاز کیا تاکہ یہہ لوگ سلطنت کو اپنی تصور کرین چنانچہ اکثر یہہ بات
کام آئی لیکن فرمان روایان میواڑ نے یہہ دوامی بدنامی اور دنیوی طمع حاصل
نہ کی گو اپنے ملک کے اکثر حصون کو کہو بیٹھے اور چتوڑ کی لڑائی مین بہت نقصان
اوٹہایا محمد شاہ تک اجمیر مغلیہ سلطنت کے قبضہ مین رہا لیکن جب حکومت مین ضعف
پیدا ہوا اجیت سنگہ والی جودہپور کو محمد شاہ کی طرف سے اجمیر کی صوبہ داری مصلحتاً
عنایت ہوئی اوسوقت سے برابر اجمیر جودہپور سے متعلق رہی ابتدا مین براے نام
مطابعت شاہ دہلی کرتے تہے مگر جون جون سلطنت دہلی مین ضعف آتا گیا اجمیر مین
راٹہورون کی خودمختاری بڑہتی گئی جب راجہ رام سنگہ ولد ابہی سنگہ اور اوسکے
جैसावा
چچا بخت سنگہ کے درمیان تخت نشینی پر نزاع ہوا رام سنگہ نے جی آپا سیندہیہ
کو مقام اوجین سے اپنی امداد کے لئے بلایا اس عرصہ مین بخت سنگہ مر گیا اور بجی سنگہ
جو مارواڑ پر قابض ہوگیا تہا رام سنگہ اور سیندہیہ سے برسر مقابلہ آیا اس لڑائی
سے عرصہ تک طرفین کا نقصان کثیر ہوا جب رام سنگہ اور بجے سنگہ کے درمیان تفلق
ہوا اجمیر کے راجپوت تعلقہ دارون مین سے کہروہ اور مسودہ کے ٹہاکر رام سنگہ
टांटोली
کی طرف ہوگئے تہے ۔ اور رگہناتہہ سنگہ ٹہاکر دولیہ و شیر سنگہ ٹہاکر ٹانٹوٹی وغیرہ

ہلاک کیا تاکہ دشمن بے عزتی اور اذیت سے نہ مارین۔

اوسی زمانہ مین قنوج مین راجہ جے چند سکہ بلند نہر سے گر گئے اور جے چند کا برادر زادہ سیاجی وہان سے مفرور ہو کر مارواڑ مین پناہ پذیر ہوا اور مارواڑ مین راٹہوڑون کی سلطنت قایم کرکے اجمیر کو بہی اپنے تحت حکومت مین داخل کیا۔

जैचंद

सियाजी
मारू

تہوڑے دنون مین جب شہاب الدین غوری نے اپنے غلام قطب الدین ایبک کو دہلی کی حکومت بخشی تب اوسکی طرف سے ۵۹۱ ہجری مین سید حسین اجمیر کا قلعہ دار ہوا ۵۹۲ ہجری مین سید حسین راجپوتون کے ہاتہ سے شبخون مین قتل ہوا کہ مزار اوسکا بنام درگاہ میران صاحب تاراگڈہ مین ہے ۵۹۳ ہجری مین قطب الدین ایبک نے پہر یورش کرکے اجمیر لے لیا۔ ۶۱۵ ہجری مین بعہد شمس الدین التمش احمد نامی ایک شخص اجمیر کا قلعہ دار مقرر ہوا علاؤ الدین خلجی کے عہد مین ۷۰۱ ہجری مین شاہین بیگ اجمیر کا حاکم تہا بعد ازان رانا کہمبو میواڑ کے راجہ نے اجمیر فتح کی مگر ماڈو گڈہ کے رئیس محمود خلجی نے ۸۵۹ ہجری مین پہر چہڑا لی۔ اوسکی طرف سے اول خواجہ نعمت اللہ مخاطب بہ سیف خان حاکم رہا اور بعد ازآن اپنے ولیعہد غیاث الدین کو جاگیر مین دیا اور غیاث الدین کیطرف سے ۸۸۰ ہجری مین ملوخان حاکم رہا وسکے نام سے اجمیر مین ملو سرا ابتک مشہور ہے۔ جب خلجیون کی سلطنت ضعیف ہوئی مارواڑ کے راٹہور راجہ مالدیو نے ۹۳۲ ہ مین اجمیر پر قبضہ کر لیا کہ تا وقتیکہ اکبری سلطنت مغلیہ ہندستان مین قایم و مستحکم ہوئی مارواڑ مین شامل رہا۔ ہندوستان مین ہمایون کے وقت تک ملک کے انتظام کی کچہہ صورت نہ بندہی تہی۔ مگر جب اکبر تخت نشین ہوا تو اوسکی علو حوصلگی اور خوش اقبالی سے خود بخود انتظام ہوتا گیا۔ ۹۶۵ ہ مین بلا جنگ و جدل

खम्भू
माडुगढ

मल्लूसर

मालदेव

کالنجر
پرتھی راج
تھانیسر
ترائی

سنہ۱۰۱۸ع مین جب محمود غزنوی چوتھی مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا تھا اجمیر کے راجہ نے لاہور - اوجین - گوالیار - کالنجر - قنوج - اور دہلی کے راجگان سے اتفاق کر کے اوسکا مقابلہ کیا تھا مگر ان سب کی فوج نے اوس سے شکست فاش کھائی سنہ۱۱۹۱ع مین جب شہاب الدین غوری حملہ آور ہوا اجمیر و دہلی کا راجہ پرتھی راج تھا وہ فوج کثیر لیکر تھانیسر مین برسر مقابلہ ہوا اور بہت کشت وخون کی ساتھ اوسکو شکست دی بلکہ خود شہاب الدین مجروح شدید ہوکر بمشکل جانبر ہوا مگر اوس نے زیادہ تجربہ کاری سے اور شایستہ تر فوج لیکر پھر حملہ کیا اور پرتھی راج نے پھر بمقام ترودی قریب تھانیسر مقابلہ کیا بہت کشت وخون ہوا آخرکار ہندؤن کی شکست ہوئی اور راجہ قید ہوکر مارا گیا یہی آخری راجہ تھا جسکے ساتھ ہندوستان سے ہنود کی حکومت جاتی رہی مسلمانون نے بڑھکر اجمیر پر قبضہ کیا باشندگان مین سے اکثر قتل کیئے اور اکثر غلام بنائے اور اسطرح تباہ کر کے بہ تقرر خراج گران ملک راجہ متوفی کے ایک رشتہ دار کو سپرد کیا - مشہور ہے کہ پرتھی راج کو شہاب الدین پکڑ لیگیا تھا لیکن تھوڑے دنون بعد چند کبیشر کی سفارش سے کہ وہ راجہ کا قدیمی نمکخوار اور رنگسار تھا بادشاہ کو راجہ کی تیر اندازی کا فن ظاہر ہوا کہ آنکھین بند کر کے آواز پر تیر لگاتا ہے بادشاہ کو شوق پیدا ہوا انجام کار ایک روز پرتھی راج کو جیلخانہ سے طلب کر کے تیر کمان دیا گیا کہ نشانہ لگاوے اوسوقت کبیشر نے ہندی شعر مین راجہ کو یاد دلایا کہ یہہ وقت حریف کے مارنیکا ہے راجہ نے سلطان سے پوچھا کہ اجازت ہے سلطان نے کہا ہان بفور سماعت آواز راجہ نے بادشاہ کو تیر کا نشانہ بنایا تب اوسی کبیشر نے اول اوسیوقت راجہ کو قتل کیا پھر اپنے آپکو

تہا اب اکثر مقامات سے شکست ہو گیا ہے۔
اوسکے بعد غالبًا گیارہوین صدی سنہ عیسوی مین آنا دیو راجہ ہوا اوسی سنے
شہر سے شمال مغرب مین ایک نالہ پر چہہ سو گز طول اور سو گز عرض مین پشتہ ڈالکر
تالاب بنوایا اور اوسکا نام آنا ساگر رکہا موسم بارش مین آنا ساگر کا پانی چہہ میل کے
حلقہ مین پہیلتا ہے اور اکثر ہر سال بہر جاتا ہے سلطنت مغلیہ اور مرہٹون کے
زمانہ مین اس تالاب کی خبرگیری بہت کم ہوئی تا بعد یکہ شاہجہان سنے اوسپر عالیشان
عمارت بنوائی مگر پانی کی ایزادی اور گہاٹون کی تعمیر جس سے عوام کو فیض اور
فائدہ ہوتا کچہہ تدبیر نہین کی انگریزی عملداری ہونے پر مسٹر میکناٹن صاحب اور
کرنل ڈکسن صاحب کی اوسپر توجہہ ہوئی تو اول ۱۸۴۲ع مین اجے پال کے پہاڑ کا پانی
اوسطرف پہیر کر آنا ساگر مین ڈالا گیا اوس وقت سے پانی کی قلت بالکل موقوف ہو گئی اور
اوسکے کنارہ پر گہاٹ و باغات تیار کرائے گئے اگرچہ اسمین سرکاری خرچ کچہہ نہین
ہوا ہے مگر ساہوکار و دیگر دولتمند باشندگان شہر کو آمادہ کرکے لاکہون روپیہ کے
خرچ سے پر فضا اور دلکش مقام کر دیا اب اوس پر گہاٹ اور باغ مفصلہ ذیل ہین
آسکرن والہ گہاٹ۔ گہاٹی والہ گہاٹ۔ ٹوڈون والہ گہاٹ۔ خزانچی والہ گہاٹ۔
نوگرہ والہ گہاٹ۔ لوہیہ والہ گہاٹ۔ باغ راجہ شاہپورہ۔ باغ نوابصاحب ٹونک۔
باغ راسنہ بوراج۔ باغ ناگ پہن۔ باغ دلالان۔ باغ بنسی لال۔ باغ نواب
عبداللہ خان و منشی حاجی محمد خان۔ کیول کی بغیچی۔ پہول چند کی کوٹہی۔ اوسوالونکا
باغ۔ لوڈون کا باغ۔ مسان والہ باغ۔ کالا باغ۔ باغ میر عبداللطیف۔ باغ
چلہ بی بی۔ کلو بیگ کا باغ۔

आनादेव

आनासागर

आशाकरणवा
घाटीवाला
टोंडोवाला
नौगिरहवाला
लोहृयावाला
बोराज
नागफन
दलालो
मसान-
वाला

کی جاگیر مین تین گانو ہین دو مغلیہ سلطنت کے زمانہ سے اور ایک سندھیہ کا عطیہ ہے
یہان بہی رجب کے مہینے مین عرس ہوا کرتا ہے اور اکثر رسوم مثل درگاہ خواجہ صاحب
ادا ہوتی ہین۔
انگریزی عملداری آنیکے بعد بعہد ڈکسن صاحب ڈگی او تسری دروازہ وسورج کنڈ مدار دروازہ
وڈگی دہلی دروازہ وشفاخانہ اجمیر تیار ہوگئے ہین۔
اب اس شہر کا مختصر تاریخی حال لکہا جاتا ہے کہ جو آبادی اب اجمیر کے نام سے مشہور
ہے وہ نہین ہے جو ابتدا مین آباد ہوا تہا کہتے ہین کہ جب راجہ اج نے اپنے
راج دہانی یعنی دار الحکومت بنانیکا ارادہ کیا تو اول ناگ پہاڑ اوسکو پسند آیا اور
عمارت کی تیاری شروع کی تہوڑا کام تیار ہوا تہا کہ راجہ کا دل ادہر سے ہٹ
گیا بعض روایت کرتے ہین کہ جنون نے کام نہین بنانے دیا جسقدر کام دنکو بنایا
جاتا تہا رات کیوقت مسمار ہوجاتا غرض اوسے چہوڑ کر راجہ نے کوہ بیٹلی پر جسے اب
تارا گڈہ کہتے ہین قلعہ کی بنیاد ڈالی اوسکے نیچے نوچشمہ مین شہر آباد کیا۔ چونکہ راجہ
کے خاندان سے آسا پورا دیبی معروفہ تارا تہی اوس نے قلعہ کا نام تارا گڈہ رکہا
اور آبادی کا نام اپنے نام سے اجمیر رکہا میر پہاڑ کو کہتے ہین اور اج راجہ کا نام
تہا اوسی راجہ نے اخیر مین ترک دنیا کرکے فقیری مین پال کا خطاب پایا اور
اجے پال مشہور ہوا اوسی پہاڑ مین رہتا تہا جسے اجے پال کہتے ہین۔
اوسکے خاندان مین بیسلدیو نامی اجمیر کا بڑا راجہ ہوا ہے جسنے دہلی پر فتح پائی
ور بیسلہ تالاب کہدوایا یہہ تالاب شہر سے شمال مشرق مین نصف میل پر واقعہ ہے
شکل بیضوی ڈہائی میل کا احاطہ ہے اور ہر طرف سے سنگین دیوار سے محیط

तीसरी दरवाजा
सूर्यकुंड
मदार दरवाजा
राज
बेटली
आभा पुर
तारा
पाल
अजयपाल
बीसलदेव
बीसला

بغداد کے پیران پیر کی قبر سے ایک اینٹ لایا تہا اپنی حیات مین لوگون کو اوسکی زیارت کرایا کرتا تہا - اور آخری وقت مین وصیت کر گیا کہ اس اینٹ کو بہی میری قبر مین دفن کر دینا - چونکہ فقیر سونڈا برج مین رہا کرتا تہا لوگون نے اوسکو اور اینٹ کو اوسی برج مین دفن کر دیا جب سے قبر کی زیارت ہونے لگی - سنہ ۱۸۱۵ء مین دولت راو نے بالا راو صوبہ دار کی سفارش سے اوسکے اخراجات کیواسطے جاگیر مقرر کر دی تب سے رونق اور شہرت زیادہ ہوئی - اور کئی مکانات جدید تعمیر ہوئے اور مکان جو اصل مین فقیر سونڈا کی مع اینٹ کے قبر ہے پیر دستگیر کا چلہ مشہور ہوا -

جس زمانہ مین اجمیر کی آبادی سے پیشتر اندرکوٹ آباد تہا اوسوقت کی بڑی بڑی باوڑیان اندرکوٹ مین موجود ہین - انگریزی عملداری سے پیشتر یہہ باوڑیان اکثر مٹی سے بہر گئی تہین کسی نے اون پر توجہہ نہین کی - مگر کرنل ڈکسن صاحب کے وقت مین صاف کرائی گئین - اب سات باوڑیان بہت اچہی موجود ہین اور شاید دبی ہوئی اور بہی ہون اونکے نام یہہ ہین -

شیخ بائی - بڑ بائی - کیلا بائی - بہاٹا بائی - کاتن بائی - ناگت بائی - انبا بائی -

वावड़ी
शेखवाई
बड़वाई
केलावाई
भाटावाई
कातनवाई
नागतवाई
अम्बावाई

تاراگڈہ مین میران صاحب کی درگاہ ہے یہہ میران حسین شہاب الدین غوری کے رسالدار تہے اجمیر فتح ہوئی تب اونکو یہان قلعہ دار کیا بعد ازان راجپوتون نے شبخون مارا اور اونکو قتل کیا دوسرے روز دیگر ملازمان شاہی نے اونکو وہین دفن کیا چونکہ مسلمانون مین اکثر مرنے کے بعد پیر ہو جاتے ہین میران صاحب کے مزار کی پرستش اور زیارت ہونے لگی جبار خان نے اکبری عہد مین درگاہ بنوائی اور دیگر مکانات سندیہہ کی عملداری مین تیار ہوئے مخصوص گمان جی راو نے کئی مکانات تعمیر کرائے اس درگاہ

اوسمین سے پانی لیجاتے ہین - دیوانصاحب کہ خواجہ صاحب کی اولاد مین سے سجادہ نشین ہین اونکا مرتبہ اور عزت اور بزرگی تمام راجپوتانہ اور دور دور کے ملکون مین مشہور ہے درگاہ مین اون کا حفظ مراتب اور ریاستون مین عزت بدرجہ نہایت ہے -

اجمیر مین ایک محل اکبر شاہ کا بنوایا ہوا بنام دولت خانہ مشہور ہے اول مرتبہ اکبر درگاہ مین اکبری مسجد بنوائی تھی اور اکبری بازار بسایا تھا اور دوسری مرتبہ ۱۵۷۰ء مین شہرپناہ احداث کی اور یہہ مکان تعمیر کرایا - مہاراجگان مارواڑ اور مرہٹون کی عملداری مین یہہ مکان بطور بود و باش صوبہ داران و کچہری عدالت مستعمل رہا اور اسی نام سے مشہور رہا انگریزی عملداری مین اوسمین میگزین رکھا گیا اسواسطے اب میگزین کہلاتا ہے - اسی مکان مین اب تحصیل اجمیر کی کچہری ہے اور کچہری عدالت اور تریری مجسٹریٹان کی مستحکم و سنگین مکانات ہین -

شاہجہان بادشاہ جب اجمیر مین آیا تو اوس نے کوئی مکان شاہی اپنی پسند کے قابل نہ پایا اسواسطے اوسکے حکم سے تالاب آناساگر کے کنارہ پر عالیشان مکانات سفید پتھر کے عمدہ تیار ہوئے اور اونکے نیچے چمن آراستہ ہوا اوسکا نام دولت باغ رکھا گیا کہ اسی نام سے ابتک مشہور ہے انگریزی عملداری مین اکثر مکانات مسمار ہوئے اور بعض جدید تعمیر ہوئے اور عدالت گاہ قرار پائی حال مین مکانات دیگر علیحدہ تعمیر ہوکر ضلع کی کچہری وہان سے برخاست ہوئی ہے -

تاراگڈہ سے نیچے پہاڑ کے دامن پر ایک مقام چلہ پیر دستگیر مشہور ہے اصل مین یہہ قلعہ کے برج کا مورچہ تہا - روایت ہے کہ فقیر سونڈا نامی کوئی شخص اکبر کے عہد سے پیشتر خواجہ صاحب کی زیارت کو اجمیر مین آیا تہا اور اپنے ساتھہ

متعین ہین نقارہ کلان جو صبح و شام بلند آواز سے بجتا ہے اکبر نے چیتوڑ سے فتح کرکے
درگاہ مین چڑہایا تہا-

فی الحال درگاہ کا انتظام میر حفیظ علی متولی کو مفوض ہے اور ۱۳۰۹ھ سے ایک کمیٹی جسمین
حکیم نظام علی میر مجلس اور میر امام علی و میر وزیر علی و عبداللطیف و مدار بخش ممبر ہین
مقرر ہوئی ہے تاہم انتظام اچہا نہین بیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر مین سے
صرف دو من جو کا آش تیار ہوتا ہے اور خاندان دیوان صاحب و متولی و غیر مستحقانکو
مقرر ہے و دیگر ملازمان کو تقسیم ہونیکے بعد محتاجون کو صرف ایک ایک پیالہ دیا جاتا
ہے خواجہ صاحب کے عرس کا میلہ ماہ رجب ایک ہفتہ تک رہتا ہے دور دور کی مخلوق
زیارت کو آتے ہین ہزارہا روپیہ نذر و نیاز کا آتا ہے اب یہہ آمدنی پیشتر سے کم
ہو گئی ہے -

جہانگیر کے وقت مین دو آہنی دیگین تیار ہوئی تہین اور مرہٹون کے وقت مین بالمداد ایک
ساکن گوالیار نے اونکی مرمت کرائی - ایک مین اسی من اور دوسری مین اٹہائیس
من چاول علاوہ روغن زرد و شکر کے پکتا ہے معتقد لوگ عرس کے ایام مین پکواتے
ہین مگر یہہ رسم بہت خراب ہے کہ بجائے اسکے کہ غریب اور محتاجون کو حسن تدبیری
اور نیک نیتی سے تقسیم ہو باشندگان اندرکوٹ و مجاوران درگاہ لوٹ کر کہا جاتے
ہین- دیگ چڑہتی ہے تو چہارم حصہ لاگت کا درگاہ کا خادم لیتا ہے بڑی دیگ
کی بابت پچیس پچیس اور چہوٹی دیگ پر ساڑہے بارہ بارہ روپیہ درگاہ مین چڑہکر
دیوان صاحب سجادہ نشین و متولی و خادمان کو تقسیم ہوتے ہین اس درگاہ سے متعلق
ایک تالاب معروف جہالرا ہے اوسمین ہمیشہ بارش کا پانی جمع رہتا ہے تمام شہر کے لوگ

चिश्त
संजर

اس شہر مین دوسرا مشہور مکان خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ ہے اہل اسلام اسکو
بہت متبرک سمجھتے ہین بلکہ اسی سبب سے اجمیر شریف اور خواجہ کی اجمیر کہتے ہین خواجہ صاحب
خراسان مین چشت کے رہنے والے تھے جو سنجر کے پاس واقع ہے حضرت علی کی نسل
مین سید تھے خواجہ صاحب کی بزرگی اور صلح کل ہونا مشہور ہے ۔ سنہ ۱۱۴۳ء مین
ہندوستان مین آئے اور اول آناساگر کی گھاٹی مین دولت باغ کے قریب
قیام رکھا ۔ زان بعد اندر کوٹ کے قریب جہان اونکا مزار ہے اخیر عمر بسر کی یہ تھی راج
اوسی وقت مین تھا اور اونکے روبرو ہے چوہانون کے خاندان سے سلطنت
جاتی رہی اور مسلمانی بادشاہت نے ہندوستان مین مستقل خونفشانی شروع
کی ۔ خواجہ صاحب کی اولاد سے دیوان غیاث الدین خانصاحب سجادہ نشین اجمیر
مین مشہور ہے کہ خواجہ صاحب کی عمر قریب ایک سو سال کے تھی ماہ رجب مین وفات
پائی لیکن روز وفات معلوم نہین ہوا اسیواسطے سات روز تک حضرت کا عرس ہوا
کرتا ہے بعد وفات کے قبر کی زیارت ہونے لگی شمس الدین التمش کے عہد مین
درگاہ کی تعمیر شروع ہوئی شہاب الدین غوری نے زیادہ وسعت دی اکبر کے وقت
مین اکبری مسجد اور چند مکانات تعمیر ہوئی اور شاہجہان نے سنگ سفید کی
جامع مسجد بنوائی ۔

اکبر شاہ کو ابتدا مین نہایت اعتقاد تھا اول تو جب جہانگیر پیدا ہوا آگرہ سے پیادہ
زیارت کو آیا اور رجب ۱۵۶۷ء مین چیتوڑ فتح کیا اٹھارہ گانو کی جاگیر لنگر خیرات کیواسطے
اور ہر قسم کے اخراجات درگاہ کے مقرر کیئے اور سامان شاہی فراشخانہ نوبت خانہ
چوبدار باورچی وغیرہ درگاہ مین نیاز کیا کہ اونکی اولاد مین سے ابتک اپنی اپنی خدمات

نصیر آباد سے نیچ کو ۳۰ میل نصیر آباد سے چھاونی دیولی کو ۵۵ میل اجمیر سے جے پور کی جانب ۱۳۰ میل۔

شہر و قصبات

اجمیر یہہ قدیم و مشہور شہر پہاڑ کے گہاٹہ بلکہ حلقہ کے اندر عرض بلد شمالی ۲۶-۲۹ طول بلد مشرقی ۷۴-۴۳ پر عجیب خوبصورتی سے واقع ہے ہر طرف پہاڑ ہین انمین سے ایک کے دامن پر شہر آباد ہے اوسکی پختہ شہر پناہ ہے شمال اور مغرب کی سمت و نہ ہین پانچ بڑے بڑے دروازے ہین دولتمندون کے مکانات بہت بلند اور وسیع اور بعض گلیان فراخ و خوبصورت ہین مگر اکثر تنگ ہین اور صاف نہین رہتے ہین تاہم یہہ شہر ہندوستان کے دیگر شہرون سے بہتر ہے اور اونکے مقابلہ مین یہان کے غریب لوگون کے مکانات بہی اچہے ہین شہر کی فصیل سے باہر تارا گڈہ کے پست حصہ مین جین مندرون کے کہنڈرات ہین مگر اب بہی باوجود شکستگی بہت عالیشان ہین جس احاطہ کے اندر یہہ مکانات ہین وہ اندر کوٹ اندر سین راجہ کا آباد کیا ہوا تہا اور اوسی کے زمانہ مین یہہ مکان تیار ہوا تہا۔ یہہ عمارت زمین سے بہت بلند کرسی کی ہے کل کام نہایت عمدہ سنگین بنایا گیا ہے اور عجیب نقاشی ہوئی ہے کہ اوسکی ثانی نہین شمس الدین التمش کے عہد مین براہ تعصب کچھہ مکانات مسمار اور ایک محراب تیار کرکے مسجد بنائی۔ چونکہ شمس الدین یہان زیادہ نرہا اور یہہ سب کام دو ڈہائی دن کے عرصہ مین تیار ہوا تہا اسواسطے ڈہائی دن کا جہونپڑہ مشہور ہے زمان بعد اوسمین اور اور اصلاحی تعمیرات ہوتی رہی ہین اب کل خستہ و خراب ہے تاہم قابل دید ہے یہہ تعمیر دو ہزار سال سے کم مدت کی نہین ہے۔

इंदर कोट

इंद्रसेन राज

ہزارہا بیگہ زمین کہ غیر مزروعہ تھی سیراب و مزروعہ ہو گئی اور ملک زرخیز ہو گیا اونکی
بلند ہمتی کا اسنے بہت تالاب بنوائے ہین تین قدیم تالاب شہر اجمیر کے گرد بہت بڑے ہین
اول آناساگر- دوم بیسلہ- سیوم پشکر- اس ضلع مین کوئی قدرتی جھیل نہین ہے

پختہ سڑکین

پختہ سڑکین جو شروع عملداری انگریزی سے ابتک اس ضلع مین تیار ہوئی ہین ہیئر
اجمیر سے پشکر ۷ میل پشکر ہنود کا بڑا پرستش گاہ ہے اور وہان کو آمدرفت
بکثرت رہتی ہے اجمیر و پشکر کے درمیان بہت بلند پہاڑ واقع ہے جسکے سبب سے
گاڑی بہلی تو مطلق نہین جاسکتی تھی مگر گھوڑے اونٹ اور پیادہ آدمی بھی بہت
مشکل سے پہونچ سکتے تھے مسٹر ہیکناٹن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ ضلع نے بنظر
رفع تکلیف رعایا اس پہاڑ مین شگاف دلواکر راستہ کرادیا کہ اب اجمیر سے پشکر تک
پختہ سڑک ہے اور گاڑی و بگیان باسایش آتی جاتی ہین اس پہاڑ کی شکستگی کی
تاریخ اکثر منشی اور پنڈت مہاراج کشن صاحب کی تاریخ اجمیر مین دیکھا ع ہمت حاکم
عادل کہ کوہ شکست ؂ مگر راقم نے اس مصرع کے اعداد پر غور کیا تو ۱۲۶۰ آتے ہین شاید
مصرع اسطرح پر ہو- ہمت حاکم دوران کہ کوہ شکست ؂ کہ اسمین ۱۲۴۶ھ نکلتے
ہین اور وہی زمانہ سنہ عیسوی شکستگی کوہ اور حکمرانی ہیکناٹن صاحب بہادر
کا تھا- اجمیر سے نیا نگر کو ۳۲ میل پختہ ہے نیا نگر سے ٹوڈگڈہ اور مسودہ و میواڑ کو خام
سڑکین ہین- نیا نگر سے مارواڑ کو پختہ سڑک ۱۲ میل تیار ہوئی ہے- اجمیر سے نصیرآباد
کی چھاونی تک ۱۴ میل- نصیرآباد سے مانگلیاواس واقع سڑک اجمیر و نیا نگر تک ۱۲ میل

یعنی نمکین ہوتا ہے ۔ یہہ ندی کل علاقہ مارواڑ کو طے کر کے اور کچھہ کے رن مین گر کر
سمندر مین شامل ہو جاتی ہے ۔

ڈائی راجگڈرہ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور علاقہ جیپور مین جا کر بناس مین شامل
ہو جاتی ہے جس سال بارش زیادہ ہوتی ہے پھاگن تک پانی جاری رہتا ہے
اور اوسمین علاقہ بھنائی کی ندی نالون کا پانی شامل ہوتا ہے ۔

डाई

بناس میواڑ کے پہاڑون سے نکلی ہے موسم بارش مین نہایت
طغیانی پر ہوتی ہے اور ہر موسم مین پانی بہتا ہے اس ندی مین کشتی چلتی
ہے بلکہ زیادہ طغیانی ہونے پر کشتی سے ہی عبور نہین ہوتا ہے اس ندی کے
ریتہ مین ککڑی خرپوزہ بہت پیدا ہوتا ہے ۔

کلاڑوالی ندی موضع بوروہ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور ریاوڑ کی ندی
مین شامل ہو کر مارواڑ کو جاتی ہے صرف موسم برسات مین جاری ہوتی ہے اس
ندی سے بہت تالابون مین پانی بھرتا ہے ۔

कलाडवाल
बोरवा

ماتاوالی ندی اس ندی سے کوٹڑہ کے پہاڑ کا پانی جاتا ہے تالاب کابرہ
کے نالہ کا پانی موضع روہیڑہ کے تالاب مین گذر کر اس ندی مین شامل ہو جاتا
ہے انکے سواے نالہ ہاے ۔ کلائی کھیڑہ ۔ سانگرواس ۔ چانگ ۔ لولوا ۔ شیام گڈہ
بیلیاواس ۔ روڈہانہ ۔ سمیل ۔ ڈیلہ ۔ کھیڑہ دوہ ۔ ادا نالہ ۔ روڑکانہ ۔ اور ہین

मातावाली
कोटडा
काबरा
रोहेडा
कलाई खेडा
सांगर वास
लोलवा
रोडाना
सर्मल
डेला खेडादे
रोहकाना
अदानाला

تالاب

ضلع اجمیر مین صدہا تالاب ہین کرنل ڈکسن صاحب کمشنر سابق نے پہاڑون کے
درمیان جہان کسی قدر زمین قابل زراعت دیکھی وہین تالاب بنوا دیا اس طرح

یہہ سب قلعات حکام وقت کے بنوائے ہوئے ہین کہ حفاظت ملک اور فوج کی بود و باش کیواسطے تیار کرائے تھے مگرہ کے باشندون مین سے بجز ہتون خان کے کسی نے قلعہ تعمیر نہین کرایا کیونکہ قزاقون کے لیئے پہاڑی سرزمین بمنزلہ قلعہ کے ہے۔

ندیان اور نالے

کہاری یہہ ندی ملک میواڑ کے پہاڑون سے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۲ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۸ دقیقہ پر نکلی ہے اور مشرقی سمت مین اس ضلع کی جنوبی سرحد پر قریب ۳۱ میل بہکر مشرقی سرحد پر علاقہ جےپور مین بناس ندی سے شامل ہوئی ہے موسم برسات مین چڑہتی ہے دیگر موسمون مین پانی کم رہتا ہے خصوص گرمی مین اکثر خشک ہوجاتی ہے بسبب شوریت زمین کے سجی آمیز ہے پانی کہاری ہے۔ اور یہی ندی کا وجہہ تسمیہ ہے پانی پینے کے کام مین مطلق نہین آتا مگر البتہ اوس سے آبپاشی کا فایدہ ہے۔

ساگرمتی اجمیر سے مشرق کیطرف پہاڑون کا پانی جو انڈل تالاب بیسلہ سے اور بفصارن آنا ساگر سے گذرکر گوبندگڈہ کیطرف روان ہوتا ہے اس نام سے مشہور ہے اور گوبندگڈہ پر سرستی مین شامل ہوکر اوسکا نام لونی ندی ہوجاتا ہے۔

سرستی موضع لوان علاقہ مارواڑ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور پشکر کے تالاب سے گذرکر جنوب مین بجانب گوبندگڈہ روان ہوئی ہے وہان اسکا ساگرمتی سے اتصال ہوکر لونی نام ہوگیا ہے۔

لونی جیسا اوپر مذکور ہوا ساگرمتی اور سرستی دو ندیان بمقام گوبندگڈہ ملکر اس نام سے مشہور ہوئی ہین اور وجہہ یہہ ہے کہ زمین کی خاصیت سے انکا پانی لونی

मगरा
खारी
सागरमति
बीसला
आनासागर
सरस्वती
लवनी
लवान

اگرچہ قلعات عمارتین متعلق بہ فوج ہین مگر اکثر ایسے پہاڑون پر واقع ہین اسواسطے پہاڑون کی ساتھہ لکہنا مناسب سمجہا گیا ضلع اجمیر مین مشہور قلعات حسب تفصیل ذیل ہین۔

نمبر	نام تحصیل	مقام	کیفیت
١	بیاور	ساروٹ सारोट	بعمر ورنسو سال ٹہاکر سہبت سنگہ والی بدنور نے تعمیر کرایا تہا اب اوسمین پولیس کی چوکی ہے۔
٢	ایضاً	ہتون हतून	بعمر دو پانسو سال دوداخان میس نے تعمیر کرایا تہا اب اوسکی نسل مین سے بدہا خان کے قبضہ مین ہے۔
٣	ایضاً	بوروہ बोरवा	بعمر ورہ ٥ سال مہارانا بہیم سنگہ صاحب والی میواڑ نے تعمیر کرایا تہا۔
٤	ایضاً	بہاگ भाग	٥ سال ہوئے جب دیوی سنگہ مسعودہ کے ٹہاکر نے بنوایا تہا اسکے قریب ایک شکستہ قلعہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جیپور کا تعمیر کردہ بہی ہے۔
٥	ٹوڈگڈہ	کوٹ کرانا कोटकिशना	مہاراجہ مان سنگہ صاحب والی جودہپور نے تعمیر کرایا تہا سابقاً اوسمین تہانہ تہا اب خالی ہے۔
٦	ایضاً	بگڑی बगड़ी	بعمر ورہ ٥ سال مہاراجہ بان سنگہ صاحب والی جودہپور نے بنوایا تہا
٧	ایضاً	برار बरार	ٹہاکر بدنور نے بنوایا تہا۔
٨	ایضاً	اکہے جیت گڈہ अरवजीत गढ़	ایضاً۔

वदनोर

زیادہ چلتی ہے اور خنک ہوتی ہے۔

ان پہاڑون مین شیشہ تانبے لوہے اور طوطیا کی بہت کانین ہین - اجمیر مین شیشہ کی کانین جاری ہوئی تہین مگر اس جنس کی خریداری ایسی کم ہے کہ کچھہ فائدہ نہین ہوا کانین بند ہو گئین اور میرواڑہ مین کبھی جاری نہین ہوئی اور تانبے اور لوہے کی کانین جاری ہین ہر دو اجناس بکثرت اور عمدہ قسم کی نکلتی ہین کارخانہ روز بروز زیادہ ہوتا ہے بعض مقام پر زمین مین شوریت سجی کی قسم کی ہے اسی سبب سے کہاری ندی کا پانی شور ہے۔

گہاٹون کی تفصیل

یہہ پہاڑ بشکل عریض دیوارون کے ہین اور اون مین سے بیرونی ملک مین جانے کے واسطے جو شاہ راہ بنی ہوئی ہین اونکو گہاٹہ کہتے ہین یہہ گہاٹے عموماً دشوار گذار اور خطرناک ہین اون مین اکثر وارداتین ہوا کرتی ہین ڈکسن صاحب کے زمانہ مین ان راستون کی حفاظت زمینداران دیہات کے ذمہ کر کے مال تجارت پر چوکیداری لگائی گئی تہی چنانچہ ابہی تک وہی انتظام چلا آتا ہے اور سرکار کے خرچ بغیر حفاظت ہوتی ہے۔ تفصیل گہاٹون کی۔

تحصیل بیاور مین - پاکہریا واس کا مسعودہ کو - شیو پورہ کا بیواڑ کو - بر کا مارواڑ کو
تحصیل ٹوڈگڈہ مین - بہیل پنا کا - گابہ چریان - دیولا تان - موڈیہ - ججہ - کیرو ند کی نال - پیپلی - گوڈہ بیرم کا - اونڈا پاڑیکا - ڈویر کی نال انمین سے اکثر مارواڑ کی جانب ہین -

قلعات

डिक्सन

मीलपना
गाबाच्‍रीलां
देवला तान
मोडया
जेजा
केरोटकीनाल
पीपली
गुढावीरम
कोंडा पाडेका
दवेरकीनाल

تمام سطح کوہی ہے لیکن متصل دادولہ تحصیل بیاور سے پہاڑ کی دو شاخین ہوئی ہین
ایک مشرقی جو بیلیاواس ساروٹ بھاگ شیام گڈہ متعلقہ تحصیل بیاور
اور دیہات علاقہ کھروہ اور مواضعات راجگڈہ راجوسی مہری نگر متعلقہ تحصیل
اجمیر ہوتے ہوئے علاقہ کشنگڈہ مین داخل ہو جاتی ہے دوسری مغربی شاخ
جو موضع کلالیہ وناے ودہولیہ وچانک علاقہ بیاور اور چند دیہات علاقہ مارواڑ
اور موضع بھانوتہ واجمیر وکھڑکھڑی وہاتھی کھیڑہ وناگ پہاڑ وناگروالی وہاتھیاواس
وبیاپچہ متعلقہ تحصیل اجمیر ہوتی ہوئی شمال کیطرف نکل گئی ہے ان شاخون کے درمیان
مین میدان ہین اور نیز متفرق پہاڑیان ہین ان میدانون کی اوسط بلندی سمندر
کے سطح سے ۱۶۰۰ فیٹ ہے اور پہاڑ کی چوٹیان جو جنوب مغرب کی طرف زیادہ
بلند ہین اس سے ہزار فیٹ زیادہ ہین چنانچہ پشکر مین ایک بلند سلسلہ موضع ناندسی
کنولائی تک کابرہ پہاڑ کے نام سے مشہور ہے کہ دس میل لنبا چلا گیا ہے اور
آخر کار تمام سلسلہ مین ملگیا ہے اس نواح مین سب سے بلند چوٹیان یہ ہین۔
توڈگڈہ مین برجال کا پہاڑ۔ گورم دانتہ۔ ناگت دانتہ اجمیر کی دہانجی۔ اور نیا نگر مین
چانگ ہتون کی بلند چوٹیان ہین اور ناگ پہاڑ جسکے دامن پر شہر اجمیر ہے اور
اوسکے اوپر تاراگڈہ کا قلعہ ہے شاید ان پہاڑون مین سب سے بلند ہے۔ اسکی
بلندی سطح سمندر سے ۳۰۰۰ فیٹ اور شہر سے ۱۰۰۰ فیٹ ہے۔
ان پہاڑون مین میوہ دار درخت کوئی نہین ہے البتہ دہو وسالر وڈاسن وتھور
کے درخت اور گھاس بکثرت ہوتے ہین پانی کے خودرو چشمے صرف چھوٹے چھوٹے
پیپلی رشیو پورہ وپاکھریاواس وبہرکو وبھوکران وناگ پہاڑ مین ہین ہوا اکثر

दादोला
बेलियावास
सारोट
भाग
श्यामगढ़
राजोसी
मेहरनगर
कलालया
नाय
धोलया
चांक
भानोता
खड़खड़ी
हाथीखेड़ा
नागपहाड़
नागरवाली
हाथियावास
नांदसी
कौलाद
काबरा
बरजाल
गोरमदान्ता
नागत दान्ता
अजमेर की धांजी
हतून
तारागढ़
पीपली
श्यापुरा
पाखरयावास

भोकरां × भरलो

ان مین بموجب تفصیل نو ستیشن اول درجہ کے اور آٹھہ دوم درجہ کے ہین۔

ضلع اجمیر کی پولیس کے ستیشن

اول درجہ — دوم درجہ

اجمیر نصیر آباد ناگلیاداس گیگل پوشکر سری نگر

پیسانگن بہنائے بیاور گویلہ مسعودہ کیکڑی

ساور جساکہیڑہ ٹوڈگڈہ جواجہ دویر

اس ضلع مین مقامات مفصلہ ذیل پر ڈاکخانہ جات ہین۔

اجمیر نصیر آباد کیکڑی دیولی پشکر پیسانگن بیاور جساکہیڑہ دویر ٹوڈگڈہ سری نگر رام سر گویلہ بہنائے ناگلیاواس جواجہ مسعودہ

پہاڑ

اس ضلع مین صرف علاقجات استمرار داران اور دیہات خالصہ چکلہ گنگوانہ و رام سر وغیرہ مین کہ جنوب مشرق مین ہین البتہ میدان ہین ورنہ باقی حصص کل پہاڑی ہین بلکہ میرواڑہ مسکن قوم میر جسکے معنی پہاڑی ہین اور جسمین بیاور اور ٹوڈگڈہ کی تحصیلین داخل ہین ایک پہاڑی خطہ ہے جسکے جنوبی حصہ تحصیل ٹوڈگڈہ کی میز پر بالکل پہاڑ ہی ہین یہہ پہاڑ کوہ اراولی کے وہ اجزا ہین جو کوملیر اور اجمیر کے درمیان کئی سلسلون سے بشکل متوازی شمال مشرق سے جنوب مغربی سمت میز واقع ہین انکا طول قریب نوہ میل اور عرض چہہ میل سے بیس میل تک ہے اس ضلع سے شمال مین کہین مسلسل اور کہین متفرق دہلی تک چلے گئے ہین تحصیل ٹوڈگڈہ کا

اودے پور علاقہ انگریزی کی حدود کے اندر واقع ہین اور اسی طرح علاقہ انگریزی کے اکثر دیہات ان ریاستون کی سرحد کے اندر واقع ہین۔

مگراس ضلع کی عام سرحد پر مشرق مین راج جے پور اور مشرق و شمال مین راج کشنگڈہ اور کل مغربی سرحد پر راج جودہ پور جسے مارواڑ کہتے ہین اور جنوب اور جنوب مشرقی سرحد پر راج میواڑ یعنی اودے پور واقع ہین۔

جنوب مشرقی حصہ کی زمین ریتہ کی اور کشادہ ہے اور کہین کہین متفرق پست پہاڑیان بہی ہین۔

جنوب و جنوب مغرب و مغرب مین بڑے اور چہوٹے پہاڑ ملحق کوہ اراولی سے یا اوسکے اجزا ہین یہہ پہاڑ ابتدائی قسم کے ہین پتہر اونکا زیادہ تر سنگ خارا ہی اور مخروطی شکل سے مشرق مغرب کی سمتون مین واقع ہین۔

انتظام کیواسطے یہہ ضلع تین تحصیلون مین منقسم ہے ہر ایک کی تعداد دیہات مقدار اراضی اور جمع حسب تفصیل ہے۔

نام تحصیل	تعداد دیہات	مقدار اراضی مربع میل	تعداد جمع
اجمیر	۴۲۹	۲۰۷۸	دو لکھہ [illegible] ۱۱/۹ پائی
بیاور	۲۴۱	۳۲۸	[illegible]
تودگڈہ	۸۸ / ۷۵۸	۳۴۹ / ۲۷۵۵	[illegible]
			لے لکھہ [illegible] ۱۱/۹ پائی

ब्यावर

اور فوجداری کے انتظام کے واسطے عملہ پولیس سترہ سٹیشنون پر متعین ہے

باب دوم

ضلع اجمیر و میرواڑہ

یہہ ضلع کا طول مین ابتدا ارکہیڑہ جتا متعلقہ و دیر تحصیل ٹوڈگڈہ واقع جنوب سے موضع بیاپچہ تحصیل اجمیر تک ۱۰۸ میل اور نہایت عرض مین ندی بناس سے جو علاقہ ساور مین واقع ہے علاقہ کہروہ ملحقہ پیسانگن تک ۶۷ میل ہے درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲۵ دقیقہ اور ۲۶ درجہ ۴۲ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۲۳ دقیقہ کے واقع ہے۔ اوسکا رقبہ سابقہ پیمایش سے جو تہارنٹن صاحب کے گزٹیر مین درج ہے ۲۶۸۳ مربع میل ہے اور بہ نذرت مہاراج کشن صاحب کی تاریخ اجمیر مین کہ پیمایش حال پر مبنی ہے ۲۷۵۵ مربع میل لکہا ہے۔

یہہ تمام ضلع باہم مسلسل اور پیوستہ نہین ہے بلکہ دو حصون مین منقسم ہے اول تو وہ بڑا حصہ جسمین کل دیہات متعلقہ تحصیل اجمیر و علاقجات استمرار داران بہنار وسعودہ و کہروہ و پیسانگن اور تحصیل نیانگرا و رٹوڈگڈہ کے دیہات شامل ہین دوسرا اوس سے چہوٹا اجمیر سے مشرق کیطرف بنام نہاد کیکڑی جسمین علاقجات استمرار داران ساور و جونیان بہی واقع ہین۔ ان دونون حصون کے درمیان مہاراجہ صاحب والی کشن گڈہ کے دیہات ہین۔ ماوراے اسکے یہان علاقجات کا اسقدر اختلاط ہے کہ اکثر دیہات علاقہ راج کشن گڈہ و جےپور و جودہپور و

पिसांगन

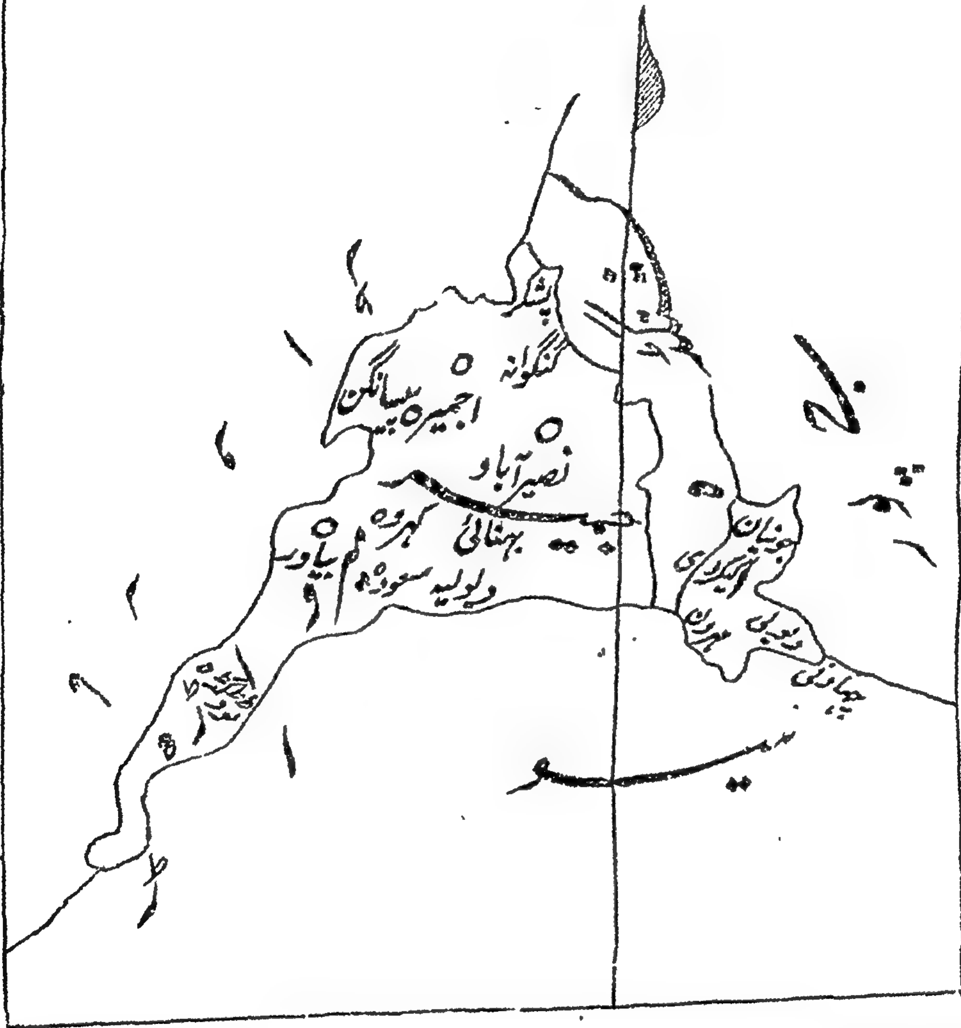
पारटन गज़ेटियर

केकड़ी

तावर जूनयां

باب دوم وقائع راجپوتانہ

نقشہ اضلاع اجمیر و میرواڑہ



نمبر	نام ایجنسی جس سے متعلق ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپیں: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل	تخمیناً آبادی	تخمیناً آمدنی ریاست	فوج سنہ ۶۶-۱۸۶۵ء: توپیں: قلعہ	توپیں: میدان	سوار	پیادہ	بڑی سڑکیں	پیداوار ملک
۱۷	[illegible]	بیکانیر	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ ڈونگر سنگھ صاحب بہادر	۱۸	۰	۱۷	۱۷۶۷۶	۵۳۹۰۰۰	۶۵۰۰۰۰	۲۶	۱۲	۶۰۰	۱۶۰۰	۰	باجرہ - موٹھ - اون - گھی
۱۸	سپرنٹنڈنٹی سروہی	سروہی	راو صاحب	راو کیسری سنگھ صاحب بہادر	۲۰	۰	۱۵	۳۰۲۰	۱۵۱۲۰۰	۱۲۵۰۰۰	۰	۲	۵۰	۲۰۰	ڈیسہ نصیرآباد	جو - گیہوں - نخود - میوہ - باجرہ - روئی -
میزان راجپوتانہ					۰	۰	۰	۱۲۰۸۱۱	۹۵۲۶۲۰۰	۲۲۳۴۸۰۰۰	۸۹۵	۲۲۸	۱۱۲۵۰	۶۰۸۰۰	۰	۰
سرکار ذوی الاقتدار انگریزی					۰	۰	۰	۲۷۵۵	۲۲۴۸۹۱	۲۶۶۲۹۱	۰	۶	۸۶۲	۱۳۰ گولہ انداز ۸۶۲ گورے ۲۸۱۲ ہندوستانی ۳۸۰۴		
میزان کل					۰	۰	۰	۱۲۳۵۶۶	۹۷۵۲۰۹۱	۲۳۸۱۴۲۹۱	۸۹۵	۲۳۴	۱۲۱۱۲	۶۴۶۰۴		

نمبر سلسلہ	نام ایجنسی جس سے متعلق ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی یا خاص	سلامی کی توپیں: ریاست	رقبہ ریاست انگریزی میلوں میں	کتنی آبادی	کتنی آمدنی روپیہ سالانہ	فوج سنہ ۶۷-۱۸۶۶ء: توپیں قلعہ	توپیں میدان	سوار	پیدل	بڑے شہر	پیداوار ملک
۱۳	ایجنسی ہاڑوتی	بوندی	مہاراو راجہ صاحب	مہاراو راجہ رام سنگھ صاحب بہادر	۶۸	۰	۱۷	۲۲۹۱	۲۲۴۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	۱۰	۹	۵۰۰	۳۵۵۰	بوندی کوٹہ	جو-گیہوں-نخود-موٹھ-باجرہ-روئی-نمک
۱۴	ایجنسی ہاڑوتی	کوٹہ	مہاراو صاحب	مہاراو ستروسال صاحب بہادر	۴۰	۰	۱۷	۵۰۰۰	۴۳۳۰۰۰	۲۵۵۰۰۰۰	۷۰	۲۰	۱۵۰۰	۷۰۰۰	کوٹہ و جھالراپاٹن	جو-گیہوں-نخود-موٹھ-باجرہ-روئی-افیون-
۱۵	ایجنسی ہاڑوتی	جھالاواڑ	مہاراج رانا صاحب	مہاراج رانا بخت سنگھ صاحب بہادر	۱۳	۰	۱۵	۲۵۰۰	۲۲۶۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰	۲۰	۱۵	۵۰۰	۶۵۰۰	جھالراپاٹن گاگرون	ایضاً
۱۶	ایجنسی ہاڑوتی	ٹونک	نواب صاحب	نواب محمد ابراہیم خان صاحب بہادر	۲۹	۱۷	۱۱	۱۸۶۳	۱۸۲۴۰۰	۱۲۰۰۰۰۰	۴۰	۱۲	۶۰۰	۳۸۰۰	جیپو-دیولی نیمچ و نصیرآباد	ایضاً

نمبر	نام ایجنسی جس سے متعلق	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپیں: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل	تخمینا آبادی	تخمینا آمدنی ریاست	فوج سنہ ۱۸۷۶ء: توپیں: قلعہ	فوج سنہ ۱۸۷۶ء: توپیں: میدان	فوج سنہ ۱۸۷۶ء: سوار	فوج سنہ ۱۸۷۶ء: پیادہ	بڑے شہر	پیداوار ملک
۹	ایجنسی راجپوتانہ مشرقی والور و بھرتپور	بھرت پور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ سوائی برجندر سری جسونت سنگھ صاحب بہادر بہادر جنگ جی سی ایس آئی	۲۷	۰	۱۷	۱۹۷۴	۶۵۰۰۰۰	۲۴۴۹۰۰۰	۱۷	۲۱	۱۳۰۰	۷۴۰۰	آگرہ - اجمیر - شہر بھرتپور - ڈیگ - کامان - [illegible] بیانہ - [illegible]	جو - گیہوں - موٹھ - باجرہ - نخود - روئی - نیشکر - نمک -
۱۰		قرولی	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ ارجن پال صاحب بہادر	۱۴	۰	۱۷	۱۸۷۸	۱۸۸۰۰۰	۳۵۰۰۰۰	۳۰	۶	۶۵	۱۸۰۰	۰	جو - گیہوں - موٹھ - باجرہ - نخود - روئی -
۱۱		الور	مہاراو راجہ صاحب	مہاراو راجہ منگل سنگھ صاحب بہادر	۱۷	۰	۱۵	۳۰۲۴	۱۰۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰	۲۰۰	۳۰	۱۵۰۰	۴۵۰۰	تجارہ - الور - راجگڈھ - الور ٹوپک	جو - گیہوں - نخود - موٹھ - باجرہ - نیشکر - روئی
۱۲		دھولپور	مہارانا صاحب	معروف پیارے راجہ صاحب بہادر	۱۴	۰	۱۵	۱۶۲۶	۵۲۵۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰	۶	۶	۳۰۰	۱۸۰۰	آگرہ و گوالیار	جو - گیہوں - نخود - موٹھ - باجرہ - روئی

مین بندوبست بہاے مفصلہ ذیل کی تعمیر و مرمت ہوئی ہے جسونت پورہ — جواجہ — ہیراکلان — شام جیکا — چیلہ کلان — بلی بچوری — کالیاواس — کسرپورہ — ٹہیکرانہ — دیوتن — مکیوالی — بلد — دہولہ — رام سر — ہمیلان — آمیز — جالیہ — بہیر —

जसवंतपुरा
जवाजा
हीराकलां
श्यामजीका
चीलाकलां
वलीपिचोरी
कालयावास
कसरपुरा
ठेकराना
देवतन
मकेवाली
वलद
घोला
रामसर
हमीलां
आमनेर
जालया
भींर

سولہوین فصل

کہ اونکی تعمیر و مرمت مین سنہ ۶۵-۱۸۶۴ء مین دو لاکھ معہ [illegible] سنہ ۱۸۶۶-۶۷ء مین دو لاکھ [illegible] سنہ ۱۸۷۰-۷۱ء مین ایک لاکھ [illegible] خرچ ہوا ہے اور اسی طرح ہر سال فوج کے آرام و آسایش کیواسطے ہزار ہا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔

مکانات سرکاری و مفید عام

اس قسم کے مکانات جو سنین حال مین تیار ہوئے ہین اجمیر و نصیر آباد کے پروٹسٹنٹ (प्रोटेसटेन्ट) و رومن کیتھولک (रोमनकेथोलिक) گرجا جے پور و اجمیر کے دفتر تار برقی مکان دفتر ریذیڈنسی آبو و دفتر ایجنسی سروہی مکانات پولیس بہنائے و کیکڑی (केकडी) و گویلہ (गोयला) و منگلیاواس (मगलियावास) و گھیگل (घीगल) و تحصیل ٹوڈگڈہ و حصہ اجمیر کالج جیلخانہ اجمیر کچہری صاحب ڈپٹی کمشنر اجمیر اسپتال تاراگڈہ ڈاک بنگلہ جات جادون (जादोन) گوندیرہ (गोंदेरा) سندپورہ (सिंदपुरा) و سوجیت (सूजीत) ہین۔

سقدم کام جسکی تعمیر کا بڑی کوشش سے اہتمام ہوتا ہے اجمیر کا میئو کالج ہے اس کالج کے تخمینے و نقشہ جات جو ابتک تیار ہوئے ہین بعض کسی نقص کی وجہہ سے قابل پسند نہ تھے اور بعض زر مجوزہ سے زیادہ لاگت کے تہے اسواسطے اب میجر مینٹ صاحب بہادر ایک اور نقشہ و تخمینہ تیار کرتے ہین۔ اس کالج کے متعلق بورڈنگ ہوس یعنی مکانات سکونت طلبا رمین سے اجمیر و جے پور و اودے پور و بہرت پور و بیکانیر کے بالکل تیار ہو گئے ہین جودہ پور آلور کے قریب تیار ہونے والے ہین جہالاواڑ کا شروع ہوا ہے۔ ٹونک کا نقشہ نواب صاحب کے پسند کیواسطے گیا ہے۔

تعمیرات آبپاشی ضلع اجمیر کے بند و تالاب ہین کہ اونمین سے زمانہ حال

سمجھا گیا ہے اور چونکہ ریاست جھالاواڑ فی زمانہ تحت انتظام انگریزی مین ہے اوس
ریاست مین تیاری سڑک مین کچھ دشواری نہوگی۔ بکندرہ کا گھاٹہ کہ کرنل مونسن
صاحب کی بازگشت سے مشہور ہے کوٹہ کی جنوبی سرحد پر نہایت دشوار گذار مقام ہے
سڑک مابین کوٹہ وجھالاواڑ کا تخمینہ مرتب ہوگیا ہے اور اوسکی تیاری کی تجویز درپیش
ہے۔ فروری ۱۸۷۶ء مین مسٹر لیال صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اس کل راستہ پر
جے پور سے جھالاواڑ تک گئے تو اونکو اکثر مقامات پر عمدگی زمین اور عدم موجودگی
سڑک دیکھکر نہایت حیرت وافسوس ہوا۔ جھالاواڑ اور کوٹہ کی افیون زیادہ تر
جنوب مغرب مین آگرا اور اندور کیطرف جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ آگرہ تک کوئی سڑک
نہین ہے۔ صاحب ممدوح لکھتے ہین کہ اگرچہ اس ملک مین میرا قیام عارضی ہے مگر امید ہے
کہ ان ریاستون کے درمیان سڑک تیار کرانے کی تجویز جو مین نے کی ہے تاوقتیکہ کوئی
مستقل ذریعہ آمد رفت یعنی سڑک ریل تیار ہو یکا یک نہ چھوڑ دیجا دے گی۔

تعمیرات علاوہ سڑک

سڑکون کے سوائے سررشتہ تعمیرات مفید عام سے متعلق تین قسمون کی عمارتین اور ہین
اول مکانات متعلقہ فوج۔
دوم مکانات سرکاری و مفید عام۔
سیوم تعمیرات آبپاشی کہ ضلع اجمیر مین زیادہ تر بند و تالاب ہین؛

مکانات متعلقہ فوج

اس مد مین نصیر آباد نیمچ دیولی ایرن پورہ اور اجمیر کی چھاونیون کے مکانات داخل ہین

تیار ہوئی ہے اوس سے چندان فایدہ نہین ہے - مگر جب سرحد سروہی تک تیار ہو جاویگی
اور اوس طرف ریاست پہلن پور اپنے علاقہ مین تیار کراوے گی تو آمدرفت
سامان کمسریٹ و دیگر کاروبار آبو اور احمدآباد کے درمیان عمدہ راستہ جاری ہوگا -
سرحد پہلن پور سے آیندہ تیار کرانے کے واسطے گورنمنٹ بمبئی سے تحریک کیجاویگی

ہاڑوتی

جنوب مشرقی ریاستون کی برابر کہ بہ تحت ایجنسی ہاڑوتی ہین راجپوتانہ کا کوئی حصہ
سڑکون کا محتاج نہین ہے - بوندی - ٹونک - کوٹہ اور جہالاواڑ کی چارون ریاستون
مین کہ وہانکی سرزمین کل راجپوتانہ مین نہایت عمدہ ہے اور روئی وافیون بافراط پیدا
ہوتی ہین خاص شہرون کے سوائے ایک میل بہی سڑک نہین ہے - مہاراجہ صاحب
جے پور نے اپنی دارالحکومت سے ریاست ٹونک کی سرحد تک بہت عمدہ پختہ سڑک تیار
کرادی ہے یہہ سڑک آیندہ کو خواہ دیولی ہوکر خواہ براہ ریاست بوندی ہوکر کوٹہ و
جہالراپاٹن تک تیار ہونی چاہیئے کہ علاوہ دیگر شہر وقصبون کے خاص ان شہرون مین
تجارت بکثرت ہے ٹونک کی ریاست تو ایسی مفلس ہے کہ سرحد جے پور سے شہر ٹونک
تک چھہ میل بہی تیار نہین کرسکتی اسواسطے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے
تجویز فرمائی ہے کہ بوندی کوٹہ اور جہالاواڑ کی ریاستون کو کہ آسودہ ہین اپنے اپنے
علاقہ مین ایسی خام سڑک تیار کرنے کی ہدایت کیجاوے کہ ادسپر خشک موسمون مین
گاڑیان بلا احتیاج رہنمائی چلی جایا کرین بوندی مین مہاراجہ صاحب نے اپنے علاقہ
کے باشندون کے آرام کے واسطے قدیم راستہ کو کسیقدر درست کرادیا ہے -
کوٹہ مین نواب فیض علی خان صاحب کے انتظام کو تیاری سڑک کیواسطے مناسب موقع

اودے پور مغرب مین مارواڑ کے میدان کا راستہ کہ کوہ ارابلی مین ہوکے ہی ایک
گذرگاہ ہے گہاٹہ دیسوری سے نیچے دور تک پہاڑون مین ندی کی دہار پر تہا۔
۱۸۷۵ء مین تشریف بری نواب گورنر جنرل صاحب کو موقع غنیمت سمجھکر سڑک جدید
تجویز کی گئی اگر جاری رہے تو یہہ سڑک میواڑ و مارواڑ کے درمیان بڑا راستہ اور
مغربی راجپوتانہ کی ریل کی بہت مددگار ہوگی۔ اول شخص جس نے انگریزی گاڑی
مین سوار ہوکر کوہ ارابلی کا عبور کیا۔ لارڈ نورتہ بروک صاحب ہین۔

سڑک نصیرآباد و چہاونی دیولی

نصیرآباد اور دیولی کی فوج کی چہاونیون کے درمیان یہہ سڑک عرصہ سے تیار ہوتی
تہی کہ ۱۸۶۲ء مین گٹائی کنکر اور تعمیر پلون سے بہمہ جہت تیار ہوگئی صرف بناس ندی
پر پل تیار نہوا عرصہ تک اوسکے عبور مین بہت تکلیف و حیرانی ہوتی تہی کہ آخر کار منظوری
گورنمنٹ ۱۸۷۶ء پیپون کا پل تیار کیا گیا اور دونون چہاونیون کے درمیان آمدرفت
بخوبی جاری ہوگئی یہہ سڑک عنقریب کل علاقہ انگریزی مین سے گذری ہے۔

سڑک درمیان کوہ آبو و کوہ روکی کش

دامن کوہ آبو سے کوہ روکی کش کے دامن تک کہ ۱۱ میل کا فاصلہ واقع راج سروہی ہے
کل پہاڑون کے درمیان بہت روپیہ خرچ کرکے سڑک تیار کی گئی ہے اس غرض سے
کہ آبو اور پہالن پور کے درمیان آمدرفت جاری ہو اور بعد ازان مغربی راجپوتانہ
کی ریل کی سڑک پر آبو سے جانے آنے کے کام آیا کرے ابتک کہ صرف دامن کوہ تک

روز بروز زیادہ ہو گی۔

اجمیر و نیمچ کے درمیان ۱۴۸ میل کا فاصلہ ہے اس مین سے ۱۸ میل پختہ ہے باقی خام ہے۔

نیمچ سے مئو کیطرف ۷۰ میل یہہ سڑک وسط ہند کی ریاستون یعنی علاقجات مہاراجہ صاحب سیندہیہ و نواب صاحب جاورہ و مہاراجہ صاحب ہلکر مین گذرتی ہے اور پختہ تیار ہے بلکہ چہوٹے نالون پر پل بہی تیار ہین مگر ندیون پر نہ پل ہین اور نہ فرش بنائے گئے ہین۔ سنہ ۱۸۶۲ء مین یہہ سڑک ایجنسی وسط ہند سے ایجنسی راجپوتانہ مین سپرد ہو گئی تہی سرکاری روپیہ سے تیار ہوتی رہی ریاستون سے کچھہ روپیہ وصول ہو کر نہین آیا پہر سنہ ۱۸۷۰ء مین ایجنسی وسط ہند سے متعلق ہو گئی۔

شاخ سڑک درمیان نیماہیڑہ و اودے پور

اودے پور سے نیمچ کیطرف آمدرفت جاری ہونیکی غرض سے قصبہ نیماہیرہ واقع سڑک اجمیر و مئو سے کہ نیمچ سے ۱۶ میل شمال مین ہے اودے پور تک سڑک تیار کرنی تجویز ہوئی تہی اس مین سے ۳۱۰ میل راج میواڑ کے اندر ہے کہ وہ تو کٹائی کنکر اور پل وغیرہ سے بہمہ جہت تیار ہو گئی۔ باقی ۲۴۰ میل کہ سرکار انگریزی کیطرف سے تیار ہوتی روپیہ نہونے کے سبب سے عرصہ تک ملتوی رہی اور آخرکار صرف خام تیار کی گئی کہ یکم اپریل سنہ ۱۸۷۶ء کو بہمہ جہت تیار ہو گئی۔ اب اودے پور سے نیمچ و نصیر آباد کو بہت اچہی سڑک ہے نومبر سنہ ۱۸۷۵ء لارڈ نورتہہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل بسواری گاڑی اسی سڑک سے اودے پور کو تشریف لے گئے تہے۔

سڑک نیموچ و اجمیر

یہہ سڑک کہ اجمیر سے نیمچ ہو کر مئو کو جاتی ہے ۱۴۱ میل انگریزی علاقہ مین ہے وہانتک کنکر کی کٹنائی اور پلونکی تعمیر سے سبطرح تیار ہوگئی ہے اور شکست و ریخت کی بتواتر مرمت ہوتی ہے۔

وہان سے اسّی میل کے فاصلہ تک راج اودے پور مین واقع ہے چالیس میل تو خراب کنکر سے پختہ تیار ہوئی کہ ہمیشہ مرمت طلب اور باعث تکلیف رہے گی اور باقی ماندہ چالیس میل اسوجہہ سے کہ راج اودے پور سے روپیہ نملا صرف خام تیار کی گئی بلکہ یہہ تجویز ہے کہ پختہ شکست ہو جاوے تب کل ۸۰ میل آیندہ کو خام رہے نالون پر فرش بنا دئے گئے ہین مگر ندیون پر فرش بنانے کے واسطے ہی روپیہ بہم نہین پہونچ سکا ہے۔

جنوبی سرحد میواڑ سے نیمچ تک کہ اوسکا ۷۲ میل کا حصہ مہاراجہ سیندھیہ صاحب اور ریاست ٹونک کے علاقہ مین واقع ہے سڑک خام تیار ہوگئی ہے۔ اکزیکیوٹیو انجنیر صاحب لکھتے ہین کہ اس سڑک پر آمد رفت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور ریل کے سٹیشن نصیر آباد کو اس پر سے مال و مسافر بہت جاتے ہین۔ شکر کی درآمد ہے اور روئی کی برآمد۔ جس زمانہ مین اجمیر و نیمچ کے درمیان صرف گاڑی کی لیک تھی اور اس راستہ پر رہزن و قزاق بکثرت تھے تب ہی مال تجارت اور فوج کی آمدرفت کے واسطے یہی راستہ وسط ہند کی بڑی گذرگاہون مین سے تھا۔ اب کہ ڈکیتی بہت کم ہوتی ہے اور سڑک ہی کسیقدر تیار ہوگئی ہے اور طرفین سے ریل کی سڑکین بڑہتی چلی آتی ہین تاوقت بالکل تیار ہوجانے سڑک ریل کے اسپر آمدرفت

مارواڑ کے میدان مین داخل ہوئی ہے۔ مرمت و استحکام کی بہت ضرورت پڑی
کہ بصرف کثیر کی گئی وہان سے سرحد جودہپور شروع ہوتی ہے۔

علاقہ جودہپور مین اول گورنمنٹ ہندوستان نے تیار کی تھی اور خرچ راج جودہپور
سے لیا جاتا تھا۔ روپیہ کے وصول ہونے مین بہت دقت ہوتی تھی اسواسطے کسیقدر
تیار ہونے کے بعد راج نے اپنے اہتمام سے تیار کی اب جودہپور کے کل علاقہ مین تیار
ہوگئی ہے اور نالون پر پل و موریان اور عریض ندیون پر پختہ فرش تیار ہوگئے ہین
انتہائے سرحد جودہپور سے یہ سڑک بمقام ایرن پورہ راج سروہی مین داخل
ہوئی ہے اور ایرن پورہ سے سروہی تک پختہ تیار ہوگئی ہے اور ندی نالون
پر فرش تعمیر ہوئے ہین۔

سروہی سے دامن کوہ آبو تک سڑک خام تیار ہے اگرچہ ارادہ تھا کہ اوسکو بھی پختہ
تیار کیا جاوے مگر سڑک ریل کے جلد تیار ہونے کی امید سے گورنمنٹ نے منظور نکیا
اب آگرہ و آبو کے درمیان مین صرف ۲۴ میل خام سڑک ہے۔

آبو سے ... تک بجانب ڈیسہ سڑک خام تیار ہوگئی ہے اور بہت جلد ڈیسہ تک تیار ہوگی
کیونکہ ... سے بہادری نیچ اور سڑک درمیان نیچ و متواتر سر تو وسط ہند مین داخل
ہوئے ہین ... ڈیسہ تک کی سڑک راجپوتانہ مین شامل ہوگئی ہے۔

... آبو سے ... ۲۲ میل پر راج سروہی در راجپوتانہ کی انتہائے سرحد ہے وہان
سے ... سڑک ... گورنمنٹ بمبئی کو تحریک کی گئی ہے مگر احتمال ہے کہ ...
... سڑک ریل کے جلد تیار ہونے کی امید سے اس سڑک کی تیاری
... ہے۔

باعتبار عرض اور پختگی کے اول درجہ کی سڑک ہے کل نالون پر پختہ پل اور موریان
تعمیر ہوگئی ہین اور جانبین کو بڑے درخت لگے ہوئے ہین البتہ بڑی ندیون پر
پل نہین بنائے گئے ہین اسوجہہ سے کہ جس زمانہ مین سڑک تیار ہوتی تھی تجویز تیاری
سڑک ریل بھی درپیش تھی اسواسطے غیر ضروری خرچ متصور ہوکر موقوف رہی۔
راج جے پور کے علاقہ مین اس سڑک پر راج کا پانچ لاکھہ روپیہ خرچ ہوا ہے اوسمین
سے بحساب بیس ۲۰ روپیہ فیصدی ایک لاکھہ روپیہ سرکار سے راج کو مدد خرچ
ملا ہے۔
سرحد آگرہ سے لیکر سرحد ملحقہ جے پور و کشن گڈہ تک ہمہ جہت درست ہے اور بھرتپور
و جے پور سے جسقدر راہ اونکے علاقہ مین ہے اوسکی مرمت ہوتی رہتی ہے مگر جب سے
آگرہ و نصیر آباد کے درمیان ریل کی سڑک جاری ہوگئی ہے اس سڑک پر آمدرفت
بہت کم ہوتی ہے یقین ہے کہ آیندہ کو بھرت پور و جے پور کا اس سڑک کی مرمت
مین بہت کم خرچ ہوگا۔
جے پور کی مغربی سرحد سے جہان کشن گڈہ کا علاقہ شروع ہوا ہے اجمیر تک سرکار انگریزی
کے خرچ سے تیار ہوئی ہے کل نالون پر پل و موریان ہین اور شکست و ریخت کی
مرمت بھی سرکار ہی سے ہوتی ہے۔ کشن گڈہ کا راج بوجہہ قلت آمدنی تیاری سڑک
کے مصارف سے معاف رہا ہے۔

سڑک اجمیر و احمد آباد

شہر اجمیر سے سرحد مغربی ضلع اجمیر تک سڑک مع پل و موریون کے ہمہ جہت تیار
ہوگئی ہے اور متواتر مرمت ہوتی ہے۔ اوس مقام پر جہان بہ سکے گرانالہ بین ہوکر

سیوم اور چہارم قسمتون مین بالکل ریاستون کا خرچ ہے - انگریزی خزانہ سے کچھہ خرچ
نہین ہوتا ہے مگر کامون کی نگرانی کیجاتی ہے کہ وسے راجپوتانہ کی ترقی کیواسطے ہین
یکم دسمبر ۱۸۶۹ع سے راجپوتانہ حلقہ وسط ہند سے علیحدہ ہوا اور اوسمین علیحدہ جنٹا
سپرنٹنڈنگ انجنیر مقرر ہوکر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے سیکرٹری سررشتہ
تعمیرات ہوے سررشتہ تعمیرات مین مقدم کام سڑکون کی تیاری و مرمت کا ہے اسواسطے
اول اونکا حال لکہا جاتا ہے -

راجپوتانہ کی سڑکین

راجپوتانہ کی بڑی سڑکین یہہ ہین - سڑک آگرہ و احمد آباد - سڑک مئو و اجمیر شاخ سڑک
درمیان نیماہیڑہ و اودے پور - سڑک نصیر آباد و چھاونی دیولی - دامن کوہ آبو
سے کوہ آبو کی کشش کے دامن تک -

سڑک آگرہ و احمد آباد

راجپوتانہ مین یہہ سڑک سب سے بڑی ہے - ایک کنارہ سے شروع ہوکر کل ملک کو
تقریباً ترچھی قطع کرتی ہوئی دوسرے کنارہ پر ختم ہوگئی ہے بغرض صراحت کے دو حصون مین منقسم سمجھنی
چاہیے - اول آگرہ سے اجمیر تک دوم اجمیر سے احمد آباد تک -

سڑک آگرہ و اجمیر

یہہ سڑک شہر آگرہ [illegible] اجمیر مین حسب شرح
[illegible]

ملک مین یکبارگی عبرت ہوگئی اور میواڑ و مارواڑ کے سردارون نے اپنے اپنے رئیسون
کی اطاعت اختیار کی -

راے مسٹر لیال صاحب بہادر حسب رپورٹ سنہ ۶۶-۱۸۶۵ع

اس ملک کی ریاستون کی حالت علی العموم اچھی ہے اور زیادہ تر سبب اسکا یہہ
ہے کہ تعلقات باہمی روسار اور اونکے زبردست ٹھاکران کی ترقی پہ ہین -

پندرہوین فصل

تعمیرات مفید عام

بیشتر سے ایجنسی راجپوتانہ کے تحت مین رشتہ تعمیرات مفید عام چار قسمتون پہ منقسم ہین
منجملہ اونکے دو قسمتین سرکاری یعنی متعلق بہ رشتہ تعمیرات گورنمنٹ ہندوستان ہین
اور دو قسمتین دیسی یعنی متعلق بصرف روسار ملک ہین مگر کام اونکا باہتمام افسران انگریزی
ہوتا ہے -

سرکاری قسمتین

اول قسمت نصیرآباد مین - نصیرآباد - اجمیر - نیمچ - دیولی - ایرن پورہ
کی چھاونیان ہین -

دوم قسمت مئو نصیرآباد کی سڑک کا تیسرا حصہ جسمین سرحد وسط ہند سے
کشن گڈہ تک ۱۶۰ میل ہے اور ایک شاخ سڑک اجمیر و برگھاٹہ
کوہ ارابلی تک ہے -

دیسی قسمتین

سیوم قسمت	جے پورہ
چہارم قسمت	میواڑ

... انتظامی پہلی سی افسری و ماتحتی اب علاقہ انگریزی کی تربیت یافتگی و شایستگی کے
... ابادی میں جاری نہیں رہ سکتی ہے اور یقین ہے کہ جلد گورنمنٹ کو تحقیقات کامل
... رؤسا کی حکومت اور سرداروں کی اطاعت کے واسطے قواعد مقرر کرنے پڑینگے
... ریاستوں اور سرداروں اور صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کو اسکی صحت نہیں ہے

مراسلہ کرنل ... صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر راجپوتانہ ... ١٨٦٩

[illegible]

اور رئیس اصلاح و ترقی کی ضرورت کو خیال مین نہین لاتے ہین۔

پس اون نزاع و تکرار کے دفعیہ کے واسطے جو درمیان روساء اور اونکے محکومان کے پیدا ہونیوالی ہین سرکار انگریزی کو ثالث ہونا چاہیئے۔

سرکار انگریزی راجپوتانہ مین اٹھارہ ریاستون کو خود اختیار سمجھتی ہے اور اب اور دو کی بابت ایرونفشنون اون مین شامل ہوئی ہے مگر یہ کہنا چاہیئے کہ ان رئیسون کا اختیار اس ملک کے نصف بلکہ دو ثلث پر بالکل نہین ہے جسقدر روساء اونکے بتحت سرکار انگریزی خود اختیار ہین اون سے زیادہ سردار لوگ ریاستون مین خود اختیاری بلکہ خودسری کرتے ہین ایسے سردار کم ہین جو اپنی سرحد ریاست کو سرشتہ پولیس کے اہلکارون کو اپنے علاقہ مین بحیثیت مسافران کے سوائے اور کسیطرح آنے دیتے ہین یا عندالطلب ریاست کیفیت حالات نقشہ جات وغیرہ بھیجیں یا دیوانی فوجداری مین رئیس کے حکم کی تعمیل کرین پس ملک کی خوش انتظامی کیواسطے سرکار انگریزی اور رؤسا کے درمیان جو سلسلہ ہونا چاہیئے اوس کا ایک جز مفقود ہے۔

اس خود اختیاری کو سردار نہایت بطرح سے استعمال کرتے ہین اکثر اون مین سے ناشکرون کو اپنی پناہ مین رکھتے ہین اور بالعوض اون سے اوقات ضرورت پر مدد لیتے ہین سرداران کے ظلم و تعدی سے تجارت مین زوال آگیا ہے اور اونکا اور غریب آدمی مبتلا اذیت ہین۔

اس خراب حالت پر بھی بعض رئیس ایسے ہین کہ ریاست کی اصلاح چاہتے ہین مگر سردارون کے خلاف مرضی کے سبب اپنے ارادہ کو اجرا نہین کرسکتے۔

مثل دیگر ممالک ہندوستان کے راجپوتانہ مین بہی روسا اور اونکے ماتحت سردارون کے روابط باہمی روز بروز دشوارتر اور زیادہ پیچدار ہوتے جاتے ہین اور عنقریب اون سے ایسے فتور پیدا ہونگے کہ سرکار کو اون کے انسداد کے واسطے مداخلت کرنی ضرور ہوگی۔

بیرونی دشمنون کے یکایک حملہ آور ہونیکا خوف جس سے ہر فریق مجبور باہم رضامند رہا کرتا تہا رفع ہوگیا اور بہ پابندی قواعد انگریزی جسطرح سابقاً سردار اپنے آقا سے بوجہہ ظلم وتعدی ناراض ہوکر دوسرے رئیس کی اطاعت کرلیتے تہے اب نہین کرسکتے۔ الغرض انگریزی عملداری سے پیشتر ضعیف حکومت کا قایم رہنا غیر ممکن تہا جو رئیس اپنے سردارون کو مغلوب ومطیع نہین رکہہ سکتا تہا وہ گدی پر قایم نہین رہ سکتا تہا مگر اب یہہ حال نہین ہے رئیسون کی حکومت مین ضعف آگیا ہے جس سختی وزبردستی سے وے حکومت قایم کرتے تہے اگر اب کرین راج سے بیدخل ہوجاوین اور اون مین سے کسی نے بجاے آلات مجادلہ ومحاربہ کے کہ سابقاً مغلوب ومطیع کرنے کے ذریعے تہے باقاعدہ وباضابطہ عدالتین جو اس زمانہ مین وہی کام دے سکین مقرر نہین کی ہین۔

راجپوتانہ کی اکثر ریاستون کا انتظام سابق سے بہت نرم ہے مگر سابق مین اونکے مقابلہ مین کوئی غیر ملک کی سرکار ایسی نہ تہی جسمین ہر متنفس رعایا کے حقوق پر ایسا لحاظ ہوتا ہے کہ اگر ویسا ہندوستانی ریاست مین کیا جاوے تو رئیس اور اوسکے رعایا کے درمیان انقلاب عظیم پیدا ہوجاوے رعایا انگریزی کی آزادی کا نمونہ ریاستون کی رعایا کے دلون مین بہی آزادی وخوداختیاری کا جوش پیدا کرتا ہے

خرچ راج سے ادا ہوتا رہے۔

اول بجز ایرن پورہ کے کل دفتر واقع علاقہ انگریزی کرایہ کے مکانون مین مقرر ہوئے تہے اگست سنہ ۱۸۶۶ء مین اجمیر مین ؏ کے خرچ سے مکان تیار ہوا اور اکتوبر مین بمقام جے پور بصرف ؏ راجپوتانہ کے لاین پر ہندوستان و یورپ کا تار بہی لگا ہوا ہے اور اوسکے ذریعہ سے کلکتہ یورپ سے ملا ہے اسواسطے اوس پر بڑی خبرین جایا کرتی ہین۔

اس شرشتہ مین سنہ ۱۸۶۷-۶۸ء مین حسب تفصیل ذیل عملہ تہا۔

دوم سب انسپکٹر	چہارم اسسٹنٹ	سیوم اسسٹنٹ	دوم اسسٹنٹ
یک	یک	یک	یک

مہتر	بہشتی	چپراسی	شتر سوار	سگنیلر	دوم ٹیلیگراف ماسٹر
للعہ	للعہ	؏	؏	؏	للعہ

مگر اوسوقت سے بوجہ زیادہ ہونے کے دفترون کے عملہ بہی زیادہ ہوگیا ہے ایک لاین تار کی جے پور سے ٹونک کوٹہ جہالراپاٹن ہوکر نیمچ واقع وسط ہند مین شامل کیجاوے تو بہتر ہے کیونکہ ٹونک و جہالراپاٹن و کوٹہ مین تجارت بہت ہے یقین ہے کہ آمدنی بہی زیادہ ہوگی اور باشندگان ملک کو بہت فائدہ پہونچے گا۔

چودہوین فصل

راجپوتانہ کے خود اختیار رئیسون اور اونکے ماتحت امراء و سرداران کے تعلقات باہمی کی نسبت حکام کی رائے

رائے کرنل کیٹنگ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل حسب رپورٹ ۱۸۶۷-۶۸ء

آگرہ سے مدارس کس شاخ اجمیر ونصیر آباد کے کل ۴۸۹ میل کے فاصلہ مین تار لگایا گیا ہے۔ ۱۸۶۶ء مین آگرہ سے ڈیسہ تک انہین کھمبون پر دوسرا تار لگانا تجویز ہوا کہ اسکا کام جنوری ۱۸۶۴ء مین شروع ہوا اور تہوڑے عرصہ مین تیار ہوگیا مگر شاخ اجمیر ونصیر آباد پر صرف ایک تار رکہا گیا۔

اول تیار ہونے پر مقامات مفصلہ ذیل مین دفتر مقرر ہوئے تہے۔ بہرت پور فروری ۱۸۶۴ء۔ جے پور۔ اپریل ۱۸۶۴ء۔ اجمیر جون ۱۸۶۴ء۔ ایرن پورہ نومبر ۱۸۶۴ء بیاور دسمبر ۱۸۶۴ء۔ نصیر آباد اپریل ۱۸۶۵ء۔

اگست ۱۸۶۵ء مین بیاور کا دفتر اور مارچ ۱۸۶۶ء مین بہرت پور کا اس سبب سے کہ آمدنی خرچ کیواسطے کافی نہوئی بند ہوگئی اور اسیطرح جولائی ۱۸۶۵ء مین ایرن پورہ کا دفتر بند ہوگیا تہا مگر فروری ۱۸۶۶ء مین پہر جاری ہوا صرف چار دفتر رہگئے دسمبر ۱۸۶۶ء مین ایرن پورہ کے دفتر کو اس شرط پر کہ راج مارواڑ سے مکان ملے پالی مین لیجانیکی تجویز ہوئی سبب یہہ کہ پالی مین تجارت بہت ہے اور اجمیر سے ۱۰۶ میل اور ڈیسہ سے ۱۳۸ میل ہے اور ایرن پورہ اجمیر سے ۱۵۵ میل اور ڈیسہ سے ۸۹ میل ہے قریب وسط لین مین واقع ہونے سے مقام پالی طرفین کیواسطے برابر مفید متصور ہوا ۱۸۶۶ء مین گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کوہ آبو پر جہان صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر رہتے ہین ایک دفتر کہولا جاوے اور اگرچہ یہہ بہی لکہا گیا کہ آبو سے صرف چہہ میل کے فاصلہ پر ہوکر لاین گذری ہے زیادہ خرچ نہوگا تاہم منظور نہوا مگر پہر جب کثرت کار وبار سے ضروریات بخوبی نمایان ہوئین تب آبو پر علیحدہ دفتر تار برقی مقرر کیا گیا اسیطرح بہرت پور مین دفتر تار بصرف از سرنو اس شرط پر مقرر ہوا کہ اوسکی آمدنی راج مین جمع ہوا کرے اور

سپرنٹنڈنٹ جنرل صاحب لکھتے ہین کہ کل شفاخانجات سے نقشہ جات بروقت پہونچتے رہتے ہین اور ۶۷-۱۸۶۶ء مین اکتالیس اسپتالون کا خود ہمنے ملاحظہ کیا ہے۔

वैकसिनेशन ویکسینیشن یعنی سیتلا کے ٹیکا لگانے کا عمل ایسا پسندیدہ عوام ہے کہ ۶۷-۱۸۶۶ء مین صرف ۱۲۶۹ روپیہ ۸ آنہ ۱۰ پائی کے خرچ سے پچاسی ہزار پانسو نو بچون کے ٹیکا لگایا گیا ہے سپرنٹنڈنٹ جنرل صاحب بہادر لکھتے ہین کہ باوجودیکہ چند قباحتین ابتک عیان ہین تاہم سابق کی نسبت اب بہت ترقی ہے مگر یہہ بخوبی ثابت ہے کہ عملہ موجودہ سے جسقدر ممکن تھی تعداد اعمال انتہائی درجہ کو پہونچ گئی ہے یاد رکہنا چاہیئے کہ راجپوتانہ مین ویکسینیشن کا علیحدہ شتہ نہین ہے جو کام ہوتا ہے شفاخانجات کی معرفت کیا جاتا ہے۔

الور بہرتپور جےپور جودہ پور کی ریاستون مین ویکسینیشن سب سے زیادہ ہے اور علاوہ بعض ریاست مثل کشنگڈہ ڈونگرپور جیسلمیر کے جنمین کوئی ویکسینیٹر نہین کہا جاتا باڑوتی کی ریاستون مین بہی ویکسینیشن کا عملہ بہت قلت سے ہے۔

تیرہوین فصل

تار برقی

۶۲-۱۸۶۱ء مین آگرہ سے ڈیسہ تک تار برقی کا لگانا منظور ہوا تہا مگر بوجہہ عدم بہمرسی مصالحہ عرصہ تک کام جاری نہوسکا فروری ۱۸۶۴ء مین آگرہ سے بہرتپور تک تیار ہوا اور جون مین بہرتپور سے جےپور ہوکر اجمیر تک اور ستمبر مین اجمیر سے ڈیسہ تک ختم ہوگیا۔

تھمبے جو بہت مضبوط ہین ایک میل مین ۱۹ سولہ نصب کئے گئے ہین اور تار اول قسم کا ہے

نام ضلع یا ریاست	تعداد شفاخانجات سنہ ۱۸۶۵-۶۶ء	تعداد شفاخانجات سنہ ۱۸۷۰-۷۱ء	بیشی	کمی
ٹونک	۱	۲	۱	۰
دیولی	۱	۱	۰	۰
پرتابگڈہ	۰	۱	۱	۰
سیکر	۰	۱	۱	۰
سروہی	۰	۲	۲	۰
اندرگڈہ	۰	۱	۱	۰
دہولپور	۰	۴	۴	۰
بانسواڑہ	۰	۱	۱	۰
بیکانیر	۰	۲	۲	۰
آبو	۰	۱	۱	۰
انادرہ	۰	۱	۱	۰
کہیرواڑہ	۰	۱	۱	۰
سانبہر	۰	۱	۱	۰
شاہپورہ	۰	۱	۱	۰
شستہ تعمیتسا	۰	۱	۱	۰
	۳۶	۷۳	۳۸	۱

ان سب شفاخانجات مین علاج کثرت سے ہوتا ہے علی الخصوص جہان نیٹو ڈاکٹر عمل جراحی اچھی طرح کرتے ہین گردنواح سے دور دور کے لوگ معالجہ کے واسطے آتے ہین

بارہوین فصل

شرح حفظان صحت

راجپوتانہ مین ۶۶-۱۸۶۵ع سے ۷۶-۱۸۷۵ع تک عرصہ دس سال مین شفاخانجات کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے اور علاج انگریزی ہر شفاخانہ مین زمانہ اول کی نسبت اب کئی درجہ زیادہ ہوگیا ہے یہہ ڈاکٹر مور صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ جنرل شفاخانجات راجپوتانہ کی خوش لیاقتی اور محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ صاحب موصوف کی تصنیفات اول معالجہ امراض ہند دوم استعمال ادویات خانگی۔ نہایت عمدہ اور پسندیدہ کتابین ہین کہ اون سے ہزارہا مخلوق کو فیض پہونچتا ہے۔

تعداد شفاخانجات ۶۶-۱۸۶۵ع و ۷۶-۱۸۷۵ع

نام ضلع یا ریاست	تعداد شفاخانجات ۶۶-۱۸۶۵ع	تعداد شفاخانجات ۷۶-۱۸۷۵ع	بیشی	کمی
بھرت پور	۱۰	۱۳	۳	۰
جے پور و کھیتڑی	۹	۱۹	۱۰	۰
اودے پور	۳	۳	۰	۰
مارواڑ	۳	۷	۴	۰
کرولی	۲	۲	۰	۰
الور	۲	۵	۳	۰
کوٹہ	۲	۲	۰	۰
جھالاواڑ	۲	۱	۰	۱

ہر رئیس کی سلامی کی اوسی تعداد معینہ سے توپین چلا کرتی تہین اب سلامی ریاست کی علیحدہ مقرر کی گئی ہے اور جو رئیس صاحب لیاقت و نوش اطوار اور سرکار انگریزی کے خیر خواہ ہین اونکی ذاتی سلامی ریاست کی سلامی سے زیادہ کی گئی ہے اسطرح بموجب گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ یکم جنوری ۱۸۶۷ء ریاست اور رئیسون کی سلامی حسب شرح ذیل مقرر ہوئی ہے -

اودے پور

مہارانا سجن سنگہ صاحب بہادر — لعہ
راج اودے پور — لعہ

جے پور

مہاراجہ رام سنگہ صاحب بہادر — لہ عہ
راج جیپور — معہ

جودہ پور

مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب بہادر — لعہ
راج جودہپور — معہ

بہرت پور

معہ

کشن گڈہ

مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب بہادر — معہ
راج کشنگڈہ — صہ

ٹونک

نواب محمد ابراہیم خان صاحب بہادر — معہ
ریاست ٹونک — لہ عہ

بیکانیر — معہ

بوندی — معہ

قرولی — معہ

کوٹہ — معہ

الور — صہ

دہولپور — صہ

جیسلمیر — صہ

جہالاواڑ — صہ

سروہی — صہ

بانسواڑہ — لہ عہ

ڈونگرپور — صہ

پرتاب گڈہ — صہ

वरार ककरा

راو — ٹھاکر سل راوت برار سیرابلہ۔ اُمرا راوت گگرہ میرواڑہ۔

رائے — بشن سروپ صاحب انسپکٹر پولیس اجمیر۔ شیخ بھاندل صاحب
اورنریری مجسٹریٹ اجمیر۔
کنور چھباری لچھمن لال صاحب حاکم مال وخزانہ میواڑ۔ منشی جھتاپنالال
صاحب نائب وزیر میواڑ۔
شیخ سمیرمل صاحب اورنریری مجسٹریٹ اجمیر۔

سردار بہادر — رائے منشی امین چند صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر اجمیر۔

देवार

ٹھاکر راوت — ٹھاکر بہیرا لوار پرگنہ میرواڑہ۔

خان بہادر — سید اولاد حسین صاحب ساکن بہرسر علاقہ بھرت پور اسسٹنٹ
کمشنر مالک وسط ہند۔ میر حفیظ علی صاحب متولی درگاہ خواجہ
صاحب اجمیر۔ میر نظام علی صاحب اورنریری مجسٹریٹ۔

कडून

خان — بہادر حسن خان ساکن بھتوان علاقہ اجمیر میرواڑہ۔

شیخ المشائخ — دیوان غیاث الدین سجادہ نشین درگاہ خواجہ صاحب اجمیر۔

مہاراجہ صاحب قرولی نے بوجہ قلت آمدنی وزیر باری ریاست جلسہ مین شریک ہونے سے عذر کیا تھا سرکار نے اونکو تاکید سے طلب فرمایا اور اونکی زیرباری پر لحاظ فرماکر جو روپیہ رئیس سابق نے ضرورت ایام قحط مین سرکار سے قرض لیا تھا اوسکا سود کو قریب چالیس پچاس ہزار روپیہ کے تھا معاف کردیا۔

سلامی

سابقاً ہر ایک رئیس کیواسطے باعتبار ریاست کے سلامی مقرر تھی اور ریاست کے

جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ فرمان روائے انگلستان وہندوستان نے خطاب معظاب قیصر ہند اختیار کیا اوسکے اعلان کے واسطے بتاریخ یکم جنوری ۱۸۷۷ع دہلی مین جلسہ عظیم الشان باجتماع کل روسا و امراء ہندوستان و اجلاس جناب نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر وِیسرائے و گورنر جنرل کشور ہند منعقد ہوا اوسمین راجپوتانہ کے عنقریب کل رئیس شامل ہوئے تھے منجملہ اون کے روسا مفصلہ ذیل کو خطاب و لقب مندرجہ ذیل عطا ہوئے۔

مشیر قیصر ہند	مہاراجہ سوائی رام سنگہ صاحب بہادر والی جیپور۔ مہاراو راجہ رام سنگہ صاحب بہادر والی بوندی۔
ستارہ ہند درجہ اوّل	مہاراجہ سوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر بہادر جنگ والی بہرتپور مہاراو راجہ صاحب والی بوندی۔
راجہ	ٹہاکر راو ہوسنگہ صاحب ساور علاقہ اجمیر۔ ٹہاکر پرتاب سنگہ صاحب بیسانگن علاقہ اجمیر
راو بہادر	راو بخت سنگہ صاحب بیدلہ بابت سنگہ صاحب ٹہاکر پوکرن
رائے بہادر	ٹہاکر منگل سنگہ صاحب بہادر پنجسردار راج الور۔ پنڈت روپ نارائن صاحب پنجسردار راج الور۔
راو صاحب	ٹہاکر بہادر سنگہ صاحب مسودہ۔ ٹہاکر ہری سنگہ صاحب دیولیہ۔ ٹہاکر کلیان سنگہ صاحب جونیان ٹہاکر راو ہو سنگہ صاحب کہروہ ٹہاکر رنجیت سنگہ صاحب باندن واڑہ۔

یہہ سب علاقہ اجمیر مین ہین

کلکتہ تشریف لاکر استقبال میں شریک ہوئے تھے۔ ایام [illegible] ہندوستان
میں جناب ممدوح المناقب نے بہت پسند [illegible] کی سیر کی۔ [illegible] کے
کے ہاتھی اور [illegible] کے جنگلوں میں شکار کئے جس سے آپ کی طبیعت نہایت محظوظ ہوئی
اور دونوں رئیسوں نے اطلاع دہی کی اور خوش [illegible] کی۔

شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر

۱۸۷۵ء اور ستمبر [illegible] کو جناب معلی القاب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر ولیعہد
[illegible] قدوم میمنت لزوم سے سرزمین ہند کو رونق بخشا اور اس وقت مہاراجہ صاحب بہادر
والی ممدوح [illegible] ہندوستان [illegible] کے قریب تھے شریک استقبال
ہوئے تھے اور [illegible] ان کے قریب کلکتہ میں رونق افروز ہوئے جب مہاراجہ صاحب
[illegible] ہنگامے [illegible] ہند [illegible] ہے۔
جنوری [illegible] میں مہاراجہ [illegible] کے [illegible] گیا کے قریب تھے وہاں کے استقبال
میں شامل ہوئے [illegible] شہزادہ صاحب بہادر [illegible] میں [illegible]
[illegible] مہاراجہ صاحب نے [illegible] کی۔ شہزادہ صاحب
اور رئیسوں کی ملاقاتوں میں جو ادب و تعظیم اور دلی خیرخواہی جناب [illegible]
جس سے شہزادہ صاحب نہایت خوش ہوئے [illegible] ہے۔

گیارہویں فصل

جلسہ اعلان خطاب مستطاب قیصر ہند

باجلاس جناب نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر وائسرائے و گورنر جنرل کشور ہند

اس سے آگاہی ہوئی کہ حکام انگریزی براہ انصاف و اہلیت کسیکو تکلیف و اذیت پہنچانا ناگوار نہین کرتے ہین لارڈ کیننگ صاحب نے اسناد عطاے استحقاق متبنیٰ دیگر روسا و راجپوتانہ کو سرکار کا خیرخواہ مطلق کردیا اور ایسا امن ہوگیا کہ شاید کبھی فوجون چہاونی مقرر کرنے سے بھی نہوتا رئیس اور اونکی رعایا کل خیرخواہ سرکار ہین۔ اب انگریز تن تنہا کل ملک مین پھر سکتا ہے ہر جگہہ اوسکی خاطر و تعظیم ہوگی۔ انقضاء مدت چالیس سال کا یہہ فرق ہر صورت سے نمایان ہے اوس زمانہ مین کل اجپوتانہ مین صرف چند مدارس تھے اب بکثرت ہین کہ انگریزی و دیسی زبانین پڑھائی جاتی ہین۔ اوسوقت ڈاکٹرون کا علاج صرف فوج کے اسپتالون مین ہوتا تھا اب کل ملک مین شفاخانہ جات ہین اور ہزارون آدمیون کا علاج ہوتا ہے الغرض بخوبی ثابت ہے کہ ہندوستانیون اور صاحبان انگریزون کے درمیان محبت زیادہ ہوگی اگرچہ ایک فریق کے نقص بھی دوسرے پر ظاہر ہون گے خوبیون کی قدردانی طرفین سے زیادہ ہوگی البتہ باشندگان راجپوتانہ مین دیگر ہندوستانیون کی نسبت تعصب بہت کم ہے۔

دسوین فصل

تشریف آوری شہزادہ صاحبان والاتبار

شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب بہادر

اخیر ۱۸۶۹ء مین جناب فیض مآب شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب بہادر ہندوستان مین رونق بخش ہوئے تب مہاراجہ صاحبان جےپور و بھرت پور و الور و دہولپور

ٹہاکران وزنانہ ومدرسہ فنون اوس ترقی وتہذیب کے ثبوت ہین جو لارڈ ولیم ٹینکس صاحب کے زمانہ مین مطلق نہ تہین اور مہاراجہ رام سنگہ صاحب کی سخاوت و دریا دلی کے مجسم دفتر ہین۔

کشن گڈہ کی چہوٹی سی ریاست مین بہی بہت فرق نظر آیا مہاراجہ صاحب ایسے دولتمند نہین ہین کہ اپنے علاقہ مین سڑک تعمیر کراوین اس سبب سے اونکے علاقہ مین سرکار انگریزی تعمیر کراتی ہے مگر کرنل ڈکسن صاحب کی حسن تدبیری ضلع اجمیر کی نقل کرکے مہاراجہ صاحب نے تالاب بنوائے ہین کہ رعایا کو فائدہ ہوا اور ریاست کی آمدنی مین اضافہ ہوا۔ اور اونکو دیکہکر علاقہ جےپور کے ٹہاکران کو بہی ویسے ہی تالاب بنوانے کی رغبت ہوئی۔

مگر لارڈ ولیم ٹینکس صاحب کے بعد راجپوتانہ مین سب سے زیادہ تبدیل یہہ ہوا ہے کہ اوس زمانہ مین لوگون کو حکام انگریزی سے تعصب بہت تہا اپنے رئیسون کو بہت زبردست سمجہتے تہے حکام انگریزی اونکے ساتہہ اخلاق ومہربانی سے پیش آتی تہی اوسکو وے سلطنت انگریزی کے ضعف کی دلیل سمجہتے تہے کسی حاکم کی تعظیم وتکریم نہوتی تہی اور نہ کسی کو چوری وغارتگری سے امن تہا حتی کہ ہر ایک کو اپنی حفاظت کے واسطے سپاہ رکہنی پڑتی تہی اور شہرون اور قصبون مین کوئی انگریز جاتا تو اوسکے ساتہہ مذاق وگستاخی کیا کرتے تہے مفسدہ ۱۸۵۷ع تک کم وبیش سب جگہہ یہی کیفیت تہی۔

غدر مین سرکار کی طاقت واستقلال کا امتحان ہوجانے سے کل راجپوتانہ کو اونکا یقین آگیا اور انگریزی فوجین متواتر اوس ملک مین گذرین اور کسیکو تکلیف واذیت نہ پہونچا

مین بہت بیل مر گئے اور باقی بیلون کے کندہے لہولہان ہوگئے اور آمد رفت مین قریب تین مہینے صرف ہوئے دربار مین عنقریب اونہین ریاستون کے رئیس شریک ہوئے تہے جنکے اس دربار مین ہوئے ہین مگر بجز مہاراجہ صاحب والی بوندی کل رئیسون کے بزرگ تہے ۔ مہاراجہ موصوف کہ اوس زمانہ مین نوجوان تہے اوس دربار مین شریک تہے فقط وہی ایک ہین جنکو اوس زمانہ کی کیفیت کسیقدر یاد ہوگی اور جنکے ذہن مین زمانہ کا تغیر حال بخوبی آسکتا ہے ۔

اوس زمانہ مین رئیسون کا آپسمین ملنا تو غیر ممکن تہا اگر گورنر جنرل صاحب سے بہی تکلفات کے بغیر ملاقات نہوتی تہی اور نہ دربار عام مین رئیسون کا جمع ہونا ممکن تہا ۔ پس اگر نوابصاحب موصوف اجتماع کلی مین جہان بمقابلہ تخلیہ کی مختصر گفتگو کی تقریر عام بہت اثر پذیر ہوتی ہے ۔ مخاطب ہونا چاہتے تو ہرگز نہین ہوسکتا مجبور اسکی کچہہ تدبیر نکلی گئی اور تشریف آوری اونکی صرف بطور اظہار تجمل شاہانہ ہوئی کوئی امر مفید خلایق اوس سے پیدا نہوا ۔

اس مرتبہ نواب ویسرائے صاحب اول ہی بہرت پور کے شایستہ و آراستہ راج مین جسکے اطراف مین سڑکین ہین داخل ہوئے وہان سے گاڑیون مین اس آسانی و تیزی سے چلے کہ ایک روز مین ۱۱۲ میل طے کرکے رونق بخش جے پور ہوئے جیپور مین مہاراجہ صاحب نے بطور یادگار تشریف آوری نواب ویسرائے گورنر جنرل صاحب بہادر تعمیر اسپتال تجویز کی کہ نواب صاحب نے اوسکی بنیاد رکہی اور اونکے نام سے میو اسپتال نامزد ہوا ۔

بازار و کوچہ جن کا فرش سنگین اور پختہ سڑک وسیع و خوشنما جیلخانہ عمدہ کلج و مدرسہ جات

نام ریاست	تعداد کل چندہ	نواب گورنر جنرل صاحب نے معاف کیا	باقیماندہ	کیفیت
				پولیٹکل ایجنٹ تہا ٭
دہولپور	[illegible]	•	[illegible]	•
ٹونک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•
سروہی	[illegible]	•	[illegible]	•
ڈونگرپور	[illegible]	•	[illegible]	•
بانسواڑہ	[illegible]	•	[illegible]	•
پرتاب گڈہ	[illegible]	•	[illegible]	•
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•

یہہ روپیہ تعمیر و تقرر کالج کیواسطے سرمایہ وافر ہے اسکے علاوہ اور روپیہ بہی آیا ہے مگر طالبعلمون کے ذمہ سواے مصارف ذاتی مثل تنخواہ ملازمان ہمراہی و خوراک اسپان سواری اور کچہہ خرچ نہوگا۔

دونون دربارون کے زمانون کا اختلاف

سنہ ۱۸۳۲ع سے جب لارڈ ولیم بنٹینگس صاحب بہادر گورنر جنرل رونق افروز اجمیر ہوئے تہے راجپوتانہ مین بڑہی ترقی ہوئی ہے اوس زمانہ مین نوابصاحب ممدوح مع لشکر عظیم و فوج و ہاتہی و پالکی وغیرہ اور گاڑیون کے بغیر دس دس بارہ بارہ میل کی منزلین طے کرکے تشریف لاے تہے اسباب چہکڑون مین آیا تہا جےپور کے ریگستان

نواب گورنر جنرل صاحب کی نصیحت نے رئیسوں پر ایسا اثر پیدا کیا کہ نوجوان و ہوشیار
مہارانا صاحب والی میواڑ نے واسطے تقرر مدرسہ مین لاکھ روپیہ دینے کا اقرار کیا اور اور
و دیگر روسا نے حسب تفصیل ذیل چندہ دیا اور اس مدرسہ کا اسی وجہہ
سے کہ لارڈ میو صاحب کی مربیانہ توجہہ سے مقرر ہوا ہے میو کالج نام رکہا گیا۔

فرد چندہ مصارف میو کالج واقع اجمیر

نام ریاست	تعداد کلی چندہ	نواب گورنر جنرل صاحب نے معاف کیا	باقی بارہ	کیفیت
میواڑ یعنی اودے پور	یک لکھہ	•	یک لکھہ	•
جے پور	یک لکھہ [illegible]	•	یک لکھہ [illegible]	•
جودہ پور	یک لکھہ	•	یک لکھہ	•
بیکانیر	یک لکھہ	[illegible]	[illegible]	بلحاظ قلت آمدنی ریاست معاف ہوا
بوندی	[illegible]	•	[illegible]	•
کوٹہ	[illegible]	•	[illegible]	•
بہرت پور	[illegible]	•	[illegible]	•
کشن گڑہ	[illegible]	•	[illegible]	•
قرولی	[illegible]	•	[illegible]	•
جہالاوارثہ	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]
الور	[illegible]	[illegible]		[illegible]

جناب نواب صاحب سے تخلیہ کی ملاقاتین کین اور دوسرے روز خیمہ گورنری مین
کہ آگرہ سے طلب کیا گیا تہا دربار عام ہوا۔ نواب ویسراے صاحب بہادر نے روسائ
موجودین سے مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ جسطرح ظل حمایت سرکار انگریزی مین آپکے
قدیم حقوق و فوائد و ممالک محفوظ و مامون ہین اوسیطرح آپکو بہی لازم ہر کہ اپنی رعایا
و ماتحتون کے حقوق و فوائد کو ملحوظ و محفوظ رکہین اور اپنے اپنے ملک مین رعایا کی
عافیت و بہبودی مین ساعی ہون۔ بعدازان ایک تجویز مرکوزہ خاطر اشرف یعنی
تقرر مدرسے کہ اخلاف امرا و روسا کی تربیت کے لائق ہو اور اوسکے ذریعہ سے
اونکو اپنے فرایض منصبی آیندہ کی انجام دہی کی قابلیت حاصل ہو مطلع کیا اور اخیر
مین فرمایا کہ سرکار کی یہہ صلاح سراپا فائدہ روسا کے واسطے اور اپنی غرض سے
بالکل خالی ہے کیونکہ سال بسال ہندوستان و انگلستان کے درمیان رابطہ یگانگت
مستحکم تر ہوتا جاتا ہے۔ پس اون لوگون کو کہ جنکے ذمہ انتظام اور حکمرانی ملک کی خدمت ہے
لازم ہے کہ بمقتضاء ترقی زمانہ کی تحصیل علم و تہذیب اخلاق مین ترقی کرین۔
اس دربار کے باحسن الوجوہ سرانجام پانے مین صرف مہاراجہ صاحب والی جودہپور
کی تکرار سے کہ اونہون نے مہارانا صاحب اودے پور سے فروتر بیٹہنے مین انکار
کیا کیقدر خلل واقع ہوا تاہم نواب گورنر جنرل صاحب کی یہان تشریف آوری سے
حکام انگریزی اور راجگان راجپوتانہ کے درمیان سے پردہ مغایرت بہت
اوٹہہ گیا ہے۔

سہ پہر کو نواب صاحب بہادر نے رئیسون سے بازدید کی ملاقات کی اور بعد ملاحظہ
بہادرنی نصیر آباد کی ۲۵۔ اکتوبر کو اجمیر سے معاودت فرمائی۔

نوین فصل

دربار نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند

راجپوتانہ کی دار الحکومت یعنی اجمیر مین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے دو دربار ہوئے - اول لارڈ ولیم بنٹنکس صاحب بہادر کا کہ بتاریخ ۱۷ - جنوری ۱۸۳۲ء ہوا تھا - دوسرا لارڈ میو صاحب بہادر کا ۲۲ - اکتوبر ۱۸۷۰ء دربار اول کی کیفیت کسی کاغذ سے مفصل معلوم نہین ہوتی ہے - صرف اسقدر دریافت ہوا ہے کہ مہارانا صاحب والی میواڑ اور چند دیگر رئیس تشریف لائے تھے اور مہاراجہ مان سنگھ صاحب والی مارواڑ نے حیلتا شریک دربار ہونے سے کنارہ کیا تھا اور اون پر سرکار کا عتاب ہوا تھا -

دوسرے دربار کا حال جو ہے ذیل مین لکھا جاتا ہے -

دربار لارڈ میو صاحب بہادر وائسراے و گورنر جنرل کشور ہند

۲۲ - اکتوبر ۱۸۷۰ء کو نواب مستطاب معلے القاب لارڈ میو صاحب بہادر وائسراے و گورنر جنرل کشور ہند نے بمقام اجمیر دربار کیا اوسمین مہارانا صاحب بہادر والی اودے پور و مہاراجہ صاحبان والی جودھ پور و بوندی و کوٹہ و جھالاواڑ و نواب ٹونک و راجہ صاحب والی شاہ پورہ شامل ہوئے -

بھرت پور و جے پور مین رونق بخش ہوکر اور جھیل سانبھر کا ملاحظہ فرما کر نواب صاحب ۲۰ - اکتوبر کو اجمیر مین قدم رنجہ فرمایا گیا ... تک سب روسا عظیم الشان نے ...
... ہی رزیڈنسی تک ساتھ گئے ۲۱ - تاریخ روسا ...

हिन्दी	نمبر	اردو
बसई	۱۵	بسی
कानोता	۱۶	کانوتہ
सांगनेर	۱۷	سانگانیر
जैपुर	۱۸	جے پور
ढाकया	۱۹	ڈہاکیہ
असलपुर	۲۰	اسل پور
फुलेरा	۲۱	پھلیرہ
		پھولیرہ
सांभर	۲۲	سانبھر
		پھولیرہ
नरायना	۲۲	نرائنہ
साली	۲۳	سالی
तिलोनिया	۲۴	تلونیہ
किशनगढ़	۲۵	کشن گڈہ
नंदपुर	۲۶	نندپور
अजमेर	۲۷	اجمیر
नसीराबाद	۲۸	نصیرآباد

ضلع دہلی

हिन्दी	نمبر	اردو
दिल्ली	۱	دہلی
पालम	۲	پالم
गुरगांवा	۳	گوڑگانوہ
गढ़ी हरसरू	۴	گڈہی ہرسرو
जाटौली	۵	جاٹولی
खलीलपुर	۶	خلیل پور
रेवाड़ी	۷	ریواڑی
बावल	۸	باول
अजेराका	۹	اجیرہ کا
खेरथल	۱۰	کھیرتھل
बरवाड़ा	۱۱	برواڑہ
अलवर	۱۲	الور
मालाखेड़ा	۱۳	مالاکھیڑہ
राजगढ़	۱۴	راجگڈہ
बसवा	۱۵	بسوہ
बांदीकुई	۱۶	باندی کوی سٹیشن اتصال

سنہ ۱۸۷۳ء میں جب ریل کی آمدرفت جاری ہوگئی سٹیشنون اور سڑکون کی حفاظت و انتظام کے واسطے تقرر پولیس ضرور متصور ہوکر مسٹر وائٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے۔

سنہ ۱۸۷۵ء تک صاحب نے سڑک ریل کے علاقہ مین علاوہ خدمات پولیس بطور مجسٹریٹ و جج عدالت خفیفہ بہی کام انجام دیا مگر بعدازان حسب الحکم گورنمنٹ اختیارات مجسٹریٹی صاحبان پولیٹیکل ایجنٹ کو اپنے اپنے علاقہ کے اندر ہوگئے اور میجر لا صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے کہ بخوبی تمام انصرام کام کرتے ہین۔

اس ریل پر کرایہ مسافرون سے بحساب فاصلہ نہین لیا جاتا ہے مگر سٹیشنون کی تعداد سے اول درجہ کی گاڑی مین فی سٹیشن آٹھہ آنہ دوم درجہ مین فی سٹیشن چار آنہ اور سیوم درجہ مین فی سٹیشن ڈیڑہ آنہ۔

اور ہر دو ضلع مین سٹیشن حسب تفصیل ذیل ہین۔

ضلع آگرہ

आगरा	۱	آگرہ	खेडली	۸	کہیڑلی
बिचपुरी	۲	بچپوری	दिवाई	۹	بوائی
अछनेरा	۳	اچہنیرہ	मंडावर	۱۰	منڈاور
इकरन	۴	اِکرن	दादी कुई	۱۱	باندی کوئی سٹیشن اتصال
भरतपुर	۵	بہرت پور	अरनू	۱۲	ارنو
हेलक	۶	ہیلک	दोसा	۱۳	دوسہ
नदबई	۷	ندبئی	जटवाड़ा	۱۴	جٹواڑہ

بمقدار کمی عرض سڑک کے گاڑیان اور سٹیشن وغیرہ تعمیرات بہی چہوٹی ہین۔
اس سے سرکار مین لاکہون روپیہ کی کفایت ہوئی ہے اور کسیطرح کا ہرج نہین ہے
کیونکہ اگرچہ اس ریل کی گاڑیان عریض سڑک کی گاڑیون کی نسبت کم تیزی سے چلتی
ہین اور راہ مین وسعت بہی کم ہوتی ہے تاہم سفر بہت جلد طے ہوجاتا ہے اور مسافر
و مال وغیرہ جسقدر آتے ہین بآسایش و آسانی پہونچ جاتے ہین۔
راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے انصرام کاروبار شتہ کیواسطے دو ضلعون مین منقسم ہے
اول سڑک اعظم آگرہ سے اجمیر و نصیر آباد تک کہ ضلع آگرہ کہلاتا ہے۔
دوم اوسکی شاخ جو دہلی سے سٹیشن اتصال باندی کوئی پر اوسمین شامل ہوئی ہے (बांदीकुई)
ضلع دہلی کہلاتا ہے۔
راجپوتانہ مین سڑک اعظم بہرتپور سے گیارہ میل مشرق مین موضع چکسانہ کی سرحد مین (चकसाना)
اور شاخ دہلی سٹیشن اجیرہ کا واقع راج الور سے چند میل شمال مین داخل ہوئے ہین۔ (अजेरावा)

ہردو سڑکون کے اجرای کی تاریخین

ضلع آگرہ			ضلع دہلی		
آگرہ سے بہرتپور	۳۳ میل	۱۰ اکتوبر ۱۸۷۳ء	دہلی سے الور	۹۷ میل	۱۴ ستمبر ۱۸۷۴ء
بہرتپور سے دوسہ	۶۸ میل	۲۰ اپریل ۱۸۷۴ء	الور سے باندی کوئی	۳۶ میل	۷ دسمبر ۱۸۷۴ء
دوسہ سے جےپور	۳۸ میل	۱۲ اکتوبر ۱۸۷۴ء		۱۳۳	
جےپور سے سانبہر	۴۸ میل	۱ مارچ ۱۸۷۵ء			
سانبہر سے اجمیر	۴۸ میل	۱ اگست ۱۸۷۵ء			
اجمیر سے نصیر آباد	۱۴ میل	۱۴ فروری ۱۸۷۶ء			
	۲۵۱ میل				

حدود ہی خصوص والی جودہپور نے اپنے بہائی ظالم سنگہ کو کہ بہت ذہین ہین مدرسہ مین بہیجکر دیگر رئیسون کے واسطے عمدہ نظیر پیدا کی اور تہوڑے عرصہ کے بعد مہاراج رانا بخت سنگہ صاحب والی جہالراپاٹن مدرسہ مین داخل ہوئے قرولی کے خاندان سے ایک بہت ذی رتبہ سردار داخل ہونیوالا ہے اور مہارانا صاحب میواڑ نے ادخال مدرسہ کیواسطے اپنے چند ذی رتبہ سردارون کے نام لکھکر بہیجے ہین۔

آٹھوین فصل

سڑک ریل

راجپوتانہ مین ریل کی سڑک اول تو یہہ ہے جو بنام نہاد راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے مشہور ہے اور آگرہ و دہلی سے اجمیر و نصیر آباد تک تیار و جاری ہوگئی۔

دوسرے سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کہ آگرہ سے گوالیار ہوکر ممالک مہاراجہ صاحب سیندہیہ کو تیار ہوتی ہے علاقہ راج دہول پور مین گذرنے سے راجپوتانہ مین داخل ہے۔

تیسرے راجپوتانہ ویسٹرن سٹیٹ ریلوے یعنی مغربی راجپوتانہ کی سرکاری ریل کہ اجمیر سے ایک طرف احمد آباد کو اور دوسری طرف نیمچ کو طیار ہوگی۔

چنانچہ سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کا ٹہیکہ مسٹر سن گلوہر صاحب و کمپنی کو ہوکر تیاری کا کام جاری ہوگیا ہے۔ اور ویسٹرن راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کی تیاری کی ہنوز تجویز در پیش ہے اسواسطے صرف راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کا جو جاری ہے حال لکھا جاتا ہے۔

یہہ سڑک نیرو گیج یعنی تنگ پیمانہ پر تیار ہوئی ہے یعنی اوسکا عرض ایسٹ انڈین و سندہ پنجاب و دہلی ریلوے وغیرہ ہندوستان کی اکثر سڑکون کے عرض سے کم ہے اور

स्टेट रेल

वेस्टर्न
रेलवे

बसूह

नैरो
इंडि

صرف اوس حالت مین اور نہ بغیر اسکے ہم امید کرسکتے ہین کہ ہندوستانی رئیس اوس تہذ

کو پہونچ سکین جسمین وے اپنی رعایا کی عافیت وبہبودی وفارغ البالی کو فروغ دین

اور سرکار انگریزی کے وفادار مددگار ہون۔

لارڈ میو

میجر والٹر صاحب کی اس راے کو حکام بالانے بتوجہ ملاحظہ کرکے پسند کیا اور

جب لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے وگورنر جنرل کشور ہند نے ۲۲ راکتوبر ۱۸۷۰ء کو

بمقام اجمیر دربار فرمایا راجپوتانہ کے اکثر رئیسون کے اجتماع کو موقع غنیمت سمجھکر اس مدرسہ

کے مقرر کرنے کی تجویز فرمائی۔ رئیسون کی اطاعت ارشاد جناب نواب ویسراے صاحب

اور شوق تحصیل علم وتکسیب فنون سے مبلغ چھہ لاکھہ اکیس ہزار روپیہ چندہ کا مدرسہ

مذکور کیواسطے جمع ہوگیا اور اسکے علاوہ اکثر رئیسون نے اپنی اپنی ریاست کے طالب العلمان

کی بود وباش کیواسطے مکانات تعمیر ہونیکا خرچ ادا کیا۔

مگر اکثر موجبات اتفاقیہ سے جولائی ۱۸۷۳ء تک تعمیر مکان وغیرہ کا کچھہ بندوبست نہوا۔

विलियम्स इंजिनियर बोर्डिंगहौस

جب کرنل ولیمس صاحب انجنیر مقرر ہوئے تو اونکے اہتمام سے بورڈنگ ہوس یعنی مکانات

سکونت طلباء بہت جلد تیار ہونے لگے اور تیاری نقشہ وتخمینہ مکان کالج کی بہی تجویز

ور پیش ہوئی۔

सेंटजान प्रिंसपल

شروع ۱۸۷۵ء میجر سینٹ جان صاحب بہادر آر آئی اس کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے

اور اونہون نے عملہ ومصارف کا بندوبست کرکے بتاریخ ۲۱- اکتوبر ۱۸۷۵ء کار تعلیم

شروع کردیا میجر جان صاحب کی خوش انتظامی سے یکم اپریل ۱۸۷۶ء کو کالج مین ۲۳ طالب العلم

ہوگئے مہاراو راجہ صاحب بہادر والی الور مدرسہ مین داخل ہوئے اونکی عمدہ نوشتخواندی

کالج کی نیکنامی ہوئی مہاراجہ صاحبان جےپور وجودہ پور نے کالج کے اجرا مین بہت

ضرورت سے بہ تاکید و تقاضا رتمام آگاہ کرنا پڑتا ہے - مگر جہان مثل بہرت پور کے
گورنمنٹ رئیس نابالغ کی محافظ ہو وہان ہمکو لازم ہے کہ توہمات مذہبی یا اپنے ارادون
کے بطرز مخالف سمجھے جانیکا مطلق خوف نکر کے رئیس کو مثل شریفون کے تربیت کامل
دین -
مگر اس تدبیر کے عملدرامدمین ہمکو لازم ہے کہ سب سے پہلے ہندوستان مین کوئی
مقام مثل ایٹون کے مقرر کرین - یعنی ایک وسیع کالج کہ اوسمین تعداد کثیر طلباء اور
اونکے ہمراہیون کی بود و باش کیواسطے مکانات وافر ہون اور اعلے درجہ کی کامل
تربیت یافتہ صاحبان انگریز کا عملہ اونکی تعلیم کے واسطے ہو یہہ لوگ صرف کتاب کے
کیڑے نہون بلکہ ریاضت بیرونی اور سیر و شکار کے شتاق و مشاق ہون اور اونکے
تحت مین شریف خاندان کے تربیت یافتہ ہندوستانی مدرس ہون - طالبعلمون بلکہ
اونکے محافظ یعنی اوستادون کو رئیس نابالغ کی ریاست کے خزانہ سے زر کثیر مصارف
کیواسطے ملے اور ایام تعطیل ہندوستان کی سیاحی مین اور کبھی کبھی اپنے وطن کے
جانے مین بسر ہوا کرین -
اکثر لوگ کہینگے کہ یہہ تجویز ناممکن التعمیل ہے - البتہ اسمین مشکلات تو بہت ہین مگر میری
راے مین غیر ممکن نہین ہے - اگر ہماری یہہ خواہش ہو کہ ہندوستان کے رئیس
اوس اعلے درجہ کو پہونچین کہ زمانہ کی روز افزون ترقی کے ہمرکاب رہین اور اونکو
ہماری صفائی نیت کا یقین ہووے کہ ہم اونکے خاندانون کا ہمیشہ قایم رہنا اور اونکو
سلطنت انگلستان کے امرا لیاقت شعار کرنا چاہتے ہین تو لازم بلکہ ضرور ہے کہ اونکی
رسائی مین تعلیم و تربیت کے ایسے سامان بہم پہونچاوین جو ابتک اونکو حاصل نہین ہین

دیانت وعلو حوصلگی کے خیالات وعقاید کو منقوش نہین کرسکتے ہین۔

حکام با اختیار وقت ان صاحبزادون کو بدطریقون اور نازیبا تر غیبون سے باز رکہنے مین خواہ کسیقدر کوشش کرین مقصود اوسکا تا وقتیکہ اونکو کسی مدت تک اونکے مسکن خاص کے قریب ترین مقامات سے علیحدہ نہ رکہا جاوے حاصل ہونا غیر ممکن ہے اس وجہہ سے کہ اونکے گرد بعض قریب روز پیدایش سے خوشامدی اور خود غرض لوگ بکثرت حاضر رہتے ہین یہہ امید ہرگز نہین ہوسکتی ہے کہ عرصہ دراز کی نابالغی مین جو اونکی صحبت کا اثر ہوتا ہے وہ ایک شخص کی محنت اور کوشش سے رفع ہوسکے۔

میری راے مین ابتک ہماری (یعنی سرکار انگریزی کی) طرف سے ماتحت رئیسون کے ساتہہ اس فرض کے ادا کرنے مین کوشش کامل نہین ہوئی ہے۔ ہندوستان کے ممالک انگریزی مین شایستگی اور تربیت یافتگی روز بروز ترقی پر ہین۔ بلکہ عام قاعدہ ہے کہ غریب لوگون کے لڑکے رئیسون اور امیرون کے لڑکون سے کئی درجہ بہتر تربیت پاتے ہین اگر یہی حال مدت تک رہا تو ہم اپنے رفقاے ہندوستان کی ریاستون کو براے دوام مستقل رکہنے مین خواہ کسیقدر کوشش کرین جو نتیجہ کہ پیدا ہوگا اوس کا پیشتر سے سمجہہ لینا کچہہ دشوار نہین ہے۔

البتہ جس طریقہ سے کہ امراء ہندوستان کو اعلے درجہ کی اور کامل تعلیم دیجاوے اوسکا تحقیق کرنا سہل نہین ہے مگر میری راے مین وہ وقت آگیا ہے یا قریب آنیوالا ہے کہ گورنمنٹ کو اس معاملہ پر توجہہ کرنی ضرور ہوگی۔

جہان کسی صاحبزادہ کے والدین حیات ہین وہان تو ہمکو صرف اوسکی تعلیم وتربیت کی

کوہ آبو پر ایک مدرسہ مقرر کیا تہا پیشتر اس مدرسہ کیواسطے چندہ آتا تہا مگر اب بند ہو گیا ہے اور اسوقت سے گورنمنٹ بمبئی مدد کرتی ہے ایک کمیٹی افسران جسکے سرگروہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ اور صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری مین اس مدرسہ کا اہتمام کرتے ہی مکان مدرسہ کا باوجود اضافہ و مرمت کے سنہ ۱۸۶۶-۶۷ء مین کافی نہ تہا مگر دیگر اضافہ کی تجویز درپیش تہی اسی سبب سے سنہ ۱۸۶۷-۶۸ء مین سولہ طالب علمون کی درخواست داخلہ نامنظور ہوئی۔ فی طالب علم لعہ ۱۲ ماہوار خرچ ہوتا ہے اس ملک کی گرانی اجناس اور کرایہ چڑہائی پہاڑ کو دیکہتے ہوئے یہ نرخ زیادہ نہین ہے۔

وقت تقرر مدرسے سنہ ۱۸۶۸-۶۹ء تک ۲۷۶ طالب علم داخل ہوئے تہے۔ اور سنین مندرجہ ذیل مین طلبا حسب تفصیل ذیل تہے۔

سنہ	طفل	لڑکیان	میزان
سنہ ۱۸۵۵ء	۱۴	۶	۲۰
سنہ ۱۸۵۶ء	۱۹	۲۶	۴۵
سنہ ۱۸۶۶-۶۷ء	۳۷	۲۷	۶۴

میو کالج اجمیر

میجر والٹر صاحب نے سنہ ۱۸۶۸-۶۹ء کی رپورٹ مین کہ محکمہ پولٹکل ایجنسی بہرتپور سے لکہی تہی بعد اظہار حالات تحصیل علوم و تہذیب اخلاق و خوش کرداری و لیاقت شعاری مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرتپور کے تحریر کیا تہا کہ باوجودیکہ مہاراجہ صاحب کی تعلیم و تربیت اس کوشش و کثرت سے ہوئی تاہم بہت کچہ باقی رہگیا ہے بغیر اسکے کہ جسقدر اب کیجاتی ہے اوس سے کئی درجہ اعلےٰ تربیت نہ کیجاوے ہم روساء ملک کے صاحبزادون کے دلونپر

यती

برہمن اور جتیون پر محدود ہے اونمین سے زیادہ عالم سنسکرت پڑھاتے ہین اور
مقصود اوسکا صرف مذہب و نجوم ہے مگر یہہ تعلیم صرف بڑے شہرون مین ہے قصبون
مین کچھ بہی نہین ہے اور جتی لوگ صرف ہندی پڑہنا لکہنا اور حساب سکہاتے ہین
اس سبب سے برہمن لوگ صرف بعض شاستر جانتے ہین اور بقال صرف حساب اور
چٹھی لکہنا پڑہنا۔

یہہ کتب اکثر کشادہ چوبی تختون پر باریک فرش ہوتے ہین سفید تختی پر کوئلے کی سیاہی سے
یا پٹی پر ریتا پہیلا کر لکڑی کی قلم سے لکھتے ہین۔ دولتمند ساہوکار مکان پر پڑھاتے ہین
مگر چٹھی لکھنے پڑھنے اور حساب سیکھنے کے سوا اور کچھ تحصیل نہین کرتے ان ساہوکارون
کا انگریزی شہرون سے بہت تعلق ہے اکثر لوگ اون شہرون سے مدت دراز بعد آتے
ہین اور لڑکے دوکانون پر چلے جاتے ہین اور تحصیل علم سے بے بہرہ رہجاتے ہین یہہ
ساہوکار جنسے ترقی علم کی امید ہوسکے مارواڑ و بیکانیر و جیسلمیر کی ریاستون مین حاکمون
کے ظلم اور تعدی سے بتدریج کم ہوتے جاتے ہین بمبئی و کلکتہ وغیرہ انگریزی شہرون
مین بود و باش اختیار کرکے اپنے وطن کو کم معاودت کرتے ہین۔

ریاستون کے مدرسجات اور ترقی علوم کا حال ہر ریاست کی تاریخ مین مفصل درج
ہوگا۔

لارنس سکول آبو

लारेंस स्कूल
सर हिनरी मंट
गमरी लारेंस

کرنل سر ہنری منٹگمری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان نے سنہ ۱۸۵۴ء
مین اس غرض سے کہ گوری سپاہ متعینہ راجپوتانہ کے بچون کی بود و باش و تعلیم ہو
اور وے سختی آب و ہوا سے محفوظ رہکر ہوشیار اور محنت شعار اور معتمد عیسائی ہوجاوین

شہر بستی پور مین مہاراجہ صاحب کا بہت عمدہ کالج ہے کہ اوسمین انگریزی فارسی سنسکرت
و ہندی اعلے درجہ تک پڑہائی جاتی ہے۔

وہان کے اکثر طالب علمون نے یونی ورسٹی کلکتہ کا امتحان دیا ہے اور علوم اور فنون
کی بہت ترقی ہے مگر علاقہ راج مین ہنوز سلسلہ تربیت و تعلیم جیسا چاہیے جاری نہین
ہوا ہے گو چند دیگر شہر و قصبات مین بہی اچہے اچہے مدرسہ جات ہین۔

دیگر ریاستون کی دار الریاستون مین مدرسہ جات ہین کہین بنظر خوشنودی حکام انگریزی
اور کہین کسو مقتدر رئیس کے شوق و توجہ سے بہی اور کہین بزمانہ نابالغی رئیس بسبب انتظام
ریاست باہتمام حکام انگریزی ریاست مقرر ہوئے ہین اور اونہین بسبب التفات رئیس ذی
لیاقت مدرسون کی کم و بیش علم کی ترقی ہوئی ہے مگر قصبات و دیہات کے مدرسہ جات
اور رشتہ تعلیم بہ اہتمام علیحدہ افسر کے کسی ریاست مین نہین ہے۔ انکے سوا سے اکثر
شہرون اور قصبون مین باشندون کی طرف سے اونکے لڑکون کی تعلیم کے واسطے
دیسی مکتب اور پاٹشالے بہت مقرر ہین مگر کل [illegible] تعلیم کا طریقہ بہت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

प्रिंस आफ वेल्स

وقت تشریف آوری شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر کے میرواڑہ کی پلٹن
آگرہ مین تہی وہان اوسکو بہترین مبصران فوج نے دیکہکر بیان کیا کہ قواعددانی اور
آراستگی مین ہرطرح نمبری ہندوستانی رجمنٹون کے برابر ہے - نواب ویسرای صاحب بہادر
کشور ہند نے راجپوتانہ مین دورہ کیا تب سواران فوج ایرن پورہ نے اونکی رکاب
وہمراہی مین بہت نوکری کی کپتان گورڈون لوچ صاحب دوم کمانڈنٹ کے انتقال سے

गोरडन लोच

اس فوج کا بہت نقصان ہوا ہے -
جس غرض سے ان فوجون کو خاص اقوام سے بہرتی کرنا مناسب سمجہا گیا تہا وہ بخوبی حاصل
ہوگئی ہے - اور اونکا اسی ویسی طریقہ سے ہمیشہ قایم رہنا نہایت مفید وکارآمد ہے -

ساتوین فصل

شتہ تعلیم

بجز اضلاع انگریزی اجمیر ومیرواڑہ اور بہرتپور والور کی ریاستون کے راجپوتانہ
کی کسی ریاست مین تعلیم کا باضابطہ شتہ نہین ہے شہر اجمیر مین ایک عمدہ کالج مثل آگرہ
وبریلی وبنارس کے کالجون کے وبہ تحت انتظام صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن

डेरेकटर आफ़ पबलिक इन्स्ट्रकशन

ممالک مغربی وشمالی کے ہے اور الور وبہرتپور مین ہائی اسکول ہین اون مین انگریزی
وفارسی وسنسکرت ہندی پڑہائی جاتی ہین علاوہ اسکے اضلاع وریاستہاے مذکور
مین مدرسہ جات دیہاتی وقصباتی بعینہ اوسی طرح کے ہین جیسے ممالک مغربی وشمالی
مین ہین اور اونکا انتظام ونگرانی اوسی طرح افسران علاقجات کے اہتمام سے حسب ضابطہ
ہوتا ہے -

کی فوج کی بندوقین خراب تہین چنانچہ بدلی گئین افواج راجپوتانہ کے افسرین
پیادہ گورون کی جماعت جو کوہ آبو پر رہتی ہے ورزش نہین ہوا سبب یہہ ہے کہ وہ
بغرض فائدہ تندرستی وہان مقیم ہین تعداد کم وبیش ہوتی رہتی ہے سنہ ۱۸۹۴ء مین
۱۴۳ آدمی تہے ڈیسہ کے گورون کی پلٹن بہی آبو مین تعینات ہونیوالی ہے اس
تعیناتی سے یہہ بڑا فائدہ ہوگا کہ پہاڑ پر رہنے سے امراض جسمانی سے محفوظ رہینگے
اور بہ ضرورت ہوگی ڈیڑہ گہنٹہ مین اوتر کر نوکری مین مصروف ہوجاویگی۔
سنہ ۱۸۹۶ء مین دیولی کی فوج نے اپنے پریڈ کے میدان مین ایک بڑا بند تیار
کیا ہے کہ ملاحی اور غواصی سیکہنے کے کام آوے گا۔ میواڑ بہیل کور نے کہیرواڑہ
مین شفاخانہ تعمیر کیا اور اسیطرح میرواڑہ کی پلٹن نے اجمیر مین اپنی چہاونی
تیار کی ہے سابقاً یہہ پلٹن بیاور مین رہا کرتی تہی اب اوسکی چہاونی اجمیر مین
ہوگئی ہے اسکی ایک کمپنی سانبہر کے سر پر تعین رہتی ہے دیولی کے سوارون
کی جمعیت جا بجا نوکریون پر تعینات ہین ایرنپورہ کی فوج نے سروہی وماروار
کی سرحد پر اہت مندی وجانفشانی سے کام دیا ہے۔

سنہ ۱۸۹۷ء مین میواڑ بہیل کور نے بہت اچہی نوکری کی جمعیت کا جزو عظم نوکری
پر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مزدور بہی متعین ہوئے سپاہیون نے عذر کیا کہ مزدورون کے ساتہہ کام کرنے
مین ہماری کسر شان ہوگی صرف ہمکو ہی کام کرنے کی اجازت ہو چنانچہ درخواست
منظور ہوئی اور اونہون نے ایک رات مین اس خوبی سے کام کردیا کہ علی الصباح
افسران فوج کو دیکھکر بہت تعجب و خوشی ہوئی حال مین اس فوج کے آدمیون نے
بالعوض اضافہ تنخواہ نیک چلنی چالیس ایکر رقبہ کا ایک تالاب کہودا اس سے
نواب گورنر جنرل صاحب بہادر بہی بہت خوش ہوئے اگر وے لوگ ایسی ہی کام
کرتے رہین تو اونکی کارگذاری سے عوام کو فایدہ ہوگا اور اونکی ہوشیاری و
مستعدی بہی زیادہ ہوگی مگر اس قسم کے کامون کی تیاری کی بابت علاوہ تنخواہ
کے اُجرت بہی ملنی چاہیے کہ ایسی تعمیرات سے چہاونی اور گرد نواح کے ملک کو فایدہ
پہونچتا ہے چہاونی ایرن پورہ مین بہرتی کیواسطے آدمی نہین ملتے ہین اور دیولی
مین بہی کم ملتے ہین ۔

میواڑہ بہیل کورپس جسکی چہاونی اودے پور سے چالیس میل جنوب مین بمقام
کہیرواڑہ ہے ۱۸۴۱ء مین بہیلون اور اس کوہستان کے جنگلی باشندون سے
بہرتی ہوئے تہے غدر کے زمانہ مین یہہ رجمنٹ خیرخواہ رہی اسکا تعجب بہی ہین ہے
کیونکہ بہیلون کو دیگر ہندوستانیون سے کچہہ ربط و تعلق نہین ہے اس فوج کے
ملازمین اور پنشدارون کے ذریعہ سے باشندگان ملک نیک چلن اور دانشمند
ہوتے جاتے ہین اگرچہ پشتین کی موروثی بدچلنی رفع کرنیکیواسطے عرصہ کثیر چاہیے
مگر یہہ امر استقلال کے ساتہہ ہے اوسکے مفید ہونے مین کچہہ شبہہ نہین ہے
یہہ رجمنٹ بہت کارگذار اور بخوبی قواعددان ہے اس فوج اور دیولی ایرن پورہ

گورنر جنرل بہادر نے مینہ وغیرہ اقوام باشندگان ویولی سے کہ ازبس وحشی صفت وجرایم پیشہ ہین اور ایسے لوگون کو سرسلیمن صاحب غیر ممکن التربیت کہا کرتے تہے فوج بہرتی کرنی تجویز کی اول کپتان فوربس صاحب کو یہہ خدمت سپرد ہوئی مگر اونکے بیمار ہوجانے سے لفٹنٹ کرنل میکڈونلڈ صاحب کمانڈنٹ حال نے بہرتی کی اس بہرتی کا لوگون کو بمشکل سے اعتبار آیا تہا کسی کے اعمال سابقہ کی کچہہ تفتیش نہوئی نہایت شریر و بدمعاش تا بجدیکہ جنکے جسم پر جیلخانہ کی علامت موجود تہی بلا تامل بہری گئی- اگست ۱۸۴۱ء مین اس بہرتی کو گرفتاری کا حیلہ سمجھکر ایک رات مین ۲۰۵ - آدمی بہاگ گئے تنخواہ ہر روز تقسیم ہوتی تہی اور اونکا اعتبار اسقدر کم تہا کہ اونکو سرکاری بندوقین سپرد کرنا مناسب نہ سمجھا اور ابتدا مین وہی تلوار ڈہال دیسی بندوق اور تیر کمان سے مسلح تہے مگر جلد تحقیق ہوا کہ مینہ اور اونکی ہمجنس قومین بہرتی فوج کیواسطے عمدہ لوگ ہین اونکے غرور اور تندمزاجی کو خوش چلنی پر آمادہ کیا گیا ناپسند سزائین مثل میعادی قید ندیگئی لیکن جبپر چوری ثابت ہوئی اوسکو بلا تامل سزا تازیانہ دیگئی مگر سزا ہی مین ذاتی غرور پر لحاظ رکہا گیا- مثلاً چچا بہتیجے فوج مین نوکر تہے اور بہتیجے سے خطا سرزد ہوئی اور چچا نے جو افسر تہا اعتراض کیا کہ اگر غلامی کے ہاتہہ سے اوسکو پٹوایا جاوے گا تو کل خاندان کی ہتک ہوگی یہہ عذر پذیرا کر کے اوس چچا کے ہاتہہ سے ہی اوسکو پٹوایا گیا ۱۸۴۵ء مین یہہ فوج سب طرح تیار ہوگئی اور کوٹہ کی مہم مین اوس نے بہت عمدگی سے کام دیا یہان اونکے مزاج کی امتحان کا ایک موقع پیش آیا کہ عبور دریاے چمبل کر کے بہاری توپون کو پہاڑی گہاٹ پر چڑہانا ضرور ہوا- سینون کی پلٹن کے ایک گروہ کی نوکری بولی گئی اور اونکی امداد کیواسطے

सरस्लीमन

फ़ोर्ब्स

मेकडोनल्ड

چھٹی فصل

راجپوتانہ کی سرکاری فوج

راجپوتانہ کی حفاظت کیواسطے سرکار انگریزی کی فوج کا ایک توپخانہ ہندوستانی سوارون کے چھہ رسالے ایک گورون کی رجمنٹ چار ہندوستانی پیادون کی رجمنٹین تعین رہتی ہین اون ہین ۴۷۵۰ مسلح آدمی ہین اون ہین سے ۹۹۲ گورے ہین باقی ہندوستانی۔

نام مقام		توپخانہ		ہندوستانی بہالبردار سوار	پیادگان		کیفیت
		توپ	گولہ انداز		گورہ	ہندوستانی	
قسمت مئو	نصیر آباد	۶	۱۲۰	۱۴۹	۷۹۴	۶۹۱	بمبئی حاطہ کی فوج ہین سے
	اجمیر	۰	۰	۰	۴۸	۰	
	دیولی	۰	۰	۵۲۰	۰	۷۱۵	دوم رسالہ سوار ان بنگالہ
	ایرن پورہ	۰	۰	۲۷۷	۰	۶۹۳	دیولی و ایرن پورہ فوج
	کھیرواڑہ	۰	۰	۰	۰	۵۰۸	میواڑ بھیل کورپس
	کوٹرہ	۰	۰	۰	۰	۱۴۵	
		۶	۱۲۰	۹۴۶	۸۴۲	۲۸۱۲	

दیولی کی فوج کی عمدہ قواعدوانی وخوش چلنی اور کارگذاری کی تعریف نصیر آباد کے برگڈیر صاحب اکثر کرتے ہین ۱۸۵۷ء ہین کوٹہ کنٹنجنٹ باغی ہوگئے تب جب صاحب ایجنٹ

ब्रगडियर

کرایہ ڈانک بنگلہ جات جو مسافرون سے لیا جاتا ہے ۱۸۶۶ و ۶۷ء مین سات سو روپیہ وصول ہوا اور ہر سال تخمیناً اسقدر ہوتا ہے

[illegible]

مصارف متعلقہ ایجنسی راجپوتانہ ۱۸۶۶ و ۶۷ء مین حسب تفصیل ذیل ہوئے اور ہر سال عنقریب اوسیقدر ہوسکتے ہین

[illegible]

محکمہ جات پولیٹکل ایجنسی و مصارف متعلقہ ریاست غیر	تنخواہ و جاگیر وغیرہ بموجب عہدنامجات	مصارف عدالت	مواجب سالانہ وغیرہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

متفرقات	مصارف فوج کنٹنجنٹ	تعمیرات
[illegible]	[illegible]	[illegible]

میواڑہ بھیل کورپس	ایرن پورہ
یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]

دیولی	رجمنٹ سوارانِ بنگالہ متعینہ دیولی
یک لکھ [illegible]	[illegible]

فوج نمبری متعینہ چھاونی نصیرآباد کے مصارف کہ غیر معین ہین آمدنی ضلع اجمیر سے دیے جاتے ہین صحیح تعداد اونکی و نیز مصارف ضلع اجمیر کے دریافت نہین ہوئے ہین ۰

پانچوین فصل

راجپوتانہ کی آمدنی وخرچ

سرکار انگریزی مین راجپوتانہ کے ممالک سے حسب تفصیل ذیل آمدنی ہوتی ہے

زرجمع وخراج استمرارداران علاقہ اجمیر ومیرواڑہ کہ تفصیل اوسکی اجمیر کے تذکرہ مین ہوگی

سے لکہہ معہ مالہ لعہ

ہندوستانی ریاستون سے

صعہ لکہہ معہ رصامعہ

خراج

معہ لکہہ لعہ صامعہ

فوج خرچ

سے لکہہ صہ

میواڑ یعنی اودیپور سے
در لکہہ

جےپورہ
للعہ لکہہ

اودیپور میواڑ سے بابت میواڑ بہیل کورپس کی
صہ

مارواڑ یعنی جودہ پور سے بابت ایرن پورہ ارر گیولر فورس کے جسے سابقاً جودہ پور بہیجن گئی تہی
یک لکہہ صہ

مارواڑ
یک لکہہ صہ

کوٹہ
یک لکہہ للعہ لمامعہ

بوندی
یک لکہہ عہ

جہالاواڑ
لہ

بانسواڑہ
معہ سامعہ

ڈونگرپور
معہ سامعہ

سروہی
معہ معہ

پرتاب گڈہ
صہ لامعہ

کوٹہ سے بابت دیولی ارر گیولر فورس جسے سابقاً کوٹہ کنٹنجنٹ کہتے تہے
در لکہہ

ہین ریل کی پولیس نے بہت ترقی پائی ہے اور اوسکے اختیارات وضوابط وتعلقات شتہ ریل سے بطرز مناسب مقرر ہوگئے ہین اس پولیس کی افسری کا عہدہ بہت بڑا ہے کیونکہ اوسکو انگریزی وہندوستانی کئی سرشتون اور کئی ریاستون سے کام پڑتا ہے میجر لا صاحب نے اپنی کارگذاری سے ثابت کیا ہے کہ وے ہر طرح اس عہدہ کے لایق ہین ٭

کرنا بالفعل اچھوتا نہین ایک امر اہم درپیش ہے البتہ ایک اچھے تنخواہ دار سپاہ تجھیتا
حکومت صاحب انگریز افسر اسکام کو بہ آسانی کرسکتی ہے مگر ۱۸۶۱ء سے ایک اسسٹنٹ
صاحب بانسواڑہ و پرتاب گڈھ مین متعین ہین اور سرحد پر فیصلہ مقدمات کیواسطے
پنچایتین جمع ہوا کرتی ہین اس سے یقین ہے کہ بہت فایدہ ہوا ہوگا پس طریقہ مروجہ
حال سے بڑی طریقہ مروجہ سابقہ کی نسبت بہتر بندوبست ہونیکی امید ہوسکتی ہے
دریافت ہوا ہے کہ فساد و غارتگری باہم بھیلون مین بہت ہوتی ہے اور سبب تنازعہ
زیادہ تر عورات و مویشی سے شادی و غمی وغیرہ شراب نوشی کے موقعون پر پیدا ہوجاتے
ہین۔ اوسی ویران سرحد پر اسسال کپتان ہیٹ صاحب نے بانسواڑہ اور رتلام
کے درمیان بہت مقدمات فیصل کیئے ہین تاہم ریاستون کی اندرونی سرحد پر
بہت نزاع و فساد و کشت و خون چلا جاتا ہے۔ عنقریب کل ریاستون مین فوجداری
و دیوانی کی عدالتین ہین مگر اصلی اختیارات کم و بیش صرف برائے نام ہین شاید
راج جے پور مین آرایش بیرونی سے شہر سب سے اعلے درجہ پر پہونچ گیا ہے۔
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے تحت مین باقاعدہ عدالت و پولیس یہہ ہین۔
صاحب اسسٹنٹ کمشنر سانبہر۔ صاحبان مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ ریلوے۔
سانبہر کی عدالت مین کچھہ کام نہین ہوتا اسسٹنٹ کمشنر صاحب لکھتے ہین کہ
میرے اختیارات فوجداری محض فضول و ناکارآمد ہین اور صاحبان مجسٹریٹ
ریل اسلئے کہ ہر ایک ریاست کے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس ہین بہت
کام کرتا ہے اور نہین سنگین مقدمات ریل گاڑیون کو روکنے و لوٹنے کے اقدام کے
ہین کہ ایک مرتبہ اس جرم نے بہت رواج پایا تہا۔ میجر لا صاحب کے تحت حکومت

آسان نہین ہے - البتہ یہہ امر کل شہادتون کے اتفاق سے ثابت ہی کہ سڑکون پر پیشتر کی نسبت مسافرون کی جانین اور مال اب زیادہ امن ہین ہین اور دفتر محکمہ جات پنچوکلار سے اسکی تصدیق ہوتی ہے بیکانیر و سروہی کی رپوٹون مین خودکشی و خوددفن ہونیکے مقدمات لکھے ہین اور راجپوتانہ مین اس قسم کے جرایم سنگین کی عام غرض یہہ ہوتی ہے کہ اس ذریعہ سے دشمن یا ظالم پر غضب الہی نازل کرین یا اس نظر سے کہ جب تک انصاف کو نہ پہونچین فساد کرین جیسے ایک شخص نے الور کے علاقہ مین ریل کی گاڑیون لوٹنا چاہا تہا آدمی کی قربانی کا اعتقاد بہت مستحکم ہے کرنل کارنل صاحب ہین کہ علاقہ سروہی کے بہیل یہہ افواہ سنکر کہ راجہ اپنی مسندنشینی کی رسمیات مین بہیلون کی قربانی کیا چاہتا ہے مفرور ہوگئے -

جیسا کل ملکون مین ہوتا ہے راجپوتانہ مین بہی اون اضلاع مین پولیس کا اقتدار ضعیف تر ہے جو سرحد پر واقع ہین اور جہان ایک ریاست کا علاقہ دوسرے مین مخلوط ہوتا ہے مگر جہانتک تحقیق ہوا ہے سرحد شمالی پر کہ پنجاب اور سکہون کی ریاستون سے ملتی ہے ہرطرح امن ہے اور جنوبی سرحد کچہہ کے رن واقع مغرب سے نیچ واقع مشرق تک پر خم و پیچدار ہے اور زیادہ تر جنگل اور پہاڑی بن مین واقع ہے اوسکے طرفین کو کہ ایک طرف راجپوتانہ اور دوسری طرف ماہی کانٹہ ریوا کانٹہ اور وسط ہند کی ریاستین ہین بہیلون کی آبادی ہر جس ریاست کے براے نام علاقہ مین ہین اوسکی حکومت کو مطلق خیال ہی نہین لاتے - ان اضلاع مین بدمعاشون کا انتظام اور رعایا کی امنیت پیدا

میواڑ مارواڑ اور سروہی کی سرحد پر بہیلون نے بڑا فساد کر رکہا تہا اور ایک دفعہ یہہ بہی تجویز ہوئی تہی کہ تینون ریاستون کی متفق فوج سے اونکی سرکوبی کیجاوے مگر اسمین یہہ نقص تہا کہ بلا افسری کسی صاحب انگریز کے انصرام کار غیر ممکن تہا بلکہ انگریز افسر کے اہتمام سے بہی بلا امداد فوج گورنمنٹ عہدہ برائی دشوار تہی علاوہ اسکے کل تجربہ کار صاحبان انگریز کی راے اسی پر متفق ہوئی کہ تا وقتیکہ مطالب سلطنت مین کسی طرح کا ہرج واقع نہو حتی الامکان ان فتنہ انگیز لوگون سے فوج انگریزی کو برسر مقابلہ لانا نہچاہیے۔

مسٹر لیال صاحب ۱۸۶۵ء

علی العموم ملک مین امن رہا ہے اور سب لوگ قبول کرتے ہین کہ غارتگری و جرایم سنگین کا ارتکاب کم ہوا ہے سبب اسکا غالباً یہہ ہے کہ رئیسون کے باہم کسیطرح کی نا اتفاقی نہین ہے اس ملک مین جرایم پیشہ لوگ زبردست و شورہ پشت ٹہاکرون کے اغوا یا اہلکارون کے ظلم و تعدی سے مرتکب واردات ہوتے ہین اب کل راجپوتانہ مین صرف ایک باغی یعنی کہانو (خطہ علاقہ مارواڑ) کا ٹہاکر ہے اور میںون کو آباد کرکے بدپیشون سے باز رکہنے کیواسطے مارواڑ الور اور سروہی کی ریاستون مین جو کوشش کیگئی ہے کرنل کارنل صاحب و میجر والٹر صاحب و میجر کیڈل صاحب کی توجہ سے کارگر ہوئی ہے البتہ موگہیہ اور باوریون کا جو نیچ کیطرف اوس ملک مین جہان کئی رئیسون کے علاقجات مخلوط ہین علاج ہونا باقی ہے۔

مگر مختلف ریاستون کی ادارہ ادالت کا مسلسل حال اور صحیح شکل دریافت ہونے

खाद्

कारनल
वालटर
कैडिल

मोघया
बावरया

مجرمون کو بچ جانیمین بہت آسانی ہوتی ہے گو اصل مین یہہ نتیجہ مستعد عملہ پولیس
نہونیکا ہے چنانچہ انگلستان کے اضلاع مین بہی تہوڑے دن ہوئے جب
یہی حال تہا۔ مشکلات حق رسی کی چارہ جوئی ابتک محکمہ جات پنچایت سے
ہوتی ہے مگر یہہ محکمہ جات روز بروز بجائے فوجداری عدالتون کے معاوضہ
دلانے کی کچہریان ہوتی جاتی ہین اور کسی مجرم کو سزا نہین دیتے ہین ضابطہ
مروجہ مین بہت قباحتین ہین اور یقین ہے کہ انقلاب زمانہ اور بہتر تدبیرون
کے ممکن التعمیل ہوجانے سے اونکی ترمیم کی بہت جلد ضرورت ہوگی۔
جرایم سنگین وقوعی ملک راجپوتانہ کی بلحاظہ کیفیت تحقیق نہین ہوسکتی کیونکہ
اونکی اطلاع پہونچنے کے ذریعے بہت ناقص اور ہر ریاست مین بطرز مختلف
ہین سررشتہ استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی مین جو نقشہ جات بہاے ہین
اونکو صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل نے لکہا ہے کہ بالکل غیر معتبر ہین بیش قیمتی
اشیا کی غارتگری کی اطلاع محکمہ جات پنچایت کی معرفت آتی ہے مگر احتمال
ہے کہ ان مقدمات مین سے اکثر ریاستون مین طے ہوجاتے ہین اور
صرف وہی مقدمات جو ریاستون مین طے نہین ہوسکتے ہین پنچایتون مین
آتے ہین۔ تاہم بڑی سڑکون پر اب بہت امن ہوگیا ہے۔ اور غارتگری
ڈاک کی چند وارداتین ہوتی ہین جنوب مغرب مین ریاستون کی حدود
کے الحاق پر وقوع مین آئے ہین اور مقصود اونکا بجائے حصول مال کے
وحشی اقوام اور سرکش سردارون کا جبلی تعصب ہے شایستہ طریقہ حکمرانی کو
نقصان پہونچاتا ہے۔

پہونچانا ہے - گرفتاری و سپردگی مجرمان مفرور علاقہ غیر کیواسطے قواعد مقرر کرنے
ضرور ہین کہ اون سے ریاستون کو بہت فایدہ ہوگا -

مسٹر لیال صاحب ۱۸۶۵ء

سالگذشتہ مین درباب تقرر ضوابط و اختیارات نسبت ہندوستانی و انگریز رعایای
انگریزی جو ملک غیر مین مرتکب جرایم ہون گورنمنٹ سے کئی احکام تاکیدی صادر
ہوئے ہین اس باب مین ابتک کا عمل درآمد بہت غیر محدود ہے اور مجرمون
کے تعاقب و سپردگی کے باب مین حدود راجپوتانہ کے اندر و باہر درمیان
ریاستون کے ایسے معاملات پیش آتے ہین کہ اون سے بہت سرگردانی
ہوتی ہے -

سنہ ۱۸۶۰ء مین حسب منظوری نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل
جے پور و پٹیالہ کے درمیان باہمی گرفتاری مجرمان کے باب مین ایک عہدنامہ
منضبط ہوا تہا اوسکی تعمیل نہین ہوئی - مگر ایسے مفسد سرحد پر جیسے شیخاوانی کی
ہے طرفین کی پولیس کے متفق عمل کا کوئی عمدہ قاعدہ ہونا نہایت ضرور ہے -
اور بجز اسکے کہ یا تو صاحب اسسٹنٹ متعینہ سجان گڈہ کو اوس علاقہ کے اختیارات
خاص دئے جاوین یا دونون ریاستون کے اہلکار وقتاً فوقتاً متفق ہوکر تصفیہ
کیا کرین جو قاعدہ سنہ ۱۸۶۰ء مین مقرر ہوا تہا اوس سے بہتر تجویز کرنا سہل نہین
ہے اور اگرچہ اسقدر طوالت سے نہین مگر بیکانیر و بہاولپور کے درمیان
بہی ایسا معاملہ پیش ہو رہا ہے -
اس مین شک نہین کہ راجپوتانہ کی ریاستون مین اختلاف علاقہ جات سے بہی

सुजानगढ़

قیدیون کو بھی ہوا اگر کسی جیلخانہ مین مرض کا زور نہونے پایا جن محبسون مین ایسا ہوا۔ اجمیر۔ کوٹہ۔ آلور۔ جےپور۔ اور اودےپور کے ہین۔

انتظام فوجداری کے باب مین حکام کی ائین

کرنل بیلی صاحب ۳ جنوری ۱۸۶۸ء

غارتگری ڈاک اور ڈکیتی کے انسداد مین بہت کوشش کی گئی ہے اب یہہ جرایم صحیح کمی پر ہین سابق مین اون پر چشم پوشی ہوتی تہی مجرم بلاسزا دہی چھوڑدیے جاتے تہے۔ یا مقدمات بہ تدریج دفتر مین سہو ہو جاتے تہے اب ایسا قاعدہ جاری کیا ہے کہ اس قسم کے مقدمات کبہی سہو ہو سکین اور تاوقتیکہ مجرم گرفتار ہو کر سزا نہ پالین متواتر پیش ہوتے رہین جب مجرمون کو تحقیق ہوگا کہ سزاے اعمال ضرور ہونیوالی ہے اور اہلکارون کو ثابت ہوگا کہ چشم پوشی و پناہ دہی مین سراسر نقصان ہے کچھہ فائدہ نہین۔ اور رئیسون کو یقین ہوگا کہ سرکار انگریزی بغیر سزادہی مجرمان کی طلبی سے باز نہین آتی ہے تو ہر ایک فریق تکلیف سے بچنے کی غرض سے انسداد جرایم مین کوشش کریگا۔

باوریہ مینہ وغیرہ اقوام جرایم پیشہ و غارتگر کے ساتھہ پیش آنے کے طریقہ مین بھی اصلاح دیگئی ہے اور ریاستون سے یہہ سوال درپیش ہے کہ یا تو ان بدذات قومون کو نکالدین یا اونکو زمین دیکر بشرایط مناسب صلح شعار پیشون مین مصروف رہنے پر آمادہ کرین میری راے مین دوسری تجویز اسوجہہ سے کہ بارحم و ممکن التعمیل اور شایستہ سرکار اعلےٰ کے فرایض سے موافق ہے بہتر معلوم ہوتی ہے کیونکہ ان اقوام کو ایک ریاست سے نکالنا اصل مین دوسری ریاست ملحق السرحد کو نقصان

رہنے والے ہین اور پانچ برس سے زیادہ میعاد کی قید کی اجمیر کے جیلخانہ
مین بہیجے جاتے ہین ۔

ریاستون کے جیلخانون کی زمانہ حال مین بہت ترقی ہوئی ہے الور جے پور
جودہ پور اور بہرت پور مین تو ایسے عمدہ جیلخانہ ہین کہ کئی صورتون سے علاقہ
انگریزی کے بعض جیلخانون سے بہی بہتر متصور ہوسکتے ہین اور بیکانیر
قرولی دہولپور و کوٹہ مین اونکو ایسا آراستہ کیا ہے کہ کارروائی کیواسطے
کافی ہین البتہ ہندوستانی ریاستون کے جیلخانون مین قواعد کی پابندی
زیادہ نہین ہے اور بغور دیکہنے والے کو اکثر امور قواعد جیلخانہ کے خلاف نظر
آتے ہین ۔ مثلاً سروہی جہان جیلخانہ ابتدائی حالت مین ہے رئیس نے
حالت نزع مین حسب دستور راجپوتانہ کل قیدیون کو رہا کردیا ۔ مگر البتہ ریاستون
کے محبسون مین قیدیون کی خبرگیری اچہی طرح ہوتی ہے اور کہانا اور کپڑہ
ملتا ہے اور بیمارون کا معالجہ اچہی طرح ہوتا ہے دس برس پیشتر ان جیلخانون
کا حال بہت کم معلوم تہا صرف دو تین پر انگریزی افسرون کی نگرانی تہی اب
تیرہ جیلخانون سے ڈاکٹر صاحبان انگریز و تربیت یافتہ ہندوستانی کے پاس
ماہواری نقشہ جات معالجہ آتے ہین اور کوئی غیر معمولی بیماری یا حفظان
صحت کی کمی یا کوئی امر قاعدہ مروجہ سے خلاف وقوع مین آتا ہے تو فوراً اوسکی
اطلاع ہوکر بندوبست کیا جاتا ہے ۔ ڈاکٹر مور صاحب لکہتے ہین کہ بڑی خوشی
کی بات ہے اور اسی سے تدبیرات حفظان صحت پر بخوبی عمل ہونیکی تصدیق
ہوتی ہے کہ باوجودیکہ اکثر محبسون کے گرد نواح مین ہیضہ پہیلا اور دو چار

मूर

اور صرف ہندوستانی ریاستون مین اس محکمہ کی کارروائی باقی سمجھی گئی اسواسطے
راجپوتانہ مین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ اس علاقہ
مین صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل بہادر استیصال ٹہگی وڈکیتی کے بہی اسسٹنٹ
مقرر ہوئے اور اونکے تحت مین عملہ مع جمعیت نجیبان ومخبران مقرر ہوا۔
صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل بہادر نے ۱۸۶۵ء مین تیرہ ۱۳ اشتہاری
ڈاکو اور ۱۸۶۶ء مین تیئس ڈاکو گرفتار کرکے محکمہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
مین سپرد کیئے کہ اون مین سے تیرہ حبس دوام بعبور دریاے شور گیارہ دائم الحبس
سات محدود میعادون کیواسطے قید ادر چہار قید بالعوض ضمانت سزایاب
ہوئے اور ایک زیر تجویز رہا۔
کرنل ایڈن صاحب نے لکہا تہا کہ راجپوتانہ کی وسعت کو دیکہتے ہوئے یہہ کارروائی
زیادہ نہین ہے مگر اسی کے خوف سے اور مینہ لوگون کو ضبط مین رکہنے سے
مالوہ وسط ہند ودکن مین جہان وہ سے واردا تین کرتے تہے بہت امن
ہوگیا ہے ۱۸۷۳ء مین کرنل بیلی صاحب نے لکہا کہ مین سررشتہ استیصال ٹہگی
وڈکیتی پر بہی متوجہ ہون ضابطہ مروج حال مجہکو پسند نہین ہے مگر ابتک بجاے
اوسکے دوسرا ضابطہ جاری کرنیکی تجویز بہی نظر نہین آئی ہے۔

جیلخانجات

اجمیر کے جیلخانہ اور صاحب مجسٹریٹ آبو کی حوالات کے سواے راجپوتانہ
مین حاکمان انگریزی کے تحت حکومت مین کوئی محبس نہین ہے جو لوگ
سزایاب قید ہوتے ہین اوسی ریاست کے جیلخانہ مین رہتے ہین جہان

[बुरुक] پیدا ہو گئی ہے اور یہہ ہی بڑے امن کا باعث ہے کرنل بروک صاحب
بہادر کے زمانہ مین ان محکمہ جات کی ہدایت و کارروائی کیواسطے ایک مجموعہ
[पेली] قواعد جاری کیا تہا کہ اوسپر اب عملدرآمد ہے سنہ ۱۸۶۳ء مین کرنل پیلی صاحب نے
تحریر فرمایا کہ مین اس کام پر مقرر ہوا اوس سے بہت جلد بعد مجھکو پنچایتون
کی اپیل کے خلاف ضابطگی اور بے ترتیبی کا خیال ہوا اسواسطے مین نے چند
قاعدے تجویز کئے کہ گورنمنٹ سے منظور ہوئے اون سے طریقہ معدلت
بہت سہل ہو گیا تحت کی پنچایتون کی کارروائی دیوانی و فوجداری کیواسطے
[ल्याल] دستور العمل مرتب کرنے کی تجویز درپیش ہے پہر سنہ ۱۸۷۸ء مین مسٹر لیال صاحب
تحریر فرماتے ہین کہ محکمہ جات پنچایت کی کارروائی بالکل خراب ہے۔ محکمہ جات
مذکور مقرر ہوئے تہے اوسوقت سے ابتک زمانہ بدل گیا ہے اور سڑکون کی
تیاری سے آمدرفت زیادہ ہو کر راجپوتانہ علیحدہ ملک نہین رہا ہے جیسے راجپوتانہ
کی اعلی و ادنی پنچایتین ہین ویسے ہی محکمہ جات وہ ہین جو تحت ایجنسی راجپوتانہ
اور تحت گورنمنٹ بمبئی کی ریاستون سے واسطے تجویز معاوضہ مقدمات وقوعی
وبال مسروقہ و مغرورتہ کے جمع ہوا کرتے ہین اونمین مجرمون کی سزادہی کی کچھہ
تجویز نہین ہوتی ہے یہہ امر ازبس قابل اعتراض ہے کہ اون سے بجاے فائدہ
کے زیادہ تر نقصان پیدا ہوتا ہے۔

محکمہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی

سنہ ۱۸۶۳ء کے شروع مین محکمہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کا کام ہندوستان
کے علاقہ انگریزی مین ختم متصور ہو کر اوسکی خدمتین پولیس سے متعلق ہو گئین

اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اوسکے افسر و سرپنچ ہین۔

دوم چار ادنی پنچایتین ہین۔ میواڑ۔ جےپور۔ مارواڑ۔ ہاڑوتی۔ کہ ہر ایک ہین ملحق الریاستون کے وکیل ہین اور ہر ایک کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ افسر ہین۔

پنچایت اعلے مین زیادہ تر اپیل کا کام ہوتا ہے اور مقدمات سنگین جنمین پانچ سال سے زیادہ کی قید اور پانچہزار روپیہ سے زیادہ معاوضہ واجب ہو پیش ہوتے ہین انکے سواے بعض دیگر مقدمات بھی کبھی کبھی نبظر سہولت دایر ہو جاتے ہین مگر کوئی حکم بلا منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل جاری نہین ہوتا ہے۔

جن مقدمات مین سرکار انگریزی کا نقصان و فایدہ مضمر ہوتا ہے یا جنمین وکلا شریک جلسہ چاہین یا جو بہت سنگین ہون پنچایت اعلے مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل یا اونکے اسسٹنٹ صاحب اور پنچایت ادنے مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ سرپنچ ہوکر اجلاس کرتے ہین اور راے دینے کے مجاز ہوتے ہین۔

اجمیر و میرواڑہ کے اضلاع انگریزی بھی ان محکمہ جات کے اوسیطرح محکوم ہین جسطرح راجپوتون کی ریاستین ہین اور ان محکمہ جات کی احکام کی تعمیل حکام مذکور پر لازم آتی ہے۔

کرنل ایڈن صاحب نے لکھا ہے کہ باوصف کئی قباحتون کے یہہ پنچایتین محکمہ جات پسندیدہ عوام ہین کہ اونکے سبب سے ہر ریاست کو اپنے اپنے علاقہ مین مسافرین و تاجرین کی جان و مال کی حفاظت کی خواہش و ضرورت

ہیں بالکل جرم نہ تھے بلکہ ستی کا ہونا فخر خاندان سمجھا جاتا تھا اب جرائم سنگین ہیں
کہ اول مرتکبان جرم کو ریاست سے سزا ہوتی ہے اور بہ ثبوت غفلت و چشم پوشی
ریاست کے سرکار انگریزی رئیس و والیان ریاست سے سخت باز پرس اور تدارک
کرتی ہے۔
جب سے ریل کی سڑک راجپوتانہ میں جاری ہوئی ہے مقدمات وقوعی اندرون
حدود اسٹیشن و سڑک ریل کی تحقیقات و تجویز اوسی ریاست کے صاحب پولیٹکل
کرتے ہیں جسکے علاقہ میں موقع واردات ہوا اور ایسے مقدمات میں صاحب
موصوف کو مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات ہیں۔ اور جب سے سانبہر کا
جے پور و جودہ پور کے مہاراجہ صاحبان سے لیا گیا ہے وہان بھی ایک عدالت
باہتمام صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر مقرر ہوئی ہے۔
صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کو اپنی اپنی ریاست متعلقہ کے اندر نسبت مقدمات باہمی
رعایا و دو ریاستوں و نیز ایسے مقدمات کی جنمیں ایک فریق سرکار انگریزی ہو
مجسٹریٹ کے اختیار ہیں مگر زیادہ تر یہہ کام محکمہ جات پنچ کلاں میں ہوتا ہے
جنکے صاحبان پولیٹکل ایجنٹ افسر ہیں۔

راجپوتانہ میں پنچ کلاں کے کل پانچ محکمہ جات ہیں

اول پنچایت اعلی کہ بمقام کوہ آبو ہے

اوسمین کل راجپوتانہ کی ریاستوں اور دیگر ملحقہ ریاستوں کے وکیل ہیں

मलानी

ومیرواڑہ ونصیر آباد وچھاونی آبو وانادرہ ونیز علاقہ ملانی کی کہ وہان صاحب
ایجنٹ جودہ پور کو میجسٹریٹ کے اختیارات ہین سرکار انگریزی کیطرف سے
راجپوتانہ مین کوئی عدالت مقرر نہین ہے اور کل ریاستون مین رئیسون کو
اپنے اپنے علاقہ کے اندر مقدمات باہمی رعایا علاقہ ریاست مذکور مین اختیارات
فوجداری حاصل ہین اور عنقریب کل ریاستون مین رئیسون کی طرفسے عدالتین
مقرر ہین تاہم انتظام فوجداری دیوانی کی نسبت کسیقدر نوعدیگر ہے۔
ریاستون کی عدالتون کی ہدایت ورہنمائی کیواسطے کوئی قانون وقاعدہ عام
جاری نہین ہے پابندی ضابطہ وتکمیل تحقیقات وواجبیت فیصلہ زیادہ تر رئیس
کی منصف مزاجی وتوجہہ ونگرانی واہلکار کارکن کی لیاقت ودیانت پر منحصر ہوتی
ہین اوراس وجہہ سے ہر ریاست کی کارروائی رئیس کی التفات واہلکار کی
کارگذاری کے بموجب دوسری ریاست سے مختلف ہے۔
بعض رئیسون کے اختیارات فوجداری مقدمات اندرونی ریاست مین بھی محدود
ہین یعنی سزاے سنگین پھانسی وغیرہ کے مقدمات مین اگر منظوری تجویز کی
باضابطہ درخواست نکرین توبھی صاحبان پولٹیکل ایجنٹ وایجنٹ گورنر جنرل سے
بطور خانگی استصواب راے کرلیا کرتے ہین مگر اسباب مین کوئی حکم خاص
جاری نہین ہے کہ اوسکا اطلاق کل یا چند رئیسون پر ہوسکے۔
باوجود عدم اجراے قانون وآئین راجپوتانہ کی ریاستون مین بجز گاوکشی وغیرہ
چند جرایم مخصوص المذہب وموقع وہی جرایم قابل سزا سمجھے جاتے ہین جو علاقہ
انگریزی مین مستوجب سزا ہین اور ستی وبردہ فروشی ودختر کشی وغیرہ جوکسی زمانہ

کوئی عدالت دیوانی نہین ہے - کل ریاستون مین رئیسون کو اپنے اپنے علاقہ
کے اندر عدالت کے اختیارات کلی حاصل ہین اور عنقریب کل ریاستون مین رئیسون
کیطرف سے عدالتین مقرر ہین مگر ان عدالتون کی ہدایت و رہنمائی کیواسطے کوئی
قانون و قاعدہ جاری نہین ہے پابندی ضابطہ و تکمیل تحقیقات و واجبیت فیصلہ
زیادہ تر رئیس کی منصف مزاجی توجہ و نگرانی و اہلکار کارکن کی لیاقت و دیانت
پر منحصر ہوتے ہین - اس وجہ سے ہر ریاست کی عدالت کی کارروائی رئیس
کی التفات و اہلکار کی کارگذاری کے بموجب دوسری ریاست سے مختلف ہی
سابقًا ایک قاعدہ جاری ہوا تہا کہ اضلاع انگریزی کی عدالتون کی ڈگریان ہندوستانی
ریاستون مین حسب ضابطہ جاری ہوا کرین مگر اسمین دو قباحتین پیدا ہوئین
اول تو اکثر ریاستون کے حکام نے ڈگریات مذکورہ کے اجرا مین کماحقہ کوشش
نہ کی کہ دفعیہ اسکا حکام انگریزی کے اختیار سے باہر تہا دوسرے بمقتضاے
انصاف و پابندی قاعدہ لازم تہا کہ ریاستون کی عدالت کی ڈگریات بہی اوسیطرح
علاقجات انگریزی مین جاری ہوا کرین مگر ہر ایک ریاست کی عدالت کا حال مختلف
ہونے اور عدم پابندی قانون و قواعد سے سرکار انگریزی کو اونکی تکمیل تحقیقات
و واجبیت فیصلہ پر اطمینان نہین ہو سکتا تہا - اسواسطے قاعدہ مذکور موقوف ہوکر
دستور عام جاری ہوا کہ جس علاقہ مین مدعاعلیہ مسکن گزین ہو وہان ہی اوسپر
نالش کیجاوے اور جس علاقہ کی عدالت سے ڈگری نافذ ہوا وسی علاقہ مین اوسکا
اجرا کیا جاوے -

فوجداری اگرچہ مثل دیوانی کے فوجداری مین بہی بجز ضلع انگریزی اجمیر

منظور و قبول کرنا لکھا ہے ۔

عہدنامجات سپردگی مجرمان

سنہ ۱۸۶۸-۶۹ء مین روسا بمفصلہ ذیل سے درباب گرفتاری و سپردگی مجرمان مقدمات سنگین کی جو ایک علاقہ مین ارتکاب واردات کرکے دوسرے علاقہ مین مخفی و پناہ پذیر ہون عہدنامجات منضبط ہوئے ہین جن جرایم کے مرتکب اس عہدنامہ کے بموجب ایک علاقہ سے گرفتار ہوکر دوسرے علاقہ مین سپرد ہوسکتے ہین علی العموم وہ ہین جنکے مجرمون کو علاقہ انگریزی مین بموجب نقشہ معطوفہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء مجموعہ ضابطہ فوجداری اہالیان پولیس بلا وارنٹ گرفتار کرسکتے ہین اور جنکی تجویز سزا بپیشگاہ صاحب جج سے ہوتی ہے ۔
میواڑ یعنی اودےپور۔ جےپور۔ جودہ پور۔ کوٹہ۔ جہالاواڑ۔ کشنگڈہ۔ قرولی۔ ٹونک۔ الور۔ بہرتپور۔ دہولپور۔ بیکانیر۔ سروہی۔ پرتابگڈہ ڈونگرپور۔ بانسواڑہ ۔

چوتھی فصل

راجپوتانہ کی عدالتون کا ذکر

دیوانی بجز انگریزی ضلع اجمیر و میرواڑہ نصیرآباد کے جہان مثل دیگر اضلاع انگریزی صاحبان کمشنر و ڈپٹی کمشنر و اسسٹنٹ کمشنر وغیرہ حکام باختیارات عدالت دیوانی ہین و نیز چھاونی آبو و انادرہ کے کہ وہان صاحب مجسٹریٹ آبو اختیارات دیوانی رکھتے ہین ملک راجپوتانہ مین سرکار انگریزی کے

بحالت نہونے اولاد صلبی کے وبہ اخلان ملازمت اونکی ریاستون کی بنا ہوئی ہے اس قسم کی اور ہے جو کل راجپوتانہ مین مشترک مثل ورہوکر یہان لکھی جاوے اسواسطے لکھی جاتی ہے۔

سند

بجناب فیض مآب ملکہ معظمہ فرمان روائے انگلستان وہندوستان کا یہہ منشاء ہے کہ ہندوستان کے روساء وامرا کی سرکارین جو اپنے ممالک کی حکومت کرتے ہین برائے دوام مستقل بیجاوین اور اونکے خاندان کی مسند نشینی واعزاز ومراتب بدستور جاری رہین بہ تعمیل اس منشاء کے مین آپکا اطمینان کرتا ہون کہ بحالت نہونے اولاد صلبی کے آپ یا آپ کی ریاست کا کوئی آور رئیس دہرم شاستر اور اپنے خاندان کے رواج کے بموجب کسیکو مسند نشینی کے واسطے متبنی کرینگے تو سرکار اوسکو منظور وقبول کریگی اور آپ اطمینان رکہین کہ جب تک آپکا خاندان سلطنت کا خیرخواہ اور شرائط عہدنامجات پر چلین اوس خاندان کے فرائض بجانب سرکار انگریزی درج ہین ثابت قدم ووفادار رہیگا سرکار کے اس عہد مین کوئی امر خلل انداز نہوگا فقط

(دستخط) لارڈ کیننگ صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل ہند

اس مضمون کی سندین اودے پور۔ جے پور۔ جودہپور۔ بہرت پور۔ الور۔ بیکانیر۔ جیسلمیر۔ بوندی۔ سروہی۔ قرولی۔ پرتابگڑہ۔ ڈونگرپور۔ بانسواڑہ۔ کشن گڈہ۔ دہولپور۔ کوٹہ۔ جہالاواڑ کے رئیسون کو ملی ہین صرف نواب صاحب ٹونک کی سند مین اسوجہہ سے کہ شرع شریف کے بموجب وراثت ومسند نشینی کو

مقرر ہو کر محصول شہر پرتاب گڈھ سے وصول کرلے **قلم ۳** راجہ صاحب والی ولیعہد پرتاب گڈھ اپنے اور اپنے وارثون کی طرف سے عہد کرتے ہین کہ بالعوض حفاظت خراج وہ نذرین جسطرح اب تک مہاراجہ ملہار راو ہلکر کو دیا کرتے تھے آیندہ سرکار انگریزی کو دیا کرینگے تفصیل خراج

سال اول	سال دوم	سال سوم	سال چہارم	سال پنجم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خراج دو قسطون ششماہی سے ادا ہوا کریگا۔

قلم ۴ راجہ صاحب یہہ بھی عہد کرتے ہین کہ اپنی نوکری مین کسی عرب یا مکرانہ کو نہین رکھین گے مگر صرف پچاس سوار اور دو سو پیادہ باشندگان علاقہ پرتاب گڈھ کی فوج رکھین گے اور یہہ فوج جسوقت قرب وجوار پرتاب گڈھ مین ضرورت پڑیگی حسب الحکم سرکار انگریزی عمل کریگی **قلم ۵** راجہ صاحب پرتابگڈھ اپنی ریاست کے مالک رہین گے سرکار انگریزی اونکے کاروبار مین بجز انتظام اقوام بدپیشہ اور امن وعافیت ریاست قایم کرنیکا کسی طرح مداخلت نکریگی اور راجہ صاحب عہد کرتے ہین کہ حسب الحکم سرکار انگریزی کا ربند رہین گے اور کوئی غیر معمولی محصول اپنے ملک مین سکہ جات زر و مال تجارت پر نہ لگایا جاویگا **قلم ۶** سرکار انگریزی راجہ صاحب پرتاب گڈھ کے سرکش متوسلین و رشتہ دارون کی اعانت نکریگی بلکہ اونکو مطیع کرتے ہین راجہ صاحب کی مدد کریگی **قلم ۷** مفسد رذیل لوگون کی سزادہی مین راجہ صاحب کی مدد کرنیکا سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے **قلم ۸** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ اگر راجہ صاحب اپنی رعایا پر کوئی دعوی قدیم کا رواج ملک کے بموجب واجب ہوگا کرین گے

جب تک سرکار انگریزی مصارف حفاظت ریاست بانسواڑہ کے برابر تصور
کرے اور بشرطیکہ تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ سے زیادہ نہو کرسکے
رہین گے **قلم ۱۱** مہاراول صاحب اونکے وارث وجانشین عہد کرتے ہین
کہ عرب و مکرانہ وسندہی یا کسی اور غیر قوم کو فوج مین نوکر نہ رکھین گے مگر صرف
دیسی سپاہ پیشہ آدمی فوج مین نوکر رکھین گے **قلم ۱۲** مہاراول صاحب اونکے
وارث وجانشینون کے سرکش رشتہ دارون کو سرکار انگریزی مدد نہ دیگی بلکہ
اونکو مطیع کرنیمین مہاراول صاحب کی دستگیری کریگی **قلم ۱۳** مہاراول صاحب
نے نوین قلم مین سرکار انگریزی کو خراج دینا قبول کیا ہے اوسکے اطمینان
کیواسطے اقرار کرتے ہین کہ جب خراج ادا نہووے سرکار انگریزی اپنی طرف
سے کسیکو مختار مقرر کرکے بانسواڑہ مین تعینات کرے کہ وہ آمدنی چبوترہ و
ناکہ ہاے متعلقہ سے خراج وصول کرتا رہے۔

پرتاب گڈھ۔ قلم ۲ راجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ کل بقایا خراج
واجب الطلب مہاراجہ ملہارراو ہلکر کہ بقدر ایک لاکھ [illegible] ہے بموجب
تفصیل سرکار انگریزی کو ادا کرینگے۔

سال اول شلہ اوسنہ ۱۹	سال دوم	سال سوم	سال چہارم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سال پنجم	سال ششم
[illegible]	[illegible]

اور راجہ صاحب یہہ بہی اقرار کرتے
ہین کہ اگر زر مذکورہ اوقات مقررہ پر
ادا نہو تو ایک ایجنٹ منجانب سرکار انگریزی

حیثیت ریاست مقرر کیا جاوے مگر تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ سے زیادہ
نہو سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہین گے **قلم ۱۱** مہارادل صاحب اقرار کرتے
ہین کہ کل عرب و مکرانہ و سندیون کو موقوف کردینگے اور باشندگان ملک کے
سوائے کسی کو سپاہ مین نوکر نہین رکھین گے **قلم ۱۲** سرکار انگریزی اقرار
کرتی ہے کہ مہارادل صاحب کے سرکش رشتہ دارون اکی مدد نکریگی بلکہ اونکے
مطیع کرنے مین مہارادل صاحب کو مدد دیگی **قلم ۱۳** اس صلحنامہ کی نوین
قلم مین مہارادل صاحب نے اقرار کیا ہے کہ سرکار انگریزی کو خراج دینگے
بطور طمانیت اوس شرط کے اقرار کرتے ہین کہ جو لوگ سرکار کیطرف سے خراج
لینے کیواسطے مقرر ہون اونکو دیتے رہین گے اور بروقت ادا نکر سکین
تو یہہ بھی قبول کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کیطرف سے ایجنٹ مقرر ہو کر
شہر ڈونگرپور کی آمدنی محصول سے خراج وصول کیا جاوے۔

بانسواڑہ۔ عہدنامہ اوّل۔ قلم ۸ مہارادل صاحب
اور اونکے وارث و جانشین سرکار انگریزی کو خراج بقدر تین آٹھوین یعنی
چھہ آنہ فی روپیہ آمدنی ملک ریاست سے ادا کرینگے۔

عہدنامہ دوم۔ قلم ۸ مہارادل صاحب اور اونکے وارث و جانشین
اقرار کرتے ہین کہ جسقدر خراج دہارا یا دیگر ریاستون کا واجب الطلب ہی بذریعہ
اقساط کے جو حسب گنجایش آمدنی ریاست سرکار انگریزی مقرر کرے ادا کرینگے
قلم ۹ مہارادل صاحب اونکے وارث و جانشین اقرار کرتے ہین کہ سرکار انگریزی
کو خراج سالانہ جو سال بسال بموجب ترقی ریاست بانسواڑہ زیادہ ہوتا جاوے گا

مگر فوج کا خرچ مہاراجہ صاحب کو دینا پڑیگا اگر فوج خرچ نقدا دانکر سکین تو اپنے ملک کا ایک جزو سرکار کو سپرد کردینگے کہ بعد ایصال مصارف فوج واپس دیا جاویگا۔

قلم ۷ جب مہاراجہ صاحب درخواست کرینگے سرکار انگریزی ٹھاکر و دیگر باشندگان علاقہ ریاست کو جنہون نے فساد کر رکھا ہے اور اونکی حکومت اوٹھادی ہے مطیع کردیگی اور مہاراجہ صاحب فوج متعینہ کا خرچ ادا کرین گے اگر نقدا دانکر سکین تو بالعوض اوسکے کسیقدر ملک سپرد کرینگے کہ بعد ایصال فوج خرچ واپس دیا جاویگا

قلم ۱۰ چونکہ سرکار انگریزی کی خواہش یہہ ہے کہ بیکانیر اور بہٹنیر کی سڑکین ممالک کابل وخراسان کی تجارت کیواسطے قابل گذر و با امن ہوجاوین مہاراجہ صاحب عہد واثق کرتے ہین کہ اپنے ملک مین اس خواہش کی کامل تعمیل کرینگے کہ سوداگر بلا اذیت چلا کرینگے اور شرح معینہ سے زیادہ اون سے محصول نہ لیا جاویگا

جیسلمیر - قلم ۲ مہاراول مولراج کی اولاد ریاست جیسلمیر کی وارث ہوگی قلم ۳ جب کوئی زبردست دشمن ریاست پر حملہ آور ہوگا اور ریاست کو خوف عظیم ہوگا تو بشرطیکہ سبب تنازعہ منجانب راجہ صاحب پیدا ہوا ہو سرکار انگریزی ریاست کی حفاظت مین کوشش کریگی۔

ڈونگر پور - قلم ۸ مہاراول صاحب اقرار کرتے ہین کہ ریاست دہار یا کسی دیگر سرکار کا خراج جواب بذمہ ریاست ڈونگر پور ہے بذریعہ اقساط کے جو سرکار انگریزی بنظر گنجایش آمدنی ریاست مقرر کرے سرکار مین ادا کرینگے

قلم ۹ مہاراول صاحب منجانب خود و وارثان و جانشینان خود اقرار کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کے مصارف حفاظت کے عوض مین خراج سالانہ کہ حسب

ٹونک - قلم ۱ جو ملک عطیہ مہاراجہ صاحب ہلکر نواب میر خان صاحب کے
قبضہ مین ہے اوسکے بدستور بہ قبضہ نواب صاحب موصوف اور اونکے وارثان
رہنے کے سرکار انگریزی کفیل ہوتی ہے اور ملک مذکور کو اپنی حفاظت مین لیتی ہے
قلم ۲ بجز اوس فوج کے جو انتظام ملک کے واسطے ضرور ہو نواب میر خان
صاحب اپنی کل فوج کو موقوف کر دینگے **قلم ۳** نواب میر خان صاحب کسی ملک
مین زیادتی نکرینگے اور پنڈارہ و دیگر غارتگرون سے تعلق فسخ کرکے اونکی
بیخ کنی اور سزا دہی مین سرکار انگریزی کو مدد دینگے اور بلا منظوری سرکار
کسی سے عہد و پیمان نکرینگے **قلم ۴** نواب میر خان صاحب اپنا کل توپخانہ
اور سامان جنگی بجز اوسکے جو قلعون کی حفاظت اور انتظام ملک کیواسطے
ضرور ہو سرکار انگریزی کو دے دینگے سرکار سے اوسکی نقد قیمت ملیگی -

قرولی - قلم ۱ جو خراج کہ مہاراجہ صاحب پیشوا کو دیتے تہے اور
پیشوا نے سرکار انگریزی کو منتقل کر دیا ہے سرکار نے از خود معاف
کر دیا ہے -

بیکانیر - قلم ۶ از آنجا کہ بعض اشخاص سکنا ر علاقہ بیکانیر نے غارتگری
و رہزنی کا طریقہ اختیار کیا ہے اور رفیقین متعہد کی غیب رعایا پر ظلم کرکے
اونکا مال لوٹ لیا ہے مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ باشندگان علاقہ
انگریزی کا جو مال ابتک غارت ہوا ہے واپس دلوا دینگے اور آیندہ کو اپنی
ریاست مین رہزن و غارتگرون کو ارتکاب جرایم سے باز رکھینگے اگر مہاراجہ
صاحب خود اسکا انسداد نکر سکین تو سرکار سے درخواست کرین کہ مدد ملیگی

बलोन — अनन्त हदा

حصہ سنید ہیہ

یک لاکھ حصہ سماصا

نقد مال

معہ سنا

منہا

نقصان مال

معہ لما

بامے

سکہ چندیری او چین اندور

یک لکھ معہ

منہا

فیصدی

معہ سماللعہ

لعہ بامعہ

حصہ بلکہ پمار

یک لاکھ حصہ سماصا

نقد مال

معہ سنا

منہا

نقصان مال

معہ لما

سکہ چندیری او چین اندور

یک لکھ معہ

منہا

فیصدی

معہ سماللعہ

لعہ بامعہ

انتہدا

سی لاکھ سکہ نوبدی

منہا

فیصدی صر

بالعہ

سہ سماعہ

بلون

الہ

منہا

صہ

سماصہ

حصہ سنید ہیہ	حصہ بلکہ	سنید ہیہ	بلکہ	پمار
الاصہ	الاصہ	اما	اما	باصہ

इंदरगढ़ खोडेली — करवार गढ़या पीलदा

حصہ پوار

لعہ

نقد مال

للعہ عہ

منہا مال

للعہ سما

للعہ اما

منہا

فیصدی

صما عہ

لعہ الہ للعہ

موضع کروار وگتھیا و پیلدا

سہ صماسہ

منہا

فیصدی صر

بامعہ

سہ سماعہ

بلکہ — سنید ہیہ

الماعہ — الماعہ

پمار

ساعلعہ

اندر گڑہ کہوٹولی وغیرہ

دس گانو بقیہ ٹہاکران

بلکہ و سنید ہیہ

سماعہ سکہ نوبدی

منہا

فیصدی صر

سمالعہ

سکہ بامعہ

سیوم شاہ آباد جوابتک پیشوا کو دیا جاتا تہا علحدہ تخمینا

تفصیل ذیل اب تک مہاراجہ سیندہیہ کو دیتے تھے سرکار انگریزی مین داخل کرینگے

لـ سکہ دہلی

खोरेला

دوثلث حصہ پرگنہ پاٹن و پرگنات اوریلہ و سامیدی و نصف پرگنہ کرور و یک ثلث پرگنہ برونذن	چہارم بوندی و دیگر مقامات
للعـ	للعـ

सामेदी

کوٹہ۔ قلم ۳ خراج جو اب تک ریاست کوٹہ سے مرہٹہ رئیسون یعنی پیشوا و سیندہیہ و ہلکر و پوار کو دیا جاتا ہے بموجب نقشہ مشمولہ کے سرکار انگریزی کے خزانہ دہلی مین ہمیشہ داخل ہوتا رہیگا۔

تفصیل خراج

کوٹہ
بیلے
لاکہہ
نقد مال
دولاکہہ یک لکہہ
منہا
مال
عـ
با ـ سکہ چندیری اجین اندور
دولاکہہ لـ
منہا
بٹہ سکہ جات
فیصدی ـ عـ

دولاکہہ معہ ـ سکہ کلدار شاہی

خراج سات کوٹہری
ـ سکہ بوندی لعـ کلدار شاہی
منہا ـ بٹہ
فیصدی ـ
الـ ـ

لعـ ـ سکہ دہلی

دولاکہہ للعـ لماعـ سکہ دہلی

امدنی پرفی روپیہ پانچ آنہ برائے دوام —

جودہ پور — قلم ۶ خراج جواب تک راج جودہ پور سے مہاراجہ سیندہیہ کو دیاجاتاتہا حسب تفصیل ذیل سرکار انگریزی کو ادا ہوتا رہے گا تعہد خراج فیمابین جودہ پور و مہاراجہ سیندہیہ فسخ ہوا —

قلم ۸ عندالطلب سرکار انگریزی راج جودہ پور سے پندرہ سنو سوار سرکار کی نوکری کیواسطے بہیجا جایا کرینگے اور وقت ضرورت پر کل فوج جودہ پور بجز اوسکے جو ملک کے اندرونی انتظام کیواسطے ضرور ہو انگریزی فوج کے شامل ہوگی —

بوندی — قلم ۴ سرکار انگریزی از خود مہاراو راجہ صاحب اور اونکی اولاد کو جو خراج کہ بوندی سے مہاراجہ ہلکر کو دیاجاتاتہا اور مہاراجہ ہلکر نے سرکار انگریزی کو منتقل کردیاہے معاف کرتی ہے — اور سرکار اوس ملک سے بہی جس پر ریاست بوندی کے اندر مہاراجہ ہلکر اب تک قابض تہا بحق ریاست بوندی دست بردار ہوتی ہے —

تفصیل ملک واگذاشت شدہ پرگنہ بہمن گنگ — پرگنہ لاکہاریہ — پرگنہ دیہہ — نصف پرگنہ کرور — نصف پرگنہ بروندن — نصف پرگنہ پاٹن — چہارم بوندی وغیرہ

बहमन गंगा
लाखारया
देह
करवर
बरोंदन
पाटन

قلم ۵ مہاراو راجہ صاحب بوندی اقرار کرتے ہین کہ جو خراج و مالگذاری حسب

عہدنامجات مندرجہ صدر کی قلمین بابت خراج کے اور مخصوص الریاست

اودے پور۔ قلم ۶ پانچ برس تک کل ملک اودے پور کی آمدنی کا چہارم حصہ بابت خراج کے سال بسال سرکار انگریزی کو ادا ہوتا رہیگا اور بعد ازان تین آٹھوین یعنی فی روپیہ چھہ آنہ خراج ہر سال ادا ہوگا خراج کے باب مین مہارانا صاحب کسی اور سرکار سے تعلق نرکھینگے اگر کوئی اس قسم کا دعوی کرے تو سرکار انگریزی اوسکی جوابدہی کرنیکا اقرار کرتی ہے **قلم ۷** مہارانا صاحب کہتے ہین کہ ملک اودے پور کے اجزا کو اورون نے بطور ناواجب داب لیا ہے اور اونکی واپسی کے خواہشمند ہین سرکار انگریزی بسبب عدم واقفیت کوئی عہد مستحکم نہین کرسکتی مگر راج اودے پور کی ترقی ہمیشہ مدنظر رکھیگی۔ اور بعد تحقیقات ہر خاص مقدمہ کے موقع مناسب پر حصول اس مطلب مین کوشش کامل کرتی رہے گی جو ملک اصلاح بامداد سرکار انگریزی ریاست اودے پور مین ازسرنو شامل ہو اوسکا خراج بھی حسب شرح بالا ادا ہوتا رہے گا۔

جے پور۔ قلم ۶ راج جے پور سے خراج مفصلہ ذیل سرکار انگریزی کو ادا ہوگا۔ سال اول بوجہہ زیرباری معاف۔ سال دوم چار لاکھہ سکہ دہلی۔ سال سوم پانچ لاکھہ۔ سال چہارم چھہ لاکھہ۔ سال پنجم سات لاکھہ۔ سال ششم آٹھہ لاکھہ۔ ازان بعد آٹھہ لاکھہ روپیہ سالانہ جب تک آمدنی ریاست چالیس لاکھہ سے تجاوز نکرے اور جب آمدنی چالیس لاکھہ سے زیادہ ہو تو علاوہ آٹھہ لاکھہ افزونی

دفعه	مضمون														
	مهاراجه صاحب او آ ونکے وارث وجانشین کسی سر زیادتی نکرینگے اگر اتفاقاً کسی سے نزاع هوگا تو سرکار انگریزی مین ثالثی وتجویز کیواسطے پیش کرینگے اس شرط مین ریاستون کی باهمی منازعتون سے مراد ہے	٥	٥	٥	٣	٦	٣	٣	٥	٥	٠	٧	٧	٧	٠
	عندالضرورت ومطالبه سرکار انگریزی کے مهاراجه صاحب حیثیت اپنی سرکار انگریزی کی نوکری کیواسطے فوج بهیجین گے	٨	٧	[illegible]	٦	٩	٥	٥	٦	٦	٠	١٠	٩	١٠	٠
٩	مهاراجه صاحب اور اونکے وارث وجانشین حسب رواج قدیم اپنے ملک کی تابعین کے حاکم ذی اختیار رهین گے اور سرکار انگریزی اپنے اختیارات فوجداری و دیوانی سے راج مین مداخلت نکریگی	٩	٨	٩	٣	١٠	٠	٠	٧	٠	٠	٤	٤	٤	٥
١٠	بشرط مهاراجه صاحب سرکار انگریزی سے وفاداری کرین سرکار سے اونکی بهتری و فائده پر لحاظ رهیگا	٩	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠
١١	کی اور رئیس یا ریاست مهاراجه صاحب سے خراج کا دعوی نکریگی اگر کرے تو سرکار انگریزی اوسکو جواب دیگی	٦	٠	٧	٠	٨	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠
١٢	ریاست کے کاروبار حسب مرضی ورائے سرکار انگریزی انصرام پاوینگے اور سرکار رئیس کی خواهش کو ملحوظ رکهی گی	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٥	٥	٥	٠

ان عہدنامجات مین علی العموم شرایط مفصلۂ ذیل درج ہین جس ریاست کے عہدنامہ مین جو شرط جس نمبر کے قلم مین لکہی ہی اوس شرط کی محاذی نمبر قلم مذکور درج ہے

نمبر شرط	مضمون شرط	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بالنسواڑہ		[illegible]
													[illegible]	[illegible]	
۱	درمیان آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ صاحب یا راجہ صاحب فلان اور فریقین کے وارث و جانشینون کی دوستی و اتفاق و احدیت فواید رہیگا ؛	۱	۱	۱	۱	۱	۰	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۰
۲	ایک فریق کے دوست و دشمن فریقین کے دوست و دشمن متصور ہونگے	۱	۱	۱	۰	۲	۰	۰	۱	۰	۰	۱	۱	۱	۰
۳	سرکار انگریزی مہاراجہ صاحب کے ملک کو اپنی حفاظت مین رکھنے کی کفیل ہوتی ہے	۲	۲	۲	۲	۳	۱	۲	۲	۲	۳	۲	۲	۲	۱
۴	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث و جانشین سرکار انگریزی سے باتفاق ماتحتی عمل کرینگے اور سرکار کو اپنا سرپرست سمجھکر کسی اور رئیس یا ریاست سے کچھہ تعلق نرکھینگے ؛	۳	۳	۳	۳	۴	۳	۳	۳	۳	۴	۳	۳	۳	۱
۵	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث و جانشین کسی دیگر رئیس یا ریاست سے بلا اطلاع و منظوری سرکار انگریزی عہد و پیمان نکرینگے مگر اونسے شوقیہ مراسلات دوست و رشتہ دار دن سے جاری رہینگے	۴	۴	۴	۳	۵	۰	۰	۴	۴	۰	۶	۶	۶	۰
۶	شرط خراج ہر ایک ریاست سے علیحدہ طور پر ہی اسواسطے یہان صرف نمبر قلم لکھا جاویگا تفصیل اوسکی عبارت مین درج ہوگی ؛	۶	۶	۶	۴ ۵	۷	۰	۳	۰	۰	۰	۸ ۹	۸	۸ ۹ ۱۳	۲ ۳ ۱۲

قلعہ وشہر پر ہمیشہ سرکار کمپنی کا قبضہ رہیگا اور یہہ بہی سرکار کی مرضی پر منحصر رہیگا کہ اپنی
فوج مہاراج رانا صاحب کے ملک مین بجز گوہد کسی جا یا کسی قلعہ مین جہان مناسب
سمجہین مقیم رکہین اور بجز قلعہ گوہد جس قلعہ ومقام مستحکم واقع ملک مہاراج رانا صاحب
کا مسمار کرنا مناسب سمجہین مسمار کردین **پرتاب گڈہ** کے راجہ صاحب کا
عہدنامہ بمضمون ودرجہ کمتر ومختلف ہے اسواسطے علیحدہ لکہا جاتا ہے **قلم اول**
راجہ صاحب جسونت راو ہلکر کی اطاعت وسرپرستی سے بالکل منکر ہوئے ہین
دوم راجہ صاحب عہد کرتے ہین کہ جو خراج اب تک جسونت راو ہلکر کو دیتے
تہے جسطرح نواب گورنر جنرل صاحب بہادر مناسب سمجہین گے سرکار انگریزی کو
دیتے رہین گے **سیوم** سرکار انگریزی کے دشمنون کو راجہ صاحب اپنے ملک مین
نہ رہنے دین گے اور اونکو اپنا دشمن سمجہین گے **چہارم** راجہ صاحب کی ملک
مین ہوکر افواج انگریزی اور سامان رسد مطلوبہ افواج مذکور کی آمدورفت رہیگی
راجہ صاحب اونکی ہرطرح سے مدد وحفاظت کرینگے **پنجم** راجہ صاحب کی ریاست
پانچہزار من چاول دوہزار من دانہ تین ہزار من جوار ملہار گڈہ پر مہیا کریگی اوسکی
نصف قیمت واجب مال پہونچنے سے چودہ روز مین اور باقی ماندہ اٹہائیس روز
مین ادا کیجاوے گی **ششم** اس اعتبار سے کہ راجہ صاحب شرایط بالا بدیہہ
بلاتفاوت عمل کرینگے کرنل مری صاحب کمانڈنگ افواج انگریزی عہد کرتے ہین
کہ کسی طرح کا مطالبہ زر نقد یا دواب یا غلہ کا راجہ صاحب سے نکرینگے اور نہ اپنے
تحت کی فوج کی جماعتون مین سے کسیکو مطالبہ کرنے دینگے **ہفتم** جسقدر جاگیری
وسونا صاحب کمانڈنٹ فوج انگریزی بہیج سکین گے راجہ صاحب اوسکو دار الظفر با

मलारगढ़

شرایط مخصوص الریاست

دہولپور۔ قلم ۲ - اونرابل کمپنی اقرار کرتی ہے کہ مہاراج رانا کیرت سنگہ صاحب کو اونکے موروثی ممالک گوہد پر بطور مالک قابض کرے اور اضلاع مفصلہ ذیل بلا سنہائی و بکفالت سرکار انگریزی اونکے اور اونکے جانشینون کے قبضہ و تصرف مین رہین -

گوہد

گوالیار خاص- انتری و دیگر پنج محالات چمک - لوان - سلباے چینو - امبہ پور - سمولی - پر یہار گڑہ وغیرہ جسمین پرگنہ سرواری ہے - تعلقہ چتور - پرگنہ لود مع تعلقات - پہوپ - تعلقہ امری - بلدوہ - جگنی - دوندری - سرای جولا - انہون - نور آباد - اٹورا - بہادر پور - بلوہی - کرواس - گویلی گوہد پہت - تعلقہ سکہاری - امان - اندرکی - بہاندری - بہودا - لیہار وغیرہ - ضلع گنج و کاہری - گوجرہ - کٹولی - لاوان کلان - پرگنہ میوہ - رکوا تعلقہ دیو گڑہ - لبہار - رام پورہ - کگیس - کٹہوندیا - بک - گوپال لوم -

ग्वालियर
आन्तरी
चमक
लवान
सलवाय चनू
अम्बापुर
समोली
परिहार गढ़
सरवारी
चितोर
लोद
फोमप
अमरी
बलदोह
जगनी
डूंदरी
सराय जोला
अन्होन
नूराबाद
अटोरा
बहादुरपुर
बलोही
कुरवास
[illegible]

قلم ۳ - سرکار کمپنی کے سپاہیون کی تین پلٹن ہمیشہ مہاراج رانا صاحب کی ساتہہ اونکے ملک کی حفاظت کے واسطے مقیم رہینگے اور مہاراج رانا صاحب اونکا خرچ بحساب پچیس ہزار روپیہ سکہ لکہنؤ یا زر مساوی اوسکی فی پلٹن کل پچہتر ہزار روپیہ ماہوار یعنی ۹ لاکہہ سالانہ سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہینگے جب مہاراج رانا صاحب کی طرف سے زر مذکور کے ماہوار ادا ہوتے مین کوتاہی ہو تو سرکار کمپنی کو اختیار ہوگا کہ کسی شخص کو مقرر کر کے زر مذکورہ بالا اوسکے اہتمام سے ملک سے وصول کرے **قلم ۴** - مہاراج رانا صاحب قبول کرتے ہین کہ گوالیار کے

	طاقت سے کوشش کرینگے اور دوستی اور اتفاق ثابت کرنیکے موقع پر غفلت نکرینگے ؛			[illegible]			
٥	از آنجاکہ آنریبل کمپنی بلحاظ دوستی قرار یافتہ کے مہاراجہ صاحب کے ملک کو بیرونی دشمنون سے محفوظ رکھنیکے کفیل ہوتی ہے اسلئے مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ اگر درمیان مہاراجہ صاحب اور کسی دیگر ریاست کے تنازعہ ہوگا تو مہاراجہ صاحب سبب تنازعہ کو سرکار کمپنی کی خدمت مین پیش کرینگے تاکہ سرکار اوسکا فیصلہ برضامندی کرادے اور اگر فریق مخالف کی شرارت سے فیصلہ نہو سکے تو مہاراجہ صاحب سرکار کمپنی سے مدد کی درخواست کرینگے حسب موقع دیجاویگی اور مہاراجہ صاحب قرار کرتے ہین کہ ایسی مدد کے مصارف اوس شرح سے جو دیگر روساء ہندوستان قرار پاویگا ادا کرینگے ؛	٥	٥	۰	٥	٧	۰
٦	اگرچہ مہاراجہ صاحب اپنی فوج کے مالک ہین مگر میدان جنگ مین جس فوج انگریزی کے شامل ہونگے اوس کے حاکم کی صلاح و راے کے بموجب عمل کرینگے ؛	٦	٦	۰	۰	٨	۰
٧	مہاراجہ صاحب کسی شخص کو رعایا انگریزی یا فرانسیس یا باشندہ دیگر ممالک فرنگستان سے بلا منظوری سرکار انگریزی نوکر نہ رکھینگے اور نہ کسیطرح اپنے ملک مین داخل ہونے دینگے ؛	٧	٧	۰	۰	٩	۰

ان عہدنامجات مین شرائط مفصلۂ ذیل درج ہین جس ریاست عہدنامہ مین جو شرط ... مین لکھی ہی اوس شرط محاذی ... نمبر درج ہے

ط	مضمون شرط	جئیپور	دہ پور	ٹالو	الور	و کسور	ترتاپالد
۱	درمیان آنریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ صاحب فلان اور وارث و جانشین جانبین کی دوستی و اتفاق مستحکم ہوا ؛	۱	۱	۱	۱	۱	.
۲	ازانجاکہ ہر دو سرکارون کے درمیان دوستی مستحکم ہوگئی ہے اسواسطے ایک فریق کے دوست و دشمن فریقین کے دوست و دشمن متصور ہونگے اور اس شرط پر کاربند ہونا طرفین سے ملحوظ رہیگا ؛	۲	۲	۲	۲	۱	.
۳	آنریبل کمپنی ممالک مقبوضہ مہاراجہ صاحب مین مداخلت نکریگی اور اون سے خراج کا مطالبہ نکریگی ؛	۳	۳	۳	۳	جو تا ا ترا	.
۴	جب کبھی کوئی دشمن آنریبل کمپنی کے اوس ملک پر جو کمپنی نے پچھلے دنون ہندوستان مین حاصل کیا ہی حملہ آوری کا عزم کریگا تو مہاراجہ صاحب کمپنی کی افواج کی مدد کیواسطے اپنی کل فوج بھیجینگے اور دشمن کو نکال دینے مین اپنی کامل	۴	۴	۴ [illegible]	۴	۶	.

نقشۂ نمبر اول عہدنامجات سنہ ۱۸۰۳ء

نام ریاست	نام صاحب جنکے اہتمام سے عہدنامجات از جانب ایسٹ انڈیا کمپنی منضبط ہوا	نام رئیس جس سے عہدنامہ ہوا	مقام انضباط	تاریخ انضباط	تاریخ تصدیق از جانب گورنر جنرل صاحب بہادر	کیفیت
جے پور	جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی	مہاراجہ دہراج راج راجیندر سوائی جگت سنگہ صاحب بہادر مہاراجہ جے پور	سرہندی علاقہ اکبرآباد	۱۲- دسمبر سنہ ۱۸۰۳ء - ۲۸ شعبان سنہ ۱۲۱۸ھ پوس بدی ۱۱ سمت ۱۸۶۰	۱۵- جنوری سنہ ۱۸۰۴ء	जे सम बारलो
جودہپور	ایضاً	مہاراجہ دہراج راج راجیشر مان سنگہ صاحب بہادر راجہ جودہ پور	ایضاً	۲۲- دسمبر سنہ ۱۸۰۳ء - ۸ رمضان سنہ ۱۲۱۸ھ پوس سدی ۹ سمت ۱۸۶۰	تصدیق ہوا تاریخ نامعلوم	دستخط جی ایم بارلو صاحب و جی اڈونلی صاحب
بہرت پور	ایضاً	مہاراجہ بسنوسینہ سوائی رنجیت سنگہ صاحب بہادر مہاراجہ بہرتپور	•	۲۹- ستمبر سنہ ۱۸۰۳ء - ۱۱ جمادی الاول سنہ ۱۲۱۸ھ	۲۲ اکتوبر سنہ ۱۸۰۳ء	जे इडनी
الور	ایضاً	مہاراو راجہ سوائی بختاور سنگہ صاحب بہادر مہاراجہ الور	پوہسر	۱۴- نومبر سنہ ۱۸۰۳ء - ۲۶- رجب سنہ ۱۲۱۸ھ - ۱۵- اگہن سمت ۱۸۶۰	۱۹- دسمبر سنہ ۱۸۰۳ء	
دہولپور	ایضاً	مہاراجہ سوائی کیرت سنگہ صاحب بہادر لوکیندر والی دہولپور	بیانہ گوالیار	۱۷- جنوری سنہ ۱۸۰۴ء - ۳- شوال سنہ ۱۲۱۸ھ ماہ سدی سمت ۱۸۶۰ دستخط لیک صاحب - ۲۹- جنوری سنہ ۱۸۰۴ء - ۱۵- شوال سنہ ۱۲۱۸ھ [illegible]	[illegible]	
پرتاب گڈہ	کرنل مری صاحب کماندر فوج انگریزی مقیم اونٹا وسی مالوہ	راجہ ساونت سنگہ والی پرتاب گڈہ	لب دریاے چنبل	۲۵- نومبر سنہ ۱۸۰۴ء		

लार्ड मारिंगटन मारक्वेस आफ़ वेलिसली जेनरल लेक

لارڈ مارنگٹن صاحب عرف مارکویس آف ولزلی صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان سرکار کمپنی اور مرہٹون خصوص جسونت راو ہلکر کے درمیان لڑائی ہوئی جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی نے مرہٹونکا اقتدار کم کرنے اور ملک مین امن وعافیت قایم کرنیکی غرض سے چند رؤسا راجپوتانہ کو ظل حمایت سرکار مین لیکر مرہٹون کے پنجہ سے نجات دی اونکے اہتمام سے رؤسا مفصلہ ذیل سے عہدنامجات منضبط ہوئے ؛

٨٢	چندک	चंदक	٣٢
٨٣	چاپوت کٹ	चापोतकट	٣٢
٨٤	سیندو	सिंदू	٢
٨٥	انگہ	अनंग	٢
٨٦	پاٹک	पाटक	٢
٨٧	دایدیوتہ	दैद्योता	٢
٨٨	کرت پال	किरतपाल	٢
٨٩	کوٹ پال	कोट पाल	٢
٩٠	کانی	कानि	٢
٩١	کلچارک / کورچرہ	कलचारक / कुर चरा	٢

فصل تیسری

راجپوتانہ کے عہدنامجات کا ذکر

بجز دہولپور کے کہ بوجہ قربت وتعلق مرہٹون کے اوس ریاست سے سرکار اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی کا اول تعہد ۱۷۷۹ء مین ہوا تہا - راجپوتانہ کی دیگر ریاستون سے سرکار انگریزی کے تعلقات ۱۸۰۳ء سے شروع ہوئی ہین اوس سے پیشتر عنقریب کل ریاستین مرہٹون کے ظلم وتعدی اور نواب امیرخان کی غارتگری سے تنگ وتباہ تہین جب سنہ مذکور مین بعہد حکومت

रेबिल ई
इंडिया
म्पनी

نمبر	نام	नाम	
۶۳	ہالا	हाला	۴
۶۴	باہریہ	वाहरया	۴
۶۵	چاہل	चाहिल	۵
۶۶	مالیہ	मालिया	۵
۶۷	مانت وال	मान्तवाल	۵
۶۸	کال چورک	कालचोरक	۵
۶۹	ابہیر	अभीर ، اہیر अहीर	۵
۷۰	ہوکارہ	मोकारा	۵
۷۱	دابیہ	दाबया	۵
۷۲	دیوت	देवत्त	۵
۷۳	کہرور	खरवर	۵
۷۴	بہاگڈول	भागड़ोल	۱
۷۵	موت وان	मौतदान	۱
۷۶	موہر	मोहर	۱
۷۷	گگیر	कगेर	۱
۷۸	کرجیو	करजेव	۱
۷۹	چادلیہ	चादलया	۱
۸۰	پوکارہ	पोकारा	۱۳
۸۱	سلالہ	सलाला	۱

۴۴	دہن پالی	धनपालि	۳۱
۴۵	اگنی پال	अग्निपाल	۵۱
۴۶	سکرنکہ	सकरंका	۳
۴۷	کورپالہ	कुरपाला	۳
۴۸	اوہل	ओहिल	۳
۴۹	پالکہ	पालका	۳
۵۰	تورندلیکہ	तुरंदलीका	۳
۵۱	ہریال	हरयाल	۳
۵۲	موکر	मोकर	۳
۵۳	کیسیر	केसेर	۳
۵۴	بربیٹہ	बरबेटा	۴
۵۵	باوریہ	बावरया	۴
۵۶	مارو	मारू	۴
۵۷	چوراسیمہ	चोरासिमा	۴
۵۸	کہانت	खान्त	۴
۵۹	کہیرہ	खेरा	۴
۶۰	راولی	रावली	۴
۶۱	مسانیہ	मसानिया	۴
۶۲	پلانی	पलानी	۴

۲۷	بڈگوجر	बड़गूजर	۵۶
۲۸	سنگار	सिंगार	۵۶
۲۹	سکروال	सिकरवाल	۵۶
۳۰	بیش	बैष	۵۶
۳۱	داہیہ	दाहिया	۶
۳۲	جوہیہ	जोहिया	۵۶
۳۳	سوہل	सोहिल	۶
۳۴	نکومپ	निकुम्भ	۵۸۳۲۱۶
۳۵	راج پالی	राजपालि — راج پالیکا राजपालिका	۳۲۱۶
۳۶	داہمہ	दाहिमा	۵۴۶
۳۷	ہول	हूल	۵۲۶
۳۸	داہریہ	दाहरया	۵۸۳۶

اسکے علاوہ دیگر فہرستون مین یہہ نسلین اور لکہی ہین

۳۹	تورکا	तोरका	۱
۴۰	اسوریہ / سارجہ	असवरया / सारजा	۵۱
۴۱	سپت	सिपत	۱
۴۲	کرجال	किरजाल	۱
۴۳	ہریہ	हेरा	۳۱

۱۷ بالا ——— ۶و۱و۳و۴و۵

बाला

۱۸ جہالا ماکواہانہ ——— ۶و۱و۲و۳و۴و۵

झाला मकवाहाना

۱۹ جیتوہ کمرہ ——— ۶و۴

जेतवा कमरा

۲۰ گوہل گوچر گوہل اونی گوہل ——— ۶و۱و۲و۴

गोहिल गोचर गोहिल उनि गोहिल

۲۱ سارویہ ——— ۶و۴

सारविया

۲۲ سِلر سلار سلارا راج تلک ——— ۶و۱و۲و۳

सिलर सलार सलारा राजतिलक

۲۳ دابی ——— ۶و۱

दाबि

۲۴ گور ——— ۶و۲و۵

गौड़

۲۵ دودہ دور دودیہ ——— ۶و۱و۴و۵

दोदा दोर दोदिया

۶ گہیروال घेरवाल بندیلہ बुंदेला چندیلہ चंदेला ۶۵

۷ پریمار سوری کابہ —— ۵۴۳۲۱۶

परिमार मोरी काबा

۸ پھومان چوہان دیورہ نکومپ —— ۵۴۳۲۱۶

चहूमान चौहान देवरा निकुम्प

۹ چالک سولنکی —— ۵۴۳۲۱۶

चालुक सोलंकी

۱۰ راٹھوڑ —— ۱۶

राठोड़

۱۱ پریہار پرتیہار —— ۵۴۳۲۱۶

परिहार प्रतिहार

۱۲ چورا —— ۵۴۱۶

चोरा

۱۳ تاک تکشک ناگ بنسی —— ۲۶

ताक तक्षक नागबंशी

۱۴ جٹ جیٹ جاٹ —— ۴و۶

जिट जीट जाट

۱۵ ہن ہون —— ۳و۱و۶

हन हून

۱۶ کاٹی काटि —— ۴و۶

فہرست اوّل قدیمی ۳۶ - فہرست دوّم چند کبیشر کے ۳۰ - فہرست سوّم مندرجہ کمرپال چرتر بزبان سنسکرت ۲۷ - فہرست چہارم مندرجہ کمرپال چرتر بزبان گجراتی ۲۴ - فہرست پنجم کہیچی کبیشر ۳۶ - فہرست ششم مرتبہ ٹوڈ صاحب ۳۸ -

چنانچہ ٹوڈ صاحب کی فہرست کی اڑتیس ۳۸ نسلیں حسب تفصیل ذیل ہیں اور دیگر فہرستوں میں سے بھی جتنیں وسے لکھی ہیں ہر نسل کے محاذی نمبر فہرست درج ہیں -

نمبر فہرست ہاے

۱ اکشواک کاکستھہ سوریہ رویہ —— ۳۲۱۶

इक्ष्वाक काकुस्था सूर्य रवीय

۲ انویہ اندو سوم چندر سہسا —— ۳۲۱۶

अन्वे इंदु सोम चंद्र सहसा

۳ گرہیلوت گہیلوت —— ۵۶

गृहीलोत गिह्लोत

۴ یادو جاریجہ بہاٹی —— ۵۴۳۲۱۶

यादु जारेजा भाटी

۵ تنور —— ۵۶

तंवर

۶ کشواہا کچھواہا —— ۵۶

कुशवाहा कछवाहा

۵۳ بلمی وال बलमी वाल	۵۴ ٹیپوڑہ टीपोड़ा	۵۵ ٹیلوٹہ टीलोटा	۵۶ اتنبرگی अतबरगी
۵۷ لادی ساکہ लादी साका	۵۸ بیدنوزہ बेदनोरा	۵۹ کھیچو खीचू	۶۰ گسورہ गसोरा
۶۱ بہاؤ بہر वहाबोहर	۶۲ جیمو जैमो	۶۳ پدموری पदमोरा	۶۴ میہریہ मेहरया
۶۵ ڈہاکروال डाकर वाल	۶۶ منگورہ मंगोरा	۶۷ گویل وال गोयलवाल	۶۸ موہور وال मोहोरवाल
۶۹ چیتورہ चीतोरा	۷۰ کاکلیہ काकलया	۷۱ بہاریچہ भारेजा	۷۲ اندورہ अंदोरा
۷۳ ساچورہ साचोरा	۷۴ بہونگروال भूंगर वाल	۷۵ منڈاہلو मंडाहलू	۷۶ برہمنیہ बृह्मनया
۷۷ باگڑیہ बागड़या	۷۸ وندوریہ हिंदोरया	۷۹ بوروال बोरवाल	۸۰ سوربیہ सोरबिया
۸۱ اوروال ओरवाल	۸۲ نفاگ नफ़ाग	۸۳ ناگورہ नागोरा	ایک کم ہے

टोड साहब

ٹوڈ صاحب نے چہتیس راج کلون کو پانچ مفصلہ ذیل فہرستون سے تحقیق کرکے ایک فہرست مرتب کی ہے اوس فہرست و دیگر فہرستونمین حسب شرح ذیل نسلین درج ہین —

[illegible]	[illegible]	[illegible]वाल	[illegible]वाल
[illegible]	[illegible]	[illegible]वाल	मेहेरवाल
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]वाल
[illegible]	[illegible]	[illegible]	सुरतवाल
[illegible]	[illegible]	[illegible]	नार
[illegible]	[illegible]	[illegible]वाल	दसोरा
[illegible]वाल	निगोसिंहपुरा	मेवाला	वंटवड़ा
[illegible]	[illegible]	[illegible]वाल	पंचमवाल
[illegible]वाल	[illegible]वाल	[illegible]वाल	सूखी
ठाकुरवाल	श्री गुरु	वानन वाल	ओरंचितवाल

گوجر	جاٹ
गूजर	जाट

فہرست اقوام راجپوت جنکی ساکھا نہیں ہین

جالیہ	پیشانی	سوہاگنی	چاہیرہ
जालथा	पेशानी	सोहागनी	चाहिरा
ران	سیمالہ	بوٹیلہ	گوتچیر
रान	सीमाला	बोटीला	गोतचीर
مالن	اوہر	ہول	باچک
मालन	ओहिर	हूल	बाचक
باٹر	کیرچ	کوتک	یوسہ بیرگوت
बाटर	केरच	कोतक	बुसा बीरगोत

فہرست چوراسی اقوام تجارت پیشہ

سری سری مال	سری مال	اوسوال	بھگیروال
श्री श्री माल	श्री माल	ओसवाल	मगेरवाल
دیندو	پشکروال	میرتوال	ہرشورہ
दीन्दू	पुशाकर वाल	मेरतवाल	हरसोरा
سوررروال	پلی وال	بھمبو	کھنڈیل وال
सुररवाल	पल्ली वाल	मम्बू	खंडेलवाल
دوڑیوال	کیہیدروال	ڈیساوال	گوجروال

द्रोनाद हार
शेषनाग
कैलाश
मेवात

سطح پر لکہی ہے - دورنادہار پہاڑ کی چوٹی پر کہ اوسکے وزن سے شیش ناگ
دبگیا ہے بیانہ کا محل بشکل کیلاش واقع ہے - واہمہ کے تین پسر اور دو بیٹیان
دختر تہین خدا کرے اس کلجگ مین اوسکا نام ہمیشہ رہے ایک دختر کی میوات
کے راجہ سے شادی کی اور دوسری کی چوہان کے ساتہہ اسکے جہیز مین
آٹہہ حسین عورتین تریسٹہہ لونڈیان سو گھوڑے عراقی نسل کے دو ہاتھی مع سر
و ہال و دلہ کے واسطے ایکسو چوبین پتلیان سُور تہہ ایک ہزار اشرفیان
دی ہین - بہاٹ نے اخیر مین لکہا ہے کہ واہمہ نے اپنے خزانہ کو سیم و زر
سے خالی کیا اور خلایق کی تحسین و آفرین سے بہرا ہے اور واہی رانی سے
بیش بہا جواہر یعنی رین سے پیدا ہوا ہے -

فہرست قدیم باشندگان ہندوستان

باگڑی	ہیر	کابہ	مینہ
		काबा	मीना
बागड़ी	मेर	تہوری	کہنگار
بہیل	سیر یا ہیہ	थोरी	खंगार
भील	सेरिअह	جنوار जनवार	سارد सारद
گونڈ गोंड	۷۰ भर		

فہرست اقوام زراعت پیشہ و چوپان

ابہیر جنکو اہیر کہتے ہین	گولہ	کورمی جنکو کولبی بہی کہتے ہین	
अहीर ؍ अभीर	गोला	कुरमी	कुलन्वी

مفصل لکہا ہے سنہ ۹۹ ہجری مین خلیفہ بغداد کے سپہ سالار قاسم نے اودسپر حملہ کیا اور کمال بیرحمی سے پیش آیا مگر معلوم نہین کہ داہر اوس رئیس کا نام تہا یا اوسکی قوم کا نام تہا۔

दाहिमा داہمہ

داہمہ کا صرف بڑا نام باقی رہ گیا ہے جنکی مہمات وسخاوت کو بہاٹ بڑے فخر سے مشہور کیا کرتے تہے اونکا نام انقضائے مدت سات صدی سے صرف کتابون مین رہگیا ہے داہمہ بیانہ کا راجہ اور پرتہی راج چوہان کے زبردست سردارون مین سے تہا۔ वयाना

اس خاندان کے تین بہائی سلطنت مین بڑے عہدون پر ممتاز تہے اور جس زمانہ مین کہ انمین سے بڑا بہائی کیماس وزیر رہا ہے چوہانون کی تاریخ مین نہایت عمدہ زمانہ گذرا ہے وہ دشمنون کے حسد سے مارا گیا دوسرا بہائی پوندیر سرحد پر بمقام لاہور سپہ سالار تہا اور تیسرا چاوند جس لڑائی مین پرتہی راج معہ کل فوج سواران دریائے گگر پر مارا گیا اوسمین افسر تہا۔ केमास पुन्देर चावंड कग्गर

شہاب الدین کے مورخون نے بہی داہمہ چاونڈ رائے کی شجاعت کی داد دی ہے اوسکا نام کہانڈے رائے لکہا ہے اور یہہ بہی کہ شہاب الدین اوسکی بہادری سے بمشکل جانبر ہوا تہا۔ चावंडराय खांडेराय

چوہانون کی سلطنت کے ساتہہ یہہ نسل بہی معدوم ہوگئی پرتہی راج کا اکلوتا بیٹا رین سی چاونڈ کی بہن سے پیدا ہوا تہا مگر وہ دہلی کی شکست کے بعد زندہ نرہا چند بہاٹ نے بیانہ کی عظمت اور پرتہی راج اور داہمی رانی کی شادی کی کیفیت रेनसी चंद

یکبارگی حملہ آورون پر گرا کر اونکو تباہ کر دیا اور حفظ عزت وقاعدہ پناہ دہی میں اپنی بہی جان تصدق کرے - مجروح شدید ہو جانے پر اوس نے نہ کسی کی مدد قبول کی اور نہ میدان چہوڑا اور راضی نامہ سے صاف انکار کر کے اپنی تقدیر پر صابر و شاکر رہا۔

اب بندیلون کا خاندان بہت بڑا ہے مگر لقب گہیروال صرف اونکے اصلی گہرون مین ہے -

بڑگوجر बड़गूजर

یہہ نسل سورج بنسی ہے اور سوائے گہیلوت کی صرف یہی ایک نسل رام کی خلف کلان لَو کی اولاد مین ہونیکا دعوی کرتی ہے بڑگوجرون کے قبضہ مین ڈہونڈا ڑ کا بہت ملک تہا اور قلعہ راجپور کہ راج گڑہ واقع راج الور سے پندرہ میل مغرب مین ہے - اونکا دار الحکومت تہا راج گڑہ اور الور بہی اونکے قبضہ مین تہے کچہوایون نے بڑگوجرون کو اس ملک سے خارج کیا تب ایک گروہ نے انوپشہر لب دریائے گنگ مین پناہ لی اور وہان سکونت اختیار کی۔

राजपुर
राजगढ़

अनूपशहर

سنگار सिंगार

اس قوم نے کبہی شہرت نہین پائی اونکی صرف ایک ریاست جگ سوہن پور لب دریائے جمن ہے -

سکروال सिकरवाल

یہہ قوم بہی مثل سنگار کے روسا راجپوتانہ مین کبہی مشہور نہین ہوئی ہے اور نہ اب کوئی اونمین سے خود اختیار رئیس باقی ہے - اگرچہ اونکے نام سے

ہوئی اوسکے حالات بہت مشہور و دلچسپ ہین اس لڑائی سے چند سیلے پست ہوگئے اور گہیر والون کو فتح آسان ہوگئی بندیلہ مان بیر کی فتح کی تاریخ سنہ ۱۲۰۰ع کے قریب ہے اوس سے تیرہوین پشت مین مدہوکرشاہ نے بیتوہ ندی پر اوڑچہ آباد کیا۔ اور اوسکے بیٹے بیر سنگہ دیو نے بڑی طاقت حاصل کی بندیلہ ریاستون مین اورچہ سرگروہ ہوا مگر اوسکے بانی مدہوکرشاہ نے عالم و مورخ ابوالفضل کو کہ عالی حوصلہ اکبر کا دوست و مشیر تہا ہلاک کرکے دوامی رسیاہی حاصل کی — مگر وقوع اس امر کا سلیم معروف جہانگیر خلف اکبر کے اغوا سے ہوا تہا۔

मानबीर

मधुकरशाह

ओरछा

बीरसिंह

زمانہ اکبر سے انتہاے سلطنت مغلیہ تک بندیلون نے کل بڑی مہمات مین ناموری حاصل کی اور جیسے کہ دتیہ اور اورچہ کے بندیلہ رئیسون نے وفاداری اور جانفشانی سے خدمات انجام دین راجستان کے کل بہادر رئیسون مین سے کسی سے نہ کین اورچہ کا بہگوان شاہجہان کی فوج کا ہراول تہا اوسکا بیٹا سوپ کرن اورنگ زیب کی مہم دکن مین نہایت ممتاز سپہ سالار تہا اور دلپت سیدان جاجؤ مین مارا گیا اونکی اولاد نے آجتک بہادری نہین چہوڑی ہے بلکہ رئیس حال کے باپ نے جو شجاعت جوانمردی کی ہے اوس سے زیادہ ناموری مغربی ملک کی تاریخ مین کوئی فعل ظہور مین نہین آیا ہے —

दतया

भगवान

सोपकरन

दलपत

आजो

مادہو جی سیندہیہ کے انتقال پر اوسکی قبیلہ کے عورات نے اوسکے جانشین دولت راؤ کے خوف سے راجہ دتیہ کے پاس جاکر پناہ لی اونکی گرفتاری کی واسطے فوج بہیجی گئی اور کہا گیا کہ بصورت انکار گرفتاری سے لڑائی ہوجاویگی اوس شجاع نے حملہ کا بہی انتظار نکیا اور صرف تین سو چیدہ بہالہ بردار سوار لیکر

माधेजी

حملہ آوروں نے نکالا تھا اوسوقت سے کہ نام جاتا رہا اور جیتوا رکھا گیا یہہ قوم
ہنومان دیوتا سے کہ بشکل بندر ہوا ہے پیدا ہونیکا دعوی کرتی ہے اور اسکی تصدیق
مین کہتے ہین کہ ہمارے رئیس سارشترہ کے رانا پونچھیرہ یعنی دم دار ہوئے ہین۔ पुंछेरे

گوہل गोहिल

یہہ ممتاز نسل کسیقدر واجبیت سے سورج بنسی ہونیکا دعوی کرتی ہے گوہلون کی
بود و باش جونہ کہیر گڈہ مین لونی ندی کے خم واقع میواڑ پر تھی مگر یہہ معلوم نہین جونا खेरगढ़
کتنی مدت تک رہی۔
اونہون نے اس مقام کو اصلی بہیل رئیس مسمے کہیروہ سے لیا تہا اور بیس پشت खेरवा
تک قابض رہے۔ بعد ازان بارہوین صدی مین راٹھوڑون نے اونکو بیدخل
کیا وہان سے سارشترہ مین جاکر اونہون نے بیرم گڈہ مین قیام کیا وہ مقام بھی
تباہ ہوا تب ایک شاخ بگوہ مین ٹہیری راجہ نے نندن نگر معروف نند ودشہر کی لڑکی ११६६
سے شادی کی اور اپنے خسر کی جایداد چہین لی۔ اس رئیس مسمے سومپال سے نندن नंदोद शोमपाल
کے رئیس حال نرسنگ تک ستائیس پشتین شمار کی جاتی ہین دوسری شاخ سیہور नरसिंह सीहोर
مین مقیم ہوئی۔ اور بہون نگر اور گوگو شہر آباد کئے گوہلون کا مسکن بہون نگر خلیج भवननगर गोगो
کہنبہی کے کنارہ پر واقع ہے اور سارشترہ کا مشرقی حصہ گوہلواڑہ کہلاتا ہے۔ मेही
رئیس حال تجارت کرتا ہے اور اوسکے کتنے ہی جہاز ہین۔

سارسپیہ سرویہ सारसपिया सिरविया

اس نسل کا صرف یہی حال معلوم ہے کہ کسی وقت مین مشہور تھی اگرچہ بہاٹون
کی فہرست مین درج ہے مگر اصل مین کہتری قوم سے نکلی ہے۔

کرنے کا منصب حاصل ہوا — راجپوتون مین فضیلت خاندان کل مراتب دنیوی
سے اسقدر زیادہ سمجھی جاتی ہے کہ اگرچہ ظالم سنگھ عمدہ ترین ریاست کا منتظم
تھا مگر اوس نے ایک دوم درجہ کے کچھواہہ رئیس کی دختر سے اپنے پسر
کا منسوب ہونا باعث عزت و افتخار سمجھا —

اس قوم کے سبب سے سارا شترو ملک کا حصہ عظیم جہالا وار کہلاتا ہے اور
[illegible] یہہ امر تو غیر تحقیق ہی
[illegible] اس وقت سے یہان [illegible] جب رانا نے اول مرتبہ
[illegible] راج کے مشہور
[illegible] کی شاخین بہت ہین وغیرہ
[illegible]

[illegible]

[illegible] جہالا کے سارا شترہ
[illegible] کے نام سے [illegible] ملک
[illegible] رئیس کے قبضہ [illegible]
[illegible] بہت رہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے

کاٹی بھی بالاون مین سے نکلنے کا دعوی کرتے ہین اور اونکا لقب فرمانروایان ملتان وٹاٹہ ہے اوسکی اس سے تصدیق ہوتی ہے۔ تیرہوین صدی مین بالاون کو میواڑ پر حملہ کرنیکی طاقت تہی۔ اور مشہور رانا ہمیر کی اول مہم یہہ ہوئی کہ اوسنے چھیٹولہ کے بالا رئیس کو مارا تہا ڈہانک کا رئیس حال بالا ہے اور یہہ قوم اب بھی بڑی سمجھی جاتی ہے

दारा

चीटोला

جھالا مکواہانہ

मकवाहाना झाला

सारधनरा

یہہ قوم بھی ملک سارشترہ مین رہتی ہے اور اگرچہ یہہ شمسی قمری یا آتشی نسلون مین سے کسی مین بہی نہین ہے مگر راجپوت کہلاتے ہین غالباً اصل اونکی شمال سے ہی ہے مگر اسکا کچھہ ثبوت نہین۔ ہندوستان بلکہ راجستان مین اس قوم کو کم جانتے ہین یہان تو صرف قدیم شاہان یعنی والیان میواڑ کے ذریعہ سے آئے ہین اور اونکی منظوری کل عیبون کو ڈہانک لیتی ہے۔

جب پرتاب رانا کو شاہنشاہ اکبر نے بالکل دبالیا اور جھالا سردار نے اوسکی بڑی وفاداری اور خیر خواہی کی اسکے جلدوے مین رانا نے اوسکے ساتہہ اپنی دختر کی شادی کردی اور اپنے دست راست پر نشست دی۔ مگر یہہ امر کہ یہہ عزت اوسکو صرف بعوض جانفشانی حاصل ہوئی تہی۔ نہ بوجہہ چہتیس راج کلون مین شمار ہونیکی اس سے بخوبی ثابت ہے کہ زمانہ حال کے ایک رانا نے ظالم سنگہ جھالا کے ساتہہ جو راج کوٹہ کا منتظم حکمران تہا اپنے ایک سردار کی دختر کی شادی بمشکل تمام منظور کی تہی اور ظالم سنگہ اور راناوت رانی کے خلف مادہو سنگہ کو اس رشتہ داری کی وجہہ سے اپنے ہم مرتبہ لوگون سے اعلی ترین رشتہ داری

کام مین اونکا دل نہین لگتا۔
کاٹی بے رحمی مین سب سے فایق ہین مگر ہمدران حال بہادری مین بہی ویسے ہی ہین کہ اون سے زیادہ دلیر راجپوتون مین کوئی نہین ہے اونکا قد اکثر چہہ فیٹ بلند ہوتا ہے بال کم ہوتے ہین اور آنکھین نیلگون جسم چست اور مضبوط ہوتا ہے چہرہ پر ہوشیاری مگر سختی و سنگدلی نمایان ہوتی ہے۔

بالہ

वाला

زمانہ قدیم و حال کے مورخون نے بالا نسل کو راج کل مین لکھا ہے اونکا دعوی ہے کہ ہم سورج بنسی ہین اور بالا یا بایا نامی ہمارا مورث اعلے رام کے پسر کلان لو کی اولاد مین تہا اونکی اول آبادی سارشترہ کے اوس مقام پر تہی جو نہایت قدیم زمانہ مین ڈہانک کہلاتا تہا بعد ازان مونگی پٹم کہلایا قرب و جوار کا ملک فتح کرکے اوسکا بالا کہیتر نام رکھا اس ملک کا دار الحکومت بلبہی پور تہا اور خود ملقب بالارای مشہور ہوئے اسطرح اونکو میواڑ کے گہیلوتون سے قربت کا دعوی ہے اور یہہ امر بعید از قیاس بہی نہین ہے کیونکہ اس خاندان کے لوگ مدت تک سارشترہ مین حکمران رہے ہین گہیلوتون نے مہادیو کی پرستش شروع کی اوس سے پیشتر سورج کی پرستش کرتے تہے اس سے اونکو پیہک ہونے مین بالا سے بہت مشابہت ہے مگر بالا اندرش ہین ہونے کا دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم ایک بڑے ترین جو آرش واقع دریاے سندہ کے حکمران تہے سب اسکی تصحیح غیر ممکن ہے مگر قیاس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے بہار تہہ سیبہن نامی اوس کی اولاد مین سے ہین کہ اودے ... کو آباد کیا تہا۔

वाला
वापा

मेहे

تین کوس اور ایک گانو واقع جزیرہ نما ہی مین موجود ہین گو ذلیل ہوکر دیگر اقوام
مین شامل ہوگئے ہین۔

کاٹی
काटि

راجپوتانہ اور سارشترہ ہر دو ممالک کے مورخ متفق ہین کہ کاٹی قوم ہندوستان
کی شاہی نسل سے ہے جزیرہ نما مغربی کی نہایت مشہور اقوام مین سے یہہ قوم ہے
کہ اوس نے ملک کا نام سارشترہ سے کاٹیا واڑ کر دیا ہے اس ملک کے کل باشندون
مین سے صرف کاٹی لوگون نے ہی مذہب و اوضاع و اطوار سے اپنی سیتہک
اصل کو قایم رکہا ہے سکندر کے زمانہ مین اونکی بود و باش اوس گوشہ مین تہی
جہان پنجاب کی پانچون ندیون کا اتصال ہوا ہے انہین کے مقابلہ مین سکندر
خود چڑہ کر آیا تہا اور ایسا سخت مقابلہ ہوا کہ اوسکی جان بمشکل بچی۔

اوس زمانہ سے ابتک کاٹی قوم کا برابر پتہ لگتا آتا ہے جیسلمیر کی روایتون مین
مذکور ہے کہ بہاٹہیون کا کاٹیون سے مقابلہ ہوا تہا اور خود کاٹیون کی تاریخ مین
درج ہے کہ دریاے سندہ کے جنوب مشرقی کنارہ سے وہ آٹہوین صدی
مین اس ملک مین آئے تہے۔

پرتھی راج کی لڑائی مین کاٹی بہت نامور رہے اوسکے اور اوسکے مخالف راٹہور کے
یعنی طرفین کی افواج مین اس قوم کے سردار تہے۔

کاٹی اب بہی سورج کی پرستش کرتے ہین اور صلح و پیشون اور محنت کی معاش
کو ناپسند کرکے غارتگری وغیرہ کو بہتر سمجہتے ہین بجز اسکے کہ گھوڑہ پر سوار ہوکر اور
بہالا ہاتہہ مین لیکر دوست اور دشمنون سے خراج وصول کرتے پہرین اور کسی

کردیا تب اطمینان سے بیٹھا۔

تاہم جیٹ لوگ پنجاب مین قایم رہے اور رنجیت سنگھ والی لاہور اس قوم سے عظیم الشان ریاست کا فرمان روا تھا اور یہہ وہی ملک ہے جہان پانچوین صدی مین یوچی لوگ آکر مسکن گزین ہوئے تھے اور جہان یادو جب غزنین سے نکالے گئے بجاے تاکون کے مقیم ہوئے۔

جیٹ سوار اب بھی سیتھک قوم کی وضع رکھتا ہے اور زمانہ بہارتھہ مین جو جنگ یادو کرشن کا ہتھیا تھا اوس سے سلح ہے۔

ہون

हून

چھتیس اقوام راج کل مین ہون بھی داخل ہے یورپ مین اس قوم نے بڑی بربادی و تباہی کی ہے مگر یہہ معلوم نہین ہندوستان مین کب سے آئی ہے۔ البتہ کاٹھی و بالہ و ماکواہانہ کے ہمزمانہ ملک سارشترہ مین رہی ہے اگرچہ کسیوقت مین یہہ لوگ کل ہندوستان مین ہوئے ہین مگر شمالی ملک کی تاریخ مین انکا بالکل پتہ نہین لگتا ہے چتیوڑ پر مسلمانون کا حملہ ہوا تب انگتسی نامی ہون کا سردار بھی مع اپنی جمعیت کے مقابلہ کیواسطے دیگر ہنود کے شامل ہوا تھا۔ अंगतसी

قدیم روایت سے سکونت اس قوم کی دریاے چمبل کے مشرقی کنارہ پر قدیم مقام معروف بارولی پر تھی اور سناگرچاوری کا مشہور مندر ایک ہون رئیس کی شادی کا مقام ہے اور کہتے ہین کہ وہ دوسرے کنارہ پر بھی جہان بھینسرورے قابض تھا۔ बारोली सनागरचवम भैंसरोर

یہہ قوم بالکل معدوم نہین ہوئی ہے۔ چند گھر ترسی ساوئی مین بروده ऋसावई

که جاٹون کی بحری فوج کو اذیت پہونچاوین بادشاہ نے اونکی بیخ کنی کا قطعی ارادہ
کرکے ملتان مین اس نتیجہ کا انتظار کیا جاٹون نے اپنے عیال و اطفال و اسباب کو
سندہ ساگر مین بھیجدیا اور چار ہزار یا جیسا کہ بعضے کہتے ہین آٹھہ ہزار کشتیان لیکر
غزنویون پر حملہ کیا سخت محاربہ وقوع مین آیا خارون کے دہکے سے جاٹون کی کشتیان
غرق ہوئین اور بعض آگ سے جل گئین کچھہ بچین سو گرفتار ہوئین البتہ بہت لوگ بچ رہے
تہے کیونکہ جاٹون کا مجمع جنکی شکست پر ریاست بیکانیر قایم ہوئی انہین لوگون کا
بقیہ تہا۔

اس واقع سے تہوڑے دنون بعد ہی جیٹ کی اصلی سلطنت کو بھی زوال آیا اور اکثر
نے ہندوستان مین آکر پناہ لی۔

تोगुल ताशतैमूर

(न्सो) किसयाना

۱۳۶۰ء مین توگلق طاش تیمور قوم جیٹ کا بڑا خان تہا اسوقت تک یہہ لوگ بت پرست
تہے اوس نے خراسان کو فتح کرکے ٹرنیسکسیانہ پر حملہ کیا کہ وہان کا رئیس تو مفرور
ہوا مگر اوسکے بھتیجے امیر تیمور نے ملک کو فتح ہونے سے بچالیا اور توگلطاش سے
دوستی پیدا کرکے ایک ہزار جیٹ جنگجویون کا افسر ہو گیا۔ ۱۳۶۹ء مین جب جیٹ کا
خان مرا تیمور اس قوم پر اتنا غالب آگیا تہا کہ مجمع عام نے خطاب خانی کا تیمور جیٹ سے
تیمور چوغطہ کو دلوایا۔ ۱۳۷۰ء مین اوس نے جیٹ قوم کی امیر عورت سے شادی
کرکے کوجند اور ثمرقند کو اپنے قدیم ملک ٹرنسوکسانہ مین شامل کیا۔ تب تک جیٹ
لوگون کی خودسری رفع نہوئی اس ملک مین سے کہ نوع بشر کی پرورش گاہ ہے
فساد و خونریزی موقوف نہوئی اور یہہ بہی ۱۳۸۸ء مین بعد چھہ حملون کے جنمین
اوس نے شہرون کو جلادیا اونکی دولت کو لوٹ لیا کل قوم کو عنقریب نیست و نابود

सलेंदरापुर

کتبہ مین ذکر ہے اوسکا دارالحکومت اوس ملک مین سلندرہ پورہ لکھا ہے اور بلا شبہ
یہہ سالباہن پور ہے - جہان تاک کے نکالنے پر یادو بہاٹہیون نے بود و باش
کی تہی یہہ امرکہ اوسوقت سے کتنے زمانہ پیشتر جیٹ لوگ راجستان مین داخل ہوئے
کسی قدیم تر کتبہ سے تحقیق ہوگا مگر ہان سنہ ۴۴۰ء مین وے صاحب اقتدار
ہوگئے تھے -

दाहिया
जूहिया
देरावल

جب یادو سالباہن پور سے نکالے گئے اور دشت ہند کے داہیہ اور جوہیہ
راجپوتون مین پناہ لینے کے واسطے آنصوب دریاے ستلج گئے اور وہان دیراول
کو اپنا دارالحکومت بنایا اکثر نے مجبور ہوکر مذہب اسلام اختیار کیا اور اپنا نام
جاٹ رکہا اور اوسکے وقایع جادون مین کم سے کم بیس شاخین لکہی ہین اس
کتبہ سے پانچ سو برس بعد تک دریاے سندہ کے مشرقی کنارہ پر اور پنجاب
مین جاٹون کے زبردست گروہ ہونیکا حال محمود و مظفر ہندوستان کی واقعہ
سے بخوبی ثابت ہے کہ اونہون نے بڑے زور شور سے اوسکا راستہ روکا
تہا سنہ ۴۱۶ ہجری و سنہ ۱۰۲۶ عیسوی مین محمود نے بڑی فوج سے جاٹون پر حملہ
کیا کہ اونہون نے سارشترہ کی اخیر مہم سے واپس آنے پر اوسکو بہت تنگ کیا تہا

जवद

حدود ملتان پر اوس ندی کے برابر جو کوہ جود کے قریب بہتی ہے جیٹ لوگ
رہتے تہے جب ملتان مین پہونچکر دریافت کیا کہ جس ملک مین جاٹ رہتے ہین وہ
ندیون سے محفوظ ہے اوس نے پندرہ سو کشتیان تیار کرائین اور اس غرض
سے کہ دشمن جو بحری جنگ مین مشاق ہین کشتیون پر چڑہ نہ جاوین کشتیون
مین چہہ خار لگوائے اور ہر کشتی مین بارہ محرابین رکہہ کر بعض مین آتشی گولے رکہ

हिरोडोटस
डिगा इंस

ہیروڈوٹس کہتا ہے کہ جٹ لوگ واحد پرست تھے اور روح کے غیر فانی ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے اور چینی مصنفون کے ذریعہ سے ڈی گائینس نے لکھا ہے کہ اونہون نے بہت قدیم زمانہ مین بدھ کا مذہب اختیار کر لیا تھا۔

युचि, युति

جیٹ قوم کی روایتون سے اونکا مسکن مغرب دریاے سندہ پایا جاتا ہے اور یادون مین سے اونکا نکاس دریافت ہوتا ہے اس سے واقعات یادو کے کہ وہ زابلستان سے آئے تھے تائید ہوتی ہے اور اس قوم کے کرشن سے پیدا ہونیکا گمان رفع ہوتا ہے بلکہ یقین ہوتا ہے کہ یوچی یوتی جنہین جیٹ کہتے ہین گروہ کثیر مین آکر آباد ہوئے اونکے اول مرتبہ وسط ایشیا سے انصوب دریاے سندہ آنیکا کوئی حال تحریری نہین ملتا ہے غالب ہے کہ سائرس یا اوسکے بزرگون کی لڑائی ہوئی تب تکشک کے ہمزمانہ ہوئے ہون۔

ابہی لکھا گیا ہے کہ حملہ آوران ہندوستان کی مختلف اقوام معروف سیتھک سے نکلنے کے دعوی مین جیٹ وتکشک شریک ہین۔ پانچوین صدی کے ایک کتبہ سے پایا جاتا ہے کہ ایک ہی رئیس کو دونون لقب تھے اور راوسی کی نسبت شمس پرستی کے سیتھک اوصاف بہی لکھے ہین اسیطرح اوسمین یہہ بھی لکھا ہے کہ اس جیٹ رئیس کی والدہ یادونسل کی تھی اس سے اونکے چھتیس راج کل اور یادونسل مین ہونیکے دعوی کو استحکام ہوتا ہے۔

سنہ عیسوی کی پانچوین صدی مین جب کا یہہ کتبہ ہے جیٹ کی تاریخ مین بہت دلچسپ زمانہ ہوا ہے اصلی مصنفون کے حوالہ سے ڈی گائینس لکھتا ہے کہ یوچی یا جیٹ پنجاب مین پانچوین صدی یا چھٹی صدی مین قایم ہوئی تھی اور جس رئیس کا

تاتار خان کو قید کر دیا اوسی زمانہ مین جب تیمور ہندوستان پر حملہ آور ہوا گجرات
کا حاکم بنایا ظفر نے اپنے آقا کی کمزوری کو موقع غنیمت سمجھا اور اپنا نام مظفر
رکھکر تخت گجرات پر جو بیٹھا اوسکے پوتے احمد نے اوسکو مار ڈالا اور قدیم دارالحکومت
انہلواڑہ کی جگہہ عظیم الشان شہر آباد کرکے اپنے نام سے اوسکو احمد آباد نامزد کیا
حاکمان سکے بتدریج مذہب سے اونکا نام راجستان سے جاتا رہا ہے اور نہ
یا وصف تلاش اونکا کہین پتہ لگتا ہے۔

ٹک
टाक

ہندوستان کی چھتیس شاہی نسلون کی قدیم فہرست مین ٹک بھی درج ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نوٹ (حاشیہ): नोगरमा

تکشک یعنی ناگ بنسیون نے بسر ورری شیش ناگ حملہ کیا وہ زمانہ سنہ عیسوی سے چھہ یا
سات صدی پیشتر تہا اور اوس زمانہ مین سیتہک قوم کی تو گرمہ کے بیٹون نے اسی یا اسوہ
یعنی گہوڑون پر چڑہکر مصر یا سریا پر حملہ کیا۔ آبو مہاتم مین تکشکون کو اخلاف ہماچل لکہا
ہے اور اس سے یقین ہوتا ہے وے سیتہک نسل کے تہے اور ہندوستان
کے خاندان قمری مین اس انقلاب سے آٹہہ عہد پیشتر پارسناتہہ تیئسوین بدہ نے

सारनेन

ہندوستان مین اپنا مذہب پہیلایا اور کوہ ستارنیت مین بود و باش کی۔
تاک کی قدیم تاریخ تو اسیقدر کافی ہے اب زمانہ حال کا مختصر حال لکہا جاتا ہے تکشک موری مدت
سے فرمان روائے چیتور تہے گہیلوتون نے موری کو بیدخل کر کے اپنا قبضہ کیا اوس سے چند پشت
بعد اس دار السلطنت ہنود پر مسلمانون کا حملہ ہوا اکثر ہنودین سے جنہون نے چیتوڑ
کی اعانت کرنا اپنے ذمہ سمجہا اسیر گڈہ کا تاک تہا اور معلوم ہوتا ہے کہ اسیر گڈہ پر یہہ خاندان
اس واقعہ کے بعد کم سے کم دو صدی تک قابض رہا کہ اوسکا رئیس پرتہی راج کی سواری مین
بہی تجمل سے شامل ہوا ہے۔ چند راے کی کبتون مین اسیر گڈہ کی تاک کو نشان پرواز لکہا ہے۔
یہہ قدیم نسل چنچی کے مخالف اور سکندر کے رفیق بڑی حشمت اور تجمل سے ختم ہوئی زمانہ
حال مین تاکون کے مفقود الخبر ہو جانے کا بدل شاہان گجرات کی شہرت سے بخوبی ہو گیا ہے
کہ اونکے چودہ خاندان شاہی بلقب مظفر متواتر ہوئے ہین۔
تغلق اول کے خلف محمد کے عہد مین اوسکے بہتیجے فیروز جنگ پر ایک واردات ہوئی جس
سے تاکون کے ستارہ نے پہر بلندی پائی مگر اوس عروج مین اون کو اپنا نام اور
مذہب بدلنا پڑا تاک نسل کے سہارن نامی شخص نے اول اپنے خاندان مین
سے مذہب بدلا اور اپنی اصل قوم کو چہپا کر بنام وجیہ الملک مشہور ہوا اوسکے بیٹے

ابوالغازی نے لکھا ہے کہ تانک خلف ترک یا ترگیتی وہی تھا جسکو پرانون مین ترشک لکھا ہے - اور چینی مورخون کا تکیک جس نے یونان سکے بیکٹریہ سلطنت کی تباہی مین اعانت کی اور اوس ملک کو اپنے نام سے ترکستان نام رکھا وہی ہے اور تاجک نسل جو اس ملک مین پہیلی ہوئی ہے اور جسکی تاریخ مفقود ہے تکشک کی اولاد مین معلوم ہوتی ہے سابقاً ذکر ہوچکا ہے کہ پالی یعنی بودہون کی حروف کے کتبہ جات اطراف راجستان مین بہت ملتے ہین اور نسل معروف تستہ و تکشک و ناک کی اقوام مورے و پرمار وغیرہ کے حالات اونمین پائے ہین - زبان سنسکرت مین لفظ ناگ و تکشک سانپ کے ہم معنی ہین اور قدیم تاریخ ہندوستان کا ناگ نسر تکشک کہلاتا ہے تکشکون کا پریکشت کو قتل کرنا اور اوسکے پسر جنمیجی کا اون سے جنگ وجدل کرنا اور اخیر مین اون سے عہد نامہ خراج گذاری لکھوانا - جو مہابہارت مین لکھا ہے مبالغہ سے صاف کیا جاوے تو درحقیقت ایک تاریخی واقعہ ہے جب سکندر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اوسکو کوہ پیروپامسہ پر پرتیک اور ناک اقوام ملی تہی اور یہہ بہی بہت قوین قیاس ہے کہ شاہ مقدونیہ کا رفیق ٹیکسائل ناکون کا سرگروہ تہا - جیسلمیر کے بہاٹہی رئیسون کی قدیم تاریخ مین بعد مفروری اونکی زابلستان سے اونہون نے لب دریاے سندہ سے تاکون کو بیدخل کیا اور بجاے اونکے خود قابض ہوئے - اوس زمانہ کا دارالریاست سالباہن پورہ لکھا ہے اور چونکہ اس واقع کی تاریخ یودہشٹر کا ۳۰۰۸ لکھا ہے پس اگر سالباہن جو تکشک تہا اور جس نے بکرم تنور کو فتح کیا اوسی خاندان مین ہو جسکو بہاٹہیون نے بیدخل کرکے جنوب کی طرف نکالدیا تہا تو کسی طرح بعید از قیاس نہین ہے -

तानक
तक
तरगेती
तरिष्क
तकयुक
बैकटरया
ताजक
परीक्षत
जन्मेजय
पेरोपामसा
प्रतीक
टकसेल

انہلواڑہ کو فتح کیا تب اوسکے رئیس کوبہی خارج کرکے بجاے اوسکے خاندان سابقہ سے کہ قدامت وحسب ونسب مین مشہور تہا دابشلیم نامی رئیس کو مسند نشین کیا اس نام کا پتہ نہین ملتا ہے دابی ایک مشہور قوم تہی جسے لوگ چورا کی شاخ بتلاتے ہین اگر دابی اور چورا مرکب ہوکر دابشلیم غلط مشہور ہو گیا ہو تو عجب نہین ہے یا چورا سمہ جسکو بعض قدیم یادون کی شاخ تبلاتے ہین اوسمین ملا ہو۔

سارشترہ کی سارا یعنی چوراسرداردن کی قدیم رشتہ داری سورج بنسیون سے باوصف انقضاء عرصہ زاید از یکہزار سال ابتک جاری ہے کیونکہ اگرچہ خاندان رانا سے رشتہ داری ہونا راجپوتون مین کمال عزت کا باعث ہے تاہم باوصف مفلسی اور بیقدری کے چورا ابتک اونکی رشتہ داری کے لایق سمجھے جاتے ہین رانا جوان سنگہ کی والدہ کسی چہوٹے سے چوراسردار گجرات کی بیٹی تہی۔ اب اونکا کوئی خاندان ایسا نہین ہے جسکا حال لکہا جاوے صرف ایّام گذشتہ کی شہرت اونکی ناموری کے واسطے کافی ہے۔

تاک جسے تکشک کہتے ہین

ہندوستان پر جو لوگ اول حملہ آور ہوئے علی العموم بنام تکشک مشہور ہین اور اشمے دیگر اقوام بطور شاخ نکلے ہین۔ قوم جیٹ سے بہی کہ اوسکی بہت شاخین ہین یہ قوم بیشتر ہوئی ہے۔

اگرچہ یہہ نکلتا کہ سیتہک نامی نسلون کا جو باعتبار سکتائی یا ساکا دوئپ یعنی سرزمین جیٹ کے نامزد ہوئے ہین ابتدائی لقب کیا تہا ایکطرح کی قیاس دوانی ہے مگر اونکو ایک دوسرے سے علیحدہ سمجہنا بہی مقتضاے عقل نہین ہے۔

सिथिक
सकेत
साकाद्वीप

اگر واقع مین یہہ لوگ غیر ملک کے ہین تو بہت قدیم زمانہ مین آکر رہے ہونگے کیونکہ اونکے اکثر اشخاص کے میواڑ کے سورج بنسی رئیسون سے جس زمانہ مین والی میواڑ بلبھی کے مالک تہے رشتہ داری ہوئی ہے۔

چورا قوم کا دار الحکومت دیوبندر واقع ساحل سارشترہ تہا اور سومناتہہ کا مشہور مندر مع چند دیگر مندرون کے بال ناتہہ یعنی شمس ہے نام دہوا تہا اس سے سارا یعنی پرستندگان شمس کی قوم سے منسوب ہے اور غالباً قوم کا نام سارا اور ملک کا نام سارشترہ اسی سے ہوئے ہین۔

آفت آسمانی سے یا جیسا کہ ہنود یقین کرتے ہین بہ جزاے سرقت بحری جو دیو کی رئیس نے اختیار کی تہی سمندر نے چڑہ کر اوسکی دار الریاست کو غرق کر دیا چونکہ یہہ کل ساحل بہت پست ہے اگر واقع مین ایسا ہوا ہو تو عجب نہین ہے اور شاید ایسا ہوا ہو کہ عرب کے لوگون نے جو اس ملک مین تجارت کرتے تہے اپنے جہازون کی غارت گری کی علت مین اونکو تنگ کر کے نکالدیا ہو چنانچہ اسکی تصدیق تاریخ میواڑ سے ہوتی ہے کہ وہان کے رئیس نے چورا راجپوتون کو بر اعظم اور جزیرہ نما سارشترہ مین جہان سے وے نکالے گئے تہے پہر قایم کیا تہا پہر سمت ۸۰۲ مین دیو کے رئیس نے انہلواڑہ پٹن کی بنیاد قایم کی تہی کہ بجاے بلبھی پورہ کے وہ شہر اس نواح کے ملک مین دار الحکومت ہوا کتاب کہان راسہ سے یہہ بہی تحقیق ہوا ہے کہ قلعہ چیتوڑ پر مسلمانون نے اول حملہ کیا اوسکے مقابلہ مین قوم چورا کے سرگروہ چاتنسی نے والی میواڑ کو بہت مدد دی تہی۔

تحریر فرشتہ سے معلوم ہوا کہ محمود غزنوی نے سارشترہ پر حملہ کر کے اوسکی دار السلطنت کو

दिव बंदर

सार

चातन्सी

اوسکا بدل دغا بازی سے کیا یعنی چوندا نامی راٹھوڑ نے اخیر پریہار کو بیدخل کرکے منڈاور کی فصیل پر راٹھوروں کا جھنڈا قایم کیا۔

مگر میواڑ کے رئیسوں نے پریہاروں کی طاقت پیشتر سے ہی کم کردی تھی یعنی فقط ملک لینے پر قناعت نکرکے رانا کا لقب جو سابقاً صرف اونہیں کو حاصل تھا آپ اختیار کرلیا تیرہوین صدی سنہ انگریزی مین چیتوڑ کے راول نے منڈاور فتح کی اور اوسکے رئیس کو مارا تھا۔

कोहारी

پریہار راجپوتانہ مین پھیلے ہوئے ہین مگر کوئی خود اختیار ریاست نہین رکھتے موقع اتصال کوہاری سندہ اور چمبل پران لوگون کی ایک آبادی ہے کہ علاوہ نکلہ جات واقع نالون کے چوبیس[۲۴] دیہات مین بستے ہین وے برائے نام مہاراجہ سیندہیہ کے تحت حکومت مین تھے وقت اجرائے ششتر انتظام ٹھکے بنظر حفظ امن رعایت ممالک لب دریائے چمبل دیہات مذکور علاقہ انگریزی مین داخل کئے گئے۔

इंदोरा
सिंधिल

پریہارون کی بارہ قسمین ہین اون مین سے زیادہ مشہور اندوہ اور سندھیل ہین دونون کے لوگ لونی ندی پر ملتے ہین۔

चौरा چورا

یہہ قوم کہ ایک دفعہ ہندوستان کی تاریخ مین بہت مشہور تھی اب برائے نام رہگئی ہے اور وہ بھی صرف بہاٹون کی کتابون مین اوسکی اصل کا کچھہ حال معلوم نہین ہے نہ شمسی نسل سے ہے اور نہ قمری سے پس غالب ہے کہ سیتھک نسل سے ہو ہندوستان مین تو اس قوم کا نام بھی نہین جانتے ہین مثل دیگر اقوام نسل مذکور کے آنصوب دریائے سندہ پر جزیرہ نما سارشترہ تک محدود ہے

नान्तया	۱۳ تانتیہ	چاندبہر شاکنبہر خونخوار غارتگر ہین سنہ ۱۸۰۸ع مین مہاراجہ سیندہیہ سے کریم پنڈارہ کو قید کیا سنہ ۱۸۱۷ع مین فوج انگریزی کی یہان خونریزی ہوئی
अलमेचा	۱۴ المیچہ	زمین نہین رکہتے ہین
खारूरा	۱۵ کہارورہ	اتوت وجاورہ واقع مالوہ مین
कुलमोर	۱۶ کلمور	گجرات مین ہین

चांदभर
शाकंभर

परिहार پرتیہار جسے پریہار بہی کہتے ہین प्रतिहार

اگنی کل کے اس آخرین وکمترین نسل کا حال زیادہ نہین ہے - پریہارون سنے راجستان مین کوئی بڑا کام نہین کیا ہے اور وے ہمیشہ دہلی کے تنورون اور اجمیر کے چوہانون کے مطیع وماتحت رہے ہین صرف ایک امر کہ ناہر راو نی خود اختیاری کے واسطے پرتہی راج کا مقابلہ کیا تہا تاریخ مین درج ہونیکے لایق ہے اگرچہ وہ کامیاب نہوا مگر اوسکے نام کے ساتہہ کوہ ارابلی کا ایک کہاٹہ جہان معرکہ ہوا تہا مشہور ہوگیا ہے -

مندور جسکا قدیم نام مندودری تہا پریہارون کا دارالحکومت اور مارواڑ کا مقدم شہر تہا راٹہوڑون کی حملہ آوری سے پیشتر وہان اونکی حکومت تہی وہ جودہ پور سے پانچ میل شمال مین ہے اوسمین چند جینیون کے مندر ہین اور حروف پالی کے کتبے اوسمین اکثر پاتے ہین -

मंडावर
मंदोदरी

قنوج کے مخروج راٹہوڑون کو پریہارون کے ملک مین پناہ ملی مگر اونہون سنے

बांदूगढ़ | علاوہ باندوگڈہ کے باگھیلہ نسل کے چھوٹے چھوٹے رئیس اب تک گجرات میں ہین انمین
पीतापुर थेराद | مشہور ترین پیتاپور اور تھیراد ہین — میواڑ کے دوم درجہ کے سرداروں مین سے
بہی روپ نگر کا رئیس سولنکی ہے اور خاص سدہ راے کے خاندان مین ہونیکا دعوی
کرتا ہے اس خاندان کے آدمی بہت بہادر ہین — اور طبعی موت سے کم مرتے ہین

سولنکیون کی سولہ ساکھا یعنی شاخین ہین

पीतापुर गुदालन	راجہ بگھیل کھنڈ والی ریاست باندوگڈہ اور روسا پیتاپور و تھیراد و داہج وغیرہ	۱ باگھیلہ	बाघेला
	راؤ لنواڑہ	۲ بیر پورہ	पीर बुरा
	کلیان پور واقع میواڑ بلقب راؤ ماتحت رئیس سلومبر	۳ بہیلا	बेहिला
	باروڈیکراو چاہر واقع ریاست جیسلمیر اور جنگل مین مشہور غارتگر ہین اور بالدوت کہلاتے ہین	۴ بہورتہ	भूरता
		۵ کلاچہ	कलाचा
	ملتان مین مسلمان ہین	۶ لانگہہ	लांघा
	بھکر مین مسلمان ہین	۷ توگرو	तो गरु
	ایضاً	۸ برکو	ब्रिकू
	دکن مین	۹ سورکی	सूरकी
	گرنار واقع سارشترہ مین	۱۰ سروریہ	सिर वरया
	ٹوڈہ علاقہ جیپور مین	۱۱ راوکہ	रावका
	دلیسوری علاقہ میواڑ مین	۱۲ رانیکیہ	रानीकिया

सोमनाथ
बालिका
गेहलकरन
सत्रंजय

جو نقصان عاید ہوئے تھے اونکا دفعیہ ہونے لگا اور مندر سومنا تھہ نے تباہی سے نجات پاکر پہر فروغ حاصل کیا اور بالکارایون کی سلطنت نے پہر رونق پکڑی آخرش پہر تھے راجہ گیہل کرن کے زمانہ مین ملک الموت نے بشکل علاوالدین پہر دورہ کیا اور سلطنت انہلواڑہ کو تباہ کردیا گجرات اور سارشترہ کی زرخیز سرزمین و آبادان و مالا مال شہرون کو دہلی کے تاتاری سپہ‌سالارون نے بے باکانہ تاخت و تاراج کیا مندر آدناتھہ واقع کوہ سترنجیہ کو بہ تحقیر مذہبی اسلامی قربان گاہ قرار دیکر ایک مسلمان درویش مقرر کیا بودہا کی سورتون کو شکست و ریخت کردیا اور اونکے مذہبی کتب خانہ کا وہی حال کیا جو اسکندریہ کی کتب خانہ کا ہوا تہا انہلواڑہ کی فصیل مسمار ہوکر بنیاد کہودی گئی اور قدیم مندرون کے ٹکڑون سے پہر بہردی گئی۔

سولنکی نسل کے باقیماندہ لوگ ملک مین متفرق ہوگئے اور سو برس تک بلا سرپرست رہے آخر کار بعجیب رحمت الہی سے اوسی نسل کے ایک نامور شخص سے جسمین سے اگنی کُل والے آئے تھے اونکی پہر رونق ہوئی اور مسمار مکانات پہر تعمیر ہوئے۔

سہارن معروف تاک یا طاق نے جدید لقب ظفر خان اختیار کرکے اپنے اصلی نام کو چہپایا اور مظفر ہوکر تخت گجرات پر بیٹہا اوسکے بیٹے احمد نے گرد نواح کے عالی شان مکانات کے مصالحون سے احمد آباد شہر آباد کیا۔

اگرچہ سولنکیون کی اسطرح بیخ کنی ہوگئی مگر اوس سے بیشتر بڑکے درخت کیطرح اونکی شاخین جابجا قایم و مستحکم ہوگئین تہین انمین مشہور ترین باگھیلہ ہے کہ باگھیہ اولاد خلف سدہ راے سے نکلی ہین اور ہندوستان کا بڑا حصہ بگھیل کھنڈا اوسکے نام سے مشہور ہوا اور کئی عہدی سے سدہ راے کی اولاد اوسپر حکمران ہے۔

کہ اس سندہ مین قدیمی عظمت وشوکت اون کی اب تک نمایان ہے ۔ سمت ۹۸۷
مین بہوج راج جو چاورنمین اخیر تہا معزول ہوا اور رسولراج سولنکی بجاے اوسکے قایم ہوا سولراج نے انہلواڑہ
مین اٹہاون برس حکومت کی اوسکے پسر چاونڈراے سکے عہد حکومت مین محمود غزنوی
انہلواڑہ پر حملہ آور ہوا ۔ اور اوسکی دولت سے چند مکانات بطور یادگار فتوحات
خود تعمیر کیئے منجملہ اونکے ایک تعمیر بنام نہاد عروس بہشتی ایسی عمدہ تہی کہ اوسکی عظمت
کو انسان کی بنائی ہوئی چیزون مین سے شاید کوئی پہونچ سکے ۔ مسلمان مورخون
نے دولت مغزوتہ کی تعداد اس کثرت سے لکہی ہے کہ یکا یک یقین نہین آتا مگر
جب انہلواڑہ کی تجارت پر غور کیا جاوے تو اونکی تحریر مین کچہہ مبالغہ نہین معلوم
ہوتا ہے بعد معاودت محمود کے انہلواڑہ مین پہر وہی رونق ہوئی اور سدراے
جے سنگہ کہ بانی ریاست سے ساتوین پشت مین تہا پہر فرمان رواے ہندوستان
ہوا۔ کرناٹک سے دامن کوہ ہمالیہ تک بائیس ۲۲ ریاستین اونکے تحت حکومت مین ہوگئین
مگر اوسکے بیوقوف جانشین نے چوہان پرتہی راج کو ناراض کر دیا کہ کومرپال نامی خاندان
پرتہی راج چوہان کا ایک شخص سولنکی خاندان مین بیتنے ہو گیا تہا یعنی اوس نے مسند
انہلواڑہ پر بیٹہہ کر سولنکی کی پگڑی باندہی اور اوسی خاندان مین شامل ہو گیا کومرپال
اور سدہ راے دونون بودہ مذہب کے معتقد تہے اونکے زمانہ کی تعمیرات صنعت
وعظمت مین تعریف کے لایق ہین ۔

कुमर पाल

شہاب الدین کی فوج کے افسر کومرپال کے عہد حکومت کے اخرین زمانہ مین خلل انداز
ہوئے اوسکے جانشین بالو مولدیو کے ساتہہ ۱۲۸۴ء مین یہہ خاندان ختم ہوا اور
سدہ راے کی اولاد مین سے باگہیلہ کا نیا خاندان بیسلدیو سے پیدا ہوا تشدد مذہبی سے

ालो मूलदेव

مدرایچہ سنگرایچہ بہورایچہ بلایچہ تسیرا چچیرہ

चचेरा तसीरा विलायचा भूरायचा संगरायचा मदरायचा

روسپہ چندو نکومبہ بہاور بانکیت سانچورہ

सांचोरा बांकेत भावर निकुम्प चंदू रोसपा

چالک جنہین سولنکی کہتے ہین

चालुक

اگرچہ اگنی کُل کی اس نسل کی تاریخ اوس مدت قدامت تک تحقیق نہین ہے جسکی پڑتال چوہان کی معلوم ہے - مگر سبب اسکا صرف یہی ہے کہ اونکی کتابین نہین ملتی ہین ورنہ اونکی عظمت وشہرت مین کسیطرح کوتاہی نہین ہے - بہاٹون کی روایت کی بموجب سولنکی قبل اسکے کہ راٹہوڑ قنوج پر قابض ہوئے - سور شہر لب دریاے گنگ کے راجہ تہے سولنکیون کا گوترا چار یہ —

सूर

مادونی ساکہا بہاردواج گوتر گڈہ لوکوٹ یعنی لاہور نکاس سرسوتی ندی

सरस्वती नदी लवकोट भारद्वाज गोत्र मादूनी साखा

شیام بید کپلیشر دیو کردومنی رکہیشر تین پرور زنار کیونج دیوی

क्योंज्ञदेवी परवर कदोमुनि कपलेश्वर श्याम वेद

مہیٔ پال پوتر کرسی نامہ سے تصدیق ہوتی ہے کہ لوکوٹ جسے لاہور کہتے ہین اونکا مسکن تہا اسواسطے اونکے ساکہا مثل چوہانون کے مادونی

मैपाल पुत्र

ہے تحقیق ہے کہ آٹہوین صدی مین لانگہا اور توگرہ - دوقومین ملتان اور قرب جوار کے ملک مین رہتی تہین - اور جب بہاٹیون نے جنگل مین بود وباش اختیار کی اون کی بڑی مخالف تہین اور یہی لوگ کلیان واقع ساحل ملابار کے راجہ تہے

लांघा
तोगरा

چوہانون کی چوبیس شاخیں ہوئی ہین اونمین سے منجملہ موجودین نہایت مشہور کوٹہ وبوندی کی ریاستین ہین اونہون نے چوہانون کی قدیم بہادری کو بڑی نیکنامی سے قایم رکہا ہے ضعیف العمر شاہجہان بادشاہ کی رفاقت مین بمقابلہ اوسکے خلف ناخلف اورنگ زیب کے چہہ بہائیون نے جان دی تہی مگر اون مین سے صرف ایک اتفاقاً جان بر ہوگیا۔

گاگرون اور راگہوگڈہ کی کہیچی اور سروہی کی دیوڑا جالور کی سوناگرا اور سانچور اور سوئی باہ کے چوہان اور پاواگڈہ کی پوبیچہ راجپوتون کے نام بہادری اور جوانمردی سے زندۂ دوام ہین۔ ان خاندانون مین سے اکثر اب بہی ویسے ہی بہادر ہین جیسی پرتہی راج کے زمانہ مین تہے۔

राघोगढ़
खीची
देवरा
सोनागरा
सांचोर
सुईबाढ़
पावागढ़
पोबीचा

اکثر چوہان سردارون نے زمین ندینے کی غرض سے اپنا مذہب کہو دیا ہے قایم خانی وسروانے وکرروالی وبیدوان کہ زیادہ تر انمین سے شیخاواٹی مین رہتے ہین۔ کم سے کم بیس مشہور ترین راجپوتون نے تبدیل مذہب کیا ہے مگر راجپوتون کے اعتقاد کے خلاف نہین ہے کیونکہ منو کی ہدایت ہے کہ زمین کی خاطر جورو بہی چہوڑ دینی چاہیے اس قول پر اول پرتہی راج کے بہتیجے ایشرداس نے عمل کیا تہا۔

چوہانون کی چوبیس ساکہا

چوہان	ہاڈا	کہیچی	سونیگرہ	دیورہ	پابیہ
चोहान	हाडा	खीची	सोनीगरा	देबरा	पाबया
گوئیلوال	بہدوریہ	نربان	ملانی	پوربیہ	سورہ
गोयलवाल	भदोरिया	निरवान	मलानी	पुरबया	सूरा

مگر یہہ سلسلہ صحیح نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اونکی پیدائش بکرماجیت سے صدہا سال پیشتر ہوئی بتلاتے ہین پس ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ لوگ تکشک نسل مین سے ابتدار زمانہ مین ہندوستان پر حملہ آور ہوئے تہے چوہانون کے نامور راجہ اجی پال نے اجمیر آباد کیا تہا مگر قصبہ سانبہر جو سانبہر جہیل کے کنارہ پر ہے غالباً اجمیر سے بہی پیشتر موجود تہا اور اوسکے سبب سے اس نسل کے راجون کو سانبہری راؤ کا لقب ملا ہے تا وقتیکہ پرتہوی راج نے دہلی کو نقل دارالحکومت کرکے اپنا آخرین عظمت و جلال حاصل کیا چوہانون کی حکومت کے یہی دو بڑے مقامات تہے۔

اکثر رئیس ہوئے ہین جنکے حالات سے چوہانون کی تاریخ مملو ہے۔ اول تو مانک راے نے مسلمانون کا مقابلہ کیا تہا۔ دوسرے خود مسلمانون کی تاریخ سے ثابت ہے کہ دہرما دہراج خلف بیسلدیو راجہ اجمیر نے محمود غزنوی کا نہایت سختی سے مقابلہ کیا تہا کہ اوسکو بہاگنا پڑا اور بحالت فرار مین جب سارشترہ کو جاتا تہا اوسکے ہاتھ سے بڑی ذلت اوٹہائی۔

मानकराय

धर्माधिराज वेसलदेव

غالباً مانک راے پر قاسم جو ولید کا سپہ سالار تہا سنہ ہجری کی اول صدی کے اختتام پر حملہ آور ہوا تہا۔ اور دوسرا حملہ چوتہی صدی کے اخیر مین ہوا تیسرا بیسلدیو کے زمانہ مین ہوا کہ اوس نے مخالفان مذہب کے مقابلہ کیواسطے اپنے تحت مین بہت راجپوت رئیس جمع کئے۔ اس مقابلہ مین اودے دت پرمار چوہانون کا مددگار تہا۔ چونکہ اوسکی وفات سنہ ۱۰۹۶ عیسوی مین تحقیق ہوئی ہے یہہ اجتماع محمود سے جو تہا بادشاہ مودود کے مقابلہ کیواسطے ہوا تہا۔ اور اسی فتح کا ذکر دہلی کی قدیمی لاٹھ کے کتبہ پر ہے۔

ان کی خون ہڈیان اور گوشت کی بارش ہوئی اور ہر طرح کی ناپاکی پیدا ہوئی عبادت
اور ریاضت کچھ کارآمد نہوئی برہمنون نے پھر متبرک آگ جلائی اور اگنی کنڈ کے گرد
جمع ہوکر مہادیو سے التجا کی آتشی چشمہ سے ایک مورت نکلی مگر اوسکا جنگ آوری
کا شعور نہ تہا برہمنون نے اوسکو دروازہ کا محافظ بناکر بٹہا دیا اس سبب سے اوس کا
پرتیہار دوار یعنی دربان جواب پرپہار کہلاتا ہے نام رکہا گیا۔ دوسرا پیدا ہوا (प्रतिहार द्वार)
اور چالو یعنی کف دست سے بنا اسواسطے چالوک نام رکہا گیا۔ تیسرا پرمار یعنی اول (चालुक)
مارنیوالا نام دیا ان سب نے ملکر دیتون پر حملہ کیا مگر غالب نہ آئی۔ پھر بشسٹ (वशिष्ट)
نے کنول پر چشمہ کر بیدی تیار کی اور دیوتاؤن کو مدد کے واسطے بلایا جب اوس نے
منتر اوچارن کئے۔ ایک شکل دراز قامت بلند پیشانی سیدھے مونہہ دو چشم کشادہ (उच्चारण)
سینہ فراخ شان مہیب زرہ بکتر پہنے ہوئے کمان مع ترکش پر از تیر ایک ہاتھ
مین اور دوسرے مین چکر چترنگ یعنی چار عضو پیدا ہوئے اور اوسکا نام چوہان (चतुरंग)
رکہا گیا۔

جب چوہان دیتون کے مقابلہ کیواسطے بہیجا گیا بشسٹ نے دعا مانگی کہ میری
آسا یعنی امید پوری ہو کہ اس سے چوہانون کے کل دیوی آساپورنا ہوئے شکتی (आसापूर्णा)
دیوی یعنی معبود طاقت نے ترشول لیکر بسواری شیر نزول کیا اور جسطرح آسا (शक्ति देवी)
پورنا و کالکانی اونکی عرض پر توجہہ کی اوسی طرح اوس نے چوہانون کی امداد کی (कालिका)
وہ دیتون پر حملہ آور ہوا اونکے سرغنون کو مارڈالا باقیماندہ سفر درجہنم واصل ہوئے
انہل نے دیتون کو مارا تہا برہمن خوش ہوئے اوسکی نسل مین پرتہوی راج تہا (अनहल)
چوہانون کے کرسی نامہ مین انہل سے پرتہوی راج تک اونتالیس پشتین لکہی ہین

چوہان جنکا اصلی نام چھومان ہے چہمان — चोहान

اگنی کلون مین سب سے زیادہ بہادر چوہان ہین بلکہ کل راجپوتون سے اونکی دلیری وجوانمردی فایق ہے اگرچہ راٹھوڑ بہت بہادری کا دم بھرتے ہین مگر چوہان ادن سے بہی سبقت لیگئے ہین۔ ہاڑا و کھیچی و دیورا و سونی گرہ - اور دیگر چوبیس شاخون مین سے ہر ایک کی جنگ آوری کے واقعات بہاٹون کی تصنیفات سے بخوبی عیان ہین۔

हाडा खीची देवरा सोनिगरा

لفظ چوہان کا مخرج چتربہوجا چتر و بہابیر یعنی جنگ اور چار دست ہے جب دیتون سے لڑائی ہوئی سب ہار گئے مگر چوہانون نے کہ برہمنون کی اگنی سے پیدائش ہین شکست نہ کھائی۔

चतुभुज चतु वड़ावीर

واسطے اظہار عظمت کوہ آبو کے کہ مثل ستومیرو کیلاش کے بوجہ بود و باش اچلیش کے پہاڑون کا گرو سمجہا جاتا ہے چوہانون کی پیدائش کی مختصر کیفیت لکھنی واجب ہے۔ آبو پر ایک روز برت کرنے سے انسان کے کل گناہ معاف ہو جاتے ہین اور ایک سال وہان رہنے سے نوع بشر کا گرو ہو جاتا ہے۔

सुमेरु कैलाश

باوصف فضیلت کوہ آبو کے اور باینہمہ کہ منی لوگ کل خواہشون سے مبرا تھے اور مادہ گاؤ کے شیر اور پھل پھول اور کند یعنی بیخ نباتات سے غذا حاصل کرتے تھے دیتون نے اونکی آسایش پر حسد کرکے جگ کو خراب گیا اور دیوتون کا حصہ خراب کردیا۔

برہمنون نے گوشہ نیرت یعنی جنوب مغرب مین ہون گے مصالحہ کے واسطے غار کھودا مگر دیتون نے طوفان برپا کرکے ہوا کو تاریک کردیا خاک کا بادل بندہ گیا

नेऋत हवन

ملک ادمت واڑہ کا ہے مگر سنہ ۱۸۱۸ء کی لڑائی کے بعد انگریزون کے قبضہ مین آنے سے خود اختیار نہین رہی

مالوہ مین چہوٹے گراسیہ دار ہین

ریہار	रेहार
ڈہونڈہ	ढूंडा
سرتیہ	सरतिया
ہریآر	हरिआर

علاوہ انکے دیگر نامعلوم شل

چاونڈہ	کہیجر	سنگرا	برکوٹہ
चाबंडा	खेजर	सुगरा	बरकोटा
پونی	سامپل	بہیبہ	کلپوسر
पूनि	साम्पल	भीबा	कलपूसर
کلموہ	کوہیلا	پیا	کہوریہ
कलमोह	कोहिला	पया	कहोरया
دہند	دیبہ	برہر	جیپرہ
धंद	देबा	बरहर	जीपरा
پوسرہ	دہونتہ	ریکموہ	تیکہ
पोसरा	धुन्ता	रिकमवा	तेका

اکثر ان مین سے مسلمان ہین اور بعض آلضوب دریاے سندہ ہین۔

واقع دامن کوہ ارابلی کے حکمران رہے ہین ؛

बिजोली

بجولی کا راو کہ رانا صاحب میواڑ کے دربار کے سولہ سردارون مین سے ہے دہار کے قدیم خاندان سے پرمار ہے اور شاید کل نسل مین وہی ایک معزز قایمقام رہا ہے ؛

پرمارونکی پنتیس ساکہا

मोरी — موری — मोरी — جسمین چندر گپت اور راجگان چیتوڑ جو گہیلوتون سے پیشتر تہے ہوئے ہین ؛

सोदा — سودا — सोदा — جسکو سکندر نے سوگدی لکہا ہے رؤسا رنبات و ہست بند سب تہانہ

सांकला — سانکلہ — सांकला — رؤسا ریونکل ودایہ واڑ ؛

खैर — کہیر — खैर — دارالریاست کہیرالو ؛

ऊमरा सूमरा — اومرہ سومرہ — سابقا جنگل مین تہے اب مسلمان ہین ؛

विहिल विहिल — ویہل — جسے بہل بہی کہتے ہین رؤسا چندراوتی ؛

मे पावत — مئی پاوت — رئیس حال بجولی واقع میواڑ ؛

बलहार — بلہار — دشت شمالی ؛

काबा — کابہ — قدیم زمانہ مین سارشترہ مین مشہور تہے اب سروہی مین ہین ؛

ओमता — اومتہ — رؤسا اومت واڑہ واقع مالوہ کہ بارہ پشت سی وہان ہین اب پرمارون کے قبضہ مین سب سے زیادہ

گہیلوتون نے چیتوڑ پر زبردستی قبضہ کیا اس سے ثابت ہے کہ رام کا جانشین ایسی سلطنت پر قادر نہو سکا ٭

جب تک ہنود کا علم قایم ہے بہوج پرمار اور اوسکے نورتن یعنی نو عالم شخصون کا نام ہستی کے صفحہ سے زائل نہین ہوسکتا مگر البتہ یہہ شک ہے کہ اس نام کے تین راجہ ہوئے ہین اور ہر ایک اونمین سے علم کا قدردان ہوا ہے معلوم نہین وہ بہوج جو سب سے زیادہ عالم اور مشہور ہنر پرور ہوا ہے کونسا تہا ٭

गोरी چندرگپت جسکو سکندر کا مخالف سمجہتے ہین قوم سے موری تہا اوسکو تکشک نسل مین بتلاتے ہین پرمارون کے قدیم کتبہ سے کہ موری اونہین کی بڑی شاخ

निशाना ہے اوسکا نشتہ اور تکشک نسل سے ہونا پایا جاتا ہے اور جو کتبہ اونکی دارالریاست چیتوڑ سے نکلا ہے اوس سے بہی یہی امر ثابت ہوتا ہے ٭

शालवाहन بکرماجیت کا فتح کرنیوالا سالباہن تکشک تہا اوسکے سن نے دکہن کے تنورون کے سنہ کو موقوف کردیا - پرمارون کی عظمت ظاہر کرنے کے واسطے اب اونکی ایک بہی خود اختیار ریاست نہین ہے اونکے اقتدار کا دفتر صرف مسمار مکانات موجود ہین ٭

घात ہندوستان کے جنگل مین دہات کا رئیس اس شاہی نسل کا نمونہ رہگیا ہے اور اوس راجہ کی اولاد جس نے ہمایون کو جب تخت تیموریہ سے خارج ہو کر گیا پناہ دی اور جسکی دارالریاست امرکوٹ مین اکبر پیدا ہوا تہا معرض زوال مین آکر بلوچ حاکمون کے مطیع و دست نگر ہوئے تہے ٭

वहिल, चंद्रावती پرمارون کی پینتیس ساکہا مین سے وہل مقدم ہے کہ اس شاخ کے رئیس چندراوتی

چندراوتی — سومیدنہ — پرماوتی — امرکوٹ — بیکہر — لودروہ — پٹن

पट्टन लोद्रवा वेखर अमरकोट परमावती मौ मेदना चंद्रावती

انمین سے بعض کو اونہون نے فتح کیا تہا اور بعض کو آباد کیا تہا اگرچہ پرمارون
کا خاندان انہلواڑہ کے سولنکی راجگان کے برابر دولتمند اور چوہان کے برابر
باتجمل کبہی نہین ہوا مگر اونکی سلطنت دونون سے وسیع تر تہی اور زیادہ تر استقلال
پاگئی تہی اور پریہارون سے کہ اگنی کل مین سب سے اخیر اور کمتر ہین بہر صورت فایق
تہی کہ عرصہ تک اونکو اپنے تحت مین خراج گذار رکہا ہے ؛

دہیشر کہ راجگان ہیا کی قدیم تخت گاہ تہی پرمارون کی اول دار الریاست ہوئی
بعد ازان اونہون نے بندیاچل کے اوپر دہارانگرا اور منڈو آباد کی اور اجین
کو بہی کہ بکرم راجا کا دار الحکومت اور ہندوستان کا اول مناظرہ گاہ تہا اونہین
کا آباد کیا بتلاتے ہین ان راجون کے عہد کی تاریخ شاید ہے کہ ساتوین صدی
سے بہی پیشتر کی ثابت ہو ؛

हिया
उज्जैन
विक्रम

راجہ بہوج کا زمانہ تو تحقیق ہوگیا ہے یعنی ایک کتبہ سمنت کا نکلا ہے اوس سے چیتوڑ
کے پرماتون کے اخیر راجہ کے مرنے اور گہیلوتون کے جانشین ہونیکی تاریخ
پائی جاتی ہے ؛

भोज

پرمارون کی عملداری کی حد نربدا ندی تک ہی نہ تہی کتبہ مذکور الصدر کے زمانہ
مین رام پرمار تلنگانہ مین حکمران تہا ۔ اور چند نامی چوہان بہاٹ نے اوس کو
کل ہندوستان کا راجہ اور گروہ کثیر روساء کا کہ اوسکے انتقال پر خودسر ہوگئے
سرگروہ لکہا ہے وہی بہاٹ لکہتا ہے کہ پرمارون نے از خود ایسا کیا تہا مگر

तिलंगाना
चंद

قمری قوم کی مہانک جنگ وجدل کے اخیر مین پرستندگان شمس نے تو غالباً اپنا اقتدا
پہر حاصل کرلیا مگر اگنی کل کی پیدایش خاص اس غرض سے بتلاتے ہین کہ بال یا ایشور
کودیت یعنی دہریون سے محفوظ رکہنے کیواسطے ہوئے تہے ؀
کوہ آبو پر جسکا اصلی نام اربدہ ہے پرستندگان شمس اور دہریون کی لڑائی
ہوئی تہی — پیروان مذہب بودہ تو اوسکو اپنے ادل بودہ یعنی آدناتہ سے منسوب
کرتے ہین اور برہمن ایشور یا اچلیش مخصوص الموقع دیوتا سے جس اگنی کنڈ سے
برہمنون نے چار نسلون کو اچلیش اور معتقدان کثیر المعبود کیطرف سے بمقابلہ
تکشک نامی سانپون یعنی واحد پرست بودہون کے سرگروہ کی لڑائی کرنیکے واسطے
پیدا کیا تہا اوسکو آبو کے شکہر پر اب بہی دکہلایا کرتے ہین ؀
اس پیدایش کا تخمیناً زمانہ تو دریافت ہوا ہے مگر تعجب یہہ ہے کہ اگنی کل کے چند
رئیس مسلمانون کی فتح کے وقت تک بودہ یعنی جین دہرم رکہتے تہے ؀
پرمار قوم جیسے نام سے معلوم ہوتی ہے مقدم جنگ آور نہ تہی مگر اگنی کلون مین سب سے
زیادہ طاقت ور تہی اوسکے پینتیس ۳۵ ساکہا ہوئے ہین اور اکثر نے اونمین سے
بڑے ملکون پر راج کیا ہے — قدیم مقولہ ہے کہ دنیا پرمارون کی ہے اور لوگون کی
مارستہل سے بہی یہی مراد ہے کہ ستلج سے سمندر تک کی زمین اس نسل کے
نو راجون مین منقسم تہی ؀
اونکی چودہ دار الحکومت حسب تفصیل ذیل تہی ؀

آبو[۱] — چیتوڑ[۲] — چندربہاگا[۳] — اوجین[۴] — منڈو[۵] — دہار[۶] — مہیشر[۷]

आबू चीतोड़ चंद्रभागा उज्जैन मंडू धार महेश्वर

گوگاوت ــــ کھوسیانی ــــ کہوسباوت ــــ شیوبرن پوتہ ــــ بنبیرپوتہ۔
اور بجاے اسکے کوٹھریان مفصلہ ذیل لکھی ہین ؛

نمبر	نام کوٹھری	ہندی مین نام کوٹھری	نام جاگیر	ہندی مین نام جاگیر	آمدنی سالانہ جاگیرداراول	تعداد جاگیرداران ماتحت	کل خاندان کی آمدنی	کیفیت
۱	پورنملوت	पूरन मलोत	نمیرہ	नीमेरा	عــہ ہزار	ایک	عــہ ہزار	
۲	بہیم پور	भीमपुर	معدوم					
۳	راجاوت	राजावत	جہلاے	झिलाय	عــہ	عــہ	ایک لکہہ [illegible]	
۴	پرتاپ جی	परताप जी	معدوم					
۵	شیام داس جی	श्यामदास जी	معدوم					

اگنی کل

अग्निकुल

چار خاندانون کو ہندو مورخون نے اگنی کل یعنی آتشی نسل قرار دیا ہے پرمار پریہار چلوک جسے سولنکی کہتے ہین ــ چوہان روسا اگنی کل کے نہایت قدیمی کُتبی یالے حروف مین جہان کہین بودہ مذہب تہا ملتے ہین اونکو جو تکشک کی نسل مین بتلاے ہین اسکی تصدیق اسطرح پر ہوتی ہے کہ اگنی کل وہی نسلین ہین جنہون نے حضرت عیسیٰ مسیح سے دو صدی پیشتر ہندوستان کو فتح کیا تہا ــ اوسی زمانہ مین پارسوا تیئیسوان بودہ بشکل سانپ ہندوستان مین پیدا ہوا تہا تکشک کا مع پنگل کتاب کے جو کرشن کے گرڑ کو پائی تہی بہاگ جانا دلیل اسکی ہے کہ پیروان پارسوا مجسم بشکل سانپ اور ہمرائیان کرشن نامزد گرڑ کے درمیان مجادلہ تہا ؛

प्रमार
परिहार
चलुक
चोहान
सोलंकी
तक्षक
पार्स्वा
पिंगुल
गरुड

نمبر	نام اخلاف پرتھی راج	نام خاندان	نام مقام	آمدنی	تعداد جاگیر	خاندانکی جاگیر	کیفیت
۶	سلطان	سلطانوت	سوت چاندسر				
	सुलतान	सुलतानोत	चांदसर सूरत				
۷	پچائین	پچپانوت	سامبره	[illegible]	[illegible]		
	पंचाई	पच्यानोत	सम्भरा				
۸		گوگاوت	دہونی	[illegible]	[illegible]		
		गूगावत	धूनी				
۹	کیم	کہومبانی	بہاسکہوه	[illegible]	[illegible]		
	कैम	खुम्वानी	भासरखोह				
۱۰	کہومبو	کہومباوت	مہار	[illegible]	[illegible]		
	खुम्बो	खम्बावत	महगर				
۱۱	صورت	شیوبرن پوته	نیندر	[illegible]	[illegible]		
	सूरत	श्योवरणी पोता	नीदर				
۱۲	بنبیر	بنبیر پوته	پاٹکو	[illegible]	[illegible]		
	वनवीर	वनवीर पोता	पाटको				

مگر نقشه مندرجه عہدنامجات ایچیسن صاحب مین کوٹھریان مفصله ذیل نہین ہین ؛

مین سے تہے مگر اصلی عظمت اونکے مثل دیگر راجگان راجپوتانہ خصوص رانا صاحب والئے میواڑ کے اوسوقت سے شروع ہوئی ہے جب سے خاندان تیموریہ دہلی مین تخت نشین ہوا ہے ؛

کچھوایون کی شاخین تو صحیح دریافت نہین ہوئین مگر بارہ کوٹہریان کہ پرتہی راج نے اپنے بیٹون کے نام سے مقرر کی تہین کہ بموجب نقشہ ٹوڈ صاحب کے حسب تفصیل ذیل ہین ؛

نمبر	نام اخلاف پرتہی راج	نام خاندان	نام مقام	آمدنی	تعداد جاگیر	خاندانکی جاگیر	کیفیت
۱	چتربہوج	چترب ہوجوت	پنٹرو بگرو	[illegible]	[illegible]	ایک لاکھہ	
	चतुर भुज	चत्रभुजोत	वगरू पिनर				
۲	کلیان	کلیانوت	لوتواڑہ و کلور	[illegible]	[illegible]	دو لاکھہ [illegible]	
	कल्यान	कल्यानोत	लोलवाड़ किलोर				
۳	ناتہو	ناتہاوت	چومو	ایک لاکھہ [illegible]	[illegible]	دو لاکھہ [illegible]	
	नाथू	नाथावत	चोमू				
۴	بلبہدر	بلبہدروت	اچرول	[illegible]	[illegible]	ایک لاکھہ [illegible]	
	वलभद्र	वलभद्रोत	अचरोल				
۵	کنہگار جگمل	کنہگاروت	ڈگی تہودری	[illegible]	[illegible]	[illegible] لاکھہ	
	खंगार जगमल	खंगारोत	डिगी थोदरी				

۱۹ جوبسیہ
जोवासिया

۲۰ جورہ
जोरा

چار دیگر غیر معلوم ہین

راٹھوروں کا گوترا چاریہ — گوتماگوتر — مردونندنی ساکہا — شکراچاریہ گورو گرڑپت اگنی پنکہنی دیوی ؛

गोतमा गोत्र मर्दुवंदना शाखा शुक्राचार्य गुरु गरड़ पत्न अग्नि पंखनी देवी

کشواہہ جسے کچواہہ بہی کہتے ہین

कछवाहा कशावाहा

رام کے دوسرے پسر کش سے کشواہا نسل پیدا ہوئی ہے جسطرح میواڑ کے رئیس لو کی اولاد مین ہونیسے لواہہ کہلاتے ہین کش کی اولاد کشواہہ کہلاتی ہے ؛

लव लवाहा

کوسلہ سے دو خانوادون نے نقل وطن کیا تہا ایک نے ستان ندی پر رہتاس آباد کیا۔ دوسرے نے کوہاری ندی کے نالون پر بمقام لاہر سکونت اختیار کی کچہہ عرصہ بعد اونہون نے مشہور راجہ نل کا مسکن قلعہ نرور تعمیر کیا اوسکی اولاد قلعہ مذکور پر کل زمانہ انقلاب تاتاری و مغلیہ مین قابض رہی اخیر مین مرہٹون نے اونکو خارج کیا اب نرور کا قلعہ مہاراجہ سیندہیہ کے قبضہ مین ہے ؛

सोन रोहतास कोहारी लाहर नर वर

دسوین صدی مین اس خاندان کی ایک شاخ نے وہان سے علیحدہ ہوکر اور راجور کے قدیم باشندگان قوم مینہ و بڈگوجر راجپوتون کو بیدخل کرکے آمیر کی ریاست قایم کی ؛

राजोर आमेर

بارہوین صدی مین کشواہہ راجپوت دہلی کے چوہان بادشاہ کے امراء عظام

دہلی کے بعد قنوج کی نوبت آئی جب اوسکا آخرین رئیس جے چند دریاے گنگ مین غرق ہوا اوسکا بیٹا مارستہل یعنی سرزمین موت مین پناہ پذیر ہوا ؛

اس لڑکے کا نام شیوجی تہا اوس نے منڈور کی پریہارون کی جگہہ مارواڑ مین راٹہوڑون کا خاندان قایم کیا ؛

یہان بہی اونہون نے اپنی ویسی ہی جنگ آوری کی ہمت دکہلائی ؛

اب بہی جیسے لوگ شیوجی کے خاندان مین ملتے ہین اون سے زیادہ بہادر کوئی نہین ہے۔ مغل شاہنشاہون کے فتوحات مین سے عنقریب بنصف راٹہوڑون کی لاکہ تلوارون کے زور سے ہوئے ہین اسمین شک نہین کہ شیوجی کی اولاد کے پچاس ہزار آدمی ایک دفعہ جمع ہوئے تہے راٹہورون کے چوبیس ساکہا حسب تفصیل ذیل ہین ؛

۱ دہاندل	धांदल	۲ بہدیل	भदेल
۳ چکت	चकित	۴ دوہوریہ	दूहरया
۵ کہوکرہ	खोकरा	۶ بدرہ	बदरा
۷ چجیرہ	चजीरा	۸ رام دیو	राम देव
۹ کبریا	कबरया	۱۰ ہتوندیا	हतूंदिया
۱۱ ملاوت	मलावत	۱۲ سوندو	सूंदु
۱۳ کٹیچہ	कटेचा	۱۴ مہولی	महोली
۱۵ گوگا دیو	गोगा देव	۱۶ مہیچہ	महेचा
۱۷ جے سنگا	जेसिंगा	۱۸ سورسیہ	सुरसिया

جہان اوسکا جمنا سے اتصال ہوا ہے - پاٹن توراوائی علاقہ جیپور جسکا رئیس شاہان
دہلی کے خاندان سے قربت کا دعوی کرتا ہے ؛

راٹھوڑ राठोड़

اس مشہور نسل کی ابتدا مشتبہہ ہے اونکے کرسی نامہ سے تو رام کے دوسرے
خلف کوش کی اولادمین سے معلوم ہوتی ہے اور اس وجہہ سے سورج بنسی ہین
مگر اونکے بہاٹ اس بات کو قبول نہین کرتے - اگرچہ واقعی کُش کی اولادمین ہین مگر
کسیب نسل شمشی کی اولاد دختر دیت سے سمجھے جاتے ہین اسواسطے ہرن کشیب
کی اولاد دیت کی پیدایش ہونے سے بدنام ہے - اونکا اوجمید کی اولاد کشینب
نسل کے جانشین ہوکر بانی شہر قنوج ہونا عجیب ہے بعض مورخون نے راٹھورون
کو کوشک نسل مین سے لکھا ہے ؛

कुश
कस्यब
दैत्य
हिरणयकश्यप
अजमिद
कुशानब
कुसिक
गधिपुरा

راٹھورون کا قدیم وطن گدہی پور یعنی قنوج ہے جہان وے پانچوین صدی مین
حکمران تھے اور اگرچہ وے اوس وقت سے پہلے کوسلہ یعنی آیودہیا کے راجون کی
نسل مین بتلاتے ہین مگر اوسکی تصدیق نہین ؛

कोसला
अयुध्या

پانچوین صدی سے اونکی تاریخ تاریکی سے نکلکر صاف ہوگئی ہے ہندوستان
فتح تاتاریون کے زمانہ کے قریب راٹھوڑون نے دہلی کے تنور وچوہان بادشاہان
اور انہلواڑہ کے بالیکا نسل کے ساتھہ راجگان ہند پر حکمرانی کرنے کے واسطے
زور آزمائی کی ہے ؛

बालिका

اس حکومت کی نزاع نے اون سبکو برباد کردیا اندرونی شورش سے ضعیف ہوکر
دہلی کے چوہان نے شکست کہائی اور اوسکے مرتے ہی شمال مغربی حد ٹوٹ گئی -

تنور
तंवर

تنوروں کو اگرچہ قبول کرتے ہین کہ یادو کی شاخ ہے مگر بہترین محققان نے منجملہ چہتیس نسلون کے لکہا ہے اور اونکی شہرت سے واقع ہین وے اسکے مستحق ہین ؛

बरदै

تنوروں کے خاندان کا نکاس کسی تاریخ سے تحقیق نہین ہوا پس ہمکو بردئے کے اس قول پر کہ وے پانڈون مین سے نکلے ہین قناعت کرنی چاہیئے ؛

विक्रमादित्य

इंद्रप्रस्थ

अनंगपाल

اگر صرف ایک بکرماد یتہ جسکا سنہ عیسوی سن سے چہپن برس پیشتر شروع ہوا ہے اس خاندان کا فخر ہوتا تو بہی یہہ خاندان اعلیٰ ترین رتبہ کا ہو سکتا تہا مگر اوسکی عظمت کی تائید کیواسطے ایسے ہی صدہا ذریعے موجود ہین ـــ دہلی قدیم اندر پرست جسکو یودہشٹر نے آباد کیا تہا اور حسب روایت آٹھ صدی تک ویران رہی تہی اوسکو اننگ پال تنور نے سمت ۸۲۸ مین پہر آباد کیا اوسکے بعد رئیسوں کی بیس پشتین ہوئین آخرین رئیس پہر اننگ پال نامی سمت ۱۲۲۰ مین ہوا وہ لاولد تہا اس سبب سے اپنے نواسہ پرتہی راج چوہان کو مسندنشین کرکے خود تارک ہوگیا تنوروں کی کوئی خود اختیار ریاست نہین ہے تاہم تنور لوگ پانڈونکی نسل اور بکرمادیتہ کی اولاد مین ہونیکے اور اخیر مین ہندوستان کی فرمان روائی کرنیکے بہت نازان ہین اور اس نام کے عاشق ہین اگر تسلیم کیا جاوے کہ اننگ پال تنور اوسی خاندان مین سے تہا جس نے اندر پرست کو آباد کیا اور یودہشٹر کی اولاد ۲۲۵۰ سال بعد اوسی کی مسند پر بیٹھے تہے تو واقعی یہہ ایسا ماجرا ہے کہ اوسکی تاریخ مین نظیر نہین ہے اور حقیقت مین یہہ امر مقبول العوام ہے ؛

اب تنوروں کی صرف دو ریاسین ہین تنورگڈہ کنارہ راست دریاے چمبل پر

مشہور ہین حال کے جاریجہ راجپوتون نے جو اتفاقات زمانہ سے سندھ کے
مسلمانون مین مل گئے ہین کیقدر جہل سے اور کسیقدر بنظر اخفاے ذلت خلوص
خاندان کا دعوی چہوڑ دیا ہے اون کا رئیس کہتا ہے کہ شیام شہر سے آئے ہین
اور ایرانی جمشید کے خاندان مین سے ہین اس سبب سے لفظ شیام کو جام کر دیا
ہے کہ اس لقب سے جاریجہ کی چہوٹی ریاستین جام راج کر کے مشہور ہین ✽
یادو نسل مین سے زیادہ مشہور تو یہی دو ہین مگر اور بہی ہین جو ابتک یادو کہلاتے
ہین - انمین سب سے بڑا قرولی کا رئیس ہے ✽

یادو کا یہہ خاندان برج سرسینی کی حد سے کہ متہرا کے گرد تیئس تیس میل تک ہے اور
اونکے بزرگ بہی وہان ہی رہتے تہے باہر نہین گیا ہے سابقاً بیانہ مین تہے جب وہانسے
نکالے گئے تو قرولی واقع مغرب اور سبل گڈھ واقع مشرق دریاے چمبل مین قایم
ہوئے - سبل گڈھ کا ملک جسے یادو وتی کہتے ہین اس خاندان سے مہاراجہ
سیندہیہ نے چہین لیا ہے - سری متہرا مین خاندان قرولی کی چہوٹی شاخ کی ریاست ہے
یادو کل کے لوگ ہندوستان مین پہیلے ہوئے ہین اور مرہٹون مین سے بہی بڑے
رئیس اسی نسل سے ہین - یادو نسل کے آٹھ ساکھا یعنی شاخین ہین ✽

ब्रज सरसेनी — यादु वती — श्री मथरा

यादू	۱ یادو	رئیس قرولی	मदेचा	۵ مدیچہ	
भाठी	۲ بہاٹی	رئیس جیسلمیر	विदमुन	۶ بدمن	
जारेजा	۳ جاریجہ	رئیس کچہہ بہوج	बुदा	۷ بودا	غیر معلوم
समनीजा	۴ سمیجہ	مسلمان سندہ	सोहा	۸ سوہا	

کے زور سے اونکو ملک چہوڑنا پڑا ہوگا ؛

دریاے سندہ پر والپس آکر اونہون نے پنجاب پر قبضہ کیا اور سالباہن پور آباد کیا وہان سے بہی نکالے گئے تو ستلج اور گاڑہا ندیون کا عبور کر کے ہندوستان کے جنگل مین آئے وہان سے لانگہون کو جنہین جوہیا اور موہیلا وغیرہ داخل تہے خارج کر کے سمت ۱۲۱۲ مین تان نوت دیراول اور جیسلمیر آباد کیا کہ کرشن کی اولاد کے بہاٹیون کا جیسلمیر دار الحکومت ہے ؛

جو شخص زابلستان سے نکالا گیا اوسکا نام بہاٹی تہا اس سبب سے حسب دستور راجپوتون کا قدیم لقب یادو موقوف ہوکر بجاے اوسکے لقب جدید بہاٹی قایم ہوا بہاٹیون نے گاڑہا ندی سے جنوب مین کل ملک پر قبضہ کر لیا مگر راٹہورون کے آنے کے بعد اونکی طاقت بہت کم ہوگئی بہاٹیون سے دوم درجہ پر یادو نسل مین جاریجہ ہین اونکی کیفیت بہی وہی ہے اوسی طرح کرشن کی اولاد مین ہین اور بقیہ ہری کلاون کے ساتہہ نقل وطن کیا مگر یقین ہوتا ہے کہ اونکا گروہ اتنا بڑا نہ تہا جتنا بہاٹیون کا اور وے لب دریاے سندہ خصوص غربی کنارہ پر سیوستہان مین سکونت گزین ہوئے اور سکندر کے وقت مین بہی اونہون نے اپنے بزرگون کی عظمت کو ناموری اور زور آزمائی سے قایم رکہا ؛

شامبس جسپر یونانی فوج حملہ آور ہوئی غالباً ہری کل مین سے تہا اور جسکو یونانی مورخون نے سمئی نگر لکہا ہے وہ شیام نگر یعنی دار الحکومت شیام تہا کرشن کو ہری بہی کہتے ہین اور بسبب سیاہ رنگ کے اوسکا نہایت مشہور لقب شیام تہا اسواسطے جاریجہ راجپوت شیام پوتر کہلاتے ہین اور اونکے رئیس بلقب شیام ...

सालवाहनपु
गाढ़ा
लांघो
जोहया
मोहला
तान्नोत
देरावल
जारेजा
हरिकुल
सेविस्थान
साम्वस
सई नगर
स्याम पुत्र

۱۷ ندوریہ	नदोरया
۱۸ ندہوتہ	नधोता
۱۹ اوجکرہ	ओजकरा
۲۰ کوتچرہ	कुतचरा
۲۱ دوساد	दुसाद
۲۲ بیٹورہ	बटेवरा
۲۳ پاہہ	पाहा
۲۴ پوروت	पूरोत

غیر معلوم القوم

یادو جسکو جادون بہی کہتے ہین

यादु जादों

ہندوستان کی کل اقوام مین یادو نہایت مشہور تہے بودہا کی اولاد کہ قمری نسل سے تہا اس لقب سے مشہور ہوئی ہے ۞

رُस युधिष्ठिर वलदेव

وفات کرشن کے بعد جب یودہشٹر اور بلدیو دہلی اور دوارکا سے کہ اون کے مقامات حکومت تہے نکالے گئے تو ملتان ہوکر سندہ کے پار چلے گئے چنانچہ وے دونون تو مفقود الخبر ہوگئے مگر پسران کرشن جو اونکے ساتہہ گئے تہے اول دوآبہ

यादू का डांग

پنجاب کے یادو کاڈانگ پر چندے قیام کرکے اور پہر سندہ کا عبور کرکے زابلستان مین پہونچے شہر غزنین آباد کیا اور سمرقند تک بود و باش کو اونکے ہندوستان کی بازگشت کرنیکا تو سبب تحقیق نہین ہے مگر دو امر سے خالی نہین یا تو یونانی رئیسون نے جو سکندر سے سو برس بعد اون ملکون مین حکمران تہے حملہ کیا ہوگا یا مذہب اسلام

حاصل کی کہ اوسکے نام سے اب یہہ نسل گہیلوت مشہور ہوئے انقلاب زمانہ اور
نقل دار الریاست سے کہ ایڈر سے انندپورا ہار ہوئی اہار کو ہوا بارہوین صدی تک
یہہ خاندان اہاریہ نام سے مشہور رہا اوس وقت مین اہر روپ نامی بڑے بہائی
نے دعوی سند چیتور چہوڑکر بزور بازو پرمار نسل کے موری رئیس سے ڈونگرپور
حاصل کیا اور اب تک بہ لقب اہاریہ اوسپر قابض ہین اور دوسرے بہائی مہوپ
نے سیسودہ مین ریاست بنائی کہ سیسودیہ خاندان گہیلوت اور اہاریہ دونون
پر نایان ہوئے - اب اگرچہ کل نسل سیسودیہ کہلاتی ہے مگر گاؤن مین گہیلوت ہی
شمار کیا جاتا ہے گہیلوت کل چوبیس ساکہاؤن پر منقسم ہے منجملہ اونکے چند موجود ہین

आनंदपुर अहार

अहरूप

मोरी

महूप

सीसोदिया

अहारया	۱ اہاریہ	ڈونگرپور مین	۷ دہورنیہ	धोरनिया
मंगोलिया	۲ منگولیہ	جنگل مین	۸ گودہہ	गोधा
सीसोदिया	۳ سیسودیہ	میواڑ مین	۹ مگراسہ	मगरासा
पीपारा	۴ پیپارہ	مارواڑ مین	۱۰ بہیملا	भीमला
कलूम	۵ کلوم	تہوڑی تہوڑی ہین اور	۱۱ کمکوتک	कमकोतक
गहोर	۶ گہور	زیادہ تر غیر معلوم ہین	۱۲ کوٹیچہ	कोटेचा
			۱۳ سورہ	सोरह
			۱۴ اودہر	उहर
			۱۵ اوسیبہ	उसेवा
			۱۶ نیرروپ	नीररूप

غیر معلوم

وزراعت پیشہ اقوام کی فہرست بھی تکمیل مدعا کیواسطے لکھی جاتی ہے ؛
ابتدا مین صرف دو کُل ایک سُوریہ کُل اور دوسرا چندر کُل تھے اونمین چار اگنی کُل شامل
ہوکر سب چھ کُل ہوئے دیگر کل سوریہ اور چندر کلون کی شاخین ہین ؛

सूर्य्य कुल
चंद्र कुल
अग्नि कुल

گرہیلوت جنکو گہیلوت بھی کہتے

ہین کرسی نامہ سورج بنشی خاندان رانا نسل
شاہی مالک چیتوڑ ز یور پہتیس کُل راجگان

गृहीलोत
गिह्हिलोत

حسب اقبال عوام الناس و نیز بموجب گوتر نسل کے راجگان اس نسل کے خاندان شمسی
رام کی خاص اولاد مین سمجھے جاتے ہین - رام سے لیکر سومترا تک جسکا پرانون کے
اخیر کرسی نامہ مین ذکر ہے پشتین ملائی گئی ہین ؛

राम
सुमित्रा

راجہ کنک سین کیوقت سے جس نے سنہ عیسوی کی دوسری صدی مین اپنی قدیم
سلطنت کوسلہ کو چھوڑکر سارشترہ مین سورج بنس کا راج قایم کیا جو انقلاب ونقل ممالک
ہوئے لکھے جاتے ہین ؛

कनकसेन
कौसला
सारष्ट्रा

اوس نے موقع براٹ پر کہ پانڈوُن کے بن باس کا مشہور مقام ہے اپنی ریاست
قایم کی اوسکی اولاد مین سے بجی نے چند پشت بعد بجی پورہ آباد کیا اور اوسکا خاندان
بلبھی راج کا فرمان روا ہوا - اور بکرماجیتی سمت ۳۷۵ کے مطابق بلبھی سمت جاری
ہوا خاندان سارشتری کے ایک ہزار برس تک بلبھی مین حکومت رہی گجنی جسکو گنال
بھی کہتے ہین اونکا دوسرا دار الریاست ہوا جہان سے اخیر راجہ سلادتیہ کو پارتھی
حملہ آوردن نے چھٹی صدی مین نکالا ؛

विराट
बनवास
विजय
बल्लभी
गजनी
गनाल
सिलादित्य

اوسکے بیٹے گرہ دیتہ نے کہ بعد وفات اپنے باپ کے پیدا ہوا تھا ایڈر کی چھوٹی ریاست

गृहदित्य
इडर

انکے سواے لوٹاسری و ھاری و دئی و بانڈی و سابی و کاٹلی وغیرہ بہت چھوٹی اور برساتی ندیان اور بہت ہین کہ ذکر اونکا حسب موقع ہر ریاست کے ساتھہ جسمین وے واقع ہین آویگا ؛

कोटासरी
खारी
दई
बांडी
साबी
कादली

فصل دوم

راجپوتون کے خاندان کا حال

हनोदकी ابتدائی چار قسمون مین سے دوم قسم یعنی کشتریون کی ایک شاخ راجپوت ہین خاندان راجگان جسے راج کل کہتے ہین تعداد مین علی العموم چھتیس ۳۶ ہو رہین ہر ایک نسل کا گوترا چاریہ یعنی قاعدہ خاندانی بہ تشریح رسمیات مخصوص و عقاید مذہبی و مسکن قدیم ہوتا ہے اگرچہ اب گوترا چاریہ کا استعمال صرف پروہتون پر منحصر رہگیا ہے مگر لازم یہہ ہے کہ ہر ایک راجپوت کو معلوم ہو مگر اس جہل کے زمانہ مین تو یہہ کیفیت ہوگئی ہے کہ اگر کسی رئیس سے گوترا چاریہ پوچھا جاوے تو وہ اپنے بہاٹ کو نشان دیگا کہ یہہ جانتا ہے قرب و بعد خاندان کے دریافت کا بہی ذریعہ ہوتا ہی اور رسمیات رشتہ داری مین اسی کی پابندی ہوتی ہے اور جہان کہین تفرقہ زمانہ سے اختلاف واقع ہوجاتا ہے اسی کے ذریعہ سے اوسکا دفعیہ ہوتا ہے ؛

क्षत्रियों
राजकुल

اکثر کل ساکھا پر منقسم ہوتے ہین اور ساکھا گوترون پر منقسم ہوتے ہین بعض کلون مین ساکھا نہین ہوتے ہین وے ایکا کہلاتے ہین چنانچہ ایک ثلث کل ایکا ہین چوراسی اقوام تجارت پیشہ راجپوتون سے نکلے ہین اونکی فہرست بہی لکھی جاتی ہے کہ اونکے ذریعہ سے بہی اکثر کلون کے نام قایم ہین۔ ابتدائی باشندگان ملک و صحرائی

साखा

بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۲۹ دقیقہ پر نکلی ہے اور بسبب
شوریت پانی کے لونی یعنی نمکین نام پایا ہے کوہ اراولی سے متوازی جنوب مغرب
کیطرف بہتی ہے اور اثناء راستہ اوسمین بہت ندیان اور نالے شامل ہوتے
ہین اسطرح علاقہ جودہ پور کے جنوب مشرقی زرخیز ملک مین رواں ہو کر بعد طے تین سو
میل کے کچھہ کے رن مین شامل ہوتی ہے اسکا کل طول ۳۲۰ میل ہے ؛

سابر مستی یہہ ندی قصبہ میر پور علاقہ اودے پور مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۴ | मेरपुर
دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور دو سو میل جنوبی سمت مین
طے کر کے خلیج کیمبی مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ | कैम्बे
۱۲ دقیقہ پر گری ہے ؛

سوکری یہہ ندی عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲۴ دقیقہ
پر نکلکر اور مغربی سمت مین علاقہ گودوار جودہ پور مین ۱۲۰ میل کا فاصلہ طے کر کے
عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۱ درجہ ۱۲ دقیقہ پر لونی ندی مین
شامل ہوتی ہے ؛

بناس مغربی کوہ اراولی کے مغربی سمت مین حدود اودے پور گوڈوار
علاقہ جودہ پور پر شہر اودے پور سے چالیس میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی
۲۴ درجہ ۵۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲۰ دقیقہ مین نکلی ہے اور ۱۸۰ میل
جنوب مغربی سمت مین بہکر عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی
۷۱ درجہ ۱۵ دقیقہ پر کچھہ کے رن مین داخل ہوتی ڈیسہ کی چھاونی اس ندی کے | डीसा
کنارہ چپ پر واقع ہے ؛

شمال مشرق مین بہتی ہے چیتوڑ سے آگے شمال کیطرف زیادہ رجوع ہوتی ہے آخر کا عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۴ دقیقہ پر جانب راست سے بناس مین شامل ہوتی ہے ٭

گمبھیر مالوہ مین قصبہ نیما ہیڑہ سے ۲۲ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور چوالیس میل تک شمال مغربی سمت مین بہکر چیتوڑ سے نصف میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۴ دقیقہ پر بیرس ندی مین شامل ہوئی ہے قریب چیتوڑ کے بیچ نصیر آباد کی سڑک پر اوسکا پختہ پل لو محرابون اور طرفین کے برج اور دروازون کا ہے ٭

नीमाहेड़ा

بانگنگا جسکو اُٹنگن بہی کہتے ہین شمال مشرقی سرحد راج جے پور کے پہاڑون مین ایک مقام نند کنڈ سے قریب قصبہ بیراٹھ کے نکلی ہے فاصلہ وراد تک تو صرف ایک برساتی نالہ کے سمجھی جاتی ہے مخرج سے اسی میل کے فاصلہ پر قریب مان پور بہہ سوگز عریض ہے یہان سے ساٹھ میل پر اوسمین گمبھیر جانب راست سے شامل ہوئی ہے اس موقع اتصال سے ۳۳ میل اور مخرج سے ۱۷۳ میل پر اوس سے سڑک آگرہ و گوالیار متقاطع ہے آخر کار یہہ جانب راست سے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ طول بلد مشرقی ۷۸ درجہ ۳۲ دقیقہ پر ۲۲۰ میل طے کرکے جمنا مین شامل ہوئی ہے یہہ ندی صرف برسات مین بہت زور سے بہتی ہے گرمی مین خشک رہتی ہے اور ریتہ بکثرت ہے ٭

उटंगन
नंदकुंड
बैराठ
मानपुर
गम्भीर

لونی قصبہ پوہکر قریب اجمیر سے مغرب مین کوہ ارابلی کے مغربی سمت سے عرض

लोनी
पोहकर

لفظون سے اسطرح پر بتلاتے ہین کہ کوئی پارساگڈرنی اس ندی کے پانی مین برہنہ غسل کرتی تہی یکایک اوس نے دیکہا کہ کوئی مرد اوسکے حسن کو دیکہہ رہا ہے اس پر امداد غیبی کی خواستگار ہوکر ندی مین غرق ہو گئی یہہ ندی ملک میواڑ مین ۱۲۰ میل کے فاصلہ تک بہتی ہے اور اوسمین جانب راست سے بیرس اور جانب چپ سے بوٹاسری شامل ہوئی ہین شمال شرقی سمت مین بہتی ہے اور پہر جانب چپ سے اجمیر ندی اور چند نالے علاقہ جے پور کے اوسمین شامل ہوئے ہین *

बेरिस

बोटासरी

अजमेर

شہر ٹونک پر مخرج سے ۲۳۵ میل کے فاصلہ پر اوسکا راستہ جنوب مشرق کو بدلا ہے پہاروں پہاڑون سے جنمین قلعہ رنتہمبور ہے گذر کر بعد طے ۳۲ میل عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۰ دقیقہ پر چمبل مین شامل ہوئی ہے کرنل مونسن صاحب کی فوج ۱۸۰۴ء مین مفرور ہوئی اور ہلکر متعاقب تہا تب یہہ ندی حایل ہوئی تہی ۲۲ اگست کو ایسی چڑہی ہوئی تہی کہ دو روز تک گذر نہوا *

بیرس جسکو بیرج اور بیرس بہی کہتے ہین سلسلہ اراولی پہاڑ سے ملک میواڑ مین قصبہ گوگوندا سے چند میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۲ دقیقہ پر نکلی ہے اول شمال مشرق مین اور بعد جنوب مشرق مین بہتی ہے *

बेरस

बेरज

गुगोंदा

اثنار راستہ دو چھوٹی چھوٹی ندیان کہ شہر اودے پور کے تالاب سے نکلے ہین اوسمین شامل ہوتے ہین پہر وہ اودایہ کے تالاب اودے ساگر مین مغرب کی طرف سے داخل ہوئے اور اوسکے جنوب مشرقی گوشہ سے نکلکر خصوص شہر چیتوڑ تک زیادہ تر

उदायया

نیوج سور سوکری و مگردہ سے نکلی ہے اسکا نام جمہنری بہی ہے *

نیج ندی ملک مارواڑ مین عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۱۷ دقیقہ پر نکلکر اور مشرقی رُخ سے ریاست بوندی مین گذر کر بعد طے ۱۰۰ میل کے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۵ دقیقہ پر چمبل مین شامل ہوئی ہے *

پاربتی مغربی کہ بمقابلہ پاربتی مشرقی مالوہ مین اس نام سے مشہور ہے بندیاچل پہاڑ کے شمالی سمت سے قصبہ آشتہ کے جنوب مین بیس میل پر عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۴۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۳۳ دقیقہ مین نکلی ہے کل ۲۲۰ میل کے طول مین اول اسّی میل تک شمال مشرقی سمت مین اور بعد ازان شمال مغربی سمت مین بہکر جانب راست سے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۱ دقیقہ پر چمبل مین شامل ہوئی ہے اوسمین اثنار راستہ اور بہی برساتی پانی شامل ہوتے ہین برسات مین ایسی چڑہتی ہے کہ پایاب بمشکل اوترا جاتا ہے۔ اور شاہراہ کوٹہ و ساگر پر بمقام گگواس مخرج سے ڈیڑہ سو میل اوسکا پایاب عبور کرلیتے ہین وہان ڈیڑہ سو گز عریض ہے یہان سے ساٹھ میل فروتر کلیان پورہ مین سڑک کوٹہ و کالپی کا اوس سے تقاطع ہوا ہے۔ پاربتی کی دو شاخین ایک آملا کہیڑہ سے اور دوسری دولت پورہ سے نکلکر فرہر مین ملی ہے *

بناس مشرقی کوہ ارابلی کے سلسلہ واقع میواڑ سے چھاونی سایمر سے پانچ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲۸ دقیقہ پر نکلی ہے اس ندی کا وجہ تسمیہ بن یعنی جنگل اور آس یعنی امید دو سنسکرتا

नेवज
मोर सोकरी
मगरदा
जमनीरी
नेज
पार्बती
आशता
कल्यानपुरा
कालपी
अमलाखेडा
फ़रहर
सायमर
वन—आस
वनास

تھی اور بابر نے اوسکا متواتر ذکر لکھا ہے ٭

کالی سندہ یہہ ندی مالوہ مین بندر یاچل پہاڑ کے جنوبی سمت مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۶ دقیقہ پر نکلی ہے نوے میل شمال مین بھکرا وسمین لڈکندرہ ندی کہ وہ بھی بندر یاچل سے نکلی ہے شامل ہوئی ہے اور ساٹھ میل آگے بڑھ کر آہو اور انجار ندیان اوسی طرف سے گاگرون کے قریب اوسمین ملی ہین - اور پینتیس میل آگے جانب راست سے بیوج کا اتصال ہوا ہے اسطرح ۲۲۵ میل طے کر کے وہ عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۳ دقیقہ پر جانب راست سے چمبل مین شامل ہو گئی ہے بمقام کنڈ گنگ اس ندی کا اثناء راستہ کوٹہ وساگر عبور ہوتا ہے اور وہان ۴۰۰ گز کا عرض ہے ٭

लड कुंराहा

आहु
अनजार
बेवज

कुंड गंग

آہو یہہ مالوہ مین ایک چھوٹی ندی ہے عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱ دقیقہ پر نکلی ہے اور شمالی سمت مین روان ہوکر اور انجار سے شامل ہوکر گاگرون سے بجانب چپ عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۹ دقیقہ پر کالی سندہ مین شامل ہوئی ہے اثناء راستہ نصیر آباد و ساگر بلواڑہ پر آہو کا پایاب عبور کیا جاتا ہے ٭

सागर
बलवाड़ा

انجار یہ بھی کوچک ندی ہے کہ کوہ مکندرہ مین گھاٹہ سے بارہ میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۷ دقیقہ وطول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۴۴ دقیقہ پر نکلی ہے پچیس میل شمال مشرقی سمت مین اور بعد ازان پندرہ میل جنوب مشرقی سمت مین بہکر او مکندرہ کے جنوب مغربی گھاٹہ سے گذر کر اتصال کالی سندہ سے بارہ میل برتر آہو مین شامل ہوئی ہے ٭

شامل ہوئی ہے اس اتصال سے بارہ میل پر چمبل کا رخ شمال سے مشرقی ہو گیا ہے
اور بارہوین میل پر سب سے بڑی ندی بناس کا اوس سے اتصال ہوا ہے یہان سے
پینتالیس ۴۵ میل پر سڑک گوالیار و نصیر آباد کا گھاٹ ہے اور وہان سے پچپن ۵۵ میل پر
دھولپور شہر کے نیچے جنوب با شرق مین گذری ہے اتصال بناس سے چمبل دریائے
عظیم ہو گئی ہے اور بہت کم مقامات پر پایاب ہے دھولپور کے نیچے ہمیشہ کشتی مین
عبور ہوتا ہے مگر کھتورہ پر بفاصلہ صرف چار میل بر ترا اپریل ۱۸۰۵ع مین فوج انگریزی
تحت حکومت لارڈ لیک صاحب نے بھرت پور سے گوالیار کو جاتے ہوئے بمقام [illegible]
پایاب عبور کیا تہا اور کنارہ اسقدر بلند ہین کہ بیس ہزار فوج کیواسطے سڑک بنانے
کی ضرورت ہوئی دھولپور سے پینتالیس ۴۵ میل بڑھ کر جنوب با شرقی سمت مین روان
ہوئی ہے اور وہان سے پینتالیس میل آیندہ قرب دچار برگوڑہ مین راستہ
گوالیار و اٹاوہ پر گھاٹ ہے مگر دسمبر مین ہاتھی اور اونٹ پایاب اوتر جاتے ہین
اوس سے جنوب مشرقی سمت مین بتیس میل روان ہو کر جانب راست سے عرض بلد
شمالی ۲۶ درجہ ۳۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۹ درجہ ۱۹ دقیقہ پر جمنا مین شامل ہوئی ہے
چمبل کا کل طول ۵۷۰ میل بشکل نصف دائرہ ہے اور تقریب مئو سے پینتالیس میل
[illegible] ۳۰۰ میل [illegible] پانی [illegible] کثرت سے [illegible] کہ اتصال جمنا پر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

मोलानी नामनवाड़ा सीपरा	بڑی ندی سولانی شامل ہوئی ہے - وہان سے ناگت واڑہ کے قلعہ کے گرد پھر کر دس میل تک جنوب مشرق کو بہی ہے وہان سے پندرہ میل کے فاصلہ پر سیپرہ نامی ندی کہ خود چمبل کے برابر ہے جانب راست سے اوسمین شامل ہوئی ہے اتصال سیپرہ سے
काली सिंध	آٹھ میل پر اوسمین جانب راست سے چھوٹی کالی سندہ شامل ہوئی ہے اس مقام سے چمبل شمال مغربی سمت مین بہتی ہے اور وہانسے بیس میل پر اوسمین جانب چپ سے
सो. सारदे	سو اور سارد ے دو ندیان ملین ہین یہان سے شمال مشرق کیطرف رجوع ہوکر
नीमच	براستہ درہ مکندرہ ہاڑوتی کی پست زمین مین داخل ہوئی ہے وہان نیچے اور
गजरत घाट	مکندرہ کی سڑک کا گجرات گھاٹ ہے یہان سے چالیس میل پر اور اصل مخرج سے دوسو نو میل پر پہیلکر بشکل جہیل ہوگئی اور پھر اوسکے دوسرے کنارہ سے پہاڑ مین تنگ اور عمیق دہار ہوکر نکلی ہے کل جہیل کا سطح بجز اوس مقام کے جہان یہہ دہار نشیب مین زور سے گرتی ہے ہموار رہتا ہے یہان سے اوتار شروع ہوا ہے اور آیندہ متواتر زینہ کیطرح اوترتی جاتی ہے اور شور وغل بہت ہوتا ہے اور عرض زیادہ ہوتا جاتا ہے آخر کار چار علیحدہ دہارین ہوگئی ہین کچھہ فاصلہ پر چارون دہارین ایک غار مین جمع ہوئی ہین اور وہانسے آگے ایک مقام پر صرف تین گز کے عرض مین بڑے زور اور عمق سے بہتی ہے اور چند سو گز بڑھ کر پانچ سو گز کا عرض ہو گیا ہے یہانسے پچاس میل کے فاصلہ پر شہر کوٹہ کے نیچے چمبل بہت گھری ندی ہے کہ ہر موسم مین اوسکا عبور بذریعہ کشتی ہوتا ہے اور ہاتھی بھی تیر کر نکلتے ہین وہان سے پچیس میل کے فاصلہ
पारा नोर	پر پار انور گھاٹ پر اوسمین پایاب اوترتے ہین یہان تین سو گز کا عرض ہے اور کنارہ بلند ہین اور جانبین کوتلے کثرت سے ہین - پار انور گھاٹ سے دس میل پر اوس مین
पार्वती	ایک بڑی ندی کالی سندہ ملی ہے اور پینتیس میل بڑھ کر پاربتی کہ کالی سندہ کے متوازی بہے

قیدیون کو رکہا کرتے تہے کوٹہ اور بوندی کی ریاستون کو علیحدہ کرکے یہہ ندی بجے پور و قرولی و دہولپور اور ممالک سیندہیہ کے سرحدی خط بنی ہے ؛

قرب و جوار کوٹہ مین چمبل ندی نہایت خوبصورتی سے بہتی ہے عمیق پانیکا عریض چشمہ سبز و خوشنما بلند پہاڑون کے درمیان لہراتا ہوا آہستہ آہستہ چلتا ہے - اس ملک مین شکاری جانور بکثرت ہین اور کوٹہ کا رئیس اس شکار کا بہت نازان ہے اور اپنے مہمانون کو دار الریاست سے صرف ایک گولی کی مار کے فاصلہ پر اوسکی سیر کراتا ہے کیونکہ سرد رخت پہاڑون کے خوشگوار سایہ مین شیر لب آب آپڑتے ہین اور جب اونکو آدمی جاکر جگاتا ہے تو کشتی کے سوار شکاری دریا مین سے بآسانی مار لیتے ہین ؛

چمبل کا مخرج مالوہ مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۲۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۴۵ دقیقہ پر چہاونی مئو سے آٹہہ نو میل جنوب مغرب مین ہے اور چہاونی مذکور سطح سمندر سے ۲۰۱۹ فیٹ بلند ہے اول شمال کو روان ہوئی ہے ؛ मौ

کوہ بندیاچل کا سلسلہ جہان سے چمبل نکلی ہے جنپاوا کہلاتا ہے اگرچہ مالکم صاحب نے لکہا ہے کہ یہہ مخرج برائے نام ہے کہ وہان سے پانی ہمیشہ نہین نکلتا ہے اور موسم گرما مین اکثر دور تک خشک رہتی ہے - شاید ایسا ہی ہو مگر پندرہ میل کے فاصلہ پر سڑک مئو دہار کے اچانہ منانہ کے گہاٹ پر ساٹہہ فیٹ عریض ہے اور تہوڑی بہت ہر موسم مین بہتی ہے - اسّی میل کے فاصلہ پر اوسمین جانب چپ سے ایک ندی جسکو چمبیلہ اور چمبلا کہتے ہین شامل ہوئی ہے اور وہانسے دس میل پر اوس مین واگیری ندی جنوب مغرب سے شامل ہوئی ہے - وہان سے پندرہ میل پر قصبہ تال کے قریب شمال مغرب کی طرف روان ہوئی ہے - وہان سے چہہ میل پر اوسمین ایک

जनपावा
मालकम
अचाना
मनाना
चंम्बेला
चंम्बला
वागेरी
नाल

سانبہر راجپوتانہ میں قدرتی جہیل صرف سانبہر کا ہے یہہ جہیل جے پور و جودہ پور کے علاقہ میں خطوط عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۲ دقیقہ و ۲۷ درجہ اور خطوط طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۴۹ دقیقہ و ۷۵ درجہ ۱۸ دقیقہ کے درمیان واقع ہے مشرق مغرب بائیس میل طول اور چہہ میل عرض اور قریب پچاس میل محیط ہے - مگر یہہ وسعت اوسکے موسم برسات کی ہے جب پانی کی شورت کم ہوجاتی ہے موسم گرما میں پانی بہت خشک ہوجاتا ہے اور نمک بکثرت جمتا ہے نمک دہوپ میں رکہا جاتا ہے کہ خشک وسخت ہوجاوے - ابتدا میں سرخی آمیز ہوتا ہے اخیر میں بہت صاف اور خوش ذائقہ ہوجاتا ہے اسکے جنوبی کنارہ پر شہر سانبہر عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۱۲ دقیقہ پر واقع ہے -

تالاب شاید راجپوتانہ کی عمدہ ترین خوبیوں میں مصنوعی تالاب ہیں کہ اس ملک میں اکثر مقامات پر ملتے ہیں سانبہر کی قدرتی جہیل سے دوم درجہ پر دیبر کا تالاب سبسے وسیع ترین ہے مگر باعتبار صنعت کانکرولی راج نگر واقع میواڑ کا تالاب سبسے عمدہ ہے اس بند کی دیوار طول میں دو میل سے کم نہیں ہے بڑے آثار و بلندی اور عمدہ مصالحہ سے تعمیر ہوا ہے اور اوسکے استحکام کیواسطے خام پشتہ ہے بعض مقام پر اس دیوار کی بلندی چالیس فیٹ ہے اور کنارہ پر سنگین ہے اس تالاب کا رقبہ بارہ میل مربع ہے اور عمق بہی بہت ہے الغرض یہہ تالاب ہندوستان کی عمدہ چیزوں میں سے ہے ۔

ندیان

چمبل راجپوتانہ میں سب سے بڑی ندی چمبل ہے کہ وسط ہند سے قلعہ بنگلاج گڈہ کے قریب اس ملک میں داخل ہوئی ہے اس قلعہ میں مہاراجہ صاحب ہلکر اپنے معزز

इंगलाजगढ़

اور وہان طرفین کے لوگ مویشی چراتے ہین اس ملک مین پانی کے چشمے تیر، رار، پار
دور کہلاتے ہین — اس کل ملک واقع ریاست ہاے جودہ پور و بیکانیر و جیسلمیر مین
بجانب شمال حدود بہاول پور تک ریت کے ٹیلے بہت بلند پہاڑ کے ہمشکل ہین اور نیز
چہوٹی چہوٹی جہاڑیان ہین کہین کہین سیراب قطعات ہین اور کہین برسات کے بعد
پایاب تالاب بہی ملتے ہین مگر علی العموم کل ملک مین پانی نایاب ہے اکثر سطح زمین سے
دو سو چار سو فیٹ کے عمق پر ہوتا ہے جہان قریب ہے زیادہ تر شور ہوتا ہے
پانی جمع کرنیکے واسطے پختہ حوض جنکو ٹانکہ کہتے ہین بنا لیتے ہین اونمین برسات کا پانی
فراہم کیا جاتا ہے جب وہ خرچ و خشک ہو جاتا ہے تو پہر اونہین عمیق کنون کے پانی سے
کام چلتا ہے ؀

بیکانیر مین ایک کنوان تین سو چار سو فیٹ عمیق کہودا تہا اوسمین ایسے زور سے پانی نکلا
ساٹہہ فیٹ کے عمق تک بہر گیا اور دس فیٹ سے زیادہ پانی کم نہوا اور یہہ بہی دریافت
ہوا کہ نو دس میل کے فاصلہ پر کنوون مین جو چیز گر گئی تہی اس کوے مین سے نکلی ؀

راجپوتانہ کے اور پہاڑ جو حصص اراولی نہین سمجہے جاتے ہین یہہ ہین اول وہ جسپر
جودہ پور شہر آباد ہے — دوم بوندی اور راندر گڈہ کے پہاڑ کہ مثل جزیرہ ہموار سطح
پر واقع ہین سیوم کوہ مکندرہ جسکا درہ واقع ہاڑوتی کرنل مونسن صاحب کی بازگشت
سے نامور ہوا ہے چہارم راج محل کا پہاڑ واقع علاقہ جے پور و ٹونک جسکے درمیان سے
بناس ندی گذری ہے پنجم الور و قرولی کے پہاڑ ششم میواڑ و ڈونگر پور پرتا بگڈہ
کی کوہستانی زمین ؀

तीर، रार، पार

दूर

मोन्सन

جہیل و تالاب

آتشی پہاڑون سے بہت مشابہ ہے ؛

ارابلی سے مغرب کا ملک تھل کا ٹیبہ ہے۔ اس موت کی سرزمین مین نہایت دلچسپ شے لونی ندی ہے کہ کوہ ارابلی سے مغرب مین گرکر کتنی ہی شاخون سے ریاست جودہ پور کے عمدہ قطعات کی آبپاشی کرتے ہی اوسکے کنارہ پر سے مارواڑ کا وسیع خاکی ملک جسکا اصلی نام مارستھل یعنی سرزمین موت ہے صاف نظر آتا ہے ؛

جنوب مین لونی ندی کے شمالی کنارہ سے اور مشرق مین سرحد شیخاواٹی سے ریگستان شروع ہوا ہے۔ بیکانیر و جودہ پور و جیسلمیر ریگستان مین ہین اور جسقدر مغرب کو بڑہتے ہین اوسیقدر ریتہ کثرت سے آتا ہے اور پہاڑ بہت کم ہین البتہ جیسلمیر کے شمال مین ایک پہاڑ پٹی کے پتہرون کا مشرق سے مغرب مین واقع ہے ؛

جیسلمیر کے ہر طرف خاکی جنگل ہے صرف وہی قطعہ جہان دار الحکومت ہے سیراب ہی وہان جو گیہون چاول پیدا ہوتے ہین ؛

اگرچہ کل ملک مارستھل کہلاتا ہے مگر اصل مین یہہ نام صرف اوسی ملک کا ہے جو راٹھور نسل کے راجپوتون کے تحت حکومت مین ہے ؛

جودہ پور کے گرد کی زمین دلچسپ ہے مہاراجہ صاحب کا محل کہ شہر کے اوپر واقع ہے گویا خاکی سمندر کے وسط مین ایک جزیرہ ہے اور پہاڑ کے پتہر اکثر مقام پر زینہ کے ہمشکل ہین

بالوترہ واقع لب لونی سے شمال و مغرب مین قطعات معروف دہات و اومرہ سومرہ اور مغربی حصہ ملک جیسلمیر اور عریض مستطیل کہ درمیان جنوبی حدود داود پوترہ اور بیکانیر کے واقع ہے بالکل ویران و بیابان ہے مگر ستلج سے کچھہ کے رن تک کہ طول مین پانسو میل اور عرض مین پچاس سے سو میل تک مختلف ہے جابجا قطعات سیراب ملتے ہین

ल का टीबा

मारुस्थल

बालोतरा
धात
ऊमरा सूमरा
दाऊदपुत्रा
कच्छ

اب ملک پتاریعنی پہاڑی سطح سرزمین وسط ہند پر غور کرنا چاہیے کوہ بندیاچل جنوب مین اور ارابلی مغرب مین ہونے سے اوسکے حدود بخوبی واضح ہین اس ملک مین ٹانڈل گڈہ سے براستہ چیتوڑ وجاود و دانتولی ورام پورہ وبہان پورہ وگہاٹہ مکندرہ و گاگرون جہان کالی سندہ ایکلیرہ اور میرگواس کے تنگ راستہ مین ہوکر گذری ہے اور پاربتی بوجہہ کم ارتفاع مالوہ سے ہاڑوتی مین آئی ہے اور پہر راگہوگڈہ وشاہ آباد و غازی گڈہ وگسوانی وجاودوتی دورہ کیا جاوے اور پہر اوسی مقام سے براہ ڈبلانہ وآندرگڈہ ولاکہیرا ورنتہنبور وقرولی وہولپور تک زمین کو دیکہا جاوے تو اس ملک کے نشیب وفراز وناہمواری کا حال بخوبی معلوم ہو کہ مغرب سے مشرق کیطرف کسقدر پستی ہے اور چمبل ندی پہاڑی زمین مین کس پیچ وتاب وزور شور سے گذرتی ہے

اس ملک کے شمال ومشرق مین لال سوٹ علاقہ جے پور سے لیکر ہنڈون ہوکر بیانہ ورو پباس واقع راج بہرت پور تک سرخ وسفید پٹیون کے پتہر کا پہاڑ ہے اس سے شمال مین ریتہ کی زمین ہے چنانچہ ایسی ہی زمین پر شہر جے پور واقع ہے بیانہ وہنڈون سے قرولی بہی بذریعہ اوسی قسم کے پہاڑ کے علیحدہ ہوئی ہے مگر اوسکی زمین قرب وجوار کی زمین سے غیر مشابہ نہین ہے بعض مقامات پر جہان کشادہ ہے زراعت ... ہوتی ہے مگر بعض جا پہاڑی ہونیکی وجہہ سے زراعت نہین ہوتی ہے

ارابلی کے نہایت جنوبی حصہ واقع سروہی ومیواڑ کے شمال مین متفرق سنگ خارا کے پہاڑ ہین ان پہاڑون کے قریب تو زمین سیراب ہے مگر فاصلہ دراز پر بہ تدریج علی ... ف بہوڑا ہوتی گئی ہے یہہ پہاڑ لونی ندی تک شمال مغربی سمت مین واقع ہین اور اونکا ارتفاع آٹہہ سو سے گیارہ سو فیٹ تک ہے اکثر کی ساخت نہایت عجیب اور

पनार
जावद
आलपुरा मुकंदरा
कालीसि
मेरगव
पार्वती राघोगढ़
वयाना
रूपवास
लोनी

میں شریک ہوئے تھے معہ بہت سے پُرجوش فقہا کے پھانسی دیے گئے۔ اس سے بھی اُنھیں عبرت نہیں ہوئی اور ۲۰۲ھ میں متعصبوں کے بھڑکانے سے لوگ پھر اُٹھ کھڑے ہوئے لیکن کچھ بھی نہ ہوا پہلے کی طرح سے یہ بھی اپنے ہی سروں پر کھیلے اور ان کا بھی سرسری فیصلہ ہو گیا۔ طلیطلہ کے امرا کا (جنھوں نے اپنی عادت کے موافق بغاوت کی اور اس دفعہ فریب سے ولی عہد کے قبضے میں دیدیے گئے اور ایک ایک کر کے قتل ہوئے) عبرت انگیز واقعہ بھی قرطبہ والوں کو اگ اور بغاوت کرنے سے باز نہیں رکھ سکا۔

ہاں اس میں شبہ نہیں کہ سات سال تک "یوم الخندق" (جو طلیطلہ کے قتل عام کا نام رکھا گیا تھا) کی یاد نے قرطبہ کے متعصبان مذہب کو اپنی حد پر رکھا۔ لیکن جیسے جیسے اس ہیبتناک کھائی کی یاد جس میں طلیطلہ کے کل مقتول امرا کی لاشیں ڈال دی گئی تھیں ضعیف ہوتی گئی دارالخلافہ میں اک تازہ ہنگامے کے اسباب علامات پیدا ہوتے گئے۔ لوگوں کا جوش بہت بڑھ گیا۔ یہ جوش صرف سلطان ہی کے خلاف نہ تھا کہ وہ موٹے کپڑے نہیں پہنتا اور بدن پر بھبھوت نہیں ملتا اور اپنے آپ کو نفس کش ظاہر نہیں کرتا، بلکہ اس سے بھی زیادہ اُسکے محافظوں کی بڑی بھاری جماعت کے خلاف تھا جنکو وہ لوگ عجم یعنی گونگا اس وجہ سے کہتے تھے کہ وہ حبشی اور اُنھیں کے مثل تھے اور عربی زبان نہیں بول سکتے تھے۔ یہ عجم قرطبہ کی گلیوں میں تن تنہا نکل نہیں سکتے تھے۔ اگر کوئی سپاہی اکیلا باہر نکلتا تو یقین تھا کہ عوام اُسکو دق کرتے اور ممکن تھا کہ قتل کر ڈالتے۔ ایک دن ان محافظوں میں سے ایک نے کسی شخص کو دل لگی سے ایک گھونسا مارا۔ اس سے سارے لوگ اکدم سے بگڑ کھڑے ہوئے۔ سب ایک دل ہو کر ایوان شاہی کی طرف جھکے اور ہزار در ہزار دینیات کے طلبہ جو شہر کے جنوبی حوالی میں سکونت رکھتے تھے اُنکے سرگروہ بنے اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ باوجود شہر کے قلعہ بند اور فوج سے معمور ہونے کے یہ سب حملہ کر کے اُسپر قبضہ کر لیں گے۔ سلطان حکم نے انسانی صورتوں کے اُڑتے ہوئے سمندر کی طرف نظر کی اور عقیدتمند لوائیوں کو حیرت کے ساتھ دیکھا کہ اُسکے تجربہ کار سواروں کے

مسلمانوں سے بھی زیادہ مسلمان ہو جاتے تھے۔ عبدالرحمٰن دوم پرلے سرے کا دانشمند اور
اس غایت درجے کا دنیا دار تھا کہ اُس نے فقیہوں کو اور خاص کر اُن لوگوں کو جن میں ہسپانیہ
کا خون تھا اپنی سلطنت میں کوئی بالا دستی کا اقتدار نہیں دیا تھا لیکن خدا پرست ہشام نے
تو اس خطرے کو نہیں دیکھا اور اگر اسے دیکھا بھی ہوتا تو ہرگز اسکو خطرہ نہ سمجھتا۔ اُسکو اس
بات کا عشق تھا کہ ایسے مقدس لوگوں کو اپنا رازدار بنائے جو شرع کے سخت پابند ہوں
اور ان لوگوں میں جو عام طور کی دنیاوی طمع و حرص اور اقتدار کی آرزو بہت ہی پوشیدہ
ہوا کرتی ہے اُسکو وہ نہیں سمجھ سکتا تھا۔ یہ بھی اتفاق ہوا کہ اس زمانے کے فقہا کا افسر
ایک غیر معمولی ذہانت و فطانت کا آدمی مدینۂ منورہ کی نو آبادیوں میں سے ایک کا شاگرد رشید
تھا۔ یہ ایک ایسا آدمی تھا جسکے لیے مذہبی حرارت اور ملکی اقتدار کا حرص جس نے بارہا قوموں کا
ستیاناس کیا ہے سوہان روح تھا۔ ابن فحص یعنی قاضی یحییٰ نے ہشام کے حسن عقیدت اور
پارسائی سے یہ نفع حاصل کیا کہ قرطبہ کے فقہاء کو رسوخ و اقتدار کی ایسی بلندی پر پہونچا دیا
کہ جس سے اُسکے ہوشیار باپ عبدالرحمٰن کو قبر میں بھی بے چینی ہوئی ہوگی۔ اس میں شک نہیں
کہ جب تک یہ لوگ اپنے طور پر رہنے دیئے گئے اُس وقت تک خیریت رہی۔ لیکن ۷۹۶ء
میں جب نیکوکار ہشام نے جنت کی خوشبوؤں کے لیے اس دنیا کو الوداع کہا تو دربار کی
حالت بالکل بدل گئی۔ نیا سلطان حکم مذہب سے کچھ بے سروکار یا کسی طرح برگشتہ نہ تھا لیکن
خوشدل اور ملنسار تھا اور جو زندگی اُسکے پیش نظر تھی اُس سے متمتع ہوتا تھا اور اُسکا میلان
نفس کشی کی طرف نہ تھا۔ اس رویہ کا آدمی متعصب فقہاء کے نزدیک بالکل قابل اعتراض تھا۔
وہ اس سلطان کا ذکر پارسایانہ ہیبت کے ساتھ کرتے تھے۔ علانیہ اُسکے راہ راست پر آنے
کے لیے دعائیں کرتے اور اُسکے رُو در رُو اُسکی تذلیل و تحقیر تک کرتے تھے۔ جب اُن
لوگوں نے دیکھا کہ اسکی عیش پسندی ناقابل علاج ہے تو اُسکے خاندان کے کسی اور شخص کو
تخت پر بٹھانے کی ٹھہرائی۔ یہ سازش ناکام رہی اور بہت سے چوٹی کے امرا جو اس سازش

نیکوکاری ہی اس کا سبب ہوئی تھی کہ سلطنت میں بغاوت کا ایک جدید عنصر پیدا ہوگیا تھا۔ یہ نیا عنصر اسلام کے دینی پیشواؤں کا اقتدار تھا۔ دینی پیشوا کا لفظ پورے طور پر صحیح نہیں ہے اس لیے کہ اسلام میں کوئی دینی پیشوائی ٹھیک ویسی نہیں ہے جیسی کہ کیتھولک عیسائیت میں ہے۔ جو لوگ کہ نمازیں پڑھاتے اور جمعے کے دن مسجدوں میں وعظ و نصائح کیا کرتے ہیں وہ دنیادار ہوا کرتے ہیں جو اپنی دکانیں یا اور پیشے چھوڑ کر آتے اور اُس وقت کے لیے امام و پیشوا بنا دیے جاتے ہیں۔ اسلام میں دنیاوی و دینی آدمیوں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں ہے۔ باایں ہمہ بعض امور ایسے ہیں جو کم و بیش اُس سے ملتے جلتے ہیں جسکو ہم دینی پیشوائی کہتے ہیں۔ اسلامی ملکوں میں ہمیشہ ایک جماعت ایسے لوگوں کی رہتی ہے جنکی زندگی تمامتر مذہب ہی پر وقف رہا کرتی ہے۔ ایسے لوگ چاہے خاص طریقے کے فقرا ہوں یا صرف دینیات پڑھنے والے کسی مشہور عالم کے تلامذہ جنکے مسائل نے اُن میں غیر معمولی مستعدی و گرمجوشی پیدا کر دی ہو۔ یا قرآن خواں ہوں یا مدرسے کے مدرسین۔ ایسا گروہ ساری اسلامی دُنیا میں ملتا ہے اور ہر اسلامی ملک میں ان کا لحاظ رکھنا ضرور ہوتا ہے۔

القاہرہ میں جامع الازہر کے طلبا۔ قسطنطنیہ میں سوفطا۔ اور بہت سے مشرقی شہروں کے ملّا نے ثابت کر دیا ہے کہ جوش و خروش کے زمانے میں دینی حرارت کیا کچھ آگ لگا سکتی ہے عبدالرحمن کی وفات کے بعد سب سے پہلی بغاوت اُس جانب سے ہوئی جس طرف سب سے کم خیال جاتا تھا۔ یہ بغاوت نہ عیسائیوں کی طرف سے ہوئی نہ عربوں یا بربروں کے کسی ملکی فرقہ کی جانب سے۔ بلکہ اسلام کی جان نثار اولاد یعنی قرطبہ کے دینیات پڑھنے والے طلبا کی طرف سے۔

ان طلبہ میں زیادہ تر تعداد نومسلموں یا نومسلم کے بیٹوں کی تھی۔ اور معلوم ہو چکا ہے کہ ہسپانیہ والے بڑی خوشی سے اسلام قبول کرتے جاتے تھے اور اکثر نومذہبوں کی طرح خود

اور یہ لڑکا جوانی میں پیدا ہونے والا تھا اُسکے آثار اُسی وقت نمایاں تھے ؎

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست

اسکے دینداری کے کاموں کی کوئی انتہا نہ تھی اور جو شخص ستایا ہوا ہوتا تھا اُس کو یقیناً اُسی کے یہاں پناہ ملتی تھی وہ محتسبوں پرچہ نویسوں کو اپنی سلطنت کے کل حصوں میں اسلیے بھیجا کرتا تھا کہ ظلم کی جستجو کرکے اُسکو رفع کریں اور پارسائی کی باتوں کو رواج دیں۔ وہ راتوں کو گلیوں میں گشت کروانا تھا تاکہ بدمعاشی و برائی کے افعال نہ ہونے پائیں اور جو جرمانے کہ یہ لوگ بدکاروں سے وصول کرتے تھے وہ اُن نکوکاروں میں تقسیم ہوتے تھے جنکو بارش یا سردی بھی رات کے وقت مسجد جانے سے نہیں روک سکتی تھی۔ سلطان بنفس نفیس بیماروں کی عیادت کو جاتا اور اکثر آدھی پانی کی راتوں میں پرہیزگار بیماروں کو کھانا پہنچانے اور اُنکی تیمارداری کرنے کو باہر نکلتا تھا۔ باوجود ان سب باتوں کے وہ کچھ نامرد نہ تھا۔ یہ اپنے سپاہیوں کو شمال کے عیسائیوں کے مقابلے میں پکّے عرب سپاہی کی طرح لڑانے کو لیجایا کرتا تھا اور اگرچہ محبت سے لوگ اسکو العزیز ابد العادل کہتے تھے لیکن جس وقت اسکے چچاؤں کی سازشوں سے اُسکی سلطنت کے لالے پڑگئے تو جس قدر کڑےپن کی ضرورت تھی اس نے دکھلائی۔ اس نے اپنے مملوکوں یعنی باڈی گارڈ کی تعداد بڑھائی اور ان میں سے ایک ہزار ہمیشہ رات دن دریا کے دونوں جانب اُسکے ایوان کی حفاظت کیلیے مامورالخدمت رہتے تھے۔ یہ شکار کا شائق تھا۔ تاہم اس قدر محتاط تھا کہ جب اس نے قرطبہ کا پُل دوبارہ بنوایا جو آج تک قائم ہے تو یہ سُنکر کہ میری رعایا یہ سرگوشیاں کرتی ہے کہ میں نے یہ بڑا کام صرف اس لیے کیا ہے کہ میری شکاری جماعتوں کو زیادہ سہولت ہو تو اُس نے عہد کرلیا کہ میں کبھی اس پل پر سے نہیں جاؤں گا۔ چنانچہ اُس پر ہو کر کبھی نہیں گیا۔ قبل اسکے کہ وہ آٹھ برس پورے ہوں یہ توقع کے قابل شہزادہ اُس جنت الفردوس کو سدھارا جس کا کامل استحقاق اُس نے حاصل کیا تھا۔ اور اُس وقت یہ امر آشکارا ہو گیا کہ اس کی

میں اسکی صورت دیکھکر ہیبت طاری ہوتی تھی اس میں دوست اور دشمن
دونوں برابر تھے — جنازوں کے ساتھ جانا اور جنازے کی نماز پڑھنا اسکی
عادت میں داخل تھا۔ اور جمعے کے دن جو مسجد جایا کرتا تو اکثر منبر پر چڑھ کر لوگوں
کو وعظ و نصائح کرتا تھا۔ بیماروں کی عیادت اور خوشی میں لوگوں کی شرکت کرتا تھا"
بلاشبہ نوجوان عبدالرحمٰن کی تصویر اس سے پہلے کی ہے جب مخالفت و سازش نے
اسکو بیرحم و بدگمان بنا دیا تھا۔ اکثر اوقات قوت و اقتدار اپنے مالکوں کو عجیب طور سے
سزا دیا کرتا ہے۔

جب کوئی جابر مرتا ہے تو عموماً یہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسکی جگہ پر کون بیٹھے گا؟
اور عام جواب یہ ہوتا ہے کہ انقلاب طوائف الملوکی جس تخت کی بنیاد فولادی دھاروں
پر ہوتی ہے وہ فوراً باپ کے بعد بیٹے کو نہیں ملتا۔ اسپر بھی خاندان عبدالرحمٰن کی عمارت اسکی
جابر بانی کی وفات سے منہدم نہیں ہوئی۔ امید کی جاسکتی تھی کہ وہ معاند قوتیں جنکو اسنے
مشکل سے دبا رکھا تھا جب اسکی وفات کے باعث شتر بے مہار ہو جائیں گی تو دونے زور
کے ساتھ ابھریں گی۔ لیکن یہ حالت نہیں ہوئی۔ اسکا سبب کچھ تو یہ تھا کہ اس نے لوگوں
کو اس درجہ خوف زدہ کر دیا تھا کہ پھر ویسی ہی جرأت کرنا انکے لیے آسان نہ تھا اور کچھ یہ کہ
اسکے جانشین میں لوگوں نے اسکے باپ کے متضاد صفات دیکھے (یعنی یہ ایسا شاہزادہ تھا کہ
کہ قابل محبت بھی تھا اور قابل عزت بھی) اسلیے لوگ کئی برسوں تک چپ چاپ رہے۔ ہشام جو
۱۷۲ھ میں اپنے باپ کی جگہ پر بیٹھا۔ تیس برس کی عمر میں ساری خوبیوں کا نمونہ تھا اور گویا یہ
یقین دلانے کے لیے کہ وہ اپنے مختصر سے زمانہ سلطنت میں ان نیکیوں پر مستعدی کے ساتھ
عملدرآمد کرے گا ایک نجومی نے پیشین گوئی کی تھی کہ اسکی زندگی کے کل آٹھ ہی سال باقی ہیں
اس سلطان نے فطرتی طور پر اس مختصر مدت کو آخرت کے لیے تیاری کرنے میں صرف کیا۔ اسکی
کمسنی میں اسکا محل علوم کے ماہروں۔ شاعروں۔ اور دانشمندوں سے بھرا رہتا تھا۔ اور

اس نے وہ کام پورا کر لیا جس کا اپنی نوجوانی کے حوصلے کے زمانے میں جس وقت
یہ اجنبی وارث تن تنہا اک سلطنت کو تابع کرنے کیلئے آیا تھا منصوبہ باندھا تھا مگر اپنی رعایا کے دلوں
کو اپنے ہاتھوں سے کھو کر پورا کیا۔ یہ حسین جوان جو ہسپانیہ کے عربوں کی اطاعت و
جاں نثاری حاصل کرنے کو آیا تھا۔ بتیس برس کے بعد نفرت انگیز جابر بنکر جسکا خون آلود
تخت و تاج صرف کرایہ والوں کی تلواروں نے سیم و زر کے زور سے قائم رکھا تھا، قبر
میں پہونچ گیا۔ اس نے ہسپانیہ میں تلوار کی حکومت کی بنا ڈالی اور اسکے جانشینوں کو
مجبوراً یہی اصول باقی رکھنا پڑا۔ جیسا کہ عربوں کے بڑے مورخ نے کہا ہے اسکا سمجھنا
آسان نہیں ہے کہ جب تک کہ دبانے کی سخت تدبیروں سے کام نہیں لیا جاتا عربوں اور
بربریوں کے سرکش و متمرد فرقے کیونکر مطیع رکھے جاتے یا کیونکر طوائف الملوکی کو
دفع کیا جاتا۔ اسلیے کہ ان دونوں قوموں میں سے کوئی بھی شخصی سلطنت کی عادی نہ تھی
با ایں ہمہ جو جبر و تعدی اس طرح سے قائم رکھی گئی تھی باوجود ساری شان و شوکتوں کے
جسکی چمک دمک دور دور تک پہونچی تھی اک غم انگیز منظر کا تماشا دکھاتی تھی۔ ایک قدیم
عربی مورخ ابن حیان قرطبہ کے پہلے سلطان کا نقشہ اس طرح کھینچتا ہے :—

"عبد الرحمن نرم دل اور رحم کی طرف مائل تھا۔ فصیح اللسان و سریع الاحساس
تھا۔ کسی کام کے ارادہ میں جلدی نہیں کرتا تھا لیکن اسکی تعمیل میں مستقل اور پختہ تھا۔
وہ مستعد و بے قرار آدمی تھا وہ کبھی آرام لینے کو نہیں پڑا رہتا اور نہ اپنے آپ کو
عیش و عشرت میں ڈالتا تھا۔ اس نے کبھی سلطنت کے معاملات کسی اور شخص کے سپرد
نہیں کیے بلکہ انھیں خود ہی طے کرتا تھا تاہم مشکل معاملات میں عقل و تجربے والوں
سے مشورہ لینے سے کبھی باز نہیں رہا۔ وہ اک بہادر و بیباک سپاہی تھا۔ ہمیشہ
میدان جنگ میں سب سے پہلے خود ہی جاتا تھا۔ اپنے غصہ میں ہیبتناک تھا اور
مخالفت کو برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ جو لوگ اسکے قریب جاتے تھے انکے دلوں

سردار کے قتل کا انتقام لینے کو بیتاب ہو رہے تھے سلطان کو دار الخلافہ سے غائب پاکر سرکشی پر آمادہ ہوگئے۔ انکو ابھی تک اس شخص کی مستعدی و ہوشیاری کی حقیقت معلوم نہیں تھی۔ یہ باغی بربریوں کو اُنکے آپس کی جزئی رقابتوں سے فائدہ اُٹھا کر آپس میں لڑا چکا تھا اور اب اُس نے اپنا مدبرانہ جال یمن والوں کے آپس میں پھوٹ ڈالنے کو پھیلایا اس نے بربریوں کو جن سے یمنیوں کی فوج کا بڑا حصہ مرکب تھا دم دیکر ان سے برگشتہ کردیا یہاں تک کہ ان لوگوں نے عین لڑائی میں کنارہ کشی کی اور عبد الرحمن کے سپاہی اسس بھاگنے والے غول پر ٹوٹ پڑے اور نتیجہ یہ ہوا کہ تیس ہزار آدمی کھیت رہے۔ اور زمانے تک انکا بہت بڑا گنج شہیداں حالات دریافت کرنے والوں کی تماشاگاہ رہا۔ اسکے بعد وہ ہیبتناک سازش ہوئی جو تین نامی عرب سرداروں نے شارلیمین کے ساتھ کی تھی اور جس سے قریب تھا کہ وہ جال جسکو عبد الرحمن نے اسقدر تکلیفیں اُٹھا کر بُنا تھا نیست و نابود ہو جائے۔ لیکن سرقسطہ اور رانسے ویلس کے سانحے بغیر اسکے کہ وہ شخص جسکی تباہی کے لیے یہ سب جمع ہوئے تھے ایک وار بھی کرے اُسکا خاتمہ ہو گیا۔

اسکے بعد سے سلطان باعتبار پہلے کے امن کے ساتھ اپنی فتوحات کے ثمرے سے متمتع ہونے لگا۔ اس نے اپنی بڑی مستحکم مرضی کے موافق ہسپانیہ کے کُل مخالف عنصروں کو دبا دیا۔ اور عرب کے اُن مغرور سرداروں کو جنھوں نے اُسکے سامنے تلواریں کھینچنے کی جرأت کی تھی نیچا دکھایا۔ باغیوں کے سرغناؤں کے سر کاٹے یا اُنھیں قتل کرایا۔ اور ثابت کر دیا کہ میں اس رتبہ کے لائق ہوں لیکن ایسے بیرحم و دغاباز کا ظلم اپنی مکافات دیئے بغیر نہیں رہتا ظالم جبر سے چاہے اطاعت کرا لے لیکن وہ جبر سے لوگوں کے دل ہاتھ میں نہیں لے سکتا اور جو سلطنت تلواروں سے لی جائے ضرور ہے کہ اُنھیں کے ذریعہ سے قائم بھی رکھی جائے۔ متدین لوگوں نے ایسے مالک کی ملازمت میں داخل ہونے سے انکار کیا جو عہد کر کے دھوکا اور قتل کر سکتا ہو جیسا کہ اسی سلطان نے کیا تھا۔ اُسکے بڑے

حاجی کے سپرد کیا چونکہ جاتا تھا اس حاجی نے خود عباسی خلیفہ منصور کے ہاتھ میں جا کر دیا
خلیفہ نے جو اس گٹھری کے اندر کی چیز دیکھی تو غصے سے آگ بھبوکا ہو گیا مگر بے اختیار
چلا اٹھا "خدا کا شکر ہے کہ اُس شخص اور میرے درمیان میں ایک سمندر حائل ہے۔" عبدالرحمٰن
کا عباسی رقیب اُسکی کامیابی پر تو دل سے ناراض تو ضرور ہوا مگر بے اختیار اُس کی
ہشیاری و دلیری کی تعریف بھی کی۔ وہ عبدالرحمٰن کو قبیلۂ قریش کا (جس قبیلے کے خود
پیغمبر تھے) باز کہا کرتا تھا۔ اور اکثر کہہ اُٹھتا تھا کہ "حیرت انگیز ہے وہ دلیری، دانشمندی اور
مآل اندیشی جو اُس سے ظہور میں آئی ہے! - پُرخطر راہوں پر چلنا، ایسے دور دست
ملک میں جہاں پہنچنا دشوار ہے اور جو بخوبی محفوظ ہے اپنے کو ڈال دینا اور وہاں جا کر
مخالف جماعتوں کی باہمی رقابت سے فائدہ اُٹھانا اور بجائے اسکے کہ وہ فریق اسکے
مقابلے میں ہتھیار اُٹھائیں اُنھیں آپس ہی میں لڑانا۔ اور اپنی رعایا کے دلوں کو اپنے
ہاتھ میں لے لینا۔ اور ساری مشکلوں کو دفع کر کے سب کا بالادست بنکر حکومت
کرنا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس سے پہلے کسی آدمی نے نہیں کیا تھا!"

عباسیہ حملے کو شکست دینے کے بعد یکے بعد دیگرے اس نئے سلطان کو اور
کامیابیاں بھی ہوتی گئیں۔ طلیطلہ کے لوگ بہت دنوں تک اسکی مخالفت پر قائم رہے
ان لوگوں کو صلح کرنے اور اپنے سرداروں کو اُسکے حوالہ کر دینے پر راضی کیا۔ یہ
سردار سخت بے حرمت کر کے پھانسی دیے گئے۔ یمنی فرقے کا سردار جب خطرناک ثابت ہوا
تو عبدالرحمٰن نے اُسکو راہداری کی چٹھی دی اور اس طرح سے اُسکو اپنے ایوان میں آنے
کی ترغیب دی۔ جب وہ وہاں پہنچا تو عبدالرحمٰن نے پہلے اپنے ہاتھ سے اسکے مار ڈالنے
کی کوشش کی لیکن جب دیکھا کہ یہ عرب بہت ہی زبردست ہے تو اپنے پہرے والوں
کو اندر بلایا اور اُسکو قتل کروا ڈالا۔ تقریباً اسکے بعد فوراً ہی شمالی بربریوں کی بغاوت واقع
ہوئی۔ دس سال اُنکے مطیع کرنے میں صرف ہوئے اور اسی اثنا میں یمن والے جو اپنے

لیکن بہت سی لڑائیاں لڑے بغیر اس سلطانِ قرطبہ کے قدم مضبوطی کے ساتھ نہیں
جمے۔ اس میں شبہ نہیں کہ عبدالرحمن تخت پر بٹھایا گیا لیکن یہ کرشمہ اُن متعدد فریقوں میں سے
جو اس ملک کو آپس میں تقسیم کیے ہوئے تھے ایک چھوٹے سے فریق کا تھا۔ مگر اس نئے سلطان
میں اکثر بادشاہوں سے زیادہ تر اسکی قابلیت تھی کہ اپنی سلطنت کے مخالف و سرکش عناصر کے
درمیان اپنے آپ کو سنبھالے رہے۔ یہ شخص کاموں کو بروقت اور مکمل طور پر کرنے والا، شبہہ
اور وسوسے سے بہت کم تکلیف اُٹھانے والا، کبھی نہایت ہی درشت اور کبھی دغاباز بزدل تھا
اسکی حکمت عملی ہمیشہ اقتضائے وقت کے مطابق ہوتی تھی۔ اور کچھ چند ہی ایسے مواقع نہ تھے
جس میں اُسکا امتحان ہوا ہو۔ اُندلس میں آئے ہوئے اسکو بہت عرصہ نہیں گزرا تھا کہ ابن مغیث
افریقیہ سے ہسپانیہ میں عباسیوں کا سیاہ جھنڈا نصب کرنے کے لیے تری کی راہ سے روانہ
ہوا۔ یہ شخص بجایا کے علاقے میں جہاز سے اُترا اور فوراً بہت سے ناراض آدمی جو ہمیشہ نئی
بات میں شریک ہونے کو مستعد رہا کرتے ہیں اُسکے معاون ہو گئے۔ دو مہینے تک عبدالرحمن
کارمونا میں محصور رہا۔ یہ حالت بدرجۂ غایت خطرناک تھی اس لیے کہ ہر روز دشمن کو اپنی قوتیں
بڑھانے کا زیادہ تر موقع ملتا جاتا تھا۔ عبدالرحمن نے جو ہمیشہ سے پُرازتدبیر تھا جب یہ سنا کہ
دشمن نے احتیاط میں کسی قدر سُستی کو راہ دی ہے تو اپنے پیرووں میں سے سات سو نہایت بہادر
آدمیوں کو ایک جگہ مجتمع کیا۔ بڑی آگ روشن کی۔ اور یہ کہکر کہ اب دو ہی باتیں منظر ہیں
موت یا فتح۔ اپنے نیام کو آگ میں ڈال دیا۔ اُن ساتوں سو نے اسکی اقتدا کی۔ جسکا مطلب
یہ تھا کہ ہم اس بات پر متفق ہیں کہ جب تک ہم آزاد نہ ہو جائیں گے ہماری تلواریں نیام میں
نہیں جائیں گی۔ اسکے بعد اپنے سردار کے پیچھے پیچھے محاصرین پر دل توڑ کر ٹوٹ پڑے اور
عباسی حملہ آوروں کو بالکل نیست و نابود کر دیا۔ عبدالرحمن نے اُس خونخواری سے جو کبھی کبھی
اُسکی ناموری کے چہرے کو بدنما کر دیا کرتی تھی، حملہ آوروں کے سروں کو ایک زنبیل میں رکھا۔
اور ہر ایک کی شناخت کے لیے اُنکے کانوں پر چٹھیاں لگا دیں اور اس [illegible] گٹھڑی کو ایک

مدعی سلطنت) کا اسکاٹ لینڈ پہونچا۔ اُسکی آمد کی خبر جنگل کی آگ کی طرح سارے ملک میں پھیل گئی
خاندان خلافت کے قدیم وابستہ عرض نیاز کو دوڑے اور بنی اُمیہ کے آزاد کیے ہوئے غلاموں
کی اولاد نے کہا کہ ہم آپ کا حکم بجا لانے کو موجود ہیں۔ اور تو اور یمنی قبیلوں پر بھی باوجود
اسکے کہ ان سے امید نہ تھی کہ اس نوبادہ خلافت سے کوئی خصوصیت ظاہر کرینگے اُسکے
جان نثاروں کا اس قدر گہرا اثر پڑا کہ اپنے وعدے پر قائم رہنے اور اُسکی تائید میں ملکر کام
کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ امیر اندلس نے دیکھا کہ اُسکے اکثر سپاہی اُس سے برگشتہ ہوگئے اور
مجبوراً اُسکو ایک نئی فوج کا انتظار کرنا پڑا۔ اس اثناء میں موسم سرما کے مینہ نے جنگ کو
حیز التوا میں ڈال دیا۔ اور عبدالرحمن کو اپنی فوجوں کے درست اور تازہ دم کرنے کا
موقع مل گیا۔

دوسرے سال کے موسم بہار میں پھر لڑائی شروع ہوئی۔ ارشید ونا و اشبیلیہ میں گرمجوشی
کے ساتھ عبدالرحمن کو خیر مقدم کہا گیا۔ اور یہیں سے اُس نے قرطبہ پر دھاوا کرنے کی
تیاری کی۔ یوسف وہاں کا امیر روکنے کو آگے بڑھا لیکن مینہ کے پانی سے وادی الکبیر
چڑھا ہوا تھا اور دونوں فوجیں دونوں متقابل کناروں سے مسابقت کرنے لگیں کہ دیکھیں پہلے
کون قرطبہ پہونچتا ہے۔ آخر عبدالرحمن نے فریب آمیز حیلے کے ذریعے سے جو اُسکی شان
کے شایان نہ تھا یوسف کو صلح کا دھوکا دیکر اسپر آمادہ کیا کہ اُسکو دریا سے جو اب اُتر گیا تھا پار
اُترنے دے۔ اور جب اُس پار پہونچ گیا تو اپنے مطمئن دشمنوں پر ٹوٹ پڑا۔ فتحمندی سے
اعلان کر دیا کہ میں نوبادہ خلافت کے جانب ہوں۔ اور فتح و نصرت کے ساتھ قرطبہ میں داخل
ہوگیا۔ اس میں اسقدر حمیت تھی کہ کوشش کرکے اپنے سپاہیوں کی لوٹنے کی حرص اور
خواہشوں کو روکا۔ اور امیر معزول کی حرم یعنے زنانہ کو امن و عافیت میں رکھا۔ یہ سال
ختم بھی ہونے نہیں پایا تھا کہ وہ ہسپانیہ کے سارے اسلامی علاقے کا مالک ہوگیا اور قرطبہ میں
بنی اُمیہ کا خاندان جسکی قسمت میں تین سو برس تک قائم رہنا لکھا تھا قائم ہوگیا۔

خیالات افریقیہ کی طرف رجوع ہوئے۔ اس لیے کہ اُس نے صاف دیکھ لیا کہ عباسیوں کے عروج نے مشرق میں تو کوئی موقع میرے لیے باقی نہیں رکھا ہے۔ لیکن پانچ سال تک ساحلِ بربر کے قریب آوارہ گردی کے بعد اُسے معلوم ہو گیا کہ عربی امیر کا تخت اُلٹ دینا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اور مغرب کی جانب جو بربری بغاوت کر چکے ہیں وہ اپنی نئی حاصل کی ہوئی خود مختاری کو ایک اموی کے محکوم ہونے کی محض خیالی عزت کے بدلے خوشی کے ساتھ نہیں بیچیں گے۔ اس وجہ سے اب اُسکی نگاہ اُندلس کی طرف گئی جہاں مختلف فریقوں کی دائمی نزاعوں نے ایک ہوشیار مدعیِ سلطنت کے لیے راہ کھول دی تھی۔ اور ایسے شخص کے لیے تو اور بھی صاف راستہ موجود تھا جو عبدالرحمٰن کا سا موروثی حق پیش کر سکے۔ لہذا اُس نے اپنے خادم بدر کو اُندلس کی شامی جماعت کے سرداروں کے پاس روانہ کیا۔ اس جماعت میں بنی اُمیہ کے آزاد کیے ہوئے غلام بہت سے تھے اور عرب کے قواعدِ عزت کے رُو سے اُنپر فرض تھا کہ اپنے اگلے آقاؤں کے ہر رشتہ دار کی امداد کریں۔ بدر نے دیکھا کہ یہ سردار نوجوان شہزادے کا استقبال کرنے پر رضامند ہیں اور مخالف فرقوں کے ساتھ تھوڑا نامہ و پیام کرنے کے بعد مین والوں نے بھی تائید کا وعدہ کر لیا۔ جب یہ ہو چکا تو بدر افریقیہ کو واپس آیا۔

سمندر کے کنارے پر عبدالرحمٰن نماز پڑھ رہا تھا کہ اُس جہاز پر نظر پڑی جو اُسکے پاس قرد لایا تھا۔ اور جس طرح تمام مشرق کے سب لوگ ذرا ذرا سی واقعات سے شگون لیتے پر آمادہ رہتے ہیں، اُس نے بھی اُس قاصد کے نام سے جو اُندلس سے آیا اور اُسکے سامنے پیش کیا گیا تھا نیک فال لی۔ جب اُس نے سنا کہ اُسکا نام ابو غالب التمام ہے تو چلا اُٹھا کہ "ہمارا مقصد تمام یعنی پورا ہوگا اور ہم اس ملک پر غالب آئیں گے"۔ فوراً وہ جہاز پر سوار ہو گیا اور ستمبر ۷۵۵ء میں بسم اللہ مجریہا و مرسیہا کہتا ہوا اُندلس کی طرف روانہ ہوا۔ بنی اُمیہ کے پسماندہ شہزادے کا اُندلس میں آنا ایک عجیب و غریب امر تھا۔ جس طرح ۱۷۴۵ء میں ینگ پری ٹنڈر نوجوان

خلفاے عباسیہ نے بجاے دمشق کے بغداد کو دار الخلافہ بنایا۔ اور مغلوں کی تاخت و تاراج کے قبل یعنی ۱۲۵۸ عیسوی تک خلافت اسی خاندان میں رہی۔ بنی اُمیہ کے معزول خاندان میں کا ایک شخص عبد الرحمن تھا۔ اُسکے اکثر اعزا و اقربا کا اس سنگدل عباسی نے فاتمہ کردیا تھا دنیا کے ہر حصے میں ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر یہ لوگ بیرحمی کے ساتھ تہ تیغ کیے گئے۔ اوروں کی طرح عبد الرحمن بھی بھاگا مگر اسکی قسمت اچھی تھی۔ اسلیے کہ دریاے فرات کے کناروں تک صحیح و سالم پہونچ گیا۔ ایک دن وہ اپنے خیمے میں بیٹھا تھا اور اُسکے سامنے باہر اُسکا چھوٹا سا بچہ کھیل رہا تھا کہ دفعتہً وہ بچہ ڈر کر اُسکے پاس بھاگ آیا۔ عبد الرحمن سبب دریافت کرنے کو باہر نکلا تو دیکھا کہ گانوں تہ و بالا ہو رہا ہے اور عباسیوں کے سیاہ علم افق میں لہرا رہے ہیں۔ وہ سرعت کے ساتھ اپنے بچے کو اُٹھا کر گانوں سے باہر بھاگا اور دریا کے نزدیک پہونچا۔ یہاں دشمن گویا آہی پہونچے اور آواز دی کہ گانوں والو تمھیں خوف کھانا نہیں چاہیے۔ ہم تمھیں ضرر پہونچانا نہیں چاہتے۔ عبد الرحمن کا ایک چھوٹا بھائی بھی اُسکے ساتھ تھا وہ تیرنے سے تھک گیا تھا پیچھے پھرا اور فوراً اُسکا سر تن سے جدا ہو گیا۔ لیکن عبد الرحمن تیرتا ہی چلا گیا اور اپنے بچے کو لیے ہوے دوسری جانب جا پہونچا اور اُسکے پیچھے پیچھے اُسکا خادم بدر بھی پہونچا۔ یہاں سے ان لوگوں نے خشکی میں رات دن چلنا شروع کیا اور افریقیہ پہونچکر دم لیا۔ یہاں خاندان کے اور لوگ بھی اُس سے آملے اور اموی شہزادوں کے اس تنہا بقیۃ السیف کو اسکی مہلت ملی کہ آیندہ اپنی حالت کی نسبت غور کرے۔

یہ شخص صرف بیس برس کا ارمان و حوصلوں سے بھرا ہوا تھا۔ اسکی دماغی قوتیں بہت اچھی تھیں اور اسکے ساتھ ساتھ امیرانہ رعب و داب، اعلیٰ درجے کی جسمانی چستی و دلیری بھی پائی تھی۔ لیکن عربی مورخوں نے مخالف تفصیلیں درج کی ہیں کہ وہ کانا تھا اور قوت شامہ سے محروم۔ اُسکے بچپن میں دانشمندوں نے اس کے مستقبل کی نسبت بڑی بڑی پیشین گوئیاں کی تھیں اور باوجود اسکے کہ اُسکا خاندان مٹ گیا تھا وہ ہمت نہیں ہارا تھا۔ پہلے پہل اُسکے

سے لیے نوکر رکھتے تھے اُنکو محلوں میں مقید رکھنے لگے۔ یہ حالت خلافت کی بنیاد سے تین سو برس بعد
وقوع میں آئی اور خلفاء اپنے وجود کے نصف اخیر زمانے میں قریب قریب وجود معطل سے ہو گئے۔ جنکو
اس سلطنت کے بڑے بڑے بادشاہ پتلیوں کی طرح اپنے کام میں لاتے اور اپنی تخت نشینیوں کے
وقت اُن سے لانبے چوڑے خطاب لیتے تھے۔ آخرکار تیرھویں صدی میں مغلوں کے حملے نے
ایشیا میں خلافت کا رہا سہا نام بھی مٹا دیا اور اگرچہ سلطانِ ترکی اس وقت تک اس خطاب کے
مدعی ہیں لیکن اب کوئی خلیفہ اُس جامع و مانع معنی میں نہیں ہے جو پُرانے زمانے میں اس لفظ
سے سمجھے جاتے تھے۔

جس علاقے نے سب سے پہلے خلیفہ کی حکومت کو پسِ پشت ڈال دیا وہ اندلس تھا۔
اسکے سمجھانے کے لیے کہ یہ امر کیونکر وقوع میں آیا ہمکو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ خلفاء یکے بعد دیگرے
علی التسلسل ایک ہی خاندان سے نہیں ہوئے۔ چاروں خلفائے برحق ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ اور
علی رضی اللہ عنہم کے بعد جو کم و بیش جمہور کے انتخاب سے مسند نشینِ خلافت ہوئے تھے شامیوں نے
دمشق میں معاویہ رضؓ کو خلیفہ بنایا اور انھیں کی نسل سے اموی خلفاء ہوئے جو اپنے جد اعلیٰ اُمیّہ کی
کی طرف منسوب ہیں۔ بنی اُمیّہ میں سے چودہ خلیفہ ہوئے جنھوں نے سنہ ۶۶۱ عیسوی سے ۷۵۰ء
تک سلطنت کی۔ سفاح (خونریز) نے انکو تخت سے اُتارا۔ یہ شخص دوسرے خاندانِ خلافت
کا بانی ہوا جو خاندانِ عباسیہ کہلایا اور اُسکے جد اعلیٰ عباس رضؓ کی طرف جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے منسوب ہوا۔

ل جو لفظ خطوط قوسین کے اندر ہے وہ مصنف کے انگریزی لفظ "بوچر" کا ترجمہ ہے۔ بوچر کے حقیقی معنی [illegible]
بکر قصاب کے ہیں اور مجازی معنی خونریز و سفاک کے۔ مصنف نے سفاح کے بعد قوسین میں بوچر کا لفظ لکھا ہے جس سے
ظاہر ہے کہ اُنھوں نے سفاح کے لفظ کا ترجمہ کیا ہے۔ لیکن عربی لغت میں سفاح کے معنی حقیقی یا مجازی بوچر کے نہیں ہیں
بلکہ برعکس اسکے سفاح کے معنی "مرد بسیار عطا و فصیح و توانا بر سخن گفتن کے ہیں" چونکہ یورپین مصنف نے دیکھا کہ اس
شخص نے بنی امیہ کو قتل کیا تھا اس لیے سفاک و سفاح کو ایک ہی لفظ سمجھ کر اس کے یہ معنے لکھدیے
سفاح کا نام عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن عباس تھا۔ مترجم

اندلس میں عداوت کا ایک سبب تو رفع ہوگیا لیکن رقابت کا جوش اور بھی زیادہ ہوگیا۔ اور
اکثر مستقل حکومت کی جگہ طوائف الملوکی ہوا کی۔ یہ حالت اُس وقت دفع ہوئی جب ایک ایسا حکمران
وہاں پہونچا جو مخصوص فوقیت کے ساتھ مسلح تھا۔ اسکی ذات میں خلفاے دمشق کی سرداری اور خون
دونوں جمع تھے۔ اس شخص نے اس ابتری کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور تھوڑے
عرصے کے لیے کل مخالف فرقوں کو سلطنت قرطبہ کے علم کے نیچے باہم متحد کر دیا۔ یہ نوجوان وہی
جدید حکمراں تھا جسکے نکالنے کو شارلمین آیا اور ناکام پھر گیا تھا۔ اسکا نام عبدالرحمن اموی تھا۔

چوتھا باب

ایک نوجوان مدعی سلطنت

چھ سو برس تک اسلامی سلطنت کا بہت بڑا حصہ برائے نام اک صدر حکمراں کے ماتحت
رہا جو خلیفہ کہلاتا تھا جسکے معنی جانشین وقائم مقام کے ہیں۔ پہلے تو خلیفہ کی حکومت واقعی وزوردار
تھی۔ ہسپانیہ سے لیکر کوہ ہندوکش کی سرحدوں تک کے سارے ملکوں کے امیروں کا تقرر خلیفہ
ہی کرتا اور اُن میں سے اپنی خوشی سے جسکو چاہتا معزول کرتا تھا۔ لیکن یہ سلطنت اس قدر بڑی
تھی کہ زیادہ عرصے تک ایک ہی مرکز پر مجتمع نہیں رہ سکتی تھی اور رفتہ رفتہ مختلف ملکوں علاقوں
کے امیروں نے اپنے آپ کو خود مختار بنالیا۔ گو وہ عموماً خلیفہ کی حد درجے کی تعظیم و توقیر اور اُنکی
ہر طرح کی عزت اطاعت کے سوا کرتے رہے۔ آہستہ آہستہ یہ ظاہری تعظیم و تکریم بھی اُٹھا دی گئی
اور ایسے خاندان اُٹھ کھڑے ہوے جنھوں نے منکرانہ اصول اختیار کیے اور خلیفہ کی باطنی
سرداری کے منکر بنے اور اُسکو اور اُسکے سارے خاندان کو غاصب قرار دیا۔ بالآخر وہ
وقت آیا جبکہ خلفا ظاہری حکومت میں ویسے ہی ضعیف ہوگئے جیسے روم کے پوپ ہیں اور
یہانتک نوبت پہونچی کہ وہی کرایہ کے محافظ جنکو اپنے باغی امرا کے مقابلے میں اپنی ذاتی حفا

بڑی سختی کے ساتھ مدد دینے سے اِبا کیا تھا۔ اب دو امروں میں سے ایک ناگزیر تھا۔ یا تو خود اپنے باغی بربریوں کے آگے سر جھکاوے یا اُنھیں شامی عربوں سے مدد کا خواستگار ہو جنکو مدد دینے سے خود اصرار کے ساتھ انکار کر چکا تھا۔ مگر ان عربوں سے یہ اندیشہ تھا کہ مبادا یہاں پہونچکر اُس سے زیادہ تکلیف دیں جسکے دفع کرنے کو بلائے جائیں۔ مگر مرتا کیا نہ کرتا۔ اُسنے سخت اندیشے کے ساتھ چار ونا چار شامیوں کو بلوایا اور پہلے ہی اُن سے وعدہ لے لیا کہ جب وہ اس مہم کو سر کر لیں تو اُلٹے پاؤں واپس چلے جائیں۔ بالآخر اس کمک کے ذریعہ سے اُندلس کے عربوں نے بربریوں کو بڑی بھاری شکست دی اور جنگلی جانوروں کی طرح سارے ملک سے نکال کر اُنکے کوہی قلعوں تک اُنھیں بھگا کر پہونچایا اور خوب جی بھر کر ان سے انتقام لیا۔ جب یہ ہو چکا تو وہ واقعہ پیش آیا جسکے لیے عبد الملک نے حفظ ماتقدم کیا تھا ان شامی سا و نوں نے کہا کہ اُندلس کی زرخیز زمینیں چھوڑ کر افریقیہ کے جنگلوں میں فتحمند بربریوں کا نشانہ بننے ہم تو نہیں جاتے۔ ان لوگوں نے عبد الملک کی ایک بھی نہیں سُنی اور اُسکو قتل کر ڈالا اور اُسکی جگہ پر خود اپنے سردار کو بٹھایا ؎

تو از چنگال گرگم در ربودی چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ عربوں کی پُرانی جماعت اور اس نئی کھیپ کے درمیان عرصے تک نہایت ہی سخت دھینگا مشتی ہوتی رہی۔ جس میں بہت خونریزی اور ملک کی تباہی ہوئی۔ اس جھگڑے کا صرف اُسوقت خاتمہ ہوا جب دمشق کے خلیفہ نے ایک نیا اور لائق امیر بھیجا۔ اس نے معاند جماعتوں کو ایک دوسرے سے بہت دُور دُور پر شہروں میں آباد کر کے تقسیم اور اُنکے سرداروں میں سے جو بہت زیادہ شورہ پشت تھے اُنکو وہاں سے جلا وطن کر دیا۔ اس انتظام سے شامی فوج کے مصری سپاہی مرشیا میں آباد ہوئے جسکا نیا نام ان نئے باشندوں نے مصر رکھا۔ فلسطین والوں نے میدونیا اور الجسرد میں سکونت اختیار کی۔ جورڈن والے ملاقہ میں اقامت گزین ہوے۔ دمشق والے غرناطہ میں رہنے لگے اور قنسرین کی پلٹن جیّن میں بسی۔ اس زمانے سے

میں باقی رہ گئے تھے بڑی خونریزی کے ساتھ ہٹا دیے گئے اور بقیۃ السیف سبتہ میں بند ہو گئے جہاں انکو روزانہ قحط اور قتل عام کا خوف دامنگیر رہتا تھا۔

جتنے بربری اندلس میں تھے چونکہ ہمیشہ ٹری کے راستے سے ہمیشہ اپنے رشتہ داروں سے گہری مراسلت جاری رکھتے تھے اس لیے جو انقلاب اس قسم کا (جیسا کہ ۱۲۲ھ میں ہوا تھا) افریقیہ میں ہوتا تھا اسکا اثر تیزی کے ساتھ اندلس پر بھی پڑتا تھا۔ اور چونکہ اندلس کے مالِ غنیمت کا عربوں نے سب سے بڑا حصہ لیا۔ حالانکہ بربریوں کے تیروں اور نیزوں سے فتح ہوا تھا انکے دلوں میں کینے کا پیدا ہونا وجہ موجہ رکھتا تھا۔ عربوں نے جو صرف ایسے وقت پہونچے تھے کہ اس فتح سے متمتع ہونے کا وقت تھا اس جزیرہ نما کے کل سیر حاصل و زرخیز علاقے خود لے لیے اور بربری نہایت وحشت افزا حصوں میں جلاوطن کر دیے گئے۔ استریمیڈورا کے غبار آلود میدان یا لیون کے برف اندود پہاڑ انکے حصہ میں آئے جہاں انکو اس سخت آب و ہوا سے مقابلہ کرنا تھا جو افریقیہ کی گرمی کی جہاں انکی پرورش ہوئی تھی بالکل متضاد تھی اور جہاں انکو اپنے عرب رفیقوں اور شمال کے عیسائیوں کے بیچ میں ہمیشہ سینہ سپر رہنا پڑتا تھا۔ ناراضی کی علامتیں فوراً ظاہر ہونے لگیں۔ طارق کے بربری سرداران فوج میں سے ایک شخص مونوسا نام نے جس نے اکوٹیین کے ڈیوک یوڈس کی بیٹی سے شادی کی تھی جب یہ حال سنا کہ افریقیہ میں میرے ہموطنوں پر ظلم ہو رہا ہے تو علمِ بغاوت بلند کیا اور اس وقت میں جبکہ آبنائے کے اس طرف بربریوں کا بول بالا ہوا تو شمالی اضلاع میں ایک عام براگندگی کا ظہور ہوا۔ سرحد والے بربری یعنی جلیقیہ۔ میرڈا۔ کوریا اور انکے ہر چہار طرف والے ہتھیار لے کر اٹھ کھڑے ہو گئے اور جنوب کے جانب طلیطلہ۔ قرطبہ۔ اور الجسیرہ پر چڑھائی شروع کر دی اور چاہا کہ وہاں سے جہاز پر بیٹھکر ان جہان وطن سے جا ملیں جو برپا ہیں ہیں۔

یہ حالت نہایت پرخطر تھی اور اندلس کے عرب حاکم عبدالملک کو سخت مشکل مسئلہ پیش آیا اس لیے کہ پہلے شامی عربوں نے جو سبتہ میں محصور تھے جب کمک طلب کی تھی تو اس نے

اپنے مسائل کو پھیلانے میں اُن منحرف المذہب مسلمانوں کے علیے جو ایسے مقاموں سے نکالدیئے جاتے تھے جہاں مذہب کی پابندی سختی کے ساتھ ہوتی تھی۔ بربریوں کے سیدھے سادے دل سیر حاصل زمین کا کام دیتے تھے مذہبی جوش سے متأثر ہونے کی اُسی استعداد نے جس نے اس افراط کے ساتھ ان لوگوں کو مسلمان بنایا کہ ہسپانیہ کو بربری ہی سپہ سالار اور بارہ ہزار بربری ہی سپاہیوں نے فتح کیا بہت جلد اور تحریکوں کا باعث ہوئی۔ ان زود اعتقاد لوگوں پر شائخوں کا ایسا زور آور اثر پڑا جو عرب حاکم یا قبلہ کے شیخ کو بھی کبھی نصیب نہ ہوا۔ صرف چند جھوٹی کرامتیں درکار تھیں جس نے انکا بندوبست کرلیا۔ اُسکے پاس خالی الذہن مرید جوق جوق آکر جمع ہوگئے۔ اور ایک عرب سپہ سالار لوگوں کے دلوں میں گھر کرنے کے اس طریقے کو ایسا صاف سمجھتا تھا کہ جب اُس نے دیکھا کہ ایک عورت نے اپنی پٹہ بازی کے ذریعے سے لوگوں پر سکہ بٹھا دیا ہے تو اُس ذکی الطبع عرب نے بھی وہی چال اختیار کی اور بہت جلد وہ بھی بڑا مشاق شعبدہ باز یا اُس زمانے کا مسخر روح بنگیا اور اس سے نہایت ہی عمدہ نتائج پیدا ہوے۔ لیکن جو لوگ کہ ایسے ذریعوں سے آسانی کے ساتھ متأثر ہوسکتے ہوں یعنی جو قوم کہ مذہبی مقتداؤں کے ہاتھ میں ہو وہ ہمیشہ اس قابل ہوتی ہے کہ دفعۃً اُس میں سخت انقلاب پیدا ہوجائے اور اُسکے مقتدا فقط ایک لفظ سے اُسکو بھڑکا سکتے ہیں۔ شمالی افریقیہ میں جتنی تخیلی تبدیلیاں ہوئیں اُن میں سے اکثر کے باعث بربریوں کے مشائخ ہی تھے۔ انھیں لوگوں نے فاطمیوں کو بڑھایا۔ مروانیوں کو بربرو ہسپانیہ میں فتحمند بناکر بھیجا اور پھر اُنکو موحدین سے دبوایا۔ ان لوگوں نے بہت ہی اوائل میں عرب حاکموں کے خلاف میں کارروائیاں شروع کیں اور جس وقت ان حاکموں میں سے ایک شخص اپنی رعایا پر بے رحمانہ ظلم کے ذریعے سے عیش و عشرت میں مبتلا ہوگیا تو شائخوں نے بربریوں سے بغاوت کرادی اور دم بھر میں ساحل بحر روم کا سارا نصف مغربی مسلح ہوکر اُٹھ کھڑا ہوا اور عربوں کو ہولناک شکست دی۔ تیس ہزار شامی سپاہی ملک شام سے اس علاقے کو باغیوں کے ہاتھ سے چھڑانے کے لیے آئے۔ لیکن یہ بھی مثل اُن عربوں کے جو ابھی تک افریقیہ

علاوہ بریں اُندلس میں عربوں کی مختلف متنازع جماعتوں کے سوا ایک اور اہم جماعت
قابلِ لحاظ تھی۔ اس جزیرہ نما کو تقریباً تمام و کمال طارق اور اُسکے بربریوں نے فتح کیا تھا اور
یہ بربری (کہ اصل مُراکشی وہی تھے۔ اگرچہ مراکشی کا لفظ سہولت کے لیے عرب و بربری دونوں پر
مخلوط بولا جاتا ہے) اس جدید حالت کے اک بڑے عنصر تھے۔ یہ لوگ رومی نما اہلِ ہسپانیہ کی
طرح خالی الذہن نہ تھے بلکہ ایک ایسی قوم تھے جو جوش و مستعدی سے معمور تھی۔ بربریوں نے
اپنے کوہی قلعوں اور اُن مضبوط میدانی مقاموں میں جو مصر سے بحرِ اطلانطک تک برابر چلے گئے
تھے اپنے متعدد اور بہت ممتاز جرگوں کے ذریعے سے عربوں کی ایسی ہولناک مزاحمت کی تھی
جو روم و فارس کی قواعد دان سپاہ بھی نہیں کر سکی تھی۔ بہت سی باتوں میں وہ اپنے حملہ آوروں
کے مماثل تھے۔ وہ سب عربوں کی طرح قبیلے کے آدمی تھے۔ اُنکے انتظامی خیالات مثل اُنکے
جمہوری تھے اور اُنھیں کی طرح امرا کے خاندان کی تعظیم بھی اُن میں تھی جس نے جاہلوں میں سے
خالص جمہوری حکومت کی پُرخطر خاصیتوں کو دُور کر دیا تھا۔ خود اُنکی جنگ کا طریقہ بھی ٹھیک
عربوں ہی کا سا تھا۔ ستر برس تک یہ دونوں خانہ بدوش قومیں باہم لڑتی رہیں اور جب آخر
میں عرب غالب بھی آئے تو اس وجہ سے نہیں کہ اُن لوگوں نے صریح طور پر اطاعت قبول
کر لی ہو بلکہ ایک گونہ رضامندی سے۔ بربریوں نے عرب کے امیر کو ساحل کے قریب دار الامارۃ
قائم کرنے دیا لیکن خود اپنے آپس میں اپنی ہی جمہوری حکومت باصرار قائم رہنے دی۔ اور اس
بات کے متقاضی ہوئے کہ اُنکے دشمن اُنکے ساتھ بھائیوں کا سا برتاؤ کریں نہ کہ خادموں کا سا۔ اس
برادرانہ طریقے کا ایک مدت تک تو عمدہ اثر ہوا۔ بربریوں نے جو ہمیشہ سے نہایت ہی زود اعتقاد
تھے سرعت کے ساتھ نئے دین کو قبول کر لیا۔ اور قبول بھی اس جوش کے ساتھ کیا کہ خود عربوں
کے وسواسی دل اس قسم کا جوش پیدا نہیں کر سکتے تھے۔ بہت ہی جلد ملک بربر مذہبی
انحراف کا ماویٰ و ملجا بن گیا۔ اسلام کے خشک مسائل میں بہت جلد زیادہ تر ایسے متصوفانہ
وجدانی عناصر کے پیوند لگ گئے جو تخیلی دل و دماغ ہر دین و مذہب میں جلد لگا سکتے ہیں اور

کہ متعدد قبیلوں کی رقابتیں بہت جلد اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات کے ساتھ ہی قبیلوں کی عام شورشیں شروع ہو گئیں۔ اسلام اک پائدار و عالمگیر مذہب صرف
اُس وقت ہو گیا جب اُس نے اپنے آپ کو سلاحِ جنگ سے آراستہ کیا اور دینی جنگجو (مجاہد)
بنا۔ ملک گیری کی رَو نے اس دین کی جان بچالی۔ عربوں نے تھوڑے عرصے تک اپنی خونخوار
رقابتوں کو اس لیے تہ کر رکھا کہ مالِ غنیمت کی پُرشوکت تلاش میں باہم شریک ہوں۔ اس میں
بھی شک نہیں ہے کہ ملک گیری کی گرمجوشی میں حرارتِ دینی کا ایک قوی عنصر ملا ہوا تھا۔ یہ کچھ تو اس
وجہ سے لڑتے تھے کہ خدا اور اُسکے رسول کے دشمنوں سے مقابلہ ہے اور جو کوئی خدا کی راہ
میں مارا جائیگا بہشت اُسکے لیے آغوشِ تمنا کھولے ہوئے ہے۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں ہے
کہ قیصر و خسرو کی دولتوں اور آس پاس کی سلطنتوں کی زرخیز زمینوں اور خوشحال شہروں کو بھی
مسلمانوں کے اُس جوش میں جو وہ اپنے دین کے پھیلانے میں دکھاتے تھے بہت کچھ دخل تھا۔

اِدھر ملک گیری کا زور پائدار ہونے کے امن و عافیت سے بدلا اُدھر مختلف قسم کی رقابتیں
اور عداوتیں جنکو حملے کی ہلچل اور منفعتوں نے کسی درجے تک دبا رکھا تھا خطرناک مستعدی کے ساتھ
اُبھر پڑیں۔ قبائلِ عرب کی باہمی تفریق کا خیال اُس وسیع مملکت کے کُل حصوں میں پھیل گیا جسکو
ان لوگوں نے تابع فرمان کیا تھا اور اُس خلیفہ پر بھی اسکا اثر پہونچا جو دمشق میں تھا۔ نہایت دُور
دست علاقوں کیلیے عاملوں کو نامزد کرنے میں بھی فرقوں کا خیال پیشِ نظر رہتا تھا۔ اسپین میں بھی
جہاں امیر اندلس کا تقرر یا تو امیر افریقیہ کرتا تھا یا خود خلیفہ۔ ان جماعتی تفرقوں نے سلطنتِ
اسلامیہ کے اول پچاس برسوں کے آرام و عافیت میں سخت خلل ڈالا۔ بہت سے امیروں کا
تقرر یا موقوفی یا قتل اسلیے عمل میں آتا تھا کہ بعض ایسی باغی جماعت کے فرمان کی تعمیل کیجاتی تھی
جو نہیں چاہتی تھی کہ جماعت مدینہ کے کسی شخص کو امارت دی جائے۔ یا قبیلۂ قیس کے کسی شخص
کو پسند نہیں کرتی یا جماعت یمن کے کسی رُکن کے تقرر پر معترض ہوتی تھی۔ اور اسپین میں مسلمانوں
کے غلبے کی ساری تواریخ کے اندر یہ فساد انگیز واقعہ ار بار سلطنت کو ضرر پہونچاتا رہا۔

پسند کیا۔ ان نومسلموں یا مرتدوں نے آخر سلطنت کو کچھ تکلیف دی جیسا کہ عنقریب معلوم ہوگا۔ چونکہ تبدیل مذہب مساوات پر مشتمل تھی یہ نومسلم برابری کے درجے میں تو آجاتے تھے لیکن حقیقت میں اُنکو مساوی حقوق اور رعائتیں نصیب نہیں ہوتی تھیں۔ یہ سلطنت کے عہدوں سے خارج رہتے تھے اور مسلمان اُنھیں شبہے کی نگاہ سے دیکھتے اور اہل غرض نومسلم اور ایسے لوگوں میں سمجھتے تھے جو دولت کے لیے اپنی روحوں کو بیچتے ہیں۔ آخر میں یہ تفرقے مٹ گئے لیکن سخت اختلافات اور نیز شورشوں کے بعد۔

اُس حد تک کہ مفتوحین کا تعلق تھا ہم نے دیکھا ہے کہ عربوں کا اندلس کو فتح کرنا بہ حیثیت مجموعی نفع بخش تھا۔ اس نے بڑے بڑے امرا اور کلیسا والوں کی حد سے بڑھی ہوئی زمینداریوں کو مٹایا اور اُنکو چھوٹی چھوٹی ملکیتیں بنادیا۔ متوسطین کے سروں سے بھاری بوجھ اُٹھا دیا اور محصولوں کو محدود کرکے صرف کافروں سے جزیہ اور مسلمان وعیسائی سے مساوی طور پر خراج لینے پر اکتفا کیا۔ اور غلاموں کے کثرت سے آزاد کرنے کی رغبت دلائی اور جو آزاد نہ ہوئے اُنکی حالت بہت زیادہ سُدھار دی اس لیے کہ یہ لوگ اب اپنے غیر کاشتکار مسلمان آقاؤں کی ملازمت بھی خود مختار اجارہ دار کی حیثیت رکھتے تھے۔

لیکن فاتحین کے اعتبار سے یہ حالت برعکس تھی۔ یہ خیال کرنا کہ عرب جو ایسی حیرت انگیز سرعت کے ساتھ نصف مہذب دُنیا میں پھیل گئے۔ اصلی معنی میں کوئی متحد لوگ تھے بڑی بھاری غلطی ہے۔ یہ امر واقعیت سے اس قدر دور تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی حیات کے زمانے میں بھی اُن میں ظاہری اتحاد قائم رکھنے کے لیے اپنی ساری مدبرانہ دانشمندی اور کل معجز نما ذاتی اقتدار صرف کرنا پڑا۔ یہ عرب بہت سے مخالف قبیلوں اور جرگوں کا مجموعہ تھے جن میں سے بہتیرے قبیلے بہت سی نسلوں تک آپس میں خونخوار لڑائیاں لڑتے رہے تھے اور جن میں سے کُل ایک دوسرے کے ساتھ ایسی خاندانی رقابت رکھتے تھے جو کبھی پورے طور سے نہیں مٹتی۔ اگر جدید قائم شدہ اسلامی سلطنت ملک عرب ہی کے حدود میں محدود رہتی تو کوئی شبہہ نہیں کیا جاسکتا ہے

اپنے غلام کے ساتھ برا برتاؤ کرتا ہے فردوس میں داخل نہیں ہونے کا"۔۔۔ مسلمانوں کے
ثواب کے کاموں میں کوئی امر غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تخصیص کے ساتھ بیجا ضرب یا دوسرے گناہوں کا کفارہ غلام آزاد کرنا قرار دیا ہے
اندلس میں اُن زمینداروں کے غلام جو عیسائیوں سے منتقل ہو کر مسلمانوں کے قبضے میں آئی تھیں
قریب قریب چھوٹے اجارہ داروں کی حیثیت رکھتے تھے۔ اُنکے مسلمان آقاؤں نے جنکا پیشہ
لڑائی تھا اور جو ایسے ذلیل کام کو جیسا کہ زمین کا جوتنا ہے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے
انھیں اپنی خوشی کے موافق کاشت کرنے کو آزاد چھوڑ دیا تھا اور وہ صرف پیداوار کا واجبی حصہ
چاہتے تھے۔ عیسائیوں کے غلاموں کے لیے بجائے اسکے کہ وہ مدت العمر کی غلامی میں مایوس ہو کر
پڑے رہیں اب نہایت ہی سیدھا سادہ راستہ آزادی کا کھل گیا تھا۔ اُنکو صرف یہ کرنا پڑتا تھا کہ
اپنے قریب کے کسی ذی وقعت مسلمان کے پاس چلے جائیں اور ایمان کا کلمہ " لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ" اُسکے روبرو پڑھ ڈالیں اور فوراً آزاد ہو جائیں۔ اس طرح قبولِ اسلام کے
ساتھ ساتھ آزادی ملتی تھی اس لیے کوئی حیرت کا مقام نہیں ہے کہ ہم اسپین کے غلاموں کو
سرعت کے ساتھ نیا دین قبول کرتے اور اُسکے ذریعے سے آزاد ہوتے دیکھتے ہیں۔ کیتھولک
پادریوں نے بہت ہی کم مشقت اس امر کے لیے گوارا کی تھی کہ عیسائی مذہب اُنکے دلوں میں راسخ
ہو جائے۔ ان بیچاروں کو اپنی زمینداریوں کی خبرگیری اور امیروں کی روحوں کی اصلاح سے
فرصت کب تھی جو جاہلوں کی روحانی ضرورتوں کے لیے تکلیف اُٹھاتے۔ اور چونکہ آدھے مجوسی
آدھے عیسائی خالی الذہن تھے اس لیے انکے تقلید پسند دل پر شاید یکساں طور پر سمجھ میں آنے
والے اسلام کا قبول کر لینا کچھ سخت چیز نہیں ہوتا تھا۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ کسی طرح صرف غلام
ہی اس نئے مذہب کے قبول کرنے والے ہوں۔ بہت سے بڑی بڑی جائداد والے اور صاحبِ مرتبہ
آدمی مسلمان ہو گئے یا تو اس لیے کہ جزیہ سے بچیں یا اس لیے کہ انکی زمینداریاں محفوظ رہیں، یا
اس وجہ سے کہ اس حال کے بیانِ خداشناسی کی سادہ عظمت کو سچے دل سے اُنھوں نے

کو منتقل کرنے کے مجاز تھے۔ مذہبی آزادی میں انکو کوئی موقع شکایت کا نہ تھا۔ بجاے اسکے کہ وہ مذہب کی وجہ سے دِق کیے جائیں اور تبدیل مذہب کے لیے اُنپر جبر کیا جائے جیساکہ قوط یہودیوں کے ساتھ کیا کرتے تھے عربوں نے اُنکو چھوڑ دیا کہ جس چیز یا جس شخص کی چاہیں پرستش کریں۔ اور بیت المال کے لحاظ سے یہ جزیہ اس قدر قابل قدر تھا کہ سلاطین قرطبہ اشاعت اسلام کے بڑے جوش کو جس سے سلطنت آمدنی کے ایسے مفید ذریعے سے محروم ہوجاتی زیادہ تر دبانے کی طرف مائل تھے۔ اسی کا نتیجہ یہ تھا کہ عیسائی اس نئی حکومت سے خوش تھے اور علانیہ اسکا اقرار کرتے تھے کہ عربوں کی حکومت ہمارے نزدیک فرنگیوں یا قوط کی حکومت سے زیادہ تر پسندیدہ ہے۔ اور تو اور اُنکے مذہبی مقتدا بھی جنکا سب سے زیادہ نقصان ہوا تھا اس تبدیلی سے اولاً صرف بہت ہی کم غیظ میں آئے جیساکہ اُن قدیم وقائع سے ظاہر ہوتا ہے جو ۷۵۴ء میں قرطبہ میں لکھے گئے اور بیجا کے رہنے والے رہبان اسی دور کی طرف منسوب ہیں۔ اس نیک بخت رہبان کو ایسے ناپاک اتحاد کا بھی عار نہ آیا جیساکہ رذریق کی بیوہ اور موسیٰ کے بیٹے کا باہمی ازدواج۔ لیکن عمدہ ترین ثبوت اس بات کا کہ عیسائی اپنے نئے حکمرانوں سے راضی تھے یہ واقعہ ہے کہ آٹھویں صدی کے اندر ایک مذہبی بغاوت کا بھی ظہور نہ ہوا۔

سب سے بڑھکر یہ ہے کہ غلام جنکے ساتھ قوط اور رومیوں نے ظالمانہ برتاؤ کیا تھا اس تبدیلی پر اپنے آپ کو مبارک باد کہتے تھے۔ غلامی نیکوکار مسلمان کے اعتبار سے ایک بہت ہی نرم اور انسانیت کی چیز ہے۔ پیغمبر عرب درحالیکہ ایک قدیم طریقے کو جو اسلام کے ملنساری کے اصولوں سے یا نہیمہ مخالف تھا بالکل اُٹھا نہیں سکتے تھے۔ اُنھوں نے اپنے حتی المقدور غلامی کی سختیوں کو نرم کرنے کی کوشش کی۔ اُنھوں نے فرمایا کہ قضاے الٰہی یہ ہے کہ تمھارے ہی بھائی تمھارے غلام بنیں: اس لیے اس شخص کو جسکی نسبت تقدیر الٰہی یہ ہوئی ہے کہ اپنے ہی بھائی کا غلام بنے اُسکا بھائی وہی کھانا دے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی لباس پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اور اُسکو کسی ایسی چیز کے کرنے کا حکم نہ دے جو اُسکی طاقت سے باہر ہو۔ .... وہ شخص جو

کی قوم کے عامل اضلاع کا انتظام محصولوں کی تحصیل، اور انکے آپس کے جھگڑوں کا تصفیہ
کرتے تھے۔ شہریوں کی متوسط جماعتیں بجائے اسکے کہ مصارف سلطنت کا سارا بوجھ انکے
سر پڑے صرف جزیہ ادا کرتی تھیں جسکی شرح کچھ ایسی سخت تعداد کی نہ تھی اور کل ذمہ داریوں
سے بری تھیں۔ البتہ اگر قابل زراعت اراضی انکے قبضے میں ہوتی تھی تو جزیہ کے علاوہ
انکو خراج یعنی زمین کا محصول بھی دینا پڑتا تھا۔ جزیہ کی شرح دینے والوں کی حیثیت کے
موافق مختلف تھی۔ یعنی سالانہ بارہ درہم سے لیکر اڑتالیس درہم تک جسکو اس زمانے کے انگریزی
سکے کے حساب سے تین پونڈ سے لیکر بارہ پونڈ تک سمجھنا چاہیے۔ اور چونکہ اسکی تحصیل بارہ ماہانہ
قسطوں میں ہوتی تھی اس لیے اسکا ادا کرنا اور بھی آسان ہو گیا تھا۔ جزیہ کفر کا جرمانہ تھا۔ یہ
صرف عیسائیوں اور یہودیوں سے وصول کیا جاتا تھا۔ اور برعکس اسکے خراج جو اراضی کی
حیثیت پیداوار کے موافق تعداد میں مختلف ہوتا تھا عیسائیوں۔ یہودیوں اور مسلمانوں سے
یکساں لیا جاتا تھا۔ بطور قاعدۂ کلیہ کے جائدادیں قدیم مالکوں اور شہریوں کے متعلق اسی
طرح سے رہیں جس طرح اس فتح سے پہلے تھیں۔ فی الحقیقت وہ زمینیں جو کلیسا اور ایسے
زمینداروں کی تھیں جو شمال کے پہاڑوں کو بھاگ گئے تھے ضبط کر لی گئی تھیں مگر پھر
ان میں بھی یہ حالت تھی کہ جو مزدور ان اراضیوں میں کام کیا کرتے تھے وہی انکے کاشتکار
باقی رکھے گئے اور ان سے صرف یہی مطلوب تھا کہ اپنے مسلمان مالکوں کو فلاں رسدی سے
پیداوار دیا کریں اور یہ رسدی مختلف تھی یعنی ایک ثلث سے لیکر چار خمس تک۔ بعض اوقات
میرڈا اور اوری ہولا جیسے شہروں نے ان فاتحوں سے نہایت ہی خاطر خواہ شرائط حاصل
کیے اور ایک معین خراج ادا کرنے پر اپنے اسباب و اراضی پر قابض رہنے دیے گئے تھے۔
بدترین حالت میں بھی عیسائیوں سے باستثناء جزیہ کے کسی طرح انکے مسلمان پڑوسیوں سے زیادہ
سنگین خراج نہیں لیا جاتا تھا۔ اس سے بھی بڑھکر یہ ہے کہ ان لوگوں کو ایک ایسا حق حاصل
ہوا تھا جسکی قوطی بادشاہوں کے زمانے میں بھی انھیں اجازت نہیں ملی تھی یعنی وہ اپنی زمینوں

سے اندلس پر عرب فاتحوں نے حکومت کی ویسی حکومت اُندلس کو کبھی نصیب نہیں ہوئی تھی - یہ
بتلانا مشکل ہے کہ ان لوگوں میں اس انتظام کا سلیقہ کہاں سے آیا تھا - اس لیے کہ وہ تو سیدھے
اپنے عرب کے میدانوں سے آئے تھے اور فتوحات کی سرعت سے انھیں بہت ہی کم فرصت ملی
تھی کہ اجنبی قوموں پر حکومت کرنے کا فن حاصل کر سکیں - انکے مشیروں میں سے بعض یونانی
و اسپینی تھے مگر اس سے بھی یہ عقدہ حل نہیں ہوتا - اس لیے کہ خود یہی مشورہ دینے والے
اور جگہ اسی قسم کے نتیجے بالکل پیدا نہیں کر سکتے تھے اور اسپین کا سارا انتظامی سلیقہ اتنا بھی کر نہ
سکا تھا کہ قوم قوط کی بالا دستی کو اُسکی رعایا کے لیے قابل برداشت بنائے - برخلاف اسکے
عربوں کی حکومت میں وہاں کے لوگ ہیئت مجموعی راضی و شاکر تھے (یعنی اس قدر راضی و
شاکر جس قدر ایسی قوم کا راضی ہونا ممکن ہے جسکے حکمران مختلف قومیت و مذہب کے لوگ ہوں)
اور اُس وقت سے کہیں زیادہ خوش و خرم تھے جبکہ اُنکے بادشاہ اُسی مذہب کے تھے جس میں
برائے نام وہ بھی داخل تھے - اس میں شک نہیں کہ عربوں کو جو مشکل مذہب کی وجہ سے پیش
آئی وہ ابتدا میں بہت ہی خفیف سی تھی گو بعد کو تکلیف دہ ہو گئی - اسپین والے جس درجہ
کے عیسائی تھے اُسی درجے کے مجوسی بھی تھے - اُس جدید مذہب نے جسکی قسطنطین نے اشاعت
کی تھی عامہ خلائق پر جو اُس وقت تک نمائش کے لیے رومی وضع رکھتے تھے بہت ہی کم اثر ڈالا
تھا - جس چیز کی ان لوگوں میں کمی تھی وہ مذہب نہیں بلکہ ایک ایسی قوت تھی جسکی وجہ سے امن و عافیت
میں زندگی بسر کر سکیں - اور یہی شے اُنکے عرب آقاؤں نے اُنھیں عطا کی -

اوائل میں تو بلا شبہہ ایک مختصر سی مدت ایسی گذری تھی جس میں کچھ اُلجھن اور کسی قدر
جلانا - لوٹنا - قتل عام کرنا واقع ہوا تھا لیکن عرب عاملوں نے جلد اس کا انسداد کر دیا - جب
ہر شے اطمینان کی حالت میں ہو گئی تو رعایا کو بدرجۂ اول یہ معلوم ہوا کہ ہم پہلے سے کچھ بدتر حالت
میں نہیں ہیں - اور تھوڑے ہی عرصے کے بعد وہ محسوس کرنے لگے کہ حکمرانوں کی تبدیلی سے ہم
نفع میں رہے - اُنھیں اجازت ہو گئی کہ خود اپنے قوانین اور حکام باقی رکھیں - خود اُنھیں

اور سرقسطہ سے دریائے ابرو کو تقریبی حد فاصل سمجھنا چاہیے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ
دریائے ٹیگس و وادیانہ و وادی الکبیر کے زرخیز مرغزار مسلمانوں کے قبضے میں تھے (خود وادی الکبیر کا
نام ہی شہادت دے رہا ہے کہ یہاں کے مالک عرب تھے۔ اس لیے کہ وادی عربی میں دریا کو
کہتے ہیں اور کبیر کے معنی بڑے کے ہیں) اور اندلس کے مشہور شہروں پر قابض ہونے کے علاوہ
دولت اور تجارت و عمدہ آب و ہوا بھی جنکے لیے یہ جگہیں رومیوں کے زمانے سے شہرۂ آفاق
ہیں مسلمانوں ہی کے حصے میں آئی تھی۔ یہ تقسیم قدرتی تھی۔ یہ دونوں حصے قدیم الایام سے جغرافیۂ
اپنی آب و ہوا کی تفریق کے باعث ممتاز تھے۔ شمالی حصہ تو سرد تھا جہاں اکثر آندھیوں کے
طوفان آیا کرتے۔ موسلا دھار مینھ برستا اور حد سے زیادہ سردی ہوتی تھی۔ گو عمدہ مرغزار کا ملک تھا
مگر اسکے اکثر حصے زراعت کے لیے مناسب نہ تھے۔ اور جنوبی حصہ میں اگر چہ افریقیہ کی جانب سے
لو چلتی تھی مگر خوش سواد خوب سیراب اور عمدہ زراعت کے قابل تھا۔ اک بڑی سی چوڑی چپٹی
پہاڑی ان دونوں حصوں کو تقسیم کرتی ہے اور اگر یہ پہاڑی خاص کر مسلمانوں کے حصے میں
پڑی تھی مگر اک مدت تک یہ زمین متنازع فیہ رہا کرتی تھی اور غیر محفوظ طور پر قبضے میں تھی۔ اسکی بہت
ہی سرد بلندیاں عرب جیسے لوگوں کے جو دھوپ کے دلدادہ ہیں کب مذاق کے موافق ہو سکتی تھیں
اس لیے وہ اس زمین کو زیادہ تر بربری قبیلوں کے سپرد کر دیتے تھے جو پہلے پہل طارق کے
ساتھ آئے اور جنکو عرب جو اس فتح کے ثمرات اٹھاتے تھے ہمیشہ کم رتبتی کی نگاہ سے دیکھتے تھے
اس جزیرے کے وہ تہائی میں جنکو قدرت ہی نے گویا عربوں کی سکونت کے لیے ممتاز کر دیا
تھا اور جسکو عرب بہشت "اندلس" کہتے تھے۔ ان لوگوں نے قرطبہ کی وہ حیرت فزا سلطنت قائم
کی جو متوسط زمانے میں اک اعجوبہ چیز تھی اور جو ایسے زمانے میں کہ سارا یورپ وحشیانہ جہالت
و خاصمت کی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا صرف تن تنہا علم و تہذیب کی جگمگاتی مشعل مغربی دنیا کو
دکھا رہی تھی۔ ہرگز یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ عرب بھی اُن وحشی غولوں کی طرح جو اُن سے
پہلے آئے تھے علم و تمدن ہی لیتے آئے تھے بلکہ برعکس اسکے چینی ترمی۔ نصف شعاری اور دانائی

[illegible]

بہادر کی لاش پڑی - وہ صلیب کی صورت میں پڑی تھی - اور اُسکا شلکا اور ٹوٹی ہوئی تلوار اُسکے پہلو میں پڑی ہوئی تھی - اسکے دیکھتے ہی چارلس اعظم نے ڈاڑھیں مار مار کر رونا شروع کیا - وہ ہاتھو کو ملتا - اپنی داڑھی کھسوٹتا اور نالہ و شیون کی حالت میں یہی کہتا تھا کہ "او جسیم بادشاہ کے دستِ راست - فرنگیوں کی عزت - تیغِ معدلت - نہ جھکنے والے نیزے - نہ ٹوٹنے والے چار آئینے - سپرِ سلامت - حامیِ عیسائیاں - تازیانۂ مسلماناں - دیوارِ رہباناں - محبِ بیوگان و یتیماں - نصفت شعار و ایماندار حاکم ! - او فرنگیوں کے مشہور کونٹ - ہماری فوجوں کے نامی سردار - میں نے تجکو یہاں مرنے کے لیے کیوں چھوڑ دیا ؟ کیونکر میں تجھے مُردہ دیکھوں اور تیرے ساتھ جان نہ دوں ؟ تو مجھے غمگین اور تنہا اک قابلِ رحم ذلیل بادشاہ چھوڑ کر چل بسا - لیکن تو تو آسمانی سلطنت میں جا پہونچا اور ملائکہ و شہداء کی صحبت سے مستفیض ہو رہا ہے "؛ اسی طرح سے چارلس اپنی زندگی کے اخیر دن تک رولینڈ کو روتا رہا - اُسی مقام پر جہاں وہ مرا تھا فوج نے آرام لیا اور اُسکی لاش لبان دعود و مُر سے پُر کر کے رکھی گئی - فرنگیوں کا سارا لشکر اُس رات کو دعاؤں اور گیتوں کے ذریعے سے صلیب کی تعظیم اور آس پاس کے پہاڑیاں پر آگ روشن کر کے اُسکے نزدیک پہرا دیتا رہا - دن کو اُس لاش کو ساتھ لے گئے اور بالکل شاہانہ تزک و احتشام کے ساتھ دفن کیا - اس طرح وہ خونخوار دن تمام ہوا -

جب کہ وہ لینڈ اور آلی ور | ہر بہادر - جری و نام آور
مر گیا دان سیس ویلس کے پاس | دے گیا اقربا کو داغِ جگر

کوئی ایسی کم نتیجہ جنگ کبھی بہادری کے اتنے افسانوں اور گیتوں کا موضوع نہیں ہوئی - ہکو یہی رنسیز کی خونریزی کی کہنا چاہیے - لیکن اس میں نہ اُسکی سی عظمت ہے نہ اُسکا سا نتیجہ لیکن سارا رنگ و روغن وہی ہے -

جاسکے اور اُسکی طرف خطاب کرکے کہا" او تلوار! تیری چمک دمک بے نظیر۔ تیرا طول و عرض مناسب
تیری اصالت بےمثل ہے۔ تیرا قبضہ نہایت بُرّاق فیل دنداں کا سونے کی شاندار صلیب سے مرصع ہے
اور اسکے سرے پر پکھراج کا سیب کا سا دانہ لگا ہوا ہے جسپر خدا کا نام پاک کندہ ہے۔ تجکو خدا نے
تیری اور ہر طرح کے جوہر عطا کیے ہیں۔ اب لڑائی میں تو کس کے ہاتھ میں رہے گی اور کس کو اپنا
آقا سمجھیگی۔ وہ شخص جسکے قبضے میں تو تھی کسی نے اُسپر فتح نہیں پائی اور نہ کبھی دشمن سے خائف ہوا
نہ خیالاتِ باطلہ سے کبھی ہراساں ہوا۔ خدا کی مدد سے تیرے ہی ذریعے سے اُس نے عربوں کو
خاک میں ملایا اور عیسٰی کے دین کو آسمان تک پہونچایا اور کامل شہرت حاصل کی۔ او خوش نصیب
اور تیز سے تیز تلوار۔ کوئی تلوار تیرے مثل کبھی نہ ہوئی۔ جس نے تجھے بنایا تھا اُس نے تیرا مثل نہیں
بنایا تھا! ایک آدمی بھی تیری ضرب سے جان بر نہ ہوا" اور اس خیال سے کہ مبادا ڈیورنڈا
کسی بزدل یا کسی بے دین کے قبضے میں چلی جائے رولینڈ نے اُسے پتھر پر دے مارا اور دو ٹکڑے
کر ڈالا۔ اسکے بعد اُس نے اپنا سنگھا پھونکا جسکی آواز اس قدر گونجتی تھی کہ سارے سنگھوں کی صدائیں
دھیمی پڑجاتی تھیں۔ اور اُس وقت تو اُسنے اُسکو اپنی پوری قوت سے پھونکا تھا۔ یہاں تک کہ اُسکی
گردن کی رگیں پھٹ گئیں۔ اس مہیب سنگھے کی آواز گونجتی ہوئی شاہ چارلس کے کانوں میں
پہونچی جو اس مصیبت سے بےخبر جو اُسکی فوج کے آخر دستہ پر پڑی تھی آٹھ میل کے فاصلے پر خیمہ زن تھا۔
بادشاہ اس دردناک آواز پر جو کسی غم انگیز سانحے کی خبر دیتی ہوئی معلوم ہوتی تھی ضرور پہونچتا لیکن
ایک نمکحرام نے اُس سے کہا کہ رولینڈ تو شکار کو گیا ہے۔ اور شاہ لے مین سمجھا بجھا کر اپنے وفادار
جانباز سپاہی کی فریاد رسی کرنے سے باز رکھا گیا۔ آخر اُس جانباز نے دعا و توبہ کرکے داعیِ اجل کو
لبیک کہا۔ اسکے بعد فرانس کا ایک دلاور امیر آلڈون نامی دوڑا ہوا بادشاہ کے پاس پہونچا اور
ساری سرگذشت اُسکی فوج کے آخری دستے کی تباہی اور رولینڈ اور آلیور کی جانبازی کی کہہ سنائی
اسکا سننا تھا کہ بادشاہ اور اُسکی ساری فوج اُلٹے پاؤں پھری اور رانسس ولیس کو واپس آئی جہاں
ساری زمین میں کُشتوں کے پشتے لگے ہوئے تھے۔ اور سب سے پہلے چارلس ہی کی نظر اُس نامور

اُس دن کی یاد اُس علاقے کے کاشتکاروں کے خیال سے کبھی جُلائے نہ بھولی۔ جس زمانے میں انگریزی فوج نے ورڈ ُوران سس وکیس میں ہوکر نیپولین کے سپہ سالاروں کا تعاقب کیا تھا تو سپاہیوں نے وہاں کے لوگوں کو اس قیامت خیز میدان جنگ کا آلھا گاتے سُنا تھا۔ اور ہسپانیہ کے کاشتوں نے اس جنگ کے بہت سے جھوٹے سچے واقعات موزوں کیے ہیں۔ ان میں سے سب سے مشہور امیر البحر مارنیس کا الھا ہے جسکو ڈان کوئی زوٹ اور سینکو پینزا نے ٹوباسو میں گاتے سنا تھا۔ جیسا کہ کروئیٹیز کی سچی تاریخ میں مذکور ہے :۔

تمہارے حق میں فرانس والو! بُرا تھا دن ران سس بیلے کس کا
ہوا تھا دو ٹکڑے جبکہ نیزہ۔ تمہارے مغرور چارلس کا
بجا ہے لعنت کرو جوان پر۔ مَرے تمہارے بہت تونگر
بہت سے سردار تھے جو خودسر سدھارے دُنیا سے خاک بر سر
وہ چارلس کا امیر بحری۔ تھا مارنیس جس کا نام نامی
تھا سات سُلم شہوں کا قیدی۔ نصیب میں اُسکے تھی غلامی

اسی آلھے میں آگے چلکر مارنیس کے قید میں رہنے اور نیزہ بازی کی مشق میں اپنے گرفتار کرنے والے سے انتقام لینے اور گھوڑے پر سوار ہوکر فرانس بھاگ جانے کا حال مذکور ہے۔

اس دن کے مقتولوں میں سے نامور بہادر رولینڈ بھی تھا جو بری ٹینی کی سرحد کا نگران تھا۔ تنار لےمین کی کہانیوں میں اسی شخص کا نام سرلون سے لاٹ ہے اور جو بہادرانہ کام اسکی طرف منسوب ہیں اُنکی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کہانیاں کہتی ہیں کہ یہ شخص بہت ہی گھنے غول میں دن بھر لڑا۔ اور اپنی عمدہ تلوار سے جسکا نام ڈیورنڈا تھا برابر وہ ہیبت انگیز وار کرتا رہا۔ لیکن اسکی یہ قوتیں کچھ کام نہ آئیں۔ اور جنگ کا میدان جیت نہ سکا۔ آخرکار سر سے پاتک زخموں میں بھرا ہوا اور ہر طرف سے اپنے دوستوں کی لاشوں سے گھرا ہوا زمین پر پڑ گیا اور جان نذر کر دینے کو مستعد ہو بیٹھا۔ مگر پہلے اس نے اپنی وفادار تلوار کھینچی اسلیے کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی اور کے قبضے میں آ

بھاؤں

باندھکے اور اسکی طرف خطاب کرکے کہا "او تلوار! تیری چمک دمک بے نظیر۔ تیرا طول و عرض مناسب
تیری اصالت بے مثل ہے۔ تیرا قبضہ نہایت براق نیل دندان کا سونے کی شاندار صلیب سے مرصع ہے
اور اسکے سرے پر کیپراج کا سیب کا سا دانہ لگا ہوا ہے جسپر خدا کا نام پاک کندہ ہے۔ تجکو خدا نے
تیری اور ہر طرح کے جوہر عطا کیے ہیں۔ اب لڑائی میں تو کس کے ہاتھ میں رہیگی اور کس کو اپنا
آقا سمجھیگی۔ وہ شخص جسکے قبضے میں تو تھی کسی نے اسپر فتح نہیں پائی اور نہ کبھی دشمن سے خائف ہوا
نہ خیالاتِ باطلہ سے کبھی ہراساں ہوا۔ خدا کی مدد سے تیرے ہی ذریعے سے اُس نے عربوں کو
خاک میں ملایا اور عیسٰی کے دین کو آسمان تک پہونچایا اور کامل شہرت حاصل کی۔ او خوش نصیب
اور تیز سے تیز تلوار۔ کوئی تلوار تیرے مثل کبھی نہ ہوئی۔ جس نے تجھے بنایا تھا اُس نے تیرا مثل نہیں
بنایا تھا! ایک آدمی بھی تیری ضرب سے جان بر نہ ہوا"۔ اور اس خیال سے کہ مبادا ڈیورنڈا
کسی بزدل یا کسی بے دین کے قبضے میں چلی جائے رولینڈ نے اُسے پتھر پر دے مارا اور دو ٹکڑے
کر ڈالا۔ اسکے بعد اُس نے اپنا سنگھا پھونکا جسکی آواز اس قدر گونجتی تھی کہ سارے سنگھوں کی صدائیں
دھیمی پڑجاتی تھیں۔ اور اُس وقت تو اُسنے اسکو اپنی پوری قوت سے پھونکا تھا۔ یہاں تک کہ اسکی
گردن کی رگیں پھٹ گئیں۔ اس مہیب سنگھے کی آواز گونجتی ہوئی شاہ چارلس کے کانوں میں
پہونچی جو اس مصیبت سے بیخبر جو اسکی فوج کے اخیر دستہ پر پڑی تھی آٹھ میل کے فاصلے پر خیمہ زن تھا
بادشاہ اس دردناک آواز پر جو کسی غم انگیز سانحے کی خبر دیتی ہوئی معلوم ہوتی تھی ضرور چونکا لیکن
ایک نمک حرام نے اُس سے کہا کہ رولینڈ تو شکار کو گیا ہے۔ اور شاہ لمین سمجھا کہ اپنے وفادار
جانباز سپاہی کی فریادرسی کرنے سے باز رکھا گیا۔ آخر اس جانباز نے دعا و توبہ کرکے داعیِ اجل کو
لبیک کہا۔ اسکے بعد فرانس کا ایک دلاور امیر الڈرون ٹیلے دوڑتا ہوا بادشاہ کے پاس پہونچا اور
ساری سرگذشت اُسکی فوج کے آخری دستے کی تباہی اور رولینڈ اور آلیور کی جانبازی کی کہ سنائی
اسکا سننا تھا کہ بادشاہ اور اسکی ساری فوج اُلٹے پاؤں پھری اور ان بے دینوں کو دیکھیں کہ جہاں
ساری زمین پر کشتوں کے پشتے لگے ہوئے تھے۔ اور سب سے پہلے چارلس ہی کی نظر اس نامور

خدا نے پیدا کیا ہمیں حُر - اگرچہ ہو شاہ یا بہادر
کبھی نہ چھوڑیں گے حریت ہم - جو کوئی چاہے تو خوں بہائے

اگر خدا ہی نے لکھ دیا ہے - کہ مالک اُندلس کا چارلس ہو
تو وہ بھی آنکھوں سے دیکھ لے گا کہ لیون والوں کا اُٹھ گیا تھا
وہ ہو گا شاید ہمارا مرنا - سلف کے جینے کا آئینہ ہے
سُنا تھا نیومنٹی ام کا قصہ - اسے زمانے نے آنکھوں دیکھا

وہ شیر دھوئے جنھوں نے پنجے - بحیرہ لِڈیا کے بہتے خوں میں
وہ اُن سے کیا اب نہیں لڑیں گے - قدیم قانونِ حریت کو
جو چکنی صورت کے بزدلے ہیں - وہ سیم و زر دیں جسکو چاہیں
مگر نہ بدلے گا کوئی انساں - ہمارے شیروں کی ماہیت کو

لیون کے ان سورما سپاہیوں کے پہلو بپہلو جنھوں نے اسچوریا کے شہزادے کے شریک ہو کر شارلے مین کی اطاعت قبول کرنے سے انکار کیا تھا (جیسا کہ قصے کہانیوں میں ہے) بہادرانِ عرب کا ایک غول تھا جو کنارہ کش فرنگیوں پر حملہ کرنے میں شریکِ حال ہو گیا تھا۔ سیوڈورین نے چارلس اور اُدینڈ کی جو فسانہ کی سی تاریخ لکھی ہے اُس میں ہے کہ "تیس ہزار مسلمانوں کی ایک تازہ جماعت عیسائیوں پر خونخواری کے ساتھ ٹوٹ پڑی۔ اور عیسائی چونکہ اس قدر عرصے تک لڑنے کی ماندگی سے ناتوان و خستہ و کوفتہ ہو رہے تھے اسلئے مسلمانوں نے پست و بلند سب کو خاک کے برابر کر دیا۔ ایک شخص بھی باقی نہ بچا۔ کچھ برچھیاں وار پار کر کے مارے گئے۔ کوئی لاٹھیوں سے۔ کسی کا سر اُتارا گیا۔ کوئی جلایا گیا۔ بعض کی زندہ کھال اُتاری گئی۔ بعض درختوں میں لٹکائے گئے۔ یہ قتل عام بہت ہی ہیبت انگیز تھا اور

بنا رکھی تھیں۔ ان لوگوں نے لشکر کے اگلے حصے کو تو ان راستوں میں سے چُپ چاپ گذر جانے
دیا اور اُس وقت تک انتظار کرتے رہے جب پچھلے دستے نے جو اسباب سے لدا ہوا تھا
آہستہ آہستہ اُس درّے کی پیچ دَرپیچ راہ کو قطع کرنا شروع کیا۔ اُس وقت وہ سب کے سب
ہمہ تن لشکریوں پر ٹوٹ پڑے۔ یہاں تک کہ ایک فرنگی بھی نہ بچا۔ عیسائی وقائع نگار اُس دن
کی خوں ریزی کی ہیبت ناک داستانیں بیان کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے بیان کے موافق
جن لوگوں نے اُس دن لیون کے ناکوں کے ساتھ کھیوے سے کھوا ملا کر شاہ چارلس کی فوج
کو بالکل نیست و نابود کر دیا وہ مسلمان ہی تھے۔ ہسپانیہ کے آلھے سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ کیونکر
کہانیوں والا سوربا برناڈ فرنگیوں کی فوج کو تہ تیغ بیدریغ کرنے کے لیے لیون کے بہادروں کو
اپنی تبعیت میں لے گیا تھا۔

چلا ہے برناڈ لیون سے اب ہے تیس سو ساتھ کی جماعت
کرے وہ اندلس کی حفاظت۔ بڑھیں فرنگی نہ اپنی حد سے
وہ چاہتا ہے کہ شہر اسکا جو بیچ میں ہے سمندروں کے
سے ٹے نہ پلیو کا نام اُس سے۔ رہے وہ محفوظ روز بد سے

یہی وہ چلا کے کہہ رہے ہیں۔ ہوے ہیں آزاد ہم تو پیدا
اگرچہ تابع ہیں اپنے شہ کے ستارے ہیں اُس ہلال کے ہم
خدا اے قادر کی ہے وہ مرضی۔ گر کریں گے نہ ہم غلامی
نہ حق میں نسلوں کی اپنی ہوں گے۔ کبھی سبب ابتذال کے ہم

نہ ہم دلوں کے ہیں ایسے بودے۔ نہ بازوؤں میں ہیں سُست ایسے
نہ ان رگوں کے ہیں سُست روٹے کہ توڑ دیں اپنے قول وعدے

کو بھڑکایا جو ہمیشہ اُندلس میں فساد برپا کرنے پر آمادہ رہتے تھے۔ شارلے مین کو ان لوگوں نے اس
معاملے میں دخل دینے اور غاصب کو نکالنے کے لیے بلا بھیجا۔ ہسپانیہ والے وقائع نگار کہتے ہیں
کہ آسچوریا کے بادشاہ اور پلے جیس کے وارث الفونسو نامی نے شہنشاہ فرانس کو اپنی مدد کے لیے
بلا بھیجا۔ مگر یقین کرنے کی زیادہ تر وجہیں ہیں کہ یہ بلاوا بعض ناراض مسلمان سرداروں کی طرف سے
گیا تھا اس لیے کہ یہ سردار عبدالرحمن اموی کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتے تھے اور اس نئے فرمانروا
کو بادشاہ مان لینے سے اسکو بہتر سمجھتے تھے کہ اسلام کے مسلم الثبوت دشمن کی اطاعت قبول کرلیں
ان لوگوں کی درخواست کا وقت بھی حسب دلخواہ تھا۔ کیونکہ شارلے مین نے اپنے خیال کے
موافق فوراً سکسن لوگوں کو مطیع کرنے کا کام تکمیل کو پہونچایا تھا۔ اُنکا سردار ویٹے کنڈ نا سے
جلاوطن ہو چکا تھا اور اُسکے پیرووں میں سے ہزاروں آدمی پیڈربارن کے پاس اصطباغ لینے
کو چلے آرہے تھے۔ اس وجہ سے اس فاتح کو اس قدر فرصت تھی کہ ملک گیری کی اور تدبیروں
کی طرف متوجہ ہو۔ یہ امر طے پا گیا کہ وہ اُندلس پر حملہ کرے اور اس اثنا میں مفسد سرداران اسلام
مین مختلف مقاموں میں لوگوں کو اصلی حملے سے بیخبر رکھنے کے لیے اُبھارا رکھیں۔ مگر قرطبہ کے نئے
خاندان شاہی کی خوش قسمتی تھی کہ یہ مہیب سازش کالعدم ہو گئی۔ اُندلسی رفقا نے وقت کے شمار
مین غلطی کی وہ آپس ہی میں لڑ پڑے اور جب شارلے مین ۷۷۸ء میں کوہ پی رینیز کے اسطرف
اُتر کر آیا تو دیکھا کہ کوئی شخص مدد دینے والا نہیں ہے۔ اُس نے سرقسطہ کا محاصرہ شروع ہی کیا
تھا کہ اُسکے پاس خبر پہونچی کہ ویٹے کنڈ لوٹ آیا اور سکسن لوگوں کو اُس نے پھر بھڑکایا۔ وہ سب
پھر آمادۂ جنگ ہیں اور کولون تک بڑھ آئے ہیں۔ اس سبب سے شارلے مین نے بجز اس کے
کوئی چارہ نہ دیکھا کہ عجلت کے ساتھ واپس جائے اور اپنی سلطنت کو بچالے۔ چنانچہ وہ تیزی
کے ساتھ واپس ہوا اور اُسکی فوج کا بڑا حصہ پہاڑ کو قطع کر چکا تھا۔ اُس وقت رانسیس ویلس کے
درے میں فوج کے پچھلے حصے پر مصیبت کا آسمان ٹوٹ پڑا۔ قوم باسک نے جسکو فرنگیوں سے
ہمیشہ سے نفرت تھی کوہ پی رینیز کے سنگلاخ تنگ دروں میں بہت ہی ہشیاری سے کمینگاہیں

کی طرف بڑھا جہاں کی نسبت اُس نے سنا تھا کہ سینٹ مارٹن کی ابی (خانقاہ) میں خزانے
ہیں۔ پوئی ٹیرس اور ٹورس کے درمیان چارلس سے مقابلہ ہوا۔ چارلس پیپن دی ہر
سٹل کا بیٹا تھا جو اُس وقت میں گویا فرانس کا بادشاہ تھا اس لیے کہ کمزور بادشاہ لوتھیرین
اس قدر قوت نہ تھی کہ محلسرا کے باقتدار منتظم کا مقابلہ کرسکے۔ شرقیین خوشی کے ساتھ لڑنے
کو گئے۔ انھیں توقع ہوئی کہ یہ دوسرا گاڈلیٹ (وادی لک) کا میدان ثابت ہوگا اور سمجھے
کہ کیلے سے لیکر مارسلس تک خوبصورت فرانس ہمارے قبضے میں آجائے گا۔ اس لڑائی
میں ایک ایسے مسئلے کا فیصلہ ہونے والا تھا جو یورپ کے لیے نہایت ہی مہتم بالشان تھا۔ اس
جنگ کو جن لوگوں نے دنیا کی اُن پندرہ لڑائیوں میں سے شمار کیا ہے جن سے لوگوں کی قسمتوں
کا فیصلہ ہوا ہے اُنھوں نے بہت ٹھیک کیا ہے۔ جس مسئلے کا فیصلہ اسلحہ کے زور سے ہونے
والا تھا وہ یہ تھا کہ آیا یورپ عیسائی رہے گا یا مسلمان ہوجائیگا۔ یعنی آیندہ کے لیے آیا فرانس
کی قومی عبادت گاہ مسجد ہوگی یا گرجا۔ اور شاید یہ بھی کہ انگلستان میں سینٹ پال (پولوس
مقدس) کے گرجا میں جب وہ بجائے عیسیٰ مسیح کے گیت کی آواز گونجے یا اسلام کی نماز پڑھی
جائے۔ اگر شرقیین ٹورس میں روکے نہ جاتے تو کوئی وجہ یہ قیاس کرنے کی نہیں ہے کہ وہ
انگلش چینل کے پاس ٹھیر جاتے۔ لیکن جیسا کہ قسمت نے فیصلہ کردیا تھا اسلامی حملے کا
طوفان اپنے انتہائی حد تک پہونچ چکا تھا۔ عنقریب اُس میں جزر آنے والا تھا۔ چارلس اور
اُسکے فرنگی رومی نما اہل اسپین اور قوط کی طرح کوئی نامرد قوم نہ تھے۔ بدرجۂ اقل وہ ویسے
ہی مضبوط و بہادر تھے جیسے خود مراکشی۔ اور اُنکے شاندار قد و قامت سے اُنھیں ایسی فوقیت
حاصل تھی جو اپنا اثر ظاہر کیے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔ چھ دن جزوی لڑائیوں میں بسر ہوئے
اور ساتویں دن عام جنگ کی نوبت آئی۔ چارلس بے روک قوت کے ساتھ مسلمانوں کی
صفوں کو چیرتا دائیں بائیں ایسے بھاری ہاتھ لگاتا چلا گیا کہ اُسی دن سے اُسکا نام چارلس
مارٹل (یعنی ہتوڑے کی ضرب) پڑ گیا۔ اُسکے فرنگی سپاہیوں نے جو اپنے سردار کی ایسی بہادری

جہازوں پر روانہ ہوا۔ وہ سنہ ۷۱۲ء کے موسم گرما میں اٹھارہ ہزار آدمیوں کے ساتھ اس طرف پہونچا۔ اور کارمونا۔ سیوائل۔ و میریڈا کو قبضے میں کر لینے کے بعد طلیطلہ میں طارق سے آملا اُس فاتح اور اُسکے افسر بالادست کی ملاقات دوستانہ نہ تھی۔ طارق بڑے تزک و احتشام کے ساتھ حاکم مغرب کے استقبال کو باہر نکلا۔ لیکن موسیٰ نے اُسکو تازیانہ مارا اور اپنی ہدایتوں سے تجاوز کرنے کی علت میں اُسکی سخت زجر و توبیخ کی اور یہ کہکر کہ یہ امر محال ہے کہ ایسے بے احتیاط و تند مزاج افسر کے ہاتھ میں مسلمانوں کی جانیں دی جائیں۔ اُسکو قیدخانے میں ڈالدیا۔ جب اس حاسدانہ ظلم کی کیفیت خلیفہ ولید کے کانوں میں پہونچی اُسنے موسیٰ کو دمشق طلب کر لیا اور طارق کو پھر ہسپانیہ کی سپہ سالاری پر بحال کیا۔

ملک شام واپس جانے سے پہلے موسیٰ نے پی رینیز پہاڑ پر کھڑے ہوکر یورپ کے فتح کرنے کا خیال دوڑایا تھا۔ اُسکے واپس بلائے جانے نے اُسکی سبقت میں خلل ڈالدیا۔ مگر اور لوگ فوراً آگے کی طرف بڑھ چلے۔ ایک عرب حاکم نے بہت ہی ابتدا یعنی سنہ ۷۱۹ء میں قدیمی فرانس کے جنوبی حصہ پر جو سپٹی مینیا کہلاتا تھا اور جس میں شہر کارکسون و شہر ناربون شامل تھے قبضہ کر لیا۔ اور انھیں مرکزوں سے اُس نے برگنڈی اور آکوی ٹینیا میں لوٹ مچانا شروع کیا۔ یودس آکوی ٹینیا کے ڈیوک نے عربوں کو سنہ ۷۲۱ء میں تولوس کی دیواروں کے اندر کامل شکست دی مگر اس سے صرف یہ ہوا کہ اُنکا رُخ اور آگے کی طرف ہوگیا۔ ان لوگوں نے شہر بون کو لوٹا۔ قوم سین سے خراج لیا۔ سنہ ۷۳۰ء میں اوگنن پر قبضہ کر لیا اور آس پاس کے اضلاع پر متعدد حملے کیے۔ شہر ناربون کے نئے حاکم عبدالرحمن نے منصوبہ باندھا کہ سارے گال (قدیمی فرانس) کو فتح کرلے۔ اس نے یودس کی کارروائیوں کو پہلے ہی روک دیا۔ جس نے تولوس کی فتحیابی کے بعد یہ خیال خام کیا تھا کہ شرقیوں کے ملک میں جا کر لڑائیاں لڑوں گا اور اب اُس نے قوم بسٹرو کینے پر حملہ کیا اور دلیری کے ساتھ آکوی ٹینیا پر چڑھائی کی۔ دریائے گیرون کے کنارے پر یودس کو شکست دی۔ بوردون کو تہ کر کے لیا۔ اور سنہ ۷۳۲ء میں فتحمندی کے ساتھ ٹورس

تھیوڈمیر نے بڑی بہادری و ہشیاری سے حفاظت کی۔ لیکن آخرکار جب وہ میدان
میں نکلکر کھلی لڑائی لڑنے کے لیے حد سے زیادہ مجبور کیا گیا تو عیسائی فوج بالکل تہ تیغ
ہوگئی۔ اور تھیوڈمیر صرف ایک شاگرد پیشہ کو ساتھ لیکر شہر اوری ہولا کو بھاگ گیا
وہاں اُس نے اپنے تعاقب کرنے والوں کو بڑی ذہانت سے دھوکا دیا۔ چونکہ شہر میں
کوئی مرد نہیں بچا تھا اسلیے کہ جوانانِ مرشیا میدان میں کام آچکے تھے۔ اُسنے عورتوں کو
آمادہ کیا کہ مردانہ لباس پہنیں اور خود اور نیزوں کی سی لانبی لاٹھیوں سے مسلح ہوں
اور اپنے لٹکے بالوں کو ٹھوڑیوں کے نیچے لے آئیں تاکہ داڑھیاں دکھائی دیں۔ اسکے
بعد اُس نے ان عجیب قلعہ داروں کا پرا فصیلوں پر جما دیا۔ اور جب دشمن شام کے سایہ
میں قریب پہونچے تو فصیلوں کی ایسی عمدہ حفاظت دیکھکر بد دل ہوگئے۔ پھر تو تھیوڈمیر
نے صلح کا جھنڈا اپنے ہاتھ میں اور شاگرد پیشہ کو ایلچی کا چوغہ پہنا کر ساتھ میں لیا۔ اور وہ دونوں
آدمی صلح کی شرطیں طے کرنے کو دشمن کے لشکر میں پہونچے۔ مسلمان سپہ سالار مہربانی کے ساتھ
ان سے ملا اور اُس نے شہزادے کو نہیں پہچانا۔ تھیوڈمیر نے کہا کہ میں اس شہر کے
سپہ سالار کے پاس سے آتا ہوں تاکہ اس دستاویز کی شرطیں طے کروں جو آپ کی اولو العزمی
اور اُسکی عزت کے لائق ہوں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ یہ شہر اس لائق ہے کہ ایک مدت محاصرے
کو سنبھال سکے مگر اُسکی خواہش یہ ہے کہ اپنے سپاہیوں کی جانیں ضایع نہ کرے۔ آپ
وعدہ کیجیے کہ باشندوں کو اس بات کی آزادی رہیگی کہ بلاتعرض مع اپنے اسباب کے
چلے جائیں اور کل صبح کو بغیر لڑے ہوے یہ شہر آپ کے حوالے کر دیا جائے۔ ورنہ
جب تک ایک آدمی بھی باقی رہے گا ہم آپ سے لڑیں گے۔ اُسی وقت صلح کے شرائط
لکھے گئے اور جب اُس مرکشی نے اپنی مہر اُسپر ثبت کر دی تھیوڈمیر نے قلم لیکر اپنا دستخط
کر دیا۔ اور کہا کہ۔ مجھی کو دیکھ لو میں ہی اس شہر کا سپہ سالار ہوں۔ صبح کو دیکھتے ہی پھاٹک
کھول دیے گئے اور مسلمان سمجھے کہ ایک بڑی فوج اب باہر نکلیگی۔ مگر صرف تھیوڈمیر

مسلمانوں نے قادرِ مطلق کی خاص مہربانی خیال کیا اُنکے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آوازوں کو
دبا دیا۔ ایک چرواہے نے وہ جگہ بتا دی جہاں دیواریں ٹوٹی ہوئی تھیں اور مسلمانوں نے
اُسی مقام سے حملہ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ ان میں کا ایک آدمی جو سب سے منچلا تھا انجیر کے
ایک درخت پر چڑھ گیا جو دیوار کے شگاف کے نیچے اُگا ہوا تھا اور اُسپر سے دیوار پر کود گیا۔
اور وہاں سے اپنی لانبی دستار لٹکائی اور اپنے ساتھیوں کو اوپر کھینچتا گیا۔ ان لوگوں نے
فوراً بے سان بے گمان محافظوں پر حملہ کر دیا۔ اور حملہ آوروں کی بڑی جماعت کے لیے
شہر کے دروازے کھول دیے اور ایک دو وار بھی نہ چلنے پائے کہ شہر ہاتھ آگیا۔ حاکم
شہر و قلعہ دار نے ایک عیسائی خانقاہ میں پناہ لی جہاں مہینوں وہ سخت محاصرے میں رہے
جب مجبور ہو کر ان لوگوں نے اطاعت قبول کی تو قرطبہ یہودیوں کی سپردگی میں دیا گیا
اسلیے کہ ان لوگوں نے اثنائے جنگ میں اپنے آپ کو مسلمانوں کا جان نثار دوست
ثابت کیا تھا اور اسکے بعد سے ہمیشہ فاتحوں نے ان لوگوں کا بہت خیال رکھا مسلمانوں
نے یہودیوں کو اپنا خالص دوست بنا لیا اور بہت اخیر زمانے تک اُنکو کبھی آزار نہیں
دیا۔ جس طرح کہ گوتھی پیشوایان مذہب اُنھیں ستایا کرتے تھے۔ جہاں کہیں شرقیوں کے اسلحہ
پہونچے وہاں اُنکے پیچھے پیچھے یہودی بھی آموجود ہوے۔ جب تک عرب لڑتے رہتے تھے
یہودی خرید و فروخت کرتے تھے اور جب لڑائی ختم ہو جاتی تھی تو یہودی و مراکشی و
ایرانی باہم ملکر تعلیم و فلسفہ و علوم و فنون کی اُس ترقی میں مصروف ہو جاتے تھے جس نے
متوسط زمانے میں شرقیین کی حکومت کو سب سے بڑھکر ممتاز بنایا تھا۔

یہودیوں کی معاونت اور ہسپانیہ والوں کی دہشت سے طارق کی ملک گیری
بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھی۔ ارشیدونا بغیر کسی لڑائی جھگڑے کے قبضہ میں آگیا۔
کُل باشندے پہاڑیوں میں جا چھپے تھے۔ ملاغہ نے خود اطاعت قبول کر لی اور البیرا
(جسکے قریب اب غرناطہ قائم ہے) پر ہلّہ کیا گیا۔ مرشیا کے پہاڑی دروں کی تھوڑے عرصہ تک

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسلمانوں نے قادرِ مطلق کی خاص مہربانی خیال کیا اُنکے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آوازوں کو دبا دیا۔ ایک چرواہے نے وہ جگہ بتا دی جہاں دیواریں ٹوٹی ہوئی تھیں اور مسلمانوں نے اُسی مقام سے حملہ کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ ان میں کا ایک آدمی جو سب سے منچلا تھا انجیر کی ایک درخت پر چڑھ گیا جو دیوار کے شگاف کے نیچے اُگا ہوا تھا اور اُسپر سے دیوار پر کود گیا۔ اور وہاں سے اپنی لانبی دستار لٹکائی اور اپنے ساتھیوں کو اوپر کھینچتا گیا۔ ان لوگوں نے فوراً بے سان بے گمان محافظوں پر حملہ کردیا۔ اور حملہ آوروں کی بڑی جماعت کے لیے شہر کے دروازے کھول دیے اور ایک دو وار بھی نہ چلنے پائے کہ شہر ہاتھ آگیا۔ حاکم شہر و قلعہ دار نے ایک عیسائی خانقاہ میں پناہ لی جہاں مہینوں وہ سخت محاصرے میں رہے جب مجبور ہو کر ان لوگوں نے اطاعت قبول کی تو قرطبہ یہودیوں کی سپردگی میں دیا گیا اسلیے کہ ان لوگوں نے اثنائے جنگ میں اپنے آپ کو مسلمانوں کا جان نثار دوست ثابت کیا تھا اور اسکے بعد سے ہمیشہ فاتحوں نے ان لوگوں کا بہت خیال رکھا مسلمانوں نے یہودیوں کو اپنا خالص دوست بنا لیا اور بہت اخیر زمانے تک اُنکو کبھی آزار نہیں دیا۔ جس طرح کہ گوتھی پیشوایانِ مذہب اُنھیں ستایا کرتے تھے۔ جہاں کہیں شرقیوں کے حملے پہونچے وہاں اُنکے پیچھے پیچھے یہودی بھی آموجود ہوے۔ جب تک عرب لڑتے رہتے تھے یہودی خرید و فروخت کرتے تھے اور جب لڑائی ختم ہو جاتی تھی تو یہودی و مراکشی و ایرانی باہم ملکر تعلیم و فلسفہ و علوم و فنون کی اُس ترقی میں مصروف ہو جاتے تھے جس نے متوسط زمانے میں شرقیین کی حکومت کو سب سے بڑھکر ممتاز بنایا تھا۔

یہودیوں کی معاونت اور ہسپانیہ والوں کی دہشت سے طارق کی ملک گیری بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھی۔ ارشیدونا بغیر کسی لڑائی جھگڑے کے قبضہ میں آگیا۔ کُل باشندے پہاڑیوں میں جا چھپے تھے۔ ملاغہ نے خود اطاعت قبول کرلی اور البیرا (جسکے قریب اب غرناطہ قائم ہے) پر ہلہ کیا گیا۔ مرشیا کے پہاڑی دروں کی تھوڑے عرصہ تک

داستانِ وہم علامتہا و خوابِ فالہا | طرفہ تصویرِ خیالی را بہ بازار آوردند
پیکرِ تخئیل تو طی بالباسِ نقش و رنگ | عاریت کردہ ز اوہامِ عرب بار آوردند

اور ہم کتابوں میں دیکھتے ہیں کہ کیونکر اُس آنے والی جنگ کے بارے میں دونوں فریق مختلف قسم کے شگونوں سے شاداں و ہراساں تھے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بیان ہے کہ طارق کے پاس خواب میں تشریف لائے اور اُن سے فرمایا کہ ہمت کرکے لڑو اور فتح حاصل کرو۔ اور بہت سی اسی قسم کی کہانیاں بیان کی گئی ہیں۔ لیکن جو فوجیں کہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں دریائے وادی لک پر اور اُس کے قریب خیمہ زن تھیں اُنکے خواب و خیال چاہے کچھ ہی رہے ہوں اس جنگ کا نتیجہ کبھی مشتبہ نہ رہا۔ گو طارق کے پاس بلاشبہ پانچ ہزار بربروں کی کمک پہونچی تھی تاہم اُسکے تحت میں ایک چھوٹی سی فوج بارہ ہزار سپاہیوں کی تھی اور رذریق کے پاس اسکے چھ گنے آدمی پشت پر موجود تھے۔ لیکن حملہ آور تو بہادر و پختہ کار لڑائی کے عادی اور ایک جری سردار کے ماتحت تھے اور اُندلسی بدحال غلاموں کے غول تھے جنکے سپہ سالاروں میں دغاباز اُمرا شامل تھے۔ شاہ وٹیزا کے اقربا بھی رذریق کی طلبی پر آموجود ہوئے تھے مگر اُنکا ارادہ یہ تھا کہ عین جنگ میں انھیں چھوڑکر دشمنوں کے ساتھ جا ملیں اور شریفین کو لڑائی جتا دیں جن کی اسکا کچھ خیال نہ تھا کہ وہ ہسپانیہ کے ساتھ بیوفائی کرتے ہیں۔ یہ سمجھے تھے کہ حملہ آور صرف مالِ غنیمت کی تلاش میں ہیں اور جب یہ مڈبھیڑ تمام ہو جائیگی اور مال و متاع اُنکے ہاتھ لگجائیگا تو وہ افریقہ واپس چلے جائیں گے۔ اور غیطشہ کے خاندان کو اُسکا قدیم تخت واپس مل جائیگا یہ وجہ ہوئی کہ ان لوگوں نے اُس فتح میں حملہ آوروں کی مدد کی۔ جس نے ہسپانیہ کے عمدہ ترین اضلاع کو آٹھ صدیوں کے لیے مسلمانوں کی حکومت میں دے دیا۔

جب مسلمانوں نے اُس جرار فوج پر نظر ڈالی جو رذریق اُنکے مقابلے کے لیے لایا تھا اور بادشاہ کو اُسکے پُرشکوہ اسلحہ سے مسلح ایک زرق برق شامیانے کے نیچے دیکھا تو ایک لمحہ کے لیے

خیالی صورتوں کا آنکھ میں رزریق نگیں کی — پیا پے آتے جانا بھی عجب طرفہ تماشا تھا
آل جنگ انجام حوادث نا شدہ ظاہر — مگر کوئی نہ مردہ تھا نہ زخموں سے تڑپتا تھا

اُن لوگوں کو آنکھوں کے سامنے ایک بڑا میدان جنگ دکھائی دیا جہاں عیسائی و مراکشی جاں کاہ لڑائی میں مشغول تھے۔ اُنکے کانوں میں گھوڑوں کے دوڑتے پھرنے۔ قرنے و بوق کے بجنے۔ جلاجل کے جھنجھنانے اور ہزاروں طبل پر زور زور سے تھاپ پڑنے کی صدا مِن آئیں شمشیر و گرز و تیر کی چمک بھی تھی اور تیروں کی سنسناہٹ اور بھالوں اور برچھیوں کی کھٹا کھٹ بھی۔ عیسائی اپنے حریف کے سامنے لرزاں و ترساں تھے اور مسلمان اُنپر پل پڑے اور اُنکو بالکل منتشر کر دیا۔ صلیبی جھنڈا سرنگوں تھا اور ہسپانیہ کا علم قدموں کے نیچے پامال۔ ہوا میں خوشی کے نعرے۔ غیظ کی چیخیں اور دم توڑتے والوں کی آہیں گونج رہی تھیں۔ شاہ رزریق نے دیکھا کہ بھاگنے والے دستوں کے بیچ میں ایک سپاہی تاجِ شاہی پہنے ہوئے ہے جسکی پشت اسکی طرف ہے مگر اُسکے اسلحہ و سامان خود اُسی کے ہیں اور وہ ایک نقرہ گھوڑے پر سوار ہے جو خود اُسی کے لڑائی کے گھوڑے اوریلیا نام کے مشابہ ہے۔ لڑائی کی گھبراہٹ میں وہ سوار گھوڑے کی پیٹھ سے جدا ہو گیا اور پھر نہیں معلوم وہ کہاں گیا اور کیا ہو گیا۔ اوریلیا میدان جنگ میں بے سوار ہو کر بے تحاشا بھاگ کھڑا ہوا۔

جب بادشاہ اور اُسکے مصاحب اُس طلسمی برج سے ہراساں ہو کر بھاگے تو وہ بڑی بر نجی مورت غائب تھی۔ دونوں سن رسیدہ دربان دروازے پر مرے پڑے تھے اور قدرت کی مختلف طوفان افزا بدشگونیوں کے درمیان وہ برج مشتعل اور اُسکا ایک ایک پتھر جل کر خاک سیاہ و برباد ہو رہا تھا۔ اور لوگوں کا بیان ہے کہ جہاں کہیں اُسکی خاک زمین پر گری وہاں خون کا ایک قطرہ دیکھنے میں آیا۔

ہب۔ متوسط کے، عیسائی و عرب مورخ دونوں ہی کو اس قسم کی بدفالیوں کے بیان کرنے میں خوشی حاصل ہوتی تھی۔

بادشاہ معہ اپنے مصاحبین کے دروازے کی طرف بڑھا۔ یکایک پیچھے پھر گیا اور سب لوگ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے جسکے دوسری جانب اک دوسرے دروازے کو روکے ہوئے ہیبت ناک صورت کی ایک برنجی مورت کھڑی تھی جو ایک بڑا سا گرز لگاتار چلا رہی اور بڑے زور سے آس پاس کی زمین پر مار رہی تھی۔

جب رزریق نے اس مورت کی صورت دیکھی تھوڑی دیر تک سناٹے میں رہا۔ لیکن اسکے سینے پر یہ الفاظ کہ "میں اپنا فرض انجام دیتا ہوں" دیکھکر اُس نے ہمت باندھی اور اُس سے بالحاح وزاری کہا کہ مجھے بخیر اُدھر جانے دو کیونکہ میں کسی طرح کی بے ادبی کرنا نہیں چاہتا بلکہ صرف اس برج کا راز دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اسپر وہ مورت اپنے گرز کو اوپر اُٹھائے چُپ چاپ کھڑی ہو گئی اور بادشاہ اور اُسکے مصاحب اُسکے نیچے سے دوسرے کمرے کو چلے گئے۔ اس کمرے کی گچ میں جواہرات جڑے ہوئے تھے اور اُسکے بیچ میں ایک میز رکھی ہوئی تھی جسکو ہرقل نے اُس مقام پر نصب کیا تھا اور اسپر ایک صندوقچہ تھا جسپر یہ الفاظ کندہ تھے "اسی درج میں اس برج کا راز ہے"۔ بادشاہ کے سوا کسی کا ہاتھ اسکو کھول نہیں سکتا مگر اُسکو بھی آگاہ ہونا چاہیے کہ عجیب وغریب چیزیں اُسپر ظاہر ہونگی جنکا اُسکی موت سے پہلے وقوع میں آنا ضرور ہے۔

جب بادشاہ نے اُس صندوقچے کو کھولا تو اُس میں ایک چرمی کاغذ کے سوا جو دو دستی پتروں کے درمیان موڑا ہوا تھا کچھ بھی نہ تھا۔ اُسکے اوپر آدمیوں کی صورتیں بنی ہوئی تھیں جو گھوڑوں پر سوار، مہیب صورت کمانوں اور خنجروں سے مسلح تھے اور اُنکے اوپر کی طرف یہ جملہ لکھا ہوا تھا "او بے لحاظ۔ دیکھ لے اُن لوگوں کو جو تجھے تیرے تخت سے نیچے پٹک دینگے اور تیری مملکت کو اپنے زیر فرمان کر لیں گے"۔ اور جوں ہی ان لوگوں نے ان تصویروں کو نظر گڑو کر دیکھا یکبارگی جنگ کی آواز سنائی دی اور آنکھوں سے دُھندلا سا یہ دکھائی دیا کہ اُن اجنبی سواروں کی تصویروں نے حرکت کرنا شروع کیا اور وہ تصویریں جنگ کا مرقع بنگئیں۔

[...]ں بھیجنے کی ٹھان لی۔

۷۱۱ء میں موسیٰ کو جب یہ خبر لگی کہ رزریق اپنی سلطنت کے شمال میں اہل بشکنس
[...]ں بغاوت فرو کرنے میں مصروف ہے تو اپنے سپہ سالاروں میں سے طارق مراکشی کو سات
ہزار سپاہیوں کے ساتھ جن میں سے اکثر مراکشی تھے اندلس میں ایک اور تاخت کرنے کے لیے
روانہ کیا۔ یہ حملہ اُسے اُسکی امید سے زیادہ دور لیگیا۔ طارق شیر کی چٹان کے پاس خشکی میں
اُترا۔ جو اُس زمانے سے آج تک اُسی کے نام سے جبل الطارق یا جبرالٹر کہلاتی ہے۔ اور
قارطیہ کو لے لینے کے بعد خشکی میں آگے بڑھا۔ وہ بہت دور نہیں گیا تھا کہ قوم قوط کی ساری فوج
کو اپنے مقابلے کے لیے رزریق کی ماتحتی میں اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ یہ دونوں فوجیں اِک
چھوٹے سے دریا کے کنارے پر جسے شرقیین وادی لک (گاڈلاک) کہتے تھے اور جو اطراف الغار
(ٹریفل گار) کے پاس اس آبنائے میں گرتا ہے مقابل ہوئیں۔

روایت چلی آتی ہے کہ اس واقعہ سے چند روز پہلے ایک دن شاہ رزریق قدیم شہر
طلیطلہ میں تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ دو سن رسیدہ آدمی دیوان عام میں داخل ہوے۔ یہ اگلے
دنوں کی بنی ہوئی سفید قبائیں پہنے تھے اور انکے پٹکے جن میں بارہوں برجوں کی صورتیں بنی
ہوئی تھیں اُن میں بے شمار کنجیاں لٹکی ہوئی تھیں۔ اُن بوڑھوں نے کہا کہ بادشاہ سلامت سُنیے
قدیم زمانے میں جسوقت ہرقل نے اپنے ستون سمندر کی اس آبنائے پر قائم کیے تھے اُس نے
اس پرانے شہر طلیطلہ کے قریب ایک مستحکم برج کی بنیاد ڈالی اور اُسکے اندر ایک طلسمی جادو
بند کیا جسکو بڑے وزنی آہنی پھاٹکوں سے جن میں فولادی قفل لگے ہوے ہیں محفوظ کیا۔ اور
وصیت کی کہ ہر نئے بادشاہ کو لازم ہے کہ ایک نیا قفل دروازے میں لگا وے۔ اور پیشینگو[...]
کی کہ جو شخص اس برج کا راز افشا کرنا چاہے گا اُسکی شامت آجائے گی۔ اور ہمنے اور ہما[...]
آباؤ اجداد نے ہرقل کے زمانے سے اسوقت تک اُس برج کے دروازے کی دربانی کی۔
اور اگرچہ ایسے بادشاہ بھی گذرے ہیں جنہوں نے اس راز کو دریافت کرنا چاہا لیکن ہمیشہ [...]

حاکم تھا اور جسکے مقابلہ میں اُسکے سپاہیوں نے بارہا اپنی تلواروں کے جوہر دکھائے تھے۔
اور اس سے کہا کہ اب ہمارے تمہارے درمیان لڑائی کا خاتمہ ہوگیا۔ اب سے ہم تم باہم
دوست ہیں۔ اسکے بعد اُس نے ہسپانیہ کی خوبصورتی، زرخیزی، اُسکی ندیوں اور سبزہ زاروں،
انگوروں اور زیتونوں، اُسکے شاندار شہروں اور محلوں اور اہل قوط کے خزانوں کے قصوں
سے عربوں کے کان بھرنے شروع کیے۔ اُس نے کہا یہ وہ زمین ہے جہاں دودھ اور شہد
کی نہریں بہتی ہیں، اور موسیٰ کو صرف یہی کرنا پڑے گا کہ جائے اور جاکر اُسپر قبضہ کرلے۔ میں
خود تمہیں راستہ دکھاؤں گا اور تمکو اپنے جہاز بھی مستعار دوں گا۔ لیکن یہ عرب ایک ہوشیار
سپہ سالار تھا، اس نے خیال کیا کہ شاید اس لڑانے کی تحریک میں کوئی پردہ فاش کیجگاہ ہو اس لیے
اُس نے اپنے آقا دمشق کے خلیفہ کے پاس قاصد بھیجے۔ اور ہدایتیں طلب کیں۔ اور اس اثنا
میں اسی پر قناعت کی کہ ایک چھوٹی سی جماعت پانچ سو آدمیوں کی ۷۱۰ء میں طریف کی
ماتحتی میں چھیڑ چھاڑ شروع کردینے کے لیے یولیان کے چار جہازوں پر ساحل اندلس کی طرف
روانہ کی۔ اسوقت تک عرب بحر روم میں جہازرانی کے عادی نہیں ہوئے تھے اور موسیٰ
نہیں چاہتا تھا کہ اپنی فوج میں سے ایک ناچیز جزو سے زیادہ کو گہرے پانی کے خطرے
میں ڈالے۔

طریف کامیابی کے ساتھ اپنا کام انجام دے کے جولائی میں واپس آگیا۔ وہ اُسی مقام
پر اُترا تھا جو اس وقت تک اُسکا نام بتلاتا ہے۔ طریف نے الجسیرہ کو لوٹا۔ اور اسقدر کافی طور
پر اس ملک کو دیکھ لیا کہ اُسے یولیان کا بیان ہسپانیہ کے بے دست و پا ہونے کی نسبت سچ
معلوم ہوا۔ او۔ وہ سمجھا کہ حملہ آوروں کو اُسکی وفاداری پر بھروسا کرنا چاہیے۔ تاہم موسیٰ اسپر
مائل نہ ہوا کہ اس نئی فتح پر زیادہ اعتماد کرے۔ دمشق کے خلیفہ نے اُسکو حکم بھیجا تھا کہ کسی طرح
ساری اسلامی فوج کو غیر معلوم خطروں کا نشانہ نہ بنائے۔ اور صرف چھوٹی چھوٹی حملہ آور فوجوں
کی اجازت دی تھی۔ بااینہمہ طریف کی کامیابی سے قوی دل ہوکر موسیٰ نے کسی قدر بڑی

کرنا اور ایک خاتون کے ساتھ سلوک کرنا چاہتے ہو تو حتی الامکان تیزی کے ساتھ رات دن
خشکی وتری میں سفر کرکے جاؤ اور یہ خط یولیان کے ہاتھ میں دے دو۔

یولیان کو کوئی وجہ نہ تھی کہ شاہ رزریق کو دوست رکھتا۔ خود اُس کا ذاتی تعلق جو
سلطنت سے معزول اور غالباً مقتول شاہ غطیشہ کے ساتھ تھا وہ اس امر کا مانع تھا کہ
اُس غاصب کے ساتھ ہمدل وہمزبان بنے۔ اور اُسکی بیٹی کی بیحرمتی کی عداوت نے اس
دبی ہوئی آگ کو بھڑکا کر انتقام گیر شعلہ بنا دیا۔ اس وقت تک تو اُس نے کامیابی کے ساتھ
عربوں کے حملوں کا مقابلہ کیا تھا لیکن اب اُس نے مصمم ارادہ کرلیا کہ اپنی دختر کی عزت کو
خاک میں ملانے والے کی سلطنت کی حفاظت نہیں کرے گا۔ اُس نے اپنے دل میں کہا کہ
شرقیین اگر ہسپانیہ لینا چاہتے ہیں تو لے لیں، میں اُنھیں راہ دکھانے کو آمادہ ہوں۔ یولیان
انتقام کے جوش میں بھرا ہوا مستعجلانہ رزریق کے دربار میں پہونچا۔ یہاں اُس نے اسی ہشیاری
سے اپنے اصلی جذبہ پر پردہ ڈالا کہ بادشاہ نے جسکو کچھ تاسف معلوم ہوتا تھا اور یہ اعتماد ہوتا
تھا کہ فلورنڈا نے اُس راز کو پوشیدہ رکھا ہے اعزاز سے اُسکو مالا مال کر دیا۔ اور اپنی سلطنت
کی حفاظت کے متعلق ہر چیز میں اُس سے مشورہ لینے لگا اور نیز اُسی کی پُر دغا صلاح سے
ہسپانیہ میں جو عمدہ ترین گھوڑے اور اسلحہ تھے اُنھیں یولیان کی سرکردگی میں جنوب کی طرف اس
غرض سے روانہ کیا کہ مسلمان حملہ آوروں کے مقابلے کے لیے تیار رہیں۔ یولیان طلیطلہ سے بادشاہ
کا سب سے زیادہ مورد عنایات ہو کر اپنی بیٹی کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا۔ رزریق نے اُس کو [illegible]
الوداع کے وقت یہ خواہش ظاہر کی کہ شکار کے لیے مجھے خاص قسم کے بازوں کی ضرورت ہے
تم مجھے ضرور بھیجنا۔ یولیان نے جواب دیا کہ میں آپ کے لیے ایسے باز لیتا آؤں گا کہ آپ نے
عمر بھر نہ دیکھے ہونگے۔ عربوں کے آنے کے اس ذو معنین اشارے کے ساتھ اُس نے سبتہ
کی جانب مراجعت کی۔

اُس نے وہاں پہونچتے کے ساتھ ہی موسیٰ بن نصیر سے ملاقات کی، جو شمالی افریقیہ کا

اخلاق کی حالت درست نہ ہوئی۔

جس وقت مسلمان ہسپانیہ کی سرحدوں کے قریب پہنچ گئے تھے ہسپانیہ والوں کی یہ حالت تھی، بگڑے ہوئے امرائے اراضی کو آپس میں تقسیم کر لیا تھا۔ بڑی بڑی زمینداریاں بدحال و مایوس غلاموں کے ذریعے سے بوئی جوتی جاتی تھیں اور درمیانی جماعتیں تباہ و ویران تھیں۔ اور آبنائے جبل الطارق کے دوسری جانب جانبازانِ اسلام تھے۔ سب کے سب جیالے سپاہی نئے ایمان کے جوش میں مشتعل بچپن سے ہتھیاروں کی گود میں پلے ہوئے۔ سادے اور اپنی زندگی میں بے تکلف۔ اور کافروں کی زرخیز زمینوں کے لوٹنے کے مشتاق۔ ایسی قوموں کے درمیان کی جنگ کے نتیجے کی نسبت کوئی شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن شبہے کے امکان کو بھی مٹانے کے لیے دغابازی حملہ آوروں کی مدد کو پہونچی۔

غیطشہ کو رذریق نے تخت سے اتار دیا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود اس نے اپنی حکمرانی شروع تو عمدہ طور سے کی مگر دولت و اقتدار کی ترغیبوں کا شکار بن گیا۔ اسکے خودغرضانہ و عیش دوست مزاج نے ان بھڑک اٹھنے والے مادوں میں آگ لگا دی جو اسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے اور مشتعل ہو جانے اور اسکی سلطنت کو خاک سیاہ کر دینے کے لیے صرف ایک چنگاری کے محتاج تھے۔ ان دنوں سلطنت کے امرا میں یہ رسم تھی کہ اپنے بچوں کو آداب و تہذیب سیکھنے کے لیے شاہی محل میں بھیجا کرتے تھے۔ منجملہ اوروں کے یولیان (جولین) سبتہ کے حاکم نے اپنی دختر فلورنڈا کو رذریق کے محل واقع طلیطلہ میں ملکہ کی خواصوں میں تعلیم پانے کے لیے بھیجا تھا۔ یہ دوشیزہ لڑکی بہت خوبصورت تھی اور بادشاہ نے اپنی عزت کو جس کا تقاضا یہ تھا کہ اسکی بھی بیٹی کی طرح حفاظت کرے طاقِ نسیان پر رکھ کر اس لڑکی کی آبروریزی کی۔ یہ بے حرمتی زیادہ تر سخت اس وجہ سے تھی کہ یولیان کی بیوی غیطشہ کی بیٹی تھی۔ اسلئے [illegible] کی [illegible] گئی۔ اس لڑکی نے اپنی مصیبت کی حالت میں اپنے باپ کو ایک خط لکھا [illegible] کہا کہ اگر تم [illegible] کی عزت و [illegible]

کی تلافی سمجھتے تھے۔ وہ غیر معمولی سخت گناہوں کا معاوضہ بھاری توبہ سے کرتے تھے۔ اور
پھر دوبارہ بے کھٹکے گناہوں کے مرتکب ہو جاتے تھے۔ یہ بالکل ویسے ہی بگڑے ہوئے
اور بد اطوار تھے جیسے رومی امرا جو اُن سے پہلے تھے اور اُنکے طرزِ عیسائیت نے انھیں
اسکی ہدایت نہیں کی کہ اپنی رعایا کی حالت درست کریں۔ غلام پہلے سے بھی زیادہ قابلِ رحم
حالت میں مبتلا تھے۔ وہ نہ صرف اراضی یا آقا کے پابند تھے بلکہ وہ بغیر اُسکی رضامندی
کے شادی بھی نہ کرسکتے تھے۔ اور اگر پاس پڑوس کی زمینداریوں کے غلام آپس میں شادی
بیاہ کرلیتے تھے تو اُنکی اولاد اُن زمینداریوں کے مالکوں کے درمیان تقسیم ہوتی تھی۔ درمیانی
جماعتیں رومیوں کے زمانے کی طرح اب بھی محصولوں کا بار اُٹھاتی تھیں۔ جس کے سبب سے
وہ دیوالیہ اور تباہ تھیں۔ اراضی ابھی تک معدودے چند لوگوں کے قبضے میں تھی اور
بڑی زمینداریوں میں ایسے بدحال غلاموں کے گروہ کاشت کرتے تھے جنکی تیرہ و تار
زندگی میں نہ امیدِ اصلاح کی شعاعیں پہونچتی تھیں اور نہ موت سے پہلے رہائی کی کرنیں۔ خود پادری
جو اخوتِ عیسوی کے وعظ کہتے پھرتے تھے، اب جو مالدار اور بڑی بڑی زمینداریوں کے مالک ہوگئے
تو پرانی مصلحتِ ملکی کے گیت گانے لگے اور اپنے غلاموں اور مزدوروں کے ساتھ ویسے ہی بُرے
ناگوار برتاؤ کرنے لگے جیسے کوئی رومی امیر کرتا تھا۔ امرا شہوت پرستی کی اُسی دلدل میں پھنس گئے
جو رومیوں کی تباہی کا باعث ہوئی تھی۔ اور عیسائی قوطوں کی بدکاریاں، جو سیوں کی قلعی کی
ہوئی بدکرداریوں پر اگر سبقت نہیں لے گئیں تو اُنکے برابر تو ضرور ہوگئیں۔ وہاں کے وقائع نگار
کا بیان ہے کہ شاہ غیطشہ (وٹیزا) کو چونکہ دل سے یہ منظور تھا کہ عیسائیوں کو اُکھاڑ پھینکنے کی کوئی
[illegible] ہاتھ آئے اُس نے سارے ہسپانیہ کو گناہ کرنا سکھایا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ہسپانیہ کو پہلے
ہی سے گناہ کرنے میں خوب دستگاہ حاصل تھی۔ اور شاید غیطشہ اپنے اسلاف سے کچھ زیادہ
بُرا نہ ہوگا۔ لیکن قوطوں نے عام بدکرداری کی جدید سند دے دی۔ اکثر وحشیوں کی بدفعلیاں
تہذیب کی بدفعلیوں سے بہت ہی مشابہ ہوا کرتی ہیں۔ اور اسی وجہ سے حکمرانوں کی تبدیلی

حملے اپنے ساتھ کیا لاتے ہیں۔ وہ اپنے شہروں کو جلتے، اپنی بیویوں اور بچوں کو قیدی ہو کر جاتے، اور اپنے اُن چند معدودے سرغناؤں کو جنہوں نے کچھ بھی مردانہ مزاحمت کی تہ تیغ ہوتے دیکھ چکے تھے۔ اُنکو وحشیوں کے تازیانے کے نتیجے معلوم تھے۔ یعنی وبا، قحط، کھیتوں کا اُجڑنا، باشندوں کا بھوکوں مرنا، اور عموماً ہر جگہ وحشیانہ طوائف الملوکی پھیل جانا۔ وہ سبق تو پہلے ہی پڑھ چکے تھے۔ پس نرمی سے اُن لوگوں نے قوطوں کو آنے دیا اور کسی نے مزاحمت نہ کی۔

آٹھویں صدی کی ابتدا میں جبکہ شرقیین (مسلمانان عرب) بحر اعظم مغرب کے افریقی کنارے پر پہونچکر آبنائے ہرقل سے اندلس کے چمکتے دمکتے اضلاع پر نظر دوڑا رہے تھے قوطوں کو ہسپانیہ پر قبضہ کیے ہوئے دو سو برس گذر چکے تھے۔ اس سلطنت کی تباہ حالت کو درست کرنے اور جوانی کی ایسی تازہ اُمنگوں سے بھرنے کے لیے جو پیرانہ سال تہذیب بعض اوقات وحشی مگر مردانہ قوموں کے آجانے سے حاصل کر لیا کرتی ہے کافی مہلت مل چکی تھی۔ اسکی بھی خاص وجہیں تھیں کہ کیوں قوط لوگوں کو ہسپانیہ کی حالت درست کرنی لازم تھی۔ وہ جری، مضبوط، اور عافیت زندگی کے خراب اثر سے محفوظ ہی نہ تھے بلکہ وہ عیسائی تھے۔ اور عیسائی بھی کیسے کہ اپنے طریقے میں با اخلاص۔ اُنکی آمد کے وقت ہسپانیہ نے صرف برائے نام عیسائیت قبول کی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ قسطنطین نے عیسائیت کی اشاعت اس حیثیت سے کی تھی کہ سلطنت روم کا مذہب ہے۔ لیکن مغربی اضلاع میں اُس نے بہت کم جڑ پکڑی تھی۔ گمان غالب تھا کہ قوطوں کی ایسی ایک جاہل مگر پابند مذہب قوم کی آمد اُس نئے مذہب میں جو سلطنت کی بوسیدہ وبت پرستی کے بیچ میں تھا ایک تازہ روح پھونکے گی۔ اور کیتھلک پادریوں کے دلوں میں اپنے مذہب کی آیندہ بہتری کی امیدیں بھری ہوئی تھیں۔ لیکن کسی طور سے نتیجے نے امید کی ساعدت نہ کی۔ قوط تو پابند مذہب کے پابند رہے مگر وہ اپنے مذہبی افعال کو نامسکراتی پر ابولا

ہسپانیہ میں زیادہ تر مالدار فرقے عیش پسندی و شہوت پرستی کے بندے ہو رہے تھے۔ انکی زندگی کھانے پینے جوا کھیلنے اور ہر قسم کے حرکات نفسانیہ کیلیے وقف تھی۔ انکے عوام الناس یا تو غلام تھے یا وہ لوگ جو غلاموں کے مماثل تھے۔ یعنی مزدور ہے، زمینوں کے بندے جو اُن زمینوں سے جنھیں وہ کاشت کرتے تھے علحدہ نہیں کیے جا سکتے تھے بلکہ انھیں اراضی کے ساتھ ساتھ ایک آقا سے دوسرے آقا کے پاس جاتے تھے۔ دولتمندوں اور غلاموں کے بیچ میں ایک درمیانی جماعت آزاد لوگوں کی تھی جنکی حالت شاید اور بھی بدتر تھی اس لیے کہ انھیں کی گردنوں پر سلطنت کے سنبھالنے کا سارا بوجھ تھا۔ یہی محصول ادا کرتے تھے، یہی دیوانی و میونسپل خدمتیں انجام دیتے تھے، اور یہی وہ روپیہ بہم پہونچاتے جنکو امرا اپنی عیش و عشرت میں اُڑایا کرتے تھے۔ ایسی بگڑی ہوئی قوم میں کوئی عنصر ایسا نہ تھا کہ ایک ثابت قدم حملہ آور کا مقابلہ کرسکے۔ مالدار امرا اپنی عیش و عشرت میں ایسی گہری نیندیں لے رہے تھے کہ کسی دشمن کی آمد کی افواہیں اُنھیں آسانی سے بیدار نہیں کرسکتی تھیں۔ اُنکی تلواروں میں بہت دنوں پڑے رہنے سے زنگ لگ گیا تھا۔ غلاموں کو آقاؤں کی تبدیلی سے بہت کم دلچسپی تھی۔ اس لیے کہ انکی حالت جیسی تھی اُس سے بدتر اور کیا ہوسکتی تھی۔ اور درمیانی آزاد لوگ بار سلطنت کے انتظام سے ناراض تھے جسکی وجہ سے اکثر مصارف اُنھیں اُٹھانے پڑتے تھے۔ اور اُنکے فوائد اُنکو مطلقاً حاصل نہ تھے۔

ایسے لوگوں سے کوئی قوی و ثابت قدم فوج قائم نہیں کی جاسکتی تھی اور یہی وجہ ہوئی کہ قوط (گاتھ) تھوڑی ہی دشواری کے ساتھ ہسپانیہ میں داخل ہوگئے۔ شہروں نے خوشی سے اپنے پھاٹک کھول دیے۔ اور رومی ہسپانیہ کے مریض تہذیب نے بغیر اسکے کہ ایک وار بھی کرے اطاعت قبول کرلی۔ اور سچ پوچھو تو وحشیوں کی اگلی جماعتوں (یعنی الان اور ونڈل۔ اور سویوی) نے اُنکا راستہ اس قدر صاف کردیا تھا کہ اُنکے لیے زیادہ کوشش کرنے کی ضرورت باقی نہ تھی۔ رومی نما اسپینرڈ (اندلسی) بخوبی سیکھ چکے تھے کہ وحشیوں کے

یہ کے اضلاع کو قبضے میں کرلیا اور اک ممتد کشاکش کے بعد بربر کے فساد انگیز قبیلوں کو ایک
عرصے کے لیے تابع فرمان بنالیا یہاں تک کہ صرف سبتہ کا قلعہ اُنکے مقابلے میں ڈٹا رہا۔
سبتہ بھی بحر روم کے اور جنوبی حصوں کی طرح شہنشاہ یونان کی حکومت میں تھا مگر یہ مقام
قسطنطنیہ سے اس قدر فاصلے پر واقع تھا کہ اپنے پاس کی سلطنت ہسپانیہ کی تائید کا محتاج تھا۔
اور گو وہ برائے نام شہنشاہ کے تحت میں تھا لیکن واقع میں طلیطلہ کے بادشاہ کی معاونت و
حفاظت پر اُسکا دارومدار تھا۔ یہ تو قیاس میں نہیں آتا ہے کہ وہ ساری کمک جو ہسپانیہ
دے سکتا تھا شرقیوں کے حملے کے موج افزا طوفان کو روک دینے کے لیے کارگر ہوتی لیکن
جو اتفاق کہ پیش آیا وہ یہ تھا کہ اُس زمانے میں سبتہ کے حاکم یولیان (جولین) اور ہسپانیہ
کے بادشاہ رذریق (راڈرک) سے نزاع تھی جسنے عربوں کے لیے دروازہ کھول دیا۔

ہسپانیہ اُس زمانے میں مغربی قوم قوط (گاتھ) کی حکومت میں تھا جو وحشیوں کی ایک
قوم تھی اور اُن دیگر وحشیوں کے مشابہ تھی جو سلطنت روم کے تنزل کے زمانے میں اُسکے اضلاع
کو زیر حکومت کرکے پھیل گئے تھے۔ آستروقوط نے اطالیہ پر قبضہ کرلیا تھا اور اُنکے رشتہ دار مغربی
قوطوں نے [illegible] اور جرمن کے دوسرے سیدھے سادے قبیلوں کو محکوم یا خارج کرکے
پانچویں صدی عیسوی میں روم کے علاقہ آئبیریا (ہسپانیہ) میں اپنے قدم جمالیے تھے۔ ان لوگوں
نے اس ملک کو اُسی زمانہ بنانے والی عشرت و ذلت میں پایا جو اُس سلطنت کے دوسرے
حصوں کی تباہی کا باعث ہوئی تھی۔ اکثر جنگجو قوموں کی طرح رومیوں نے بھی جب اپنا کام پورا
کرلیا اور دنیا اُنکی مطیع ہوگئی تو اُن ترقیوں پر قناعت کرکے محنت و مشقت کو چھوڑ بیٹھے اور
اُسی عیش و عشرت میں مبتلا ہوگئے جسکی طرف ہمیشہ مال و دولت اور امن و عافیت انسان
کو متوجہ کردیا کرتے ہیں۔ رومی اب گویا وہ اگلے بہادر و جفاکش آدمی ہی نہ تھے جو سادی
زندگی بسر کرتے تھے۔ اب تو یہ حال تھا کہ سی یو یا قیصر کا ایسا کوئی سپہ سالار اپنے ملک کے
بچانے یا کسی بر اعظم کے فتح کرنے کے لیے بُلاتا تو اپنی بابل چلانے والوں کے سر الدیتے تھے۔

سے بے جوش مذہب نے ملکِ عرب کے کُل قبائل میں پیدا کردی تھی اُسکا فی الحال ہمارے
قیاس میں آنا مشکل ہے لیکن ہم اتنا جانتے ہیں کہ ایسے مذہبی انقلاب اکثر ہوتے رہے ہیں۔
اور ایک سچے پیغمبر کے ذاتی رسوخ میں ہمیشہ ایک مخفی د قوی دلربائی ہوا کرتی ہے۔ بہر حال
محمد صلعم اس حد تک تو ضرور صادق تھے کہ جن عقائد کی نسبت اُنکو یقین تھا کہ صرف یہی صحیح ہیں
اُنکی تعلیم وہ دیانت و دل سوزی سے کرتے تھے اور اس مذہب میں اس قدر کافی اولوالعزمی
اور پیغمبر اور اُنکے سامعین میں ایسا مذہبی نشہ تھا کہ وہ بے روک عام جوش بخوبی پیدا ہو سکتا
جسے لوگ حرارتِ دینی کہتے ہیں۔ محمد صلعم کے زمانے سے پہلے عرب کی قومیں ایسے قبیلوں
اور جرگوں کا مجموعہ تھیں جنمیں باہم وحشیانہ نیکیوں یعنی بہادری و مہمان نوازی و شہسواری میں
بڑھے چڑھے رہنے کی رقابتیں اور جنگی لوٹ کھسوٹ کی عادتیں تھیں۔ پیغمبر صلعم نے موجودہ عرض
کے لیے اُنھیں مسلمان بنا دیا اور اُنکے دلوں کو شہادت کے شوق سے معمور کر دیا۔ اور اُنکی
مالِ غنیمت کی حرص میں زیادہ تر شریفانہ حوصلہ اس بات کا اضافہ کر دیا کہ کل بنی نوع انسان
کے کانوں میں سچائی کی آواز پہونچائیں۔

محمد صلعم اپنی وفات سے پہلے ملکِ عرب کے سردار ہو گئے اور وہ متفقہ قبیلے جنھوں
نے مذہبِ اسلام قبول کیا تھا اُسی وقت آس پاس کی زمینوں میں پھیل رہے اور حیرت زدہ
قوموں کو محکوم بنا رہے تھے۔ اُنکے جانشین خلفاء کے زمانے میں مسلمانوں کی فوجوں نے فارس
و مصر و شمالی افریقہ کو ہرقل کے متوفوں تک تابع فرمان کر لیا۔ اور موذنوں کی اذانیں وسطِ
ایشیا کے دریاے عماں (آکسس) سے لیکر بحرِ اعظم مغرب کے کناروں تک گونجنے لگیں۔

مسلمانوں یعنی شرقیوں کو ایشیاے کوچک میں تو شہنشاہِ یونان کی فوجوں نے روک دیا
اور پندرھویں صدی کے گذرتے ہی یہ نوبت پہونچی کہ قسطنطنیہ جسپر زمانے سے دانت تھا ترکانِ
عثمانی کی شجاعت سے فتح ہوا۔ یہی حال بحرِ روم کی دوسری حد پر ہوا کہ شہنشاہِ یونان کے ایک
افسر نے ایک عرصے تک عربوں کو آگے بڑھنے سے روک رکھا۔ ان فاتحوں نے شمالی افریقہ

سکندر کے جانشینوں نے ملکِ شام کی سیلیو سائڈ سلطنت کی اور مصر کے خاندان بطلیموس کی بنیادیں قائم کیں۔ آگسٹس کو روم میں امپراطور کا تاج پہنایا گیا۔ قسطنطین بانیٔ زمیتم قسطنطنیہ میں پہلا عیسائی شہنشاہ بنا۔ اور وحشیوں کی جماعتوں نے قیصر کے دور تک پھیلے ہوے علاقوں کو تہ و بالا کردیا۔ یہ سب کچھ ہوگیا مگر عربوں سے کسی نے کچھ تعرض کیا نہ اُنکے آرام وچین میں خلل ڈالا۔ نہ اُنکی حالت دریافت کی نہ اُنکو مفتوح کیا۔ ممکن ہے کہ اُنکے سرحدی شہروں نے خسرو و قیصر کی اطاعت کا دم بھرا ہو اور روم کے جرار لشکر نے اُنکے پہاڑی میدانوں میں کبھی کبھی اپنی چمک دمک دکھلائی ہو لیکن یہ نقش کچھ گہرا اور دیرپا نہ تھا۔ عرب جس طرح تھے اُسی طرح اپنی جگہ پر قائم رہے۔

چونکہ وہ چاروں طرف اُن زمینوں سے گھرے ہوے تھے جنپر قدیم تاریخی خاندان حکمراں تھے لہذا اُنکے چٹیل میدان اور اُنکی بہادری ہمیشہ حملہ آوروں کو دور باش کہا کرتی تھی۔ اور نہایت ہی قدیم زمانے سے ساتویں صدی عیسوی تک ان گوشہ گیر لوگوں کا کچھ حال بجز اسکے نہ معلوم ہوا کہ انکا وجود ہے اور کسی نے کامیابی کے ساتھ انپر چڑھائی نہیں کی۔

اسکے بعد دفعتاً عربوں کی رفتار میں ایک تغیر پیدا ہوا جسکے ساتھ ہی وہ گوشہ گیری کو خیرباد کہکے دنیا کے سامنے آموجود ہوے۔ اور بڑی متانت و استقلال سے اُسکو فتح کرنا شروع کردیا۔ یہ تغیر صرف ایک شخص کا پیدا کیا ہوا تھا۔ جس سے مراد محمد صلعم ہیں۔ عرب کے پیغمبر محمد صلعم نے ساتویں صدی کی ابتدا میں مذہب اسلام کی تبلیغ شروع کی اور اُنکے قوانین نے ایک ایسی قوم میں ہوکر جو تیز جنبشوں کے لیے تیار اور گہرا اثر قبول کرنے کے لیے مستعد تھی ایک انقلاب پیدا کردیا۔ اُنکی تعلیم بالکل سادی تھی۔ اُنھوں نے عبرانیوں کے پُرانے عقائد جنکے ماننے والے ملکِ عرب میں موجود تھے اور اُن میں ایسا اضافہ و ترمیم کرکے جسکی اُنھیں ضرورت معلوم ہوئی ایک تازہ الہام کی حیثیت سے بت پرستوں کی قوم میں خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت کی منادی کی۔ وہ بے روک جنبش جو محمد صلعم کے سیدھے سادے اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

قوم قوط کا پچھلا شخص

جس وقت سکندر اعظم کی فوجیں مشرق کی قدیم سلطنتوں کو پامال کر رہی تھیں اُس وقت
ہی مُلک ایسا تھا جو امن و عافیت میں تھا اور بالکل بے کھٹکے تھا - اہل عرب نے کوئی
انہ سفارت اس زبردست فاتح کی خدمت میں نہیں بھیجی - سکندر منصوبہ کر چکا تھا
خ عربوں کے سر اپنے سامنے جھکوائے - وہ اُنکے مُلک پر چڑھائی کرنے کا ارادہ
رہا تھا کہ دستِ بیدادِ اجل نے اُسکا کام تمام کر دیا - اور عرب غیر مفتوح کے غیر مفتوح
رہے ــہ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ -

یہ تذکرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو برس سے بھی کچھ پیشتر کا ہے - اُس
نے میں بھی عرب اپنے وسیع صحرائی جزیرہ نما میں مدت ہائے دراز سے خودمختاری کا جھنڈا
رہے ہوئے تھے - اور تقریباً ہزار برس بعد تک بھی وہ اسی عجیب و غریب تنہائی میں بے تعلقی
زندگی بسر کرتے رہے - اُنکے چاروں طرف بڑی بڑی سلطنتیں قائم ہو گئیں - سکندر کے

مشہور مصنفین اُردو کی قابل دید کتابیں

مرزا غالب مرحوم
- اردوئے معلی
- عود ہندی
- دیوان غالب قسم اعلی

سر سید احمد خاں مرحوم
- مضامین تہذیب الاخلاق
- آثار الصنادید
- خطبات احمدیہ
- تکمیل مجموعہ لکچر
- سیرۃ فریدیہ
- اسباب بغاوت ہند
- مقالات سرسید
- آخری مضامین سید

مولانا حالی مرحوم
- یادگار غالب
- حیات سعدی
- مجموعہ نظم حالی
- مسدس حالی
- رباعیات حالی
- [illegible]

سید محمود مرحوم
- [illegible]

مولانا آزاد مرحوم
- آب حیات
- دربار اکبری
- نیرنگ خیال
- نظم آزاد

مولوی نذیر احمد مرحوم
- ترجمۃ القرآن متوسط
- الحقوق والفرائض ۳ جلد
- اجتہاد
- مرأۃ العروس
- بنات النعش
- توبۃ النصوح
- مجموعہ نظم بے نظیر
- چند پند
- منتخب الحکایات
- موعظہ حسنہ
- رویائے صادقہ
- ابن الوقت
- ایامی
- فسانہ مبتلا

مولانا ذکاء اللہ مرحوم
- [illegible]

مولانا شبلی مرحوم
- سیرۃ النبی صلعم
- الفاروق
- الغزالی
- المامون
- سیرۃ النعمان
- سوانح عمری مولانا روم
- [illegible] خسرو
- سفرنامہ مصر و روم و شام
- رسائل شبلی
- مقالات شبلی
- مضامین عالمگیر
- شعر العجم ۴ جلد
- مثنوی صبح امید
- مجموعہ کلام شبلی (اردو)

نواب محسن الملک مرحوم
- مضامین تہذیب الاخلاق
- تقلید و عمل بالحدیث
- مکاتبات المحسن
- کتاب المحبت والشوق
- مجموعہ لکچر

مولوی چراغ علی مرحوم
- [illegible]

مولوی عبد الرزاق
- نظام الملک طوسی
- البرامکہ جلد

مولانا [illegible] مرحوم
- حیات انیس
- [illegible] شاعری
- ادیب
- نورجہاں
- ٹیپو سلطان
- حیدر علی سلطان
- مرقع تاجپوشی

خلیفہ محمد حسین
- اعجاز التنزیل
- سفرنامہ [illegible] جلد

مولوی سید احمد
- راحت زمانی
- رسوم دہلی
- تسخیر شوہر
- [illegible]
- کنز الفوائد
- انشائے [illegible]

مولوی سید علی بلگرامی
- تمدن ہند
- میڈیکل جوریس پروڈنس
- عربوں کا فن تعمیر
- سفرنامہ [illegible]
- جنگ ٹرانسوال

مولوی حبیب الرحمن خاں شروانی
- علمائے سلف
- اسلامی اخلاق
- ذکر حبیب
- ذکر جمیل

مولوی حامد علی صدیقی
- تاریخ اندلس
- [illegible] عرب
- [illegible]

مولوی سید احمد [illegible]
- تحریر المرأۃ
- المدینۃ والاسلام

مولوی عبد اللہ عمادی
- [illegible]
- حکایات
- تاریخ عرب قدیم
- [illegible]

مولوی عزیز مرزا
- خیالات عزیز
- [illegible]

مسٹر ظفر علی خاں بی اے
- معرکہ مذہب و سائنس
- جنگل میں منگل
- سیر ظلمات
- ڈراما جنگ روس و جاپان

مسٹر ظفر عمر بی اے
- مستقبل اسلام
- [illegible]

خواجہ غلام الثقلین مرحوم
- روزنامچہ سیاحت
- [illegible]

مفتی انوار الحق ایم اے
- [illegible]

مسٹر عنایت اللہ [illegible]
- [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُسلمانانِ اُندلُس

یعنی

اسٹینلی لین پول کی مشہور کتاب "مورس اِن اسپین" کا ترجمہ

از

جناب مولانا سیّد عبد الغنی وارثی (علیگ) مرحوم

سابق مددگار صدر محاسب ریاستِ حیدرآباد دکن و مترجم "نعمتِ عظمیٰ" وغیرہ

باہتمام

اسحاق علی علوی پرنٹر و پبلشر

در الناظر پریس واقع بلدۂ لکھنؤ طبع یافت